مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

رسول اللہ جو کچھ تم کو دیں اُس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اُس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

جلد اوّل

مؤلف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم

یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں برادرِ علامہ وحید الزماں

تسہیل و تخریج آیات

حافظ خالد سلفی فاضل جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن، لاہور

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ۔ چوک اُردو بازار ۔ لاہور

Ph:7223506-7230718

نام کتاب ——— جامع ترمذی جلد اول

مصنف ——— امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ——— یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں برادرِ علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

تسہیل و تخریجِ آیات — حافظ خالد سلفی
فاضل جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن، لاہور

طابع ——— ممتاز احمد

پرنٹر ——— لٹل سٹار پرنٹرز

ناشر ——— اسلامی کتب خانہ

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔ شکریہ! (ادارہ)

عرضِ ناشر و تمہید

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

اللہ تعالیٰ کا صد ہا شکر و احسان کہ مجھ ناچیز سراپا پر تقصیر کو اس چیز کی سعادت میسر آئی کہ جامع ترمذی مترجم (بدیع الزمان رحمہ اللہ) پہ تسہیل اور تخریج آیات کا کام کر سکوں۔ اگر چہ بندہ اپنے تئیں اس کا اہل بھی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے کیا بعید کہ کبھی کبھی ذرہ میں آفتاب کی سی چمک پیدا کر دے۔

اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ مجھ ناچیز کے کام سے اس مترجم نسخے میں کوئی چار چاند بھی نہیں لگ گئے اور ویسے بھی حامی بھرتے وقت دل میں ایک تسلی یہ بھی تھی کہ اب بیروت سے عربی نسخے اتنے اچھے طور پر طبع ہو کر بازار میں دستیاب ہیں کہ تخریج کے کام کی بابت کافی سہولت میسر آ جائے گی۔ لیکن ''نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن'' کے مصداق اگر احادیث میں تخریج کی کچھ سہولت میسر آئی ہی تو مولانا رحمہ اللہ نے حواشی میں تقریباً ہر ہر تشریح کے موقع پر قرآنی آیات سے استنباط کیا ہوا تھا اور کرتے بھی کیوں نہ کہ یہی تو مولانا کا طرۂ امتیاز رہا ہے اور شاید اسی وجہ سے الحمد آج بھی مولانا کے ترجمہ کو ہی دیگر تراجم پہ اولیت حاصل ہے۔

تخریج کے سلسلہ میں متشابہات کی بابت جو بھی مشکلات آڑے آئیں وہ محترم سلیم بیگ صاحب کے تعاون سے کافی حد تک سہل انداز میں حل ہو گئیں اور بھی اس بابت بندہ کو جن حضرات کا دامے درمے سخنے تعاون میسر آیا اللہ عزوجل انہیں اجر عظیم فرمائے اور میرے والدین اور جامعہ رحمانیہ کے اساتذہ کو بلندئی درجات سے نوازے جنہوں نے اس ناکارہ کو اس قابل بنایا کہ آج حدیث کی خدمت کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

بندۂ ناچیز

حافظ خالد سلفی

فاضل جامعہ رحمانیہ' گارڈن ٹاؤن'

لاہور

اسلامی کتب خانہ کی جانب سے صحاح کا ایڈیشن بہتر سے بہتر انداز میں شائع کرنے کے جس عزم کا اظہار کیا گیا تھا الحمدللہ اب وہ پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے اور دینی حلقے میں اس کو جو پذیرائی حاصل ہوئی اس کے لئے بھی بندہ اللہ عزوجل کے ہاں سرتاپا شکر و احسان ہے جس نے قرآن و حدیث اور دینی کتب کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔

ممتاز احمد

مدیر اسلامی کتب خانہ' اردو بازار لاہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

نام اور سکونت ۞ آپ کا اسم گرامی ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمی بوغی ترمذی ہے۔قبیلہ بنوسلیم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے سلمی کہلائے۔ آپ کی سکونت بوغ نامی مقام (جو ترمذ سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے) میں تھی اور بقول بعض تذکرہ نگار آپ کی وفات بھی یہیں واقع ہوئی۔اس لیے آپ اس بستی کی طرف بھی منسوب ہوئے۔

پیدائش اور تحصیلِ علم ۞ آپ ۲۰۹ء میں مقام ترمذ میں پیدا ہوئے۔آپ کو بچپن میں ہی طلب علم کا بے حد شوق عطا کیا گیا تھا۔جب ذرا ہوش سنبھالا تو تحصیلِ علم کے مختلف مقامات کے سفر اختیار کئے۔کوفہ'بصرہ'واسط'رے'خراسان اور حجاز میں کافی عرصہ تک حصولِ علم کے لئے قیام فرمایا۔

آپ کے زمانہ میں علم حدیث کو بہت اہمیت حاصل تھی اس لئے آپ نے علم حدیث کی تحصیل کے لئے بہت سے شیوخ کے پاس زانوئے تلمذ طے کیا۔امام بخاری'امام مسلم اور امام ابوداؤد وغیرہ محدثین آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔اپنی کتاب جامع ترمذی میں جن اساتذہ سے آپ احادیث لائے ہیں ان کی تعداد ۲۰۶ کے قریب ہے۔

علم وحفظ اور زہد وورع ۞ قدرت نے امام ممدوح کو بلا کا حافظہ عنایت فرمایا تھا جو چیز اپنے استاذ گرامی سے سنتے وہ نوکِ زبان ہو جاتی۔موسیٰ بن مالک فرماتے ہیں: **مات البخاری فلم یخلف بخراسان مثل ابی عیسٰی فی العلم والحفظ والورع والزھد** ۔یعنی جب امام بخاریؒ فوت ہوئے تو خراسان میں امام ترمذی کا ہمسر علم وحفظ اور زہد وورع میں کوئی نہیں تھا۔

خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ خوفِ الٰہی سے رو رو کر آپ رحمۃ اللہ کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔

وفات ۞ آپ کی تاریخ وفات ۲۷۹ھ ہے۔۱۳ رجب پیر کی شب کو انتقال فرما گئے۔اس وقت آپ رحمۃ اللہ کی عمر ستر سال تھی۔

جامع ترمذی

کتب احادیث بلحاظِ مضامین چند اقسام ہیں:

الجامع ۞ جو آٹھ مضامین پر مشتمل ہے سیر'آداب'تفسیر'عقائد'فتن'احکام'اشراط اور مناقب۔بخاری اور ترمذی کو مذکورہ مضامین پر مشتمل ہونے کی بناء پر جامع کہا جاتا ہے اور صحیح مسلم میں چونکہ تفسیر کم ہے اس لیے اس کو جامع نہیں کہا جاتا۔

السنن ۞ آپ جن میں صرف احکام کا بیان ہو۔سنن کا اطلاق ابوداؤد'نسائی اور ابن ماجہ پر کیا جاتا ہے۔کبھی کبھی ترمذی کو بھی تغلیباً سنن کہہ دیا جاتا ہے کیونکہ بخاری'مسلم کو صحیحین کہا جاتا ہے اور ابوداؤد'نسائی اور ابن ماجہ کو سنن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے تو باقی صرف ترمذی رہ جاتی ہے اس لیے اسے بھی سنن میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

المسند ۞ جس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ترتیب سے احادیث جمع کی جائیں اس میں مضامین کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔مثلاً حضرت ابوبکر

رضی اللہ عنہ سے مروی تمام احادیث ذکر کی جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی تمام احادیث علیٰ ہذا القیاس۔ ان میں مسند امام احمد بن حنبل وغیرہ شامل ہیں۔

المعجم ۞ آپ جس میں اساتذہ کی ترتیب سے احادیث درج ہوں یعنی مؤلف اپنے ایک استاد سے مروی تمام احادیث یکجا جمع کردے پھر دوسرے استاد پھر تیسرے سے علیٰ ہذا القیاس۔

الجزء ۞ جس میں کسی ایک معین مسئلہ سے متعلق تمام احادیث کو جمع کیا جائے جیسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جزء القراءۃ جزء رفع الیدین۔

المفرد ۞ جس میں صرف ایک شخص سے مروی احادیث جمع کی جائیں۔

الغریبۃ ۞ آپ جس میں کسی ایک شاگرد کی تفردات جمع کی جائیں جن میں دوسرا شاگرد شامل نہ ہو جس طرح المستخرج یا المستدرک۔

مقام جامع الترمذی

مراتب صحاح میں سب سے پہلا مقام امام بخاری اور دوسرا مقام امام مسلم کا ہے اور تیسرے نمبر پر امام ابوداؤد ہیں اور چوتھے درجے پر امام نسائی ہیں اور امام ترمذی پانچواں درجہ رکھتے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہم

بخاری اور مسلم کے علاوہ سنن کو بھی صحاح ہی کہا جاتا ہے کیونکہ ان میں اکثر احادیث صحیح درج ہیں اور بعض ضعیف بھی موجود ہیں۔ اس لیے بلحاظِ کل نہیں بلکہ اکثر ان کو صحاح کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

جامع ترمذی کئی دیگر محاسن کی بناء پر انفرادیت کی حامل ہے۔ جرح و تعدیل کا بیان معمول بہا اور متروکہ روایات کی وضاحت اور قبول و تاویل میں اختلافِ علماء کی تشریحات ایسی خصوصیات ہیں جو صرف جامع ترمذی سے مخصوص ہیں۔ ابن صلاح فرماتے ہیں۔

بعلوم الحدیث کتاب ابی عیسیٰ الترمذی اصل فی معرفة الحسن فهو الذی نوه باسمه واکثر من ذکره فی جامعه۔

یعنی حدیث حسن کی معرفت میں جامع ترمذی اصل ہے کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسے اہمیت دی اور اپنی جامع میں اس کا ذکر کیا۔

امام ترمذی کتاب العلل میں فرماتے ہیں کہ میری اس کتاب میں سوائے دو احادیث کے تمام احادیث معمول بہا ہیں وہ دو حدیثیں یہ ہیں۔

1. **جمع رسول الله ﷺ بین الظهر والعصر بالمدینة والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا مطر ولا سفر۔**
2. **قال رسول الله ﷺ من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فی الرابعة فاقتلوه۔**

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ۞ دیگر ائمہ حدیث کی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بھی کسی امام کے مقلد نہیں تھے۔ بعض لوگوں نے آپ کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا مگر یہ غلط ہے۔ آپ کسی بھی امام کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ مجتہد تھے اور مسائل و احکام میں صرف کتاب و سنت کے تابع فرمان تھے۔

کتب شروح ترمذی ۞ آپ جامع ترمذی کی اہمیت کی بناء پر علماء متقدمین اور متاخرین نے اس کی بہت سی شروح لکھیں:

❶ جس میں مولانا عبدالرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ نے تحفۃ الاحوذی کے نام سے اس کی شرح لکھ کر اس کا حق ادا کر دیا یہ شرح نہ بہت طول طویل ہے اور نہ بہت مختصر۔

❷ اس کے علاوہ معارف السنن مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی چھ جلدوں پر مشتمل شرح ہے۔

❸ العرف الشذی از مولانا انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ۔

❹ الکوکب الدری از مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ۔

❺ قوت المغتذی از علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ۔

❻ عارضہ الاحوذی از حافظ ابوبکر بن العربی المالکی رحمہ اللہ۔

❼ شرح ترمذی از حافظ ابوالفتح محمد بن سید الناس الشافعی رحمہ اللہ۔

اسی طرح ابو الطیب مدنی شیخ سراج احمد سرہندی، علامہ ونتی، شیخ زین الدین عبدالرحمن بن احمد بن رجب حنبلی شیخ سراج الدین عمر بن ارسلان البلقینی الشافعی رحمہ اللہ وغیرہ نے جامع ترمذی کی شروح تحریر کیں۔

اُردو ترجمہ ۞ سب سے پہلے برصغیر پاک و ہند میں انتہائی ضرورت کے پیش نظر علامہ نواب وحید الزمان رحمہ اللہ [1] نے کتب احادیث کے تراجم مع تشریحات ضرور یہ شائع کرائے جو بہت ہی مفید ہیں اور جامع ترمذی کا ترجمہ انہیں کے بھائی علامہ بدیع الزمان نے کیا، اس میں بعض مقامات پر تشریحی نوٹ لکھ کر اس کی افادی حیثیت کو بلند کر دیا۔ ان تراجم سے زیادہ مفید اور بہتر تراجم بلکہ ان جیسے بھی ان کے بعد کسی نے نہیں کئے۔ احقر العباد عبدالصمد ریالوی

مترجم کتاب کا ایک کارنامہ مولانا وحید الزمان رحمہ اللہ کو مسلک اہلحدیث کی طرف مائل کرنا بھی تھا ☆ مولانا وحید الزمان رحمہ اللہ شروع میں بڑے پکے حنفی تھے۔ کتاب ''نور الہدایہ ترجمہ وتشریح شرح وقایہ'' اسی دور کی تالیف ہے۔ اس کے دیباچے میں نہ صرف کہ وجوب تقلید شخصی پر تفصیلی دلائل دیتے ہیں بلکہ دوسرے مقدمات پر بھی اہلحدیث کے مسائل پر تنقید وجرح کی ہے لیکن اس کے بعد اپنے بڑے بھائی مولانا بدیع الزمان سے (جو واقعۃً بڑے پختہ اہلحدیث تھے اور اس کتاب کے مترجم بھی ہیں) تبادلۂ افکار وخیالات کے نتیجے میں آپ نے تقلید شخصی ترک کر دی تھی اور اپنے علم وتحقیق کے مطابق دلیل صحیح کی پیروی کرتے تھے۔

یگانہ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزمان رحمہ اللہ کے علمی مرتبہ پر مہر تصدیق: وحید الزمان رحمہ اللہ اپنے اس بھائی سے بہت متاثر تھے۔ چنانچہ ان کے بارے میں خود لکھا ہے: ''مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم ومغفور جنہوں نے ١٣١٢ھ میں بمقام حیدر آباد بعمر شصت سال تخمیناً انتقال کیا اور اسی شہر میں مدفون ہوئے۔ واعظ بے نظیر تھے۔ ان کی شیریں کلامی کی تعریف مدراس، بنگلور، حیدر آباد، بنگالہ، پنجاب، رنگون، کلکتہ، دہلی اور لکھنو ہر ایک شہر میں زبان زد خلائق ہے۔ ان کی تصنیفات وتالیفات یہ ہیں: فہرست قرآن سبیکۃ الذہب الابریز، ترجمہ ترمذی (مذکورہ بالا کتاب) سیف الموحدین، ترجمہ انتہائی الاستواء بزبان اردو۔

نوٹ ☆ اگر امام ترمذی رحمہ اللہ کے متعلق مزید تفصیل درکار ہو تو ڈاکٹر حبیب اللہ مختار کراچی کے عربی میں مطبوعہ مقالہ برائے ڈاکٹریٹ ''الامام الترمذی'' ''تخریج کتاب الطہارت من جامعہ'' کا مطالعہ فرمائیں جنہوں نے ٧٠ صفحات میں مقالہ کے شروع میں امام ترمذیؒ اور ان کی کتاب کے متعلق بہت بسط سے بحث کی ہے اور کافی جگہوں پر ان کی مسلکی مجبوریوں سے صرف نظر کیا جائے تو بندے کو مقالہ کافی بہتر لگا۔ (محشی)

حاصل کلام بندہ کو اپنی اس محنت پر اللہ عزوجل کی ذات سے اُخروی نفع کی امید واثق ہے اور اس دنیا میں بھی امید ہے کہ اگر کسی صاحب نظر نے ترمذی کے تراجم وحواشی پہ مقالہ تحریر کیا تو یقیناً بندے کے کام کو سراہے گا ورنہ بندہ نے محنت تو فقط اخروی ثواب کے حصول کی خاطر ہی کی ہے۔ (حافظ)

فہرست جلد اوّل ابواب جامع الترمذی مترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں طہارت کے بیان میں جو مروی ہوئے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱ : بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

باب : اس بیان میں کہ قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے

۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ قَالَ هَنَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ۔

۱: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے اور کہا ہناد نے اپنی روایت میں بغیر طُهُوْرٍ کی جگہ اِلَّا بِطُهُوْرٍ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن ہے اور اس باب میں ابی المَلیح سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ابی المَلیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعضے ان کو زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کہتے ہیں۔

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

باب : وضو کی فضیلت کا بیان

۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ اَوْ نَحْوَ هٰذَا وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ

۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا بندہ مؤمن اور دھوتا ہے اپنا منہ نکل جاتی ہے سب خطائیں اس کے منہ سے کہ دیکھتا تھا ان کی طرف اپنی دونوں آنکھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخری قطرے پانی سے یا فرمایا مانند اس کے اور جب دھوتا ہے دونوں ہاتھ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس

خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

کے ہاتھ سے کہ پکڑا تھا ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخری قطرے پانی کے یہاں تک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہو کر گناہوں سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے مالک سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابوصالح سے جو راوی حدیث ہیں والد ہیں سہیل کے اور وہ ابوصالح سمان ہیں اور نام ان کا ذکوان ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عبدشمس ہے اور بعضوں نے کہا عبداللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلیمان اور عبداللہ بن عمرو سے اور صنابحی وہ ہیں کہ روایت کرتے ہیں ابی بکر صدیق سے اور ان کو سماع نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے اور کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے اور سفر کیا تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور وہ راستے ہی میں تھے اور روایت کی ہیں انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں یعنی بواسطہ صحابہ کے اور صنابح جو بیٹے ہیں اعسر احمسی کے وہ صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو بھی صنابحی کہتے ہیں اور ان کی ایک ہی حدیث ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کرنے والا ہوں اور امتوں پر قیامت کے دن سو نہ لڑو تم آپس میں میرے بعد یعنی آپس میں لڑائی سے امت کم ہوجائے گی تو اس فخر میں نقصان ہوگا[۲]۔

٣: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

باب: اس بیان میں کہ طہارت کنجی ہے نماز کی

٣۔ ٤: عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ۔

٣۔ ٤: روایت ہے علی سے کہ فرمایا رسول اللہ نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام یعنی تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہوجاتی ہے اور منافیاتِ نماز حرام اور سلام پھیرنے سے وہ سب حلال ہوجاتی ہیں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن اور عبداللہ بن محمد بن عقیل بہت سچے ہیں اور کلام کیا ہے بعض علمائے محدثین نے انکے حافظہ میں اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے فرماتے تھے کہ احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی حجت پکڑتے تھے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے کہا محمد نے وہ مقارب الحدیث ہیں اور اس باب میں جابر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

٤: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب: پاخانے جاتے وقت کی دُعا

٥ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوْذُ

٥: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ میں فرماتے یا اللہ! میں پناہ میں آتا ہوں تیرے۔ کہا شعبہ نے اور کہا دوسری بار عبدالعزیز نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ

---

① گھی بیچنے والے۔ ② حدیث مذکور کی اسناد میں ابوصالح کا نام آ گیا تھا۔ اس لئے مؤلف رحمہ اللہ نے ان کی ولدیت وغیرہ بیان کی اور وہ نام اسناد کے ساتھ مترجم نے اوپر سے اختصاراً حذف کر دیا ہے اکثر جگہ ایسا ہی ہوا ہے۔

بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ کے ناپاک سے یا کہا ناپاک جنوں سے اور ناپاک عورتوں سے جنوں کی۔ [1]

ف: مترجم کہتا ہے کہ شعبہ نے کہا عبدالعزیز نے کبھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اور کبھی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور یہ بھی شک راوی ہے کہ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہا اس باب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن اور زید بن ارقم کی اسناد میں اضطراب ہے کہ روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور کہا سعید نے کہ روایت ہے قاسم بن عوف شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور کہا ہشام نے روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور رویت کی یہ حدیث شعبہ اور معمر نے قتادہ سے بروایت نضر بن انس اور کہا شعبہ نے روایت ہے زید بن ارقم سے اور کہا معمر نے روایت ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے' مترجم کہتا ہے یعنی شعبہ نے بعد قتادہ کے زید بن ارقم کا نام لیا اور معمر نے نضر بن انس کا کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس اضطراب کا سو فرمایا انہوں نے کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے روایت کی دونوں سے یعنی قاسم اور نضر بن انس سے۔

٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

٦: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبیؐ جب پاخانے جانے لگتے' کہتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتھ ناپاکی کے اور برے کاموں سے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٥: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَآءِ

باب: پاخانے سے نکلنے کے بعد کی دُعا

٧: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔

٧: روایت ہے عائشہؓ سے' کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ جب نکلتے پاخانے سے فرماتے: غُفْرَانَكَ یعنی اللہ بخشش مانگتا ہوں میں تیری۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے اسرائیل کے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن ابی بردہ سے اور ابو بردہ بیٹے ہیں ابوموسیٰ کے نام ان کا عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوئی۔

٦: بَابُ فِی النَّهْیِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ

باب: نہی میں استقبالِ قبلہ کے پاخانے یا پیشاب کے وقت

٨: عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا

٨: روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب جاؤ تم پاخانہ میں تو مُنہ نہ کرو' قبلہ کی طرف نہ پاخانے کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ پیٹھ کرو اس طرف لیکن مشرق کی طرف مُنہ کرو یا مغرب کی

[1] خبث بضم یا جمع ہے خبیث کی مراد اس سے مردانِ جن اور خبائث جمع خبیثہ عورتیں جنوں کی اور خبث بسکون باضد ہے طیب کی اور مراد اس سے فسق و فجور ہے اور خبائث افعالِ مذمومہ اور خصائلِ ذمیمہ ہیں۔ ١٢ مجمع البحار [1]

[1] مترجم کہتا ہے کہ شعبہ نے کہا عبدالعزیز نے کبھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ کہا اور کبھی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور یہ بھی شک راوی ہے کہ: مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ کہا یا: اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ کہا۔ اس باب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَا حِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

طرف[1]۔ کہا ابوایوب نے سو گئے ہم شام میں تو دیکھا ہم نے پائخانے کو بنے ہوئے تھے قبلہ کی طرف تو منہ پھیر لیتے ہم اس سے یعنی اس میں نہ جاتے اور مغفرت مانگتے ہم اللہ تعالیٰ سے یعنی اسکے بنانے سے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابی ہیثم سے کہ جن کو معقل بن ابی معقل کہتے ہیں روایت ہے ابی امامہ سے اور ابوہریرہ اور سہل بن حنیف سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ایوب کی اس باب میں احسن اور صحیح تر ہے اور ابوایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد ہے اور وہ بیٹے ہیں مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری کے اور کنیت ان کی ابوبکر ہے کہا ابوالولید مکی نے کہ کہا ابوعبداللہ شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پاخانہ یا پیشاب میں اور نہ بیٹھا کرو اس طرف سو مراد اس سے جنگل ہے مگر بنے ہوئے پاخانوں میں منہ کرنا قبلہ کی طرف جائز ہے اور ایسا ہی کہا اسحٰق نے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اجازت ہے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ کرنے میں پاخانہ ہو یا پیشاب مگر منہ کرنا کسی طرح جائز نہیں جنگل میں نہ مکان میں۔

۷ : بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب : جواز استقبال و استدبار میں

۹ - ۱۰ - ۱۱ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

۹ تا ۱۱ : روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ کرنے کو قبلے کی طرف پیشاب کے وقت' پھر دیکھا میں نے آپ ﷺ کی وفات سے ایک برس پیشتر منہ کرتے ہوئے ان کو۔

ف : اس باب میں ابی قتادہ اور عائشہ اور عمار سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے ابی زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے وہ ابی قتادہ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اور خبر دی ہم کو اس روایت سے قتیبہ نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہ[2] نے اور حدیث جابرؓ کی رسول اللہ ﷺ سے اصح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں اہلحدیث کے نزدیک۔ ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان[3] وغیرہ نے اور روایت کی ہم سے ہناد نے نقل کی انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے عم واسع بن حبان سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا ابن عمرؓ نے ایک بار چڑھا میں حفصہؓ کے گھر پر سو دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاخانہ پھرتے ہوئے منہ کئے ہوئے شام کو اور پیٹھ کئے ہوئے کعبہ کی طرف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

باب : کھڑے ہوئے کر پیشاب کرنے کی نہی میں

۱۲ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا

۱۲ : روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جو کہے تم سے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے سچا نہ جانو اس کو نہ

---

[1] یہ حکم مدینہ طیبہ کا ہے کہ وہاں مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے سے قبلہ ایک بازو رہتا ہے۔

[2] لہیعہ میں لام مفتوح اور ہائے مکسور پھر یائے ساکن پھر عین مفتوح ہے۔ ۱۲ منہ

[3] قطان کے معنی روئی دھنکنے والے۔ اللہ اللہ حدیث کی کیا فضیلت ہے کہ اس سے ایسے لوگوں نے یہ بلند درجے پائے۔

تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا۔ تھے پیشاب کرتے مگر بیٹھ کر۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے عمر و اور بریدہ سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس باب میں احسن ہے اور اصح اور حدیث عمر کی مروی ہے عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ حضرت عمرؓ سے کہا فرمایا حضرت عمرؓ نے دیکھا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے پیشاب کرتے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمرؓ! نہ پیشاب کرو کھڑے ہو کر پھر نہ پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہو کر بعد اس کے اور مرفوع کیا اس حدیث کو عبدالکریم ابن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہیں اہلحدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو ایوب سختیانی نے اور کلام کیا ان میں اور روایت کیا عبداللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہو کر جب سے مسلمان ہوا اور یہ حدیث بہت صحیح ہے عبدالکریم کی حدیث بریدہ سے اس باب میں غیر محفوظ ہے یعنی اس میں کچھ سہو کا احتمال ہے اور مراد نہیں سے اس باب میں نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور مروی ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ ظلم ہے (یعنی کراہت سے خالی نہیں) پیشاب کرنا کھڑے ہو کر۔

٩: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت میں

١٣ : عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَذَهَبْتُ لِاَ تَاَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِیْ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

١٣: روایت ہے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں حذیفہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک قوم کے کوڑے پر سو پیشاب کیا اس پر کھڑے ہو کر پھر لایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹنے لگا میں پس بلایا مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ پہنچا میں ان کے پیچھے یعنی نزدیک ان کے پھر وضو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا موزوں پر۔

ف کہا ابوعیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا منصور نے اور عبیدہ ضبی نے ابی وائل سے انہوں نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور رخصت دی ایک قوم اہل علم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی۔

١٠: بَابُ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

باب: پردہ کرنا (نظر خلق سے) وقت قضائے حاجت کے

١۴ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ[1] مِنَ الْاَرْضِ۔

١۴: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو کپڑے نہ اٹھاتے جب تک نزدیک نہ ہو جاتے زمین سے۔

ف کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انسؓ سے اس حدیث کو اور روایت کیا وکیع اور حماد نے اعمش سے کہا اعمش نے کہا ابن عمرؓ نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا نہ اٹھاتے اپنا کپڑا جب تک کہ نہ نزدیک ہو

[1] یَدْنُوَ: مصدر اس کا دنو ہے۔

جاتے زمین کے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمش کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں[1] اور نہ کسی اور صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکھا ہے انہوں نے انسؓ بن مالک کو نماز پڑھتے اور حکایت کی اُن کی نماز کی اور نام اعمش کا سلیمان بن مہران ہے اور کنیت ان کی ابومحمد کاہلی ہے اور وہ مولیٰ[2] ہیں بنی کاہل کے۔ کہا اعمش نے باپ میرے چھٹپن (بچپن) میں لائے گئے تھے ملک اسلام میں پھر وارث کیا ان کو مسروق نے۔

۱۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

باب: داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی کراہت کے بیان میں

۱۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔

۱۵: روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ چھوئے مرد ذکر اپنا سیدھے ہاتھ سے۔

ف: اور اس باب میں حضرت عائشہؓ اور سلیمانؓ اور ابی ہریرہؓ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور نام ابوقتادہ کا حارث بن ربعی ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں استنجاء کرنا سیدھے ہاتھ سے[3]۔

۱۲: بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

باب: ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

۱۶: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ يَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔

۱۶: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ کہا گیا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحقیق[4] سکھائی تم کو نبی تمہارے نے ہر چیز یہاں تک کہ طور پاخانے یا پیشاب کے کہا سلمان نے ہاں منع کیا ہم کو اس سے کہ قبلے کی طرف منہ کریں ہم پاخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجاء کریں ہم داہنے ہاتھ سے یا استنجاء کرے کوئی ہم میں کا تین ڈھیلوں سے کم یا استنجاء کریں ہم گوبر یا لید یا ہڈی سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور خزیمہ بن ثابت اور جابرؓ اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ اور جو بعد ان کے تھے۔ تجویز کرتے ہیں کہ استنجاء پتھروں سے کافی ہے اگرچہ پانی نہ لے جب کہ جاتا رہے اثر پاخانہ یا پیشاب کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۱۳: بَابُ فِى الْاِسْتِنْجَاءِ

باب: دو پتھروں سے استنجاء کرنے کے

[1] یعنی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ۱۲ منہ

[2] مولیٰ کے دو معنی ہیں ایک غلام آزاد ہوا، دوسرے جو کسی قوم سے عہد کرے ان کی مدد کرنے کا وہ اس قوم کا مولیٰ ہے اور یہاں معنی اوّل مراد ہیں۔ ۱۲ منہ

[3] کہ اس میں چھونا پڑتا ہے ذکر کو۔ ۱۲

[4] یہ یہود نے ان سے بطور طعن کہا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا ہی تعلیم کیا۔

بِالْحَجَرَیْنِ

بیان میں

۱۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِیْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ بِحَجَرَیْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَیْنِ وَاَلْقَی الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ۔

۱۷: روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کو سوفرمایا آپ ﷺ نے ڈھونڈ و میرے لئے تین ڈھیلے' کہا عبداللہ نے لایا میں دو پتھر اور ایک ٹکڑا گوبر کا۔ سو لے لئے آپ ﷺ نے پتھر اور پھینک دیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس بن ربیع نے اس حدیث کو ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا معمر اور عمار بن زریق نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ سے اور روایت کیا زہیر نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے' انہوں نے اپنے باپ اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور روایت کیا زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور اس روایت میں اضطراب ہے کہا ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کونسی روایت ان میں ابی اسحٰق سے زیادہ صحیح ہے تو کچھ جواب نہ دیا انہوں نے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے تو انہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہوں نے حدیث زہیر کی جو مروی ہے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ عبداللہ سے زیادہ صحیح ہے اور لکھا اسی کو اپنی کتاب جامع میں یعنی بخاری میں اور صحیح تر ہے میرے نزدیک حدیث اسرائیل قیس کی جو مروی ہے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ عبداللہ سے اس لئے کہ اسرائیل بہت اثبت ہیں اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابی اسحٰق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگوں کے اور متابعت [1] کی ہے ان کی روایت کی قیس بن ربیع نے بھی اور سنا میں نے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے جو فوت ہوگئی ہیں مجھ کو حدیثیں سفیان کی کہ مروی ہیں ابی اسحٰق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا میں نے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تھے ان کو پورا پورا کہا ابو عیسیٰ نے اور زہیر کی روایتیں ابی اسحٰق سے کچھ ایسی قوی نہیں اس لئے کہ سماع زہیر کا ان سے اخیر وقت میں ہے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے جب سنے تو حدیث زائدہ اور زہیر کی تو نہ پروا رکھ اس کی کہ نہ سنے تو غیر سے مگر حدیث ابی اسحٰق [2] کی اور نام ان کا عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے نہیں سنا اپنے باپ سے اور نہیں معلوم نام ان کا۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا عمرو نے پوچھا میں نے ابا عبیدہ بن عبداللہ سے کچھ یاد رکھتے ہو تم عبداللہ کی باتیں؟ کہا انہوں نے نہیں۔

۱٤: بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجٰی بِهٖ

باب: اُن چیزوں کا بیان جن سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

۱۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ

۱۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے' کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے استنجاء نہ کرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں

[1] ایک راوی دوسرے کی مثل بیان کرے اس کو اصطلاحِ محدثین رحمہم اللہ میں متابعت کہتے ہیں۔

[2] یعنی ابی اسحٰق کی حدیث اگر زہیر بیان کریں تو اس کو اور بھی کسی سے دریافت کرے۔

وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ ۔ میں سے ۔

ف : اور اس باب میں ابی ہریرہ اور سلمان اور جابر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے مروی ہے یہ حدیث اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے کہ تھے عبداللہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن میں آخر حدیث تک کہ طویل ہے سو کہا شعبی نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے استنجاء نہ کرو گوبر سے اور نہ ہڈیوں سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں سے اور روایت کی اسماعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

۱۵ : بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب : پانی سے استنجاء کرنے کے بیان میں

۱۹ : عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ ۔

۱۹: روایت ہے بی بی معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم کرو تم اپنے شوہروں کو استنجاء کیا کریں پانی سے کہ میں شرماتی ہوں ان سے اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

ف : اور اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں استنجاء کرنا پانی سے اگرچہ استنجاء کرنا پتھروں سے بھی کافی ہے ان کے نزدیک اور منتخب اور افضل جانتے ہیں پانی سے استنجاء کرنا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق۔

۱۶ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

باب : اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو دُور جاتے

۲۰ : عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ حَاجَتَهُ فَاَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ ۔

۲۰ : روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قضائے حاجت کو بہت دور گئے[1]۔

ف : اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحییٰ بن عبید سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباسؓ اور بلال بن حارث سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی ﷺ سے کہ وہ جگہ ڈھونڈتے تھے پیشاب کیلئے جیسے مسافر جگہ ڈھونڈتا ہے اترنے کو اور نام ابو سلمہ کا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

۱۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

باب : اس بیان میں کہ پیشاب کرنا غسل خانہ میں مکروہ ہے

۲۱ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ وَقَالَ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ ۔

۲۱ : روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا پیشاب کرنے سے غسل خانہ میں اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے۔

[1] یعنی اتنی دور گئے کہ نظر سے غائب ہو گئے اور موجب حیاء یہی ہے۔ ۱۲ منہ

ف : اور اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتے ہیں ان کو اشعث اعمی اور مکروہ کہا ہے بعض عالموں نے پیشاب کرنا غسل خانہ میں اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے ان میں ہیں ابن سیرین اور کہا ان سے لوگوں نے اسی سے وسواس ہوتا ہے جواب دیا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں یعنی اس کے سوا کوئی وسواس پیدا نہیں کر سکتا اور کہا ابن مبارک نے جائز ہے پیشاب کرنا غسل خانہ میں جب بہا دے اس پر پانی کہا ابوعیسیٰ نے بیان کی ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے اس نے حبان سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے۔

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ

باب: مسواک کے بیان میں

۲۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۲: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ خیال ہوتا مجھے مشقت کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا ان کو مسواک کرنے کا ہر نماز کے وقت۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی محمد بن اسحٰق نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سلمہ کی ابو ہریرہؓ سے اور زید بن خالد کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں صحیح ہیں میرے نزدیک اس واسطے کہ مروی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ولیکن محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابی سلمہ کی زید بن خالد سے صحیح تر ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیق اور علی اور عائشہ اور ابن عباس اور حذیفہ اور زید بن خالد اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور ام حبیبہ اور ابن عمر اور ابی امامہ اور ابو ایوب اور تمام بن عباس اور عبداللہ بن حنظلہ اور ام سلمہ اور واثلہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۲۳: عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ قَالَ فَكَانَ زَیْدُ ابْنُ خَالِدٍ یَشْهَدُ الصَّلَوٰتِ فِی الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰی اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰی مَوْضِعِهٖ۔

۲۳: روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد جہنیؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہؐ سے فرماتے تھے کہ اگر خیال نہ ہوتا مشقت ڈالنے کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشاء کا تہائی رات تک' کہا ابوسلمہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آتے تھے نماز کو مسجد میں اور مسواک ہوتی ان کے کان کے اوپر جیسے قلم ہوتا ہے کاتب کے کان پر جب کھڑے ہوئے نماز کو مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اسی جگہ میں۔ **ف** کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلَا یَغْمِسَنَّ یَدَهٗ فِی الْاِنَآءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا

باب: اس بیان میں کہ جب جاگے آدمی اپنی نیند سے تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک نہ دھو لے اُس کو

۲۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا

۲۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ الَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ ـ

جاگے کوئی تم میں کا رات[1] کو تو نہ ڈال دے اپنا ہاتھ برتن میں جب تک نہ ڈال لے اس پر پانی دو بار یا تین بار اس لئے کہ نہیں جانتا رات کو کہاں رہا ہاتھ اس کا۔[2]

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے' کہا شافعیؒ نے دوست رکھتا ہوں میں کہ اس سونے والا دوپہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالے اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں جب تک نہ دھو لے اسے پھر اگر ڈال دیا اس نے دھونے سے پہلے تو مکروہ ہے مگر نہیں نجس ہوگا وہ پانی جب تک کہ نہ ہو اس کے ہاتھ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگے کوئی رات کو اور ڈال دے ہاتھ پانی میں دھونے سے پہلے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ بہادے پانی اور کہا اسحٰق نے جب جاگے کوئی رات کو یا دن کو تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا پانی میں۔

۲۰: بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

باب: بسم اللہ کہنا وضو کے شروع میں

۲۵ : عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ـ

۲۵ : روایت ہے رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے وہ اپنے باپ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس کا وضو ہی نہیں ہوتا جو نام نہ لے اللہ کا وضو کے شروع میں۔

ف : اور اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدریؓ اور سہل بن سعدؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہا احمد نے اس باب میں کوئی حدیث ایسی نہیں پاتا کہ جس کی اسناد عمدہ ہوں اور کہا اسحٰق نے اگر چھوڑ دیا بسم اللہ کو قصداً تو پھر وضو کرے اور بھولے سے چھوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہے تو مضائقہ نہیں۔ کہا محمد بن اسماعیل نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث رباح بن عبدالرحمٰن کی ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور رباح بن عبدالرحمٰن جو روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے وہ اپنے باپ سے تو باپ ان کے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں اور ابوثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبدالرحمٰن وہ ابوبکر بیٹے حویطب کے ہیں بعضے راویوں نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابوبکر حویطب سے پس منسوب کیا ان کو ان کے دادا کی طرف۔

۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

باب: کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں

۲۶ ـ ۲۷ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ـ

۲۶ ـ ۲۷ : روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جب کلوخ[٭١] لے تو طاق[3] لے۔ اس باب میں روایت ہے عثمان اور لقیط اور ابن عباس اور مقدام بن

---

[1] مصدر اس کا ہے بیتوتہ یعنی شب کو رہنا' ۱۲

[2] یہ قید اتفاقی ہے کہ دن کے جاگنے کا بھی یہی حکم ہے اس لئے کہ غفلت کی حالت میں خواب میں برابر ہے رات ہو یا دن' ۱۲ منہ۔

[3] یعنی تین یا پانچ یا سات ۱۲ منہ۔

[٭١] کلوخ (کُ ـ لُوخ) [ف ـ ا ـ مذکر] مٹی کا ڈھیلا' کچی یا پکی اینٹ کا روڑا ـ محاورہ ـ ہے کلوخ انداز را پاداش سنگ است ـ اینٹ کا جواب پتھر ـ (حافظ)

معدیکرب اور وائل بن حجر اور ابوہریرہؓ سے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ایک جماعت نے اس شخص میں کہ چھوڑ دے مضمضہ اور استنشاق' تو کہا بعضوں نے اگر چھوڑ دے وضو میں اور پڑھ لے نماز تو پھر دہرا دے نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت میں برابر اور یہی کہتے ہیں ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحق اور کہا احمد نے استنشاق① زیادہ مؤکد ہے کلی سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ایک جماعت نے اہل علم سے کہا اعادہ کرے جنابت میں اور نہ اعادہ کرے وضو میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض● اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نے نہ وضو میں اعادہ کرے نہ غسل جنابت میں بلکہ وہ دونوں② سنت ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی' سو واجب نہیں اعادہ جو چھوڑ دے اس کو وضو میں یا غسل میں اور یہی قول ہے مالکؒ اور شافعیؒ کا۔

٢٢: بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

باب: اس بیان میں کہ کلی اور ناک میں پانی دینا دونوں ایک چلو سے بھی درست ہے

٢٨ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا۔

٢٨: روایت ہے عبداللہ بن زیدؓ سے' کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا آپؐ نے ایک ہی چلو سے ایسا ہی تین بار کیا یعنی ایک چلو لے کر آدھا منہ میں اور آدھا ناک میں ڈالا۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے' غریب ہے اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور اکثر لوگوں نے یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے اور نہیں ذکر کیا اس بات کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور اس کو ذکر کیا فقط خالد نے اور خالد ثقہ حافظ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور کہا بعض علماء نے مضمضہ اور استنشاق میں ایک چلو کافی ہے اور کہا بعضوں نے ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ پانی لے دونوں کے لئے اور کہا شافعی نے اگر دونوں ایک چلو سے کرے جائز ہے اور اگر الگ الگ کرے تو بہتر ہے ہمارے نزدیک۔

٢٣: بَابُ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی کے خلال کے بیان میں

٢٩ ۔ ٣٠ : عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ۔

٢٩ و ٣٠: روایت ہے حسان بن بلال سے کہا کہ دیکھا میں نے عمار بن یاسر کو وضو کیا اور خلال کیا داڑھی میں پس کہا گیا ان سے کہا حسان نے کہ میں نے کہا ان سے کیا خلال کرتے ہو اپنی داڑھی کا۔ کہا عمار نے کون روکتا ہے مجھ کو خلال سے اور دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلال کرتے اپنی داڑھی کا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمرو نے ان سے سفیان نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے حسان بن بلال نے ان سے عمار نے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور انس رضی اللہ عنہم اور ابن ابی اوفیٰ اور ابی ایوب سے یہی روایت ہے کہا ابی عیسیٰ نے سنا میں نے اسحق بن منصور سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہا احمد نے کہا ابن عیینہ

① ناک میں پانی دینا ② مراد ان سے امام اعظم رحمہ اللہ ہیں۔
● یعنی مضمضہ و استنشاق ۱۲

نے نہیں سنی عبدالکریم نے حدیث خلال کی حسان بن بلال سے روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے ان سے عبدالرحمن نے ان سے اسرائیل نے ان سے عامر بن شقیق نے ان سے ابی وائل نے ان سے عثمان بن عفان نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال کرتے تھے اپنی داڑھی میں، کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا سب سے زیادہ صحیح اس باب میں حدیث عامر بن شقیق کی ہے۔ ابی وائل سے جو مروی ہے عثمانؓ سے اور قائل ہیں اس کے کہ اکثر اہل علم صحابہؓ سے اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے داڑھی کے خلال کو اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور کہا احمدؒ نے اگر بھول سے چھوٹ جائے تو وضو جائز ہے اور کہا اسحٰق نے اگر چھوڑ دے بھول سے یا تاویل کی راہ سے تو کافی ہے اس کو اور جو چھوڑ دے قصداً تو پھر وضو کرے۔

٢٤: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ اَنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ

باب: بیان میں مسح سر کے کہ شروع کرے آگے سے اور تمام کرے پیچھے تک

٣١ ـ ٣٢: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

۳۱ ـ ۳۲: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سو آگے سے لے گئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو یعنی شروع کیا مقدم سر سے پیچھے لے گئے اپنی گدی تک پھر پلٹایا ہاتھوں کو یہاں تک کہ لوٹائے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر دونوں پیر دھوئے۔

ف: اور اس باب میں معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور بہت اچھی اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

٢٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

باب: بیان مسح کرنے کے سر کے پیچھے سے

٣٣: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّتَيْنِ بَدَاَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهٖ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهٖ وَبِاُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُوْرِهِمَا وَ بُطُوْنِهِمَا۔

۳۳: روایت ہے ربیع بن معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا دو مرتبہ شروع کیا پیچھے سے سر کی پہلی بار پھر آگے سے اور مسح کیا دونوں کانوں کا باہر اور اندر ان کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہے بعض اہل کوفہ نے اس حدیث کو انہیں میں سے ہیں وکیع بن جراح۔

٢٦: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

باب: سر کا مسح ایک بار کرنے کے بیان میں

٣٤: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَارَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

۳۴: روایت ہے ربیع بن معوذ بن عفراء کہ انہوں نے دیکھا وضو کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا مسح کیا حضرت صلی اللہ علیہ

قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهٗ وَمَسَحَ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ۔

وسلم نے سر کا آگے بھی اور پیچھے بھی اور دونوں کنپٹی کا اور کانوں کا ایک بار۔

ف : اور اس باب میں علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ربیع کی حسن ہے صحیح ہے بہت سندوں سے کہ مسح کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا ایک بار اور اسی پر عمل تھا اکثر صحابیوں کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ ایک بار کرے مسح سر کا۔ روایت کیا ہم سے محمد بن منصور نے کہا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہتے تھے کہ پوچھا میں نے جعفر بن محمد سے کہا سر کا مسح کافی ہوتا ہے ایک بار تو کہا انہوں نے بے شک کافی ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی۔

۲۷: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يَاْخُذُ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا

باب: اس بیان میں کہ مسح سر کے لئے پانی تازہ لے

۳۵ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَآءٍ غَبَرَ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ۔

۳۵: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا سوائے اس پانی کے جو بچا تھا دونوں ہاتھوں سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابن لہیعہ نے اس کو حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اس پانی سے جو بچا ہاتھوں سے اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر ہے حبان سے اس لئے کہ یہی مروی ہے بہت سندوں سے عبداللہ بن زید وغیرہ سے کہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی تازہ اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے تازہ پانی سے۔

۲۸: بَابُ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

باب: کانوں کے اوپر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں

۳۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا۔

۳۶: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا اور کانوں کے اوپر کا اور اندر کا۔

ف : اور اس باب میں ربیع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے دونوں کانوں کے اوپر اور اندر۔

۲۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ

باب: اس بیان میں کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں[1]

۳۷ : عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ ﷺ فَغَسَلَ

۳۷: روایت ہے ابی امامہ سے کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دھویا منہ اپنا تین

[1] یعنی اس کے مسح کو تازہ پانی لینا کچھ ضرور نہیں۔

وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ ـ

بار اور دونوں ہاتھ تین بار اور مسح کیا اپنے سر کا اور فرمایا کان داخل ہیں سر میں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے نہیں جانتا میں یہ قول نبی ﷺ کا ہے یا ابی امامہ کا، یعنی کان سر میں داخل ہیں اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی مضبوط نہیں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب اور تابعین سے کہ کان داخل ہیں سر میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا کہا بعض اہل علم نے جو سامنے ہے کانوں سے منہ میں داخل ہے اور جو پیچھے ہے وہ سر میں اور کہا اسحٰق نے بہتر ہے کہ مسح کرے آگے کا منہ کے ساتھ اور پیچھے کا سر کے ساتھ۔

۳۰: بَابُ فِيْ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

باب: اُنگلیوں کے خلال کے بیان میں

۳۸ : عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ ـ

۳۸: روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے کہا فرمایا نبی کریم ﷺ نے جب وضو کرے تو خلال کر انگلیوں کا۔

ف : اور اس باب میں ابن عباسؓ اور مستورد اور ابوتراب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا پیروں کی انگلیوں کا وضو میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا اسحٰق نے خلال کرے ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا اور ابو ہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

۳۹ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ ـ

۳۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جب وضو کرے تو خلال کر ہاتھ، پیر کی انگلیوں کا۔ ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۴۰ : عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ ـ

۴۰: روایت ہے مستور بن شداد فہری سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے ملتے اپنے پیر کی اُنگلیاں ہاتھ کے چھنگلیا سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

۳۱: بَابُ مَاجَاءَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

باب: اِس بیان میں کہ خرابی ہے ایڑیوں کی دوزخ سے

(یعنی وضو میں احتیاط کرنی چاہیے کہ سوکھی نہ رہیں)

۴۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ـ

۴۱: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول ﷺ نے خرابی ہے واسطے ایڑیوں کے دوزخ سے۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور عائشہؓ اور جابر بن عبداللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید بن ابی سفیان سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا انہوں نے خرابی ہے ایڑیوں کی اور تلووں کی دوزخ سے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مسح جائز نہیں پیروں پر جب تک نہ ہو موزہ یا جراب۔

۳۲ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

باب: ایک ایک بار اعضاء دھونے کے بیان میں

۴۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ۔

۴۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار۔

ف :اور اس باب میں روایت ہے عمر اور جابرؓ اور بریدہ اور ابی رافع اور ابن الفا کہہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی بہت اچھی ہے اس باب میں اور بہت صحیح ہے اور روایت کیا رشد بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو ضحاک بن شرحبیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اور یہ روایت کچھ خوب نہیں اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

باب: دو دو بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

۴۳ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ۔

۴۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار دھویا اعضاء کو وضو میں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں پہچانتے اس کو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مفضل سے اور اسناد حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار۔

۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا

باب: تین تین بار وضو کرنے کے بیان میں

۴۴ : عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ۔

۴۴: روایت ہے علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار۔

ف :اور اس باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبداللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابی ہریرہؓ اور جابرؓ اور عبداللہ بن زیدؓ اور ابی ذر سے بھی روایت ہے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی بہت اچھی ہے اور اصح ہے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ وضو کافی ہے ایک ایک بار اور دو دو بار بہتر ہے اور تین تین بار بہت افضل ہے اور اس سے بڑھ کر نہیں اور کہا ابن مبارک نے مجھے خوف ہے کہ گناہ میں پڑے گا وہ جو تین بار سے زیادہ دھوئے اور کہا احمد اور اسحٰق نے تین سے زیادہ وہی دھوئے گا جو مبتلا ہے یعنی وسواس میں۔

۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا

باب: ایک بار اور دو بار اور تین بار وضو کرنے کے بیان میں

۴۵ : عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۵: روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی جعفر سے کہ کیا حدیث بیان کی ہے تم سے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ

وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار کہا جابر نے ہاں۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے کہا پوچھا میں نے ابی جعفر سے کیا تم سے بیان کیا ہے جابر نے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار؟ کہا ہاں! بیان کیا ہم سے اس کو ہناد اور قتیبہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے وکیع نے انہوں نے ثابت سے اور یہ زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے اس لئے کہ مروی ہے بہت سی سندوں سے ثابت ہے مثل وکیع کی روایت کے اور شریک سے بہت غلطیاں ہوتی ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ اور ابو حمزہ ثمالی ہیں۔

٣٦: بَابُ فِيمَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا

باب: اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضاء دو بار دھوئے اور بعض تین بار

۴۶ . ۴۷ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ۔

۴۶۔۴۷: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو دھویا اپنا منہ تین بار اور دھوئے دونوں ہاتھ دو بار اور مسح کیا سر کا اور دھوئے دونوں پیر۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی حدیثوں میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے بعض اعضاء وضو کے ایک بار اور بعض تین بار اور اجازت دی ہے بعض اہل علم نے اس کی کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ دھوئے آدمی بعض اعضاء تین بار اور بعض دو بار اور بعض ایک بار۔

٣٧: بَابُ فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ

باب: بیان میں وضو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیسا تھا؟

۴۸ : عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔

۴۸: روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علیؓ کو کہ وضو کیا انہوں نے منہ دھوئے دونوں ہاتھ انہوں نے خوب صاف کر کے پھر تین کلیاں کی اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے تین بار اور مسح کیا سر کا ایک بار پھر دھوئے دونوں پیر ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پھر پیا کھڑے ہو کر پھر فرمایا چاہا میں نے کہ دکھاؤں تم کو وضو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کیسا تھا۔

ف : اور اس باب میں عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور ربیع اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے ان دونوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عبد خیر سے ذکر کیا حضرت علیؓ کا مثل روایت ابی حیہ کے لیکن عبد خیر نے کہا جب فارغ ہوئے وضو سے لیا تھوڑا پانی بچا ہوا وضو کا چلو میں اور پی لیا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی روایت کی ہے ابو اسحٰق ہمدانی نے ابو حیہ سے اور عبد خیر اور حارث سے ان سب نے علیؓ سے اور روایت کی زائدہ بن قدامہ اور کئی لوگوں

نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے علی سے حدیث وضو کی بہت بڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سو خطا کی ان کے اور ان کے باپ کے نام میں سو کہا مالک بن عرفطہ نے اور روایت کی گئی ہے ابو عوانہ سے انہوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے' انہوں نے حضرت علیؓ سے اور روایت کی گئی ابو عوانہ سے' وہ روایت کرتے ہیں مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

۳۸: بَابُ فِي النَّضحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: اِس بیان میں کہ بعد وضو کے میانی (ازار) پر پانی چھڑکنا چاہیے

۴۹ ـ ۵۰ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَآءَ نِیْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ ۔

۴۹ ـ ۵۰ : روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام اور کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب وضو کرو تم تو پانی چھڑک لو۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہیں اور اس باب میں ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباسؓ اور زید بن حارثہؓ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے اور کہا بعضوں نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہے اس حدیث میں۔

۳۹ :بَابُ فِي اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو پورا کرنے کے بیان میں

۵۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

۵۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اس کی جس سے مٹاتا ہے اللہ گناہوں کو اور بلند کرتا ہے درجوں کو؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا پورا کرنا وضو کا تکلیفوں میں اور بار بار جانا مسجدوں کی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا۔

ف : روایت کی ہم سے قتیبہ نے کہا روایت کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے ان سے علاء نے مانند اس حدیث کے اور کہا قتیبہ نے اپنی روایت میں لفظ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ تین بار اور اس باب میں علی او ز عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ان کو عبیدہ بن عمر کہتے ہیں اور عائشہؓ اور عبدالرحمٰن بن عائش اور انسؓ سے یہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور علاء بن عبدالرحمٰن بیٹے یعقوب جہنی کے ہیں اور ثقہ ہیں اہلحدیث کے نزدیک۔

۴۰: بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: رومال سے بدن پونچھنے کے بیان میں بعد وضو کے

۵۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۵۲: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تھا رسول

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا کہ پونچھتے تھے اس سے بدن بعد وضو کے۔ ف : اور اس باب میں معاذ بن جبلؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۳ ـ ۵۴: عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ۔

۵۳ ـ ۵۴: معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے تو پونچھتے منہ اپنا کپڑے کے کنارے سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الفریقی دونوں ضعیف ہیں حدیث میں، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی بھی کچھ ایسی قوی نہیں اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ صحیح نہیں ہوا اور ابو معاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ ضعیف ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علماء صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے رومال رکھنے میں بعد وضو کے یعنی پونچھنے میں رومال سے اور جس نے مکروہ رکھا پونچھنا تو اس لئے کہ کہا جاتا ہے کہ وضو تولا جاتا ہے اور مروی ہے یہ بات سعید بن مسیّب اور زہری سے روایت کی ہے محمد بن حمید نے کہا روایت کی ہم سے جریر نے انہوں نے علی بن مجاہد سے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہا زہری نے مکروہ کہتا ہوں میں رومال سے پونچھنے کو وضو کے بعد اس لئے کہ وضو تولا جاتا ہے۔

۴۱: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: اِن دُعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں بعد وضو کے

۵۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ۔

۵۵: روایت ہے عمر بن خطاب سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اَشْهَدُ سے مُطَهِّرِیْن تک تو کھولے جاتے ہیں اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے جس میں چاہے جائے اور اس دعا کہ معنی یہ ہیں گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ، کوئی شریک نہیں اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندے اس کے اور رسول (ﷺ) اس کے ہیں، یا اللہ کر مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور کر مجھ کو طہارت کرنے والوں میں۔

ف : اور اس باب میں عقبہ بن عامرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف کیا گیا حدیث میں عمر کے جو زید بن حباب سے مروی ہے روایت کیا عبداللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابی ادریس سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے عمرو سے اور مروی ہے ابی عثمان سے روایت کی انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر سے اور اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور اس باب میں نبیؐ سے بہت صحیح روایتیں مروی نہیں کہا محمد نے ابوادریس کو سماع نہیں عمر سے بالکل۔

مترجم کہتا ہے یعنی کسی روایت میں ابوادریس کے بعد عقبہ بن عامر راوی ہیں اور کسی روایت میں ابی ادریس اور ابی عثمان کے بعد جبیر بن نفیر راوی ہیں کہ وہ عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور کسی روایت میں ابوادریس اور عمرؓ کے درمیان میں کوئی راوی نہیں ہے۔ ترمذی کے اس قول میں کہ اس باب میں حضرتؐ سے بہت روایتیں صحیح نہیں اشارہ ہے اس اَمر کی طرف کہ بعض روایات اس باب میں صحیح ہیں اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اس میں یہ لفظ نہیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تلخیص میں اسکی تصریح کی ہے اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اسکو بیان کیا ہے اور باقی تحقیق اسکی مسک الختام شرح بلوغ المرام میں موجود ہے۔ من شاء فلیرجع الیہ۔

۴۲: بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

باب: ایک مد پانی سے وضو کرنے کے بیان میں

۵۶: عَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

۵۶: روایت ہے سفینہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مد[1] سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع[2] سے۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور جابرؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے اور شافعی اور احمد اور اسحٰق نے کہا کہ مراد حدیث کی یہ نہیں کہ اس سے کم و بیش جائز نہیں مراد یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔

۴۳: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: اِس بیان میں کہ اسراف وضو میں مکروہ ہے

۵۷: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ۔

۵۷: روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے ایک شیطان ہیں اس کو ولہان۔ سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بسبب وسواس کے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اہلحدیث کے نزدیک اس لئے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے مسند کیا ہو اس کے سوائے خارجہ کے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن بصری سے قول انہی کا اور نہیں صحیح اس باب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خارجہ ہمارے لوگوں کے نزدیک کچھ قوی نہیں اور ضعیف کہا اس کو ابن مبارک نے۔

۴۴: بَابُ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

باب: ہر نماز کے لئے وضو کرنے کے بیان میں

۵۸: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءً وَاحِدًا۔

۵۸: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ وضو کرتے تھے ہر نماز کے واسطے باوضو ہوں یا بے وضو کہا حمید نے سو پوچھا میں نے انسؓ سے اور تم؟ کہا انس نے ہم ایک ہی وضو کیا کرتا تھے یعنی ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے غریب ہے اور مشہور ہے اہلحدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن حارث کی حضرت انسؓ سے ہے اور بعض اہل علم وضو ہر نماز کے لیے مستحب جانتے تھے نہ واجب۔

۵۹ - ۶۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ۔

۵۹ - ۶۰: روایت ہے عمرو بن عامر سے کہا سنا میں نے انس بن مالکؓ سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے لئے سو کہا میں نے اور تم کیا کرتے تھے؟ فرمایا ہم کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے ایک وضو سے جب تک ہم کو حدث نہ ہوتا۔

---

[1] ایک رطل پانچ سو گرام کے برابر ہے اور دو رطل کے برابر ایک مد ہوتا ہے یعنی ایک مُد کا وزن ایک ہزار گرام ہوا۔ (حافظ)

[2] ایک صاع چار مُد کے برابر ہوتا ہے اور چار مد کا وزن چار کلوگرام ہوتا ہے۔ (حافظ)

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ایک حدیث میں ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں، روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابی غطیف سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہم سے اس کو حسین بن حریث مروزی نے ان سے محمد بن یزید واسطی نے ان سے افریقی نے اور یہ اسناد ضعیف ہے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے ذکر کیا ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی [1] ہے۔

٤٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

باب : اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں بھی پڑھتے تھے

٦١: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ۔

٦١: روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے تھے ہر نماز کے لئے پھر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازیں پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وضو سے اور مسح کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر پھر کہا عمرؓ نے وہ کام کیا کہ کبھی نہیں کرتے تھے فرمایا حضرت نے قصداً کیا میں نے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو علی بن قادم نے انہوں نے سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اس میں یہ کہ وضو کیا آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے بھی محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ہر نماز کے لئے اور روایت کیا اس کو وکیع نے سفیان سے انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے وکیع کی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کئی نمازیں پڑھیں ایک وضو سے جب تک حدث نہ ہو اور بعضے وضو کرتے تھے ہر نماز کے لئے مستحب جان کر بہ نیت فضیلت کے اور مروی ہے افریقی سے وہ روایت کرتے ہیں ابی غطیف سے اور وہ ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے، کہا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ اس کے لئے دس نیکیاں اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ یعنی افریقی اس میں ضعیف ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھی ظہر اور عصر ایک وضو سے۔

٤٦: بَابُ فِيْ وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب : مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنے کے بیان میں

٦٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

٦٢: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا بیان کیا مجھ سے میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہاتی تھی میں اور صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جنابت میں۔

---

[1] مترجم کہتا ہے یعنی اس کو مدینہ کے لوگوں نے نہیں بیان کیا۔ مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ نے بیان کیا ہے اور ان کا اعتبار نہیں، جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر مرد اور عورت ایک برتن سے نہائیں اور اس باب میں علی اور عائشہ اور انس اور ام ہانی اور ام حبیبہ اور ام عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور ابو الشعثاء کہ نام ان کا جابر بن زید ہے ان سب سے روایت ہے۔

٤٧: بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

باب : کراہت میں اس پانی کے جو بچا ہو عورت کی طہارت سے

٦٣: عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ۔

٦٣: روایت ہے ایک مرد سے قبیلہ بنی غفار سے کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی عورت کی طہارت سے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہا ابوعیسیٰ نے اور مکروہ کہا بعض فقہاء نے وضو کرنا بچے ہوئے پانی سے عورت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا کہ جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اس سے وضو مکروہ ہے اور اس کے جوٹھے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

٦٤: عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ بِسُوْرِهَا۔

٦٤: روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ وضو کرے مرد اس پانی سے کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اس کے جوٹھے سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ وضو کرے مرد بچے ہوئے پانی سے طہارت عورت کے اور نہیں شک کیا اس میں محمد بن بشار نے جیسے شک کیا تھا محمود بن غیلان نے اوپر کی روایت میں۔

٤٨: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب : اس کے جائز ہونے کے بیان میں

٦٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ۔

٦٥: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نہائی کوئی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑے برتن سے سو ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کا تو کہا انہوں نے یا رسول اللہ! میں جنب تھی۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی تو جنب نہیں ہوتا یعنی نجس نہیں ہوتا۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا۔

٤٩: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ

باب : اِس بیان میں کہ پانی کو نجس نہیں کرتی کوئی چیز

٦٦: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

٦٦: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا وضو کریں ہم کنوئیں سے بضاعہ کے اور وہ ایسا کنواں کہ پڑتے تھے اس میں لتے حیض کے اور گوشت کتے کے اور چیزیں بدبودار اور سو فرمایا رسول صلی

ﷺ اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ۔ اللہ علیہ وسلم نے پانی تو پاک ہے نہیں نجس کرتی اس کو کوئی چیز۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچھی طرح روایت کیا ہے ابواسامہ نے اس حدیث کو نہیں روایت کیا کسی نے ابوسعید خدری سے جیسا اچھا روایت کیا ابواسامہ نے اور روایت کی گئی ہے ابوسعید خدری سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۵٠: بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب: دوسرا اسی بیان میں

٦٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ ۔

٦٧: روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان سے پوچھتے تھے حکم اس پانی کا جو ہوتا ہے جنگلوں میں آتے ہیں اس پر درندے اور چار پائے تو فرمایا جب ہو دے پانی دو مٹکے تو نہیں نجس ہوتا۔

ف : کہا محمد بن اسحٰق نے یہ قلہ کہتے ہیں مٹکے کو اور قلہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرے جاتے ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور اسحٰق کا کہ جب ہو پانی دو مٹکے تو نجس نہیں کرتی اس کو کوئی چیز جب تک کہ نہ بدل جائے بو اور مزہ اس کا اور کہا ہے کہ دو قلہ ہوتے ہیں پانچ مشکوں کے برابر۔

۵١: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

باب: اِس بیان میں کہ پیشاب کرنا رُکے ہوئے پانی میں مکروہ ہے

٦٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ ۔

٦٨: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں کا ٹھہرے ہوئے پانی میں پھر وضو کرے اسی سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔

۵٢: بَابُ فِي مَآءِ الْبَحْرِ اَنَّهٗ طَهُوْرٌ

باب: بیان میں دریا کے پانی کے کہ وہ پاک ہے

٦٩: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ بْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ نَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ ۔

٦٩: روایت ہے صفوان بن سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن سلمہ سے جو اولاد میں ہیں ابن ارزق کے، تحقیق مغیرہ بن ابی بردہ نے، کہ اولاد سے عبدالدار کی ہیں، خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے اباہریرہؓ سے فرماتے تھے پوچھا ایک مرد نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہیں دریائے شور میں اور اٹھاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سے پانی سو اگر وضو کریں اس سے تو پیاسے رہیں کیا وضو کریں ہم دریا سے سو فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی تو ہے کہ اس کا پانی پاک ہے اور مردہ حلال۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے جابر اور فراسی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا اصحاب نبی ﷺ سے انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کہ نہیں جانتے ہیں کچھ مضائقہ دریا کے پانی میں اور مکروہ کہا ہے بعض صحابہؓ نے وضو کرنا دریا کے پانی سے جیسے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ تو آگ ہے یعنی ضرر پہنچانے والا ہے پیدا کرنے والا ہے برص کا۔

۵۳: بَابُ التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

باب : پیشاب سے بہت احتیاط کرنے کے بیان میں

۷۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ۔

۷۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے دو قبروں پر سو فرمایا ان دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور نہیں عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سے مگر یہ سو نہیں کرتا تھا (احتیاط) پیشاب کے وقت اور دوسرا پھرتا تھا ساتھ چغل خوری کے۔

ف : اور اس باب میں زید بن ثابت اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ اور عبدالرحمٰن بن حسنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا منصور نے اس کو مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اور نہیں ذکر کیا اس میں طاؤس کا اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش خوب یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی اسناد منصور سے۔

۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّطْعَمَ

باب : اِس بیان میں کہ لڑکا جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

۷۱: عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهٗ عَلَيْهِ۔

۷۱: روایت ہے ام قیس سے جو بیٹی ہے محصن کی کہا گئی میں اپنے لڑکے کو لے کر نبیؐ کے پاس اور وہ کھانا نہیں کھاتا تھا یعنی دودھ پیتا تھا پھر موت (پیشاب کر) دیا اس نے آپؐ پر پھر منگوایا آپؐ نے پانی اور چھڑک دیا اس پر یعنی بہا دیا۔

ف : اور اس باب میں علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور زینب اور لبابہ بنت حارث سے کہ وہ ماں ہے فضل بن عباس بن عبدالمطلب کی اور ابو السمع اور عبداللہ بن عمر اور ابو لیلیٰ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے اکثر لوگوں کا اصحاب اور تابعین سے اور جو ان کے بعد تھے مثل احمد اور اسحٰق کے کہتے ہیں پانی بہا دے لڑکے کے پیشاب پر اور خوب دھویا جائے لڑکی کا پیشاب جب تک دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں اور جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے۔

۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

باب : جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب کے بیان میں

۷۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ

۷۲: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ چند لوگ آئے قبیلہ عرینہ ...

فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُم وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اُرٰى اَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا وَرُبَمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا۔

مدینہ میں سو پانی لگا ان کو مدینہ میں سو بھیج دیا ان کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں اور فرمایا پیو ان کا دودھ اور پیشاب، سو مار ڈالا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو اور ہانک لے گئے اونٹوں کو اور مرتد ہو گئے اسلام سے پس پکڑے آئے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کاٹ ڈالے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ ان کے اور پیر ان کے خلاف سے یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ اور داہنا پیر اور سلائیاں پھیر دیں ان کی آنکھوں میں اور ڈال دیا ان کو جلتی زمین میں کہا انسؓ نے میں نے دیکھا ایک ایک کو کھودتے ہوئے زمین اپنے منہ سے یہاں تک کہ مرگئے اور کبھی کہا حماد نے اس روایت میں یَکْدُمُ الْاَرْضَ بجائے یَکُدُّ الْاَرْضَ کے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انسؓ سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کچھ نجاست نہیں حلال جانور کے پیشاب میں۔

۷۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاةِ۔

۷۳: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا انہوں نے کہ حضرت ﷺ نے سلائیاں ان کی آنکھوں میں پھروائیں کہ انہوں نے بھی حضرت ﷺ کے چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھی۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو سوا اس شیخ یعنی یحییٰ بن غیلان کے کہ روایت کی ہو اس نے یزید بن زریع سے اور یہ فعل حضرت ﷺ کا والجروح قصاص کے موافق تھا اور مروی ہے محمد بن سیرین سے کہا انہوں نے یہ فعل حضرت کا حدود اترنے سے قبل تھا۔

۵٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

باب: بیان میں وضو کے ریح نکلنے سے

۷۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْرِيْحٍ۔

۷۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہؐ نے وضو نہیں فرض جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔ **ف** : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

۷۵: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو کوئی تم میں کا مسجد میں اور پائے کچھ ہوا کا شبہ اپنے سرین میں تو نہ نکلے جب تک نہ سنے آواز یا پائے بو جب تک یقین نہ ہو۔ تو شبہ سے وضو نہیں جاتا۔

۷٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

۷٦: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ

لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔ قبول نہیں کرتا کسی کی نماز کو جب حدث کرے یہاں تک کہ وضو کرے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء کا کہ وضو واجب نہیں ہوتا ہے شبہ حدث سے جب تک آواز نہ ہو یا بو اور کہا ابن مبارک نے جب شک کرے حدث میں تو واجب نہیں اس پر وضو جب تک یقین نہ ہو ایسا کہ قسم کھا سکے اس پر اور کہا ہے کہ جب نکلے عورت کے قبل سے ریح واجب ہوتا ہے اس پر وضو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا۔

۵۷: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب : وضو فرض ہونے کا نیند سے

۷۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتُ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ۔

۷۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے ہوئے سجدے میں یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے راوی کو شک ہے کہ غَطَّ کہا یا نَفَخَ، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے سو کہا میں نے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سو گئے تھے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو واجب ہوتا ہے اسی پر جو سوئے لیٹا ہوا اسی لئے کہ لیٹ کر سونے میں ڈھیلے ہو جاتے ہیں جوڑ اس کے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اور ابوخالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اور اس باب میں عائشہ اور ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

۷۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ۔

۷۸: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سو جاتے بیٹھے بیٹھے پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے اور وضو نہ کرتے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے سنا میں نے صالح بن عبداللہ سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابن مبارک سے جو سو جائے بیٹھے بیٹھے تکیہ لگائے ہوئے تو کہا انہوں نے اس کا وضو نہیں جاتا کہا اور روایت کی حدیث ابن عباسؓ کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا ابوالعالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اس کو اور اختلاف ہے علماء کا وضو جانے میں نیند سے سو کہا اکثر نے وضو واجب نہیں ہوتا اگر سوئے بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے جب تک لیٹ کر نہ سوئے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور احمد کا اور کہا بعض نے جب غالب ہو اس کی عقل پر نیند واجب ہے اس پر وضو اور یہی کہا اسحٰق نے اور کہا شافعیؒ نے جب سوئے پھر دیکھے خواب یا ہٹ جائے اپنی جگہ سے نیند کے غلبہ سے تو اس پر وضو واجب ہے۔

۵۸: بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب : وضو واجب ہونے میں اس چیز سے کہ پکی ہو آگ میں

۷۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ

۷۹: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس چیز کے کھانے سے جو آگ میں پکی ہو اور اگرچہ ایک

فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا تَضْرِبْ لَهٗ مَثَلًا۔

ٹکڑا اقط[1] کا ہو، سو کہا ان سے ابن عباسؓ نے کیا وضو کریں ہم گھی کھانے اور گرم پانی پینے کے بعد؟ سو کہا ابو ہریرہؓ نے اے بھتیجے میرے جب سنے تو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تو باتیں نہ بنا۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابو ایوب اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ تجویز کیا ہے بعض علماء نے وضو کرنا اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں یعنی اس کے استعمال سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء اور صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اسی پر ہیں کہ وضو نہیں ٹوٹتا پکی ہوئی چیز سے آگ کے۔

٥٩: بَابُ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب: بیان میں وضو نہ ٹوٹنے کے اُس سے جو آگ میں پکی ہو

٨٠: عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

٨٠: روایت ہے جابرؓ سے کہا نکلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ان کے ساتھ تھا سو آئی ایک عورت انصار کے پاس، پس ذبح کی اس نے ایک بکری حضرتؐ کے لئے سو کھایا آپؐ نے اور لائی ایک طباق تر کھجوروں کا سو کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑھی پھر پھرے سو لائے وہ کچھ بچا ہوا گوشت اس بکری کا سو کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر نماز پڑھی عصر کی اور وضو نہیں کیا۔

ف: اور اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں حدیث ابو بکرؓ کی بسبب اسناد کے، روایت کیا ہے اس کو حسام بن مسک سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابو بکر صدیقؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ہے ابن عباسؓ سے، وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے حافظانِ حدیث نے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اس کو عطاء بن یسار اور عکرمہ اور محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس اور اکثر لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابن عباسؓ کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور ابو رافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن النعمان اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد تھے مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کے، کہتے ہیں وضو نہیں جاتا آگ کی پکی ہوئی چیز سے اور یہی اخیر فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی جس میں وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے آگ کی پکی ہوئی چیز سے۔

٦٠: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ

باب: اس بیان میں کہ وضو جاتا رہتا ہے اونٹ کا

---

[1] اقط بالکسر و بکسر تین فارسی پنیو خشک کیا ہوا دہی ہے کہ ترکی میں اسے کشف اور قرت کہتے ہیں اور اسے نان خورش کہتے ہیں اور پنیر اس کے سوا ہے اور عربی میں اسے جبن کہتے ہیں۔

الْاِبِلِ

گوشت کھانے سے

۸۱: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ لَا تَوَضَّؤُوْا مِنْهَا۔

۸۱: روایت ہے ابن عازب سے کہا پوچھا گیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اونٹ کے گوشت کا سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرو اس سے اور پوچھا گیا وضو کرنے کو بکری کے گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اس سے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی حجاج بن ارطاۃ نے یہ حدیث عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے اور صحیح حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ہے براء بن عازب سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور روایت کی عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ذی الغرۃ سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاہ سے سو خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن اسید بن حضیر اور صحیح یہ ہے کہ روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا اسحٰق نے سب سے زیادہ صحیح اس باب میں دو حدیثیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث براء کی' دوسری جابر بن سمرہ کی۔

٦١: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب: اس بیان میں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے ذکر کے چھونے سے

۸۲ – ۸۳: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ۔

۸۲-۸۳: روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چھوئے اپنے ذکر کو تو نماز پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔

ف : اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابوایوب اور ابوہریرہؓ اور اروی انیس کی بیٹی اور عائشہؓ اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے مانند اس کے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بسرہ سے اور روایت کیا ابو اسامہؓ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحٰق ابن منصور نے انہوں نے ابو اسامہ سے اور روایت کی یہ حدیث ابوالزناد نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے' اور روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے اور یہی قول ہے کئی اصحاب اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا محمد بخاری نے بہت صحیح اس باب میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابو زرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہے اور وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نے مکحول کو سماع نہیں عنبسہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نے ایک مرد سے اس نے عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نے صحیح نہ سمجھا اس روایت کو۔

٦٢: بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ

باب: ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹنے کے

الذَّکَرِ

بیان میں

۸۴ ـ ۸۵ : عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيِّ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ اَوْ بُضْعَةٌ مِنْهُ ـ

۸۴و ۸۵: روایت ہے قیس بن طلق بن علی حنفی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے وہ تو ایک ٹکڑا ہے اسکے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنی دونوں کے ایک ہیں یعنی ذکر کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدن کا ٹکڑا ہے۔

ف : اور اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہیں ٹوٹتا ہے ذکر کے چھونے سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اس باب میں روایت کیا اس کو ایوب بن عقبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کلام کیا ہے بعض محدثوں نے محمد بن جابر اور ایوب بن عقبہ میں اور حدیث ملازم بن عمر کی عبداللہ بن بدر سے بہت صحیح اور اچھی ہے۔

٦٣: بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب: بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

۸٦: عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ ـ

۸٦: روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ بوسہ لے لیا رسول ﷺ نے کسی بیوی کا پھر نکلے نماز کو اور وضو نہ کیا کہا عروہ نے میں نے کہا عائشہؓ سے کون وہ تھیں مگر تم، تو ہنسیں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے کہ مروی ہے اس کے مانند بہت صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں ٹوٹتا بوسہ لینے سے اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحٰق نے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا ہمارے لوگوں نے حضرت عائشہؓ کی حدیث پر اس لئے کہ صحیح نہیں ہوتی بسبب ضعف اسناد کے اور سنا میں نے ابا بکر عطا بصری سے ذکر کرتے تھے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ ضعیف کہا یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا کہ و لا شیئ کے مشابہ ہے یعنی ضعیف ہے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہیں عروہ سے اور مروی ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے بوسہ لیا ان کا اور وضو نہ کیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہے اور نہیں جانتے ہم ابراہیم تیمی کو کہ سنا ہے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور بروایت صحیح ثابت نہیں اس باب میں کچھ رسول اللہ ﷺ سے۔

٦٤: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

باب: بیان میں وضو ٹوٹنے کے قے اور نکسیر سے

۸۷: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ ـ

۸۷: روایت ہے ابوالدرداء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر ملاقات[1] کی میں نے ثوبان سے مسجد دمشق میں سو ذکر کیا میں نے اس سے سو فرمایا انہوں نے سچ کہا ابوالدرداء نے میں نے ڈالا رسول ﷺ پر پانی۔

[1] یہ قول ہے معدان کا جو ابی درداء سے روایت کرتے ہیں۔ ۱۲

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ سے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعضوں نے قے اور رعاف سے وضو نہیں جاتا اور یہی قول ہے مالک و شافعی کا اور بہت اچھا کہا حسین بن معلم نے اس حدیث کو اور حدیث حسن کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور روایت کی معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے سو خطاء کی ہے اس میں اور کہا عن یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں۔

٦٥ : بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

باب: نبیذ سے وضو کرنے کے بیان میں

۸۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيْذٌ فَقَالَ تَمَرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ۔

۸۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا ﷺ پوچھا مجھ سے رسول ﷺ نے کیا ہے تمہاری چھاگل (توشہ دان) میں؟ سو عرض کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپ ﷺ نے کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اس سے حضرت ﷺ نے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے اور ابوزید مرد مجہول ہے اہلحدیث کے نزدیک ہم ان کی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ سے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علماء نے وضو نہ کرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا اسحٰق نے اور کوئی نہ پائے تو نبیذ سے وضو کر کے تیمّم بھی کر لے یہ بہتر ہے میرے نزدیک کہا ابوعیسیٰ نے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ [1] سے وضو جائز نہیں ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لئے کہ فرمایا ہے قرآن میں فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا [2]۔ یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو تیمّم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمّم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں۔

٦٦: بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

باب: دودھ پی کر کلی کرنے کے بیان میں

۸۹ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهُ دَسَمًا ۔

۸۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب نہیں۔

٦٧: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّيءٍ

باب: اِس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۹۰: روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول ﷺ کو اور

---

[1] نبیذ سے وضو جائز نہیں یہاں تک کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو تیمّم متعین ہے اس واسطے تیمّم ہی پہ کفایت کرنا چاہیے زیادہ باریکیاں نکالنا اور مین میخ نکالنا کہ نہیں یہ بھی تو پانی ہی کی ایک صورت ہے اور پانی کی سائنسی حالت یا کیمیائی حالت ایسی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ یاد رکھئے یہ فقط موشگافیاں ہیں۔ ہم تو جہاں فرمانِ نبی آیا وہیں سر جھکا یا والے لوگ ہیں۔ ہمیں پانی کی عدم دستیابی میں تیمّم کفایت کرتا ہے۔ فافہم فتدبر۔ (حافظ)

[2] [النساء : ٤٣]

وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ۔

آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے سو جواب نہ دیا آپ ﷺ نے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا جب ہی مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو۔ اور بعضے عالموں نے یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کے اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں مہاجر بن قنفذ اور عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن الشقواء اور جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

٦٨: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْكَلْبِ

باب: کتے کے جوٹھے کے بیان میں

٩١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ اَوْ اُخْرٰهُنَّ بِالتُّرَابِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً۔

٩١: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے دھویا جائے برتن جب منہ ڈال دے اس میں کتا سات مرتبہ اول مرتبہ یا آخر مرتبہ مٹی سے مل کر اور جب بلّی منہ ڈال دے تو ایک بار۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس میں ذکر نہیں بلی کے منہ ڈالنے کا اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے۔

٦٩: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب: بلّی کے جوٹھے کے بیان میں

٩٢: عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ۔

٩٢: روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تھیں نکاح میں ان ابی بن قتادہ کے' سوا ابا قتادہ ان کے پاس آئے، پھر کہا کبشہ نے بھرا میں نے ان کے واسطے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی پس جھکا دیا اس کے آگے برتن کے خوب پی لیا۔ کہا کبشہ نے دیکھا مجھے ابا قتادہ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میرے بھائی کی! کہا میں نے ہاں! تو کہا فرمایا یا رسول ﷺ نے بلی تو نجس نہیں ہے وہ تو تمہارے گرد پھرنے والی ہے۔ طوافین فرمایا یا طوافات، راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف : اور اس باب میں عائشہ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول اکثر علماء کا ہے صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور جو بعد ان کے تھے مثل شافعی اور احمد اور اسحٰق کے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بلی کے جوٹھے میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور بہت اچھی روایت کیا مالکؒ نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحٰق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

٧٠: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

٩٣ - ٩٤: عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ قَدْ رَاَيْتُ

٩٣ - ٩٤: روایت ہے امام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پھر وضو کیا اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا کیا کرتے ہو تم یہ جواب دیا انہوں نے کیا مانع ہے مجھے اس کام سے اور میں نے دیکھا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ قَالَ وَکَانَ یُعْجِبُهُمْ حَدِیْثُ جَرِیْرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَهٗ کَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ۔

رسول ﷺ کو ایسا کرتے کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اس لئے کہ اسلام ان کا بعد نزول مائدہ کے تھا۔

ف: اور اس باب میں عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور ابوایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمر بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلیٰ بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابوامامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے دیکھا جریر بن عبداللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا شہر بن حوشب نے ان سے کچھ اس باب میں سو جواب دیا انہوں نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور مسح کرتے سو کہا گیا سورۂ مائدہ کے قبل یا بعد، تو کہا انہوں نے میں اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد روایت کی ہم سے یہ بات قتیبہ نے ان سے خالد بن زیاد ترمذی نے ان سے مقاتل بن حبان نے ان سے شہر بن حوشب نے ان سے جریر نے اور روایت کیا بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے انہوں نے مقاتل بن حبان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے اور یہ حدیث مفسر ہے قرآن کی۔ اس لئے کہ بعض لوگوں نے جو انکار کیا ہے موزوں کے مسح کا تو یہی کہا ہے اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ ﷺ کا موزوں پر سورۂ مائدہ کے پیشتر تھا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے بعد[1] نزولِ مائدہ کے۔

٧١: بَابُ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِیْمِ

باب: مسافر اور مقیم کی مدت مسح کے بیان میں

٩٥: عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمٌ۔

٩٥: روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے کہ پوچھی گئی آپ ﷺ سے مدت مسح موزے کی، سو فرمایا آپ ﷺ نے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن۔

ف: اور عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی اور ابوبکرہ اور ابوہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمرؓ اور جریرؓ سے بھی روایت ہے۔

٩٦: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰکِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔

٩٦: روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول ﷺ ہم کو حکم کرتے تھے جب ہوتے ہم سفر میں کہ نہ اتاریں موزے اپنے تین دن اور تین رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب یا پائخانہ یا نیند کے سبب۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابوعبداللہ جلدی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے اور صحیح نہیں ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہیں سنا ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ جدلی سے

[1] مترجم کہتا ہے کہ آیت فرضیت وضو سورۂ مائدہ میں اتری ہے تو بعضوں نے سمجھا کہ شاید حضرت ﷺ نے قبل نزول مائدہ کے مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے ان کا مفہوم اور مذہب باطل ہو گیا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہے مسح حضرت ﷺ کے موزوں کا بعد نزول بھی تھا تو اب یہ حدیث گویا آیہ وضو کی مفسر ہے۔

حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ میں تھے ابراہیم تیمی کے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے' سو روایت کی ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے باب میں کہا محمد نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث صفوان بن عسال کی ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور یہی قول ہے صحابہؓ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔ فقہاء سے جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہتے ہیں مسح کرتا رہے مقیم ایک دن اور ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات تک اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہوں نے کچھ معیاد مقرر نہیں کی مسح موزوں کی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے۔

٧٢: بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلَهُ

باب: موزے کے نیچے اور اُوپر مسح کرنے کے بیان میں

٩٧: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهُ۔

٩٧: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے بھی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور اسحٰق اور یہ حدیث معلول ہے' نہیں روایت کیا اس کو کسی نے ثور بن یزید سے سوا ولید کے اور وہ بیٹے مسلم کے ہیں اور پوچھا میں نے ابوزرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونوں نے یہ صحیح نہیں اس لئے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اس کو ثور سے انہوں نے رجاء سے کہا انہوں نے پہنچی مجھے یہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں مغیرہ کا۔

٧٣: بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

باب: بیان میں مسح کرنے کے موزوں کے اُوپر

٩٨: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا ۔

٩٨: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا دیکھا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے موزوں کے اُوپر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ کی حسن ہے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عروہ سے اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سے موزوں پر مسح کرنے کے باب میں سوا عبدالرحمٰن کے اور یہی قول ہے کئی اہل علم کا اور سفیان ثوری کا اور احمد کا کہا محمد نے کہ تھے مالک اشارہ کرتے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی طرف یعنی ان کو ضعیف کہتے ہیں۔

٧٤: بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب: جوربین اور نعلین پر مسح کرنے کے بیان میں

٩٩: عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ ۔

٩٩: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا جوربین[1] اور نعلین پر۔

[1] جورب ایک چیز ہے کہ موزہ پر اسی لئے پہنا جاتا ہے کہ موزہ کیچڑ پانی سے محفوظ رہے اور اکثر ٹخنوں تک ہوتا ہے یا سردی سے بچنے کیلئے پہنا جاتا ہے۔

فـ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بہت لوگوں کا اہل علم سے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ مسح کرے جوربین پر اور اگر نعلین نہ ہوں جب جوربین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں اور اس باب میں ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے۔

۷۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

باب : جوربین اور عمامہ کے مسح کے بیان میں

۱۰۰۔۱۰۱: عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ۔

۱۰۰۔۱۰۱: روایت ہے ابن مغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا وضو کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا موزوں اور عمامے پر۔

فـ : کہا بکر نے سنا میں نے ابن مغیرہ سے اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی اور عمامے پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہیں ذکر کیا بعض نے ناصیہ کا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے' سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل یحییٰ بن سعید قطان کے اپنی آنکھوں سے اور اس باب میں عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابوامامہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ سے جیسے ابوبکر اور عمر اور انس ہیں اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کہ مسح کرے عمامہ پر اور کہا سنا میں نے جارود بن معاذ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع بن جراح سے کہتے تھے مسح عمامے کا کافی ہے اس حدیث کی رو سے روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مفضل نے ان سے عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ سے حکم موزے کا تو فرمایا وہ تو سنت ہے اے میرے بھتیجے! اور پوچھا میں نے مسح عمامہ کا تو فرمایا چھولے بالوں کو یعنی کچھ سر کے بالوں پر مسح کر لے باقی عمامہ پر اور کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نہ کرے عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کرے سر کا بھی اس کے ساتھ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انسؒ اور ابن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کا۔

۱۰۲ : عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۰۲: روایت ہے حضرت بلالؓ سے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر۔

۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب : غسل جنابت کے بیان میں

۱۰۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَأَ الْاِنَآءَ بِشِمَالِهٖ عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَاَفَاضَ عَلٰى فَرْجِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهٖ الْحَائِطَ اَوِ الْاَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَ ذِرَاعَيْهِ فَاَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفَاضَ

۱۰۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ میمونہ سے کہا رکھا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے پانی غسل کا سو نہائے آ کر صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے سو جھکایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے برتن داہنے ہاتھ پر پھر دھوئے دونوں ہاتھ پھر ہاتھ ڈالا برتن میں اور پانی بہایا اپنے ستر پر پھر ملا اپنا ہاتھ دیوار یا زمین سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور کلائیاں دھوئیں اور بہایا سر پر پانی تین بار پھر بہایا سارے بدن

عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

پر، پھر جدا ہو کر اس جگہ سے پیر دھوئے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہ اور جابر اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

۱۰۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ بِغُسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْ خِلَهُمَا الْاِنَآءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَآءَ ثُمَّ يَحْثِىْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ۔

۱۰۴: روایت ہے عائشہؓ سے کہ تھے رسول ﷺ جب ارادہ کرتے اس کا کہ غسل کریں جنابت سے شروع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں سے قبل اس کے کہ ڈالے برتن میں پھر دھوتے ستر اپنا اور وضو کرتے مثل وضو اپنے کے نماز کے لئے، پھر پلاتے بالوں کو پانی پھر ڈالتے اپنے سر پر تین چلو۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے غسل جنابت میں کہ وضو کرے پہلے نماز کا سا پھر پانی بہائے اپنے سر پر تین بار پھر سارے بدن پر پھر پیر دھوئے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتے ہیں کہ اگر غوطہ مارے جب پانی میں اور وضو نہ کرے تو بھی کافی ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا۔

۷۷: بَابُ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ؟

باب: اس بیان میں کہ عورت نہاتے چوٹی کھولے یا نہیں؟

۱۰۵: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّى امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِىْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِىْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَآءٍ ثُمَّ تُفِيْضِىْ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِيْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ۔

۱۰۵: روایت ہے ام سلمہ سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول ﷺ میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنے سر کی کیا کھولا کروں اس سے غسل جنابت کے لئے؟ فرمایا آپ ﷺ نے نہیں کافی ہے تجھے تین چلو ڈالنا سر پر پانی کے پھر بہادے تو سارے بدن پر پانی پس پاک ہوگئی تو یا فرمایا: فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت جب نہائے جنابت سے تو نہ کھولے اپنی چوٹی کافی ہے اس کو سر پر پانی بہانا۔

۷۸: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

باب: اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے

۱۰۶: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَ اَنْقُوا الْبَشَرَةَ۔

۱۰۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے ہر بال کے نیچے جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو اور صاف کرو بدن کو۔

ف : اور اس باب میں علی اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ان کی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہے ان سے کئی ایک اماموں نے اور انہوں ہی نے یہ حدیث روایت کی ہے

مالک بن دینار سے اور کہتے ہیں ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط۔

۷۹: بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: بعد غسل وضو کے بیان میں

۱۰۷: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَایَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ ۔

۱۰۷: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ قول ہے بہت لوگوں کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے کہ وضو نہ کرے بعد غسل کے۔

۸۰ : بَابُ مَاجَاءَ اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

باب: اس بیان میں جب مل جائے عورت اور مرد کے ختنے کے مقام تو واجب ہوتا ہے غسل اور وہ جب ملتے ہیں کہ حشفہ قبل عورت میں داخل ہو

۱۰۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا ۔

۱۰۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب بڑھ جائے ختنے کا مقام ختنے سے تو واجب ہو چکا غسل کیا میں نے اور حضرت محمد ﷺ نے پھر نہائے ہم دونوں۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے۔

۱۰۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ ۔

۱۰۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے جب بڑھ جائے ختنہ کی جگہ ختنہ سے تو واجب ہو چکا غسل۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے کہ جب بڑھ جائے اور مل جائے مرد کی ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ سے تو واجب ہو جاتا ہے غسل اور یہی قول ہے اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا جیسے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور یہی قول ہے فقہاء کا تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ جب مل جائے ختنہ کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہوتا ہے غسل۔

۸۱: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

باب: اس بیان میں کہ غسل جب فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے

۱۱۰ – ۱۱۱ – ۱۱۲: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِیَ عَنْهَا ۔

۱۱۰ تا ۱۱۲: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا غسل جب ہی فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا۔

ف : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہ حکم نہانا جب ہی فرض ہوتا ہے کہ جب منی نکلے اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور ایسا ہی مروی ہے کئی ایک صحابیوں سے جیسے ابی بن کعب اور رافع بن

خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ جب آدمی جماع کرے اپنی عورت سے فرج میں واجب ہو چکا ان پر غسل اگرچہ انزال نہ ہو روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابی الحجاف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ کہا ابن عباسؓ نے نہانا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے یہ حکم احتلام کا ہے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے نہیں ملی ہم کو یہ حدیث مگر شریک کے پاس سے اور اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابو ایوب اور ابوسعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے اور ابوالحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہا انہوں نے خبر دی ہم کو ابوالحجاف نے اور تھے وہ مرد پسندیدہ۔

۸۲: بَابُ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرٰى بَلَلاً وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَامًا

باب: اس بیان میں جو نیند سے اٹھ کر اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو

۱۱۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلاً قَالَ لَاغُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى امْرَاَةٍ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔

۱۱۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ پوچھا گیا ﷺ سے کہ جو شخص پائے تری یعنی سونے کے بعد اور یاد نہ رکھتا ہو خواب فرمایا آپ ﷺ نے وہ نہائے اور پوچھا جو شخص گمان رکھتا ہے مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی ہے اور پھر نہ پائے اپنے کپڑوں میں تری یعنی نشان منی کا فرمایا اس کو نہانا کچھ ضرور نہیں اور کہا ام سلمہ نے یا رسول ﷺ اگر عورت ایسا دیکھے کیا وہ بھی نہائے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں عورتیں تو مانند مردوں کے ہیں یعنی شرع میں سب برابر ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن عمر اور عبیداللہ بن عمر سے یعنی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جب پائے آدمی تری اور یاد نہ رکھتا ہو احتلام اور عبداللہ کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے ان کے حافظہ کے سبب سے اور یہ قول ہے کتنے ایک علماء کا صحابہ اور تابعین سے کہ جب جاگے اور دیکھے تری تو غسل کرے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور احمد اور کہا بعض علماء نے تابعین سے کہ غسل جب واجب ہوتا ہے کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحق کا کہ جب دیکھے خواب اور نہ دیکھے تری تو غسل نہیں ضرور اس کو تمامی علماء کے نزدیک[1]۔

۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

باب: بیان میں منی اور مذی کے

۱۱۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَ مِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ۔

۱۱۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ پوچھا میں نے رسول ﷺ سے مذی کا حال تو آپ ﷺ نے فرمایا مذی سے وضو واجب ہو جاتا ہے اور منی سے غسل۔

ف: اور اس باب میں مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وضو مروی ہے

---

[1] مترجم کہتا ہے یعنی اگر بالکل تری نہ دیکھے اور خواب ہی دیکھا ہو تو کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے اور جب تری دیکھے تو بعضوں نے کہا ضرور نہانا چاہیے خواہ وہ تری منی کی ہو یا نہ ہو اور بعضوں نے کہا جب یقین ہو کہ تری منی کی نہیں تو نہانا ضروری نہیں۔

بواسطہ حضرت علیؓ کے رسول اللہ ﷺ سے کئی سندوں سے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور یہی قول ہے تمامی اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق۔ ؒ

٨٤: بَابُ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: بیان میں مذی کے جب کپڑے میں لگ جائے

۱۱۵: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ اُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِىْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَ مِنْهُ۔

۱۱۵: روایت ہے سعید بن ابی عبید سے کہ وہ بیٹے سباق کے ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سہل بن حنیف سے کہا کہ پہنچتی تھی مجھ کو سختی اور تکلیف مذی سے کہ میں نہاتا تھا اس سے بار بار سو ذکر کیا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھ کو وضو کرنا یعنی مذی سے وضو ٹوٹتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا' عرض کیا میں نے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کروں اگر لگ جائے کپڑے میں؟ کہا کافی ہے تجھ کو ایک چلو پانی لے کر اس پر چھڑک دے جہاں لگی دیکھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی میں سوائے محمد بن اسحٰق کے اور اختلاف ہے علماء کا مذی میں جب لگے کپڑے پر' بعضے کہتے ہیں غسل (دھونا) ضرور ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا اور بعضوں کے نزدیک کافی ہے پانی چھڑکنا اور کہا احمد نے امید ہے مجھ کو کافی ہو پانی چھڑکنا۔

٨٥: بَابُ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: بیان میں منی کے جب کپڑے میں لگ جائے

۱۱۶ – ۱۱۷: عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَآءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيٰى اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا وَبِهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِى الْمَآءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَفْرُكَهٗ بِاَصَابِعِهٖ وَرُبَمَا فَرَكْتُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاَصَابِعِىْ۔

۱۱۶' ۱۱۷: روایت ہے ہمام بن حارث سے کہ کہا ایک مہمان آیا حضرت عائشہؓ کے پاس سو حکم کیا آپ ﷺ نے اس کو زرد چادر دینے کا سو یا وہ اور احتلام ہوا اس کو سو شرمایا کہ بھیجے چادر حضرت عائشہؓ کے پاس اور اس میں منی بھری ہوئی ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی میں پھر بھیج دیا تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کیوں خراب کر دی ہماری چادر کافی تھا اس کو کھرچنا انگلیوں سے اور میں نے اکثر کھرچی ہے منی رسول ﷺ کے کپڑے سے اپنی انگلیوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے فقہاء کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحٰق کہتے ہیں منی جب لگے کپڑے میں تو کافی ہے کھرچ ڈالنا' دھونا ضرور نہیں اور ایسا ہی روایت کیا ہے منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مثل روایت اعمش کی جو ابھی مذکور ہوئی اور مروی ہے ابو معشر سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہے۔ [1]

حاشیہ اگلے صفحہ پر......

۱۱۸: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۱۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے دھوئی منی کپڑے سے رسول اللہ ﷺ کی۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی منی دھونے کی جامہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ مخالف نہیں ہے اس حدیث کے جس میں کھرچنا ہے اور کھرچنا بھی کافی ہے اور اچھا لگتا ہے مرد کو نہ دکھائی دے اثر منی کا اپنے کپڑے پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا منی بمنزلہ تھوک❶ کے ہے پھینک دے اس کو اور دور کر دے اگرچہ لکڑی سے ہو سکے۔

۸۶: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ

باب : جنب کے بیان میں کہ بے نہائے سو رہے

۱۱۹: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَآءً ۔

۱۱۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ سو جایا کرتے تھے جنابت میں اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔

ف : روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحٰق سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے یہی قول ہے ابن مسیب وغیرہ کا اور مروی ہے اکثر لوگوں سے وہ روایت کرتے ہیں اسود سے بواسطہ حضرت عائشہؓ کے نبی ﷺ وضو کر لیا کرتے تھے سونے سے پہلے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابی اسحٰق کی حدیث سے جو مروی ہے اسود سے اور روایت کی ابی اسحٰق سے یہ حدیث شعبہ نے اور ثوری اور کتنے لوگوں نے اور گمان کیا ہے اس میں غلطی ہوئی ہے ابی اسحٰق سے۔

۸۷: بَابُ فِي الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

باب : اس بیان میں کہ جنب جب سونے لگے تو وضو کر لے

۱۲۰: عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ ۔

۱۲۰: روایت ہے حضرت عمرؓ سے پوچھا انہوں نے نبی ﷺ سے کیا سو رہے کوئی ہم میں کا جنابت میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں مگر جب وضو کرے۔

ف : اور اس باب میں عمار اور عائشہؓ اور جابر اور ابی سعید اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی اس باب میں بہت اچھی اور صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے جنب سونے کا تو وضو کرے۔

......حاشیہ برصفحہ گزشتہ

❶ گزشتہ زمانے میں چونکہ لوگوں کی خوراکیں ملاوٹ سے پاک ہوتی تھیں اور صحت کا یہ عالم نہیں تھا جو آج ہے کہ چند قدم چلنے کے لئے گھنٹوں سوچ بچار کرنی پڑے۔ اس زمانہ میں منی گاڑھی ہوتی تھی اس لئے اس کو کسی بھی چیز سے کھرچا جا سکتا تھا جب کہ اب صورت ایسی نہیں اس لئے دھونے میں بہتری دکھتی ہے چاہے فقط اتنے ہی حصے کو دھوئے۔ ویسے حدیث میں ترمنی اور خشک منی میں فرق روا رکھا گیا ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی احادیث اس پر شاہد ہیں اور یہ تمام باتیں ہماری ہی سہولت و آسانی کے لئے ہیں۔ (حافظ)

❶ مخاط بقول قاموس رینٹ کو کہتے ہیں اور بقول صاحب نہایہ تھوک کو۔۱۲

۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

باب: جنب سے مصافحہ کرنے کے بیان میں

۱۲۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَیْنَ كُنْتَ اَوْ اَیْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ اِنِّیْ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ ۔

۱۲۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ملاقات کی ان سے رسول ﷺ نے اور وہ جنب تھے کہا ابو ہریرہؓ نے میں آنکھ بچا کر نکل گیا حضرت محمد ﷺ کے پاس سے اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپ ﷺ نے کہاں چل دیئے تھے تم یا کہاں تھے عرض کیا میں نے جنب تھا فرمایا آپ ﷺ نے مؤمن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے مصافحہ کرنے کی جنت سے اور کہا کچھ مضائقہ نہیں جنب اور حائض کے پسینے میں۔

۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَرْأَةِ تَرٰی فِی الْمَنَامِ مِثْلَ مَا یَرَی الرَّجُلُ

باب: اس عورت کے بیان میں جو خواب میں دیکھے ایسی چیز کو جو دیکھتا ہے مرد یعنی صحبت کرنا

۱۲۲: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَآءَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَی الْمَرْأَةِ تَعْنِیْ غُسْلًا اِذَا هِیَ رَأَتْ فِی الْمَنَامِ مِثْلَ مَایَرَی الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ اِذَا هِیَ رَأَتِ الْمَآءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَآءَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ ۔

۱۲۲: روایت ہے ام سلمہ سے آئیں ام سلیم بیٹی ملحان کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہؐ! اللہ (عزوجل) تو شرماتا نہیں حق سے سو کیا عورت پر بھی غسل ہے جب دیکھے خواب میں جیسا دیکھتا ہے مرد تو فرمایا ہاں اس پر بھی غسل ہے جب دیکھے وہ منی کو نہالے کہا ام سلمہ نے کہا میں نے تو نے فضیحت (رسوا) کیا عورتوں کو اے ام سلیمؓ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ عورت جب دیکھے خواب میں جو دیکھتا ہے مرد اور انزال بھی ہو تو بے شک اس پر نہانا فرض ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم و خولہ عائشہؓ اور انسؓ سے۔

۹۰: بَابُ فِی الرَّجُلِ یَسْتَدْ فِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب اس بیان میں کہ مرد نہانے کے اپنا بدن عورت کے بدن سے لگائے گرمی لینے کو

۱۲۳: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَآءَ فَاسْتَدْ فَأَبِیْ فَضَمَمْتُهُ اِلَیَّ وَلَمْ اَغْتَسِلْ۔

۱۲۳: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اکثر نہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے پھر آتے اور گرمی لیتے میرے بدن سے سو میں چمٹا لیتی ان کو اپنے ساتھ اور میں نہائی نہیں ہوتی تھی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے کہ مرد جب نہا چکے تو گرمی لے اپنی بیوی کے بدن سے اور سور ہے اسکے ساتھ اسکے نہانے سے پیشتر اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۹۱: بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ

باب: جنب کے تیمّم میں جب نہ پائے پانی

۱۲۴: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَ اِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِی حَدِيْثِهٖ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ ۔

۱۲۴: روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی طہور (پاک کرنے والی) ہے مسلمان کی اگر پانی نہ پائے دس برس تک پھر جب ملے پانی تو لگائے اپنے بدن پر یہ بہتر ہے اس کو اور کہا محمود نے اپنی روایت میں: اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین سے کہا ابو عیسیٰ نے ایسے ہی روایت کیا کتنے راویوں نے خالد حذا سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے انہوں نے ذی ذر سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ایوب نے ابی قلابہ سے انہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں انہوں نے ابی ذر سے اور نام نہیں لیا اس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ جنب اور حائض جب تک نہ پائیں پانی تیمّم کرتے رہیں اور نماز پڑھتے رہیں اور مروی ہے ابن مسعودؓ سے کہ وہ تیمّم جائز نہیں جانتے جنب کے لئے اگر چہ نہ پائیں پانی اور مروی ہے کہ انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو اور کہنے لگے جب پانی نہ پائے تو تیمّم کرے جنب اور حائض بھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق ۔ رحمہم اللہ

۹۲: بَابُ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: مستحاضہ کے بیان میں

۱۲۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ اَبِیْ حُبَيْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِی عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّی قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ فِی حَدِيْثِهٖ وَقَالَ تَوَضَّئِی لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰی يَجِیْءَ الْوَقْتُ ۔

۱۲۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آئیں فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں نماز فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آئیں حیض کے دن تو نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں حیض کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ اور کہا ابو معاویہ نے اپنی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اس کا یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جا چکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کے لیے یہاں تک کہ پھر آئے وہی وقت یعنی دن حیض کے جب تک نہ آئیں ہر نماز کے لیے وضو تازہ کر لیا کر۔

ف: اور اس باب میں امّ سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علماء صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جائیں تو غسل کرے اور وضو کر لیا کرے۔

۹۳: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ

باب اس بیان میں کہ مستحاضہ وضو کیا کرے ہر نماز

تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ — کے لیے

۱۲۶ - ۱۲۷: عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ ۔

۱۲۶۔۱۲۷: روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مستحاضہ کے حق میں کہ چھوڑ دے نماز جن دنوں میں اسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کے اور وضو کرتی رہے ہر نماز کے لئے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں' کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث فقط شریک نے بیان کی ہے ابی الیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا میں نے عدی بن ثابت روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے سو کیا نام ہے ان کے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام ان کا اور ذکر کیا میں نے قول یحییٰ بن معین کا ان سے کہ نام ان کے دادا کا دینار ہے تو اعتبار نہ کیا اس کا بخاری نے اور احمد اور اسحٰق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی بات ہے اور اگر وضو کر لے ہر نماز کے لئے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشاء اور ایک میں صبح۔

۹۴: بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

باب: اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کر کے پڑھ لیا کرے

۱۲۸: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِيْ فِيْهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ

۱۲۸: روایت ہے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمنہ جحش کی بیٹی سے کہا حمنہ نے میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ آتا تھا بہت شدت اور زور سے' سو آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس فتویٰ پوچھنے اور خبر دینے کو سو پایا میں نے ان کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سو عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ آتا ہے مجھ کو زور اور شدت سے سو کیا حکم ہے مجھ کو اور باز رہی ہوں میں روزہ اور نماز سے فرمایا آپ ﷺ نے بیان کرتا ہوں تجھ سے روئی رکھنے کو کہ اس سے بند ہو جاتا ہے خون، عرض کیا انہوں نے وہ بہت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ باندھ، عرض کیا انہوں نے کہ بہت زیادہ ہے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ ایک کپڑا لنگوٹ کے اندر عرض کی وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون بہاتی ہوں زور سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بیان کرتا ہوں تجھ کو دو حکم جس پر چلے تو کافی ہو تجھ کو پس اگر قابو پائے تو دونوں پر تو خوب جانتی ہے، تو پھر

الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْسَبْعَةَ اَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَاِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّي اَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْثَلٰثَةً وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَ اَيَّامَهَا وَصُوْمِي وَصَلِّي فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيْضُ النِّسَآءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِ هِنَّ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ حَتّٰى تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَآءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَ تَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي وَصُوْمِي اِنْ قَوِيْتِ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ۔

فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا یعنی شیطان کی لات سے استحاضہ جاری ہوتا ہے، سوحیض کے دن مقرر کر تو چھ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہوں یعنی قبل استحاضہ کے جو مدت حیض تیری مقرر ہو ان دنوں کو حیض قرار دے پھر جب گزر جائے وہ دن تو نہا پھر جب دیکھے تو کہ پاک ہو چکی اور صاف ہو تو نماز پڑھتی رہ چوبیس رات اور دن تک، یعنی اگر سات دن حیض کے ہوں اور روزے بھی رکھ اور نماز بھی پڑھ تو یہ کافی ہے تجھ کو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسا حائضہ ہوتی ہے عورتیں اور پاک ہوتی ہیں مدت حیض اور طہر پر اور یہ ایک امر ہوا اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ تاخیر کرے تو ظہر کی اور جلدی کرے عصر میں پھر نہائے جب پاک ہو تو حیض سے اور نماز پڑھے ظہر اور عصر کی پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں اور نہا کر اکٹھا پڑھ لے دونوں نمازیں اور ایک غسل کرے تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزے رکھتی رہ پھر فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں باتوں میں یہ بہت پسند ہے مجھ کو۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کیا اس کو عبیداللہ بن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبداللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے انہوں نے اپنی ماں حمنہ سے مگر ابن جریج کہتے ہیں عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے حال اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد اور اسحٰق نے مستحاضہ اگر پہچانے اپنے حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اس طرح کہ خونِ حیض سیاہ ہوتا ہے اور بعد اس کے زرد تو حکم اس کا فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث کے موافق ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور اگر مستحاضہ کے ایام حیض مقرر اور معلوم ہوں تو وہ نماز چھوڑ دے ان دنوں میں پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہے ہر نماز پر اور نماز پڑھے اور جب استحاضہ ہمیشہ آنے لگے اور پہلے سے اس کے دن مقرر نہ ہوں اور حیض کے شروع کے خون کی سیاہی سے اور تمام ہونا زردی سے بھی نہ پہچان سکے تو اس کا حکم حمنہ بنت جحش کی حدیث کے موافق ہے اور کہا شافعیؒ نے مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنے لگے تو قبل اس کے کہ حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دے پندرہ دن تک اگر پاک ہوگئی پندرہ دن میں یا اس سے پہلے تو وہی اس کے ایام حیض ہیں اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضاء کرے چودہ دن کی نماز اور چھوڑ دے ایک دن اور ایک رات کی نماز کہ کم سے کم مدت حیض کی ایک رات دن ہے اور اکثر دس دن رات اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور اس پر فتویٰ ہے ابن مبارک کا اور مروی ہے ان سے اس کے خلاف بھی اور بعضوں نے کہا اقل مدت ایک دن اور رات ہے اور اکثر پندرہ دن اور رات ہے اور یہی قول ہے عطاء بن ابی رباح کا اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور ابی عبیدہ کا۔

۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

باب : اس بیان میں کہ مستحاضہ نہاتی رہے ہر نماز

اَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

کے وقت

۱۲۹: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

۱۲۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھ کو حیض آتا ہے اور پاک نہیں ہوتی میں کیا چھوڑ دیا کروں میں نماز؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو تو وہ نہایا کرتی تھیں ہر نماز کے لئے۔

ف : کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ نہیں ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا غسل کرنے کا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت مگر یہ کام انہوں نے اپنے اجتہاد سے کیا' کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ ام حبیبہؓ نے پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہے بعض علماء نے مستحاضہ غسل کر لیا کرے ہر نماز کے وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے انہوں نے عمرہ اور عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے۔

۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَائِضِ اَنَّهَا لَاتَقْضِي الصَّلٰوةَ

باب: اس بیان میں کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے

۱۳۰: عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِي اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا اَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَآءٍ۔

۱۳۰: روایت ہے معاذہ سے کہ ایک عورت نے پوچھا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کیا قضا پڑھے حیض کے دنوں کی نماز؟ تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کیا تو حروریہ ہے؟ ہم میں سے ایک کو حیض آتا تھا اور حکم نہ ہوتا تھا قضاء کا۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے کہ حائضہ نہ قضا کرے نماز کی اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں اختلاف نہیں کسی کا کہ حائض قضاء نہ کرے نماز ایام حیض کی اور قضا کرے روزہ کی۔

۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ اَنَّهُمَا لَايَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ

باب: اس بیان میں کہ جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑھے

۱۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

۱۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسماعیل بن عیاش کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے قرآن حائض اور جنبت اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کے کہ کہتے ہیں نہ پڑھیں حائض اور جنب قرآن سے مگر ٹکڑا ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہے جنب اور حائض کو سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی۔ کہا ترمذی نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل کو [illegible]

منکر گویا کہ انہوں نے ضعیف جانا اسماعیل کی ایسی روایت کو کہ اہل عراق وغیرہ سے اکیلے انہوں نے ہی روایت کی ہو اور کہا اسماعیل بن عیاش کی وہی حدیث معتبر ہے جو اہل شام سے روایت کریں اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش اچھے ہے بقیہ (راوی) سے اور بقیہ (راوی) بہت حدیثیں منکر ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے یہی بات۔

۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: بوس و کنار میں حائض کے ساتھ

۱۳۲: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاحِضْتُ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ۔

۱۳۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو حکم کرتے مجھ کو رسولؐ تہمت باندھنے کا پھر بوس کنار کرتے میرے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور میمونہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحٰق نے۔

۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي مُوَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

باب: جنب اور حائض کے ساتھ کھانے اور جوٹھے کے بیان میں

۱۳۳: عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا۔

۱۳۳: روایت ہے حرام بن معاویہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے کہا پوچھا میں نے رسول ﷺ سے کھانا کھانے کو حائض کے ساتھ فرمایا آپ ﷺ نے کھانا کھایا کر اس کے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں حضرت عائشہ اور انس ؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن سعد کی حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے تمامی علماء کا کہ حائض کے ساتھ کھانا کھانا کچھ مضائقہ نہیں اور اختلاف کیا ہے اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے رخصت دی ہے۔

۱۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: اس بیان میں کہ حائض کوئی چیز مسجد میں سے لے لے

۱۳۴: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ قَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ۔

۱۳۴: روایت ہے قاسم بن محمد سے کہ انہوں نے کہا عائشہؓ نے فرمایا مجھ سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لے بوریا مسجد سے کہا عائشہؓ نے عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں، فرمایا حیض تیرا نہیں کچھ تیرے ہاتھ میں۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ ؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ ؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر لے لے حائضہ کچھ مسجد میں سے باہر رہ کر۔

۱۰۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ الْحَائِضِ

باب : حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں

۱۳۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِامْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

۱۳۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے جو صحبت کرے حائضہ سے یا کسی عورت سے اس کے پیچھے سے یا آئے کاہن کے پاس یعنی غیب کی خبر پوچھے تو بے شک منکر ہوا اس کا جو اترا محمد ﷺ پر یعنی قرآن کا۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم اثرم کی وہ روایت کرتے ہیں ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور یہ فرمانا حضرت ﷺ کا علماء کے نزدیک بطور سختی اور ڈرانے کے ہے اور روایت ہے حضرت ﷺ سے کہ یہ فرمایا جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرت ﷺ یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف کہا محمد نے اس حدیث کو از روئے اسناد کے اور ابی تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

۱۰۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب : اس کے کفارہ کے بیان میں

۳۶ – ۳۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهٖ وَهُوَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔

۱۳۶ – ۱۳۷: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے کہ جو آدمی جماع کرلے اپنی عورت سے حیض کے دنوں میں تو فرمایا صدقہ دے آدھا دینار۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی کفارہ کے باب میں مروی ہے' موقوف ہے یعنی انہیں کا کلام اور مرفوع بھی یعنی حضرتؐ کا کلام اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور ابن مبارک نے کہا اللہ سے مغفرت مانگے اور کفارہ نہیں ہے اس پر اور مروی ہے بعض تابعینؒ سے مثل قول ابن مبارک کے انہیں میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم۔

۱۰۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ غُسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

باب : کپڑے سے خونِ حیض دھونے کے بیان میں

۱۳۸: عَنْ اَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ رُشِّيْهِ وَصَلِّيْ۔

۱۳۸: روایت ہے اسماء ابی بکر صدیقؓ کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی ﷺ سے حکم اس کپڑے کا جس میں خون حیض لگ جائے سو فرمایا حضرت ﷺ نے کھرچ اس کو پھر مل پانی ڈال کر انگلیوں سے، پھر پانی بہادے اس پر پھر نماز پڑھ اس کپڑے سے۔

ف : اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ام قیس بن محصن سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اسماء کی خونِ حیض کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جس نے نماز پڑھی لی اس کپڑے سے سو کہا بعض علماء نے اگر مقدار درہم سے کم ہے دھونے کی ضرورت نہیں

اور اگر مقدار درہم ہے اور نماز پڑھے بغیر دھوئے تو اعادہ کرے اور بعضوں نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو اعادہ ضرور ہے یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علماء تابعینؒ وغیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں اگر چہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اس کا اگر چہ درہم سے کم ہو اور تشدّد کیا اس باب میں۔

۱۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَآءُ

باب: اس بیان میں کہ عورتیں نفاس میں کب تک رہیں

۱۳۹: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ۔

۱۳۹: روایت ہے ام سلمہ سے کہا عورتیں بیٹھی رہتی تھیں آپؐ کے زمانے میں چالیس روز تک اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر بٹنا (کریم نما مسالہ بمعنی اُبٹن) جھائیوں کے سبب سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے ابوسہل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مستہ الازدیہ سے وہ ام سلمہ سے اور ابی سہل کا نام کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن اسماعیل نے علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابوسہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابی سہل کی روایت سے اور اجماع ہے علماء اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نفساء نماز چھوڑ دے چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جائے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری رہے چالیس دن کے بعد تو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ نماز نہ چھوڑے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند نہ ہو اور مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور شعبی سے کہ ساٹھ دن تک اگر خون بند نہ ہو۔

۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

باب اس بیان میں کہ مرد کئی بیبیوں سے صحبت کر کے اخیر میں ایک غسل کرے

۱۴۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ۔

۱۴۰: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول ﷺ صحبت کرتے تھے اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتے۔

ف : اور اس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنے کے اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی اور وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ ابی عروہ سے وہ ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابوعروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابوالخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے۔

۱۰۶: بَابُ مَا جَاءَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ تَوَضَّأَ

باب: اس بیان میں کہ جب ارادہ کرے دوبارہ صحبت کرنے کا وضو کر لے

۱۴۱: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۱۴۱: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے جب کوئی

اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا۔

صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر ارادہ کرے دوبارہ صحبت کا تو وضو کرے ان دنوں کے بیچ میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عمرؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے عمر بن خطابؓ کا اور بہت علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا تو وضو کر لے اس سے پہلے ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد ہے اور ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

١٠٧: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَآءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ

باب: اس بیان میں کہ جب اقامت ہو نماز کی اور حاجت ہو پائخانہ کی تو پہلے پائخانہ جا لے

١٤٢: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهٗ وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَآءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَآءِ۔

١٤٢: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے کہا عروہ نے تکبیر ہوئی نماز کی، سو پکڑ لیا عبداللہ بن ارقم نے ہاتھ ایک مرد کا اور آگے بڑھا دیا اس کو اور عبداللہ امام تھے قوم کے اور کہا عبداللہ نے سنا میں نے رسول ﷺ سے فرماتے تھے جب تکبیر ہو نماز کی اور کسی کو حاجت ہو پائخانہ کی تو پہلے پائخانہ جائے۔

ف: اور اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور ثوبان اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حافظانِ حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے اور روایت کیا وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کتنے صحابہ اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق کہ کھڑا نہ ہو نماز میں جب حاجت ہو پاخانے، پیشاب کی اور کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اگر شروع کر چکا نماز اور پھر معلوم ہوئی حاجت تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حاجت شدید نہ ہو اور کہا بعض اہل علم نے کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہوتی ہو جب تک تقاضائے شدید نہ ہو۔

١٠٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطِئِ

باب: گردِ راہ دھونے کے بیان میں

١٤٣: عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ لِاُمِّ سَلَمَةَ اِنِّيْ اِمْرَاَةٌ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ۔

١٤٣: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے کہا انہوں نے کہا میں نے ام سلمہ سے میں ایسی عورت ہوں کہ لٹکاتی ہوں دامن اور چلتی ہوں ناپاک راہوں میں سو فرمایا ام سلمہ نے کہ ارشاد کیا رسول ﷺ نے پاک کر دیتا ہے اس کو اس کے بعد کا رستہ۔

ف: اور روایت کیا عبداللہ بن مبارک نے اس حدیث کو مالک بن انسؓ سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے

انہوں نے ہود بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے انہوں نے ام سلمہ سے اور وہ ایک وہم ہے حقیقت میں روایت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہ سے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ دھوتے تھے راہ کی گرد کو' کہا ابوعیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے عالموں کا کہ جب چلے آدمی ناپاک جگہ میں تو نہیں واجب اس پر پیر دھونا مگر نجاست گیلی ہو تو دھوڈالے۔

۱۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّیَمُّمِ — باب: تیمّم کے بیان میں

۱۴۴ ۔ ۱۴۵: عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَهٗ بِالتَّیَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْکَفَّیْنِ ۔

۱۴۴، ۱۴۵: روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا ان کو تیمّم کہ منہ اور ہتھیلیوں پر۔

ف: اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہی قول ہے کتنے علماء وصحابہ کا مثل علی اور عمار اور ابن عباس کے اور کتنے لوگوں کا تابعین سے جیسے شعبی اور عطا اور مکحول کہتے ہیں کہ تیمّم ایک ہی دفعہ ہاتھ مارنا ہے منہ اور ہتھیلیوں کے لئے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض اہل علم نے انہیں میں ہیں ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کہ تیمّم میں دو بار ہاتھ مارنا ہے ایک بار منہ کے لئے اور دوسری بار دونوں ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مروی ہے یہی بات عمار سے تیمّم میں کہ کہا انہوں نے تیمّم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے عمار سے کہ کہا انہوں نے تیمّم کیا ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک اور ضعیف کہا ہے بعض علماء نے حدیث عمار کو نبی ﷺ سے جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے تیمّم کے باب میں اس واسطے کہ روایت کی انہی نے حدیث شانوں اور بغلوں کی کہا اسحٰق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی تیمّم کے باب میں جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے صحیح ہے اور حدیث عمار کی جس میں مذکور ہے کہ تیمّم کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے اس لئے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا بغلوں اور شانوں تک تیمّم کرنے کا بلکہ یہ ان کا فعل تھا پھر جب پوچھا رسول اللہ ﷺ سے تو آپ ﷺ نے حکم کیا منہ اور ہتھیلیوں کا اور دلیل اس بات کی یہ ہے کہ فتویٰ دیا عمار نے نبی ﷺ کے بعد منہ اور ہتھیلیوں پر تیمّم کرنے کا تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ پہلے انہوں نے شانوں تک تیمّم کیا ہوگا بعد اس کے جب حضرت نے ان کو حکم فرمایا تو ہتھیلیوں تک کرنے لگے اور اپنے فعل کو چھوڑ دیا۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے سعید بن سلیمان سے اس نے ہشیم سے اس نے محمد بن خالد قرشی سے اس نے داؤد بن حصین سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباسؓ سے کہ سوال کیا گیا ابن عباسؓ سے تیمّم کا تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے وضو کے ذکر میں: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ [المائدۃ : ٦] یعنی دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمّم کے باب میں فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مِنْهُ یعنی مسح کرو منہ پر اور ہاتھوں پر اور یہاں مسح کی حد مذکور نہیں جیسے وضو میں کہنیاں مذکور ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چور کے باب میں: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا [المائدۃ : ۳۸] یعنی چور مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹو اس کے گٹوں تک اور ثابت ہوا سنت سے یعنی حدیث سے ہاتھ کاٹنا گٹوں تک تو معلوم ہوا کہ ید کا اطلاق گٹوں تک بھی آتا ہے تو تیمّم بھی منہ اور گٹوں تک ہاتھ پر کرنا چاہیے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۱۰: بَابُ [مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ — باب اگر کوئی شخص جنبی نہ ہو تو ہر حالت میں تلاوتِ

عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا لَمْ یَکُنْ جُنُبًا] ❶ — قرآن کرسکتا ہے

۱۴۶: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَالَمْ یَکُنْ جُنُبًا۔

۱۴۶: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ہر وقت قرآن پڑھاتے رہتے ہر حال میں سوائے جنابت کے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین کا کہتے ہیں بے وضو آدمی قرآن پڑھے مگر مصحف نہ چھوئے بے طہارت کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور شافعی اور اسحٰق کا۔

۱۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْبَوْلِ یُصِیْبُ الْاَرْضَ — باب : بیان میں زمین کے جس پر پیشاب ہو

۱۴۷ – ۱۴۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِیٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ ﷺ جَالِسٌ فَصَلّٰی فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَ مُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ اِلَیْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَهْرِیْقُوْا عَلَیْهِ سَجْلاً مِنْ مَّاءٍ اَوْدَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ۔

۱۴۷و۱۴۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ایک اعرابی آیا مسجد میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پھر جب نماز پڑھ چکا تو کہا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نہ رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر پس پھر کر دیکھا اس کی طرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تو نے تو تنگ کر دیا بڑی چوڑی چیز کو یعنی رحمت کو سو تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرا کہ پیشاب کر دیا اس نے مسجد میں اور دوڑے اس کی طرف لوگ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہادو اس پر ایک ڈول پانی کا اور راوی کو شک ہے کہ سجلا فرمایا یا دلوا اور معنی دونوں کے ایک ہیں پھر فرمایا آپؐ نے صحابیوں سے تم بھیجے گئے ہو آسانی کے لئے نہ سختی کے واسطے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے کہ بیان کیا سفیان نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بھی انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابن عباسؓ او واثلہ بن اسقع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور روایت کی یہ حدیث یونس نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

---

❶ [مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا لَمْ یَکُنْ جُنُبًا]

مترجم کہتا ہے اصل کتاب میں اس باب کا ترجمہ (یعنی فقط لفظ باب ہے) مذکور نہیں مگر قرینہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ باب محدث کے قرآن پڑھنے کے باب میں ہوگا مذکور نہیں مگر قرینہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ باب محدث کے قرآن پڑھنے کے باب میں ہوگا۔ چنانچہ مطبوعہ مصر میں ترجمہ باب یہی ہے۔①

① بندہ نے مطبوعہ عربی نسخہ سے عربی عبارت بھی تحریر کردی اور اس کا ترجمہ بھی محشی ہی کی جانب سے ہے۔ (حافظ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الصَّلٰوۃِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں نماز کے جو آئے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

۱۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلَّی الظُّھْرَ فِی الْاُوْلٰی مِنْھُمَا حِیْنَ کَانَ الْفَیْءُ مِثْلَ الشِّرَاکِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ کُلُّ شَیْءٍ مِثْلَ ظِلِّہٖ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَحِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَی الصَّائِمِ وَصَلَّی الْمَرَّۃَ الثَّانِیَۃَ الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْہِ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ لِوَقْتِہِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَآءَ الْاٰخِرَۃَ

باب: بیان میں نماز کے وقتوں کے جو روایت کئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۴۹: روایت کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے کعبہ کے نزدیک دو بار سو نماز پڑھی ظہر کی پہلی بار جب تھا سایہ ہر چیز کا مثل جوتی کے تسمہ کے، پھر پڑھی عصر جب تھا سایہ ہر چیز کا مانند اس کے، پھر پڑھی مغرب جب ڈوبا آفتاب اور افطار کیا روزہ دار نے، پھر پڑھی عشاء جب غائب ہوگئی شفق پھر فجر پڑھی جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور حرام ہوا کھانا روزہ دار پر اور دوسری بار ظہر پڑھی جب ہوا سایہ ہر چیز کا اس کے برابر جس وقت عصر پڑھی تھی کل کے روز پھر عصر پڑھی جب ہر چیز کا سایہ دونا ہوا، پھر مغرب پڑھی غروب کے وقت پھر عشاء پڑھی جب گزر گئی تہائی رات پھر صبح پڑھی جب روشن ہوگئی زمین۔ پھر پھرے میری طرف جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہی وقت ہے انبیاؤں کا جو تم سے پہلے تھے اور ان دونوں کے بیچ میں

حِیْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِیْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِیْمَابَیْنَ هٰذَیْنَ الْوَقْتَیْنِ ۔

وقت ہے۔

ف : اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابی موسیٰ اور ابی مسعود اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۵۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ۔

۱۵۰: یعنی روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اور نہیں ذکر کیا اس نے وقت عصر کا دوسرے دن۔

ف : اور حدیث جابر کی وقتوں کے باب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابوالزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو مروی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۳: بَابُ مِنْهُ

یہ باب بھی اسی بیان میں ہے

۱۵۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِیْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِیْنَ یَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَغِیْبُ الشَّفَقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ حِیْنَ یَغِیْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَنْتَصِفُ اللَّیْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ ۔

۱۵۱: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے وقت کا ایک اوّل ہے اور ایک آخر اور اوّل ظہر کے وقت کا جب ہے کہ ڈھلے آفتاب اور آخر اس کا جب کہ آ جائے عصر کا وقت اور وقت عصر کا شروع جب ہی ہے کہ اس کا وقت آئے اور آخر وقت اس کا جب آفتاب زرد ہو اور شروع وقت مغرب کا جب ڈوبے آفتاب اور آخر اس کا جب ڈوبے شفق اور اوّل وقت عشاء کا جب ڈوبے شفق اور آخر اس کا جب آدھی رات ہو اور شروع صبح کے وقت کا جب کہ طلوع صبح صادق اور آخر اس کا جب سورج نکلے۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے تھے حدیث ابوعمش کی مجاہد سے تو بہت صحیح ہے وقتوں کے باب میں محمد بن فضیل کی حدیث سے جو مروی ہے اعمش سے اور اس میں ایک خطا ہوئی ہے محمد بن فضیل سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابواُسامہ نے ان سے ابی اسحٰق فزاری نے ان سے اعمش نے ان سے مجاہد نے کہا جاتا ہے کہ نماز کے وقت کا ایک اوّل ہے اور ایک آخر ہے اور ذکر کیا مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو مروی ہے اعمش سے ہم معنی اسکے۔

۱۵۲: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلاَلاً فَاَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

۱۵۲: روایت ہے سلمان بن بریدہ سے کہا ان کے باپ نے کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت نمازوں کا' سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رہو ہمارے ساتھ اگر اللہ چاہے' پھر حکم کیا بلال رضی اللہ عنہ کو سو تکبیر کہی جب پو پھٹے یعنی صبح کی پھر حکم کیا سو تکبیر کہی جب سورج ڈھلا سو پڑھی ظہر پھر حکم کیا سو تکبیر کہہ کر پڑھی عصر اور سورج چمکتا تھا بلندی پر' پھر حکم دیا مغرب کا جب ڈوبا کنارہ آفتاب کا پھر عشاء کا حکم کیا سو تکبیر کہی جب ڈوبا شفق پھر حکم کیا دوسرے دن سو خوب روشنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا ظہر کا سو بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم کیا عصر کا سو تکبیر کہی اور آخر وقت آفتاب کا زیادہ ہو گیا تھا پہلے دن سے یعنی دوسرے روز عصر میں تاخیر ہوئی پھر حکم کیا مغرب میں دیر کرنے کا یہاں تک کہ تھوڑی دیر رہی شفق ڈوبنے میں پھر حکم کیا عشاء کا سو تکبیر کہی جب تہائی رات گزری پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں ہے وہ پوچھنے والا نماز کے وقت کا سو کہا اس نے میں حاضر ہوں۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت نمازوں کے ان دونوں کے درمیان میں ہیں۔

ف: مترجم کہتا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے اوّل روز میں سب نمازیں اوّل وقت پڑھیں اور دوسرے دن آخر وقت مستحب پر اور فرمایا کہ وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی۔

۱۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ بِالْفَجْرِ

یہ باب ہے اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں

۱۵۳: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٌ۔

۱۵۳: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی تو پھرتی عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی کہ نہ پہچانی پڑتی تھیں اندھیرے میں اور کہا ہے انصاری نے فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٌ اور کہا قتیبہ نے مُتَلَفِّعَاتٌ یعنی لپٹی ہوئی اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

ف : اوراس باب میں ابن عمر اور انس اور قیلہ رضی اللہ عنہم بنت مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے صحابیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کہ مستحب کہتے ہیں اندھیرے میں نماز پڑھنا صبح کو۔

١١٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

باب: روشنی میں صبح کی نماز کا

١٥٤ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

١٥٤: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے روشنی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

ف : اوراس باب میں ابی برزہ اور جابر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ نے اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحٰق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے یہی عاصم ابن عمرو بن قتادہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالموں نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے روشنی میں پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور کہا شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ یقین ہو جائے صبح صادق کا اور شک نہ رہے اس میں اور معنی اسفار کے یہ نہیں ہیں کہ اخیر وقت پڑھے نماز۔

١١٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ

باب: ظہر کے جلد شروع کرنے کے

١٥٥ ـ ١٥٦ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ۔

١٥٥ و ١٥٦: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی کرنے والا ظہر کی نماز شروع کرنے میں اور نہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے۔

ف : اوراس باب میں جابر بن عبداللہ اور خباب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو بعد ان کے تھے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں بسبب روایت اس حدیث کے جو بیان کی ہے انہوں نے ابن مسعود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لفظ اس کے یہ ہیں: من سال الناس وله ما يغنيه ...... یعنی جو مانگے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اس کو آخر حدیث تک کہا یحییٰ نے اور روایت کی ہے ان سے سفیان اور زائدہ نے اور نہ دیکھا یحییٰ نے ان کی روایت میں کچھ مضائقہ کہا محمد نے روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی شروع کرنا ظہر کا۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے ان کو زہری نے کہا خبر دی ہم کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلا آفتاب یہ حدیث صحیح ہے۔

١١٧: بَابُ مَاجَاءَ فِی تَاْخِیرِ الظُّهْرِ فِی شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: اس کا کہ ظہر کی نماز دیر سے شروع کی جائے جب گرمی زیادہ ہو

١٥٧: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ۔

١٥٧: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈی کر دو اس کو نماز سے کہ جلن گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے۔

ف: اور اس باب میں ابو سعید اور ابو ذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں اور وہ صحیح نہیں۔ مترجم کہتا ہے یعنی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے بلکہ موقوف ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختیار کی ہے ایک قوم نے اہل علم سے تاخیر ظہر کی نماز کی گرمی کے دنوں میں اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا ہے اور کہا شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دیر کرنا نمازِ ظہر میں جب ہے کہ لوگ دُور سے آتے ہوں اور جو نماز پڑھتا ہی اکیلا ہو یا نماز پڑھتا ہے اپنی قوم کے ساتھ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اس کو تاخیر نہ کرے گرمی کے دنوں میں بھی' کہا ابو عیسیٰ نے اور مذہب ان لوگوں کا جو گئے ہیں تاخیر ظہر کی طرف شدتِ گرمی میں تابعداری کے لئے بہتر ہے اور یہ فرمانا شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ رخصت اس شخص کو ہے جو دور سے آتا ہو مسجد میں اس لئے ہے کہ مشقت نہ ہو آدمیوں پر حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ کی خلاف ہے کہا ابو ذر نے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو اذان دی ظہر کی بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال! ٹھنڈا ہونے دے اور ٹھنڈا ہونے دو۔ پس اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرماتے کہ سفر میں تو سب لوگ جمع تھے اور کہیں دُور سے نہ آتے تھے۔ مترجم کہتا ہے یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو فرماتے ہیں کہ دور سے آنے والوں کو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابو ذر کی حدیث کے مخالف ہے اس لئے کہ ابو ذر نے تو روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کا حکم دیا سفر میں بھی حالانکہ وہاں کوئی دُور سے آنے والا نہ تھا سب ایک ہی جگہ جمع تھے۔

١٥٨: عَنْ اَبِی ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِی سَفَرٍ وَ مَعَهُ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِی الظُّهْرِ قَالَ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَیُصَلِّی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ۔

١٥٨: روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اور بلال رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے سو ارادہ کیا بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر ظہر کا تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈا ہونے دو پھر ارادہ کیا تکبیر کا یعنی تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈا ہونے دو ظہر کی نماز کے لئے۔ کہا راوی نے یہاں تک کہ دیکھا ہم نے سایہ ٹیلوں کا پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے سو ٹھنڈے وقت پر پڑھو نماز ظہر کی۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الْعَصْرِ

باب: عصر جلدی شروع کرنے کا

۱۵۹: عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِھَا۔

۱۵۹: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور آفتاب ان کے آنگن میں تھا نہیں چڑھا تھا سایہ ان کے آنگن کے اوپر۔

ف: اور اس باب میں انس اور ابی اروی اور جابر اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور مروی ہے رافع سے بھی تاخیر نبی ﷺ کی عصر میں اور وہ صحیح نہیں، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے، اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی ﷺ سے انہیں میں ہیں عمر اور عبداللہ بن مسعود اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور اکثر لوگ تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے کہ اختیار کیا انہوں نے جلدی پڑھنا نمازِ عصر کا اور مکروہ رکھا اس کی تاخیر کو اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم۔

۱۶۰: عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فِیْ دَارِہٖ بِالْبَصْرَۃِ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّھْرِ وَدَارُہٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّیْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا۔

۱۶۰: روایت ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ گئے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر بصرہ میں جب پڑھ چکے نماز ظہر کی اور گھر ان کا مسجد کے بازو پر تھا سو فرمایا انس بن مالکؓ نے کھڑے ہو اور عصر پڑھو کہا راوی نے کھڑے ہوئے ہم اور نماز پڑھی ہم نے جب پڑھ چکے تو فرمایا انسؓ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ تو نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا دیکھتا رہے سورج کو جب ہو جائے شیطان کے دو سینگوں میں کے بیچ میں تو اٹھے اور چار چونچیں مارے نہ یاد کرے اللہ کو اس میں مگر تھوڑا۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَاْخِیْرِ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کی تاخیر میں

۱۶۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِیْلًا لِلظُّھْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلًا لِلْعَصْرِ مِنْہُ۔

۱۶۱: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ جلدی کرتے تھے ظہر میں اور تم ان سے زیادہ جلدی کرتے ہو عصر میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ سے مانند اس کے۔

۱۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کے وقت کا

۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴: عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ اِذَا

۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴: روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا مغرب پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ڈوبتا تھا آفتاب اور

غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۔ چھپ جاتا تھا پردہ میں ۔

ف : اوراس باب میں جابراورزید بن الخالد اورانس اوررافع بن خدیج اورابی ایوب اورام حبیبہ اورعباس رضی اللہ عنہم بن عبدالمطلب سے روایت ہے اورحدیث عباس کی موقوفاً بھی ان سے مروی ہے اورصحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن ہے صحیح ہے اوریہی قول ہے اکثر اہل علم کا اصحاب سے اور جو بعدان کے تھے تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے کہ اختیار کیا ہے انہوں نے تعجیل کونمازِ مغرب میں اورمکروہ کہا ہے اس کی تاخیر کو یہاں تک کہ بعض اہل علم نے نمازِ مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سے وقت جاتا رہنا ہے اورسند پکڑی ہے انہوں نے وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس میں مذکور ہے امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور یہی قول ہے ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اورشافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

١٢١ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

باب : عشاء کے وقت کا

١٦٥: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

١٦٥ : روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا میں سب سے اچھا جانتا ہوں وقت عشاء کا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عشاء اتنی رات گئے کہ غروب ہوجاتا تھا چاند تیسری شب کا جس وقت میں ۔

ف : روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس نے ابی عوانہ سے اسی اسناد کے ساتھ مانند اس کے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہیں ذکر کیا اس روایت کو ہشیم نے نام بشیر بن ثابت کا اور حدیث ابی عوانہ کی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لئے کہ یزید ابن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے بروایت ابی بشر مثل روایت ابی عوانہ کے ۔

١٢٢ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

باب : بیان میں تاخیر عشاء کی

١٦٦ ۔ ١٦٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْنِصْفِهٖ ۔

١٦٦ - ١٦٧ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتا مجھے یہ خیال کہ گراں گزرے گا میری امت پر' تو حکم کرتا میں تاخیر کرنے کا عشاء میں تہائی یا آدھی رات تک ۔

ف : اوراس باب میں جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اورابی برزہ اورابن عباس اورابی سعید خدری اورزید بن خالد اورابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اوراسی کو اختیار کیا ہے اکثر اہل علم نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اورتابعین سے تجویز کیا ہے تاخیر کو نماز عشاء میں اوریہی کہتے ہیں احمد اوراسحٰق ۔

۱۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَ هَا

باب : اس بیان میں کہ نمازِ عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے اور باتیں کرنا بعد اس کے

۱۶۸: عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِیْثَ بَعْدَ هَا ۔

۱۶۸: روایت ہے ابی برزہ سے کہا کہ برا جانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے قبل سونا اور باتیں کرنا بعد اس کے۔

ف : اور اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن مسعود اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو برزہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ جانا ہے اکثر اہل علم نے سونا عشاء کے پہلے اور جائز رکھا بعضوں نے اور کہا عبداللہ بن مبارک نے کراہت بہت حدیثوں سے ثابت ہے اور رخصت دی بعضوں نے سونے کی قبل عشاء کے رمضان میں۔

۱۲٤: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

باب : رخصت میں باتیں کرنے کی عشاء کے بعد

۱۶۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْمُرُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فِی الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنَا مَعَهُمَا ۔

۱۶۹: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے ابوبکرؓ کے ساتھ کسی کام میں کاموں سے مسلمانوں کے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کیا اس حدیث کو حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ایک مرد سے یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سے تھا کہ نام اس کا قیس ہے یا ابن قیس انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ دراز میں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اصحاب و تابعین رحمہم اللہ سے اور جو بعد ان کے تھے باتیں کرنے میں عشاء کے بعد سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے علم کی باتوں میں یا ضروری حاجتوں میں اور اکثر احادیث میں رخصت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باتیں نہ کرنا چاہیے مگر جو منتظر [1] ہو نماز کا یا مسافر ہو۔

۱۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

باب : اوّل وقت کی فضیلت میں

۱۷۰: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ فَرْوَةَ کَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا۔

۱۷۰: روایت ہے قاسم بن غنام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی ام فروہ سے اور انہوں نے بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ام فروہ نے پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل افضل ہے؟ کہا نماز اوّل وقت پڑھنا۔

---

[1] یعنی جس نے ابھی عشاء نہ پڑھی ہو۔

۱۷۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ۔

۱۷۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے اوّل وقت نماز پڑھنے میں خوشی ہے اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی **ف** اور اس باب میں علی ابن عمر عائشہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۷۲: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ يَاعَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا آنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔

۱۷۲: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ! تین چیزوں میں تاخیر نہیں جائز ہے: نماز میں جب وقت آ جائے اور جنازہ میں جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کی ذات والا ملے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام فروہ کی نہیں مروی ہے مگر روایت سے عبداللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اضطراب کیا انہوں نے اس حدیث میں۔

۱۷۳: عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا وَمَا ذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَا ذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۷۳: روایت ہے ابی عمرو شیبانی سے کہ ایک مرد نے کہا ابن مسعودؓ سے کونسا عمل افضل ہے؟ کہا انہوں نے پوچھا میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نماز پڑھنا مستحب وقتوں میں پھر کہا میں نے اور کیا یا رسول اللہ! کہا خدمت کرنا والدین کی۔ کہا میں نے اور کیا؟ فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور اکثر لوگوں نے ولید ابن عیزار سے اس حدیث کو۔

۱۷۴: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ۔

۱۷۴: روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ کبھی نہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت میں مگر دو بار یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور کہا شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اوّل وقت افضل ہے نماز کا اور ان چیزوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اس کی فضیلت پر عادت کرنا ہے رسول اللہ ﷺ کا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا اوّل وقت پڑھنے پر اور نہیں اختیار کرتے تھے وہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اوّل وقت میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید مکی نے اس نے شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

۱۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب: بیان میں بھول جانے کے نمازِ عصر کو

۱۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۵: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا نبی صلی

وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ ۔

اللہ علیہ وسلم نے جس کی قضا ہو جائے نماز عصر کی تو گویا لٹ گیا گھر اس کا اور مال اس کا ۔

ف : اس باب میں بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو زہری نے بھی سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

۱۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوةِ اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ

باب : بیان میں جلد نماز پڑھ لینے کے جب تاخیر کرتا ہو امام

۱۷۶: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اُمَرَآءُ یَكُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ صُلِّیَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَاِلَّا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ ۔

۱۷۶: روایت ہے ابی ذر سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امیر ہوں گے بعد میرے کہ مار ڈالیں گے نماز کو یعنی اخیر وقت میں پڑھیں گے تو پڑھ لے تو اپنی نماز وقت مستحب پر۔ پس اگر پڑھ لی تو نے اپنے وقت پر تو امام کے ساتھ کی نماز ہو جائے گی نفل اگر دوبارہ پڑھی تو نے امام کے ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی ۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتے ہیں کہ نماز پڑھ لے آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کرے امام پھر نماز پڑھ لے امام کے ساتھ اور پہلے فرض ہو جائے گی اکثر اہل علم کے نزدیک ابوعمران جونی نام ان کا عبدالملک بن حبیب ہے ۔

۱۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ

باب : سو جانے میں نماز کو چھوڑ کر

۱۷۷: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَةِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْنَامَ عَنْهَا فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

۱۷۷: روایت ہے ابی قتادہ سے کہ شکایت کی صحابہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے سو جانے کی نماز سے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے والے پر قصور نہیں ہے قصور تو جاگنے میں ہے سو جب بھول جائے کوئی تم میں کا اپنی نماز کو یا سو جائے اس سے تو پڑھ لے اس کو جب یاد کرے ۔

ف : اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن مطعم اور جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مجر سے بھی روایت ہے کہ وہ بھتیجے ہیں نجاشی کے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے کہ جو سو جائے نماز سے یا بھول جائے اور جاگے یا یاد کرے ایسے وقت میں کہ نماز اس وقت مکروہ ہے مثلاً نزدیک طلوع ہونے آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعضوں نے پڑھ لے جب جاگے یا یاد کرے اگرچہ ہو وقت مکروہ اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق اور شافعی و مالک رحمہم اللہ کا اور بعضوں نے کہا نہ پڑھے جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا ڈوب نہ جائے ۔

١٢٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

باب: اس کے بیان میں جو بھول جائے نماز

١٧٨: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

١٧٨: روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے۔

ف: اور اس باب میں سمرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے ابی بکرہ سے کہ وہ سو گئے عصر کے وقت پھر جاگے آفتاب ڈوبتے وقت سو نماز پڑھی یہاں تک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو کہ پڑھ لے وقت ہو یا نہ ہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لے۔

١٣٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوْتُهُ الصَّلَوَاتُ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

باب: اس بیان میں کہ جس کی بہت نمازیں فوت ہوگئی ہوں تو کس نماز سے شروع کرے؟

١٧٩: عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ۔

١٧٩: روایت ہے ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا' کہا عبداللہ نے مشرکین نے روک دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے خندق کے دن یہاں تک گزر گئی رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو تو اذان دی پھر تکبیر کہی اور پھر پڑھی ظہر پھر تکبیر کہی پھر پڑھی عصر پھر تکبیر کہی اور پڑھی مغرب پھر تکبیر کہی اور پڑھی عشاء۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے فرمایا ابوعیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں مگر ابوعبیدہ نے نہیں سنا کچھ عبداللہ سے اور یہی مختار ہے بعض اہل علم کا قضا نمازوں کا کہ تکبیر کہتا جائے ہر نماز کے لئے جب قضا پڑے اور اگر نہ کہے تو کافی ہے یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

١٨٠: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّاْنَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ

١٨٠: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا عمر بن خطابؓ نے خندق کے دن گالیاں دیتے ہوئے قریش کو یا رسول اللہ! نہ پڑھ سکا میں عصر یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی کہا راوی نے پھر اترے ہم بطحان میں کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ میں پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی وضو کیا پھر پڑھی

اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پھر پڑھی بعد اس کے مغرب۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٣١: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَنَّهَا الْعَصْرُ

باب: بیان میں نمازِ وسطی کے کہ وہ عصر ہے

١٨١ ـ ١٨٢: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

١٨١-١٨٢: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نمازِ وسطی عصر کی نماز ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں علی، عائشہ، حفصہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم اور ابی ہاشم بن عتبہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہا محمد نے کہا علی بن عبداللہ نے حدیث حسن کی سمرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا انہوں نے سمرہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی صلوٰۃِ وسطیٰ کے باب میں حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابیوں وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے نمازِ وسطیٰ ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے نمازِ وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔ روایت کیا ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اس نے قریش بن انس سے اس نے حبیب بن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجھ سے محمد ابن سیرین نے پوچھو حسن سے کہ کس نے سنی حدیث عقیقہ کی تو پوچھا میں نے کہا حسن سے سنی میں نے سمرہ بن جندب سے کہا ابوعیسیٰ نے اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسمٰعیل بخاری نے انہوں نے روایت کی علی بن عبداللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کے۔ مترجم کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کا سمرہ بن جندب سے۔

١٣٢: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

اس باب میں بیان ہے کہ نماز پڑھنا بعد عصر کے غروبِ آفتاب تک اور بعد فجر کے طلوعِ آفتاب تک مکروہ ہے

١٨٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ كَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

١٨٣: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا سنا میں نے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں اور وہ بڑے دوست میرے ہیں، ان سب نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد فجر کے جب تک آفتاب نہ نکلے اور نماز سے بعد عصر جب تک آفتاب نہ ڈوبے۔

ف: اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہم اور صنابحی سے بھی روایت ہے اور صنابحی نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا صحابیوں سے اور جو بعد ان کے تھے مکروہ کہا ہے نماز کو بعد نماز صبح کے آفتاب نکلنے تک اور عصر کے بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر قضاء نماز میں کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھے بعد عصر اور صبح کے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ نے ابوالعالیہ سے کچھ نہیں سنا مگر تین حدیثیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک اور بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو لائق نہیں کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متیٰ سے اور حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہیں۔

۱۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: بیان میں نماز پڑھنے کے عصر کے بعد

۱۸۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهٗ اَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهٗ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا۔

۱۸۴: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اس لئے کہ آ گیا ان کے پاس کچھ مال تو فرصت نہ ملی بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھنے کی سو قضاء پڑھی اس کے بعد عصر کے اور پھر دوبارہ نہ کیا ایسا۔

ف: اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور روایت کیا کئی لوگوں نے کہ پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے دو رکعتیں اور یہ خلاف اس روایت کے ہے کہ منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے عصر کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ ڈوبے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہت صحیح ہے کہ کہا انہوں نے **لَمْ يَعُدْ لَهُمَا** یعنی پھر دوبارہ نہ پڑھیں اور مروی ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی مثل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس باب میں کئی روایتیں ہیں۔ ایک میں ہے کہ کبھی داخل نہ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس عصر کے بعد مگر پڑھیں دو رکعتیں اور مروی ہے ان سے بواسطہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور صبح کے بعد جب تک نہ نکلے اور اسی پر اجماع ہے اکثر علماء کا کہ مکروہ ہے نماز عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور صبح کے بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہے اس سے مثل مکہ کی کہ نماز کے غروبِ آفتاب تک عصر کے بعد اور طلوعِ آفتاب تک صبح کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے بعد طواف کے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت اس کی اور قائل ہیں اس کے علماء وصحابہ رضی اللہ عنہم اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے۔ مکہ کی نماز کو بھی عصر اور صبح کے بعد اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ۔ رحمہم اللہ

۱۳٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمُغْرِبِ

باب: بیان میں نماز پڑھنے کے قبل مغرب کے

۱۸۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۸۵: روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَآءَ ۔ ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں ایک نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

ف :اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی قبل کی نماز میں سو نہیں تجویز کیا بعضے لوگوں نے اس روایت کو اور روایت بھی ہے اکثر صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ پڑھتے تھے نماز مغرب سے پہلے دو رکعت [1] اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور کہا احمد اور اسحٰق نے اگر پڑھے تو بہتر ہے اور یہ ان کے نزدیک مستحب ہے۔

١٨٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ ۔

١٨٦: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھ لی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے سو پا لی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پڑھ لی عصر کی ایک رکعت آفتاب ڈوبنے سے پہلے سو ادا ہو گئی نماز عصر کی۔

ف :اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے مذہب ہم لوگوں کا یعنی شافعی کا اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ مراد اس سے صاحب عذر ہے مثلاً جو سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور جاگے یا یاد کرے آفتاب نکلنے کے وقت یا ڈوبتے تو پڑھ لے اسی وقت۔

١٣٥: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

باب: بیان میں دو نماز ایک وقت پڑھنے کے

١٨٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

١٨٧: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا انہوں نے ملا کر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء مدینہ

---

[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ مبارک سے جتنی عدم توجہی اور بے التفاتی آج کے دور میں برتی جا رہی ہے میرے مطالعے کی حد تک تو اس سے قبل اسلام کی تاریخ اس سے مبرا ہے۔ آج اگر کوئی حنفی بھائی اہلحدیث حضرات کی مساجد میں مغرب کی نماز ادا کرنے آ جائے اور اذان کے فوراً بعد کچھ حضرات کو اس دوگانہ نماز کو ادا کرتے تو وہ ہکا بکا ہو جاتا ہے۔ ایک دن تو ایک تبلیغی بھائی جن سے کچھ شناسائی تھی مجھ سے آتے ہی پوچھنے لگے کہ حضرت آپ نے اتنی جلدی جماعت کروا بھی دی کہ لوگ سنتیں ادا کرنے لگے ہیں۔ جب میں نے انہیں سمجھایا تو پہلے تو وہ کسمسائے' جب میرے اس حدیث کا حوالہ دینے سے کچھ بات نہ بنی تو کہنے لگے میں نے تو آپ ہی سے پہلی دفعہ یہ بات سنی اور دیکھی ہے۔ ارے بھائیو! دین ''سنی'' سنائی باتوں پہ عمل کرنے کا نام نہیں' دین تو نام ہے قرآن و حدیث پہ عمل پیرا ہونے کا۔ آپ خود ہی دو قدم آگے بڑھئے اور اگر آپ کے مدرسوں میں حدیث سے بے التفاتی برتی جاتی ہے تو کل کو اللہ عزوجل کے دربار میں آپ کو تو بھی اپنے اعمال کا جوابدہ ہونا ہے سو خود ہی احادیث کی کتب خرید کر ان کا مطالعہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ اجر دے ان مترجمین و ناشرین کو جنہوں نے احادیث کو اتنے اچھے طریقے سے کام کروا کر شائع کروانے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے اور اسی سلسلے کی ایک یہ بھی کاوش ہے جو مجھ ناچیز کے قلم سے حاشیہ آرائی کی جا رہی ہے۔ اللہ عزوجل ہم سب کو قرآن و حدیث کی محبت نصیب فرمائے۔ (حافظ)

وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ ۔

میں بے خوف کے اور مینہ کے سو کہا گیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیوں ایسا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ فرمایا چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تکلیف نہ ہو اُمت پر۔

ف : اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے' کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مروی ہے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو جابر بن یزید نے اور سعید بن جبیر نے اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اور مروی ہے ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی۔

۱۸۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ ۔

۱۸۸: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک وقت میں بے عذر سو داخل ہوا دروازہ میں دروازوں سے کبائر کے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور حنش یہ وہی ابو علی رجبی ہیں اور وہ بیٹے قیس کے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اہلحدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو احمد وغیرہ نے اور اسی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا کہ ملا کر نہ پڑھے دو نمازیں ایک وقت مگر سفر میں یا عرفات میں اور جائز رکھا بعضے اہل علم نے تابعین رحمہم اللہ سے ملا کر پڑھنا دو نمازیں بیمار کے لئے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا بعض اہل علم نے ملا کر پڑھے دو نمازیں بارش کے وقت اور یہی کہتے ہیں' شافعی' احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اور نہیں جائز رکھا شافعی رحمہ اللہ نے بیمار کو ملا کر پڑھنا دو نمازیں۔

۱۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَدْأِ الْاَذَانِ

باب : بیان میں اذان شروع ہونے کے

۱۸۹: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ لَرُؤْيَا حَقٌّ وَّقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى وَاَمَدُّ صَوْتًا مِّنْكَ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيْلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَآءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَجُرُّ اِزَارَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ اَثْبَتُ ۔

۱۸۹: روایت ہے محمد بن عبداللہ بن زیدؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا صبح کو آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر خبر دی ان کو اس خواب کی سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب تو سچ ہے تم ساتھ کھڑے ہو بلالؓ کے کہ وہ بڑے بلند آواز کے ہیں تم سے سو سکھاؤ ان کو جو کہا گیا تم سے اور پکار کر بولیں وہ' کہا راوی نے جب سنی عمر بن خطابؓ نے آواز بلالؓ سے کی نماز کے لئے نکل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی چادر کھینچتے ہوئے اور کہتے تھے اے رسول! اللہ کی قسم ہے اس کی جس نے بھیجا تم کو سچا دین دے کر میں نے بھی ایسا خواب دیکھا ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب تعریف ہے اللہ کو یہی بات پکی ہے۔

ف : اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحٰق سے اور وہ پوری ہے اس روایت سے اور بڑی اور بیان کیا قصہ اذان کا دو دو بار اور تکبیر کا ایک بار بولنے کا اور عبداللہ بن زید بیٹے ہیں عبد ربہ کے اور کہا جاتا ہے ان کو بیٹے عبد رب کے اور نہیں پہچانتے

ہم کوئی روایت صحیح ان کی رسول اللہ ﷺ سے مگر یہ ایک حدیث اذان کی اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ان کی بہت حدیثیں ہیں نبی ﷺ سے اور چچا ہیں عباد بن تمیم کے۔

۱۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا نَا قُوْسًا مِثْلَ نَا قُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

۱۹۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ مسلمان جب آئے مدینہ میں تو جمع ہوتے تھے اور اندازہ کرتے تھے نماز کے وقتوں کا اور کوئی پکارتا نہ تھا نماز کے لئے سو تجویز کی ایک دن اس باب میں تو کہا بعضوں نے بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاریٰ کے اور کہا بعضوں نے بناؤ ایک قرن یہود کے مانند سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیوں نہیں بھیجتے تم کسی آدمی کو کہ پکارے نماز کے لئے' سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال! کھڑے ہو اور پکار نماز کے لئے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے' صحیح ہے' غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۱۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْاَذَانِ

باب: بیان میں ترجیع کے اذان میں

اور ترجیع کہتے ہیں شہادتیں کے دو بار کہنے کو ایک بار بلند آواز سے اور دوسری بار آہستہ سے

۱۹۱: عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْعَدَهٗ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مِثْلَ اَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْاَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ۔

۱۹۱: روایت ہے ابی محذورہ سے کہ بٹھلایا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سکھلائی ان کو اذان ایک ایک حرف' کہا ابراہیم نے جیسے ہم اذان دیتے ہیں کہا بشر نے کہا میں نے ابراہیم سے دوبارہ سکھاؤ تو بیان کی انہوں نے اذان ترجیع کے ساتھ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ کی اذان میں صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے مکہ میں اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۱۹۲: عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً وَالْاِ قَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً۔

۱۹۲: روایت ہے ابی محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سکھائے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں انیس کلمے اور تکبیر میں سترہ کلمے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابی محذورہ کا نام سمرہ بن مغیرہ ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذان میں اور مروی ہے کہ ایک ایک بار بولتے تھے تکبیر۔

۱۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِفْرَادِ الْاِقَامَةِ

باب: تکبیر کے ایک ایک بار کہنے کے بیان میں

۱۹۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَ يُوْتِرَالْاِقَامَةَ۔

۱۹۳: روایت ہے انس بن مالک ؓ سے کہا کہ حکم ہوا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہ دو بار کہے اذان کو اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حسن کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور تابعین رحمہم اللہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک' شافعی' احمد اور اسحٰق۔ رحمہم اللہ

۱۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰی مَثْنٰی

باب: اس بیان میں کہ اقامت دو دو بار کہنا چاہیے

۱۹۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

۱۹۴: روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حکم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ دو دو بار کہی جائے اذان بھی اور اقامت بھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی مروی ہے وکیع سے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبداللہ بن زید نے دیکھا اذان کو خواب میں اور کہا شعبہ نے روایت ہے عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا بیان کیا ہم سے اصحابِ رسول نے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں کہا بعض علماء نے اذان اور تکبیر دونوں دو دو بار ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک کا اور اہل کوفہ کا۔

۱۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّرَسُّلِ فِی الْاَذَانِ

باب: اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کے کہے

۱۹۵: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ يَابِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِیْ اَذَانِكَ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاحْدِرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَآءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ۔

۱۹۵: روایت کرتے ہیں جابر کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو اے بلال! جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو کلمے اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ فارغ ہو جائے کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے سے اور پاخانہ والا پھرنے والا جب داخل ہو قضائے حاجت سے اور نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھو۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے یونس بن موسیٰ نے ان سے عبدالمنعم نے مانند روایت مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم جابر کی حدیث کو مگر اسی سند سے یعنی روایت سے عبدالمنعم کی اور یہ اسناد مجہول ہے۔

١٤١: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ الْاُذُنَ عِنْدَا لْاَذَانِ

١٩٦ ـ ١٩٧: عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالًا یُؤَذِّنُ وَیَدُوْرُ وَیُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِیْ اُذُنَیْهِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَآءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَیْنَ یَدَیْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبُطْحَآءِ صَلّٰی اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمُرُّبَیْنَ یَدَیْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْهِ قَالَ سُفْیَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً۔

باب: اس بیان میں کہ کان میں اُنگلی ڈالنا چاہیے اذان کے وقت

١٩٦ - ١٩٧: روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے بلال کو اذان دیتے تھے اور پھیرتے تھے منہ اپنا اِدھر اور اُدھر اور دو انگلیاں ان کی دونوں کانوں میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چمڑے کا تھا سو نکلے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے نیزہ لے کر اور گاڑ دیا اس کو میدان میں پھر نماز پڑھی اس طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلتے پھرتے تھے آگے اس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپ ﷺ کے جسم مبارک پر حلہ سرخ تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں چمک انکی پنڈلیوں کی کہا سفیان نے میں گمان کرتا ہوں کہ ہوگا وہ چادر یمنی کا۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو جحیفہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مستحب کہتے ہیں انگلیاں رکھنا کانوں میں اذان میں اور کہا بعض علماء نے تکبیر میں بھی انگلیاں رکھیں کانوں میں اور اوزاعی کا یہی قول ہے ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

١٤٢: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّثْوِیْبِ فِی الْفَجْرِ

١٩٨: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُثَوِّبَنَّ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

باب تثویب کا فجر کی اذان میں اور تثویب کا بیان آگے آتا ہے

١٩٨: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کرو کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں۔

ف : اور اس باب میں ابی محذورہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی اسرائیل ملائی کی اور ابو اسرائیل نے نہیں سنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابو اسرائیل کا اسمٰعیل بن ابی اسحٰق ہے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں ہے اہلحدیث کے نزدیک اور اختلاف کیا ہے علماء نے تفسیر میں تثویب کے سو کہا بعضوں نے وہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور کہا اسحٰق نے تثویب کے معنی اور ہیں کہ نیا نکالا ہے اسے نبی ﷺ کے بعد لوگوں نے اور وہ یہ ہے کہ جب اذان دے مؤذن اور دیر لگائیں لوگ آنے میں تو کہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوٰۃ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح اور یہی ہے کہ اسحٰق نے تثویب مکروہ ہے اور نکالا ہے اس کو بعد نبی ﷺ کے اور ابن مبارک اور احمد نے کہا ہے کہ تثویب وہی الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول صحیح ہے اور اسی کو تثویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا

ہے علماء نے اور مروی ہے عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اس میں اور ہم نماز پڑھنا چاہتے تھے اس میں سو تثویب کی مؤذن نے سو نکلے عبداللہ بن عمرو مسجد سے اور کہا مجھ سے نکلو اس بدعتی کے پاس سے اور مکروہ کہا عبداللہ بن عمر نے اس تثویب کو جو نکالی ہے لوگوں نے بعد رسول اللہ ﷺ کے یعنی غیر صبح میں۔

١٤٣: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَيُقِيْمُ

باب: اس بیان میں کہ جو اذان کہے وہی تکبیر بولے

۱۹۹: عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاصُدَآءٍ قَدْ اَذَّنَ فَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔

۱۹۹: روایت ہے زیادہ بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں نے سو ارادہ کیا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کی صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

ف : اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زیادہ کی نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہے اہلحدیث کے نزدیک، ضعیف کہا اس کو یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا کہا اور دیکھا میں نے محمد بن اسمٰعیل کو کہ ان کو قوی کرتے ہیں اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

١٤٤: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

باب: اس بیان میں کہ اذان دینا بے وضو مکروہ[1] ہے

۲۰۰ ۔ ۲۰۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّيٌّ۔

۲۰۰ ۔ ۲۰۱: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو۔

ف : روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے عبداللہ بن وہب سے اس نے یونس سے اس نے ابن شہاب سے کہا کہ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور یہی صحیح تر ہے روایت سے ولید بن مسلم کی اور زہری کو سماع نہیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اختلاف کیا اہل علم نے بے وضو اذان دینے میں سو مکروہ کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعی کا اور اسحٰق کا اور جائز کہا سفیان اور ابن مبارک اور احمد نے۔

---

[1] اذان باوضو ہی کہنی چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ)) اذان والا وضو کرے۔ [بلوغ] (حافظ)

١٤٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَةِ

باب: اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنی جب وہ حاضر ہوتب کہی جائے

۲۰۲: جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰى اِذَا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ۔

۲۰۲: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلے' تکبیر کہتا نماز کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے اور حدیث سماک کی نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ مؤذن کو اختیار ہے اذان کا اور امام کو اختیار ہے تکبیر کا۔

١٤٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے اذان دینے کے بیان میں

۲۰۳: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۲۰۳: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال تو رات سے اذان دیتے ہیں سو تم کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سنو اذان ام مکتوم کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے رات سے اذان دینے میں سو کہا بعضوں نے اگر رات سے دے دے تو کافی ہے اور دوبارہ دینا ضرور نہیں اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعضوں نے جب اذان دے رات سے تو دوبارہ کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی رات سے تو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکار دیں کہ بندہ سو گیا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال رضی اللہ عنہ تو اذان دیتے ہیں رات سے سو کھاتے پیتے رہو جب تک اذان دیں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبدالعزیز بن ابی رداد نے نافع سے کہ اذان دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے رات سے تو حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اذان دینے کا اور یہ صحیح نہیں اس لئے کہ نافع کو عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور سماع نہیں اور نافع کی روایت ان سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا اسی حدیث کا اور صحیح روایت عبیداللہ بن عمر کی ہے اور اکثر راویوں نے ذکر کیا ہے نافع سے بواسطہ ابن عمر کے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے آخر حدیث تک کہا ابوعیسیٰ نے اور اگر ہو حدیث حماد کی صحیح تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ ہوں گے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث میں حکم دیتے ہیں زمانہ آئندہ کے لئے کہ فرمایا بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے اور اگر حکم دیتے دوبارہ اذان کہنے کا جب اذان دی تھی انہوں نے رات سے تو یہ کیوں فرماتے کہ بلال اذان دیا کرتے ہیں رات سے کہا علی ابن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر محفوظ ہے اور خطا کی اس میں حماد بن سلمہ نے۔

۱۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

باب: اس بیان میں کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

۲۰۴: عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ بَالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔

۲۰۴: روایت ہے ابی الشعثاء سے کہا نکلا ایک مرد مسجد سے عصر کی اذان کے بعد سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے تو نے بے شک نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نہ نکلے کوئی مسجد سے بعد اذان کے بغیر عذر کے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی امر ضروری ہو اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا انہوں نے کہ نکلنا جائز ہے جب تک تکبیر شروع نہ ہو کہا ابوعیسیٰ نے نکلنا ہمارے نزدیک اسی کو ہے جسے عذر ہو اور نام ابوالشعثاء کا سلیم بن اسود ہے اور وہ باپ ہیں اشعث ابن ابی الشعثاء کے اور روایت کی ہے اشعث نے یہ حدیث اپنے باپ سے۔

۱۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَذَانِ فِی السَّفَرِ

باب: سفر کی اذان کے بیان میں

۲۰۵: عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّیْ فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْ تُمَا فَاَذِّنَا وَ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُ كُمَا۔

۲۰۵: روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ سو فرمایا مجھ سے جب سفر کرو تم دونوں تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور امامت کرے تم میں کا بڑا۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مختار ہے اذان سفر میں اور کہا بعضوں نے کافی ہے تکبیر بھی اذان کو اس کے لئے ہے جو جمع کرے آدمیوں کو اور قولِ اوّل زیادہ صحیح ہے یعنی بہر حال سفر میں اذان دینی چاہیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْاَذَانِ

باب: اذان کی فضیلت کے بیان میں

۲۰۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهٗ بَرَآءَةٌ مِنَ النَّارِ۔

۲۰۶: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اذان دے سات برس ثواب کی نیت سے یعنی دنیا میں اُجرت نہ لے لکھی جائے گی اس کے لئے نجات دوزخ سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے اور ثوبان اور معاویہ اور انس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابی سعید سے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابوتمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح ہے اور ابوحمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفی کو ضعیف کہا ہے چھوڑ دی ان سے روایت لینا یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ابوعیسیٰ نے سنا ہے میں نے

جارود سے کہ کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے اگر نہ ہوتے جابر جعفی تو بغیر حدیث کے رہ جاتے اہل کوفہ اور اگر نہ ہوتے حماد تو بغیر فقہ کے رہ جاتے اہل کوفہ۔

۱۵۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

باب: اس بیان میں کہ امام ضامن اور متکفل ہے مقتدیوں کی نماز کا کہ اٹھاتا ہے قراءت وغیرہ کو اور مؤذن امانت دار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقاتِ صلوۃ اور صیام کی

۲۰۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ۔

۲۰۷: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے یا اللہ! ہدایت پر رکھ اماموں کو اور بخش دے مؤذنوں کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور سہل اور عقبہ بن عامر سے اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور انہوں نے صالح سے انہوں نے بواسطہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہ کہا حدیث پہنچی مجھے ابی صالح سے ان کو ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا نافع بن سلیمان نے محمد بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کو کہا ابوعیسیٰ نے اور سنا میں نے ابا زرعہ سے کہ فرماتے تھے حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ صحیح ہے حدیث سے ابی صالح کی جو مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے' کہا ابوعیسیٰ نے کہ سنا میں نے محمد سے حدیث ابی صالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ صحیح ہے اور مذکور ہے علی بن مدینی سے کہ ان کے نزدیک ثابت نہیں حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نہ حدیث ابی صالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں۔

۱۵۱: بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

باب: بیان میں اس چیز کے کہ کیا کہے جب اذان دیوے مؤذن

۲۰۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

۲۰۸: روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان تو کہو مانند اس کے جیسا کہتا ہے مؤذن۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی رافع اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمرو اور عبیداللہ بن ربیعہ اور عائشہ اور معاذ بن انس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے کہا' ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا معمر نے اور کئی لوگوں نے مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن ابی اسحٰق نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن المسیّب سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے۔

١٥٢: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْاَذَانِ اَجْرًا

اس باب میں یہ بیان ہے کہ اذان پر مؤذن کو مزدوری لینا حرام ہے

٢٠٩: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اِنَّ مِنْ اٰخِرِمَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَايَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهِ اَجْرًا۔

٢٠٩: روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہا انہوں نے اخیر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ کو یہی تھی کہ مقرر کروں ایک مؤذن کو جو مزدوری نہ لیتا ہوا پنی اذان پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ برا جانتے ہیں مزدوری لینا اذان پر مستحب ہے مؤذن کو کہ ثواب آخرت کے لئے اذان دی۔

١٥٣: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: ان دُعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں جب اذان دیوے مؤذن

٢١٠: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ۔

٢١٠: روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جو کہے جب سنے اذان کو مؤذن سے جب اذان دیتا ہوا نا اشہد سے آخر تک یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اور محمدؐ بندے اسکے ہیں اور بھیجے ہوئے اسکے راضی ہوا میں اللہ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمدؐ کی رسالت سے تو بخش دیتا ہے خدائے تعالیٰ گناہ اسکے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم بن عبداللہ بن قیس سے۔

١٥٤: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

٢١١: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدِ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

٢١١: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہے جب سنے اذان اللھم سے وعدتہ تک تو واجب ہو جاتی ہے اس کے لئے شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ! پروردگار اس پوری پکار کے اور مضبوط نماز کے دے محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا کھڑا کر اس کو مقام محمود میں جس کا وعدہ کیا تو نے ان سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے روایت ہے محمد بن منکدر کے نہیں جانتے ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اس کو منکدر سے مگر شعیب بن ابی حمزہ نے۔

١٥٥: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّ الدُّعَآءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِ قَامَةَ

اس بیان میں کہ دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں

٢١٢: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدُّعَآءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

٢١٢: روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا کبھی پھیری نہیں جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کیا اس کو ابواسحق ہمدانی نے یزید بن ابی مریم سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے مثل روایت مذکور کے۔

١٥٦: بَابُ مَاجَاءَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ

باب: اس بیان میں کہ کتنی نمازیں فرض کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر

٢١٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهٗ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ۔

٢١٣: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرض ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں پھر گھٹتی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی کہ اے محمد! نہیں بدلتی میرے نزدیک بات اور تم کو ان پانچ کا ثواب پچاس کے برابر ہے۔

ف: اور اس باب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

١٥٧: بَابٌ فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب: فضیلت میں نماز پنجگانہ کے

٢١٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ۔

٢١٤: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہیں بیچ کے گناہوں کا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہوں کا یعنی ایک نماز سے دوسری نماز کفارہ ہے صغیر گناہوں کا اور جمعہ بھی جمعہ تک۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور حنظلہ اُسیدی سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

١٥٨: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب: فضیلت جماعت کے

٢١٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

٢١٥: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَحْدَہٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً۔

علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلے مرد کی نماز سے ستائیس درجے۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے، صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کے اکیلی نماز پر ستائیس درجے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہی کہا ہے کہ پچیس درجے مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے روایت کیا ستائیس درجے۔

۲۱۶: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ بِخَمْسَۃٍ وَعِشْرِیْنَ جُزْءًا۔

۲۱۶: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہے یعنی فضیلت میں اوپر اکیلے نماز اس کے پچیس درجے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْمَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَا یُجِیْبُ

باب: اس برائی میں جو اذان سنے اور حاضر نہ ہو جماعت میں

۲۱۷ ـ ۲۱۸: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْیَتِیْ اَنْ یَجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی اَقْوَامٍ لَا یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ۔

۲۱۷ ـ ۲۱۸: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنے جوانوں کو کہ جمع کریں بوجھ لکڑیوں کے پھر حکم کروں میں نماز کی تکبیر کہی جائے پھر جلا دوں گھر ان کے جو حاضر نہیں ہوئے نماز میں۔

ف : اور اس باب میں ابن مسعود سے اور ابی الدرداء سے اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ جو اذان سنے اور جماعت میں نہ آئے اس کی نماز ہی درست نہیں اور کہا ہے بعض نے یہ بر سبیل تغلیظ اور ڈرانے کے ہے اور کسی کو رخصت نہیں ترکِ جماعت کی مگر جب عذر ہو کہا مجاہد نے سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جو شخص دن کو روزے رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے تو جواب دیا کہ وہ دوزخی ہے۔ روایت کی ہم سے یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہناد نے ان سے محاربی نے ان سے لیث نے ان سے مجاہد نے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ میں براہِ انکار اور تکبّر یا جماعت کو حقیر سمجھ کر اور سستی کر کے اس کے لئے یہ وعید ہے۔

۱۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَحْدَہٗ ثُمَّ یُدْرِکُ الْجَمَاعَۃَ

باب: اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا اور پھر پائے جماعت

۲۱۹: جَابِرُ بْنُ یَزِیْدَ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ

۲۱۹: روایت ہے جابر بن یزید بن اسود سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے

شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ انْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَآئِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔

باپ سے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں سو پڑھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پھر جب ہوگئی نماز پھرے ہماری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو وہیں دیکھا دو آدمیوں کو قوم کے پیچھے کہ نماز نہ پڑھی تھی انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرے پاس لاؤ سولائے انہیں حضرت ﷺ کے پاس اور پھڑکتی تھیں ان کی گردن کی رگیں خوف سے۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے کس نے روکا تم کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے؟ سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہؐ! ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنی منزلوں میں آپ ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑھ بھی چکے ہو تم اپنی منزلوں میں اور پھر آؤ مسجد جماعت میں سو پڑھ لیا کرو جماعت کے ساتھ کہ وہ نفل ہو جائے گی تمہارے لئے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے محجن[1] اور یزید بن عامر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یزید بن اسود کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء میں اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ سب کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ چکا ہوا کیلا اور پھر پائے جماعت دوبارہ پڑھ لے اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑھ چکا ہے اور پھر ملا جماعت سے تو ملا لے اس میں ایک رکعت کہ جفت ہو جائے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی وہی فرض ہے ان کے نزدیک۔

١٦١: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً

باب: دوسری جماعت کا جس مسجد میں ایک جماعت ہو چکی ہو

۲۲۰: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰى مَعَهُ۔

۲۲۰: روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کون تجارت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جائے تو جماعت کا ثواب دونوں پائیں سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں ابی امامہ اور ابی موسیٰ اور حکم بن عمیر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دوبارہ جماعت کرنے میں اس مسجد میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء کہتے ہیں جب ایک جماعت ہو چکی تو پھر جدا جدا پڑھ لیں اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہے ان کے نزدیک کہ پھر جماعت نہ کریں اور الگ الگ پڑھ لیں۔

[1] محجن بکسر میم اور بعد اس کے جیم منبر کے وزن پر نام ہے راوی کا۔۱۲

١٦٢: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْعِشَآءِ وَالْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

باب: بیان میں فضیلت عشاء اور فجر کی جماعت کے ساتھ

٢٢١ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَالْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ۔

٢٢١: روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو حاضر ہوا عشاء کی جماعت میں اس کو ثواب ہے آدھی رات جاگنے کا اور جس نے نماز پڑھی عشاء اور فجر کی جماعت میں اس کو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنے کے اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور انس اور عمارہ بن ابی رویبہ اور جندب اور ابی بن کعب اور ابو موسیٰ اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

٢٢٢ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔

٢٢٢: روایت ہے جندب بن سفیان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ[1] میں ہے تو نہ توڑو پناہ اللہ کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے، روایت کیا اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عثمان سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ عثمان مرفوعاً بھی۔

٢٢٣ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِى الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

٢٢٣: روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دو چلنے والوں کو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف پورے نور کی قیامت کے دن میں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

١٦٣: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

باب: پہلی صف کی فضیلت کے بیان میں

٢٢٤ ۔ ٢٢٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا۔

٢٢٤ - ٢٢٥: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہتر مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخر صف اور سب سے بہتر عورتوں کی صفوں میں اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف ہے۔

ف: اور اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ مغفرت مانگتے تھے صف اوّل کے لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایک بار اور فرمایا نبی ﷺ نے اگر آدمی جانتے جو ثواب ہے اذان میں اور صف اوّل میں پھر نہ پا سکتے

[1] یعنی ایذاء نہ دو اس کو۔١٢

بغیراس کے کہ قرعہ ڈالیں' تو بے شک قرعہ ڈالتے' روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُوپر کی حدیث کے۔

١٦٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ

باب: صفوں کے سیدھا کرنے کے بیان میں

۲۲۶ ـ ۲۲۷: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّىْ صُفُوْفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَاٰى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهٗ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

۲۲۶ ـ ۲۲۷: روایت ہے نعمان بن بشیر سے فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے ہماری صفوں کو سو نکلے ایک دن تو دیکھا ایک مرد کو آگے بڑھا ہوا ہے سینہ اس کا قوم سے سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو تم صفوں اپنی کو اور نہیں تو پھوٹ ڈال دے گا اللہ تمہارے دِلوں میں۔

ف: اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبداللہ اور انس اور ابی ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے پورا کرنے میں داخل ہے سیدھا کرنا صفوں کا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ مقرر کرتے تھے ایک آدمی صفوں کے سیدھا کرنے کے لئے اور تکبیر اولیٰ نہ کہتے جب تک خبر نہ ہوتی کہ صفیں سیدھی ہو گئیں اور روایت ہے علی اور عثمان سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور کہتے برابر ہو جاؤ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے آگے بڑھ اے فلانے پیچھے ہٹ اے فلانے۔

١٦٥: بَابُ مَاجَاءَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُوْلُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

باب: اس بیان کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھ سے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے

۲۲۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُوْلُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔

۲۲۸: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھ سے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے پھر جو ان کے قریب ہوں سمجھ میں پھر جو ان کے قریب ہوں سمجھ میں اور نہ آگے پیچھے ہو کہ پھوٹ پڑ جائے گی تمہارے دِلوں میں اور بچو تم بک بک سے بازاروں کی۔

ف: مترجم کہتا ہے یعنی عقلمند لوگ صف اوّل میں رہا کریں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو یاد رکھیں اور وقت ضرورت کے نماز میں خلیفہ ہو سکیں اور آگے پیچھے نہ ہو یعنی صفوں کو برابر رکھو نہیں تو بدن کا اختلاف دِلوں کو مختلف کر دیتا ہے اور بازار کی بک بک یہ کہ زائد باتیں مسجد میں نہ کرو اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابی مسعود اور ابی سعید اور براء اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دوست رکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تا کہ مسائل یاد رکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالد حذاء [1] وہ خالد بن مہران ہیں کنیت ان کی ابوالمنازل ہے' سنا میں نے بخاری سے

[1] حذاء: مترجم نسخہ میں سہو کتابت کی وجہ سے یہاں پر خداء لکھا ہوا تھا لیکن حقیقت میں حذاء ہے یعنی جوتی بنانے والا۔ (حافظ)

فرماتے تھے کہ خالد حذا نے کبھی نہیں بنائی کوئی جوتی مگر وہ بیٹھا کرتے تھے جوتی بنانے والے کے پاس سو منسوب ہو گئے ان کی طرف اور حذا کہتے ہیں جوتی بنانے والے کو اور ابو معشر کا نام زیاد ابن کلیب ہے۔

۱۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

باب: اس بیان میں کہ صف باندھنا دروں میں مکروہ ہے

۲۲۹: عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَآءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۹: روایت ہے عبدالحمید بن محمود سے کہا نماز پڑھی ہم نے پیچھے ایک حاکم کے حاکموں سے سو مجبور کیا ہم کو لوگوں نے تو نماز پڑھی ہم نے دو ستونوں کے بیچ میں پھر جب پڑھ چکے فرمایا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم پرہیز کیا کرتے تھے دروں[1] میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم علماء نے صف باندھنا دروں میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور جائز رکھا ہے ایک قوم علماء نے۔

۱۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ

باب: صف کے پیچھے اکیلا کھڑے ہونے کے بیان میں

۲۳۰: عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ اَخَذَ زِيَادُ ابْنُ اَبِي الْجَعْدِ بِيَدِيْ وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِيْ عَلٰى شَيْخٍ يُقَالُ لَهٗ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الشَّيْخُ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔

۲۳۰: روایت ہے بلال بن یساف سے کہا پکڑا زیادہ بن ابی الجعد نے ہاتھ میرا اور میں رقہ میں تھا کہ نام ایک مقام کا ہے لے گئے مجھ کو ایک شیخ کے پاس کہ کہتے تھے ان کو وابصہ بن معبد اور تھے قبیلہ بنی اسد سے پس کہا زیاد نے روایت کی مجھ سے اس شخص نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے اور شیخ سنتے تھے، سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر پڑھے نماز۔

ف : اور اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اکیلے نماز پڑھنا پیچھے صف کے اور بولے دوبارہ پڑھے جس نے پڑھی ہو صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا ایک قوم نے اہل علم سے کافی ہے اس کو اگر پڑھ لی اس نے اکیلے صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سے اوپر حدیث وابصہ بن معبد کے کہ کہتے ہیں جس نے اکیلے نماز پڑھی صف کے پیچھے تو اعادہ کرے انہیں میں ہے حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلیٰ اور وکیع اور روایت کی ہے حدیث حصین کی بلال بن یساف سے کئی لوگوں نے مثل روایت ابی الاحوص کے زیادہ بن ابی الجعد سے مروی ہے وابصہ سے اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے پایا ہے وابصہ کو پس اختلاف کیا ہے اہلحدیث نے سو بعضوں نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی

[1] درّوں......: دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ یا بمعنی گھاٹی۔ (حافظ)

ہلال بن یوسف سے جو مروی ہے عمرو بن راشد سے وہ روایت کرتے ہیں وابصہ سے صحیح تر ہے اور کہا بعضوں نے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن ابی الجعد سے وہ وابسہ بن معبد سے صحیح تر ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ نزدیک میرے زیادہ صحیح ہے روایت سے عمرو بن مرہ کی اس واسطے کہ مروی ہیں بہت حدیثیں ہلال بن یساف سے وہ زیاد بن ابی الجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے زیاد بن ابی الجعد نے ان سے وابصہ نے کہا وابصہ نے بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے سو حکم کیا آنحضرت ﷺ نے اس کو دوبارہ پڑھنے کا۔ کہا عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جب کوئی نماز پڑھے صف کے پیچھے اکیلا تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

۱٦٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رَجُلٌ

باب: اس بیان میں جو نماز پڑھے اور ایک آدمی اس کے ساتھ ہو

۲۳۱۔۲۳۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۲۳۱۔۲۳۲: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات سو کھڑا ہوا میں ان کی بائیں طرف سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میرا اور کھینچ لیا مجھ کو داھنی طرف۔

ف: اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے جو ان کے بعد تھے کہتے ہیں جب مقتدی اکیلا ہو تو داھنی طرف امام کے کھڑا ہو۔

۱٦٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيَ مَعَ الرَّجُلَيْنِ

باب: اس شخص کے بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے

۲۳۳: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا۔

۲۳۳: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوں ہم تین اشخاص تو آگے بڑھ جائے ایک ہم میں کا۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب ہوں تین آدمی تو دو پیچھے کھڑے ہوں امام کے، روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے امامت کی علقمہ اور اسود کی سو کھڑا کیا ایک کو داہنے اور دوسرے کو بائیں اور روایت کیا اس بات کو نبی ﷺ سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسمٰعیل بن مسلم میں کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

۱۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَمَعَهٗ رِجَالٌ وَنِسَآءٌ

باب: بیان میں اس کے کہ جو امامت کرے بہت مردوں اور عورتوں کی

۲۳۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

۲۳۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ان کی دادی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کھانے کی کہ پکایا تھا سو کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کھڑے ہو نماز پڑھیں ہم تمہارے ساتھ کہا انسؓ نے لے کر کھڑا ہوا میں ایک بوریا اپنا کہ کالا ہو گیا تھا بہت رہنے سے دھویا میں نے اس کو پانی سے سو کھڑے ہوئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صف باندھی اس پر میں نے اور یتیم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور بڑی بی نے ہمارے پیچھے تو نماز پڑھی دو رکعت پھر پھرے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہتے ہیں جب امام کے ساتھ ایک مرد ایک عورت کھڑے ہوں تو مرد امام کی داہنی طرف اور عورت دونوں کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعضے لوگوں نے اس حدیث سے کہ جب ہو اکیلا صف کے پیچھے تو نماز اس کی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا جو انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس کی نماز کچھ حساب میں نہیں تو انس رضی اللہ عنہ گویا اکیلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور یہ بات نہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا کیا یتیم کو انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتے تو انس رضی اللہ عنہ کو داہنی طرف کھڑا کرتے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں پڑھی نفل تھے کہ برکت کے لئے پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے[1]۔

۱۷۱: بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

باب: اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کس کی بہتر ہے؟

۲۳۵: عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَآءً

۲۳۵: روایت ہے اوس بن ضمعج سے کہا سنا میں نے ابا مسعود انصاری سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہؐ نے امامت کرے قوم کی جو سب سے زیادہ پڑھتا ہوں کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قراءت میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ جانتا ہوں سنت یعنی حدیث پھر اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جس کا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جائے مرد اپنی حکومت کی جگہ میں یعنی جو شخص کہیں حکومت

[1] مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل میں بھی جائز ہے اور خصوصیت رمضان کی بھی نہیں کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے اور چلپی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔

رکھتا ہو یا اپنے گھر میں ہو تو دوسرا شخص اس کی امامت نہ کرے اور نہ بیٹھے کوئی کسی کی مسند اور عزت کی جگہ میں اس کے گھر میں مگر اسکے حکم سے۔

ف : اور محمود نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن نمیر نے اکبرہم کے عوض اقدمہم سنا کہا اور مطلب دونوں کا ایک ہے اور اس باب میں ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں مستحق امامت کا وہی ہے جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دے صاحب خانہ امامت کرے اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مقتدی نہ بنایا جائے کوئی آدمی اپنے گھر میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص اس کی مسند پر مگر اس کی اجازت سے تو یقین رکھتا ہوں میں کہ جب اجازت دی اس نے تو جائز ہوگئی دونوں باتیں یعنی امامت اور بیٹھنا کسی میں مضائقہ نہیں۔

۱۷۲: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

باب: اس بیان میں کہ جب امامت کرے کوئی تم میں کا تو تخفیف کرے قراءت میں

۲۳۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ ۔

۲۳۶: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امامت کرے تم میں کا آدمیوں کی تو تخفیف کرے قراءت میں کہ اس میں چھوٹا بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور ضعیف اور بیمار بھی اور جب پڑھے اکیلا تو جیسے چاہے پڑھے۔

ف : اور اس باب میں عدی بن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبداللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس ؓ سے بھی روایت ہے' کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ ؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ دراز نہ کرے امام نماز کو خوفِ مشقت سے بنظر ضعیف اور بوڑھے اور مریض کے اور ابو الزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے اور اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز مدینی ہیں کنیت ان کی ابو داؤد ہے۔

۲۳۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِيْ تَمَامٍ ۔

۲۳۷: روایت ہے انسؓ سے کہا رسول اللہؐ سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھنے والے تھے اور بہت پوری یعنی حالت امامت میں نبیؐ قراءت تھوڑی کرتے مگر رکوع و سجدہ بخوبی تمام ہوتا۔ ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَحْرِيْمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِيْلِهَا

باب: بیان میں تحریم نماز اور تحلیل اس کی کے

۲۳۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ

۲۳۸: روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام پھیرنا

وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَلَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَةٍ فِيْ فَرِيْضَةٍ اَوْ غَيْرِهَا ۔

ہے اور اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے الحمد اور سورۃ فرض نماز ہو یا سوا اس کے۔

ف : اس باب میں علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور حدیث علی بن ابی طالب کی بہت عمدہ ہے اسناد کی رُو سے اور زیادہ صحیح ہے۔ ابی سعید کی حدیث سے اور لکھ چکے ہم اس حدیث کو کتاب الوضو میں اور اسی پر عمل ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور جوان کے بعد تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا کہ تحریم نماز کی تکبیر ہے اور آدمی داخل نہیں ہوتا نماز میں مگر تکبیر سے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے ابوبکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے فرماتے تھے اگر شروع کرے آدمی نوّے ناموں سے اللہ کے نماز کو اور تکبیر نہ کہے تو جائز نہ ہوگی اور اگر حدث کرے سلام سے پہلے تو حکم کرتا ہوں میں کہ وضو کرے پھر پھرے اپنے مکان کی طرف اور سلام پھیرے اور نماز اس کی اپنے حال پر ہے یعنی اس میں کچھ خلل نہیں آیا اور نام ابونضرہ کا منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ ❶

۱۷۴: بَابُ فِيْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ

باب : بیان میں اُنگلیاں کھلی رکھنے کے تکبیر اولیٰ کے وقت

۲۳۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ ۔

۲۳۹: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولیٰ کہتے نماز کی خوب کھلی رکھتی انگلیاں اپنی۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے کتنے لوگوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے لگتے بلند کرتے دونوں ہاتھ خوب کھینچ کر اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت کے اور خطا کی ابن یمان نے اس روایت میں۔

۲۴۰: عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا ۔

۲۴۰: روایت ہے سعید بن سمعان سے کہا سنا میں نے اباہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ خوب کھول کر۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے کہا عبداللہ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطاء ہے۔

۱۷۶۵: بَابُ فِيْ فَضْلِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

باب : تکبیر اولیٰ کی فضیلت میں

---

❶ **مترجم** : کہتا ہے تکبیر اولیٰ کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اس سے کھانا پینا اور سب مفسدات نماز حرام ہو جاتے ہیں اور تحریم کے معنی ہیں حرام کرنا کسی چیز کا' سلام کو تحلیل فرمایا کہ اس سے وہ سب کام حلال ہو جاتے ہیں اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہے۔

۲۴۱ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِىْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَآءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ۔

۲۴۱: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نماز پڑھی چالیس دن جماعت سے خالص اللہ کے واسطے کہ پاتا رہا تکبیر اولیٰ لکھی جائیں اس کے لئے دو نجاتیں ایک نجات دوزخ سے دوسری نفاق سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے مروی ہے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا سلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے اور مروی ہے یہ حبیب بن ابی حبیب بجلی سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہیں کا قول روایت کیا ہم سے ہناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہمان سے انہوں نے حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قول انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور روایت کیا اسمٰعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور مرسل ہے یعنی بیچ میں ایک راوی چھوٹ گیا ہے کہ عمارہ بن غزیہ نے نہیں پایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو۔

۱۷۶ :بَابُ مَايَقُوْلُ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب : افتتاحِ نماز کی دُعاؤں کا

۲۴۲ :عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔

۲۴۲: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو تکبیر کہتے پھر کہتے سبحانک سے غیرک تک اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے تو اللہ سب تعریف تجھی کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے پھر کہتے اللہ اکبر کبیراً یعنی اللہ بہت بڑا ہے نہایت بڑائی والا' پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کے ساتھ شیطان راندہ ہوئے سے اس کے وسواس اور تکبر اور سحر سے۔

ف :اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی زیادہ مشہور ہے اس باب میں اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے اہل علم سے اس حدیث سے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھے:
((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ)) اور معنی ان کلمات کے ابھی اوپر گزرے اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابی سعید کے اور یحییٰ بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی میں اور احمد کہتے تھے یہ حدیث صحیح نہیں۔

۲۴۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا

۲۴۳: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا انہوں نے

افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے نماز تو پڑھتے سبحانک سے آخر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھ کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں مانتے مگر اسی سند اور اور کلام کیا گیا ہے حارثہ کے حافظہ میں اور ابوالرجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

۱۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ترکِ جہر میں

۲۴۴: عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اَقُوْلُ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ فَقَالَ لِی اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْغَضَ اِلَيْهِ الْحَدَثُ فِی الْاِسْلَامِ يَعْنِیْ مِنْهُ وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقُوْلُهَا فَلَا تَقُلْهَا اِذَا اَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾۔

۲۴۴: روایت ہے عبداللہ بن مغفل کے بیٹے سے کہا سنا میرے باپ نے مجھ کو نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے سو فرمایا اے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہے اور بہت بچ تو نئی بات سے اور کہا ابن عبداللہ نے میں نے کسی کو نہیں دیکھا دشمن نئی بات نکالنے کا اسلام میں ان سے زیادہ اصحابِ رسولؐ میں اور کہا ان کے باپ نے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ کے ساتھ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ سو نہیں سنا میں نے ان میں سے کسی کو کہ پڑھتے ہوں بسم اللہ آواز سے تو بھی نہ پڑھ بلکہ جب نماز پڑھے تو شروع کر قراءت کو الحمد للہ رب العالمین سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا' انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم وغیرہ اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کہ تجویز نہیں کرتے زور سے پڑھنا بسم اللہ کا اور کہتے ہیں چپکے سے پڑھ لے اپنے دل میں۔

۱۷۸: بَابُ مَنْ رَاَی الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب: بسم اللہ کے جہر میں

۲۴۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۲۴۵: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو یعنی قراءت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے نہیں اسناد اس کی خوب قوی اور قائل ہوئے ہیں اس کے کئی علماء صحابہ سے ان میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے تجویز کرتے ہیں پکار کر بسم اللہ پڑھنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور اسمٰعیل بن حماد اور وہ سلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں۔

١٧٩: بَابُ فِیْ اِفْتِتَاحِ الْقِرَأْۃِ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

باب: قراءت شروع کرنے کا الحمد للہ رب العالمین سے

٢٤٦: عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ یَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَأْۃَ بِالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

٢٤٦: روایت ہے انس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب شروع کرتے قراءت الحمد للہ رب العالمین سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور اسی پر عمل تھا علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد تھے سب شروع کرتے تھے قراءت الحمد للہ رب العالمین سے اس طرح پر ہے کہ قراءت سورۃ فاتحہ اور سورتوں سے پہلے ہوتی ہے نہ یہ کہ وہ لوگ زور سے نہ پڑھتے ہوں اور شافعی ہمیشہ شروع کرتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑھے بسم اللہ جب پکار کر کرے قراءت۔

١٨٠: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

اس بیان میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر فاتحہ الکتاب کے

٢٤٧: عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔

٢٤٧: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین وغیرہ ہیں کہتے ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحۃ الکتاب کے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

١٨١: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّاْمِیْنِ

باب: آمین کے بیان میں

٢٤٨: عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَرَاَ ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ وَقَالَ اٰمِیْنَ وَمَدَّبِھَا صَوْتَہٗ۔

٢٤٨: روایت ہے وائل بن حجر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا انہوں نے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ پھر کہی آمین خوب لمبی کر کے آواز اپنی۔

ف : اور اس باب میں علی اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے اور یہی قول ہے

کتنے لوگوں کا علماء صحابہ اور تابعین سے اور جو ان کے بعد تھے تجویز کرتے ہیں کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز کو آمین کے ساتھ اور چپکے سے نہ کہے اسے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے باپ وائل سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا **غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ** پھر کہا آمین اور چپکے سے کہا آمین کو کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے اس باب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے' ایک تو کہا حجر ابی العنبس اور وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت ان کی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اس میں علقمہ بن وائل اور نہیں ہے اس میں عن علقمہ اور وہ تو حجر بن العنبس عن وائل بن حجر ہے اور کہا: وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ اور وہاں مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ ہے کہا ہے ابوعیسیٰ نے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کیا علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے انہوں نے نبی ﷺ سے جیسی حدیث سفیان کی ہے سلمہ بن کہیل سے۔

۱۸۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّامِيْنَ

۲۴۹ ـ ۲۵۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ـ

باب: آمین کی فضیلت کے بیان میں

۲۴۹ ـ ۲۵۰ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ جس کی آمین برابر ہو جائے ملائکہ کی آمین سے بخشے جائینگے اگلے گناہ اسکے۔ **ف** : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے' صحیح ہے۔

۱۸۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ السَّكْتَتَيْنِ

۲۵۱ : عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ اُبَيٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَاهَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهِ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَرَاَ ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ قَالَ

باب: بیان میں دو سکتوں کے یعنی دو بار چپ رہنے کے

۲۵۱ : روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کئے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اعتراض کیا اس پر عمران بن حصین نے اور کہا ہم نے تو یاد کیا ہے ایک ہی سکتہ سو لکھا ہم نے ابن ابی کعب کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی نے کہ یاد رکھا ہے سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے کب ہوتے تھے وہ سکتے؟ کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر اولیٰ کے بعد اور جب وہ فارغ ہوتے قراءت سے پھر کہا بعد اس کے اور جب کہتے ولا الضالین یعنی جب بھی ایک سکتہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا ان کو

وَكَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ اَنْ يَسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ اِلَيْهِ نَفَسُهُ۔

جب فارغ ہوتے قراءت سے چپ رہنا یہاں تک کہ ٹھہر جائے سانس۔

ف : اوراس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کے لئے سکتہ کرنا بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فراغِ قراءت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق اور ہمارے اصحاب کا۔

۱۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

باب : نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں

۲۵۲: عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔

۲۵۲: روایت ہے قبیصہ بن ھلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بایاں ہاتھ داہنے سے۔

ف : اوراس باب میں روایت ہے وائل بن حجر سے اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے کہتے تھے کہ رکھے ہاتھ داہنا اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعضوں نے کہ رکھے ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعضوں نے رکھے ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام زید بن قنافہ طائی ہے۔

۱۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب : اللہ اکبر کہنے کے بیان میں رکوع اور سجدے کے وقت

۲۵۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ۔

۲۵۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے ہر جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے وقت یا اٹھنے کے وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ف : اوراس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابی مالک اشعری اور ابی موسیٰ اور عمران بن حصین اور وائل بن حجر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مسعود کی حسن ہے اور صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم وغیرہ ہیں اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور عامہ فقہاء اور علماء سے۔ رحمۃ اللہ علیہم

۲۵۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ

۲۵۴: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ

يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِيْ۔

علیہ وسلم تکبیر کہتے جھکتے وقت یعنی رکوع وسجدے کی طرف۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔ کہتے ہیں تکبیر کہے آدمی جھکتے وقت رکوع اور سجدے میں۔

١٨٦ : بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

باب : دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت

۲۵۵ : عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَزَادَ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۲۵۵ : روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ برابر ہو جاتے دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور زیادہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے فضل بن صباح بغدادی نے ان سے سفیان بن عیینہ نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل ابن حجر اور مالک بن حویرث اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسیٰ اور جابر اور عمیر لیثی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں بعض علماء صحابہ جیسے ابن عمر اور جابر بن عبداللہ اور ابوہریرہ اور انس اور ابن عباس اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبداللہ اور سعید بن جبیر وغیرہم اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اور کہا عبداللہ بن مبارک نے ثابت ہوئی ہے حدیث اس شخص کی جو رفع الیدین کرتا ہے اور ذکر کیا حدیث زہری کو سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت۔ روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن عبدہ آملی نے ان سے وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبدالملک نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے۔

۲۵۶ ۔ ۲۵۷ : عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ۔

۲۵۶ ۔ ۲۵۷ : روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا نہ پڑھوں میں تمہارے واسطے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے براء بن عازب سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا۔

۱۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ فِی الرُّکُوْعِ

باب: دو ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے بیان میں وقت رکوع کے

۲۵۸: عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّکَبَ سُنَّتْ لَکُمْ فَخُذُوْا بِالرُّکَبِ۔

۲۵۸: روایت ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے کہا انہوں نے کہا ہم کو عمر بن خطابؓ نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے واسطے تمہارے پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے سعد اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی مسعود سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔ نہیں اس میں اختلاف مگر جو مروی ہے ابن مسعود سے اور بعض ان کے اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اور وہ منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتے تھے پھر منع ہوا ہم کو اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابویعفور سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے اس بات کو[1]۔

۱۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَنَّهٗ یُجَافِیْ یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ فِی الرُّکُوْعِ

دونوں ہاتھ پسلیوں سے دُور رکھنے کے بیان میں رکوع کے وقت

۲۵۹ ـ ۲۶۰: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْحُمَیْدٍ وَاَبُوْ اُسَیْدٍ وَسَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَکَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ کَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَیْهِمَا وَوَتَّرَ یَدَیْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَیْهِ۔

۲۵۹ ـ ۲۶۰: روایت ہے عباس بن سہل سے کہا جمع ہوئے ابوحمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ سو ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پس کہا ابوحمید نے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سو رکھا دونوں ہاتھوں کو دونوں زانوؤں پر گویا وہ پکڑے ہوئے تھے ان کو اور کمان کی زرہ بنایا دونوں ہاتھوں کو اپنے اور دور رکھا دونوں پسلیوں سے۔

ف: اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے کہ دور رکھے آدمی دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے رکوع اور سجود میں۔

۱۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّسْبِیْحِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: بیان میں رکوع و سجود کی تسبیح کے

[1] مترجم کہتا ہے تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھ جوڑ کر زانوؤں کے اندر دبا لینے کو اور یہ اول اسلام میں تھی اس کے بعد منسوخ ہوئی۔ اب رکوع میں حکم ہے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔

۲۶۱: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ ذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ۔

۲۶۱: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رکوع کرے کوئی تم میں کا تو کہے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار سو تمام ہو گیا رکوع اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور کہا سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ تو تمام ہو گیا سجدہ اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔

ف: اور اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لئے کہ عوف بن عبداللہ بن عتبہ نے نہیں ملاقات کی ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا دوست رکھتے ہیں کہ کم نہ کرے کوئی آدمی رکوع اور سجدے میں تین تسبیح سے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ مستحب ہے امام کو پانچ تسبیحیں کہنا کہ پائیں مقتدی لوگ تین تسبیحیں اور ایسا ہی کہا اسحٰق بن ابراہیم نے۔

۲۶۲: عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ۔

۲۶۲: روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو کہتے تھے حضرت ﷺ اپنے رکوع میں سبحان اللہ ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ اور جب آتے آیت رحمت پر تو ٹھہرتے اور سوال کرتے اور جب آتے آیت عذاب پر تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے شعبہ نے۔

۱۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: بیان میں قراءت منع ہونے کے رکوع اور سجدے میں

۲۶۳ ـ ۲۶۴: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ۔

۲۶۳-۲۶۴: روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے مکروہ کہا ہے قرآن پڑھنا رکوع اور سجدے میں۔

۱۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ لَا يُقِيْمُ

باب: بیان میں اس شخص کے جو پیٹھ سیدھی نہ کرے

صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ
رکوع اور سجدے میں یعنی بخوبی نہ ٹھہرے

۲۶۵: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا يَعْنِیْ صُلْبَهٗ فِی الرُّكُوْعِ وَفِی السُّجُوْدِ۔

۲۶۵: روایت ہے ابی مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کام نہیں آتی نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے اس میں یعنی پیٹھ کو سجدے اور رکوع میں۔

ف: اس باب میں علی بن شیبان اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اور رفاعہ زرقی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور جو ان کے بعد تھے ضرور جانتے ہیں کہ سیدھا کرے آدمی پشت کو رکوع وسجود میں اور کہا شافعی احمد اور اسحٰق نے جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں تو نماز اس کی فاسد ہے اس حدیث کی رو سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں درست ہے نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سنجرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۱۹۲: بَابُ مَايَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ
باب: اس بیان میں کہ جب سر اٹھائے رکوع سے تو کیا پڑھے؟

۲۶۶: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْاَ مَابَيْنَهُمَا وَمِلْاَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔

۲۶۶: روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر اٹھاتے رکوع سے تو سمع اللہ سے بعد تک پڑھتے اور معنی اس کے یہ ہیں: سنی اللہ نے اس کی بات جس نے تعریف کی اس کی اے رب ہمارے تجھی کو تعریف ہے آسمان زمین بھر کی اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جتنی چاہے تو بعد اس کے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جحیفہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی کہ اسی دعا کو پڑھے فرض اور نفل میں اور کہا بعض اہل کوفہ نے یہ نفل میں پڑھے فرض میں نہیں۔

۱۹۳: بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ
دوسرا باب اسی بیان میں

۲۶۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۲۶۷: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کہو ربنا ولک الحمد۔ سو جس کا کہنا برابر ہو گیا فرشتوں کے کہنے سے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف . کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے کہ کہے سمع الله لمن حمده اور کہے جو پیچھے اس کے ہے ربنا ولك الحمد اور یہی کہتے ہیں احمد کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے جو امام کے پیچھے ہے۔ سمع الله لمن حمده و ربنا لك الحمد جیسا کہتا ہے امام اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا۔

۱۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب: بیان میں زانو رکھنے کے ہاتھوں سے پہلے سجدہ میں

۲۶۸عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

۲۶۸: روایت ہے وائل بن حجر سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سجدہ کرتے تو رکھتے دونوں زانو اپنے ہاتھوں سے پہلے یعنی زمین پر اور جب اٹھتے تو اٹھاتے ہاتھ زانو سے پہلے۔

ف : اور زیادہ کیا حسن بن علی نے اپنی روایت میں کہا یزید بن ہارون نے اور نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث کہا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی یہ حدیث اس نے سوا شریک کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ رکھے آدمی زانو اپنے پہلے پر ہاتھ رکھنے سے اور جب اٹھے تو اٹھائے ہاتھ اپنے پیشتر زانوؤں سے اور روایت کیا ہمام نے عاصم سے اس حدیث کو مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں وائل بن حجر کا۔

۱۹۵: بَابُ اٰخَرُ مِنْهُ

دوسرا باب اِسی بیان میں

۲۶۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ۔

۲۶۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے کیا قصد کرتا ہے ایک تم میں کا سو بیٹھ جاتا ہے اپنی نماز میں جیسے بیٹھتا ہے اونٹ یعنی ہاتھ زمین پر پہلے رکھ دینا سجدے کے وقت میں اس کو بہت مشابہت دی اونٹ کے بیٹھنے سے کہ وہ بھی پہلے آگے کے پیروں کو بیٹھنے کے لئے جھکاتا ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو روایت سے ابی الزناد کی مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے۔

۱۹۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

باب: پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کے بیان میں

۲۷۰: عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ

۲۷۰: روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے خوب جماتے اپنی ناک اور پیشانی کو زمین میں اور دُور رکھتے ہاتھوں کو پسلیوں سے اور رکھتے ہتھیلیاں زمین پر دونوں شانوں کے

كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ۔ مقابل۔

ف : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور وائل بن حجر اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی حمید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سجدہ کرے آدمی پیشانی اور ناک پر سو اگر سجدہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک نہ لگائے تو کہا ایک قوم نے علماء سے کافی ہے اس کو اور کہا اور لوگوں نے کہ کافی نہیں ہوتا جب تک سجدہ نہ کرے پیشانی اور ناک دونوں پر۔

۱۹۷: بَابُ مَاجَاءَ أَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ

باب: اس بیان میں جب سجدہ کرے آدمی تو منہ کہاں رکھے؟

۲۷۱: عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ۔

۲۷۱: روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا پوچھا میں نے براء بن عازب سے کہاں رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ جب سجدہ کرتے تو جواب دیا انہوں نے کہ دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور ابی حمید سے اور روایت براء کی حسن ہے غریب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے ہاتھ کانوں کے پاس رہیں۔

۱۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي السُّجُودِ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ

باب: اس بیان میں کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہے

۲۷۲: عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ ۔

۲۷۲: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب سجدہ کرتا ہے بندہ سجدہ کرتے ہیں اس کے ساتھ سات جوڑ یعنی سات عضو منہ اس کا اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدم اس کے۔

ف : اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ان کا۔

۲۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَآءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ ۔

۲۷۳: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا سات عضو پر اور حکم ہوا کہ بال اور کپڑے نہ اٹھائیں یعنی سجدے کے وقت۔ ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

باب: سجدے میں اعضاء الگ الگ رکھنے کے بیان میں

۲۷۴: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ

۲۷۴: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم الخزاعی سے وہ روایت

قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِىْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّىْ فَصَلّٰى قَالَ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَتَىِ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ وَرَئِیْ بَيَاضَهٗ۔

کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا میں تھا اپنے باپ کے ساتھ قاع میں کہ (کہ چٹیڑ زمین کو بولتے ہیں) بمقام نمرہ میں پس گزرے کچھ سوار یکا یک رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھتے تھے اور میں نظر کرتا تھا ان کی بغلوں کی سفیدی کو جب سجدہ کرتے تھے اور دیکھتا تھا چمک اس کی۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن بحینہ اور جابر اور احمد بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور ابی مسعود اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور عدی بن عمیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن اقرم کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر داؤد بن قیس کی روایت سے اور نہیں جانتے عبداللہ بن اقرم سے کوئی روایت نبی ﷺ سے سوائے اس حدیث کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور احمر بن جزء ایک مرد ہیں صحابہ سے کہ ان کی ایک ہی حدیث ہے عبداللہ بن ارقم زہری کاتب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور عبداللہ بن اقرم خزاعی کی نہیں معلوم ہوتی مگر یہی روایت ہے نبی ﷺ سے۔

٢٠٠: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِعْتِدَالِ فِی السُّجُوْدِ

باب: سجدے میں اعتدال کے بیان میں

٢٧٥ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُ كُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ۔

٢٧٥: روایت ہے جابر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے تم میں کا کوئی تو اعتدال کرے اور نہ بچھائے اپنی بانہیں کتے کی طرح۔

ف: اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل اور براء اور انس اور ابی حمید اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اختیار کرتے ہیں اعتدال سجدے میں اور مکروہ کہتے ہیں بدن بچھا دینے کو کتے یا درندے کی مانند۔

٢٧٦: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِی الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ۔

٢٧٦: روایت ہے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتدال کرو سجدے میں اور نہ بچھائے کوئی تم میں کا اپنی بانہیں نماز میں کتے کی طرح۔ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے۔

٢٠١: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِی السُّجُوْدِ

باب: اس بیان میں کہ سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور قدم کھڑے رہنا چاہیے

٢٧٧: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ

٢٧٧: روایت ہے عامر بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر

وَنَصْبِ الْقَدَمَیْنِ ۔ رکھنے کا اور دونوں پیر کھڑے رکھنے کا۔

ف : کہا عبداللہ نے کہا معلّٰی نے روایت کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے ان سے محمد بن عجلان نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد نے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا مانند اوپر کی حدیث کے اور نہیں ذکر کیا اس میں عامر بن سعد کے باپ کا کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یحیٰی بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور یہ روایت مرسل ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے وہیب کی حدیث سے اور ان پر اجماع ہے اہل علم کا اور مختار ہے سب کے نزدیک۔

۲۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ

باب : بیان میں پیٹھ سیدھا کرنے کے جب سر اُٹھائے سجدے اور رکوع سے

۲۷۸ ۔ ۲۷۹ : عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ ۔

۲۷۸۔۲۷۹ : روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی کہ جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر کو رکوع سے اور جب سجدہ کرتے اور جب اٹھاتے سر سجدے سے تو ان سب میں دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسے سب میں حضرت ﷺ برابر ٹھہرتے تھے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّبَادِرَ الْاِمَامُ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب : اس بیان میں کہ رکوع وسجود امام سے پہلے کرنا حرام ہے

۲۸۰ ۔ ۲۸۱ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَسْجُدَ ۔

۲۸۰۔۲۸۱ : روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہا روایت کی ہم سے براء نے اور وہ کچھ جھوٹے نہیں کہا براء نے جب نماز پڑھتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور اٹھاتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر رکوع سے تو نہ جھکاتا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ جب تک سجدے میں نہ جا چکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدہ کرتے ہم۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب جیوش اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ مقتدی امام کی تابعداری کرے ہر کام میں اور نہ رکوع کرے مگر جب امام رکوع میں جا چکے اور نہ اٹھائے سر مگر جب امام اٹھا چکے اور ہم کو معلوم نہیں کہ اس میں کسی کا اختلاف ہو۔

٢٠٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: کراہیت اقعاء کی دونوں سجدوں کے بیچ میں

(اور اقعاء کے معنی آگے آتے ہیں)

۲۸۲: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَلِيُّ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۲۸۲: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ! میں دوست رکھتا ہوں تمہارے لئے جو دوست رکھتا ہوں اپنے لئے اور برا جانتا ہوں تمہارے لئے جو برا جانتا ہوں اپنے لئے اقعاء نہ کر دونوں سجدوں کے بیچ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اس کو کہ روایت کی ہو علی رضی اللہ عنہ سے مگر ابی اسحٰق نے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور ضعف کہا ہے بعض اہل علم نے حارث اعور کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں اقعاء کو اور اس باب میں روایت ہے انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے ①۔

٢٠٥: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

باب: رخصتِ اقعاء کے بیان میں

۲۸۳: عَنْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ طَاؤُسًا يَقُوْلُ قُلْتَ نَالِا بْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ۔

۲۸۳: روایت ہے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھ کو ابو الزبیر نے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہتے تھے کہ ہم نے ابن عباسؓ سے کیا فرماتے ہیں آپ اقعاء کرنے میں دونوں قدموں پر؟ کہا یہ سنت ہے کہا ہم نے اسے ظلم جانتے ہیں ساتھ آدمی کے فرمایا ابن عباسؓ نے بلکہ وہ سنت ہے تمہارے نبی کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور گئے ہیں بعض علماء اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی طرف کہ نہیں جانتے ہیں اقعاء میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے بعض علماء اور فقہاء اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتے ہیں اقعاء کو درمیان دونوں سجدوں کے ②۔

٢٠٦: بَابُ مَايَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے بیچ کی دُعا کا

۲۸۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

۲۸۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ کہتے تھے دونوں سجدوں کے بیچ میں اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ! بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور پورا کر میرے نقصان کو اور ہدایت کر مجھ کو اور رزق دے مجھ کو۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن خلال نے ان سے یزید بن ہارون نے ان سے زید بن حباب نے ان سے کامل ابو العلاء نے اوپر کی حدیث کی مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ایسے ہی مروی ہے علی سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور یہ جائز ہے فرض اور نفل میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث کامل ابی العلاء سے مرسلاً۔

---

① اقعاء اسے کہتے ہیں کہ دونوں سرین زمین پر رکھے اور دونوں پیر کھڑے کرے اور ہاتھ زمین پر رکھے۔

② اقعاء سے مراد پیر کے دونوں پنجوں کو کھڑے رکھ کر اس پر بیٹھنا ہے جلسے میں۔

٢٠٧: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِعْتِمَادِ فِی السُّجُوْدِ

باب: ٹیکا کرنے کا سجدہ میں

۲۸۵ ـ ۲۸٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اشْتَکٰی اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَیْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِیْنُوْا بِالرُّکَبِ۔

۲۸۵ تا ۲۸٦: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا بیان کی صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف سجدہ کی جب جدا رکھے اعضاء یعنی کہنیاں گھٹنوں سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لو گھٹنوں سے یعنی کہنیاں گھٹنوں پر رکھ لو کہ تکلیف کم ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے کہ لیث نے روایت کی ابوالعجلان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان بن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے سمی سے انہوں نے نعمان سے جو بیٹے ہیں ابی عیاش کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت ان کی زیادہ صحیح ہے لیث کی روایت سے۔

٢٠٨: بَابُ کَیْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ

یہ باب ہے اس بیان میں کہ سجدہ سے کیونکر اٹھنا چاہیے؟

۲۸۷: عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اللَّیْثِیِّ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَکَانَ اِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا۔

۲۸۷: روایت ہے مالک بن حویرث سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے تو جب ہوتے طاق رکعت میں یعنی پہلی یا تیسری میں تو نہ اٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ لیتے یہ جلسہ استراحت ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے۔

٢٠٩: بَابُ مِنْهُ اَیْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

۲۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَضُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ۔

۲۸۸: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے نماز میں دونوں قدموں کے سروں پر یعنی پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر اٹھ کھڑے ہوتے اور بعد سجدہ کے بیٹھتے نہ تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی اٹھ کھڑا ہو انگلیوں پر زور دے کر یعنی بغیر بیٹھنے کے اور خالد بن عباس ضعیف ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور ان کو خالد بن الیاس بھی کہتے ہیں اور صالح مولیٰ التومہ وہ صالح بیٹے ابوصالح کے ہیں اور ابوصالح کا نام نبہان[1] مدنی ہے۔

---

[1] پہلی ن پھر ب ہے

۲۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے بیان میں

۲۸۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَنْ نَقُوْلَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۲۸۹: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سکھلایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کے بعد کہ کہیں التحیات سے آخر دعا تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبان کی اللہ کے واسطے اور عبادتیں بدن کی اور مال کی بھی' سلام ہے تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی اور سلام ہے ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور ابوموسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے باب میں اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا۔

۲۱۱: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

۲۹۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ. اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

۲۹۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے تھے ہم کو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبان کی برکت والیاں سب عبادتیں بدن کی پاکیزہ اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہے تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی سلام ہے ہم پر اور سب نیک بندوں پر اللہ کے گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں خدا کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن حمید رداسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے مانند لیث کے اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ گئے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف۔

۲۱۲: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُخْفِي التَّشَهُّدَ

باب چپکے سے تشہد پڑھنے کے بیان میں

۲۹۱: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفِيَ التَّشَهُّدَ۔

۲۹۱: روایت ہے عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنت ہے چپکے سے تشہد پڑھنا۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

۲۱۳: بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے بیٹھنے کی ترغیب میں

۲۹۲: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِيْ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ۔

۲۹۲: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آیا میں مدینے میں کہ دیکھوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جب بیٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تشہد میں بچھایا بایاں پیر اور رکھا بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر اور کھڑا رکھا داہنا پیر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

۲۱۴: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

۲۹۳: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ ۔

۲۹۳: روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اُسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا، سو ابوحمید بولے میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب بیٹھتے یعنی تشہد میں بچھاتے بایاں پیر اور رکھتے سیدھے پیر کی انگلیاں قبلے کی طرف اور سیدھی ہتھیلی سیدھے زانو پر اور بائیں ہتھیلی بائیں زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہتے ہیں بیٹھے اخیر تشہد میں سرین پر اور سند لائے ابی حمید کی حدیث کو اور کہتے ہیں بیٹھے پہلے تشہد میں بائیں پیر پر کھڑا رکھے داہنا۔

۲۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِشَارَةِ [فِي التَّشَهُّدِ]①

باب: تشہد میں اشارہ کرنے کے بیان میں

۲۹۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ اُصْبُعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْبِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ ۔

۲۹۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے نماز میں رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھے زانو پر اور اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے دعا کرتے اس سے اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر کھولے ہوئے انگلیاں اس کی زانو پر۔

① مترجم نسخے میں اس جگہ فقط باب ماجاء فی الاشارۃ ہی تحریر ہے لیکن بمطابق عربی نسخہ بریکٹ میں فی التشہد کا اضافہ نقل کیا گیا۔ (حافظ)

ف : اوراس باب میں عبداللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ مروی ہو عبیداللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے کہ اختیار کرتے ہیں اشارہ کرنا تشہد میں اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا۔

۲۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلٰوةِ

باب : نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں

۲۹۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

۲۹۵: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے سیدھے طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی۔

ف : اوراس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ سے، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا۔

۲۱۷: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

۲۹۶: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا ۔

۲۹۶: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے نماز میں مُنہ کے سامنے پھر پھیرتے داھنی طرف تھوڑا سا۔

ف : اوراس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اہل شام زہیر بن محمد سے منا کر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی ان سے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شائد کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہے جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ ان کا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے ہیں اس کے بعض اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کے اور زیادہ صحیح روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا چاہے ایک سلام پھیرے چاہے دو۔

۲۱۸: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

باب : اس بیان میں کہ حذفِ سلام سنت ہے

۲۹۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ

۲۹۷ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حذفِ

قَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ یَعْنِیْ اَنْ لَّا یَمُدَّہٗ مَدًّا۔

سلام سنت ہے کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی[1] مد نہ کر تو اس میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علماء اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا کہ تکبیر جزم ہے یعنی دونوں کے اخیر میں مد نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور ہقل کاتب تھے اوزاعی کے۔

۲۱۹: بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوۃِ

باب: اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے؟

۲۹۸ ۔ ۲۹۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَایَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

۲۹۸ ۔ ۲۹۹: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابومعاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اس میں کہا: تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم اور مغیرہؓ بن شعبہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے: لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے، وہ کوئی شریک نہیں اس کا ملک اسی کا ہے تعریف اسی کی ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے یا اللہ! کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنے والے کی اور یہ بھی پڑھتے: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کی جو پروردگار ہے عالموں کا۔

۳۰۰: ثَوْبَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

۳۰۰: روایت ہے ثوبان سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنے کا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے: اَنْتَ السَّلَامُ ... سے آخر تک اور معنی اس کے اسی باب میں گزرے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

[1] ورحمۃ اللہ کہتے وقت ''ہ'' ورہ'' پر وقف کیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا یہ کہ اس حروف مدہ کو زیادہ کھینچا جائے۔

۲۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

باب: نماز سے پھرنے کے بیان میں داہنی طرف خواہ بائیں طرف

۳۰۱: عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعاً عَلٰى يَمِيْنِهِ وَعَلٰى شِمَالِهِ۔

۳۰۱: روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داھنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی تو داھنی طرف تو داھنی طرف پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف۔

۲۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ

باب: پوری نماز کی ترکیب میں

۳۰۲: عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهُ اِذَا جَآءَهُ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهِ عليه وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلٰوتَهُ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاَرِنِيْ وَعَلِّمْنِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِيْبُ وَاُخْطِئُ

۳۰۲: روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں ایک دن کہا رفاعہ نے اور ہم بھی ان کے پاس تھے اتنے میں آیا ایک مرد دیہاتی سا سو نماز پڑھی بہت ہلکی نماز پھر پھرا اور سلام کیا نبی ﷺ پر سو فرمایا نبی ﷺ نے اور تجھ پر بھی یعنی تجھ پر بھی سلام ہے پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو پھرا وہ مرد اور پھر نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا پھر جواب دیا آپ ﷺ نے ویسا ہی اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی دو بار ایسا ہوا یا تین بار کہ ہر بار وہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا نبی ﷺ پر اور آپ ﷺ جواب دے کر فرماتے تھے پھر اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو گھبرا گئے لوگ اور بہت مشکل معلوم ہوئی ان کو یہ بات کہ جس نے ہلکی نماز پڑھی اس نے پڑھی ہی نہیں۔ سو عرض کیا اس مرد نے آخر میں بتائیے اور سکھائیے مجھ کو میں تو آدمی ہوں بات سمجھتا بھی ہوں اور چوک بھی جاتا ہوں سو فرمایا آپ ﷺ نے اچھا جب کھڑا ہو تو نماز کو تو وضو کر جیسا بتلایا اللہ نے پھر شہادتین پڑھ یعنی اذان دے پھر تکبیر کہہ سو اگر تجھے کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ اور نہیں تو اللہ کی تعریف کر اور بزرگی بیان کر اور لا الٰہ الا

فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ اَيْضًا فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِاللّٰهِ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ قَالَ وَكَانَ هٰذَا اَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاُوْلٰى اَنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا۔

اللہ کہہ پھر رکوع کر اور خوب ٹھہر رکوع میں پھر خوب سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور خوب برابر سجدہ کر پھر بیٹھ اور خوب ٹھہر بیٹھنے میں پھر کھڑا ہو جا تو جب ایسا کر چکا تو پوری ہوگئی تیری نماز اور اگر کچھ گھٹایا اس میں سے تو اتنا ہی گھٹایا تو نے اپنی نماز میں سے اور اس بات میں بڑی آسانی ہوتی ہے ان پر یعنی صحابہ پر بہ نسبت پہلی بات کے کہ جس نے کچھ گھٹایا نماز میں سے تو اتنا ہی نقصان ہوا جتنا گھٹایا یہ نہیں کہ ساری نماز جاتی رہی۔ یعنی پہلی بات سے صحابہ بہت گھبرائے دوسری بات سے تسکین ہوگئی۔ **ف** : اور اس باب میں ابوہریرہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے انہیں سے۔

۳۰۳:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

۳۰۳: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے اور ایک مرد بھی آیا سو اس نے نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو جواب دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی پھر گیا وہ مرد اور پڑھی نماز جیسے پہلے پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار کیا سو عرض کیا اس مرد نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا میں سو مجھے سکھایئے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو تو نماز کو تکبیر کہہ پھر پھر قرآن جو ہو سکے پھر رکوع کر اور ٹھہر رکوع میں پھر اٹھ کھڑا ہو یہاں تک کہ خوب بیٹھے اطمینان سے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز میں یعنی ایک رکعت کی ترکیب ہوئی اب سب رکعتیں اسی طرح ادا کر۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن نمیر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید مقبری کے باپ کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت یحییٰ بن سعید کی عبیداللہ بن عمر سے زیادہ صحیح ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نام سعید مقبری کا کیسان ہے اور کنیت ان کی ابوسعید ہے۔

۳۰۴: عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ فِیْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْقَتَادَةَ بْنُ رِبْعِیٍّ یَقُوْلُ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مَاکُنْتَ اَقْدَمَ مِنَّا لَهٗ صُحْبَةً وَلَا اَکْثَرَ نَالَهٗ اِتْیَانًا قَالَ بَلٰی قَالُوْا فَاعْرِضْ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَرْکَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَرَکَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ یُصَوِّبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ یُقْنِعْ وَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَاعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰی اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ جَافٰی عَضُدَیْهِ عَنْ اِبْطَیْهِ وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ ثَنٰی رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ عَلَیْهَا ثُمَّ اِعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعٍ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰی سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ ثَنٰی رِجْلَهٗ وَقَعَدَ وَ اعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اِذَا اَقَامَ مِنْ سَجْدَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ کَمَا صَنَعَ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ کَذٰلِكَ حَتّٰی کَانَتِ الرَّکْعَةُ الَّتِیْ تَنْقَضِیْ فِیْهَا صَلٰوتُهٗ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی شِقِّهٖ مُتَوَرِّکًا ثُمَّ سَلَّمَ۔

۳۰۴: بروایت ہے محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابی حمید ساعدی سے کہا محمد بن عمرو نے سنا میں نے ابی حمید کو اور وہ دس صحابیوں میں بیٹھے تھے کہ ان میں ابی قتادہ ربعی بھی تھے کہتے تھے ابوحمید میں تم سب سے بہتر جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بولے تم کچھ ہم سے پہلے نہیں آئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اور نہ ہم سے زیادہ آمدورفت رکھتے تھے بولے ابوحمید یہ تو سچ ہے سو کہا سب صحابہؓ نے بیان کرو تو کہا ابوحمید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز کو تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع میں چلے جاتے پھر خوب برابر رہتے اور نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی سر اور پیٹھ برابر رکھتے دونوں پنجے زانوؤں پر رکھتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنا اللہ نے اس کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی اور بلند کرتے دونوں ہاتھ یعنی جیسا رکوع میں جاتے وقت کیا تھا پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی پھر جھکتے زمین کی طرف سجدہ کو پھر کہتے اللہ اکبر اور جدا رکھتے اپنی بانہیں بغلوں سے اور کھلے رکھتے انگلیاں اپنے پیروں کی پھر بایاں پیر موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر برابر بیٹھ جاتے کہ ہو جاتی ہر ہڈی اپنی جگہ میں پھر جھکتے سجدے کو اور کہتے اللہ اکبر پھر موڑتے پیر اور سیدھے بیٹھنے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں پہنچ جاتی پھر اٹھتے اور ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی کرتے یہاں تک کہ دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک یعنی تیسری رکعت کو جب اٹھتے جب بھی رفع الیدین کرتے جیسا کیا تھا نماز شروع کے وقت پھر ایسا ہی کرتے رہتے یہاں تک کہ جب دو رکعت ہوتی کہ جس میں پوری ہوتی نماز ان کی یعنی آخری رکعت میں پیچھے کر دیتے بایاں پیر یعنی داھنی طرف نکال دیتے اور بیٹھ جاتے سرین پر اور سلام پھیر دیتے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اِذَا اَقَامَ مِنْ سَجْدَتَیْنِ سے مراد یہ ہے کہ جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر تو رفع الیدین کرتے روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے عاصم سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے کہا محمد نے سنا میں نے ابا حمید ساعدی سے کہ بیٹھے تھے دس صحابیوں میں رسول اللہ ﷺ کے اس میں ابو قتادہ ربعی بھی تھے سو ذکر کیا یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند معنی میں اور زیادہ کیا ابو عاصم نے اس روایت میں بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کے کہ کہا سب صحابیوں نے ابوحمید کو سچ کہا تم نے اسی طرح نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے۔

۲۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَۃِ فِی الصُّبْحِ

باب : نماز صبح کی قراءت کے بیان میں

۳۰۵ ۔ ۳۰۶: عَنْ زِیَادِ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ﴾ [ق : ۱۰] فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی ۔

۳۰۵ ۔ ۳۰۶: روایت ہے زیادہ بن علاقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا قطبہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے صبح کی نماز میں وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ یعنی سورۂ قاف کی پہلی رکعت میں۔

ف : اور اس باب میں عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہ ابوعیسیٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۂ واقعہ اور مروی ہے کہ پڑھتے تھے صبح میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور مروی ہے اذا الشّمس کوّرت بھی پڑھی اور مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ابوموسیٰ کو کہ صبح میں طوالِ مفصل ● پڑھو۔ کہا ابوعیسیٰ نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی ۔ رحمۃ اللہ علیہم

۲۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَۃِ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ

باب : ظہر اور عصر کی قراءت کے بیان میں

۳۰۷: عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا۔

۳۰۷: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر اور عصر میں وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ اور وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ اور مانند اس کے۔

ف : اس باب میں خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے ظہر میں الم تنزیل سجدہ اور مروی ہے ظہر میں پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو ظہر میں اوساطِ مفصل اور مروی ہے بعض اہل علم سے قراءت نماز عصر کی برابر ہے نماز مغرب کی قراءت کے اور

● سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل ہے اور حجرات سے بروج تک طوال اور بروج سے لم یکن تک اوساط اور وہاں سے اخیر تک قصار مفصل ہے۔

اور پڑھے عصر میں قصارِ مفصل اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ نمازِ مغرب اور عصر میں قراءت برابر پڑھتے اور کہا ابراہیم نے ظہر کی قراءت عصر کی قراءت سے چوگنی ہے۔

۲۲۴: بَابُ فِي الْقِرَأَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کی قراءت کے بیان میں

۳۰۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَاْسَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلّٰهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۰۸: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں ام فضل اپنی ماں سے کہا ماں ان کی نے نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے بیماری میں سو پڑھی مغرب کی نماز اور پڑھی والمرسلات پھر نہ پڑھا اس کو یہاں تک کہ ملاقات کی پروردگار رشانہ سے۔

ف :اور اس باب میں جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابی ایوب اور زید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا حدیث ام فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اعراف مغرب کی دونوں رکعتوں میں اور سورۂ طور بھی حضرت سے مغرب میں مروی ہے اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا ابوموسیٰ کو کہ پڑھو مغرب میں قصارِ مفصل اور مروی ہے ابی بکر سے کہ انہوں نے پڑھی مغرب میں قصارِ مفصل کہا ابوعیسیٰ نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق اور کہا شافعی نے اور مذکور ہے امام مالک سے کہ وہ مکروہ کہتے ہیں لمبی سورتیں پڑھنا مغرب میں جیسے والطور والمرسلات ہے اور کہا شافعی نے میں اسے مکروہ نہیں جانتا ہوں بلکہ ان کا پڑھنا مغرب میں مستحب کہتا ہوں۔

۲۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

باب: عشاء کی قراءت کے بیان میں

۳۰۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَ نَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ۔

۳۰۹: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں والشمس وضحا اور مانند اس کی اور سورتیں پڑھتے تھے۔

ف :اور اس باب میں براء بن عازب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عشاء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والتین پڑھی اور مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے نمازِ عشاء میں اوساطِ مفصل پڑھی تھی مثل سورۂ منافقین وغیرہ کے اور مروی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے اس سے کم بھی پڑھنا اور زیادہ بھی گویا ان کے نزدیک اس میں اختیار ہے پڑھنے والے کا اور سب سے اچھی باب میں یہ روایت ہے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس وضحا والتین والزیتون نمازِ عشاء میں۔

۳۱۰: عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

۳۱۰: روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں والتین والزیتون پڑھی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَ ۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب: امام کے پیچھے قراءت پڑھنے کے بیان میں

۳۱۱: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاْءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ اَرٰكُمْ تَقْرَؤُنَ وَرَآءَ اِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِیْ وَاللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْبِهَا۔

۳۱۱: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز تو مشکل ہوا ان کو قرآن پڑھنا پھر جب پڑھ چکے تو فرمایا شائدتم قراءت کرتے ہو امام کے پیچھے؟ کہا راوی نے ہاں یا رسول اللہؐ! قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کرو مگر پڑھو سورۂ فاتحہ جو نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہ ہوئی۔

ف: اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ اور یہ روایت بہت صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے باب میں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ کہتے ہیں پڑھ لے امام کے پیچھے۔

۲۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْكِ الْقِرَاءَ ۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَ ۃِ

باب: قراءت نہ کرنے کے بیان میں جب امام جہر کرتا ہو

۳۱۲۔ ۳۱۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَفِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِیَ اَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَ ةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۱۲۔ ۳۱۳: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے ایسی نماز کے بعد کہ جس میں قراءت زور سے پڑھی جاتی تھی اور فرمایا کیا کسی نے تم میں سے میرے ساتھ قراءت کی ابھی؟ تو عرض کیا ایک مرد نے ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بھی کہتا تھا کیا ہوا مجھ کو چھنا جاتا ہے مجھ سے قرآن۔ کہا راوی نے پھر باز آ گئے لوگ قراءت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان نمازوں میں جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے پڑھتے تھے جب یہ بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور عمرو بن اکیمہ کہتے ہیں اور روایت کیا بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اور

روایت کیا اس میں قال قال الزهری فانتهی الناس عن القراء ة حین سمعوا ذلك عن رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی کہا زہری نے پھر باز رہے لوگ قراءت سے جب سنی حضرت ﷺ سے یہ بات اور اس حدیث سے کچھ اعتراض نہیں ہوسکتا اس پر جو کہتا ہے کہ قراءت درست ہے امام کے پیچھے اس لئے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہی روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ جو پڑھے کوئی سی نماز اور نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہے کامل نہیں سو کہا اس نے جو حدیث لیتا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے میں کبھی ہوتا ہوں امام کے پیچھے تو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے دل میں پڑھ لے سورۂ فاتحہ اور روایت کی ابو عثمان نہدی نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب پکاروں میں کہ نماز نہیں ہوتی بے سورۂ فاتحہ کے اور اصحابِ حدیث نے اختیار کیا ہے کہ نہ پڑھے امام کے ساتھ جب امام زور سے پڑھتا ہو مگر پیچھے لگا رہے سکتوں کے یعنی امام جب ایک کلمہ پڑھ کے سکتہ کرے جب تک مقتدی بھی وہ کلمہ پڑھ لے اور اختلاف ہے علماء کا امام کے پیچھے پڑھنے میں سو دیکھا ہے اور تجویز کیا ہے اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ نے جو اُن کے بعد تھے امام کے پیچھے پڑھنے کے اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا انہوں نے میں پڑھتا ہوں امام کے پیچھے اور آدمی بھی پڑھتے ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ سے اور جانتا ہوں میں کہ جو نہ پڑھے اس کو بھی نماز جائز ہو جاتی ہے اور تشدد کیا ہے بعض لوگوں نے فاتحہ کے نہ پڑھنے پر اور کہا ہے کہ کبھی نماز جائز ہی نہیں ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھے امام کے پیچھے ہو یا اکیلا ہو اور ان کا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کے موافق ہے کہ جو مروی ہے نبی ﷺ سے اور وہ اس باب کے آگے کے باب میں گزری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتے رہے سورۂ فاتحہ بعد نبی ﷺ کے امام کے پیچھے بھی اور عمل کیا قول نبی ﷺ پر کہ نماز ہوتی ہی نہیں بغیر سورۂ فاتحہ کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا اور جو ان کے سوا ہیں اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ جو حضرت نے فرمایا: لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ اس سے مراد یہ ہے کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور حجت لائے جابر بن عبداللہ کی حدیث کو کہ کہا جس نے نہ پڑھی اس میں فاتحہ تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر جب ہو امام کے پیچھے کہا احمد بن حنبل نے جابر صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور یہ تاویل کرتے ہیں حضرت ﷺ کی اس حدیث کو لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ یعنی جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور کہتے ہیں جابر مراد اس سے وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور اختیار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اس کے بھی فاتحہ پیچھے امام کے پڑھنے کو روایت کی ہم سے اسحٰق بن منصور انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی نعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ کو کہ کہتے تھے کہ جس نے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٢٨: بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ

باب: دخولِ مسجد کی دُعا کا

٣١٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٣١٤: روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے جو فاطمہ بنت حسین ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو فاطمہ کبریٰ ہیں کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ

اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

علیہ وسلم جب مسجد میں جاتے تو درود بھیجتے اوپر محمد ﷺ کے اور سلام یعنی اپنے اوپر اور کہتے یا رب! بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لئے دروازے رحمت کے اور جب باہر نکلتے تو رحمت مانگتے اپنے لئے اور سلامتی اور کہتے اے رب! بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لئے دروازے اپنے فضل کے۔

ف: کہا علی بن حجر نے کہا اسمٰعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبداللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے حضرت مسجد میں تو کہتے: رَبِّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلتے تو کہتے: رَبِّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اور اس باب میں ابی حمیدؓ اور ابی اسیدؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فاطمہ کی حسن ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور فاطمہ بنت حسین نے نہیں پایا فاطمہ کبری رضی اللہ عنہا کو کہ وہ تو بعد حضرت ﷺ کے تھوڑے مہینے زندہ رہیں۔

۲۲۹: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

باب: اس بیان میں کہ جب کوئی مسجد میں جائے تو دو رکعت نماز پڑھے

۳۱۵ ۔ ۳۱۶: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاجَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ ۔

۳۱۵۔۳۱۶: روایت ہے ابوقتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے کوئی آدمی تم میں کا مسجد میں تو دو رکعت پڑھے بیٹھنے سے پہلے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی امامہ اور ابوہریرہ اور ابی ذر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کئی لوگوں نے عامر بن عبداللہ زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مانند اور روایت کی سہیل ابن صالح نے یہ حدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث محفوظ ہے اور صحیح ابوقتادہ کی حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا' مستحب کہتے ہیں کہ جب داخل ہو مسجد میں تو نہ بیٹھے جب تک پڑھ نہ لے دو رکعت مگر یہ کہ اسے عذر ہو۔ کہا علی بن مدینی نے حدیث سہیل بن ابی صالح کی خطا ہے' خبر دی ہم کو اس بات کی اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو علی بن مدینی نے۔

۲۳۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

باب: اس بیان میں کہ زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام

۳۱۷: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ ۔

۳۱۷: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام۔

ف : اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا سب نے فرمایا نبی ﷺ نے کی گئی میرے لئے زمین ساری مسجد اور پاک کرنے والی یعنی ہر جگہ نماز درست ہے اور تیمّم ہوسکتا ہے اگر نجاست نہ ہو کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی مروی ہے عبدالعزیز بن محمد سے دو طرح پر بعضوں نے ذکر کیا ابی سعید کا اور بعضوں نے ان کا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث میں اضطراب ہے روایت کی سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کہا اکثر روایتیں یحییٰ کی نبی ﷺ سے بواسطہ ابی سعید کے ہیں اور نہیں مذکور ہے اس روایت میں نام ابی سعید کا اور روایت ثوری کی عمرو بن یحییٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے ثابت تر اور صحیح تر ہے۔

۲۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد بنانے کی فضیلت میں

۳۱۸ ـ ۳۱۹ :عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ ـ

۳۱۸ ـ ۳۱۹: روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس نے بنائی اللہ کے واسطے ایک مسجد بنا چکا اللہ اس کے لئے برابر اس کے مکان جنت میں ۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمر اور علی اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور ابن عباس اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ذر اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن الاسقع اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے بنائی اللہ کے واسطے کوئی مسجد چھوٹی ہو یا بڑی' بنائے گا اللہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے اس سے نواح ابن قیس نے ان سے عبدالرحمٰن قیس کے مولیٰ نے ان سے زیاد نمیری نے ان سے انس نے ان سے نبی ﷺ نے اور محمود لبید نے پایا ہے نبی ﷺ کو اور محمود ربیع نے دیکھا ہے نبی ﷺ کو در آنحالیکہ وہ دونوں چھوٹے تھے اور دونوں مدنی ہیں۔

۲۳۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

باب: اس بیان میں کہ مسجد بنانا قبروں کے پاس حرام ہے

۳۲۰ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ ـ

۳۲۰ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو اور اس پر چراغ جلانے والوں کو اور اس پر مسجد بنانے والوں کو۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔

۲۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں سونے کے بیان میں

۳۲۱ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ ۔

۳۲۱ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کے اندر اور ہم جوان تھے ۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے ایک قوم علماء نے سونے کی مسجد میں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہ بنائیں مسجد کو سونے کی اور قیلولے کی جگہ اور ایک قوم کا مذہب یہی ہے ۔

۲۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: اس بیان میں کہ مکروہ ہے خرید و فروخت اور ڈھونڈنا کھوئی چیز کا اور شعر پڑھنا مسجد میں

۳۲۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فِيْهِ وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ ۔

۳۲۲ : روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعریں (اشعار) پڑھنے سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے ۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور جابر اور انس سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے دیکھا میں نے احمد اور اسحٰق وغیرہ کو سند پکڑتے تھے حدیث عمرو بن شعیب سے کہا میں نے اور سنا ہے شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمر سے کہا ابوعیسیٰ نے اور جس نے کلام کیا ہے عمرو بن شعیب کی حدیث میں تو اس لئے ضعیف کہا ہے ان کو کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے دادا سے کتاب سے گویا انہوں نے سنا نہ تھا ان حدیثوں کو اپنے دادا سے کہا علی بن عبداللہ نے اور ذکر کیا یحییٰ بن سعد سے کہ کہا یحییٰ نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم نے علماء سے خرید و فروخت مسجد میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور مروی ہے بعض علماء تابعین سے اجازت بیع و شراء کی مسجد میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں اجازت شعر[1] پڑھنے کی مسجد میں ۔

۲۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

باب: اس مسجد کے بیان میں جو تقویٰ پر بنائی گئی

[1] مراد اشعار پڑھنے سے اشعارِ دینیہ ہیں نہ ابیاتِ عشقیہ کہ جس میں خال و خد کی تعریف ہو۔ یعنی حسن و عشق کے قصے ہی بیان کئے جائیں ۔ (حافظ)

٣٢٣ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ امْتَرٰی رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ خُدْرَةَ وَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی عَمْرِ وبْنِ عَوْفٍ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی فَقَالَ الْخُدْرِیُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا یَعْنِیْ مَسْجِدَهٗ وَفِیْ ذٰلِكَ خَیْرٌ كَثِیْرٌ۔

٣٢٣ : روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تکرار کی ایک مرد نے بنی خدرہ سے دوسرے مرد سے جو بنی عمرو بن عوف کا تھا اس میں کہ وہ مسجد کونسی ہے جو بنی ہے تقویٰ پر سو کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے پس دونوں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ یہی مسجد ہے یعنی مسجد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں بڑی خیر ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوبکر نے ان سے علی ابن عبداللہ نے کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن ابی یحییٰ کا سو کہا ان میں کچھ مضائقہ نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

٢٣٦: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ

باب: مسجدِ قباء میں نماز پڑھنے کے بیان میں

٣٢٤ : عَنْ اَبِی الْاَبْرَدِ مَوْلٰی بَنِیْ خَطْمَةَ اِنَّهٗ سَمِعَ اُسَیْدَ بْنَ ظُهَیْرٍ الْاَنْصَارِیَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ۔

٣٢٤ : روایت ہے ابوالابرد سے جو مولیٰ بنی خطمہ کے سنا انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری کو اور وہ ہیں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اُسید کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنا مسجد قبا میں ایسا ثواب رکھتا ہے جیسا عمرہ بجالانا۔

ف : اور اس باب میں سہیل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اسید کی حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم کہ اسید بن ظہیر سے کچھ صحیح ہوا ہو سوائے اس حدیث کے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے ابواسامہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبدالحمید بن جعفر سے اور ابوالابرد کا نام زیادہ مدینی ہے۔

٢٣٧: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَیِّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ

باب: اس بیان میں کہ کونسی مسجد افضل ہے؟

٣٢٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

٣٢٥ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے یعنی بیت اللہ کے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبیداللہ کا اور ذکر کیا کہ روایت ہے زید بن رباح سے وہ روایت کرتے ہیں ابوعبداللہ الاغر سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اس باب میں علی اور میمونہ اور ابوسعید اور جبیر بن مطعم اور عبداللہ

بن زبیراورابن عمراورابی ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۳۲۶ :عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ۔

۳۲۶: روایت ہے ابوسعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے اور زین باندھے نہ جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کے واسطے ایک مسجد حرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس۔ **ف** : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کی طرف جانے کے بیان میں

۳۲۷:عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ۔

۳۲۷ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جائے نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اور تم پر تسکین ہو سو جو ملے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کرلو۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا مسجد کی طرف جانے میں بعضے کہتے ہیں دوڑے جب خوف ہو تکبیر اولیٰ کے جانے کا یہاں تک کہ بعضوں سے مذکور ہے کہ وہ دوڑتے جاتے تھے نماز کو اور بعضوں نے اختیار کیا کہ مکروہ ہے دوڑنا اور چاہیے کہ آہستہ جائے آرام اور وقار سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہتے ہیں کہ عمل ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور اسحٰق نے کہا اگر ڈرے تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے سے تو مضائقہ نہیں دوڑنے میں، روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے جو روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے یعنی ہم معنی اس کے اور ایسا ہی کہا عبدالرزاق نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور یہ قول زیادہ صحیح ہے یزید بن زریع کی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

۲۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقُعُوْدِ فِی الْمَسْجِدِ لِانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

باب: مسجد میں بیٹھنے اور انتظار نماز کی فضیلت میں

۳۲۸ ۔ ۳۲۹ ۔ ۳۳۰ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَادَامَ یَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ

۳۲۸ تا ۳۳۰ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تم میں کا نماز میں ہے جب تک انتظار کرتا ہے اس کا اور ہمیشہ فرشتے رحمت مانگتے

الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ فَقَالَ فُسَآءٌ اَوْضُرَاطٌ۔

ہیں اس کے لئے جب تک بیٹھا رہے مسجد میں اور کہتے ہیں یا اللہ! بخش اس کو یا اللہ! رحم کر اس پر جب تک وہ حدث نہ کرے پھر کہا ایک مرد حضر موتی نے حدث کیا ہے اے ابا ہریرہؓ!؟ کہا پھسکی ہے یا زور سے پادنا۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابوسعید اور انس اور عبداللہ بن مسعود اور سہیل بن سعد سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب : چھوٹے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۳۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ۔

۳۳۱: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے بوریئے پر۔

ف : اس باب میں ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلمہ اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبدالاسد سے روایت ہے اور بنت ابی سلمہ کا حضرت سے سماع نہیں، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور کہا احمد اور اسحٰق نے ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا بوریئے پر۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور خمرہ چھوٹے بوریئے کو کہتے ہیں۔

۲۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

باب : بڑے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۳۲: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ۔

۳۳۲: روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بوریئے پر۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علماء نے اختیار کیا ہے زمین پر نماز پڑھنا مستحب جان کر۔

۲۴۲ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ

باب : بچھونوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۳۳: اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى كَانَ يَقُوْلُ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

۳۳۳: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی کرتے ہم سے یہاں تک کہ فرماتے میرے بھائی سے اے ابا عمیر! کیا کیا نغیر[1] نے؟ کہا اور دھویا گیا بچھونا

[1] نغیر : نغر کی تصغیر ہے یہ چڑیا کی مانند ایک چھوٹا سا پرندہ ہوتا ہے اس کی چونچ سرخی مائل ہوتی ہے۔ (حافظ)

قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰی عَلَيْهِ ۔

ہمارا پھر نماز پڑھی اس پر۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں بچھونے اور قالین پر اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور نام ابوالتیاح کا یزید بن حمید ہے۔

۲۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی الْحِيْطَانِ

باب: باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۳۴ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ فِی الْحِيْطَانِ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ يَعْنِی الْبَسَاتِيْنَ ۔

۳۳۴ : روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے نماز پڑھنے کو حطان میں۔ کہا ابوداؤد نے یعنی باغوں میں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر کے اور حسن بن ابی جعفر کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابوالطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

۲۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّیْ

باب: سترہ مصلّی کے بیان میں

۳۳۵ : عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخَرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِیْ مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَآءِ ذٰلِكَ ۔

۳۳۵ : روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھ لے ایک تم میں کا اپنے آگے کوئی چیز کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر تو نماز پڑھتا رہے اور پرواہ نہیں جو گزر جائے اس کے آگے سے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طلحہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہے مقتدیوں کو بھی۔

۲۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ

باب: مصلّی کے سامنے سے گزرنے کی کراہت میں

۳۳۶ : عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِیَّ اَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْيَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا

۳۳۶ : روایت ہے بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد جہنی نے پوچھ بھیجا ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے حق میں جو چلا جائے نماز کے آگے سے سو کہا ابوجہیم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے چلا جانے والا نمازی کے آگے سے کہ کیا ہے اس پر یعنی گناہ یا عذاب

عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِىْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

تو کھڑا رہنا اس کو چالیس سال تک بہتر ہو جانے سے کہا ابو النضر نے نہیں جانتا میں کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

ف : اور اس باب میں ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جہیم کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر اگر کھڑا رہے سو برس تک تو بہتر ہے آگے چلے جانے سے اپنے بھائی سے کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں نمازی کے آگے سے چلے جانے کو اور نہیں کہتے کہ اس کی نماز جاتی رہتی ہے۔

٢٤٦: بَابُ مَاجَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ

باب: اس بیان میں کہ کسی چیز کے آگے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی

٣٣٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ۔

٣٣٧: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ میں ایک گدھے پر فضلؓ کے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئے ہم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنے اصحاب کے ساتھ منٰی میں سو اترے ہم اور مل گئے صف میں۔ سو پھرنے لگی گدھی ان کے آگے اور نہ توڑی اس نے نماز ان کی۔

ف : اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تابعین تھے کہتے ہیں نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور یہی کہتے ہیں سفیان اور شافعی بھی۔

٢٤٧: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ

باب: اس بیان میں کہ نماز نہیں ٹوٹتی مگر کتے اور گدھے کے آگے چلے جانے سے

٣٣٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِىْ ذَرٍّ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَمِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِىْ سَاَلْتَنِىْ كَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ

٣٣٨: روایت ہے عبداللہ بن صامت سے کہا سنا میں نے ابوذر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے آدمی اور نہ ہو اس کے آگے کجاوے کے پیچھے لکڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ تو توڑ دیتا ہے اس کی نماز کالا کتا اور عورت اور گدھا کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے ابی ذرؓ سے کالے اور سفید کی کیا قید ہے؟ سو کہا ابوذرؓ نے پوچھا تو نے مجھ سے جو پوچھا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کالا

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ ۔ کتا شیطان ہے۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید اور حکیم غفاری اور ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے گدھے اور عورت اور کالے کتے سے کہا احمد نے اس میں شک نہیں کہ کالا کتا توڑ دیتا ہے نماز کو اور گدھے اور عورتوں میں مجھے کچھ کلام ہے کہا اسحٰق نے نہیں ٹوٹتی مگر کالے کتے سے۔

۲۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۳۹ ۔ ۳۴۰: عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْسَبْعَةَ عَشَرَشَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة: ١٤٤] فَوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ ۔

۳۳۹ ۔ ۳۴۰: روایت ہے براء بن عازب سے کہا جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے منہ کرنا کعبہ کی طرف سو اتارا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیکھتے ہیں ہم تیرا منہ پھیرنا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلے کی طرف جسے تو چاہتا ہے سو پھیر اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور یہی چاہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو نماز پڑھی ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی پھر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع میں تھے عصر کی نماز کے وقت بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کیا کعبہ کی طرف کہا راوی نے تبھی پھرے وہ رکوع ہی میں۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور امارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں اسحٰق سے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے لوگ رکوع میں نماز صبح میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

باب: اس بیان میں کہ مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے اور یہ ان ملکوں میں ہے جو واقع ہیں

قِبْلَةٌ

قبلے کی اتر[1] یا دکن[2] کی جانب

٣٤١ ـ ٣٤٢ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ ـ

٣٤١ ـ ٣٤٢ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے' کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے۔

ف : روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابی معشر سے مثل اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابی معشر میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور نام ان کا نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے کہا محمد نے نہیں روایت کرتا میں ان سے کچھ اور روایت کرتے ہیں ان سے اور لوگ کہا محمد نے اور روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی کی عثمان بن محمد اخنسی سے جو روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے قوی تر ہے اور زیادہ صحیح ہے ابی معشر کی حدیث سے روایت کی ہم سے حسن بن بکر المروزی نے انہوں نے معلّٰی بن منصور سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر المخرمی سے انہوں نے عثمان بن محمد اخنسی سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں قبلہ ہے اور کہا گیا ہے عبداللہ بن جعفر المخرمی اس لئے کہ وہ اولاد میں ہیں مسور بن مخرمہ کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب تو کرے مغرب کو داہنے طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو اس کے بیچ میں سب قبلہ ہے جب قبلہ کی طرف منہ کرنا چاہے اور کہا ابن مبارک نے کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہونا اہل مشرق کے لئے ہے اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے بائیں طرف جھکنا اہل مرو کے لئے کہ وہ ایک شہر ہے۔

٢٥٠:بَابُ مَاجَاءَ فِى الرَّجُلِ يُصَلِّىْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِى الْغَيْمِ

باب: اس بیان میں کہ جو اندھیرے میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ لے

٣٤٣ ـ ٣٤٤ ـ ٣٤٥ :عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فِىْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ: ﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ [البقرة : ١١٥]

٣٤٣ تا ٣٤٥ : روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک اندھیری رات میں اور نہیں جانتے تھے ہم کدھر ہے قبلہ سو پڑھی ہر ایک نے نماز اپنے منہ کے سامنے پھر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہم نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اتری یہ آیت جدھر منہ کرو تم ادھر منہ ہے اللہ کا۔

---

[1] اُتر: مشرق [2] دکن: مغرب بمعنی مابین مشرق ومغرب۔ (حافظ)

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ خوب نہیں اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمّان کی اور اشعث بن سعید ابوربیع السمّان ضعیف ہیں حدیث میں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب پڑھی کسی نے نماز غیر قبلہ کی طرف اندھیرے میں اور بعد میں معلوم ہوا کہ مُنہ قبلہ کی طرف نہ تھا تو نماز اس کی جائز ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق۔

۲۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ مَا یُصَلِّی اِلَیْهِ وَفِیْهِ

باب: بیان میں اس چیز کے کہ جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۴۶ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّصَلّٰی فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَیْتِ اللّٰهِ۔

۳۴۶ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے سات مقاموں میں : (۱) پیخانے میں' (۲) جہاں اونٹ ذبح ہوتے ہوں' (۳) قبرستان میں' (۴) راستے کے بیچ میں' (۵) غسل خانے میں' (۶) اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور (۷) چھت پر بیت اللہ کی۔

ف : روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داوٗد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کے ہم معنی اور مانند اس کے اور اس باب میں ابی مرثد اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی از روئے اسناد کے قوی نہیں اور کلام کیا گیا ہے زید بن جبیرہ میں ان کے حافظہ کے سبب سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو لیث بن سعد نے عبداللہ بن عمر العمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اشبہ اور صحیح تر ہے لیث بن سعد کی حدیث سے اور عبداللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہے بعض اہلحدیث نے از روئے حافظہ کے ان میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان۔

۲۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْاِبِلِ

باب: بیان میں نماز پڑھنے کے بکریوں اور اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں

۳۴۷ ۔ ۳۴۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔

۳۴۷ ۔ ۳۴۸ : روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں اور نہ پڑھو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔

ف : روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابی بکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمرؓ اور انسؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور حدیث ابی حصین کی ابیصالح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غریب ہے اور روایت کیا اس کو اسرائیل نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نام ابن حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح ضبعی سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

٢٥٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَاتَوَجَّهَتْ بِهِ

باب: چوپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں جدھر پھرتا رہے

٣٤٩ ـ ٣٥٠ ـ ٣٥١: عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَجِئْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَالْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

٣٤٩ تا ٣٥١: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کام کو تو لوٹ کر آیا میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اپنی سواری پر مشرق کی طرف اور سجدہ میں زیادہ جھکنا تھا رکوع سے۔

ف: اس باب میں روایت ہے انس اور ابی عمر اور ابی سعید اور عامر بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے اور اسی پر عمل ہے سب اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف ان کے درمیان میں کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی نماز پڑھے نفل جانور پر اور وہ پھرتا رہے قبلے یا غیر قبلے کی طرف۔

٢٥٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ

باب: سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں

٣٥٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرِهٖ اَوْرَاحِلَتِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ۔

٣٥٢: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا کہا راحلہ اور معنی اسکے اپنی سواری کی طرف اور نماز پڑھتے تھے اپنی سواری کے اوپر بھی جدھر منہ پھیرتی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اونٹ کی طرف نماز پڑھنے میں اس کو سترہ بنا کر۔

٢٥٥: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ

باب: اس بیان میں کہ جب حاضر ہو کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانے سے فارغ ہو لے

٣٥٣ ـ ٣٥٤: عَنْ اَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيِّ صَلَّى

٣٥٣ ـ ٣٥٤: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُ وْا بِالْعَشَآءِ ۔

پہنچاتے ہیں اس حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آگے آجائے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو۔

ف : اور اس باب میں عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ سے جیسے ابوبکر اور عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق بھی۔ دونوں کہتے ہیں کہ پہلے کھانا کھالے اگر چہ فوت ہو جائے جماعت سے۔ سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جب ڈرتا ہو اس کے سڑنے سے تو پہلے کھالے اور جس طرف گئے ہیں بعض صحابہ وغیرہ اس کی پیروی خوب ہے اور مقصود ان کا یہی ہے کہ نماز میں قلب مصلی کا کسی طرف مشغول نہ ہو اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ کہتے تھے ہم کھڑے نہ ہوتے تھے نماز کو جب تک دِل ہمارا لگا ہوتا تھا کسی چیز میں اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آگے آئے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو کہا راوی نے کہ کھانا کھایا ابن عمرؓ نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

٢٥٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوۃِ عِنْدَ النُّعَاسِ

باب: اونگھتے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

٣٥٥: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْ قُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهٗ ۔

٣٥٥: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں کا اور وہ نماز پڑھتا ہو تو سو رہے یہاں تک کہ جاتی رہے نیند اس لئے کہ ایک تم میں کا نماز پڑھنے لگے درآنحالیکہ وہ اونگھتا ہے پس گمان ہے کہ وہ قصد کرے استغفار کا اور گالیاں دینے لگے اپنی جان کو۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

٢٥٧: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ

باب: اس بیان میں کہ جو ملاقات کو جائے کسی قوم کی تو ان کی امامت نہ کرے

٣٥٦: عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فِيْ مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

٣٥٦: روایت ہے بدیل بن میسرہ عقیلی سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ عقیلی سے کہا انہوں نے کہ تھے مالک بن حویرث آتے ہماری نماز کی جگہ میں حدیث بولنے کو پس آگیا وقت نماز کا ایک دن سو کہا ہم نے ان کو امامت کرو کہا چاہیے کہ امامت کرے کوئی تم میں کا تا کہ بیان کروں میں کیوں نہیں امامت کرتا' سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ۔

فرماتے تھے جو ملاقات کو جائے کسی قوم کی تو امامت نہ کرے ان کی بلکہ امامت کرے اس قوم کا کوئی آدمی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہؓ وغیرہم سے کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا بہ نسبت ملاقاتیوں کے اور کہا بعض علماء نے جب اجازت دے صاحب خانہ تو مضائقہ نہیں امامت میں اور کہا اسحٰق نے عمل مالک بن حویرث کی حدیث پر ہے اور تشدد کیا کہ ہرگز امامت نہ کرے صاحب خانہ کی کوئی دوسرا اگرچہ اجازت بھی دے اور ایسا ہی حکم ہے مسجد کا کہ نہ امامت کرے مسجد میں کسی قوم کی جب ان سے ملنے جائے بلکہ مسجد والوں میں سے کوئی امامت کرے۔

٢٥٨: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَخُصَّ الْاِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَآءِ

باب: اس بیان میں کہ مکروہ ہے امام کو نری (فقط) اپنے ہی لئے دُعا کرنا

٣٥٧: عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ۔

٣٥٧: روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے حلال نہیں کسی کو کہ جھانکے کسی گھر میں جب تک اذن نہ لے لے پس اگر نظر کی اس نے تو داخل ہو چکا یعنی داخل ہونا بے اذن حرام ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی قوم کی پھر خاص کرے اپنے ہی لئے دعا کو انہیں چھوڑ کر جس نے ایسا کیا اس نے خیانت کی ان لوگوں کی اور نہ کھڑا ہو نماز میں پاخانے پیشاب کو روک کر۔

ف: اور اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ روایت کرتے ہیں سفر بن یسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابی امامہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے۔ وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان کے واسطے سے ابی حی موذن سے اس کی اسناد بہت اچھی ہے اور بہت مشہور۔

٢٥٩: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ

باب: اس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں

٣٥٨: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ۔

٣٥٨: روایت ہے حسن سے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں پر ایک اس مرد پر کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اس سے بیزار ہوں دوسری اس عورت پر کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصہ ہو۔ تیسرے اس مرد پر جو سنے حی علی الفلاح اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور طلحہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ

کی صحیح نہیں اس واسطے کہ مروی ہے یہ حسن سے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ کہا ابو عیسیٰ نے محمد بن قاسم میں کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ان کو اور نہیں ہیں وہ حافظ اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امامت کرے کوئی آدمی اور مقتدی اس سے بیزار ہوں سوا گر امام ظالم نہیں تو گناہ اس پر ہے جو بیزار ہو اور کہا احمد اور اسحٰق نے اس باب میں کہ جب برا مانے ایک یا دو یا تین تو مضائقہ نہیں امامت میں جب تک بیزار نہ ہوا کثر قوم روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زیادہ بن ابی الجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت کہ نافرمانی کرے اپنے زوج کی دوسرا امام کہ لوگ اس سے بیزار ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچھا ہم نے امام کا حال تو کہا گیا ہمارے لئے کہ مراد اس سے ظالم امام ہے اور جو قائم کرے سنت کو تو گناہ اسی پر ہے جو اس سے بیزار ہو۔

۳۵۹ ـ ۳۶۰ : عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ۔

۳۵۹ـ۳۶۰: روایت ہے ابو غالب سے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں کے اوپر نہیں جاتی۔ یعنی مقبول نہیں ہوتی ایک غلام بھاگا ہوا جب تک نہ لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصے ہو تیسرے امام کہ مقتدی اس سے بیزار ہوں۔

۲۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِذَا صَلَّی الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

باب: اس بیان میں کہ جب امام بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھے

۳۶۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰی بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّیْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ۔

۳۶۱: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑھائی ہم کو بیٹھ کر سو پڑھی ہم نے ساتھ ان کے بیٹھ کر پھر جب فراغت ہوئی تو فرمایا امام اسی لئے ہے یا فرمایا: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ یعنی امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ پیروی کریں اس کی سو جب اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب اٹھے تم بھی اٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تم کہو ربنا و لک الحمد اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ف: اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور جابرؓ اور ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ گرے گھوڑے سے اور چوٹ آئی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب النبی ﷺ کا۔ انہی میں ہیں جابر بن عبداللہ اور اسید بن حضیر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہم اور اسی حدیث کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق کہا بعض علماء نے جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر نہ پڑھیں اس کے پیچھے لوگ مگر کھڑے ہو کر اور اگر بیٹھ کر پڑھیں گے تو درست نہ ہوگی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن

انس اور ابن مبارک اور شافعی کا۔

۲۶۱: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

۳۶۲: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا۔

۳۶۲: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھ کر اس مرض میں کہ وفات ہوئی اس میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے امام بیٹھ کر تو تم بھی پڑھو بیٹھ کر اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنی مرض میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت کرتے تھے آدمیوں کی پس نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں اور آدمی اقتداء کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اقتداء کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے انہیں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پیچھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھ کر اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن ابی زیاد نے ان سے شبابہ بن سوء نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ابی بکر کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ثابت کا اور جس نے ذکر کیا سند میں ثابت کا وہ زیادہ صحیح ہے۔

۲۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

باب: دو رکعت کے بعد امام کے سہواً کھڑا ہو جانے کے بیان میں

۳۶۳ ۔ ۳۶۴: عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِيْ فَعَلَ۔

۳۶۳ ۔ ۳۶۴: روایت ہے شعبی سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے سو اٹھ کھڑے ہوئے دو رکعت کے بعد یعنی قبل تشہد کے سو تسبیح کہی لوگوں نے ان سے اور انہوں نے تسبیح کہی ان سے پھر جب پوری کر چکے نماز سلام پھیرا اور دو سجدے کئے سہو کے بیٹھے ہوئے پھر بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بحینہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہؓ کی مروی ہے کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابن ابی لیلیٰ میں ان کے حافظہ کی طرف سے کہا احمد نے حجت کے قابل نہیں حدیث ابن ابی لیلیٰ کی اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلیٰ تو صدوق یعنی سچے ہیں اور میں روایت نہیں کرتا ہوں ان سے اس لئے کہ ان کی صحیح حدیث سقیم سے پہچان نہیں پڑتی اور جو ایسا ہو اس سے میں روایت نہیں لیتا ہوں اور مروی ہے یہ

حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے اور چھوڑ دیا اس سے روایت لینا یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب بھول سے اٹھ کھڑا ہوا کوئی دو رکعت میں تو اپنی نماز پوری کر لے اور بعد نماز دو سجدہ سہو کرے سو بعضوں نے کہا ہے کہ بعد سلام کے کرے اور بعضوں نے کہا قبل سلام کے اور جس نے کہا ہے قبل سلام کے اس کی حدیث زیادہ صحیح ہے کہ روایت کی ہے زہری نے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیادہ بن علاقہ سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے پھر جب پڑھ چکے دو رکعت کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے سو سبحان اللہ کہا مقتدیوں نے سو اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب فارغ ہوئے نماز سے سلام پھیرا اور دو سجدے کئے سہو کے اور کہا اسی طرح کیا رسول اللہ ﷺ نے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۲۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ

باب: مقدار میں قعدۂ اولیٰ کی

۳۶۵ ـ ۳۶۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَیْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ۔

۳۶۵ ـ ۳۶۶: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے دو رکعتوں کے بعد تو گویا وہ بیٹھے ہوں گرم پتھروں پر یعنی بہت جلد اٹھتے کہا شعبہ نے پھر بلائے سعد نے اپنے ہونٹ کچھ کہہ کر یعنی حضرت کچھ پڑھتے تھے کہا شعبہ نے میں کہا جب تک کہ اٹھتے تو سعد کہتے جب تک کہ اٹھتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے لیکن ابا عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھے قعدۂ اولیٰ میں اور قعدۂ اولیٰ میں تشہد سے زیادہ کچھ نہ پڑھے اور کہتے ہیں اگر زیادہ کیا اس نے تشہد سے کچھ بھی تو اس پر سجدہ سہو ہے ایسا ہی مروی ہے شعبی وغیرہ سے۔

۲۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِشَارَةِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں اشارہ کرنے کے بیان میں

۳۶۷: عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِلَیَّ اِشَارَةً وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ۔

۳۶۷: روایت ہے صہیب سے کہا گزرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ نماز پڑھتے تھے سو سلام کیا میں نے ان کو اور جواب دیا مجھ کو اشارے سے کہا راوی نے نہیں جانتا میں مگر شاید صہیب نے یہ بھی کہا کہ جواب دیا انگلی سے اشارہ کر کے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حضرت بلال اور حضرت ابی ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے۔

۳۶۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔

۳۶۸: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ پوچھا میں نے بلال سے کیونکہ جواب دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تھے اصحاب ان کو اور وہ نماز میں ہوتے تھے کہا بلال نے اشارہ کرتے تھے اپنے ہاتھ سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتے ہیں بکیر سے اور روایت کی زید بن اسلم نے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ کہا میں نے بلالؓ سے کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تھے ان پر مسجد بنی عمرو بن عوف میں کہا بلالؓ نے اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اس لئے کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہے اور قصہ حدیث بلال رضی اللہ عنہ کا اور۔ اور اگر ابن عمرؓ نے ان دونوں سے روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونوں سے سنا ہو۔

۲۶۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ التَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقَ لِلنِّسَآءِ

باب: اس بیان میں کہ جب امام بھولے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کو تصفیق[1]

۳۶۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ۔

۳۶۹: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح مردوں کو ہے تصفیق عورتوں کو۔

ف: اور اس باب میں علیؓ اور حضرت سہیل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور کہا حضرت علیؓ نے کہ جب میں اِذن مانگتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق۔

۲۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ جمائی لینا نماز میں مکروہ ہے

۳۷۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

۳۷۰: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے سو جب کسی کو جمائی آئے تو روکے منہ بند کرے جہاں تک ہو سکے۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید خدریؓ اور جد عدی بن ثابت سے بھی روایت ہے کہ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے جمائی لینا نماز میں۔ ابراہیم نے کہا میں تو جمائی کو پھیر دیتا ہوں کھنکار سے۔

---

[1] تصفیق: سیدھے ہاتھ کی پشت بائیں ہتھیلی پر مارنے کو کہتے ہیں۔ (حافظ)

٢٦٧: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَآئِمِ

باب: اس بیان میں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ہے کھڑے ہو کر پڑھنے سے

٣٧١: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّاهَا نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

٣٧١: روایت یہ عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرد کی نماز کا حال تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھڑے ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اس کو بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور انس اور سائب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہو کر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو لیٹ کر۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے اسی اسناد سے کہا ابو موسیٰ نے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسیٰ بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے بیٹھ کر چاہے لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز میں جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے سو کہا بعض نے پڑھے داہنے کروٹ پر اور بعض نے کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھ کر پڑھے اس کو آدھا اجر ہے یہ ہے تندرست کے لئے اور جس کو کچھ عذر نہ ہو اور جسے کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس کو پورا ثواب ہے مثل کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے اور بعض حدیث میں یہ مضمون آیا ہے مثل قول سفیان ثوری کے۔

٢٦٨: بَابُ فِيْ مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

باب: اس کے بیان میں جو بیٹھ کر نماز نفل پڑھے

٣٧٢ ۔ ٣٧٣: عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَءُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلِ مِنْهَا۔

٣٧٢ ۔ ٣٧٣: روایت ہے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نفل پڑھتے بیٹھ کر یہاں تک کہ جب رہ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں ایک سال پڑھنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفل بیٹھ کر اور پڑھتے تھے کوئی سورت تو اس قدر ترتیل کرتے یعنی ٹھہر ٹھہر کر مزا لے لے کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

ف :اس باب میں ام سلمہؓ اورانس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدث حفصہ کی حسن ہے صحیح ہےاورمروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ رات کو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتے پھر جب باقی رہتی قراءت تیس یا چالیس آیتوں کے موافق تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور مروی ہے آپ ﷺ سے کہ نماز پڑھتے بیٹھ کر پھر جب قراءت کرتے کھڑے کھڑے رکوع وسجدہ بھی کرتے کھڑے کھڑے اور جب قراءت کرتے بیٹھے بیٹھے تو رکوع وسجدہ بھی کرتے بیٹھے بیٹھے کہا احمد اوراسحٰق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان کے نزدیک دونوں حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں۔

۳۷۴: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَ تِهٖ قَدْرُمَايَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَ سَجَدَثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۳۷۴: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو قراءت بھی بیٹھ کر پڑھتے' پھر جب باقی رہتیں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّیْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۳۷۵: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نفل نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے نماز پڑھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک کھڑے کھڑے اور بڑی رات تک بیٹھے بیٹھے پھر جب قراءت کرتے کھڑے ہو کر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتے اسی حالت میں اور جب قراءت کرتے بیٹھ کر تو رکوع اور سجدہ کرتے بیٹھ کر۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِیِّ فِی الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ

باب :اس بیان میں کہ فرمایا حضرت ﷺ نے جب سنتا ہوں لڑکے کے رونے کی آواز تو ہلکی کرتا ہوں نماز

۳۷۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِیِّ وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَتَنَ اُمُّهٗ۔

۳۷۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں جب سنتا ہوں رونا لڑکے کا نماز میں تو ہلکی کرتا ہوں نماز اس خیال سے کہ گھبرا نہ جائے اس کی ماں۔

ف :اس باب میں ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۰:بَابُ مَاجَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ

باب :اس بیان میں کہ جوان عورت کی

الْحَائِضِ اِلَّابِخِمَارٍ

نماز قبول نہیں ہوتی بغیر چادر کے

۳۷۷: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَآئِضِ اِلَّابِخِمَارٍ۔

۳۷۷: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی نماز جوان عورت کی مگر اوڑھنی اوڑھ کر۔

ف: اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر ڈھانپے بالوں کے درست نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا کہ نماز عورت کی درست نہیں اگر ذرا بھی بدن اس کا کھلا ہو اور کہا شافعی نے کہ کہا گیا ہے اگر پشت پا کھلی ہو عورت کی تو نماز درست ہے۔

۲۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ سدل مکروہ ہے نماز میں

۳۷۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۳۷۸: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل[1] سے نماز میں۔

ف: اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانتے ہم روایت سے عطاء کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مگر اسناد سے عسل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہل علم کا سدل میں نماز کے اندر سو کہا بعضوں نے مکروہ ہے اور کہا یہ فعل ہے یہود کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے سدل نماز میں جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب سدل کیا کرے پر تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز میں۔

۲۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ کنکریاں ہٹانا نماز میں مکروہ ہے

۳۷۹: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ۔

۳۷۹: روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں کا نماز کو تو نہ چھوئے کنکریاں نماز میں اس لئے کہ رحمت اُس کے سامنے ہے۔

۳۸۰: عَنْ مُعَيْقِيْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً۔

۳۸۰: روایت ہے معیقیب سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکریاں ہٹانے کو تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھ کو تو ایک بار ہٹا لو۔

---

[1] سدل کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ کرتہ یا جبہ کندھے پر ڈال لینا اور بانہیں اس کی نہ پہننا اور ایسا لپیٹ لینا کہ دونوں ہاتھ رک جائیں اور اسی طرح رکوع وسجدہ کرنا اور یہ عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے اس کے داہنے بائیں لٹکا دینا اور ان کو کندھوں پر نہ ڈالنا یہ بھی مکروہ ہے اور اسی کو بعض نے کہا ہے کہ کرتے پر کرے تو مضائقہ نہیں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبداللہ اور معیقیب سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ مکروہ کہا آپ ﷺ نے کنکریاں ہٹانے کو نماز میں اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایک بار ہٹا لے گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی حضرت ﷺ نے اور اسی پر عمل ہے علماء ہے۔

٢٧٣: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب: اس بیان میں کہ نماز میں زمین کا (پر) پھونکنا مکروہ ہے

٣٨١: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ۔

٣٨١: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو کہ ہم اس کو افلح کہتے تھے جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا آپؐ نے خاک آلودہ ہونے دے اپنے چہرے کو۔

ف : کہا احمد بن منیع نے مکروہ کا ہے عباد نے پھونکنا نماز میں اور کہا پھونکنے سے نماز نہیں جاتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بھی مختار ہے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث ابی حمزہ سے اور کہا کہ وہ لڑکا مولیٰ تھا ہمارا رباح اس کا نام تھا۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون ابی حمزہ سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں کہا ایک لڑکا ہمارا جس کو رباح کہتے تھے کہا ابوعیسیٰ نے اسناد حدیث ام سلمہ کی کچھ ایسی قوی نہیں اور میمون ابوحمزہ کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں پھونکنے سے سو بعضوں نے کہا اگر پھونکا کسی نے نماز میں تو پھر پڑھے نماز میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے پھونکنا نماز میں اگر پھونکا کسی نے تو ٹوٹی نہیں نماز اس کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

٢٧٤: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب: اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کے کھڑا ہونا منع ہے

٣٨٢ ـ ٣٨٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی اَنْ يُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

٣٨٢ ـ ٣٨٣: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر۔

ف : اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اختصار کرنا نماز میں اور اختصار یہ کہ آدمی اپنے ہاتھ کوکھ پر رکھے اور مکروہ کہا ہے بعضوں نے چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھ کے اور مروی ہے کہ شیطان جب چلتا ہے تو کوکھ پر ہاتھ رکھ کے چلتا ہے۔

٢٧٥: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ کَفِّ الشَّعْرِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب: اس بیان میں کہ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

٣٨٤: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ

٣٨٤: روایت ہے سعید بن ابی سعید المقبری سے وہ روایت کرتے ہیں

اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّهٗ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَهٗ فِيْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰى صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ ۔

اپنے باپ سے وہ ابی رافع سے کہ وہ گزرے حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑھتے تھے اور باندھا انہوں نے جوڑا اپنا گدی پر سو کھول دیا اس کو ابی رافع نے تو دیکھا حضرت حسن نے ان کی طرف غصے سے سو کہا انہوں نے اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ وہ حصہ ہے شیطان کا۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابورافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا اور عمران بن موسیٰ وہ قریشی مکی ہیں اور وہ بھائی ہیں ایوب بن موسیٰ کے۔

۲۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں عاجزی کرنے کے بیان میں

۳۸۵: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَ كَذَا ۔

۳۸۵: روایت ہے فضل بن عباسؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التحیات ہے ہر دوگانہ کے بعد اور ڈرنا ہے اور عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہِ الٰہی میں اور اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ کہتا ہے راوی کہ بلند کرے تو دونوں ہاتھوں کو پروردگار کے سامنے کہ ہتھیلیاں ہوں تیرے مُنہ کی طرف اور کہے یارب! یارب! اور جو ایسا نہ کرے وہ ایسا ایسا ہے یعنی ناقص ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اور ابن مبارک کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں یہ کہا ہے مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ یعنی جو ایسا نہ کرے وہ برا ہے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبدربہ بن سعید سے اور خطا کی کئی مقام میں ایک تو کہا روایت ہے انس بن انیس سے اور وہ عمران بن ابی انس سے دوسرے کہا روایت ہے عبداللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت میں عبداللہ بن نافع بن العمیا ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی ﷺ سے اور حقیقت میں روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباسؓ سے وہ نبی ﷺ سے کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث بن سعد کی بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۲۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيْكِ بَيْنَ الْاَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ پنجہ میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے نماز میں

۳۸۶: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ

۳۸۶: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کیا کسی نے اچھی طرح سے پھر نکلا مسجد کی

خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یُشَبِّکَنَّ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ فَاِنَّہٗ فِیْ صَلٰوۃٍ۔

طرف تو تشبیک ❶ نہ کرے اپنی انگلیوں میں اس لئے کہ وہ تو نماز میں ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے کعب بن عجرہ کی حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

۲۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی طُوْلِ الْقِیَامِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب: نماز میں دیر تک قیام کرنے کے بیان میں

۳۸۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

۳۸۷: روایت ہے جابر سے کہا پوچھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا جس میں قیام دراز ہو۔

ف : اس باب میں عبداللہ حبشی اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے۔

۲۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَثْرَۃِ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: رکوع اور سجدے زیادہ کرنے کے بیان میں

۳۸۸: عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَیْطِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَعْدَانُ بْنُ اَبِیْ طَلْحَۃَ الْیَعْمُرِیُّ قَالَ لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ یَنْفَعُنِی اللّٰہُ بِہٖ وَیُدْخِلُنِی اللّٰہُ الْجَنَّۃَ فَسَکَتَ عَنِّیْ مَلِیًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ عَلَیْکَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَۃً اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً

۳۸۸: روایت ہے اوزاعی سے کہا روایت کی مجھ سے ولید بن ہشام معیطی نے کہا روایت کی مجھ سے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھا میں نے ان سے خبر دو مجھے ایسے کام کی کہ نفع دے اللہ مجھ کو اس سے اور داخل کرے جنت میں پس چپ رہے وہ دیر تک پھر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کرے سجدے کو یعنی سجدے بہت کیا کر یا نماز بہت پڑھا کر اس لئے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا

---

❶ تشبیک: اس سے مطلب یہ ہے کہ اپنی ہاتھوں کی چار انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی چاروں انگلیوں میں ڈالنا۔ مقصد نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا یہ ہے کہ یونہی لغو و بے معنی طور پر اپنی انگلیوں ہی سے نہ کھیلتا رہے جیسا کہ کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دورانِ نماز یا خطبہ کے اپنی انگلیوں کو ہی چٹخاتے رہتے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ایسی حرکات سے نہ تو دوسروں کا دھیان بٹائے اور نہ ہی اپنا اور ویسے بھی یہ طبی طور پر سخت نقصان دہ فعل ہے۔ (حافظ)

قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهٗ عَمَّاسَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُلِلّٰهِ سَجْدَةً اِلاَّ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

ہے ایک گناہ کہا معدان نے پھر ملا میں ابوالدرداء سے سو پوچھا میں نے ان سے جو پوچھا تھا ثوبان سے تو انہوں نے بھی کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے ایک گناہ۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی فاطمہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ثوبان کی اور ابوالدرداء کی کثرت رکوع اور سجود کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ بعضے کہتے ہیں طولِ قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدے کرنے سے اور بعضوں نے کہا کثرتِ رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کے دراز کرنے سے اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی ﷺ سے اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اس میں کسی کو اور کہا اسحٰق نے دن کو کثرتِ رکوع اور سجود کی بہت بہتر ہے کہ قرآن تو اپنے وظیفے کے موافق خواہ مخواہ پڑھے گا اور رکوع اور سجدے کا نفع الگ ملے گا کہا ابوعیسیٰ نے کہ اسحٰق اس لئے قائل ہوئے اس بات کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ ﷺ سے کہ طولِ قیام مروی ہے رات میں اور دن میں مروی نہیں کہ آپ ﷺ نے قیام دراز کیا ہو۔

٢٨٠: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں درست ہے

٣٨٩ ـ ٣٩٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ۔

٣٨٩ـ٣٩٠: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالی چیزوں کے مارنے کا نماز میں ایک سانپ دوسرے بچھو کا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابورافع سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے سانپ بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے نماز تو عین مشغولی ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

٣٩١: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَجَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَ هُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَانَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ۔

٣٩١: روایت ہے عبداللہ بن بحینہ اسدی سے جو ہم قسم ہیں بنی عبدالمطلب کے کہ نبی کھڑے ہو گئے نمازِ ظہر میں اور ان کو بیٹھنا تھا یعنی قعدۂ اولیٰ میں پھر جب پوری کر چکے نماز دو سجدے کئے بیٹھے ہوئے تکبیر کہتے ہر سجدے میں قبل سلام کے لوگوں نے بھی سجدے کئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدلے میں قعدۂ اولیٰ کے جو بھول گئے تھے۔

ف : اور اسی باب میں روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالاعلیٰ اور ابوداؤد نے کہا دونوں نے خبر دی ہم کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ابراہیم سے کہ ابا ہریرہؓ اور سائب قاری دونوں سجدے کرتے تھے سہو کے قبل سلام کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی کا کہ سجدہ سہو کرے بہر صورت قبل سلام کے اور کہتے ہیں یہ ناسخ ہے اور حدیثوں کی اور مذکور ہے کہ اخیر فعل نبی ﷺ کا یہی تھا اور کہا احمد اور اسحٰق نے جب کھڑا ہو جائے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدہ سہو کا کرے قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور عبداللہ بن بحینہ وہ بیٹے مالک کے ہیں اور بحینہ ان کی ماں ہیں۔ ایسا ہی خبر دی مجھ کو اسحٰق بن منصور نے علی بن مدینی سے اور کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن مالک بن بحینہ کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد؟ تو بعضوں کے نزدیک بعد سلام کے ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعضوں نے کہا قبل سلام کے اور یہی قول ہے اکثر فقہائے مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا بعضوں نے جب بھولے سے کچھ زیادتی ہو جائے نماز میں تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کے اور یہی قول ہے مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا اور کہا احمد نے جس صورت میں جس طرح پر سجدہ سہو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے اس صورت میں اس طرح سجدہ کرنا چاہیے۔ یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل کرنا چاہیے اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے بعد اور کہتے ہیں جب کھڑا ہو جائے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کرے قبل سلام کے۔ ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور اگر پڑھی ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کرے سلام کے بعد اور اگر سلام پھیر دیا ہو تو دو رکعتوں میں ظہر اور عصر کی تو سجدہ کرے بعد سلام کے اسی طرح جس جس صورت میں جو جو فعل رسول اللہ ﷺ کا مروی ہے اسی طرح عمل کرے اور جس میں کوئی فعل رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں تو اس میں سجدہ کرے قبل سلام کے اور اسحٰق بھی احمد کے موافق کہتے ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ وہ کہتے ہیں جس صورت میں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ ﷺ سے تو اس میں اگر زیادتی ہو نماز میں تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کے۔

۲۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

باب : سلام اور کلام کے بعد سجدۂ سہو کرنے کے بیان میں

۳۹۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ اَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

۳۹۲: روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پانچ رکعتیں سو عرض کیا گیا بڑھائی گئی نماز یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ پس دو سجدے کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد سلام کے۔ ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

۳۹۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ۔

۳۹۳: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے بعد کلام کے۔ ف : اس باب میں روایت ہے معاویہ، عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔

۳۹۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ۔

۳۹۴: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے دو سجدے کیے سہو کے سلام کے بعد۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو ایوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اس کی جائز ہے اور دو سجدے کر

لے سہو کے اگر چہ بیٹھا نہ ہو قعدۂ اخیرہ میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھے اور قعدۂ اخیرہ میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اس کی درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کوفیوں کا۔

۲۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو میں تشہد پڑھنے کے بیان میں

۳۹۵: عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۳۹۵: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دو سجدے کئے اور پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابی المہلب سے اور وہ چچا ہیں ابی قلابہ کے سوا اس حدیث کے اور روایت کی یہ حدیث محمد نے خالد حذاء سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی المہلب سے اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد حذاء[1] سے انہوں نے ابی قلابہ سے بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تیسری رکعت میں عصر کے پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اس کو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی انہی کو کہتے ہیں...... (اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے) اور اختلاف ہے علماء کو سجدہ سہو کے تشہد میں سو کہا بعضوں نے تشہد پڑھے اس میں اور سلام پھیرے اور کہا بعضوں نے نہ سجدہ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق کہ جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے۔

۲۸۳: بَابُ فِيمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

باب: زیادت و نقصان نماز میں شبہ کرنے کے بیان میں

۳۹۶: عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي سَعِيدٍ اَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلّٰى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۳۹۶: روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن ہلال سے کہا عیاض نے کہا میں نے ابی سعید سے کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی تو دو سجدے کرے بیٹھ کر۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سعید سے کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب شبہ پڑے کسی کو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھہرائے اس کو ایک رکعت اور جب شبہ پڑے دو اور تین میں تو ٹھہرائے اس کو دو اور سجدے کرے

---

[1] یہ لفظ حذا (ح۔ذ۔ا) ہے جیسا کہ پیچھے میں حواشی میں بیان کر آیا ہوں، مراجعت کریں حدیث ۲۲۸۔ (حافظ)

قبل سلام پھیرنے کے یعنی سہو کے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض علماء نے جب شک کرے نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھے۔

۳۹۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْتِیْ اَحَدَكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۳۹۷: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک شیطان آتا ہے تم میں سے ایک کے پاس نماز میں اور شبہ ڈالتا ہے اس پر یہاں تک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی سو جب پائے تم میں سے تو چاہیے دو سجدے کرے بیٹھے ہوئے۔ **ف** : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۸: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَوْثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلٰثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ۔

۳۹۸: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب بھول جائے کوئی شخص نماز میں اور نہ جانے کہ دو پڑھیں یا ایک یعنی رکعتیں تو ایک قرار دے اور اگر نہ جانے کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دے اور اگر نہ جانے کہ تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دے اور جو باقی ہو سو پڑھ کر آخر میں دو سجدے کرے قبل سلام کے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عوف سے سوا اس سند کے بھی روایت کیا اس کو زہری نے عبیداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: اس بیان میں جو سلام پھیر دے دو رکعت پر ظہر یا عصر میں

۳۹۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ۔

۳۹۹: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھے دو رکعت پڑھ کر سو کہا ان سے ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنی بحکم خدا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے یا رسول اللہ! ؟ سو پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ کہا ہے ذوالیدین نے؟ سو عرض کیا لوگوں نے ہاں! یعنی نماز کم ہوئی سو کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھیں دو رکعتیں پچھلی اور پھر سلام پھیرا، تکبیر کہی اور پھر سجدہ کیا مانند پہلے سجدوں کے یا اس سے لمبا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پہلے سجدوں کے برابر یا اس سے لمبا۔

ف : اس باب میں عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں بعضے کوفی کہتے ہیں کہ جب کلام کرے نماز میں بھول کر یا انجان ہو کر کسی طرح ہو نماز دوبارہ پڑھے اور تاؤیل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ قبل اس کے تھا کہ نماز میں کلام حرام ہو اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور اس کے قائل ہوئے اور کہا یہ زیادہ

صحیح ہے اس سے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے حق میں قضاء نہ کرے اگر بھولے سے کھالے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اس کو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہاء نے قصداً کھانے میں اور بھول جانے میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی رو سے روزہ دار کے حق میں اور کہا احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اگر کچھ کلام کیا امام نے نماز میں اور اس کو گمان تھا کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں اور بعد اس کے معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہے تو پوری کرے اور نماز اس کی فاسد نہیں اور جس نے کلام کیا مقتدیوں سے اور اس کو معلوم ہے کہ نماز کچھ باقی ہے تو وہ پھر سے پڑھے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ فرائض گھٹتے بڑھتے رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہوگئی اور آج کے دن یہ بات کسی کے لئے جائز نہیں ہوسکتی جیسے ذوالیدین کو ہوگئی کہ آج کل فرض کم وبیش نہیں ہوتے احمد کا قول کچھ اسی کے مشابہ ہے اور اسحٰق اس باب میں موافق ہیں احمد کے۔

۲۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

باب: جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں

۴۰۰: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

۴۰۰: روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت ان کی ابی سلمہ ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کیا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہن کر؟ تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہاں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عطاء سے کہ ایک مرد ہیں بنی شبہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

۲۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

باب: نماز صبح میں قنوت پڑھنے کے بیان میں

۴۰۱: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

۴۰۱: روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے صبح میں اور مغرب میں۔

ف: اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضۃ الغفاری سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت میں سو بعضوں نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑھنا فجر کی نماز میں اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد اور اسحٰق نے قنوت نہ پڑھے مگر جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت اترے پھر جب مصیبت آئے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے واسطے دعا کرے۔

۲۸۷: بَابُ فِيْ تَرْكِ الْقُنُوْتِ

باب: ترکِ قنوت کے بیان میں

۴۰۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَااَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ

۴۰۲: روایت ہے احمد بن منیع سے کہا خبر دی ہم کو یزید بن ہارون نے کہ مالک اشجعی نے کہا اپنے باپ سے اے میرے باپ! تم نے تو نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے اور

بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تو یہیں کوفہ میں قریب پانچ برس کے۔ کیا یہ لوگ قنوت پڑھتے تھے؟ کہا ان کے باپ نے اے میرے بیٹے یہ نئی بات نکلی ہوئی ہے۔

ف: روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابی مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑھا فجر میں تو بھی اچھا ہے اور نہ پڑھا تو بھی اچھا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑھنا اور ابن مبارک بھی نہیں تجویز کرتے قنوت فجر میں کہا ابوعیسیٰ نے ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

۲۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلٰوةِ

باب: اس کے بیان میں جو چھینکے نماز میں

۴۰۳ ۔ ۴۰۴ :عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنُ عَفْرَاءَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُبِهَا ۔

۴۰۳۔۴۰۴: روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو چھینک آئی مجھ کو سو کہا میں نے الحمد للہ یرضیٰ تک اور معنی اس کے یہ ہیں: سب تعریف اللہ کے لئے ہے بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اس کے اندر اور اوپر جیسے دوست رکھتا ہے ہمارا رب اور پسند کرتا ہے پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور پوچھا کون بات کرنے والا تھا نماز میں؟ پھر کوئی بھی نہ بولا پھر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنے والا تھا نماز میں؟ پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا سہ بار کون بات کرنے والا تھا نماز میں؟ تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفراء نے میں تھا یا رسول اللہؐ! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر کہا تھا تم نے؟ میں نے کہا الحمد للہ سے آخر تک۔ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کود پڑے اس پر تیس اوپر کئی فرشتے کہ کون چڑھ جاتا ہے اس اس کلمہ کو لے کر یعنی آسمان کی طرف۔

ف: اس باب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر سے اور عامر بن ربیعہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک یہ واقعہ نماز نفل میں تھا اس لئے کہ کتنے تابعین کہتے ہیں کہ جب چھینکے آدمی نفل نماز میں تو حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اپنے دل میں اس سے زیادہ اجازت نہ دی۔

۲۸۹: بَابُ فِیْ نَسْخِ الْکَلَامِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب: نماز میں کلام منسوخ ہونے کے بیان میں

۴۰۵: عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِی الصَّلٰوۃِ یُکَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَہٗ اِلٰی جَنْبِہٖ حَتّٰی نَزَلَتْ: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ﴾ [البقرۃ: ۲۳۸] فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ وَنُھِیْنَا عَنِ الْکَلَامِ۔

۴۰۵: روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے باتیں کرتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں بولتا تھا آدمی اپنے ساتھی سے جو بازو پر ہوتا تھا یہاں تک کہ اتری یہ آیت: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ﴾ [البقرۃ: ۲۳۸] سو حکم ہوا ہم کو چپ رہنے کا اور منع ہوا بات کرنا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کرے نماز میں عمداً یا سہواً تو دوبارہ پڑھے نماز اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا ہے اگر کلام کرے قصداً تو دوبارہ پڑھے نماز اور اگر کلام کرے بھولے سے یہ مسئلہ نہ جانتا ہو کافی ہے اسکو وہی نماز اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۲۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عِنْدَ التَّوْبَۃِ

باب: توبہ کی نماز کے بیان میں

۴۰۶: عَنْ اَسْمَآءَ بْنِ الْحَکَمِ الْفَزَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ اِنِّیْ کُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا نَفَعَنِی اللّٰہُ مِنْہُ بِمَا شَآءَ اَنْ یَنْفَعَنِیْ بِہٖ وَاِذَا حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ اسْتَحْلَفْتُہٗ فَاِذَا حَلَفَ لِیْ صَدَّقْتُہٗ وَاَنَّہٗ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَھَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ﴾ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ۔ [آل عمران: ۱۳۵]

۴۰۶: روایت ہے اسماء بن الحکم فزاری سے کہا سنا میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرماتے تھے جب سنتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع دیتی تھی اللہ کے حکم سے مجھ کو جتنا وہ چاہتا تھا اور جب سنتا تھا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سے تو قسم لیتا تھا میں اس سے پھر جب قسم کھاتا تھا وہ سچا جانتا تھا میں اس کو اور بیان کیا مجھ سے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور سچ کہا ابوبکرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کوئی آدمی نہیں کہ کچھ گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت کرے پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ سے مگر بخش دیتا ہے اللہ اسکے گناہ کو پھر پڑھی حضرت ﷺ نے اپنے قول کی تائید کیلئے یہ آیت: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً ......﴾ [آل عمران: ۱۳۵] یعنی متقی وہ لوگ ہیں کہ جب ہو جاتی ہے ان سے کچھ بے حیائی یا ظلم کرتے ہیں اپنی جان پر تو یاد کرتے ہیں اللہ کو آخر آیت تک۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام ابی الیسر کا کعب بن عمرو ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سند سے عثمان بن مغیرہ کے اور روایت کی ان سے شعبہ اور کئی

لوگوں نے سو مرفوع کیا انہوں نے مثل ابی عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے یہ حدیث موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو نبی ﷺ کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعاً بھی۔

۲۹۱: بَابُ مَاجَاءَ مَتٰی یُؤْمَرُ الصَّبِیُّ بِالصَّلٰوۃِ

باب: اس بیان میں کہ لڑکے کو کب سے حکم کریں نماز کا

۴۰۷: عَنْ سَبْرَۃَ الْجُھَنِیُّ عَنْ عَمِّہٖ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلِّمُوْا الصَّبِیَّ الصَّلٰوۃَ ابْنَ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْہُ عَلَیْھَا ابْنَ عَشْرَۃَ۔

۴۰۷: روایت ہے سبرہ جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھلاؤ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں اور مارو ان کو نماز کے لئے جب دس برس کے ہوں۔

ف: اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق اور کہتے ہیں جو نماز چھوڑ دے لڑکا بعد دس برس کے اس کی قضا پڑھے کہا ابوعیسیٰ نے سبرہ بیٹے ہیں معبد جہنی کے اور ان کو ابن عوسجہ بھی کہتے ہیں۔

۲۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَھُّدِ

باب: اس کے بیان میں جو حدث کرے بعد تشہد کے

۴۰۸: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ یَعْنِی الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ صَلَاتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ۔

۴۰۸: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کے اور بیٹھ چکا اپنی نماز کے آخر میں یعنی قعدہ اخیرہ میں تو جائز ہوگئی نماز اس کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث از روئے اسناد کے قوی نہیں اور اضطراب ہے اس کی اسناد میں اور بعضے لوگ قائل ہیں اس کے کہ جب بیٹھ چکا مقدار تشہد کے یعنی آخر نماز میں اور حدث کیا قبل سلام کے تو نماز اس کی پوری ہوگئی اور بعضوں نے کہا جب حدث کرے قبل تشہد کے یا قبل سلام کے تو اعادہ کرے نماز کا اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے تو نماز اس کی جائز ہے کہ فرمایا حضرت نے وتحلیلھا التسلیم یعنی تمام ہونا نماز کا سلام ہے اور تشہد کچھ ایسا فرض نہیں کہ اس کے ترک سے نماز درست نہ ہو اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعت کے بعد کھڑے ہوگئے اور تشہد نہ پڑھا اور کہا اسحٰق بن ابراہیم نے جبکہ تشہد پڑھ لیا اگر سلام نہ پھیرے تو بھی نماز جائز ہے اور سند پکڑی اس حدیث سے کہ سکھایا ہے رسول اللہ ﷺ نے تشہد ابن مسعود کو اور اس کے اخیر میں فرمایا: فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ ھٰذَا فَقَدْ قَضَیْتَ مَاعَلَیْکَ یعنی جب فارغ ہو چکا تو تشہد سے تو ادا کر دیا جو تجھ پر لازم تھا کہا ابوعیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن زیاد وہ افریقی ہیں بعض اہلحدیث نے ان کو ضعیف کہا ہے انہی میں سے یحییٰ بن سعید قطان اور احمد بن حنبل ہیں۔

۲۹۳: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا کَانَ الْمَطَرُ

باب: اس بیان میں کہ جب مینہ برستا ہو تو نماز اپنی

فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ

اپنی منزلوں میں پڑھ لینا درست ہے

۴۰۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ شَآءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ۔

۴۰۹: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں اور برسا مینہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے فرودگاہ میں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابی الملیح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق کہا سنا میں نے ابازرعہ سے کہتے تھے روایت کی عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث اور کہا ابازرعہ سے نہیں دیکھا میں نے بصرہ میں کوئی ان تین شخصوں سے بڑھ کر علی بن مدینی اور ابن الشاہ کوفی اور عمرو بن علی اور ابوالملیح کا نام عامر ہے اور وہ ابن اسامہ ہیں اور کہتے ہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی۔

۲۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَاِدْبَارِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے بعد تسبیحوں کے بیان میں

۴۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِيَآءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ يُعْتِقُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَّلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشَرَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ۔

۴۱۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حاضر ہوئے فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! امیر لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسا ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور سوا اس کے ان کے پاس مال ہے کہ اس سے غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں تو فرمایا حضرت ﷺ نے جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو کہو سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمدللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ دس بار سو تم پالو گے اس کی برکت سے درجے ان کے جو تم سے آگے بڑھ گئے ہوں گے اور نہ آگے بڑھ سکے گا کوئی تم میں سے جو پیچھے تمہارے ہے۔

ف: اس باب میں روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور زید بن ثابت سے اور ابی الدرداء اور ابن عمرؓ اور ابی ذر سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے دو خصلتیں ہیں کہ نہیں بجالاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہے جنت میں' اوّل یہ کہ تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمدللہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے چونتیس بار دوسرے یہ کہ سبحان اللہ کہے سوتے وقت دس بار الحمدللہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار۔

۲۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى

باب: سواری پر نماز پڑھنے کے بیان میں

الدَّابَّةِ فِی الطِّیْنِ وَالْمَطَرِ

کیچڑ اور پانی کے وقت

۴۱۱: عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُمْ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَانْتَهَوْا اِلٰی مَضِیْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوا السَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فَصَلّٰی بِهِمْ یُوْمِیُٔ اِیْمَآءً یَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّکُوْعِ۔

۴۱۱: روایت ہے عمرو بن عثمان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ وہ تھے نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو پہنچے ایک تنگ جگہ میں اور وقت آیا نماز کا اور اوپر سے مینہ برسا اور نیچے کیچڑ ہوئی پس اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پھر آگے بڑھے اپنی سواری سے اور امامت کی ان کی اشارہ کرتے تھے اور جھکتے تھے سجدہ میں رکوع سے زیادہ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے فقط عمرو بن رباح بلخی نے اس کو روایت کیا ہے اور کسی کی روایت سے معلوم نہیں ہوتی اور روایت کی ہے ان سے کئی عالموں نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی کیچڑ پانی میں سواری پر اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق۔

۲۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِجْتِهَادِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں بہت کوشش اور محنت اُٹھانے میں

۴۱۲: عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِیْلَ لَهٗ اَتَتَکَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

۴۱۲: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ پائے مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھول گئے سو عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ بخش دیئے گئے آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا نہ ہوں میں بندہ شکر گزار۔

ف: اور اس باب میں حضرت ابی ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۷: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الصَّلٰوةُ

باب: اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے پہلے جس کی پرسش ہوگی وہ نماز ہے

۴۱۳: عَنْ حُرَیْثِ بْنِ قَبِیْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ یَسِّرْلِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِیْ بِحَدِیْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ

۴۱۳: روایت ہے حریث بن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینے میں تو دعا کی میں نے یا اللہ! نصیب ہو مجھ کو ہمنشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور کہا دعا کی تھی میں نے کہ نصیب ہو مجھ کو نیک ہمنشین سو بیان کرو مجھ سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاید اللہ فائدہ دے مجھ کو اس سے۔ سو کہا انہوں نے سنا میں

يُنْفِعَنِي بِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلٰوتُهُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَفَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَةٍ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكْمِلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہلے جس کا حساب ہوگا بندے سے قیامت کے دن اس کے عملوں سے نماز ہے پس اگر درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئی خراب ہوا نقصان پایا پس اگر گھٹے کچھ فرض تو فرما دے گا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کچھ نفل میں میرے بندے کے تو پورے ہوں گے اس سے نقصان فرضوں کے پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا یعنی نفلوں سے فرض پورے کئے جائیں گے۔

ف: اس باب میں روایت ہے تمیم داری سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابی ہریرہؓ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ بن حریث سے سوائے اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۲۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ مَالَهُ مِنَ الْفَضْلِ

باب: اس بیان میں کہ جو پڑھے بارہ رکعت سنت رات دن میں اس کو کیا ثواب ملے گا

۴۱۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۴۱۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ رکعت سنت بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مکان جنت میں اور چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشاء کے اور دو رکعت قبل فجر کے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علماء نے کلام کیا ہے حافظے میں مغیرہ بن زیاد کے۔

۴۱۵: عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ۔

۴۱۵: روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اس کے لئے ایک گھر جنت میں، چار قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے اور دو قبل فجر کے جو نماز ہے اوّل روز کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

۲۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

باب: صبح کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں

۴۱۶ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۴۱۶: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اس میں ہے۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی احمد بن حنبل نے صالح بن عبداللہ ترمذی سے یہی ایک حدیث۔

۳۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَخْفِيْفِ رَكْعَتِي الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا

باب: تخفیف سنت فجر اور قراءت میں

۴۱۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِـ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾۔

۴۱۷: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا دیکھتا رہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم روایت سے ثوری کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے مگر سند سے ابی احمد کی اور مشہور لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے ابی اسحٰق سے اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابی احمد کے بھی اور ابو احمد زبیری ثقہ ہیں حافظ ہیں، کہا سنا میں نے بندار سے کہتے تھے کسی کا حافظہ میں نے ایسا نہیں دیکھا جیسا ابی احمد زبیری کا تھا اور نام ان کا محمد بن عبداللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

۳۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَي الْفَجْرِ

باب: باتیں کرنے کے بیان میں صبح کی سنت کے بعد

۴۱۸ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِيْ وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

۴۱۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتیں پڑھ چکتے فجر کی تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو باتیں کرتے اور نہیں تو تشریف لے جاتے نماز کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کلام بعد طلوع فجر کے جب تک نماز نہ پڑھ لے مگر جو ذکر الٰہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۳۰۲: بَابُ مَاجَاءَ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ

باب: اس بیان میں کہ بعد طلوعِ فجر کے سوا دو سنتوں کے اور نماز نہ پڑھنا چاہیے

۴۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

۴۱۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی

لَاصَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ ۔ نماز نہیں ہے بعد طلوعِ فجر کے سوائے دو رکعت سنتوں کے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور حفصہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قدامہ بن موسیٰ کی روایت سے اور روایت کی ہے ان سے کئی لوگوں نے اور اس پر اجماع ہے علماء کا کہ مکروہ ہے نماز پڑھنے بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنت کے اور معنی اس حدیث کے یہی ہیں کہ نماز نہ پڑھنا چاہیے بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعت فجر کی۔

۳۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: صبح کی سنت کے بعد لیٹنے کے بیان میں

۴۲۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ۔

۴۲۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑھ چکے ایک تم میں کا سنت فجر کی تو لیٹ جائے سیدھے کروٹ پر۔

ف: اس باب میں روایت ہے عائشہؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عائشہؓ سے کہ نبیؐ جب پڑھ چکتے سنت فجر کی اپنے گھر میں لیٹ جاتے سیدھے کروٹ پر اور کہا ہے بعض علماء نے کہ ایسا کرتا رہے مستحب جان کر۔

۳۰۴: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

باب: اس بیان میں کہ جب تکبیر ہو جائے فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیے سوائے فرض کے

۴۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ ۔

۴۲۱: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جائے نماز فرض کی تو اور نماز نہ پڑھے سوائے اسی فرض کے۔

ف: اس باب میں ابن بحینہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقاء بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسماعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کیا حماد بن زید نے اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہو جائے نماز کی تو سوائے فرض کے اور کچھ نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا۔

۳۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ تَفُوْتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

باب: اس بیان میں کہ جب فوت ہو جائے سنت صبح کی تو بعد فرض پڑھ لے

۴۲۲: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَدِّهٖ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِيْ اُصَلِّيْ فَقَالَ مَهْلًا يَاقَيْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذَنْ۔

۴۲۲: روایت ہے محمد بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑھی میں نے صبح کی نماز ان کے ساتھ پھر پھرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پایا مجھ کو نماز پڑھتے سو فرمایا ٹھہر جاے قیس! کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتا ہے؟ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! نہیں پڑھی تھیں میں نے دو سنتیں فجر کی۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے محمد بن ابراہیم کی حدیث نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سنا ہے عطا بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مرسلاً اور کہا ہے ایک قوم نے اہل مکہ سے موافق اس حدیث کے کہ کچھ مضائقہ نہیں مگر پڑھ لے دو سنتیں بعد فرض کے قبل طلوع آفتاب کے کہا ابوعیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور قیس دادا ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں ان کو قیس بن عمرو اور قیس بن فہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی ﷺ نکلے اور دیکھا قیس کو یعنی نماز پڑھتے آخر حدیث تک۔

۳۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب: اس بیان میں کہ سنت فجر اگر فوت ہو جائے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے

۴۲۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَاتَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

۴۲۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے یہی فعل ان کا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور ابن مبارک۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس اسناد سے مانند اس حدیث کے مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں بن نہیک سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے پالی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پالی اس نے نماز صبح کی۔

۳۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب: ظہر کے قبل چار رکعت سنت کے بیان میں

۴۲۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

۴۲۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبداللہ نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے ہم کو پہچانتے ہیں عاصم بن زمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اختیار کرتے ہیں کہ پڑھے قبل ظہر کے چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتے ہیں جدا جدا پڑھے ایک ایک دوگانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۳۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب: ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں

۴۲۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا۔

۴۲۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے۔

ف: اس باب میں علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۹: بَابٌ اٰخَرُ

دوسرا باب

۴۲۶: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا۔

۴۲۶: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کے تو پڑھ لیتے ان کو بعد ظہر کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مبارک کی اسی سند سے اور روایت کیا اس کو قیس بن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے مانند اس کے اور نہیں جانتے ہم اس کو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوائے قیس بن ربیع کے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۴۲۷: عَنْ اُمِّ حُبَيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَ هَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ۔

۴۲۷: روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہا فرمایا نبیؐ نے جس نے پڑھی قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اسکے چار رکعت حرام کرے گا اسکو اللہ دوزخ پر۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی۔

۴۲۸: عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُخْتِيْ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَ هَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

۴۲۸: روایت ہے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہؓ سے جو بیوی ہیں رسول اللہؐ کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو حفاظت کرے چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار پر بعد ظہر کے حرام کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر دوزخ کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ ثقہ ہیں شامی ہیں اور صاحب ہیں ابی امامہ کے۔

۳۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ

باب: عصر کے قبل چار سنتوں کے

الْعَصْرِ — بیان میں

۴۲۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ ۔

۴۲۹: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت فرق کر دیتے تھے یعنی دوگانوں میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابعدار ان کے تھے مسلمانوں اور مؤمنوں سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور اختیار کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم نے کہ فصل نہ کرے چار رکعت سنت میں عصر میں یعنی ایک سلام سے پڑھے اور سند پکڑی اس حدیث سے اور کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور احمد صلوٰۃ الیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ یعنی نماز رات دن کی دو دو رکعت ہے اور کہتے ہیں کہ فصل کرے ان میں یعنی دو سلام میں پڑھے۔

۴۳۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا ۔

۴۳۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے رحمت کرے اللہ اس آدمی پر جو پڑھے عصر کے قبل چار رکعت۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَأَةِ فِيْهِمَا

باب: مغرب کے بعد دو رکعتوں اور اس کی قراءت کے بیان میں

۴۳۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَااُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِ ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

۴۳۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کتنی بار سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کے اور قبل صبح کے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو ان سے مگر عبدالملک بن معدان نے کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے۔

۳۱۲: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِي الْبَيْتِ

باب: مغرب کی دو سنتیں گھر پڑھنے کے بیان میں

۴۳۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ ۔

۴۳۲: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں۔

ف: اس باب میں رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۴۳۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ

۴۳۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے یاد کی میں نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ رَكْعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن میں دو قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے' کہا ابن عمرؓ نے اور روایت کی مجھ سے حفصہؓ نے کہ پڑھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت قبل فجر کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علیؒ نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمرؓ نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣١٣: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کے بعد چھ رکعت کے ثواب کے بیان میں

۴۳۴ ۔ ۴۳۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً۔

۴۳۴ ۔ ۴۳۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت بری بات نہ کرے ان کے بیچ میں برابر ہوگا اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو پڑھے مغرب کے بعد بیس رکعتیں بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر روایت سے زید بن خباب کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابی خثعم سے کہا اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے عمرو بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنے والے تھے اور بہت ضعیف کہا ان کو۔

٣١٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

باب: عشاء کے بعد دو رکعت سنت کے بیان میں

۴۳۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ۔

۴۳۶: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کے دو رکعت اور بعد اس کے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشاء کے دو اور قبل فجر کے دو۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن شقیق کی عائشہؓ سے حسن ہے صحیح ہے۔

٣١٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ

باب: اس بیان میں کہ رات کی نماز دو

مَثْنٰی مَثْنٰی

رکعت ہے

۴۳۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا ۔

۴۳۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیے پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو اس کو ایک رکعت وتر پڑھ اور کر آخر کر نماز اپنی وتر۔

ف: اس باب میں عمرو بن عنبسہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا۔

۳۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

باب: نمازِ شب کے ثواب کے بیان میں

۴۳۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ ۔

۴۳۸: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزے بعد رمضان کے روزے محرم کے ہیں جو مہینہ ہے اور سب سے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور بلال اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے اور ابو بشیر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابی وحشیہ ہے۔

۳۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی کیفیت میں

۴۳۹: عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ۔

۴۳۹: روایت ہے ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی سعید بن ابی سعید مقبری کو کہ پوچھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں؟ سو فرمایا حضرت عائشہؓ نے نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے ہوں رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ پڑھتے تھے چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھ تو ان کے حسن اور طول کو پھر پڑھتے تھے چار رکعت کہ نہ پوچھ ان کے حسن اور طول سے پھر پڑھتے تھے تین رکعت وتر کی سو کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے ہیں قبل وتر کے سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۴۰: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۴۰: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول

وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے گیارہ رکعت رات کو وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہو جاتے اس سے لیٹ رہتے سیدھے کروٹ پر۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۸: بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

۴۴۱ - ۴۴۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً۔

۴۴۱ - ۴۴۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۹: بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

۴۴۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

۴۴۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نو رکعت رات کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اوپر کی حدیث کے مانند روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہا ابو عیسیٰ نے اکثر روایتوں میں رسول اللہ ﷺ سے تیرہ رکعت مروی ہیں مع وتر کے اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہیں۔

۴۴۴ - ۴۴۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً۔

۴۴۴ - ۴۴۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور روکتا ان کو اس سے خواب یا لگ جاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عباسؓ نے جو بیٹے ہیں عبد العظیم عنبری کے کہا بیان کیا ہم سے عتاب بن مثنیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفی قاضی تھے بصرہ کے اور امامت کرتے تھے قبیلہ بنی قشیر کی سو ایک دن نماز صبح میں پڑھی یہ آیت: فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ یعنی جب پھونکا جائے صور تو وہ دن سخت ہے پس گر پڑے بیہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے میں بھی تھا ان کے اٹھانے والوں میں ان کے گھر تک کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن ہشام بیٹے ہیں عامر انصاری کے اور ہشام بن عامر صحابیوں سے ہیں رسول اللہ ﷺ کے۔

۳۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

باب: اس بیان میں کہ پروردگار تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر اترتا ہے

۴۴۶: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا کُلَّ لَیْلَةٍ حَیْنَ یَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا یَزَالُ کَذٰلِكَ حَتّٰی یُضِیْئُ الْفَجْرُ۔

۴۴۶: روایت ہے ابوہریرہؓ سے فرمایا نبیؐ نے اترتا ہے اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب گزر جاتی ہے تہائی رات پہلی اور فرماتا میں ہوں بادشاہ کون ہے ایسا کہ پکارے مجھ کو کہ میں جواب دوں اور قبول کروں اسکے پکارنے کو کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے کہ میں دوں اسکو جو مانگے کون ہے کہ جو مغفرت مانگے مجھ سے کہ بخش دوں گناہ اسکے پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ روشن ہو جاتی ہے فجر۔

ف: اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور ابی سعید اور ابی رفاعۃ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی بہت سندوں سے بواسطہ ابوہریرہؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اترتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بڑی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور یہ صحیح تر ہے سب روایتوں سے یعنی جس میں آخر شب مذکور ہے۔

۳۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قِرَاءَةِ اللَّیْلِ

باب: رات کو قرآن پڑھنے کے بیان میں

۴۴۷: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَأُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّیْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِیْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَأُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ اِنِّیْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ فَقَالَ اخْفِضْ قَلِیْلًا۔

۴۴۷: روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبیؐ نے فرمایا ابی بکر سے میں گزرا تم پر سے۔ یعنی رات کو تم پڑھتے تھے بہت چپکے سے سو عرض کیا ابوبکرؓ نے میں سناتا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا یعنی خدا کو فرمایا آپؐ نے بلند کرو تھوڑی آواز اور فرمایا حضرت عمرؓ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت بلند آواز سے سو عرض کیا انہوں نے میں جگاتا ہوں سوتوں کو اور بھگاتا ہوں شیطان کو۔ آپؐ نے فرمایا ذرا چپکے سے پڑھو۔

ف: اس باب میں عائشہ ام ہانی انس سلمہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔

۴۴۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ کَیْفَ کَانَ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ کُلُّ ذٰلِكَ قَدْ کَانَ یَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً۔

۴۴۸: روایت ہے عبداللہ بن ابی قیس سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیسی تھی قراءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو؟ تو فرمایا ہر طرح سے قراءت کرتے تھے کبھی چپکے سے پڑھتے تھے اور کبھی زور سے۔ کہا میں نے سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے دین کے کام میں وسعت رکھی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور اسناد کیا ہے اس کا یحییٰ بن اسحٰق نے حماد بن سلمہ سے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے اس کو ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن رباح سے مرسلاً۔

۴۴۹: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاٰیَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَةً۔

۴۴۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہ ساری رات پڑھتے رہے نماز میں نبیؐ ایک آیت قرآن کی۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے۔

۳۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ فِی الْبَیْتِ

باب: نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

۴۵۰: عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلَاتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ۔

۴۵۰: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل تمہاری نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے مگر فرض یعنی اس کا جماعت سے اور مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

ف: اس باب میں عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے اور اختلاف کیے ہیں روایت میں اس حدیث کے سو روایت کیا اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النظر نے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابوالنظر سے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابی النظر سے اور مرفوع نہیں کیا اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے۔

۴۵۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا [1]۔

۴۵۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اپنے گھروں میں اور نہ بناؤ ان کو قبریں یعنی قبرستان کی طرح گھروں کو (نماز سے خالی نہ رکھو)۔

ف: کہا ابو عیسیٰ رحمہ اللہ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] یعنی ان کو نماز اور دعا اور تلاوت سے خالی نہ رکھو کہ قبروں کی طرح ہو جائیں تو نفل کے ادا کا گھروں میں حکم فرمایا اور قبروں کے پاس بجا آوری عبادت سے منع فرمایا اور ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین ساری مسجد ہے سوا مقبرہ اور حمام کے اس کو امام احمد اور سنن والوں نے روایت کیا ہے اور ابو حاتم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس مرض میں فرمایا جس سے نہ اٹھے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاریٰ کو کہ انہوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبروں کو مسجد بنایا اور اگر یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف بھی کھلی رہتی مگر اس کا ڈر ہوا کہ کہیں مسجد نہ ہو جائے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اکثر لوگ قبر کے پاس کی نماز و دعا میں ایسی برکت کی توقع کرتے ہیں جو مسجدوں میں نہیں کرتے تو اسی خرابی کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سرے سے جڑ ہی کاٹ دی ہے کہ قبرستان میں نماز پڑھنے کو مطلق منع فرما دیا گو نمازی کا قصداً اپنی نماز میں اس جگہ کی برکت حاصل کرنے کا نہ ہو جیسے کہ نماز پڑھنی آفتاب نکلنے اور ڈوبنے کے وقت منع فرمائی اس لیے کہ یہ ایسے اوقات ہیں کہ مشرکین آفتاب کے واسطے نماز کا قصد کیا کرتے ہیں اسی نظر سے اس وقت نماز سے منع فرمایا گو نمازی کا قصد وہ نہ ہو جو مشرکوں کا ہوتا ہے مگر یہ واسطہ دور کرنے کا منع فرمایا اور اگر نماز سے قصد اس جگہ کی برکت لینے کا ہو تو یہ صریح دھوکا دینا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مخالف ہے اس کے دین کی اور ایجاد کرنا ایسے دین کا جس کی اجازت اس نے نہیں دی غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین سے یہ بات یقیناً جانی گئی کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو قبروں کو مسجدیں کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

یہ سب ابواب وتر کے بیان میں ہیں

۳۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْوِتْرِ

باب: بیان میں فضیلت وتر کے

۴۵۲: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّہٗ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّکُمْ بِصَلَاۃٍ ھِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلَاۃِ الْعِشَآءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ۔

۴۵۲: روایت ہے خارجہ بن حذافہ سے کہا نکلے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا اللہ نے تمہاری مدد کی ہے ایک نماز سے کہ بہتر ہے تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے وہ وتر ہے مقرر کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نمازِ عشاء کے بعد سے طلوعِ فجر تک یعنی یہ اس کا وقت ہے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے اور عبداللہ بن عمرؓ اور بریدہ اور ابی بصرہ صحابی سے نبی ﷺ کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہے بعض محدثین نے اس حدیث میں اور کہا عبداللہ بن راشد زرقی اور وہ وہم ہے۔

۳۲۴: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْوِتْرَ لَیْسَ بِحَتْمٍ

باب: اس بیان میں کہ وتر فرض نہیں ہے

۴۵۳: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَصَلَاتِکُمُ الْمَکْتُوْبَةِ وَلٰکِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ۔

۴۵۳: روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وتر کچھ فرض نہیں جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے لیکن سنت ٹھہرایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے' فرمایا اللہ وتر ہے یعنی طاق ہے دوست رکھتا ہے وتر کو سو پڑھا کرو وتر اے قرآن والو۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے فرمایا حضرت علیؓ نے وتر ایسا ضروری نہیں جیسا نماز فرض ہو لیکن سنت ہے کہ مقرر کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے یہ حدیث اور یہ صحیح ہے ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اور روایت کی منصور بن معتمر نے ابی اسحٰق سے مانند روایت ابی بکر بن عیاش کے۔

۳۲۵:بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

باب: اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

۴۵۴ ـ ۴۵۵ : عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ ـ

۴۵۴ ـ ۴۵۵: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ وتر پڑھ لیا کروں میں سونے سے پہلے۔

ف: کہا عیسیٰ بن ابی غرہ نے کہ تھے شعبی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اوّل شب میں پھر سوتے تھے اور اس باب میں ابوذرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے یہ کہ نہ سوئے آدمی جب تک وتر پڑھ لے اوّل مروی ہے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جو ڈرے تم میں سے کہ نہ اٹھ سکے گا آخر شب میں تو وتر پڑھ لے اوّل شب میں اور جو طمع کرے رات کے اٹھنے کا تو وتر پڑھے آخر شب میں اس لیے کہ اخیر رات میں جو قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے کہا روایت کی ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے۔

۳۲۶:بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَاٰخِرِهٖ

باب: اس بیان میں کہ وتر اوّل شب اور آخر شب دونوں میں پڑھنا درست ہے

۴۵۶: عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ أَوَّلَهٗ وَأَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَانْتَهٰی وِتْرُهٗ حِيْنَ مَاتَ فِیْ وَجْهِ السَّحَرِ۔

۴۵۶: روایت ہے مسروق سے انہوں نے پوچھا عائشہؓ سے حال نبیؐ کے وتر کا سو فرمایا عائشہؓ نے ساری رات میں جب چاہے وتر پڑھ لیتے اوّل شب بھی اور اوسط شب اور آخر شب میں یہاں تک کہ مقرر ہو گیا حضرتؐ کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی چھٹے حصے میں آخر شب کے۔

ف: ابوعیسیٰ نے کہا ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور اس باب میں علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے وتر پڑھنا آخر شب میں۔

۳۲۷ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

باب: وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں

۴۵۷: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ـ

۴۵۷: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا نبی ﷺ وتر پڑھتے تھے تیرہ رکعت پھر جب بوڑھے ہوئے اور ضعف آیا تو پڑھنے لگے وتر سات رکعت۔

ف: اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام سلمہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے وتر کی تیرہ اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بھی کہا اسحٰق بن ابراہیم نے معنی اس حدیث کے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت وتر کی یہ ہیں کہ پڑھتے تھے شب کو تیرہ رکعتیں وتر سمیت سو منسوب کی گئی نماز شب یعنی تہجد وتر کی طرف اور وتر کو، اوسی نے وتر کہا ہے اور روایت کی اس باب میں ایک حدیث بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند لائے اس کو جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: أَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْاٰنِ تہجد پڑھو اے اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو بھی وتر کہتے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا۔

٣٢٨:بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

باب: پانچ وتر کے بیان میں

٤٥٨: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

٤٥٨: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ رکعت وتر میں وتر پڑھتے اس میں سے پانچ رکعت کر نہ بیٹھتے اس میں مگر اخیر میں پھر جب اذان دیتا مؤذن کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھتے بہت ہلکی یعنی قراءت اس میں کم ہوتی۔

ف: اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہ وتر پانچ ہی رکعت ہے اور کہتے ہیں نہ بیٹھے اس میں مگر اخیر میں۔

٣٢٩:بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلٰثٍ

باب: وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں

٤٥٩: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَاُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرِهِنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

٤٥٩: روایت ہے حضرت علیؓ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر کی تین رکعت اور پڑھتے تھے اس میں سے نو سورتیں مفصل سے پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں کہ اخیر میں ان کی قل ہو اللہ احد ہوتی۔

ف: اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوایوب اور عبدالرحمٰن بن ابزی سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نہیں ذکر کیا بعضوں نے ابن ابی کعب کا اور بعضوں نے کہا عبدالرحمٰن بن ابزیٰ روایت کرتے ہیں ابی سے کہا ابوعیسیٰ نے گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس طرف کہ وتر پڑھے آدمی تین رکعت کہا سفیان نے تیرا جی چاہے وتر پڑھ پانچ رکعت چاہے تین رکعت چاہے ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک بہتر ہے تین رکعت اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اہل کوفہ کا روایت کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا محمد بن سیرین نے وتر پڑھتے ہیں پانچ رکعت بھی اور تین رکعت بھی اور جانتے ہیں ان سب کو بہتر۔

٣٣٠ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

باب: وتر کی ایک رکعت کے بیان میں

٤٦٠۔ ٤٦١ : عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيْلُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَذَانُ فِيْ اُذُنِهٖ۔

٤٦٠۔ ٤٦١: روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچھا میں نے ابن عمرؓ سے کیا دراز کروں میں قراءت کو فجر کی سنتوں میں؟ سو فرمایا انہوں نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑھتے ایک رکعت اور دو رکعت پڑھتے اس وقت کہ اذان کی آواز ان کے کان میں آتی یعنی قراءت نہایت کم ہوتی۔

ف: اس باب میں عائشہ اور جابر اور فضل بن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہؓ اور تابعین سے کہ کہتے ہیں کہ جدا کردے آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتوں

سے اور وتر پڑھے ایک رکعت کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا۔

۳۳۱: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

باب: قراءت کا وتر میں

۴۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ۔

۴۶۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک ایک سو ایک ایک رکعت میں۔

ف: اس باب میں علی اور عائشہ اور عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے وہ نبی ﷺ سے کہا ابوعیسیٰ نے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور قل ھو اللہ احد اور اختیار کیا ہے اکثر علمائے صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے پڑھنا سبح اسم ربک الاعلیٰ کا پہلی رکعت میں اور قل یا ایہا الکافرون دوسری میں قل ھو اللہ احد تیسری میں۔

۴۶۳: عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

۴۶۳: روایت ہے عبدالعزیز بن جریج سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں؟ فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالعزیز یہ بیٹے ہیں ابن جریج کے اور دوست ہیں عطاء کے اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی ﷺ سے۔

۳۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں قنوت پڑھنے کے بیان میں

۴۶۴: عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّمَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

۴۶۴: روایت ہے ابی الحوراء سے کہا انہوں نے کہا حسن بن علیؓ نے سکھائے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات کہ کہا کروں میں ان کو وتر میں اللھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! ہدایت کر مجھ کو ان میں جن کی ہدایت کی تو نے اور عافیت دے مجھے ان میں جن کو عافیت دی تو نے اور ضامن ہو جا میرا ان میں جن کی ضمانت کی تو نے اور برکت دے مجھ کو اس میں جو دیا ہے تو نے مجھ کو اور بچا اس کے شر سے جو تقدیر میں لکھا ہے تو نے اس لئے کہ تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر کوئی حکم نہیں کر سکتا اور نہیں ذلیل ہوتا جس کا تو متکفل ہو بڑی برکت والا ہے تو رب ہمارا اور بلندی والا۔

ف: اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر روایت سے ابی

الحوراء کی اور نام ان کا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے باب میں اس سے اچھی اور اختلاف ہے علماء کا قنوت وتر میں سو عبداللہ بن مسعود نے تو کہا ہے قنوت وتر میں پڑھے تمامی سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ وہ نہ پڑھتے تھے قنوت مگر نصف آخر میں رمضان کے بعد رکوع کے اور بعضے اہل علم بھی اسی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۳۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ وَيَنْسٰى

باب: اس بیان میں جو سو جائے بے وتر پڑھے یا بھول جائے

۴۶۵: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ۔

۴۶۵: روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جائے اور وتر نہ پڑھے ہوں یا بھول جائے تو پڑھ لے جب یاد آئے یا نیند سے بیدار ہو۔

۴۶۶: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ۔

۴۶۶: روایت ہے زید بن اسلم سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جائے بے وتر پڑھے اور وقت جاتا رہے تو پڑھ لے جب صبح کو اٹھے۔

ف: اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے سنا ہے میں نے ابوداؤد سنجری سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے حال عبدالرحمٰن بن زید کا جو بیٹے ہیں اسلم کے سو کہا احمد نے بھائی ان کے عبداللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور سنا میں نے محمد کو ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ کا کہ وہ ضعیف کہتے تھے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو اور کہا عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور بعض لوگ گئے ہیں اہل کوفہ سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں وتر پڑھ لے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

۳۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُبَادَرَةِ الْوِتْرِ بِالصُّبْحِ

باب: اس بیان میں کہ صبح سے پہلے وتر پڑھ لینا چاہیے

۴۶۷۔۴۶۸: عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا۔

۴۶۷۔۴۶۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو وتر۔

۴۶۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

۴۶۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب رات کی نمازوں کا وقت اور وتر کا بھی سو وتر پڑھ لیا کرو طلوعِ فجر سے پہلے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور سلیمان بن موسیٰ اکیلے ہیں اس لفظ کے بیان کرنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ یعنی وتر نہیں ہیں نماز صبح کے بعد اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اہل علم سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ وتر پڑھنا ضرور نہیں صبح کی نماز کے بعد۔

۳۳۵: بَابُ مَاجَاءَ لَا وِتْرَانِ

باب: اس بیان میں کہ دو وتر نہیں ہیں ایک

فِیْ لَیْلَةٍ

رات میں

۴۷۰: عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاوِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ۔

۴۷۰: روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے یہ اور اختلاف ہے علماء کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اوّل شب میں اور پھر اٹھے آخر شب میں تو کہا بعض علماء نے اور جو ان کے بعد تھے کہ توڑ ڈالے اور ایک رکعت اس میں ملا دے پھر پڑھتا رہے جو چاہے پھر وتر پڑھ لے آخر میں نماز کے اس لیے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے اور اسی طرف گئے ہیں اسحٰق اور کہا بعض علماء صحابہ وغیرہ نے جو وتر پڑھ چکا ہو اوّل شب میں پھر سو گیا اور اٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھے جتنی چاہے اور چھوڑ دے وتر کو اپنے حال پر یعنی پھر دوبارہ وتر کی اور ایک رکعت ملانے کی حاجت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک رحمہم اللہ کا اور یہی صحیح ہے کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی حدیثوں میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے بعد وتر کے بھی تو پھر اعادہ وتر کیا ضروری ہے۔

۴۷۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ۔

۴۷۱: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبیؐ پڑھا کرتے تھے بعد وتر کے دو رکعت۔

ف: اور مروی ہے اسکی مانند ابی امامہؓ عائشہؓ اور کتنے لوگوں سے نبیؐ کا پڑھنا۔

۳۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ عَلَی الرَّاحِلَةِ

باب: سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں

۴۷۲: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتُ فَقُلْتُ اَوْتَرْتُ فَقَالَ اَلَیْسَ لَکَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ۔

۴۷۲: روایت ہے سعید بن یسار سے کہا تھا میں سفر میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ جو پیچھے رہ گیا میں ان سے پوچھا کہاں تھا تو؟ تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کیا نہیں ہے تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ریس اچھی (عمل پیرا ہونا) میں نے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتے ہوئے اپنی سواری پر۔

ف: اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اس طرف اور کہتے ہیں کہ وتر پڑھ لے سواری پر اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور بعضے کہتے ہیں وتر پڑھے سواری پر اور جب وتر کا ارادہ ہو تو اترے اور زمین پر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔

۳۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوةِ الضُّحٰی

باب: نمازِ چاشت کے بیان میں

۴۷۳: عِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً بَنَی اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ۔

۴۷۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے دن چڑھے بارہ رکعت بنا دے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک محل جنت میں سونے سے۔

ف: اس باب میں ام ہانی اور ابوہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابی ذر اور عائشہ اور ابی امامہ اور عتبہ بن عبد اسلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید

بن ارقم اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے۔

۴۷۴: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ مَا اَخْبَرَنِیْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی اِلَّا اُمُّ هَانِیٍٔ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیْتَهَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ مَا رَاَیْتُهٗ صَلّٰی صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَیْرَ اَنَّهٗ کَانَ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

۴۷۴: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا کسی نے خبر نہیں دی مجھ کو کہ اس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے مگر ام ہانی نے کہ بیان کیا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن اور غسل کیا اور پڑھیں آٹھ رکعتیں میں نے نہیں دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اس سے ہلکی فقط اتنا تھا کہ پورا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن فقط قراءت کی کمی سے تھا نہ یہ کہ رکوع و سجدہ برابر نہ ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گویا احمد نے یقین کیا ہے اس باب میں کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہے نعیم میں سو بعضوں نے کہا نعیم بن خمار ہیں اور بعضوں نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہے اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابونعیم کو وہم ہو گیا اس میں سو کہا ابن خمار اور خطا کی اس میں پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نعیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے ابی نعیم سے۔

۴۷۵: وَ اَبِیْ ذَرٍّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّهٗ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ ارْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَکْفِكَ اٰخِرَهٗ۔

۴۷۵: روایت ہے ابی ذر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ سے وہ اللہ تعالیٰ سے کہ ارشاد کیا پروردگار نے اے بیٹے آدم کے! پڑھ میرے لئے چار رکعت دن کے شروع میں کفایت کرونگا تیرے کاموں کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نضر بن شمیل اور کتنے لوگوں نے حدیث کے اماموں نے نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم نہاس کو مگر اسی روایت سے۔

۴۷۶: عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

۴۷۶: روایت ہے نہاس بن قہم سے وہ روایت کرتے ہیں شداد بن ابی عمار سے وہ ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھا کرتے دو رکعت ضحیٰ کہ بخشے جائیں گے گناہ اس کے اگرچہ ہوں دریا کی جھاگ اور چھیں برابر۔

۴۷۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُ وَیَدَعُهَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْ۔

۴۷۷: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ضحیٰ کی یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ پڑھیں گے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب: زوال کے وقت کی نماز کے بیان میں

۴۷۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَلِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ ۔

۴۷۸: روایت ہے عبداللہ بن سائب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے چار رکعت آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے پہلے اور فرماتے یہ ایسی گھڑی ہے کہ کھلتے ہیں اس وقت دروازے آسمان کے سو چاہتا ہوں میں کہ چڑھیں میرے نیک عمل۔(یعنی اعمالِ صالح)

ف: اس باب میں علی اور ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن سائب کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت بعد زوال کے سلام نہ پھیرتے اس میں مگر اخیر میں۔

۳۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَاجَةِ

باب: نمازِ حاجت کے بیان میں

۴۷۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّوَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًااِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَاهَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَاحَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

۴۷۹: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جس کو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بن آدم سے تو چاہیے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھے نبیؐ پر پھر کہے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش کا سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جس سے ضرور ہو تیری بخشش اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لئے کوئی گناہ مگر بخش دے اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کھول دے اس کو یعنی دور کر دے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھ کو مگر پورا کر دے اس کو اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے' فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں حدیث میں اور فائد ابو الورقاء ہیں۔

۳۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ

باب: نمازِ استخارہ کے بیان میں

۴۸۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَاهَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ

۴۸۰: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا رسول اللہؐ استخارہ سکھاتے ہم کو ہر کام میں جیسے سکھاتے تھے سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کو تو چاہیے پڑھے دو رکعت سوائے فرض کے پھر کہے اَللّٰهُمَّ سے اَرْضِنِيْ بِهٖ تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! میں خیر طلب کرتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور طلب کرتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل

فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ الْعَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاَصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ ۔

سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کا یا اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عاجل امری وآجلہ اور معنی اس کے بھی یہی ہیں پس آسان کر مجھ پر یہ کام پھر برکت دے مجھ کو اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فی عاجل امری وآجلہ اور معنی اسکے بھی وہی ہیں تو دور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ کو اس سے اور قدرت دے مجھ کو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھ کو اسکے ساتھ اور کہا نام لے اپنی حاجت کا یعنی ہذا الامر کی جگہ پر جیسے نکاح، سفر وغیرہ جو کام ہو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابوایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی کے اور وہ ایک شیخ مدنی اور ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے بہت اماموں نے حدیث کے۔

۳۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ

باب: صلوٰۃ التسبیح کے بیان میں

۴۸۱: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَاعَمِّ اَلَا اَصِلُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَاعَمِّ صَلِّ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ تَقْرَأُفِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَاِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًاثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًاثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًاقَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلٰثُ مِائَةٍ فِيْ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ وَلَوْكَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ اِنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهٗ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ ۔

۴۸۱: روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے عباسؓ سے اے چچا میرے کیا نہ کروں سلوک میں تمہارے ساتھ، کیا نہ دوں میں تم کو کیا نفع نہ پہنچاؤں میں تم کو کہا عباسؓ نے کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا آپؐ نے اے چچا میرے پڑھو چار رکعت اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری ہو جائے قراءت تو کہو اللہ اکبر والحمدللہ و سبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کے پھر رکوع کر اور کہہ دو وہی کلمہ دس بار پھر اٹھاؤ سر اپنا کہو دس بار پھر سجدہ کر اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار پھر سجدہ کر دوسرا اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار قبل کھڑے ہونے کے یعنی جلسہ استراحت میں سو یہ پچھتّر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں، اگر ہونگے گناہ تیرے مثل ریگ درہم برہم کے تو بھی بخشے گا اسکو اللہ تعالیٰ۔ کہا عباسؓ نے یارسول اللہ! کون کہہ سکتا ہے اسکو ہر روز؟ فرمایا اگر نہیں کہہ سکتے تم ہر روز تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینے میں پھر یونہی فرماتے رہے رسول اللہؐ یہاں تک کہ فرمایا ہر سال میں ایک بار۔ **ف:** کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابی رافع کی روایت سے۔

٤٨٢: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ عَلِّمْنِىْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِىْ صَلٰوتِىْ فَقَالَ كَبِّرِى اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِى اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِىْ مَاشِئْتِ يَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ۔

۴۸۲: روایت ہے انس بن مالک ؓ سے کہا ام سلیم حاضر ہوئیں نبیؐ کے پاس صبح کو اور عرض کیا سکھلائیے مجھ کو ایسے کلمات کہ کہوں میں انکو نماز میں۔ سو فرمایا آپؐ نے اللہ اکبر کہہ دس بار اور سبحان اللہ دس بار اور الحمد للہ دس بار پھر مانگ جو مانگنا ہو کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہاں ہاں یعنی قبول کرتا ہوں تیری دعا کو۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور فضل بن عباس اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے کئی روایتیں صلوٰۃ التسبیح کے باب میں لیکن کچھ زیادہ صحیح نہیں اور روایت کیا ہے ابن مبارک اور کئی عالموں نے صلوٰۃ التسبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اس کی روایت کی ہم سے احمد بن عبدۃ ضبی نے کہا بیان کیا ہم سے ابو وہب نے کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کو کہ تسبیح کی جاتی ہے اس میں تو کہا انہوں نے تکبیر اولیٰ کہے پھر پڑھے سبحانک اللھم سے غیرک تک پھر کہے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور کوئی سورت پھر پڑھے دس بار سبحان اللہ سے آخر تک پھر رکوع کرے اور پڑھے وہی کلمہ دس بار پھر سر اٹھائے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے اور کہے دس بار پھر سر اٹھائے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے دوسرا اور کہے دس بار پھر پڑھے اسی طرح چار رکعت سو یہ پچھتر تسبیحیں ہیں ہر رکعت میں۔ شروع میں پڑھی جائیں پندرہ بار پھر قراءت کرے پھر تسبیح پڑھے دس بار، سو اگر پڑھے یہ نماز رات کو تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ سلام پھیر دے دو دو رکعت پر اور اگر دن کو پڑھے تو اختیار ہے کہ دو سلام میں پڑھے یا ایک سلام میں کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھ کو عبدالعزیز ابن ابی زرقہ نے کہ کہا عبداللہ نے رکوع میں پہلے سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہہ لے بعد اس کے کہ تسبیحات پڑھے کہا احمد بن عبدۃ نے بیان کیا مجھ سے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی مجھ کو عبدالعزیز نے اور وہ بیٹے ابی زرقہ کے ہیں کہا انہوں نے پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اگر سہو کرے کوئی اس نماز میں کیا تسبیحیں پڑھے سجدۂ سہو میں بھی دس دس بار؟ کہا نہیں وہ تو فقط تین سو ہیں۔

٣٤٢: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ

باب: درود بھیجنے میں نبی ﷺ پر

٤٨٣: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَابَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَزَادَنِىْ زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ۔

۴۸۳: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ! سلام بھیجنا آپؐ پر تو ہم جان چکے اب درود کیونکر بھیجنا ہے آپؐ پر؟ فرمایا آپؐ نے کہو تم اللھم سے حمید مجید تک (ترجمہ): یا اللہ! رحمت بھیج محمد پر اور آل محمدؐ پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہے اور برکت بھیج اوپر محمد کے اور آل محمد کے جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے کہا محمود نے کہا ابو اسامہ نے اور زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبدالرحمٰن نے اور کہتے تھے ہم درود میں وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ یعنی رحمت اور برکت بھیج ہمارے اوپر بھی ان سب کے ساتھ۔

ف: اس باب میں علی اور ابی حمید اور ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے۔

۳۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: محمد ﷺ پر درود کی فضیلت میں

۴۸۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً۔

۴۸۴: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیوں سے میرے نزدیک قیامت کے دن وہ ہے جس نے بہت درود بھیجا مجھ پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ جس نے پڑھا ایک بار درود مجھ پر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود اور لکھی جاتی ہیں اس کے لیے دس نیکیاں۔

۴۸۵: عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

۴۸۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ عزوجل اس پر دس بار۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے اور کئی عالموں سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار۔

۴۸۶: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَايَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۶: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا دعا لٹکی ہوئی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں ذرا نہیں چڑھتی جب تک درود نہ بھیجے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے علاء بن عبدالرحمٰن وہ بیٹے ہیں یعقوب کے وہ مولیٰ ہیں حرقہ کے اور علاء تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں انس بن مالکؓ وغیرہ سے اور عبدالرحمٰن بن یعقوب والد ہیں علاء کے وہ تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں ابوہریرہؓ اور ابی سعید خدری سے اور یعقوب کبار تابعین سے ہیں کہ ملاقات کی ہے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے اور روایت بھی کی ان سے۔

۴۸۷: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ وَالْعَنْبَرِيُّ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا بَيْعَ فِيْ سُوْقِنَا اِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ۔

۴۸۷: روایت کی ہم سے عباس بن عبدالعظیم عنبری نے انہوں نے مالک بن انسؓ سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے انہوں نے اپنے باپ عبدالرحمٰن سے انہوں نے علاء کے دادا یعقوب سے کہا یعقوب نے فرمایا حضرت عمر بن خطابؓ نے نہ خرید و فروخت کرے کوئی ہمارے بازار میں جب تک خوب سمجھ نہ پیدا کرے دین میں یعنی مسائل و معاملات سے خوب آگاہ نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث کو کچھ اس باب سے تعلق نہیں فقط یہ حدیث ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی واسطے لکھی کہ اس سے یعقوب کی سماعت حضرت عمر بن خطابؓ سے اور ملاقات ان کی ثابت ہو جیسا اوپر مذکور ہوا تھا۔

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

یہ سب ابواب جمعہ کے بیان میں ہیں

۳۴۴: بَابُ فَضْلِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: روزِ جمعہ کی فضیلت کے بیان میں

۴۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

۴۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی نے سب دونوں سے بہتر کہ جس میں آفتاب نکلتا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں پیدا ہوئے آدم علیہ السلام اسی میں داخل ہوئے جنت میں اسی دن نکلے جنت سے اور قائم نہ ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

ف: اس باب میں ابی لبابہ اور سلیمان اور ابی ذر اور سعید بن عبادہ اور اوس بن اوس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۵: بَابُ فِی السَّاعَةِ الَّتِیْ تُرْجٰی فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: اس گھڑی (ساعت) کے بیان میں جو ہر جمعہ میں ہوتی ہے اور اس میں امید ہے اجابت دعا کی

۴۸۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِیْ تُرْجٰی فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی غَیْبُوْبَةِ الشَّمْسِ۔

۴۸۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈو وہ گھڑی جس کی اُمید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس سند کے اور محمد بن ابی حمید ضعیف ہیں ضعیف کہا ہے ان کو بعض اہل علم نے ان کی کمی حافظہ کے سبب سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ وہی ابوابراہیم انصاری ہیں جو منکر الحدیث ہیں اور تجویز کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے ہے غروبِ آفتاب تک اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا احمد بن حنبل نے اکثر حدیثوں میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں امید ہے دعا قبول ہونے کے بعد وہ بعد نماز عصر کے ہے اور امید ہے بعد زوال آفتاب کے بھی۔

۴۹۰: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَايَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى انْصِرَافٍ مِنْهَا۔

۴۹۰: روایت کی ہم سے زیادہ بن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابوعامر عقدی سے انہوں نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بیشک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا ہے اللہ سے کوئی بندہ کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ وہ چیز پوچھا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! وہ کونسی گھڑی (ساعت) ہے؟ فرمایا جس وقت سے تکبیر ہوتی ہے نماز کی یعنی نمازِ جمعہ وغیرہ کی اس وقت سے لوگوں کے پھرنے تک۔

ف: اس باب میں ابوموسیٰ اور ابی ذر اور سلمان اور عبداللہ بن سلام اور ابی لبابہ اور سعد بن عبادہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن ہے غریب ہے۔

۴۹۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ اُهْبِطَ مِنْهَا وَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّيْ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

۴۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر سب دنوں میں کہ نکلتا ہے اس میں آفتاب جمعہ کا دن ہے کہ اس میں پیدا ہوئے آدمؑ اور اس میں گئے جنت میں اور اسی دن اتارے گئے جنت سے اور اس دن میں ایک گھڑی (ساعت) ہے کہ نہیں پاتا اس کو کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو پھر مانگے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کہا ابوہریرہؓ نے پھر ملا میں عبداللہ بن سلام سے اور بیان کی یہ حدیث سو کہا انہوں نے میں خوب جانتا ہوں اس گھڑی کو سو کہا میں نے خبر دو مجھ کو اور بخیلی نہ کرو فرمایا انہوں نے وہ بعد عصر کے ہے غروبِ آفتاب تک کہا میں نے کیونکر ہوسکتی ہے بعد عصر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور بعد عصر کے تو کوئی نماز نہیں پڑھتا کہا عبداللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو بیٹھے کہیں انتظار میں نماز کے تو وہ گویا نماز ہی میں ہے؟ کہا میں نے ہاں یہ تو فرمایا ہے کہا عبداللہ نے یہی مراد ہے حضرت ﷺ کی یعنی بعد عصر کے جو منتظر بیٹھا رہے مغرب کا وہ بھی نماز میں ہے اور وہ گھڑی بھی اسی وقت میں ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ دراز ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے کہا معنی اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ کے یہ ہیں کہ بخیلی نہ کرو اور ضنین بخیل کو کہتے ہیں اور ظنین جس سے بدظن ہوں اور لوگ تہمت کریں۔

۳۴٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے روز غسل کرنے کے بیان میں

۴۹۲: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۴۹۲: روایت کی سالم نے اپنے باپ سے کہ سنا انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ جو آئے جمعہ کی نماز کو تو چاہیے کہ نہالے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور عمر اور جابر اور براء اور عائشہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث اور روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اُوپر کی حدیث کے اور کہا محمد نے حدیث زہری کی سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور حدیث عبداللہ بن عبداللہ ک اپنے باپ سے دونوں صحیح ہیں اور کہا بعض اصحاب زہری نے روایت کی مجھ سے آل نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے روزِ جمعہ میں کہ اتنے میں داخل ہوئے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کے تو پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کونسی گھڑی ہے یعنی اتنی دیر کیوں لگائی ؟ تو کہا انہوں نے کچھ دیر نہ کی میں نے مگر اتنی کہ سنی میں نے اذان اور وضو کیا اور حاضر ہوا۔ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کفایت نہ کی تم نے وقت کی تاخیر پر اور اوّل وقت کے فوت ہونے پر یہاں تک کہ وضو کیا بجائے غسل کے اور معلوم ہے تم کو حضرت ﷺ نے حکم فرمایا ہے غسل کا روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے اور روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بھی انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سالم سے کہا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن آخر حدیث تک کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے حال ان روایتوں کا تو کہا صحیح حدیث زہری کی ہے سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور کہا محمد نے مروی ہوئی یہ حدیث مالک سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے یہی حدیث۔

۳۴۷: بَابُ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: غسل جمعہ کی فضیلت کے بیان میں

۴۹۳ تا ۴۹٦: عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَ اسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اَجْرُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَكِيْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ

۴۹۳ تا ۴۹٦: روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے غسل کیا جمعہ کے دن اور غسل کروایا اور سویرے چلا مسجد کو اور پایا ابتدائی خطبہ اور نزدیک ہوا امام سے اور سنا خطبہ کو اور چپ رہا [1] ہوگا اس کو ہر ہر قدم پر کہ رکھے اس نے راہ میں ثواب ایک برس کی عبادت کا کہ دن کو روزہ رکھتا ہو اس میں اور رات بھر نماز پڑھی ہو کہا محمود نے اس حدیث کے معنی میں وکیع نے کہا کہ اغتسل یعنی

[1] آج کل الحمدللہ مساجد میں نمازیوں کی تعداد میں تو پہلے کی نسبت کافی اضافہ ہو گیا ہے لیکن جمعہ کے دوران دیکھا گیا ہے کہ اکثر اس بابت لاپرواہی برتی جاتی ہے ایک اور حدیث مبارکہ ہے کہ دورانِ جمعہ کنکریوں کو اِدھر اُدھر کرنے جیسے معمولی کام سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ فافہم فتدبر (حافظ)

امْرَأَتَهُ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَعْنِيْ غَسَلَ رَاْسَهٗ وَاغْتَسَلَ ۔

خود نہایا اور غسل یعنی اپنی بیوی کو نہلایا اور مروی ہے کہ ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں وَاغْتَسَلَ یعنی آپ نہایا اور غسل یعنی سر دھویا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمران بن حصین اور ابوذر اور سلمان اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابوایوب سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اوس بن اوس کی حسن ہے اور ابوالاشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

۳۴۸: بَابُ فِي الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: وضو میں دن جمعہ کے

۴۹۷: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَ نِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ ۔

۴۹۷: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا جمعے کے دن تو خیر اور خیر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہ اور انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور روایت کی بعض اصحاب قتادہ نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے اور روایت کیا بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے افضل جانتے ہیں غسل کو اگرچہ وضو بھی ان کے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعی نے جو روایتیں آئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے فضیلت غسل ثابت ہوتی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی کہ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا وضو بھی کفایت کرتا ہے اور تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے غسل کا جمعہ کے دن میں اور اگر یہ دونوں جانتے ہوتے کہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطریق وجوب کے ہے تو نہ چھوڑتے حضرت عمر بن خطاب' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بے نہلائے اور نہ چھپی رہتی اس کے واجب ہونے کی حقیقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر باوصف ان کے علم کے لیکن صاف دلالت ہے اس حدیث میں کہ غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہیں۔

۴۹۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا۔

۴۹۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر آیا جمعہ کی نماز کے واسطے اور نزدیک ہوا امام سے اور خوب سنا خطبہ اور چپ رہا خطبہ ہوتے وقت بخشے جائیں گے اس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ اور جو کھیلتا ہٹاتا رہا کنکریوں کو تو اس نے بے فائدہ کام کیا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: اوّل وقت جانے کی فضیلت میں جمعہ کی نماز کو

۴۹۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ

۴۹۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جو غسل کرے جمعہ کے دن جیسا نہاتے ہیں جنابت سے یعنی بخوبی احتیاط سے نہائے

الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

اور اوّل گھڑی مسجد کو جائے گویا قربانی کی اونٹ کی یعنی ایسا ثواب پائے اور جو جائے دوسری گھڑی تو گویا قربانی کی ایک گائے کی اور جو جائے تیسری گھڑی میں تو گویا قربانی کی ایک سینگ دار مینڈھے کی اور جو آیا چوتھی گھڑی ... یا ذبح کی ایک مرغی اور جو آیا پانچویں گھڑی میں تو گویا خدا کی راہ میں دیا ایک بیضہ پھر جب نکلے امام خطبہ پڑھنے کو تو آ جاتے ہیں فرشتے خطبہ سننے کو یعنی پھر فرشتے اس آنے والے کا نام نہیں رکھتے اور خود خطبہ سننے میں مشغول رہتے ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب: بغیر عذر نمازِ جمعہ ترک کرنے کے بیان میں

۵۰۰: عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ فِيْمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ۔

۵۰۰: روایت ہے عبیدہ بن سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الجعد سے کہ مراد لیتے ہیں ان سے ضمری کو اور محمد بن عمر کے قول میں ان کو صحبت بھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابی الجعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے چھوڑ دیا جمعہ کی نماز کو تین بار سستی سے یا اس کو حقیر جان کر تو مُہر کر دیتا ہے اللہ اس کے دل پر۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور سمرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی الجعد کی حسن ہے اور کہا پوچھا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نام ابی الجعد ضمری کا سو نہ پہچانا اور نہ بتایا انہوں نے نام ان کا اور کہا میں نہیں جانتا ان کی کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے محمد بن عمرو کے۔

۳۵۱: بَابُ مَاجَاءَ مِنْ كَمْ يُؤْتٰى اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: اس بیان میں کہ کتنی دُور سے جمعہ میں حاضر ہو

۵۰۱: عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ قُبَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ۔

۵۰۱: روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل قباء کہ وہ اپنے باپ سے کہ تھے صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ان کے باپ نے حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوا کریں ہم جمعے کے واسطے قباء سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور نہیں ثابت ہوا اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں حاضر ہونا اس کو ضرور ہے جو رات کو پہنچ جائے اپنے گھر میں یعنی بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکے اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں کہ مروی ہیں معارک بن عباد سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سعید مقبری سے

اور ضعیف کہا یحییٰ بن سعید قطان نے عبداللہ بن سعید مقبری کی حدیث میں اور اختلاف ہے علماء کا کہ پر واجب ہوتا ہے جمعہ سو بعضوں نے کہا جو رات کو پہنچ سکے اپنے مکان کو اس پر واجب ہے حاضر ہونا اور بعضوں نے کہا جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس پر جو سنے اذان کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہ اللہ کا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ فرماتے تھے میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس سو ذکر آیا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ۔ سو احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس باب میں کوئی روایت نہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا احمد بن حسن نے کہا میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے؟ کہا میں نے ہاں۔

٥٠٢ : حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهِ۔

٥٠٢: روایت کی ہم سے حجاج بن نضیر نے کہا روایت کی ہم سے معارک بن عباد نے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ واجب ہوتا ہے اس پر جو رات کو پہنچ سکے اپنے گھر تک۔

ف: کہا احمد بن حسن نے جب سنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے غصہ ہو گئے مجھ پر اور کہا مغفرت مانگ تو اپنے رب سے اور وہ اس لئے غصہ ہوئے کہا انہوں نے اس حدیث کو حدیث نہ سمجھا بلکہ ضعیف جانا اس کو بسبب ضعف اسناد کے۔

٣٥٢: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: وقت جمعہ کے بیان میں

٥٠٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ۔

٥٠٣: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز جمعہ کی جب ڈھلتا تھا آفتاب۔

ف: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے ابو داؤد طیالسی سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی سے انہوں نے انس سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں سلمہ بن اکوع اور جابر اور زبیر بن عوام سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر اجماع ہے اکثر اہل علم کا کہ وقت جمعے کا جب ہے کہ آفتاب ڈھل جائے مانند وقت ظہر کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہ اللہ کا اور تجویز کیا بعضوں نے اگر نماز جمعہ قبل زوال کے پڑھے تو جائز ہے اور کہا احمد بن حنبل نے جس نے پڑھی قبل زوال کے اس پر اعادہ کچھ ضرور نہیں۔

٣٥٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر خطبہ پڑھنے کے بیان میں

٥٠٤ ۔ ٥٠٥ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى اَتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ ۔

٥٠٤۔٥٠٥: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبیؐ خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے ڈنڈا کے پاس پھر جب بنایا منبر رونے لگا وہ ڈھونڈا کھجور کا یہاں تک کہ آئے حضرتؐ اس کے پاس اور لپٹ گئے اس سے پس چپ ہو رہا۔

ف: اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور سہل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور غریب ہے اور معاذ بن علاء بصری ہیں بھائی ہیں ابن عمرو بن علاء کے۔

٣٥٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب: دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنے کے بیان میں

٥٠٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَايَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ۔

۵۰۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن پھر بیٹھ جاتے تھے یعنی ایک خطبے کے بعد پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے یعنی دوسرا۔ کہا راوی نے جیسا آج کے دن لوگ کرتے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے علماء کے نزدیک کہ فرق کردے دونوں خطبوں میں ایک جلسہ کے ساتھ۔

٣٥٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ چھوٹا پڑھنے کے بیان میں

٥٠٧: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا۔

۵۰۷: روایت ہے جابر بن سمرہ سے فرمایا تھا میں نماز پڑھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو ہو جاتی تھی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی متوسط اور خطبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا متوسط یعنی نہ بہت دراز اور نہ بہت کم۔

ف: اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٣٥٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر قرآن پڑھنے کے بیان میں

٥٠٨: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ﴾ [الزخرف: ٧٧]

۵۰۸: روایت ہے صفوان بن یعلی بن امیہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ ...۔

ف: اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث یعلی بن امیہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور یہ حدیث ابن عیینہ کی اور اختیار کیا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امام پڑھے خطبے میں کچھ آیتیں قرآن کی کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے جب خطبہ پڑھے امام اور نہ پڑھے خطبہ میں کچھ تو دوبارہ پڑھے خطبہ کو[1]۔

٣٥٧: بَابُ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا

باب: امام کی طرف مُنہ کر لینے میں جب

---

[1] مترجم کہتا ہے کہ پوری آیت جو حدیث میں مذکور ہوئی یہ ہے: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ یعنی اور پکارا اہل دوزخ نے اے مالک حکم کردے ہمارے اوپر رب تیرا کہا مالک نے تم ہمیشہ رہنے والے ہو اور یہ حال اہل دوزخ کا ہے کہ ہزار برس تک مالک کو کہ نام ہے خازن دوزخ کا پکاریں گے اور فریاد کریں گے اور مالک ان کو ہزار برس کے بعد جواب دے گا اور یہ کہے گا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو کبھی دوزخ سے تم کو نکلنا اور عذاب سے نجات نہیں۔

خَطَبَ

خطبہ پڑھے

۵۰۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا۔

۵۰۹: روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چڑھتے منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو تو ہم سامنے کر لیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے منہ۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث ہیں ہمارے اصحاب کے نزدیک یعنی حدیثوں کو یاد نہیں رکھتے بھلا دیتے ہیں ایسے شخص کو ذاہب الحدیث کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کی طرف منہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہا ابو عیسیٰ نے اور صحیح روایت اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ثابت نہیں ہے۔

۳۵۸: بَابُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: اس بیان میں جب آدمی آئے مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے

۵۱۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَقُمْ فَارْكَعْ۔

۵۱۰: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نماز پڑھی تو نے تحیۃ المسجد یا سنت جمعہ۔ عرض کیا اس نے نہیں۔ فرمایا: آپؐ نے کھڑا ہو اور پڑھ لے۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۱۱: عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَجَآءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ كَادُوْا لَيَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَ تْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَاَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ۔

۵۱۱: روایت ہے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے کہ ابو سعید خدری آئے جمعہ میں اور مروان خطبہ پڑھتا تھا سو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ پس آئے چوکیدار کہ بٹھا دیں ان کو پس نہ مانا انہوں نے یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر جب فارغ ہوئے نماز جمعہ سے آئے ہم ان کے پاس اور کہا ہم نے اللہ رحم کرے تم پر یہ تو گرے پڑتے تھے تمہارے اوپر سو فرمایا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑوں گا اس چیز کو جس کو دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کے دن میلی کچیلی صورت میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا پھر حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو پڑھی اس نے دو رکعتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے۔

ف: کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ پڑھ لیتے تھے دو رکعت جب آتے تھے اور امام خطبہ پڑھتا ہوتا تھا اور حکم بھی کرتے تھے اس کا اور تھے ابو عبدالرحمن مقری جائز سمجھتے اسے کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے ابن عمرؓ سے کہتے تھے کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ ہیں مامون ہیں ... اور اس باب میں جابر اور ابو ہریرہؓ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن ہے صحیح

ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا بعضوں نے جب آئے مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اوّل صحیح ہے' روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے علاء بن خالد قرشی سے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ آئے مسجد میں جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا تھا سو پڑھی دو رکعتیں پھر بیٹھ گئے بنظر تابعداری حدیث کے اور نہی نے روایت کی جابرؓ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث۔

۳۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: اس بیان میں کہ کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو

۵۱۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا۔

۵۱۲: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو چپ رہ تو اس نے بھی لغو بات کی یعنی کسی کو چپکا بھی کرے تو اشارہ سے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا بہت مکروہ ہے آدمی کو کلام کرنا خطبے کے وقت اور کہتے ہیں جب دوسرا شخص کلام کرے تو اس کو اشارے سے چپ کرائے اور اختلاف کیا ہے سلام اور چھینک کے جواب دینے میں۔ سو بعض علماء نے دونوں کی رخصت دی ہے خطبے کے وقت میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء تابعین سے وغیرہم نے ان دونوں کو اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

۳۶۰: بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّيِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: اس بیان میں کہ جمعہ کے دن لوگوں کے اوپر سے پھاند کر صفیں چیر کر جانا مکروہ ہے

۵۱۳: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ۔

۵۱۳: روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھاندے گردنیں لوگوں کی جمعے کے دن بنایا جائے گا پل جہنم کا یعنی اس پر سے چڑھ کر لوگ جہنم کو عبور کریں گے۔

ف: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رشدین بن سعد کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں گردنیں پھاند کر جانے کو جمعے کے دن اور بہت برا کہا ہے اس کو لوگوں نے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں اور ضعیف کہا ہے ان کو بسبب کمی حافظہ کے۔

۳۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: کراہیت احتباء خطبے کے وقت

۵۱۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۴: روایت ہے سہل بن معاذ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے حبوہ سے جمعے کے دن جب

وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ ۔

امام خطبہ پڑھتا ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابومرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے حبوہ[1] کو جمعہ کے دن میں جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان میں سے عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ نے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق کہ خطبے کے وقت اگر کسی نے احتباء کیا تو مضائقہ نہیں۔

٣٦٢ : بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: اس بیان میں کہ منبر پر دُعا میں ہاتھ اُٹھانا مکروہ ہے

۵۱۵: عَنْ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ ۔

۵۱۵: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے حصین سے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ کو اس وقت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھتا تھا اور اٹھاتے تھے اپنے ہاتھوں کو دعا میں تو کہا عمارہ نے خراب کرے اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں نکموں چھوٹوں کو بے شک دیکھا ہے میں نے رسول اللہؐ کو نہیں زیادہ کرتے تھے اتنے پر اور اشارہ کیا ہشیم نے کلمے کی انگلی سے۔ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٦٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَذَانِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی اذان کے بیان میں

۵۱۶: عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ ۔[2]

۵۱۶: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اذان تھی رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے وقت میں جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پھر جب ہوا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان منارہ پر یعنی معہ تکبیر۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٦٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

باب: کلام کرنے کے بیان میں بعد اُترنے امام کے منبر پر سے

۵۱۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ ۔

۵۱۷: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ باتیں کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت کی جب اترتے منبر پر سے (لیکن فقط بوقت ضرورت)۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے وہم کیا جریر بن حازم نے اس حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پھر پکڑ لیا ایک مرد نے ہاتھ

---

[1] حبوہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر دونو زانو کھڑے ہو کر ہاتھوں سے اوپر حلقہ کرے یا کسی کپڑے کو پیچھے ڈال کر زانو اور کمر ملا کر حلقہ کرے اور اس میں اکثر نیند آ جاتی ہے اس لئے مکروہ ہے اسی کو احتباء بھی کہتے ہیں۔

[2] زوراء ایک جگہ کا نام ہے مدینہ کے بازار میں۔۱۲

رسول اللہ ﷺ کا پھر باتیں کرتے رہے آپ ﷺ اس سے یہاں تک کہ بعضے لوگ اونگھنے لگے کہا محمد ﷺ نے حدیث تو یہ ہے اور جریر بن حازم وہم کر جاتے ہیں کتنی چیزوں میں اور وہ سچے ہیں کہا محمد نے اور وہم کیا جریر نے ثابت کی حدیث میں اور کہا روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو یعنی نکلتے ہوئے کہا محمد ﷺ نے مروی ہے حماد بن زید سے کہا تھے ہم ثابت بنانی کے پاس سو روایت کی حجاج صواف نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو سو وہم کیا جریر نے اور گمان کیا کہ یہ حدیث بیان کی ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۵۱۸: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضُهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۱۸: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بعد تکبیر نماز کے باتیں کرتے ہوئے ایک آدمی سے کہ کھڑا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلے کے مابین پھر باتیں کرتا رہا وہ حضرت ﷺ سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے بعضوں کو اونگھتے ہوئے بہت دیر تک کھڑے رہنے سے رسول اللہ ﷺ کے۔

۳۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْقِرَاءَةِ فِىْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

باب: نمازِ جمعہ کی قراءت کے بیان میں

۵۱۹: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَ فِى السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ تَقْرَأُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا۔

۵۱۹: روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اور آپ گیا مکے کو سو نماز پڑھائی ہم کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی سو پڑھی سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون کہا عبداللہ نے پھر میں ملا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے پڑھی تم نے دو سورتیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے کوفہ میں۔ سو فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابی عنبسہ خولانی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ پڑھتے تھے جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ۔

۳٦٦: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ مَا يُقْرَأُ فِىْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: اس بیان میں کہ جمعہ کے دن نماز صبح میں کیا پڑھنا چاہیے؟

۵۲۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ تَنْزِيْلُ

۵۲۰: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ کے دن نماز صبح (فجر) میں تنزیل السجدۃ اور ھل اتی

السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ۔ الانسان۔

ف: اور اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو سفیان ثوری اور کتنے لوگوں نے مخول سے۔

۳۶۷: بَابُ فِی الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَ هَا

باب: جمعہ کے دن قبل اور بعد کی نماز کے بیان میں

۵۲۱: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

۵۲۱: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ کے بعد دو رکعتیں۔

ف: اس باب میں روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ نافع کے بھی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۵۲۲: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

۵۲۲: روایت ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما جب پڑھ چکتے جمعہ اور پھرتے تو دو رکعت پڑھتے اپنے گھر میں پھر کہتے کہ اسی طرح کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۲۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا۔

۵۲۳: روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے تم میں سے نماز پڑھنا بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علیؒ نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان ابن عیینہ سے کہا جانتے تھے ہم سہیل بن ابی صالح کو ثابت تر حدیث میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت قبل جمعے کے اور چار بعد جمعے کے اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے حکم کیا بعد جمعے کے دو رکعت کا پھر اس کے بعد چار رکعت کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک وابن مسعودؓ کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحٰق نے اگر پڑھے مسجد میں جمعے کے دن تو پڑھے چار رکعت اور اگر پڑھے گھر میں تو پڑھے دو رکعت اور دلیل لائے ہیں کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے جو پڑھنے والا ہو تم میں سے بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت کہا ابو عیسیٰ نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی نے روایت کی ہے نبیؐ سے کہ آپ ﷺ پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور پھر انہی نے بعد نبی ﷺ کے پڑھیں مسجد میں بعد جمعے کے دو رکعت اور دو رکعت کے بعد چار رکعت روایت کی ہم سے یہ بات ابن عمرؓ نے ان سے سفیان نے ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہا دیکھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پڑھتے ہوئے بعد جمعے کے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعت روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے سفیان بن عیینہؒ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے میں نے نہ دیکھا کسی کو اچھا بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے اور نہ دیکھا کسی کو روپے پیسے سے ذلیل ہوں اس کے سامنے جیسا دیکھا زہری کو بے شک اس کے سامنے روپیہ ایسا ذلیل تھا جیسے اونٹ کی مینگنی کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابن ابی عمر کو کہتے سنا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے تھے عمرو بن دینار بڑے تھے زہری سے۔

۳۶۸: بَابُ فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

باب: اس بیان میں جو جمعہ کی ایک رکعت پائے

۵۲۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ عَنِ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

۵۲۴: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پائی ایک رکعت نماز سے اس نے پائی وہ نماز۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہؓ وغیرہم کا کہتے ہیں جس نے پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑھے دوسری اور جو ملے امام سے قعدہ میں وہ چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم

۳۶۹: بَابُ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: قیلولہ کے بیان میں جمعہ کے دن

۵۲۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

۵۲۵: روایت ہے سہل بن سعد سے کہا نہ ہم صبح کا کھانا کھاتے تھے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ قیلولہ کرتے تھے مگر بعد جمعہ کے۔

ف: اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۰: بَابُ فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ

باب: اس بیان میں کہ جو اونگھے جمعہ میں وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے

۵۲۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

۵۲۶: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے دن جمعہ کے تو ہٹ بیٹھے اپنی جگہ سے۔ (یعنی ذرا سا دائیں بائیں ہو کر بیٹھ جائے)۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن سفر کرنے کے بیان میں

۵۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ فَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلّٰى

۵۲۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر کے ساتھ اور اتفاق سے وہ دن جمعہ کا تھا۔ پس صبح کو روانہ ہو گئے رفیق عبداللہ کے اور کہا عبداللہ نے پیچھے رہتا ہوں میں اور نماز پڑھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر مل جاتا ہوں رفیقوں سے پھر جب پڑھ چکے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُ وَمَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ ۔

کواور فرمایا کس نے باز رکھا تجھ کو صبح سے جانے کے رفقیوں کے ساتھ؟ عرض کیا انہوں نے چاہا میں نے کہ نماز پڑھ لوں آپؐ کے ساتھ پھر مل جاؤں گا ان سے۔ سوفرمایا آپؐ نے اگر خرچ (صدقہ) کرے تو ساری چیزیں زمین کی نہ پائے گا تو انکے سویرے چلنے کے ثواب کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا ان کو شعبہ نے اور نہیں ہے یہ حدیث ان پانچوں سے اور ہے یہ حدیث ایسی کہ نہیں سنی حکم نے مقسم سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے جمعے کے دن سفر کرنے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں ہے روانگی میں جمعے کے دن جب تک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعضوں نے کہ جب صبح ہو جائے جمعے کی تو بے نماز پڑھے نہ نکلے۔

٣٧٢: بَابُ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

یہ باب ہے جمعہ کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کے بیان میں [1]

٥٢٨: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَآءُ لَهٗ طِيْبٌ ۔

٥٢٨: روایت ہے براء بن عازب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے مسلمانوں کو کہ نہائیں جمعے کے دن اور لگائے ہر ایک تم میں سے خوشبو اپنے گھر کی پھر اگر نہ پائے تو پانی اس کے لئے خوشبو ہے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ایک شیخ انصاری سے روایت ہے کہا روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابی زیاد نے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی اچھی ہے اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی ضعیف ہیں حدیث میں۔

[1] مندرجہ بالا باب مترجم نسخے میں موجود نہیں اس کو عربی نسخے سے نقل کیا ہے۔ (حافظ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ

یہ سب باب عیدین کے بیان میں ہیں

۳۷۳: بَابُ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب: عیدوں میں جانے کے بیان میں

۵۲۹ ۔ ۵۳۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَا شِيًا وَاَنْ تَاْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ۔

۵۲۹ ۔ ۵۳۰: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا سنت ہے پیدل نکلنا عید کو اور کچھ کھا لینا قبل نکلنے کے یعنی عید فطر میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ مستحب ہے پیدل نکلنا عید کو اور سوار نہ ہو بے عذر کے۔

۳۷٤: بَابُ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

باب: اس بیان میں کہ نماز عیدین قبل خطبے کے پڑھنا چاہیے

۵۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ۔

۵۳۱: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز پڑھتے' عیدوں کی قبل خطبے کے۔ پھر خطبہ پڑھتے۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہ نماز عیدوں کی قبل خطبے کے پڑھنا چاہئے اور کہتے ہیں پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر وہ مروان بن حکم ہے۔

۳۷۵: بَابُ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ

باب: اس بیان میں کہ نماز عیدین بغیر اذان اور تکبیر کے ہے

۵۳۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ۔

۵۳۲: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں عیدوں کی نہ ایک مرتبہ نہ دو مرتبہ یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کے۔

ف: اس باب میں جابر بن عبداللہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اس پر عمل ہے علماء صحابہؓ وغیرہم کا اذان نہ دی جائے نماز عیدین کے لئے اور نہ کسی نفل نماز کے واسطے۔

۳۷۶ : بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب : نمازِ عیدین کی قراءت کے بیان میں

۵۳۳ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا ۔

۵۳۳ : روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عیدوں اور جمعے میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ اور کبھی ایک ہی دن ہوتے جمعہ اور عید تو پڑھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی دو سورتیں۔

ف: اس باب میں ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور بن عباسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل حدیث ابوعوانہ کی اور اختلاف کیا ہے ابن عینیہ کے شاگردوں نے کہ کسی نے روایت کی ابن عینیہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حبیب ابن سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور حبیب بن سالم کی کوئی روایت اپنے باپ سے معلوم نہیں ہوتی اور حبیب ابن سالم مولیٰ ہیں نعمان بن بشیر کے اور روایت کی ہیں انہوں نے نعمان سے بہت حدیثیں اور مروی ہے ابن عینیہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مانند روایت ان لوگوں کے اور مروی ہے نبیؐ سے کہ وہ پڑھتے تھے نماز عیدین میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ اور یہی کہتے ہیں شافعی۔

۵۳۴ : عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَاوَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهٖ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافِ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ۔

۵۳۴ : روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں تو کہا ابو واقد نے پڑھتے تھے : قَافِ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عینیہ نے ان سے ضمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

۳۷۷: بَابُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب : تکبیراتِ عیدین کے بیان میں

۵۳۵ ۔ ۵۳۶ : عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاَةِ وَ فِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ۔

۵۳۵ : ۵۳۶ : روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیریں کہیں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قراءت سے پہلی اور دوسری میں پانچ قراءت سے پہلے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث کثیر کے دادا کی حسن ہے اور اس باب میں سب روایتوں سے اچھی ہے اور نام کثیر کے دادا کا عمرو بن عوف مزنی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے اور ایسا ہی

مروی ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے امامت کی مدینے میں اسی طرح اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک ابن انس اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے عیدین میں نو تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں پانچ قبل قرأت کے اور دوسری چار بعد قرأت کے مع تکبیر رکوع کے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے ایسا ہی اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری۔

۳۷۸: بَابُ لَا صَلٰوۃَ قَبْلَ الْعِیْدَیْنِ وَلَا بَعْدَ هُمَا

باب: اس بیان میں کہ عیدین کے قبل اور بعد کوئی نماز نہیں ہے

۵۳۷ ـ ۵۳۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا۔

۵۳۷: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عید الفطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلے اس کے اور بعد اس کے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور کہا ہے ایک گروہ نے صحابہ وغیرہم سے نماز پڑھنے کو بعد صلوۃ العیدین کے اور قبل اس کے اور قول اول زیادہ صحیح ہے۔

۵۳۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ یَوْمَ عِیْدٍ وَلَمْ یُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ فَعَلَهٗ

۵۳۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ نکلے عید میں اور نماز نہ پڑھی عید کے قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۹: بَابُ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الْعِیْدَیْنِ

باب: عیدین میں عورتوں کے نکلنے کے بیان میں

۵۳۹: عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُخْرِجُ الْاَبْکَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضَ فِی الْعِیْدَیْنِ فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰی وَیَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْ لَمْ یَکُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جَلَابِیْبِهَا۔

۵۳۹: روایت ہے ام عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتے تھے کنواری لڑکیوں کو اور نوجوان (بچیوں) کو اور پردہ نشینوں کو اور حیض والیوں کو عیدین کی نماز میں اگر حیض والی عورتیں کنارے رہتی تھیں نماز سے اور حاضر رہتی تھیں دعا میں مسلمانوں کے عرض کیا ایک نے ان میں سے یا رسول اللہ! اگر نہ ہو کسی کے پاس چادر؟ فرمایا آپ ﷺ نے مانگ دے (یعنی اودھار دے) اس کو بہن اس کی اپنی چادر۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباسؓ اور جابر سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام عطیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور رخصت دی ہے عورتوں کو عیدین میں نکلنے کی اور مکروہ کہا ہے اس کو بعضوں نے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے مکروہ جانتا ہوں میں آج کے دن نکلنا عورتوں کا عیدین میں پھر اگر نہ مانے عورت تو اذن دے خاوند اس کا میلے

کپڑوں میں نکلنے کا اور زینت نہ کرے اور اگر زینت کرے تو شوہر کو جائز ہے کہ منع کرے اس کو نکلنے سے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے اگر دیکھتے رسول اللہ ﷺ ان چیزوں کو جو نئی نکالی ہیں عورتوں نے تو منع کرتے ان کو مسجد میں آنے سے جیسے منع کی گئیں عورتوں بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے بھی برا کہا آج کے دن عورتوں کے نکلنے کو عید میں۔

۳۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ وَرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِیْقٍ

باب: اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک رستے سے جاتے اور دوسرے سے آتے

۵۴۰ ـ ۵۴۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ رَجَعَ فِیْ غَیْرِهٖ۔

۵۴۰ـ۵۴۱: روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے عید کو تو جاتے ایک راستے سے اور لوٹتے دوسرے سے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابو تمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث فلیح بن سلیمان سے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے امام کو کہ جب نکلے ایک راہ سے تو لوٹے دوسرے راہ سے بنظر اس حدیث کے اور یہی قول ہے شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا زیادہ صحیح ہے۔

۳۸۱: بَابُ فِی الْاَکْلِ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

باب: اس بیان میں کہ عیدالفطر میں کچھ کھا کر جانا چاہیے

۵۴۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ۔

۵۴۲: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے تھے عیدفطر میں جب تک کچھ کھا نہ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے عیدالاضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

ف: اس باب میں علی اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نے نہیں پہچانتا میں ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اس کے اور مستحب کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ نہ نکلے عیدفطر میں بے کچھ کھائے اور مستحب کہا ہے کہ افطار کرے کھجور پر اور عیدالاضحیٰ میں کچھ نہ کھائے جب تک نہ پڑھے نماز۔

۵۴۳: عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُفْطِرُ عَلٰی تَمَرَاتٍ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ یَخْرُجَ اِلَی الْمُصَلّٰی۔

۵۴۳: روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار (بمعنی تناول) کرتے تھے دن فطر کے کئی کھجوروں سے قبل عیدگاہ جانے کے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۴

(ii)

اَبْوَابُ السَّفَرِ

یہ سب باب ہیں سفر کے بیان میں

۳۸۲: بَابُ التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

باب: نماز کی قصر میں سفر کے درمیان

۵۴۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَّاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا۔

۵۴۴: روایت ہے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتے تھے اور کچھ نہیں پڑھتے تھے قبل اس کے اور نہ بعد اس کے یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا عبداللہ بن عمرؓ نے اگر مجھے پڑھنا ہوتی یعنی نماز قبل ان کے اور بعد اس کے تو فرض ہی کو تمام کرتا۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ اور عمران بن حصین اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے سوا روایت یحییٰ بن سلیم کے مانند اس مضمون کے اور کہا محمد بن اسماعیل نے اور مروی ہے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے جو اولاد میں سراقہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے عطیہ عوفی سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے سفر میں نماز سے قبل اور بعد اور صحیح طرح پر ثابت ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصر کرتے تھے نماز میں سفر کے اندر اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی اپنے شروع خلافت میں اور عمل اسی پر ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑھتی تھیں سفر میں اور عمل اسی پر ہے جو مروی ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہی قول ہے شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کا مگر شافعیؒ کہتے ہیں قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑھے تو بھی کافی ہے۔

۵۴۵: عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ

۵۴۵: روایت ہے ابی نضرہ سے کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سے مسافر کی نماز کا تو کہا انہوں نے حج کیا میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ تو پڑھی حضرتؐ نے دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھیں اور حج کیا میں نے ابوبکرؓ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور حج کیا میں نے عمرؓ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور عثمانؓ کے ساتھ چھ برس تک انکی خلافت میں یا آٹھ برس تک

خِلَافَتِهٖ اَوْ ثَمَانِ سِنِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

تو پڑھیں دو رکعتیں۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۴۶:اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ۔

۵۴۶: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ میں اور عصر کی دو رکعت ذوالحلیفہ میں۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۴۷:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

۵۴۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مدینہ سے مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع میں کسی سے ڈرتے نہ تھے مگر پروردگار سے عالموں کے سو پڑھیں دو رکعتیں۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ

باب: اس بیان میں کہ کتنی مدت تک قصر کی جائے نماز میں

۵۴۸:عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا۔

۵۴۸: روایت ہے ابن بن مالکؓ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے سے مکے کو تو پڑھیں دو رکعتیں کہا راوی نے پوچھا میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنے دن ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں؟ کہا دس دن۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مراد ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے بعضے سفروں میں انیس دن تک پڑھتے رہے دو رکعتیں کہا ابن عباسؓ نے سو ہم جب ٹھہرتے ہیں انیس دن تک یا اس کے اندر پڑھتے ہیں دو رکعتیں اور اگر اس سے زیادہ رہیں تو پوری کرتے ہیں نماز کو اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ انہوں نے کہا جو اقامت کرے دس دن تو پوری نماز پڑھے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ جو ٹھہرے پندرہ دن وہ پوری کرے نماز اور مروی ہے ان سے بارہ دن بھی اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ انہوں نے کہا جب چار دن ٹھہرے تو چار پڑھے اور روایت کیا اس بات کو اس سے قتادہ اور عطاء خراسانی نے اور روایت کیا ان سے داؤد بن ابی ہند نے اس کے خلاف اور اختلاف کیا علماء نے بعد اس کے اس امر میں تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ نے وقت مقرر کیا پندرہ دن کا اور کہا جب نیت کر چکے پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑھے اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے بارہ دن کی اقامت کی تو پوری پڑھے اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نے جب نیت کرے چار دن کی تو پوری پڑھے اور کہا اسحاق نے اس باب میں سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباسؓ کی ہے کہ ایک تو انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے عمل کیا اس پر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب اقامت کرے انیس دن تو پوری نماز پڑھے اور اس پر اجماع ہے تمام علماء کا کہ پوری پڑھنا جب ہے کہ نیت اقامت ہو اور اگر نیت اقامت نہ ہو تو پوری نہ پڑھے اگرچہ برسوں گزر جائیں۔

۵۴۹:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا

۵۴۹: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پڑھی انیس دن تک دو دو رکعت۔ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم بھی پڑھتے ہیں انیس دن تک دو دو رکعت پھر جب اس سے زیادہ ٹھہریں تو چار پڑھیں

اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا۔

گے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۸٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں نفل پڑھنے کے بیان میں

۵۵۰: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهٗ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

۵۵۰: روایت ہے براء بن عازب سے کہا ساتھ رہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھارہ سفروں میں سو کبھی نہ دیکھا میں نے کہ چھوڑی ہوں آپ ﷺ نے دو رکعتیں جب ڈھلتا ہے آفتاب قبل ظہر کے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچھا میں نے اس حدیث کو محمد بخاریؒ سے سو نہ جانا اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور نہ جانا نام ابوبصرہ غفاری کا اور گمان کیا ان کو اچھا اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نفل نہ پڑھتے تھے سفر میں قبل فرض کے بھی اور بعد فرض کے بھی اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ نفل پڑھتے تھے سفر میں سو مختلف ہوئے علماء بعد نبی ﷺ کے سو کہا بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے کہ نفل پڑھے آدمی سفر میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعضوں نے کہا نفل نہ پڑھے نہ بعد فرض کے اور نہ قبل اس کے اور جس نے نہیں پڑھے اس نے قبول کیا رخصت کو اور عمل کیا اس پر اور جس نے پڑھے اس کو بڑی فضیلت ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے ان کے نزدیک پڑھنا نفلوں کا۔

۵۵۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

۵۵۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فرض ظہر کے سفر میں دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت یعنی سنت۔

۵۵۲: عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

۵۵۲: روایت ہے ابن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ اور نافع سے وہ ابن عمرؓ سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر میں اور سفر میں تو پڑھی حضر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور پڑھیں سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے کچھ نہ پڑھی نماز اور مغرب حضر میں اور سفر میں برابر تین رکعت ہے کچھ کم نہیں ہوتی نہ سفر میں نہ حضر میں اور یہ وتر ہیں دن کے اور بعد اسکے پڑھیں دو رکعتیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے سنا میں نے محمد بخاری کو کہتے تھے نہیں روایت کی ابن ابی لیلیٰ نے کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سے۔

۳۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

باب: دو نمازوں کے جمع کرنے کے بیان میں

۵۵۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى اَنْ يَّجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ

۵۵۳: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب کوچ کرتے قبل ڈھلنے کے تو تاخیر کرتے ظہر میں یہاں تک کہ ملا کر پڑھتے عصر کے ساتھ اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے کے بعد تو جلدی کرتے عصر میں ظہر کی طرف اور ملا

زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

کر پڑھتے ظہر اور عصر دونوں پھر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب کے قبل تو تاخیر کرتے مغرب میں یہاں تک کہ پڑھتے عشاء کے ساتھ اور جب کوچ کرتے بعد مغرب کے تو جلدی کرتے عشاء میں اور پڑھتے مغرب کے ساتھ۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور اسامہ بن زیدؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل سے وہ قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے فقط قتیبہ نے بیان کی ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو لیث سے سوا ان کے اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہے کہ مروی ہے ابی الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو روایت کیا اس کو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر مکی سے اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت جمع کرنے میں سفر میں۔

۵۵۴ ۔ ۵۵۵ : عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتُغِيْثَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ فَجَدَّبِهِ السَّيْرُ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ۔

۵۵۴۔۵۵۵: روایت ہے نافع سے کہ خبر دی گئی ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بعض اہل کے سکرات کی سو منظور ہوا ان کو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہاں تک کہ ڈوب گئی شفق پھر اترے اور اکٹھا پڑھا مغرب اور عشاء کو پھر خبر دی ان کو یعنی رفیقوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے جب منظور ہوتا تھا ان کو جلدی چلنا۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸٦ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: نمازِ استسقاء کے بیان میں

۵۵٦: عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۵۵٦: روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آدمیوں کے ساتھ پانی مانگنے تو پڑھیں ان کے ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اس میں قراءت اور پھر کر اوڑھا اپنی چادر کر اور بلند کیا دونوں ہاتھوں کو اور پانی مانگا اور منہ کیا قبلے کی طرف۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ اور انسؓ اور ابی اللحم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحٰق اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

۵۵۷: عَنْ اَبِي اللَّحْمِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ

۵۵۷ : روایت ہے ابی اللحم سے کہ دیکھا انہوں نے نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِيْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت (مدینہ کا ایک مقام) کے نزدیک کہ پانی (بارش) مانگتے تھے اور وہ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کرتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی کہا ہے قتیبہ نے اس حدیث میں ابی اللحم کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم ابی اللحم کی کوئی روایت نبیؐ سے مگر یہی ایک حدیث اور عمیر جو مولیٰ ابی اللحم کے ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہؐ سے اور ان کو صحبت بھی ہے آنحضرتؐ کی۔

۵۵۸: عَنْ قُتَيْبَةَ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُبْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلاً مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ۔

۵۵۸: روایت ہے قتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں حاتم بن اسماعیل سے وہ ہشام بن اسحٰق سے وہ عبداللہ بن کنانہ سے وہ اپنے باپ سے کہا بھیجا مجھ کو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استسقاء کی ان سے پھر آیا میں ان کے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے زینت کے عاجزی سے اور گڑگڑاتے ہوئے یہاں تک کہ آئے نماز کی جگہ میں سو نہیں خطبہ پڑھا تمہارے خطبوں میں سے لیکن دعا اور عاجزی ہی کرتے رہے اور تکبیر بولتے اور پڑھی دو رکعت جیسے پڑھتے عید میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے سو ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور زیادہ کیا اس میں لفظ متخشعا کا یعنی ڈرتے ہوئے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی کا کہتے ہیں پڑھے نماز استسقاء کی عید کی نماز کے مانند اور تکبیر کہے پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور سند پکڑا ابن عباسؓ کی حدیث کو کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے مالک بن انسؒ سے کہ کہا انہوں نے تکبیر نہ کہی صلوٰۃ استسقاء میں جیسے تکبیر کہتے ہیں عید میں۔

۳۸۷: بَابُ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

باب: سورج گہن کی نماز کا بیان

۵۵۹ ـ ۵۶۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰى مِثْلَهَا۔

۵۵۹۔۵۶۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی سو قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کئے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھی۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور نعمان بن بشیرؓ اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ اور قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبداللہ اور ابی موسیٰ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے بروایت ابن عباسؓ کے نماز کسوف میں چار رکوع دو رکعتوں میں اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحٰقؒ اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے قرأت میں نماز کسوف کے سو بعضوں نے کہا کہ چپکے سے پڑھے قرأت دن

کواور کہا بعضوں نے جہر کرے جیسا جہر کرتے ہیں عیدین میں یا جمعہ میں اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحٰق کہ جہر کرے اس میں اور کہا شافعی نے جہر نہ کرے اور صحیح ہوئی ہیں نبی ﷺ سے دونوں حدیثیں ایک یہ کہ کئے آپؐ نے چار رکوع اور چار سجدے دوسرے یہ کہ کئے آپؐ نے چھ رکوع اور چار سجدے اور یہ جائز ہے علماء کے نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑھے اگر کسوف دیر تک رہا تو کرے چھ رکوع اور چار سجدہ یا کرے چار رکوع چار سجدہ اور طول کرے قرأت میں یہ بھی جائز ہے اور ہمارے لوگوں کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونوں میں نماز جماعت سے پڑھے۔

۵۶۱ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاْءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاْءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ۔

۵۶۱ : روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے خسوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ اور لمبا کیا رکوع کو پھر اٹھایا سر اپنا پھر دراز کیا قراءت کو اور یہ قراءت کم تھی پہلی قراءت سے پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھایا آپ ﷺ نے سر اپنا اور سجدہ کیا پھر کیا دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کہتے ہیں چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت میں چار رکوع کرے اور دو رکعت کے چار ہی سجدہ ہوتے ہیں کہتے ہیں شافعیؒ کہ پڑھے پہلی بار سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کے برابر قرأت کرے چپکے چپکے اگر دن کو پڑھتا ہے یعنی سورج گہن میں پھر رکوع کرے بہت دراز قرأت کے برابر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھ کر آل عمران کے برابر قرأت کرے پھر رکوع کرے اسی قرأت کے برابر پھر اٹھائے سر اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کرے اچھی طرح اور ٹھہرے ایک سجدے میں جتنا ٹھہرا تھا رکوع میں پھر کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ نساء کے برابر قرأت کرے پھر اسی قدر رکوع میں ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کے سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو کر پھر قرأت کرے سورہ مائدہ کے برابر یعنی بعد فاتحہ کے پھر رکوع کرے اسی قدر پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اٹھائے اور سجدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔

۳۸۸: بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوْفِ

باب: صلوٰۃ کسوف کی قراءت کے بیان میں

۵۶۲: عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا۔

۵۶۲: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کسوف کی اور ہم نہیں سنتے تھے ان کی کچھ آواز۔

ف: اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندبؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور بعضے لوگوں نے اہل علم سے اسی کو اختیار کیا ہے یعنی قرأت سری کو اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۵۶۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا۔

۵۶۳: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز کسوف کی اور جہر کیا قراءت میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابواسحاق فزاری نے سفیان بن حصین سے اسی کی مانند اور اسی حدیث کے قائل ہیں مالک اور احمد اور اسحٰق۔

۳۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ

باب: خوف کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

۵۶۴: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

۵۶۴: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبیؐ نے پڑھی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ اور دوسرا گروہ سامنے رہا دشمن کے پھر گیا یہ گروہ یعنی جس نے ایک رکعت پڑھی تھی اور کھڑا ہوا ان کی جگہ یعنی دشمن کے مقابلہ میں اور آیا وہ گروہ اور پڑھی آپؐ نے انکے ساتھ ایک رکعت پھر سلام پھیر دیا حضرتؐ نے اور کھڑے ہوئے یہ لوگ اور پڑھ لی اپنی ایک رکعت اور کھڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑھ لی انہوں نے بھی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی حضرتؐ کے ساتھ ہوئی اور ایک جدا۔

ف: کہا اس باب میں جابرؓ اور حذیفہؓ اور زید بن ثابت اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ اور ابی بکرہؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ اور ابی عیاش زرقی سے بھی روایت ہے اور نام ابوعیاش کا زید بن صامت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور گئے ہیں مالک بن انس صلوٰۃ خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کی طرف اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے مروی ہے نبی ﷺ سے صلوٰۃ خوف کئی طرح پر اور نہیں جانتا میں اس باب میں صحیح مگر ایک حدیث اور کہا وہ حدیث سہل بن ابی حثمہ کی ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نماز خوف میں بہت روایتیں ثابت ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے سب طرح جائز ہے اور یہ خوف کے موافق ہے یعنی جیسا موقعہ ہو ویسا بجالائے اور کہا اسحاق نے ہم فضیلت نہیں دیتے سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور حدیثوں پر اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

۵۶۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَقَامِ اُولٰئِكَ وَيَجِيْئُ اُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ هُمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهٗ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ شُعْبَةَ

۵۶۵۔۵۶۶: روایت ہے کہا سہل بن ابی حثمہ نے کہ کھڑا ہو امام سامنے قبلے کے نمازِ خوف میں اور ایک جماعت کھڑی ہو اس کے ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کی طرف رہے کہ منہ ان کے دشمن کی طرف ہوں اور پڑھے امام ایک رکعت جماعت کے ساتھ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑھ لے اور دو سجدے بھی کر لیں اسی جگہ میں پھر جائیں اس جماعت کی جگہ اور آئیں وہ لوگ اور پڑھے امام ان کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کرے تو امام کو یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پھر پڑھ لیں یہ ایک رکعت اور دو سجدے کر لیں اور کہا محمد بن بشار نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کو تو روایت کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَ نْصَارِيِّ ۔

ابی حثمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند اور کہا مجھے یحییٰ بن سعید نے لکھ دو اس حدیث کو اس کے بازو میں اور میں بخوبی یاد نہیں رکھتا ہوں اس حدیث کو لیکن وہ مثل یحییٰ بن سعید انصاری کے ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری کے اصحاب نے موقوفاً اور مرفوع کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کی روایت سے اور روایت کی مالک بن انس نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے کہ نماز خوف پڑھا چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس ذکر کی اوپر کی حدیث کے مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ایک ایک رکعت ایک ایک گروہ کے ساتھ تو ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت۔

۳۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآن کے سجدوں کے بیان میں

۵۶۷ ۔ ۵۶۸: عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِىْ فِى النَّجْمِ ۔

۵۶۷ ۔ ۵۶۸: روایت ہے ابی الدرداء سے کہا گیارہ سجدے کئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ سورۂ نجم کا سجدہ بھی اس میں تھا۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عمرو بن العاصؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے سعید بن ابی بلال کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو دمشقی سے روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے عبداللہ بن صالح نے ان سے لیث بن سعد نے ان سے خالد بن یزید نے ان سے سعید بن ابی بلال نے ان سے عمر نے ان سے ابن حیان دمشقی نے کہا سنا میں نے ایک خبر دینے والے سے کہ خبر دی اس نے مجھ کو ام درداء سے کہ کہا ابودرداء نے گیارہ سجدے کئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی میں تھا وہ جو سورہ نجم میں ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے سفیان بن وکیع کی روایت ہے جو مروی ہے عبداللہ بن وہب سے۔

۳۹۱: بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

باب: عورتوں کے مسجدوں میں جانے کے بیان میں

۵۶۹ ۔ ۵۷۰: عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ وَاللّٰهِ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلاً فَقَالَ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۵۶۹ ۔ ۵۷۰: روایت ہے مجاہد سے کہا ہم تھے ابن عمرؓ کے پاس کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ؐ نے اجازت دو عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی سو کہا عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے نے قسم ہے اللہ کی ہم اجازت نہ دیں گے ان کو حیلہ بنائیں گی وہ فساد کا یعنی مسجدوں میں جانے کو فساد کا بہانہ ٹھہرائیں گے تو کہا عبداللہ بن عمرؓ نے ایسا کرے اللہ تجھ کو اور ویسا یعنی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَاْذَنُ ۔ بددعا کہتا ہوں میں کہ فرمایا نبیؐ نے اور تو کہتا ہے میں اجازت نہ دونگا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور زینب سے روایت ہے جو بیوی ہے عبداللہ بن مسعود کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۲: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوکنے کی برائی کے بیان میں

۵۷۱: عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى ۔

۵۷۱: روایت ہے طارق بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب ہو تو نماز میں تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف مگر پیچھے یا بائیں طرف یا نیچے بائیں طرف پیر کے۔ (اب تو کارپٹ یا پکے فرش کی وجہ سے یہ ممکن نہیں اسلئے ٹشو یا رومال وغیرہ ہی کو بوقت ضرورت استعمال کیا جائے۔ محشیٰ ۱۲)۔

ف: اس باب میں ابی سعیدؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث طارق کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جھوٹ نہیں بولا ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی اور کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے سب سے زیادہ ثابت کوفے میں منصور بن معتمر تھے۔

۵۷۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ۔

۵۷۲: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اس کا دفن کرنا ہے یعنی تھوک کو دبا دینا۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۳: بَابُ فِي السَّجْدَةِ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

باب: اذا السماء انشقت اور سورۂ اقراء کے سجدوں کے بیان میں

۵۷۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

۵۷۳: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا سجدہ کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ اقراء اور اذا السماء انشقت میں۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کے مانند اور اس حدیث میں چار تابعین ہیں کہ روایت کرتے ہیں ایک دوسرے سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کہ سجدہ ہے اذا السماء انشقت اور اقراء میں۔

۳۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي

باب: والنجم کے سجدہ کے بیان

النَّجْمِ

میں

۵۷۴۔۵۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا يَعْنِي النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ۔

۵۷۴۔۵۷۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں یعنی سورۂ نجم میں اور سجدہ کیا مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں (انسانوں) نے۔

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہئے سورہ النجم میں اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مفصل میں کوئی سجدہ ہی نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انسؒ کا اور قول اول صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۳۹۵: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيْهِ

باب: اس کے بیان میں جو سورۂ والنجم میں سجدہ نہ کرے

۵۷۶: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا۔

۵۷۶: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سورۂ والنجم سو سجدہ نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور تاویل کی بعضوں نے اہل علم سے اس حدیث میں کہ سجدہ نہ کیا اس واسطے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب زید بن ثابت نے پڑھی سورہ النجم تو انہوں نے بھی سجدہ نہ کیا اس لئے کہ جب قاری سجدہ نہ کرے تو سامع پر بھی واجب نہیں اور بعضوں نے کہا سجدہ واجب ہے اس پر جو سنے اور کبھی رخصت نہیں دی ہے اس کے ترک کی اور کہا ہے کہ جب سنا آدمی نے اور اس کو وضو نہیں تو جب وضو کرے تب سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا بعضوں نے سجدہ اس کے لئے ہے کہ جو ثواب کا ارادہ کرے یعنی ترک سجدہ کا بھی جائز ہے اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے اس حدیث کو کہ زید بن ثابت نے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے آگے سورہ والنجم اور سجدہ نہ کیا پس کہتے ہیں وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت ﷺ نہ چھوڑتے زید کو بے سجدہ کروائے اور سند لائے ہیں اس حدیث کو بھی کہ پڑھی حضرت عمرؓ نے سجدہ کی آیت پھر اترے منبر سے اور سجدہ کیا پھر پڑھی دوسرے جمعے میں وہی آیت سو مستعد ہوئے لوگ سجدہ کو سو فرمایا حضرت عمرؓ نے یہ سجدہ فرض نہیں ہم پر مگر ہم جب چاہیں تو کرلیں تو سجدہ نہ کیا اور بعض اسی طرف گئے ہیں یعنی یہ واجب نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۳۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِيْ صٓ

باب: سورۂ صٓ کے سجدہ کے بیان میں

۵۷۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ۔

۵۷۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے سورۂ ص پڑھ کر کہا ابن عباسؓ نے اور یہ کچھ واجب سجدوں میں نہیں ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس میں سو کہا بعضوں نے سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے وہ توبہ ہے نبی کی یعنی داؤد علیہ السلام کی اور نہیں واجب وہاں سجدہ۔

۳۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّجْدَةِ فِی الْحَجِّ

باب: سورۂ حج کے سجدہ کے بیان میں

۵۷۸: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ هُمَا فَلَا يَقْرَأْ هُمَا۔

۵۷۸: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہؐ سے فضیلت دی گئی سورۂ حج اور سورتوں پر اسلئے کہ اس میں دو سجدے ہیں۔ فرمایا آپؐ نے ہاں اور جس کو سجدہ نہ کرنا ہو وہ اسکو نہ پڑھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور اختلاف ہے علماء کا اس میں اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے سے کہ کہا فضیلت دی گئی ہے سورہ حج اس لئے کہ اس میں دو سجدے ہیں اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور بعضوں نے اس میں ایک ہی سجدہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا۔

۳۹۸: بَابُ مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ فِی سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب: ان دعاؤں کے بیان میں جو سجدۂ قرآن میں پڑھی جائیں

۵۷۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُنِى اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِیْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ۔

۵۷۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آیا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو کہا اس نے یا رسول اللہؐ! میں نے اپنے تئیں خواب میں دیکھا اور میں سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک درخت کے پیچھے سو میں نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا میں نے اس سے اللہم سے عبدک داؤد تک اور معنی اس دعا کے یہ ہیں: یا اللہ! لکھ میرے لئے اس سجدے کا ثواب اور گھٹا اس کے سبب سے میرے گناہ اور لکھ اس سجدے کو میرے لئے ذخیرہ اور قبول کر مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنے غلام داؤدؑ سے کہا حسن نے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا نے کہ کہا ابن عباسؓ نے پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی پھر سجدہ کیا اور سنا میں نے کہ کہتے تھے اس کی مثل جو خبر دی تھی اس شخص نے درخت کی دعا کی یعنی وہی دعا پڑھتے تھے جو اوپر مذکور ہوئی۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے اور ان کی روایت سے ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

۵۸۰: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ ۔

۵۸۰: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے قرآن کے سجدے میں رات کو یہ دعا سَجَدَ وَجْهِیْ سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے پیدا کیا میرے منہ کو اور چیرا کان اس کا اور آنکھ اس کی سجدہ کیا اس کی قوت اور توفیق سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۹: بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

باب: اس بیان میں کہ جس کا وظیفہ رات کا قضاء ہو جائے تو دن کو پڑھ لے

۵۸۱: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْعَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهٗ بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ ۔

۵۸۱: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑھا رات کا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا پھر پڑھ لیا اس کو صبح اور ظہر کے بیچ میں تو لکھا جائے گا اس کے لئے کہ گویا رات ہی کو پڑھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے اور روایت کی ان سے حمید نے اور بڑے لوگوں نے۔

۴۰۰: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ

باب: اس برائی میں جو امام سے پہلے سر اُٹھائے یعنی رکوع یا سجدے میں

۵۸۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَايَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا يَخْشٰى ۔

۵۸۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اٹھا لیتا ہے سر اپنا امام کے پہلے یعنی رکوع میں یا سجدے میں اس بات سے کہ کر دے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر۔ کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہا مجھ سے محمد بن زیاد نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا لفظ: اَمَا یَخْشٰی ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن زیاد بصری ہیں اور ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابوالحارث ہے۔

۴۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الَّذِيْ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

باب: اس کے بیان میں جو فرض پڑھ چکا ہو اور پھر امامت کرے لوگوں کی بعد اس کے

۵۸۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ ۔

۵۸۳: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر جاتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہتے ہیں جب امامت کرے آدمی کسی قوم کی اور قرض پڑھ چکا ہو وہ اس سے پہلے تو جو اس کے پیچھے پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور سند لائے ہیں اسی حدیث کو جابرؓ کی جس میں قصہ مذکور ہوا معاذ کا اور وہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انہیں جابرؓ سے اور مروی ہے ابی الدرداء سے کہ پوچھا ان سے کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد میں اور لوگ عصر پڑھتے تھے اور اس نے جانا ظہر ہے اور مل گیا وہ جماعت میں تو کہا ابی الدرداء نے نماز اس کی جائز ہے مترجم کہتا ہے یہ قول یہاں اس واسطے لائے ہیں کہ جب اس صورت میں جو ابی الدرداء سے مذکور ہوئی نماز جائز ہے حالانکہ اس میں امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑھتا ہے اور امام عصر تو پہلی صورت میں بدرجہ اولیٰ جائز ہوگی کہ اس میں مقتدی اور امام کی نماز ایک تو ہے اگر چہ امام ایک بار پڑھ چکا ہے تو کیا ہوا انتہیٰ اور کہا ہے ایک قوم نے اہل کوفہ سے جب اقتداء کرے قوم ایسے امام کی جو عصر پڑھتا ہو اور قوم گمان کرے ظہر پڑھتا ہے تو نماز ان کی جائز نہیں اس لئے کہ اختلاف ہے امام اور مقتدی کی نماز میں۔

۴۰۲: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

باب: اس بیان میں کہ گرمی اور جاڑے کے سبب سے کپڑے پر سجدہ جائز ہے

۵۸۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ۔

۵۸۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے جب ہم نماز پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوپہر کے وقت یعنی ظہر کی تو سجدہ کرتے تھے اپنے کپڑوں پر گرمی سے بچنے کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے بھی خالد بن عبدالرحمٰن سے۔

۴۰۳: بَابُ مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

باب: اس بیان میں کہ بعد نمازِ صبح کے مسجد میں طلوعِ آفتاب تک بیٹھنا مستحب ہے

۵۸۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۵۸۵: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ تھے صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح (فجر) کی تو بیٹھے رہتے اپنی نماز کی جگہ میں طلوعِ آفتاب تک۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۸۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۵۸۶: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھے صبح (فجر) کی جماعت سے پھر بیٹھا ذکر کرتا رہے اللہ تعالیٰ کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھے دو رکعت ہوگا اس کو ثواب مانند ایک حج اور عمرے کے کہا ابوہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ ۔

پورا پورا یعنی ثواب۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال ابی ظلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہیں یعنی ان کی حدیثیں صحت کے قریب ہیں کہا محمد نے اور نام ان کا ہلال ہے۔

٤٠٤: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں کنکھیوں سے دیکھنے کے بیان میں

۵۸۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالاً وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ ۔

۵۸۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں داہنے اور بائیں اور نہیں پھیرتے تھے گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا ہے وکیع نے فضل بن موسیٰ کا اس روایت میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے ان سے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے ان سے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں پھر ذکر کی حدیث اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۸۸ ۔ ۵۸۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِيْ فَرِيْضَةٍ ۔

۵۸۸ ۔ ۵۸۹: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اے میرے بیٹے بچ تو گوشۂ چشم سے دیکھنے سے نماز میں اس واسطے کہ گوشۂ چشم سے دیکھنا نماز میں ہلاکت ہے پھر اگر ضرور ہو تو نفل میں نہ فرض میں۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۵۹۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ ۔

۵۹۰: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِدھر اُدھر دیکھنے کو نماز میں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو ایک اُچک لینا ہے کہ اُچک لیتا ہے شیطان آدمی کی نماز سے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

٤٠٥: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْاِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

باب: اس بیان میں کہ جو شخص امام کو دیکھے سجدے میں تو کیا کرے؟

۵۹۱: عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ۔

۵۹۱: روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل سے کہا علی اور معاذ نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جب آئے آدمی کوئی تم سے نماز کو اور امام ہو کسی حال میں تو کرے جو کرتا ہے امام یعنی امام جس رکن میں ہو اسی رکن میں شامل ہو جائے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب آئے آدمی اور امام سجدے میں ہو تو سجدہ کرے اور نہیں ملی اس کو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتھ اور اختیار کیا عبداللہ بن

مبارک نے کہ سجدہ کرے امام کے ساتھ اور مروی ہے بعضوں سے کہ کہا انہوں نے امید ہے کہ بخش دیا جائے آدمی اس سے پہلے کہ سر اٹھائے اس سجدے سے۔

٤٠٦: بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ اَلْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ مکروہ ہے کھڑے کھڑے انتظار کرنا لوگوں کا امام کے لئے نماز کے شروع میں

۵۹۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ خَرَجْتُ۔

۵۹۲: روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو تم لوگ جب تک دیکھ لو مجھ کو کہ میں نکلا۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے اور روایت انسؓ کی غیر محفوظ ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کھڑے کھڑے انتظار کرنا آدمیوں کا امام کے لئے اور کہا ہے بعضوں نے جب تکبیر ہو امام مسجد میں اور تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے ہوں لوگ جب کہے مؤذن قد قامت الصلوٰۃ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔

٤٠٧: بَابُ مَا ذُكِرَ فِى الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الدُّعَاءِ

باب: اس بیان میں کہ تعریف اللہ کی اور درود نبی ﷺ پر بھیجنا چاہیے قبل دعا کے

۵۹۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔

۵۹۳: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے میں نماز پڑھتا تھا اور نبی ﷺ کے ساتھ تھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پھر جب بیٹھا میں یعنی قعدہ اخیرہ میں پہلے تعریف کی اللہ کی پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے اپنے لئے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر دیا جائے گا یعنی قبول ہوگی تیری دعا۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن آدم سے یہی حدیث اختصار کے ساتھ۔

٤٠٨: بَابُ مَا ذُكِرَ فِىْ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجدوں میں خوشبو کرنے کے بیان میں

۵۹۴ تا ۵۹۶: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَآءِ الْمَسَاجِدِ فِى الدُّوْرِ وَاَنْ

۵۹۴ تا ۵۹۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے حکم دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدیں بنانے کا محلوں میں اور یہ کہ صاف کی جائیں اور

تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ۔ خوشبو دی جائیں۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا پھر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند اور کہا سفیان نے حکم کیا مسجدیں بنانے کا دور میں یعنی قبیلوں میں اور وہ جمع ہے دار کی۔

٤٠٩: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب: اس بیان میں کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے یعنی نفل

۵۹۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

۵۹۷: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی اور دن کی دو دو رکعت ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف کیا ہے اصحاب شعبہ نے اس حدیث میں تو بعضوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی یہ کہا کہ قول ہے رسول اللہ ﷺ کا اور بعضوں نے موقوف کہا یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور وہی صحیح ہے جو مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس نے دن کی نماز کا اور مروی ہے عبیداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ ابن عمرؓ پڑھتے تھے رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعضوں کے نزدیک رات اور دن میں دو دو پڑھنا چاہئے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے رات کو دو دو رکعت ہے نماز نفل میں اور چار چار رکعت دن میں مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کے یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا۔

٤١٠: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

باب: اس بیان میں کہ کیونکر نفل پڑھتے تھے نبی ﷺ دن میں

۵۹۸: عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ

۵۹۸: روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا میں نے حضرت علیؓ سے نماز کو رسول اللہؐ کی دن میں تو فرمایا آپ نے تم طاقت نہیں رکھ سکتے اسکی کہا میں نے بھلا اگر کوئی طاقت رکھے ہم میں سے تو فرمایا تھے رسول اللہ نے جب ہوتا سورج اس طرف یعنی مشرق میں جیسا ہوتا ہے اس طرف یعنی مغرب میں عصر کے وقت پڑھتے دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اس جگہ یعنی مشرق کی طرف جیسا ہوتا ہے اس جگہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کے وقت تو پڑھتے چار رکعت یعنی جس وقت آخر روز میں عصر ہوتی ہے اسی وقت اول روز میں اشراق پڑھتے اور جیسا آخر روز میں ظہر ہوتی ویسی اوّل روز میں چاشت پڑھتے اور پڑھتے قبل ظہر کے

اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔

چار رکعت اور بعد اسکے دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کر دیتے ہر دو رکعت کو ساتھ سلام کے ملائکہ مقربین پر اور انبیاء اور مرسلین پر اور جو تابعدار تھے انکو مؤمنین اور مسلمین کے۔ (یعنی دو دو رکعت کر کے ادا فرماتے)۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحق بن ابراہیم نے یہ سب روایتوں سے اچھی ہے جو آئی ہے دن کے نفلوں میں رسول اللہ ﷺ کی اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ وہ ضعیف کہتے ہیں اس روایت کو اور ضعف اس کا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسی مروی نہیں ہے رسول اللہ ﷺ سے مگر اسی سند سے واللہ اعلم یعنی روایت سے عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہیں بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم افضل جانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے۔

۴۱۱: بَابُ فِیْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِیْ لُحُفِ النِّسَاءِ

باب: اس بیان میں کہ عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۵۹۹ ۔ ۶۰۰: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّیْ فِیْ لُحُفِ نِسَائِهٖ۔

۵۹۹ ۔ ۶۰۰: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے اپنی بیبیوں رضی اللہ عنہن کی چادروں میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے آنحضرت ﷺ سے اس کی اجازت۔

۴۱۲: بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِیْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

باب: اس عمل اور چلنے کے بیان میں جو نفل نماز میں جائز ہے

۶۰۱: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فِی الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰی حَتّٰی فَتَحَ لِیْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مَكَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِی الْقِبْلَةِ۔

۶۰۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آئی میں اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے گھر میں اور دروازہ بند تھا اندر سے سو چلے رسول اللہؐ یہاں تک کہ کھول دیا آپؐ نے دروازہ میرے لئے پھر چلے گئے اپنی جگہ میں جہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کیا عائشہؓ نے کہ دروازہ قبلے کی طرف تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۴۱۳: بَابُ مَا ذُكِرَ فِیْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِیْ رَكْعَةٍ

باب: ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان میں

۶۰۲: عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ ﴿غَيْرَ اٰسِنٍ﴾ [محمد : ۱۵] اَوْ يَاسِنٍ قَالَ كُلَّ

۶۰۲: روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابو وائل سے کہتے تھے پوچھا ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود سے یہ لفظ کہ غیر اٰسن ہے یا غیر یاسن ہے تو کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اس کے سوا؟ کہا

الْقُرْاٰنِ قِرَاءٰتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقْلِ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهِمْ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

اس نے ہاں! کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک قوم پڑھتی ہے قرآن کو جھاڑتی ہے جیسا کوئی جھاڑتا ہو خراب کھجور کو نہیں آگے بڑھتا ان کے گلے سے میں نہیں جانتا ہوں دو دو سورتوں مشابہ کو کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے ان کو کہا راوی نے حکم کیا ہم نے علقمہ کو کہ پوچھے عبداللہ سے تو کہا عبداللہ نے وہ بیس سورتیں ہیں مفصل سے یعنی آخر قرآن سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے دو سورتیں ایک ایک رکعت میں۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤١٤: بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ فِيْ خُطَاهُ

باب: مسجد میں جانے کے ثواب میں اور جو لکھا جاتا ہے ثواب اس کے قدموں میں

٦٠٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَايُخْرِجُهٗ اَوْقَالَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا اِيَّاهَالَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

٦٠٣: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے کوئی آدمی تو اچھی طرح وضو کرے پھر نکلے نماز کو نہ نکالے ہو اس کو یا فرمایا نہ اٹھائے ہو اس کو مگر نماز تو نہ رکھے گا کوئی قدم مگر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ اور گھٹائے گا ایک گناہ۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤١٥: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهٗ فِي الْبَيْتِ اَفْضَلُ

باب: اس بیان میں کہ مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے

٦٠٤: عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ۔

٦٠٤: روایت ہے سعد بن اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبیلہ بنی عبد اشہل کے مغرب کی سو کھڑے ہوئے کچھ لوگ نفل پڑھنے کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم جانو اس نماز کو گھر میں پڑھنے کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر میں اور مروی ہے حذیفہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی مغرب پھر نماز پڑھتے رہے عشاء تک سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ نے پڑھیں دو رکعت بعد مغرب کے بھی مسجد میں۔

٤١٦: بَابُ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا

باب: نہانے کا جب

يُسْلِمُ الرَّجُلُ

آدمی مسلمان ہو

٦٠٥: عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

٦٠٥: روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ وہ جب اسلام لائے تو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانے کا' پانی اور بیری کے پتوں سے۔

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مستحب کہتے ہیں کہ جب آدمی اسلام لائے تو نہائے اور کپڑے دھوئے اپنے۔

٤١٧: بَابُ مَاذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِيْ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

باب: اس بیان میں کہ پائخانے جاتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے

٦٠٦: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سِتْرُمَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءِ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ۔

٦٠٦: روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ آنکھوں پر جنوں کے بنی آدم کی شرمگاہوں سے یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب داخل ہو پائخانے میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں یعنی خوب قوی نہیں اور مروی ہے انسؓ سے نبی ﷺ سے بھی کچھ اس باب میں۔

٤١٨: بَابُ مَاذُكِرَ مِنْ سِيْمَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: اس امت کی نشانی کے بیان میں جو اثر سجدہ اور وضو سے ہوگی قیامت کے روز

٦٠٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرٌّ مِّنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ۔

٦٠٧: روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت قیامت کے دن ہوں گے چمکتے منہ سجدہ سے اور چمکتے ہاتھ وضو سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے عبدالرحمٰن بن بسر سے۔

٤١٩: بَابُ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

باب: اس بیان میں کہ مستحب ہے داہنی طرف سے شروع کرنا وضو کو

٦٠٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ۔

٦٠٨: روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنے کو طہارت میں جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے اور جوتی پہننے میں جب پہنتے اسے۔

ف: ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٢٠: بَابُ ذِكْرُ قَدْرِ مَايُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: اس بیان میں کہ کتنا پانی وضو میں کفایت کرتا ہے

۶۰۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنْ مَاءٍ۔

۶۰۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو میں دو رطل پانی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ان لفظوں سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبر سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ بن مالک سے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ایک مکوک یعنی مد سے اور غسل کرتے تھے پانچ مد سے۔

٤٢١: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ

باب: اس بیان میں کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی ڈالنا کافی ہے

۶۱۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَالَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا۔

۶۱۰: روایت ہے علی بن ابی طالب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب میں کہ چھڑکا جائے پانی لڑکے کے پیشاب میں اور دھویا جائے پیشاب لڑکی کا۔ کہا قتادہؓ نے اور یہ حکم جب تک ہے کہ کھانا کھاتے ہوں پھر جب کھانا کھانے لگیں تو دھویا جائے پیشاب دونوں کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مرفوع بیان کیا اس کو ہشام دستوائی نے قتادہؓ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید ابن عروبہ نے قتادہؓ سے اور مرفوع نہ کیا۔

٤٢٢: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْاَكْلِ وَالنَّوْمِ اِذَا تَوَضَّأَ

باب: اس بیان میں کہ جنب کو کھانا اور سونا جائز ہے جب وضو کرے

۶۱۱ ۔ ۶۱۲ ۔ ۶۱۳: عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ اَوْيَشْرَبَ اَوْيَنَامَ اَنْ يَتَوَضَّاَ وَضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

۶۱۱ تا ۶۱۳: روایت ہے عمار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھانے اور پینے اور سونے کی جب چاہے اگر وضو کرے وضو نماز کا سا۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٢٣: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز کی فضیلت کے بیان میں

۶۱۴: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَاكَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنَ

۶۱۴: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ میں دیتا ہوں میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی اے

اُمَرَآءَ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ فَمَنْ غَشِیَ اَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِیْ كَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِیَ اَبْوَابَهُمْ اَوْلَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِیْ كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ يَاكَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَنَّهٗ لَا يَرْبُوْا لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ۔

کعب بن عجرہ ان امیروں سے کہ ہوں گے بعد میرے سو جو گیا ان کے دروازے پر اور سچا کہا ان کے جھوٹ کو اور مدد کی ان کے ظلم کی سو وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں اور کبھی نہ آ سکے گا میرے حوض پر اور جو آیا ان کے دروازے پر یا نہ آیا اور سچا نہ کیا ان کے جھوٹ کو اور مدد نہ کی ان کے ظلم میں پس وہ میرا ہے اور میں اس کا اور قریب ہے کہ آئے گا میرے حوض پر۔ اے کعب بن عجرہ نماز دلیل ہے یعنی امام کی اور روزہ سپر (ڈھال) مضبوط ہے اور صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا ہے کوئی گوشت کو پیدا ہو حرام سے مگر آگ اس کے حق میں لائق تر ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ جانا انہوں نے مگر روایت سے عبیداللہ بن موسیٰ کے اور بہت غریب کہا انہوں نے اس کو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالبؒ سے۔

٤٢٤ : بَابُ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

۶۱۵ ـ ۶۱۶ : عَنْ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُمَامَةَ مُنْذُكُمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ سَمِعْتُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۶۱۵ ـ ۶۱۶: روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع کا فرماتے تھے ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مالوں کی اور اطاعت کرو اپنے صاحب حکومت کی یعنی جو شرع کے موافق حکم کرے داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے پروردگار کے کہا راوی نے کہا میں نے ابی امامہ سے کب سے سنی ہے تم نے یہ حدیث کہا انہوں نے سنی میں نے اور تھا میں تیس برس کا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الزَّکٰوۃِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں زکوٰۃ کے جو وارد ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۴۲۵: بَابُ مَاجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِی مَنْعِ الزَّکٰوۃِ مِنَ التَّشْدِیْدِ

۶۱۷: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ جَالِسٌ فِی ظِلِّ الْکَعْبَۃِ قَالَ فَرَاٰنِیْ مُقْبِلاً فَقَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَقُلْتُ مَالِیْ لَعَلَّہٗ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ ھُمْ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَحَثٰی بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلاً اَوْ بَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَھَا اِلَّا جَاءَتْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَہٗ تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِھَا وَ تَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاھَا عَادَتْ عَلَیْہِ اُوْلَاھَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ نہ دینے کی جو برائیاں وارد ہوئی ہیں اس کے بیان میں

۶۱۷: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا آیا میں رسول اللہؐ کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا انہوں نے پھر دیکھا آپؐ نے مجھ کو سامنے آئے سو فرمایا آپؐ نے وہ ٹوٹا (خسارہ) پانے والے ہیں قسم ہے ربّ کعبہ کی قیامت کے دن۔ کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہے مجھ کو شاید کچھ اترا ہے میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپؐ پر سو فرمایا رسول اللہؐ نے وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے دیا اِدھر اُدھر اور دونوں ہاتھ سے لپ بھر کر اشارہ کیا آپؐ نے سامنے اور داہنے طرف اور بائیں طرف پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہے کوئی آدمی کہ چھوڑ جاتا ہے اونٹ یا گائے کہ ادا نہ کی ہو زکوٰۃ اس کی مگر وہ جانور آئے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا اور موٹے سے موٹا ہو کر روندتا ہوگا اس کو اپنے کھروں سے اور مارتا ہوگا اپنے سینگوں سے جب گزر جائے اس پر سے پچھلا جانور لوٹے گا پہلا جانور اوپر اسکے یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ نہ ہو لوگوں میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے روایت ہے اس کی مانند اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے لعنت کیا گیا ہے مانع زکوٰۃ اور روایت ہے قبیصہ بن بلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے صحیح ہے اور نام ابی ذر کا جندب بن سکن ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں روایت کی ہم سے عبداللہ بن منیر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے کہا انہوں نے اکثرون جو حدیث میں آیا ہے اس سے دس ہزار والے مراد ہیں یعنی درہم یاد نانیز۔

٤٢٦: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَدَّيْتَ الزَّكٰوةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

باب: اس بیان میں کہ جب زکوٰۃ دے چکا' تو ادا کر چکا جو تجھ پر ضرور تھا

٦١٨: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ ۔

٦١٨: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دے چکا تو زکوٰۃ اپنے مال کی تو ادا کر چکا جو تجھ پر لازم تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ آپؐ نے ذکر کیا زکوٰۃ کا تو کہا ایک شخص نے کچھ اور فرض ہے میرے اوپر؟ تو فرمایا آپؐ نے نہیں مگر جو خوشی سے دے تو ابن حجیرہ وہ عبدالرحمٰن بیٹے حجیرہ بصری کے ہیں۔

٦١٩: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَبْتَدِئَ الْاَعْرَابِىُّ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَ النَّبِىَّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْاَتَاهُ اَعْرَابِىٌّ فَجَثٰى بَيْنَ يَدَىِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِىْ رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَ نَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِى السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِىْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ فَقَالَ

٦١٩: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا ہم آرزو کرتے تھے کہ آ جائے کوئی اعرابی عاقل اور پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم بھی حضرتؐ کے پاس ہوں۔ پس ہم اسی خیال میں تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دوزانو بیٹھا آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا محمد! آپؐ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپؐ کہتے ہیں کہ اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس خدا کی جس نے بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑے پہاڑ کہا اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبیؐ نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں فرض ہیں رات دن میں؟ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں! کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا اللہ نے حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں! اعرابی نے کہا اور تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم پر فرض ہیں روزے ایک مہینے کے ہر سال میں؟ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اس نے۔ کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو؟ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں! کہا اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں کی زکوٰۃ فرض ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ۔ کہا اس

النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَیْنَا الْحَجَّ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلاً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَیْئًا وَلَا اُجَاوِزُ هُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِیُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے ہاں! کہا اعرابی نے تمہارے رسول نے کہا ہم سے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ حج فرض ہے بیت اللہ کا جس کو طاقت ہو راہ کی ہم میں سے۔ فرمایا نبی ﷺ نے ہاں! کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا آپ ﷺ کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے ہاں! پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ ﷺ کو حق کے ساتھ نہ چھوڑوں گا میں اس سے کچھ اور نہ زیادہ کروں گا پھر چل دیا اور فرمایا نبیؐ نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو داخل ہوا جنت میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سعد سے اس سند کے ساتھ انسؓ کے واسطے سے نبی ﷺ سے سنا میں محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے فرماتے تھے کہا ہے بعض محدثوں نے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شاگرد کا پڑھنا اور استاد کا سننا مثل سماع کے جائز ہے اور حجت رائے ہیں کہ اس حدیث میں اعرابی نے سامنے پڑھا رسول اللہ ﷺ کے اور آپؐ نے اقرار کیا مترجم کہتا ہے یہاں ہمارے شیخ ترمذیؒ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑھنا دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ استاد پڑھتا جائے اور شاگرد چپ سنتے جائیں اور سلف میں اکثر یہی طریقہ جاری تھا چنانچہ مولانا بالفضل اولنا فضل المحدثین بخاریؒ کا اکثر یہی طرز تھا کہ صحیح بخاری ان کی مبارک زبان سے قریب لاکھ آدمیوں کے سن چکے ہیں اور دوسرا طرز یہ تھا کہ شاگرد اپنی معلومات یا لکھی ہوئی حدیثیں استاد کو سنائے اور استاد کہے کہ برابر ہے تیرا پڑھنا یا لکھنا یہ دوسرا طریقہ بھی اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اس میں بمنزلہ شاگرد ہے اور آنحضرت ﷺ استاد ہیں اور حدیث میں جو لفظ نعم جابجا وارد ہے یہ برابر کہنا ہے۔

٤٢٧: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ زَكٰوةَ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ

باب: سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

۶۲۰: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ۔

۶۲۰: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی سوا وُ زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور نہیں زکوٰۃ لینا مجھ کو ایک سو نوّے درہم میں کچھ بھی پھر جب ہو جائیں دو سو تو اس میں پانچ درہم ہیں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی بکر الصدیقؓ اور عمر بن حزمؓ سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ حدیث اعمش اور ابوعوانہ وغیرہما نے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علیؓ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عینیہ اور کئی لوگوں نے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ علیؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا تو فرمایا انہوں نے دونوں میرے نزدیک صحیح ہیں اور جو مروی ہے ابی اسحٰق سے احتمال ہے کہ ابی اسحٰق دونوں سے روایت کرتے ہوں یعنی حارث اور عاصم سے۔

۴۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي زَكٰوةِ الْاِ بِلِ وَالْغَنَمِ

۶۲۱: عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ اِلٰى عُمَّالِهِ حَتّٰى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا قُبِضَ عَمَلَ بِهِ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَ عُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ وَكَانَ فِيْهِ فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَ فِيْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِيَاهٍ وَفِيْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِيْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَ ثَلٰثِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَ اَرْبَعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِي الشَّاءِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَازَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَاكَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِا لسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَّمَ الشَّاءَ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ ثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَثُلُثٌ شِرَارٌ وَاَخَذَ

باب: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

۶۲۱: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکھی کتاب زکوٰۃ کی اور روانہ نہ کیا تھا اسے اپنے عاملوں کے پاس کہ وفات پائی آپ ﷺ نے اور لکھنے کے رکھ دیا تھا اسے تلوار کے پاس پھر جب وفات پائی آپ ﷺ نے عمل کیا اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے پھر عمل کیا عمر بن خطاب نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے بھی اور اس میں تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری دینا چاہیے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں ایک سال کی اونٹنی پینتیس اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں پینتیس سے سو اس میں دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں ایک حقہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی ساٹھ اونٹوں پر پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں چار سال کی اونٹنی پچھتّر اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں دو سال کی دو اونٹنیاں نوے اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو ہر پچاس اونٹ میں ایک اونٹنی تین سال کی اور ہر چالیس میں دو سال کی اور بکریوں میں چالیس بکری میں سے ایک بکری ایک سو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہوں یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریاں دو سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو تین بکریاں تین سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تین سو سے تو ہر سینکڑے میں ایک بکری پھر اس میں کچھ واجب نہیں ہوتا جب تک پورا سینکڑا نہ ہو اور جمع نہ کی جائیں متفرق یعنی دو یا تین اشخاص کی بکریاں یا اونٹ اور جدا جدا نہ کی جائیں ملی ہوئی بکریاں یا اونٹ زکوٰۃ کے خوف سے اور جو ہوں دو شریکوں کی یعنی بکریاں یا اونٹ تو وہ آپس میں سمجھ لیں برابر اور زکوٰۃ میں نہ کی جائے بوڑھی اور عیب دار اور کہا زہری نے جب آئے زکوٰۃ لینے والا تو تین قسم کرے بکریاں ایک میں عمدہ عمدہ اور ایک میں متوسط یعنی بیچ کی اور ایک میں ناقص اور زکوٰۃ تحصیل کرنے والا بیچ

الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسْطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ۔ کے مال سے لے اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہیں کیا۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیقؓ اور ابی ذرؓ اور انسؓ اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا اس کو سفیان بن حصین نے۔ مترجم کہتا ہے جمع نہ کی جائیں متفرق مثلاً ایک شخص کے دو اونٹ اور ایک کے تین اونٹ ہیں دونوں کو جمع کر کے پانچ اونٹ میں ایک بکری لے لے یہ زکوٰۃ تحصیلنے والے کو جائز نہیں اور جدا نہ کی جائیں ملی ہوئی یعنی ایک شخص کی مثلاً ۸۰ بکریاں ہیں تو اس میں ایک بکری ہوتی ہے اس لئے کہ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہے تو زکوٰۃ تحصیلنے والے کو یہ جائز نہیں کہ اس کے دو حصے کر کے دو بکریاں لے لے۔

۴۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْبَقَرِ
باب: گائے بیل کی زکوٰۃ کے بیان میں

۶۲۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ وَ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ۔

۶۲۲: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے تیس گایوں میں سے ایک سال کی ایک گائے ہے یا بیل اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک گائے۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اور عبدالسلام ثقہ ہیں اور حافظ ہیں اور روایت کی شریک نے یہ حدیث خصیف سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے اور ابوعبداللہ بن عبداللہ نے کوئی حدیث نہیں سنی اپنے باپ سے۔

۶۲۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْعِدْلَهٗ مُعَافِرَ۔

۶۲۳: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو اور حکم دیا کہ لوں میں ہر تیس گایوں میں سے ایک گائے ایک سال کی یا ایک بیل اور اور چالیس میں سے ایک گائے دو برس کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اس کے کپڑے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے سمروق سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور حکم کیا کہ لے آخر حدیث تک اور یہ زیادہ صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا پوچھا میں نے ابا عبیدہ سے سے تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں یعنی ابوعبیدہ کو عبداللہ سے سماع نہیں۔

۴۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ
باب: اس بیان میں کہ زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا برا ہے

۶۲۴ - ۶۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى

۶۲۴ - ۶۲۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف اور فرمایا تو گزرے گا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلا ان کو اس پر کہ گواہی دیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ

شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةَ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ ۔

کے اور میں رسول ہوں اللہ کا پس اگر قبول کریں اس کو تو خبر دے ان کو فرض کیا ہے اللہ نے پانچ نمازوں کو دن اور رات میں پھر اگر قبول کر لیں وہ اس کو تو خبر دے ان کو اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے ان پر زکوٰۃ ان کے مالوں کی کہ لی جائے ان کے امیروں سے اور دی جائے ان کے فقیروں کو پھر اگر وہ قبول کریں اس کو تو پرہیز کر ان کے عمدہ مالوں سے یعنی زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے اور بچ بددعا سے مظلوم کی اس لئے کہ اس میں اور اللہ میں کچھ پردہ نہیں یعنی (مظلوم کی دعا بہت) جلد قبول ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے کہ ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے ابو معبد مولیٰ ہیں ابن عباسؓ کے اور نام ان کا نافذ ہے۔

۴۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَدَقَةِ وَالزَّرْعِ وَالثَّمَرِ وَالْحُبُوْبِ

باب: بیان میں کھیت اور پھلوں اور غلوں کی زکوٰۃ کے

۶۲۶: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ۔

۶۲۶: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ گنے یا ٹوکرے سے کم میں زکوٰۃ یعنی غلے یا تمر میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہ اور مالک بن انسؒ سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبیؐ سے مثل اوپر کی حدیث کے جو روایت کی عبدالعزیز نے عمرو بن یحییٰ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گنے یعنی وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق سے تین سو صاع ہوتے ہیں اور صاع نبیؐ کا پانچ رطل اور تیسرا حصہ ایک رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی میں زکوٰۃ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیوں کے دو سو درہم[1] ہوتے ہیں اور نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ پھر جب ہوئیں پچیس درہم تو اس میں ایک سال کی اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری۔

۴۳۲: بَابُ مَاجَاءَ لَيْسَ فِی الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ صَدَقَةٌ

باب: اس بیان میں کہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں

۶۲۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۶۲۷: روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[1] اور دو سو درہم تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا۔۱۲

لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهٖ وَلَا عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ۔ وسلم نے نہیں ہے مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور علیؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ پلے ہوئے گھوڑوں پر یعنی جن کو دانہ گھاس باندھ کر کھلاتے ہیں اس میں زکوٰۃ نہیں اور جو غلام خدمت کے لئے ہوں ان میں بھی زکوٰۃ نہیں اور اگر تجارت کے لئے ہوں تو دونوں کی قیمتوں سے زکوٰۃ لی جائے جب کہ ایک سال گزر چکے۔

٤٣٣: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْعَسَلِ

باب: شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں

۶۲۸ ۔ ۶۲۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَسَلِ فِيْ كُلِّ عَشْرَةِ اَزُقٍ زِقٌّ۔

۶۲۸ ۔ ۶۲۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد میں ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابی سیارہ المتعی وعبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعف ہے اور نہیں صحیح ہے نبی ﷺ سے اس باب میں بہت کچھ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر علماء کے یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے شہد میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔

٤٣٤: بَابُ مَاجَاءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

باب: اس بیان میں کہ زکوٰۃ نہیں مالِ مستفاد میں جب تک نہ گزرے اس پر سال

۶۳۰ ۔ ۶۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔

۶۳۰ ۔ ۶۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مالِ مستفاد پایا تو اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزرے۔

ف: اس باب میں سری بنت نبہان سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا ابن عمرؓ نے جس سے پایا مال مستفاد اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزرے اس کے مالک کے نزدیک اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے حدیث سے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کیا اس کو ایوب اور عبیداللہ اور کئی لوگوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہما نے اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط ہیں اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہؐ کے کہ مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک سال نہ گزرے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحٰق کہا بعض علماء نے اگر اسکے پاس پہلے سے ایسا مال ہے کہ واجب ہوتی ہے اس پر زکوٰۃ تو اس مال میں بھی زکوٰۃ ہے یعنی مستفاد میں اور اگر اس پاس سوائے مال مستفاد کے کوئی ایسا نہیں کہ جس میں واجب ہو زکوٰۃ تو مستفاد میں زکوٰۃ واجب نہیں جب تک سال نہ گزرے سو اس نے پایا اگر مال مستفاد قبل گزرنے سال کے تو اس کو چاہئے کہ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دے جب زکوٰۃ دے پہلے مال کی جس کی زکوٰۃ ہمیشہ دیتا تھا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے مال مستفاد اس مال کو کہتے ہیں جو سال کے اندر خود بخود ہاتھ آئے جیسے ہبہ یا میراث کے طور سے اور اپنے مال سابق سے کمایا ہوا نہ ہو تو بعضے کہتے ہیں کہ جس دن وہ مال ہاتھ لگا ہے اس دن سے جب پورا سال ہو تو اسکی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظمؒ کہتے ہیں کہ پہلے مال کے ساتھ اسکی بھی زکوٰۃ دے کچھ سال کا گزرنا اس پر شرط نہیں۔

٤٣٥: بَابُ مَاجَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

باب: اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں

٦٣٢ ـ ٦٣٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ۔

٦٣٢ ـ ٦٣٣: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے دو قبیلے و لوں کا رہنا ایک زمین میں یعنی اہل کتاب اور مسلمانوں کا دونوں کا رہنا جزیرۂ عرب میں لائق نہیں اور نہیں مسلمانوں پر جزیہ۔

ف: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے تمامی علماء کا کہ نصرانی جب اسلام لائے تو معاف کر دیا جائے جزیہ اس کی ذات کا اور قول نبی ﷺ کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

اس سے جزیہ عشری مراد ہے جو کافروں سے تحصیلاً لیا جاتا ہے اور ہر ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عشور یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عشور نہیں۔

٤٣٦: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

باب: زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں

٦٣٤ ـ ٦٣٥: عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

٦٣٤: ٦٣٥: روایت ہے زینب سے جو بیوی ہے عبداللہ کی کہا انہوں نے کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ ہو تمہارے زیوروں میں سے اس لئے کہ تم میں سے اکثر اہل جہنم ہیں قیامت کے دن۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا میں نے ابو وائل سے کہ روایت کرتے تھے عمرو بن حارث سے جو بھتیجے ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبداللہ کی وہ روایت کرتے ہیں زینب سے وہ نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مانند اور یہ ابومعاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابومعاویہ نے وہم کیا ہے اپنی حدیث میں سو کہا عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب اور صحیح یوں ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہے اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی ﷺ سے کہ تجویز کی آپؐ نے زیور میں زکوٰۃ دینا اور اس کی اسناد میں کچھ گفتگو ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ زیور میں زکوٰۃ ہے جو سونے اور چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر اور عائشہؓ اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہا تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

٦٣٦ ـ ٦٣٧: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٦٣٦ ـ ٦٣٧: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ دو عورتیں آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهٗ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُسَوِّرَ كُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَا زَكٰوتَهٗ۔

کے پاس اور ان کے ہاتھوں میں دو کنگن تھے سونے کے سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا ادا کرتی ہو تم زکوٰۃ اس کی؟ تو کہا انہوں نے نہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کیا چاہتی ہو تم کہ اللہ پہنائے تم کو دو کنگن دوزخ کی آگ کے کہا انہوں نے نہیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ادا کرتی رہو زکوٰۃ اس کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اس حدیث میں اور اس باب میں کوئی روایت صحیح رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

۴۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي زَكٰوةِ الْخَضْرَوَاتِ

باب: سبزی اور ترکاری کی زکوٰۃ کے بیان میں

۶۳۸: عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَضْرَاوَاتِ وَهِيَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ۔

۶۳۸: روایت ہے معاذ سے کہ انہوں نے لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پوچھا حال خضروات کا یعنی ساگ پات (ترکاریوں) کی زکوٰۃ کا سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہیں اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ صحیح ثابت نہیں اور یہ روایت مروی ہے موسیٰ بن طلحہ سے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ساگ پات میں کچھ صدقہ نہیں کہا ابو عیسیٰ نے حسن بیٹے ہیں عمارہ کے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو شعبہ وغیرہ نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا عبداللہ بن مبارک نے۔

۴۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيْمَا يُسْقٰى بِالْاَنْهَارِ وَغَيْرِهٖ

باب: اس کی زکوٰۃ کے بیان میں جس میں پانی دیں نہر وغیرہ سے

۶۳۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۶۳۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پانی دے آسمان یعنی مینہ کے پانی سے پیدا ہو (یعنی بارانی زمین) یا پانی دیں نہریں۔ اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جس میں پانی دیا جائے کھینچ کر یعنی اونٹ سے یا بیل سے تو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعد سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ حدیث صحیح تر ہے اور صحیح ہوئی ہے حدیث ابن عمرؓ کی نبی ﷺ سے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا۔

۶۴۰: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَنَّ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عُثَرِيًّا الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ

۶۴۰: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ مقرر کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں کہ پانی دے اسے آسمان یا نہریں یا وہ زمین عشری دسواں حصہ اور جس میں پانی

بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ ۔ دیا جائے کھینچ کر یا ڈول وغیرہ سے اس میں آدھا عشر یعنی بیسواں حصہ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے زمین عشری وہ ہے جس میں عاثور سے پانی دیا جائے جائے اور عاثور چھوٹی نہر ہے کہ جس سے بقول اور کھجور وغیرہ سینچی جاتی ہے یا عثری وہ کھجور وغیرہ ہے جس میں پانی دینے کی ضرورت نہ ہو۔

٤٣٩: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيْمِ

باب: مالِ یتیم کی زکوٰۃ کا بیان

٦٤١: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ ۔

٦٤١: روایت ہے عمر بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عمرو کے دادا سے کہ نبیؐ نے خطبہ پڑھا آدمیوں پر سو فرمایا آگاہ ہو جو متولی ہو کسی یتیم کا کہ اس کا مال بھی ہو تو تجارت کرتا رہے یتیم کے مال میں اور یوں ہی چھوڑ نہ دے کہ کھالے اسکو زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے کچھ باقی نہ رہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اس لئے کہ مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطابؓ نے خطبہ پڑھا پھر ذکر کی یہ حدیث اور اس میں اختلاف ہے سو بعضوں نے کہا مال یتیم میں زکوٰۃ دے انہیں میں ہیں عمرؓ اور علیؓ اور عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علماء نے مال یتیم میں زکوٰۃ نہیں اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمر بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیثیں سنی ہیں اپنے دادا سے جو عبداللہ بن عمرو ہیں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں اور کہا وہ ہمارے نزدیک واہی یعنی ضعیف ہیں اور جس نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے تو اس لئے ضعیف کہا ہے کہ عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے دادا کی کتاب دیکھ کر یعنی عبداللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ حجت لیتے ہیں ان کی حدیث سے اور ثابت کرتے ہیں اس کو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما۔

٤٤٠: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْعَجْمَاءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب: بیان میں کہ جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانہ میں پانچواں حصہ ہے

٦٤٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

٦٤٢: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں ہے اور کنواں کھودنے میں کوئی مر جائے تو اس کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانوں میں پانچواں حصہ ہے۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٤١: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْخَرْصِ

باب: غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنے کے بیان میں

٦٤٣: اَخْبَرَنِیْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

٦٤٣: روایت ہے خبیب بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن

سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يَقُوْلُ جَآءَ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اِلٰى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ ۔

مسعود کو کہتے تھے آئے سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس میں سو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کاٹو تم پھلوں اور میووں کو تو لو یعنی عشر وغیرہ جو حق زکوٰۃ ہے اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی ثلث حصہ کی عشر وغیرہ نہ لو پھر اگر ثلث (تیسرا حصہ) نہ چھوڑ و تو چوتھائی چھوڑ دو یعنی کہ مسافر محتاج آنے جانے والا کھائے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عتاب بن اسید اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور عمل اکثر علماء کا سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہے یعنی جو مذکور ہوئی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور خرص اسے کہتے ہیں کہ جب پھل قریب تیاری کے ہوتا ہے جیسے کھجور یا انگور جس کی زکوٰۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ وہ درخت کو دیکھ کر اندازہ کر دیتا ہے کہ اس میں اتنے انگور ہوں گے یا اتنی رطب اور اس کا عشر مقرر کر کے ان مالکوں پر باندھ دیتا ہے کہ اتنا بر وقت پھل ٹوٹنے کے دینا اس کو خرص کہتے ہیں اور اس شخص کو خارص پھر بعد خرص کے ان مالکوں کو اختیار دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں پھر جب وقت اس کے ٹوٹنے کا آتا ہے تو ان سے وہی عشر لے لیتا ہے یہی تفسیر ہے خرص کی بعض عالموں کے نزدیک اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۶۴۴: عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا ۔

۶۴۴: روایت ہے عتاب بن اسید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے کسی کو کہ اندازہ کر آئے اور کوت (اندازہ) آئے لوگوں کے انگوروں کو اور پھلوں کو اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگوروں کی زکوٰۃ کے بیان میں کہ وہ بھی کوتا جائے جیسا کوتا (اندازہ کیا) جاتا ہے کھجور۔ پھر زکوٰۃ میں دیا جائے انگور خشک جیسا زکوٰۃ میں تر کھجور کی جگہ دی جاتی ہے سوکھی کھجور۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور پوچھا میں نے حال اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے تو کہا انہوں نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب کی جو مروی ہے عتاب بن اسید سے زیادہ صحیح ہے۔

٤٤٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

باب: حق کے ساتھ زکوٰۃ تحصیلنے والے کے ثواب کے بیان میں

۶۴۵: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ۔

۶۴۵: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے زکوٰۃ کا تحصیلنے (لینے) والا انصاف سے یعنی جو زیادتی نہ کرے اور زکوٰۃ میں عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے تو وہ ایسا ہے جیسے لڑنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جب تک نہ لوٹے اپنے گھر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے اور یزید بن عیاض ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور حدیث محمد بن اسحٰق کی زیادہ صحیح ہے۔

٤٤٣: بَابُ فِی الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ

باب: اس کے بیان میں جو زیادتی کرے زکوٰۃ تحصیلنے میں

٦٤٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

٦٤٦: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والے زکوٰۃ تحصیلنے (لینے) میں ایسا ہے جیسا زکوٰۃ نہ دینے والا۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ام سلمہ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے سعد بن سنان سے اور ایسی ہی روایت ہے لیث بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک سے ابوعیسیٰ نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے صحیح سنان بن سعد ہے اور حضرت نے جو فرمایا کہ زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے میں ایسا ہے جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا تو مطلب اس کا یہ ہے کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں۔

٤٤٤: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ رِضَى الْمُصَدِّقِ

باب: مصدق (عامل زکوٰۃ) کے راضی کر دینے کے بیان میں

٦٤٧: عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ اِلَّا عَنْ رِضًى۔

٦٤٧: روایت ہے جریر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے تمہارے پاس زکوٰۃ تحصیلنے (لینے) والا تو اس کو جدا نہ کروا اپنے سے جب تک وہ تم سے خوش دِل نہ ہو۔

ف: روایت ہے ہم سے ابوعمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث داؤد کی شعبی سے زیادہ صحیح ہے مجاہد کی حدیث سے اور ضعیف کہا ہے مجالد کو بعض اہل علم نے اور وہ غلطیاں بہت کرتے ہیں۔

٤٤٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ

باب: اس بیان میں کہ زکوٰۃ لی جائے امیروں سے اور دی جائے فقیروں کو

٦٤٨ ۔ ٦٤٩: عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَآئِنَا فَجَعَلَهَا فِیْ فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيْمًا فَاَعْطَانِیْ مِنْهَا قَلُوْصًا۔

٦٤٨ ۔ ٦٤٩: روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ آیا ہمارے پاس زکوٰۃ تحصیلنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو تحصیلا زکوٰۃ کو ہمارے امیروں سے اور دیا ہمارے فقیروں کو اور میں ایک یتیم لڑکا تھا سو مجھ کو بھی ایک اونٹنی دی اس میں سے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن جحیفہ کی حسن ہے غریب ہے۔

٤٤٦: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

باب: اس بیان میں کہ زکوٰۃ لینا کس کو جائز ہے؟

٦٥٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْئَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْكُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

۶۵۰: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جو سوال کرے آدمیوں سے اور اسکے پاس اتنا مال ہو کہ کفایت کرتا ہو تو قیامت کے دن آئے گا اور اسکے سوال کے سبب سے اس کا مُنہ چھلا ہوگا راوی کو شک ہے کہ حضرت نے خموش فرمایا یا خدوش یا کدوح اور معنی تینوں کے قریب قریب ہیں پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! کتنا مال کفایت کرتا ہے یعنی اسکے ہوتے ہوئے سوال جائز نہیں تو فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعودؓ کی حسن ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیرؒ میں اس حدیث کے سبب سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے یہی حدیث سو کہا سفیان سے عبداللہ بن عثمانؓ نے جو ہمنشین ہیں شعبہ کے کاش کہ حکیم کے سوا کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی سو کہا سفیان نے کیا ہے حکیم کو نہیں روایت کرتے اس سے شعبہ کہا عبداللہ نے ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے اس بات کو زبید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے اور اسی پر عمل ہے بعضوں کا ہم لوگوں سے یعنی شافعیوں سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحٰق کہتے ہیں جب آدمی کے پاس پچاس درہم یا زیادہ ہوں اور پھر حاجت ہو اس کو تو زکوٰۃ لے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ کا جو اہل فقہ اور اہل علم ہیں۔

٤٤٧: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب: اس کے بیان میں جس کو زکوٰۃ لینا درست نہیں

٦٥١ . ٦٥٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

۶۵۱ ۔ ۶۵۲: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمروؓ کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اسی اسناد سے مرفوع نہیں اور مروی ہے اس حدیث کے سوا بھی نبی ﷺ سے کہ صدقہ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب آدمی قوی ہو مگر محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو اور کوئی اس کو زکوٰۃ دے دے اس کی زکوٰۃ ادا ہو گئی اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہی ہے کہ اس کو سوال جائز نہیں۔

٦٥٣: عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ

۶۵۳: روایت ہے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے عرفات میں اور آیا ایک اعرابی پکڑ لیا آپ صلی اللہ

فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِہٖ فَسَاَلَہٗ اِیَّاہُ فَاَعْطَاہُ وَذَھَبَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ حَرُمَتِ الْمَسْاَلَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَالَۃَ لَا تَحِلُّ لِغَنِیٍّ وَلَالِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ اِلاَّ لِذِیْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِیُثْرِیَ بِہٖ مَالَہٗ کَانَ خُمُوْشًا فِیْ وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَرَضْفًا یَاکُلُہٗ مِنْ جَھَنَّمَ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْیُکْثِرْ۔

علیہ وسلم کی چادر کا کونہ پھر سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلا گیا وہ اسی وقت سوال حرام ہوا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک سوال جائز نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو مگر فقیر خاکسار کو یا سخت حاجت والے کو اور جو سوال کرے آدمیوں سے اس لئے کہ بڑھائے اپنا مال ہوگا منہ اس کا چھلا ہوا قیامت کے دن اور وہ گوشت ہے بھنا ہوا جہنم سے کہ کھاتا ہے اس کو پھر چاہے کم لے اور چاہے زیادہ لے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۴۴۸: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَہُ الصَّدَقَۃُ مِنَ الْغَارِمِیْنَ وَغَیْرِھِمْ

باب: اس کے بیان میں جس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے قرضداروں وغیرہ سے

۶۵۴ ـ ۶۵۵: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ اَبْتَاعَھَا فَکَثُرَ دَیْنُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَفَآءَ دَیْنِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِغُرَمَآئِہٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَکُمْ اِلاَّ ذٰلِکَ۔

۶۵۴ ـ ۶۵۵: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نقصان آیا (کاروبار میں) ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھلوں میں جو خریدے تھے اور بہت قرضدار ہو گیا وہ۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اس کو پھر صدقہ دیا لوگوں نے سو نہ پورا ہوا اس کا قرض فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے لے لے جو پاؤ تم اور تمہارا حق نہیں اس کے سوا۔

ف: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور جویریہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے۔

۴۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ الصَّدَقَۃِ لِلنَّبِیِّ ﷺ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَمَوَالِیْہِ

باب: اس بیان میں کہ زکوٰۃ کا مال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور غلاموں کو لینا درست نہیں

۶۵۶: عَنْ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِشَیْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَۃٌ ھِیَ اَمْ ھَدِیَّۃٌ فَاِنْ قَالُوْا

۶۵۶: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ بہز کے دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آتی کوئی چیز پوچھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے؟ پھر اگر کہتے

صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَاِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ اَكَلَ ۔

کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر کہتے یہ ہدیہ ہے تو کھا لیتے ۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور سلمانؓ اور انسؓ اور حسن بن علیؓ اور ابی عمیرہ معرف بن واصل کے دادا سے روایت ہے اور ان کا نام رشید بن مالک ہے اور میمون اور مہران اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور ابی رافع اور عبدالرحمٰن بن علقمہؓ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی عقیلؓ سے وہ نبی ﷺ سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابو عیسیٰ نے بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے غریب ہے ۔

۶۵۷: عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحَبْنِیْ كَيْمَا تُصِيْبُ مِنْهَا فَقَالَ اَلَا حَتّٰى اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلُهُ وَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔

۶۵۷ : روایت ہے ابی رافع سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک مرد کو بنی مخزوم سے زکوٰۃ تحصیلنے کے لئے تو اس نے کہا ابو رافع سے تم ساتھ چلو میرے کہ حصہ دوں میں تم کو بھی اس میں سے سو کہا ابو رافع نے نہیں جب تک نہ جاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھ لوں ان سے اور گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ نہیں حلال ہے ہم کو اور موالی یعنی غلام قوم کے انہیں میں داخل ہیں ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رافع جو غلام آزاد ہیں رسول اللہ ﷺ کے ان کا نام اسلام ہے اور ابن رافع عبیداللہ بن ابی رافع ہیں اور وہ کاتب ہیں علی بن ابی طالب کے ۔

۴۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِی الْقَرَابَةِ

باب: اقرباؤں کو زکوٰۃ دینے کے بیان میں

۶۵۸: عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِیَ عَلٰى ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ۔

۶۵۸: روایت ہے سلمان بن عامر سے سلمان پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ تک کہ فرمایا آپؐ نے جب کوئی روزہ کھولے تو کھولے کھجور پر اسلئے کہ اس میں برکت ہے پھر اگر کھجور نہ پائے تو پانی پر کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور فرمایا آپؐ نے صدقہ مسکین کو دینا فقط صدقہ ہے یعنی ایک ہی ثواب ہے اور صدقہ ناطے والوں کو دینا دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحم کا ۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابو ہریرہؓ اور زینب سے روایت ہے اور وہ بیوی ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب ماں ہیں رائح کی اور بیٹی ہیں صلیع کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث مذکور کی مانند اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہ کیا اس میں رباب کا اور حدیث سفیان اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے ۔

٤٥١: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ

باب: اس بیان میں کہ مال سوائے زکوٰۃ کے اور بھی کچھ دینا چاہیے

٦٥٩: عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِی الْبَقَرَةِ: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ [١٧٧] اَلْاٰيَةَ۔

٦٥٩: روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کو سو فرمایا آپؐ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوٰۃ کے یعنی زکوٰۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیے پھر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت سورۂ بقرہ کی لَیْسَ الْبِرَّ سے آخر تک۔

٦٦٠: عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّكٰوةِ۔

٦٦٠: روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتے ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبیؐ نے مال میں اور بھی حق ہے سوائے زکوٰۃ کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی اچھی نہیں اور ابوحمزہ میمون اعور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسماعیل بن سالم نے شعبی سے اس حدیث کو انہی کا قول کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

٤٥٢: بَابُ مَاجَاءَ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

باب: زکوٰۃ کے ثواب کے بیان میں

٦٦١: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْا فِیْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ۔

٦٦١: روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہؐ نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسی طرح کا صدقہ حلال مال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لیتا ہے رحمٰن اس صدقے کو اپنے سیدھے ہاتھ میں اگرچہ ایک کھجور بھی ہو پھر بڑھتا ہے وہ ہتھیلی میں رحمٰن کے یہاں تک کہ ہو جاتا ہے پہاڑ سے بھی بڑا جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عدی بن حاتم اور انسؓ اور عبداللہ بن ابی اوفی اور حارثہ بن وہب اور عبدالرحمٰن بن عوف اور بریدہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦٦٢: عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّدَقَةُ فِیْ رَمَضَانَ۔

٦٦٢: روایت ہے انسؓ سے کہا پوچھا گیا نبیؐ سے کونسا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے؟ فرمایا روزے شعبان کے رمضان کی تعظیم کیلئے پھر پوچھا کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا صدقہ دینا رمضان میں۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ کچھ قوی نہیں اہلحدیث کے نزدیک۔

٦٦٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔

٦٦٣: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے بیشک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کے غضب کو اور دور کر دیتا ہے بری حالت میں مرنے کو۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

٦٦٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ

٦٦٤: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا لِاَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ اَحَدٍ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ۔

شک اللہ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اس کو اس صدقہ دینے والے کے لئے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں کا اپنے گھوڑے کے بچے کو یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھ کر ہو جاتا ہے کوہ احد کے برابر اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ اور معنی اسکے یہ ہیں: بے شک اللہ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے غلاموں سے اور لیتا ہے صدقات کو اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہؓ کے نبی ﷺ سے اس کی مانند اور کہا ہے کتنے علماء نے اس حدیث میں اور جو مشابہ ہیں اس کی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اس میں ایسی صفتیں جیسے اترنا پروردگار تعالیٰ شانہ کا ہے رات میں آسمان دنیا کی طرف کہ ہم ثابت کرتے ہیں ان روایتوں کو اور ایمان لاتے ہیں ان پر اور وہم نہیں دوڑاتے اس میں اور نہیں کہتے ہم کہ کیفیت اس کی ایسی ہے اور مروی ہے انس بن مالک اور سفیان بن عینیہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کرو بلا کیفیت یعنی اس پر ایمان رکھو اور کیفیت میں اس کے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علمائے اہل سنت والجماعت کا پر جہمیہ انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام پر ید اور سمع اور بصر کا اور تاویل کی جہمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتے ہیں اسکی علماء کے خلاف اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے ہیں جہمیہ مراد ہاتھ سے قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ قائل ہونا اس کا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی تشبیہ جب لازم آئے کہ یہ کہے کہ ید کید اور مثل ید یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس ہاتھ کے مثل ہے یا اس ہاتھ کا سا ہے یا اسکی سماعت اس سماعت کی مانند ہے یا اس سماعت کی سی ہے پھر جب کہا کہ اللہ کی سماعت مثل اس سماعت کے ہے یا ایسی ہے یا ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اور سمع اور بصر اور یہ نہ کہے کہ کیسے ہیں اور کیا کیفیت ہے ان کی اور یہ بھی نہ کہے اللہ کی سمع مثل اس سمع کے ہے یا اس کی سی ہے تو یہ تشبیہ نہ ہوگی اور وہ پروردگار خود فرماتا ہے اپنی کتاب مقدس میں یعنی نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سنتا بھی ہے دیکھتا بھی ہے مترجم کہتا ہے اس تقریر کا مآل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سمع و بصر اور ید و وجہ اور اترنا اس کا آسمان اول کی طرف اس پر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کے سپرد کرنا اور کیفیت میں بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ٹھہرا اہل سنت و جماعت کا اور اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی اسلئے کہ جب کہا اللہ تعالیٰ کی سمع اور بصر بے مثل و بے مانند ہیں اور اسکے مشابہ کوئی چیز نہیں تو اس میں تشبیہ کیوں لازم آئے گی تو اس اعتقاد میں انکار بھی ان صفات الٰہی کا نہیں ہوتا اور تشبیہ بھی لازم نہیں آتی اور یہ مذہب متوسط ٹھہرا اور افراط و تفریط سے دور اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے ان صفات کا انکار کرنا مذہب جہمیہ کا ہے اسی طرح استواء علی العرش کو بھی سمجھنا چاہئے کہ وہ بھی ایک صفت باری تعالیٰ کی ہے اور آیات متواترات سے ثابت ہے اس پر بھی ایمان رکھنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے اس صفت کا انکار نہ کرنا مذہب اہلسنّت و جماعت ہے اور بخوف تشبیہ اس کا انکار کرنا جہمیہ کا مذہب ہے۔ اللّٰهم اهدنا الصراط المستقيم

٤٥٣: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حَقِّ السَّائِلِ

باب: سائل کے حق کے بیان میں

٦٦٥: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ

٦٦٥: روایت ہے عبدالرحمٰن بن بجید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی

بُجَیْدٍ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَتِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَتْ لِرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقُوْمُ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُلَہٗ شَیْئًا اُعْطِیْہِ اِیَّاہُ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنْ لَمْ تَجِدِیْ لَہٗ شَیْئًا تُعْطِیْہِ اِیَّاہُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْ فَعِیْہِ۔

دادی سے جو ماں ہیں بجید کی اور وہ ان میں تھیں جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فقیر آن کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر اور میں کچھ نہیں پاتی کہ اس کو دوں۔ سو فرمایا ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کچھ نہ پاؤ تم اس کے دینے کو مگر ایک کھر جلا ہوا سو وہی رکھ دو اس کے ہاتھ میں۔

ف: اس باب میں علیؓ اور حسینؓ بن علیؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام بجید کی حسن ہے صحیح ہے۔

٤٥٤: بَابُ مَاجَاءَ فِی اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُھُمْ

باب: جن کا دِل رجھانا منظور ہے ان کے دینے کے بیان میں

٦٦٦: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَیَّ۔

٦٦٦: روایت ہے صفوان بن امیہ سے کہا دیا مجھ کو رسول اللہؐ نے حنین کے دن یعنی مالِ زکوٰۃ میں سے کچھ اور وہ ساری خلق سے برے تھے میرے نزدیک پھر ہمیشہ مجھ دیتے رہے یہاں تک کہ ہو گئے وہ ساری خلق سے زیادہ محبوب میرے پاس۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے اسی طرح یا مشابہ اس کے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کی ہے معمر وغیرہ نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اور گویا کہ یہ حدیث زیادہ صحیح اور اشبہ ہے اور وہ مروی ہے سعید بن مسیّب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا الحدیث اور اختلاف ہے ان لوگوں کے دینے میں جن کا دل رجھنے کی توقع ہو سو کہا اکثر اہل علم نے کچھ ضرور نہیں ان کا دینا اور کہا یہ قوم تھی خاص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہ حضرت تالیف قلوب کرتے تھے ان کے مسلمان ہونے کے لئے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گئے اور اب جائز نہیں اس طور پر دینا کسی کو زکوٰۃ کا مال کہ اس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا ہے بعضوں نے کہ اب بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں اور امام ان کی تالیف قلوب مسلمان ہونے کے لئے مناسب دیکھے تو دینا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

٤٥٥: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُتَصَدِّقِ یَرِثُ صَدَقَتَہٗ

باب: اس کے بیان میں جس کو وراثتاً پہنچے وہ مال جو زکوٰۃ میں دیا تھا

٦٦٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْاَتَتْہُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَةٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَدَّھَا عَلَیْکِ الْمِیْرَاثُ قَالَتْ یَا

٦٦٧: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ میں بیٹھا تھا رسول اللہؐ کے پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اس نے یا رسول اللہؐ! میں نے زکوٰۃ میں دی تھی ایک لونڈی اپنی ماں کو اور ماں مر گئی فرمایا آپؐ نے ثابت ہو چکا تیرا ثواب اور پھیر دیا میراث نے اس کو تیری طرف یعنی اب تو اس کی مالک ہے پھر کہا

رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَ صُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَ حُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا۔

اس عورت نے یارسول اللہؐ! میری ماں پر روزے تھے ایک مہینے کے کیا میں رکھوں اس کی طرف سے؟ فرمایا آپؐ نے روزے رکھ اس کی طرف سے پھر عرض کیا اس نے یارسول اللہؐ! اس نے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں حج کروں اسکی طرف سے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تو حج کر اسکی طرف سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عطاء ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دے اور پھر میراث میں آئے اس تو حلال ہے اس کو اور کہا بعضوں نے صدقہ ایسی شے ہے کہ خاص کر دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے پھر جب وارث ہوا اس کا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کر دے اسے راہ خدا میں اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے۔

۴۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: خیرات دے کر پھیر لینے کی برائی کے بیان میں

۶۶۸: عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْفِيْ صَدَقَتِكَ۔

۶۶۸: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے کسی کو دیا تھا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پھر دیکھا اس کو بکتا ہوا پس اس کو خریدنا چاہا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پھیرا اپنے صدقے کی چیز کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا۔

۴۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: مردے کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان میں

۶۶۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اَنَّ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا۔

۶۶۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہؐ! میری ماں مرگئی ہے کیا فائدہ دے گا اگر اس کو میں صدقہ دوں اس کی طرف سے تو فرمایا آپ ﷺ نے ہاں سو عرض کیا اس نے میرا ایک باغ ہے سو میں گواہ کرتا ہوں آپ ﷺ کو کہ میں نے صدقہ کر دیا اسکی طرف سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کو نہیں پہنچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور معنی مخرف کے باغ ہے۔

۴۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا؟

باب: اس بیان میں کہ بیوی کو خرچ کرنا خاوند کے گھر سے جائز ہے یا نہیں؟

۶۷۰: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ

۶۷۰: روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنے خطبوں میں حجۃ الوداع کے سال کو نہ خرچ

خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ۔

کرے کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنے شوہر کے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اور کھانا بھی کسی کو نہ دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو ہمارے سب مالوں سے بہتر ہے۔

ف: اس باب میں سعد بن وقاصؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے۔

٦٧١: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهٖ اَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهٖ شَيْئًا لَهٗ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ ۔

٦٧١: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب خیرات کرے عورت اپنے شوہر کے گھر سے تو ہوتا ہے اس کو بھی اجر اور اس کے خاوند کو بھی اس کے برابر اجر اور ایک کے اجر سے دوسرے کا اجر گھٹتا نہیں' شوہر کو کمائی کا اجر ہے اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

٦٧٢: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَاِنَّ لَهَا مِثْلُ اَجْرِهٖ لَهَا مَانَوَتْ حَسَنًا وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

٦٧٢: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیرات دیتی ہے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے دل کی خوشی سے نہ فساد کی نیت سے تو ثواب ہے مرد کے ثواب کے برابر اس کو اپنی نیک نیتی کا اور خازن (خزانچی) کو مانند اس کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابووائل سے اور عمرو بن مرہ نہیں ذکر کرتے اپنی روایت میں مسروق کا۔

٤٥٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب: صدقۂ فطر کے بیان میں

٦٧٣: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اِنِّيْ لَاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَآءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهٗ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهٗ۔

٦٧٣: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا ہم صدقۂ فطر دیا کرتے تھے جب ہم میں تھے رسول اللہؐ ایک صاع غلّے سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع انگور خشک سے یا ایک صاع اقط[1] سے پھر ہم ایسے ہی صدقہ فطر دیتے تھے یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ آئے مدینے میں اور وعظ بیان کیا پس تھا اس میں جو بیان کیا تھا آدمیوں سے کہ کہا انہوں نے میں گمان کرتا ہوں کہ دو مد گیہوں شام کے برابر ہیں قیمت میں ایک صاع تمر کے۔ کہا راوی نے پھر لوگوں نے اسی کو اختیار کیا یعنی دو مد گیہوں دینے لگے۔ کہا ابوسعید نے میں ہمیشہ وہی دیتا ہوں جو پہلے دیتا تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہیں ہر چیز سے ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سے ایک صاع دینا چاہئے مگر گیہوں سے کہ اس میں نصف صاع کافی

[1] اور اقط کی تفصیل باب الوضوء مما غیرات النار میں مذکور ہو چکی۔ ۱۲ منہ

ہےاور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا کہ آدھا صاع دینا چاہئے گیہوں سے۔

۶۷۴: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ۔

۶۷۴: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبیؐ نے بھیجا ایک منادی کو مکے کی راہوں میں کہ پکار دے آگاہ ہو صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت' آزاد ہو یا غلام' چھوٹا ہو یا بڑا دو مد میں گیہوں سے یا سوائے اس کے ایک صاع ہر قسم کے غلّہ سے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۶۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

۶۷۵: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مرد عورت اور آزاد و غلام پر ایک صاع جو سے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے پھر کر دیا لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید اور ابن عباسؓ اور حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب کے دادا سے اور ثعلبہ بن ابی صغیر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

۶۷۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

۶۷۶: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد پر یا غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس کو مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اویب کی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں لفظ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کا اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا اس میں مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعضوں نے جب ہوں آدمی کے غلام کافر تو نہ ادا کرے ان کی طرف سے صدقہ فطر اور یہی قول ہے مالک' شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے صدقہ فطر دے غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہ ہوں اور یہی قول ہے ثوری' ابن مبارک اور اسحاق کا۔

۴۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

باب: صدقہ فطر نمازِ عید کے قبل دینے کے بیان میں

۶۷۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ۔

۶۷۷: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے صدقہ فطر دینے کا نماز کو چلنے سے پہلے عید فطر کے دن۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ دے صدقہ فطر نماز کو جانے سے پیشتر۔

٤٦١: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ

باب: قبل وقت کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں

٦٧٨: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ۔

٦٧٨: روایت ہے علیؓ سے کہ پوچھا حضرت عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ دے دینے کو قبل وقت آنے کے پس اجازت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی۔

٦٧٩: عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْاَوَّلِ لِلْعَامِ۔

٦٧٩: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ ہم لے چکے ہیں زکوٰۃ عباسؓ سے اس سال کی سال گزشتہ میں۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے نہیں پہچانتے ہم حدیث تعجیل زکوٰۃ کی روایت سے اسرائیل کے کہ مروی ہو حجاج سے مگر اسی سند سے اور حدیث اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے میرے نزدیک صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً اور اختلاف ہے علماء کا زکوٰۃ پیشگی دینے میں قبل وقت کے سو ایک گروہ نے علماء کے کہا ہے کہ پیشگی نہ دے یہی کہتے ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی نہ دے اور کہا اکثر علماء نے اگر پیشگی دے قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

٤٦٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

باب: اس بیان میں کہ سوال منع ہے

٦٨٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَغْدُ وَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبُ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيَسْتَغْنِيْ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

٦٨٠: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہؐ سے فرماتے تھے اگر سویرے جائے کوئی اور لکڑیوں کا گٹھا لے آئے اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دے اسکی قیمت سے اور بے پرواہ رہے لوگوں سے یعنی اس میں کھائے پیئے کسی سے سوال نہ کرے تو بہتر ہے اس کو کہ سوال کرے کسی سے اور وہ شخص دے اسے یا نہ دے اسلئے کہ اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا بہتر ہے نیچے ہاتھ یعنی مانگنے والے کے اور پہلے خرچ کر اُن پر جن کو تو روٹی کپڑا دیتا ہے۔

ف: اس باب میں حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور مسعود بن عمروؓ اور ابن عباسؓ اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انسؓ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے غریب کہی جاتی ہے روایت سے بیان کے کہ وہ روایت کرتے ہیں قیس سے۔

٦٨١: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ۔

٦٨١: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا نبیؐ نے تحقیق سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ خراب کرتا ہے اس سے آدمی اپنی آبرو کو یا ایک زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے اس سے آدمی اپنے مُنہ کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی کسی حاکم سے یا کسی اَمر ضروری میں۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں روزوں کے بیان میں جو ثابت ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

٤٦٣: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی فضیلت کے بیان میں

٦٨٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیٰطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ یُنَادِیْ مُنَادِیًا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَابَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ کُلَّ لَیْلَةٍ۔

٦٨٢: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے مہینے کی جکڑے جاتے ہیں شیاطین اور سرکش جن یعنی زنجیروں میں اور بند کئے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور کھلا نہیں رہتا ان میں سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سو بند نہیں رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والے اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ کے آزاد کئے ہوئے بندے ہیں یعنی جو آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات میں ہے۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بھی روایت ہے۔

٦٨٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

٦٨٣: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے روزے رکھے رمضان کے اور راتوں کو نماز پڑھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کیلئے بخشے جائیں گے اگلے گناہ اور جس نے نماز پڑھی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کیلئے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی جو روایت کی ابوبکر بن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی بکر بن عیاش کے کہ وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابی صالح سے وہ حضرت ابی ہریرہؓ سے مگر اسناد سے ابی بکر کے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہم کو حسن بن ربیع نے ان کو ابوالاحوص نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے

مجاہد سے قول انہی مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کی پھر ذکر کی ساری حدیث کہا محمد نے یہ زیادہ صحیح ہے میرے نزدیک ابی بکر بن عیاش کی روایت سے۔

٤٦٤: بَابُ مَاجَآءَ لَا تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

باب: اس بیان میں کہ رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

۶۸۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِیَوْمٍ وَلَا بِیَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ یَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِیْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا۔

۶۸۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے نہ رکھو روزہ ایک دن یا دو دن پیشتر رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جائیں وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکھتا تھا یعنی مثلاً پنج شنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان میں وہی دن واقع ہوا تو کچھ مضائقہ نہیں اور روزہ رکھو چاند رمضان کا دیکھ کر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکھ کر سو اگر بدلی ہو جائے تو پورے تیس گن لو پھر روزہ موقوف کرو۔

ف: اس باب میں بعض اصحاب نبی ﷺ سے بھی روایت ہے خبر دی ہم کو منصور بن معتمر نے ان کو ربیع بن خراش نے بعض اصحاب نبی ﷺ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں ایک دو دن رمضان سے پہلے رمضان کی تعظیم اور اقبال کی نیت سے روزے رکھنے کو اور اگر کوئی دن ایسا آ جائے کہ اس میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو مضائقہ نہیں ان کے نزدیک۔

۶۸۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِیَامٍ قَبْلَهٗ بِیَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ رَجُلًا كَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْهُ۔

۶۸۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر مگر یہ کہ ہووے (پہلے سے) کوئی شخص کہ روزہ رکھتا ہے ایک دن مقرر میں اور وہ دن ہو آخر شعبان تو روزہ رکھ لے۔ **ف:** کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٦٥: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ صَوْمِ یَوْمَ الشَّكِّ

باب: اِس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۸۶: عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ فَاُتِیَ بِشَاةٍ مَصْلِیَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰی بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّیْ صَآئِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ وَمَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِیْ یَشُكُّ فِیْهِ فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۸۶: روایت ہے صلۃ بن زفر سے کہا ہم تھے عمار بن یاسر کے پاس تو لائے گئے ایک بکری بھنی ہوئی سو کہا عمار نے کھاؤ سو کنارے ہو گئے بعضے لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہیں تو کہا عمار نے جس نے روزہ رکھا شک کے دن میں یعنی انتیسویں تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دکھائی دیا تو بعد اسکے یوم الشک ہے تو جس نے روزہ رکھا اس دن بیشک نافرمانی کی اس نے ابو القاسم کی اور ابو القاسم آنحضرتؐ کی کنیت ہے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جوان کے بعد تابعین تھے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا شک کے دن میں اور بعضوں نے کہا اگر رکھا بھی کسی نے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو پھر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہیں کرتا۔

٤٦٦: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِحْصَآءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

باب: اس بیان میں کہ رمضان کے لئے ہلال شعبان کا خیال رکھنا چاہیے

۶۸۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔

۶۸۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال رکھو اور گنتے رہو غرہ شعبان کو رمضان کے واسطے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے ابو معاویہ کے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے محمد بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آگے رمضان کے ایک یا دو دن روزے نہ رکھو اور ایسا ہی مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہؓ سے محمد بن عمرو لیثی کی مانند۔

٤٦٧: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارَ لَهٗ

باب: اس بیان میں کہ روزہ رکھے بھی چاند دیکھ کر اور موقوف بھی کرے چاند دیکھ کر

۶۸۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا۔

۶۸۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو رمضان کے پہلے بلکہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر پھر اگر حائل ہو جائے چاند پر بدلی تو پورے کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ابی بکرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

٤٦٨: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

باب: اس بیان میں کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے

۶۸۹: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلٰثِيْنَ۔

۶۸۹: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا انہوں نے روزے رکھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس (کم) اکثر تیس رکھے یعنی انتیس کا اتفاق کم ہوا۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور جابرؓ اور ام سلمہؓ اور ابی بکرہؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

۶۹۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ نِسَآئِہٖ شَھْرًا فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ تِسْعًا وَعِشْرِیْنَ یَوْمًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ اٰلَیْتَ شَھْرًا فَقَالَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

۶۹۰: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ رسول اللہؐ نے قسم کھائی اپنی بیبیوں سے نہ ملنے کی ایک مہینے تک سو بیٹھ رہے ایک جھروکے میں انتیس دن تک اور بعد انتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ نے تو قسم کھائی ہے ایک مہینہ کی تو آپؐ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٦٩: بَاب مَاجَاءَ فِی الصَّوْمِ بِالشَّھَادَۃِ

باب: چاند کی گواہی پر روزے رکھنے کے بیان میں

۶۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْھِلَالَ فَقَالَ اَتَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَتَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا۔

۶۹۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور کیا گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ پیغام لانے والے ہیں اللہ کے؟ کہا اس اعرابی نے ہاں! فرمایا آپ ﷺ نے اے بلالؓ! پکار آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں۔

ف: روایت کی ہم سے ابوکریب نے ان سے حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور قبول ہے گواہی ایک مرد کی روزے کے واسطے اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا روزہ نہ رکھنا چاہئے مگر دو شخصوں کی گواہی سے اور اختلاف علماء کا اس میں نہیں ہے کہ قبول نہ کی جائے عید میں مگر گواہی دو مردوں کی۔

٤٧٠: بَابُ مَاجَآءَ شَھْرَا عِیْدٍ لَّا یَنْقُصَانِ

باب: اس بیان میں کہ دونوں مہینے عید کے گھٹتے نہیں

۶۹۲: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّۃِ۔

۶۹۲: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذوالحجہ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی بکرہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً کہا احمد نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونوں مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایک سال میں رمضان اور ذی الحجہ دونوں انتیس انتیس کے نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس کا اور اسحاق نے کہا کہ دونوں مہینے نہیں گھٹتے یعنی اگر انتیس کے بھی ہوتے ہیں تو بھی پورے ہیں غیر نقصان کے یعنی ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی رو سے ہوسکتا ہے کہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس کے ہوں۔

٤٧١: بَابُ مَاجَآءَ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

باب: اِس بیان میں کہ ہر شہر والوں کے لئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے

۶۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ قَالَ فَرَاَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا اَوْنَرَاهُ فَقُلْتُ اَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۹۳: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسماعیل بن جعفر نے ان سے محمد بن ابی حرملہ نے کہا محمد نے کہا خبر دی ہم کو کریب نے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہے حارث کی انہوں نے بھیجا کریب کو معاویہ کی طرف شام میں کہا کریب نے پھر پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام ان کا یعنی جس کیلئے بھیجا تھا اور آ گیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا ہم نے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینے میں آخر رمضان میں اور پوچھا مجھ سے ابن عباسؓ نے حال وہاں کا پھر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکھا تم نے چاند کو؟ کہا میں نے دیکھا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباسؓ نے کیا تمہی نے دیکھا تھا جمعے کی شب کو؟ تو میں نے کہا سب لوگوں نے دیکھا اور روزے رکھے اور معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا تو کہا ابن عباسؓ نے ہم نے تو چاند دیکھا ہفتے کی شب کو پھر ہم روزہ رکھے جائیں گے جب تک پورے ہوں تیس روزے یا چاند دکھائی دے سو کہا میں نے کیا تم کفایت نہیں کرتے معاویہؓ کے دیکھنے کو اور انکے روزہ رکھنے کو؟ کہا ابن عباسؓ نے نہیں ایسا ہی حکم کیا ہم کو رسول اللہؐ نے ان کا دیکھنا کو ہم کو کفایت نہیں کرتا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن صحیح غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ہر شہر والوں کا چاند دیکھنا ان ہی کے حق میں معتبر ہے۔

٤٧٢: بَابُ مَاجَآءَ مَايَسْتَحِبُّ عَلَيْهِ الْاِفْطَارُ

باب: اِس بیان میں کہ کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے

۶۹۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ۔

۶۹۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھجور پائے تو اسی سے روزہ کھولے اور نہیں تو پانی سے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

ف: اس باب میں سلمان بن عمار سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے انسؓ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو شعبہ سے اس طرح سوا سعید بن عامر کی کے اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالعزیز بن صہیب کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبہ نے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور

ابن عون کہتے ہیں روایت کی ہم سے ام رائح بنت صلیع نے سلمان بن عامر سے اور رباب ام رائح کا نام ہے۔

۶۹۵: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ۔

۶۹۵: روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب روزہ کھولے کوئی تو کھولے کھجور سے اگر نہ پائے تو پانی سے کہ وہ بھی پاک کرنے والا ہے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۶۹۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّآءٍ۔

۶۹۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تھے نماز کے پہلے کئی تر کھجوروں پر، پھر اگر نہ ہوتی تر کھجوریں تو خشک کھجوریں پھر اگر نہ ہوتیں وہ بھی تو پیتے کئی چلّو پانی کے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۴۷۳: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

باب: اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحیٰ جب ہی ہے کہ سب مل کر عید کریں

۶۹۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ۔

۶۹۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے روزہ رمضان کا اسی دن ہے کہ جس دن تم سب روزہ رکھو اور عید فطر اسی دن ہے جس دن تم سب عید کرو اور عید اضحیٰ اسی دن ہے کہ جس دن تم سب عید الاضحیٰ کرو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور تفسیر اس کی بعض علماء کے نزدیک یوں ہے کہ روزوں میں اور عیدوں میں جماعت شرط ہے اور سب لوگوں کا اہتمام اس میں ضروری ہے۔

۴۷۴: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

باب: اس بیان میں کہ جب رات سامنے آئے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیے

۶۹۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرْتَ۔

۶۹۸: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سامنے آئے سیاہی رات کی مشرق سے اور پیٹھ موڑے دن اور غروب ہو جائے آفتاب تو تجھ کو روزہ کھولنا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی اور ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ

باب: جلد روزہ کھولنے کے بیان میں

۶۹۹: عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

۶۹۹: روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک جلد روزہ کھولا کریں گے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابن سعد کی حسن ہے صحیح

ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مستحب کہتے ہیں جلد روزہ کھولنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

۷۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔

۷۰۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے میرے سب بندوں میں پیارا میرا وہی بندہ ہے جو بہت جلد روزہ کھولتا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے ابوعاصم اور ابوالمغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۷۰۱ - ۷۰۲: عَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ مَسْرُوْقٌ عَلٰی عَآئِشَةَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُهُمَا وَیُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَ یُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ اِلْاٰفْطَارَ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَیُّهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰی۔

۷۰۱-۷۰۲: روایت ہے ابن عطیہ سے کہا آئے میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کے پاس سو کہا ہم نے اے مؤمنوں کی ماں دو مرد ہیں محمد ﷺ کے یاروں سے ایک تو جلدی روزہ کھولتا ہے اور نماز بھی اوّل وقت پڑھتا ہے اور دوسرا تاخیر کرتا ہے افطار اور نماز میں۔ پوچھا حضرت عائشہؓ نے کون روزہ جلدی کھولتا ہے اور اوّل وقت نماز پڑھتا ہے؟ کہا ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ۔ فرمایا حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے اور دوسرے جو تاخیر کرتے ہیں وہ ابوموسیٰ ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے اور مالک بن عامر ہمدانی بھی کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۴۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَاْخِیْرِ السُّحُوْرِ

باب: اِس بیان میں کہ سحری بہت آخر وقت کھانا مستحب ہے

۷۰۳: عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِیْنَ اٰیَةً۔

۷۰۳: روایت ہے زید بن ثابت سے کہا سحری کھائی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوگئے صبح کی نماز پر۔ پوچھا راوی نے کہ کتنی دیر گزری کھانے اور نماز کے بیچ میں؟ کہا پچاس آیتوں کے برابر۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے ہشام سے مانند حدیث مذکور کے مگر اس میں کہا راوی نے قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِیْنَ اٰیَةً یعنی قرأت کا لفظ زیادہ ہے اور مطلب وہی ہے اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور شافعی اور احمد اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں کہ تاخیر کرنا سحری میں مستحب ہے۔

۴۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَیَانِ الْفَجْرِ

باب: صبح صادق کی تحقیق کے بیان میں

۷۰۴ - ۷۰۵: عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ طَلْقُ بْنُ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

۷۰۴-۷۰۵: روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ۔

فرمایا کھاتے پیتے رہو شب رمضان میں اور نہ اٹھائے تم کو کھانے پر سے چمکتی اور چڑھتی ہوئی صبح یعنی جو مثل نیزے کے سیدھی سفیدی زمین مشرق سے اوپر چڑھتی ہے وہ صبح کاذب ہے اس کو دیکھ کر کھانا نہ چھوڑو اور کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سامنے آئے تمہارے چوڑی روشنی صبح کی جس میں سرخی ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی ذرؓ اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے طلق بن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام نہیں روزہ دار پر کھانا پینا جب تک ظاہر نہ ہو چوڑی روشنی صبح کی یعنی جو کناروں میں مشرق کے پھیلتی ہوئی ہے اور سرخی مائل کی اور یہی کہتے ہیں تمام علماء (اکثر)۔

۷۰۶: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ۔

۷۰۶: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا نبیؐ نے سحری کھانے سے نہ روکے تم کو بلال کی اذان اور نہ لمبی فجر یعنی صبح کاذب لیکن باز رکھے تم کو کھانے سے کناروں میں پھیلتی ہوئی فجر۔ **ف:** کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۴۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْغِيْبَةِ لِلصَّآئِمِ

باب: جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں

۷۰۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

۷۰۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے میں ہو اور جھوٹی واہی تباہی باتیں اور اس پر عمل نہ چھوڑے تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُوْرِ

باب: سحر کھانے کی فضیلت کے بیان میں

۷۰۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

۷۰۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحر کھاؤ اس لئے کہ سحر کھانے میں برکت ہے۔

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور جابر بن عبداللہؓ اور ابن عباسؓ اور عمرو بن عاص اور عرباض بن ساریہ اور عتبہ بن عبداللہ اور ابی الدرداء سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے انسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فقط سحر کھانے کا فرق ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مصر کے لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں موسیٰ بن علیؒ اور موسیٰ بیٹے ہیں علی بن رباح لخمی کے۔

۴۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

باب: اس بیان میں کہ سفر میں

الصَّوْمِ فِى السَّفَرِ

روزہ رکھنا خوب نہیں

٧٠٩ ـ ٧١٠: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اَنَّ النَّاسَ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ ـ

٧٠٩ـ٧١٠: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبیؐ چلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پھر آپؐ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کراع غمیم میں (کہ ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں) اور روزے رکھے لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سو عرض کیا گیا نبیؐ سے روزہ گراں ہے لوگوں پر اور سب دیکھتے ہیں آپؐ کے کام کو یعنی آپؐ اگر افطار کریں تو وہ افطار کریں۔ سو آپؐ نے منگایا ایک پیالہ پانی کا عصر کے بعد اور پی لیا اور لوگ دیکھتے تھے آپؐ کی طرف سو بعضوں نے روزہ کھول ڈالا اور بعضوں نے رکھا اور خبر پہنچی آنحضرتؐ کو کہ بعضے لوگ روزے سے ہیں تو فرمایا آپؐ نے وہ نافرمان ہیں۔

ف: اس باب میں عکب بن عاصم اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے لیس من البر الصیام فی السفر یعنی روزہ رکھنا سفر میں کچھ خوب نہیں اور اختلاف ہے علماء کا سفر میں روزہ رکھنے میں سو بعض صحابہ وغیرہم نے کہا سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعضوں نے کہا اگر رکھے تو پھر دوبارہ رکھنا چاہئے اور احمد اور اسحاق نے اختیار کیا روزہ نہ رکھنا سفر میں اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہ بہت خوب اور افضل ہے اور اگر افطار کرے تو بھی خوب ہے اور سفیان ثوری اور مالک بن انسؓ اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے اور شافعی نے کہا یہ جو فرمایا حضرت نے کہ روزہ رکھنا سفر میں خوب نہیں یا جب خبر پہنچی آپ کو سفر میں لوگوں کے روزہ رکھنے کی تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ نافرمان ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا تو یہ برائی اس کے حق میں ہے جس کا دل اللہ رخصت اور اجازت کو قبول نہ کرے اور وہ شخص جو روزہ رکھنے کو بھی مباح سمجھے اور روقت رکھتا ہو روزے کی تو روزہ رکھنا اس کا مجھے بہت پسند ہے۔

٤٨١: بَابُ مَاجَاءَ فِى الرُّخْصَةِ فِى الصَّوْمِ فِى السَّفَرِ

باب: اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے

٧١١: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِى السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ـ

٧١١: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ رکھنے کو سفر میں اور حمزہ پے در پے روزے رکھا کرتے تھے۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہو تم روزے رکھو اور چاہو افطار کرو۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ اور ابی سعیدؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابی الدرداءؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ حمزہ بن اسلمی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حسن ہے صحیح ہے۔

٧١٢: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ

٧١٢: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ سفر کرتے ہم رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰہِ ﷺ فِیْ شَھْرِرَمَضَانَ فَمَا یُعَابُ عَلَی الصَّآئِمِ صَوْمُہٗ وَلَا عَلَی الْمُفْطِرِ فِطْرُہٗ۔

علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سو برا نہ کہا تھا کوئی روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو۔

۷۱۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَمِنَّا الصَّآئِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا یَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّآئِمِ وَلَا الصَّآئِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَکَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّہٗ مَنْ وَجَدَ قُوَّۃً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَحَسَنٌ۔

۷۱۳: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ سو ہم میں روزہ دار بھی تھے اور بے روزہ بھی سو غصہ نہ ہوتا بے روزہ روزہ دار پر اور نہ روزہ دار بے روز پر اور سب جانتے تھے کہ جس کو طاقت ہو وہ رکھے تو خوب ہے اور جس کو ضعف ہو اور روزہ نہ رکھے وہ بھی خوب ہے۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَۃِ الْمُحَارِبِ فِی الْاِ فْطَارِ

باب: اس بیان میں کہ لڑنے والے کو بھی روزہ نہ رکھنا چاہیے

۷۱۴: عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِیْ حُیَیَّۃَ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ سَاَلَہٗ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ فَحَدَّثَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ غَزْوَتَیْنِ یَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَاَفْطَرْنَا فِیْھِمَا۔

۷۱۴: روایت ہے معمر بن ابی حییہ سے کہ انہوں نے پوچھا ابن مسیّب سے روزہ رکھنے کو سفر میں سو بیان کیا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں دو بار ایک بار جنگ بدر میں دوسرے فتح مکہ میں پھر روزہ نہیں رکھا ہم نے ان دونوں لڑائیوں میں۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰؒ نے عمرؓ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے افطار کا ایک لڑائی میں کہ لڑے تھے اور مروی ہے حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی کہ انہوں نے بھی رخصت دی افطار کی دشمن کے مقابلے کے وقت اور بعض علماء بھی یہی کہتے ہیں۔

۴۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَۃِ فِی الْاِ فْطَارِ لِلْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ

باب: اِس بیان میں کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کو افطار جائز ہے

۷۱۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اَغَارَتْ عَلَیْنَا خَیْلُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُہٗ یَتَغَدّٰی فَقَالَ اُدْنُ فَکُلْ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَآئِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُحَدِّثْکَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِالصِّیَامِ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوۃِ وَعَنِ الْحَامِلِ

۷۱۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے جو ایک صحابی ہیں بنی عبداللہ بن کعب کے قبیلہ سے اور یہ وہ انسؓ نہیں ہیں جو خادم ہیں رسول اللہؐ کے اور معروف و مشہور ہیں کہا انہوں نے ہماری قوم کو لوٹا رسول اللہؐ سے سواروں نے پھر حاضر ہوا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سو پایا میں نے ان کو صبح کا کھانا کھاتے ہوئے سو فرمایا آپؐ نے نزدیک آ ؤ میں روزے کا حال بیان کروں۔ راوی کو شبہ ہے کہ حضرت نے صوم فرمایا یا صیام معنی دونوں کے ایک ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے

اَوِالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِالصِّيَامَ وَلَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْهِمَا اَوْ اِحْدٰهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِي اَنْ لَآ اَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آدمی نماز کو مسافر سے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزے کو یہاں بھی راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہؐ نے دونوں کا ذکر کیا یعنی حاملہ اور مرضعہ کا یا ایک کا افسوس ہے میری جان پر میں نے کیوں نہ کھایا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

ف: اس باب میں ابی امیہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ان انس کعبی کے سوا اس ایک حدیث کے اور اس پر عمل ہے بعض علماء کا اور بعضوں نے کہا حاملہ اور دودھ پلانے والی افطار کریں اور پھر قضا کریں اور ہر ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر کھانا بھی کسی فقیر کو کھلائیں اور سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد بھی یہی کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ افطار کریں اور کھانا کھلائیں پھر قضا ان پر واجب نہیں اور اگر چاہیں تو قضا رکھ لیں پھر کھانا کھلانا ضروری نہیں اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں۔

۴۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: مردے کی طرف سے روزے رکھنے کے بیان میں

۷۱۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ۔

۷۱۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے ایک عورت حاضر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا کہ میری بہن مرگئی ہے اور اس پر دو مہینے کے پے در پے روزے ہیں یعنی کفارہ کے۔ فرمایا آپ نے بھلا دیکھ تو اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی؟ عرض کیا اس نے ہاں! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حق پہلے ادا کرنا چاہیے۔

ف: اس باب میں بریدہ اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے ابوخالد احمر نے انہوں نے روایت کی اعمش سے اسی اسناد سے حدیث مذکور کی مانند اور کہا محمد نے اور لوگوں نے بھی ابی اعمش سے مثل روایت ابوخالد کی روایت کے ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ابومعاویہ اور کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سلمہ بن کہیل اور نہ عطاء اور نہ مجاہد سے روایت ہونے کا۔

۴۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

باب: کفارۂ صوم کے بیان میں

۷۱۷ ـ ۷۱۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا۔

۷۱۷ ـ ۷۱۸: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرجائے اور اس پر روزے ہوں رمضان کے مہینے کے تو کھلائے ہر روزے کے عوض میں ایک مسکین کو یعنی اس کا وارث کھلائے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور صحیح ابن عمرؓ سے اس کا موقوف ہونا ہے یعنی ان ہی کا قول ہے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں تو بعضوں نے کہا میت کی طرف سے روزے رکھے اور احمد اور اسحاق بھی یہی

کہتے ہیں اگر اس میت پر نذر کے روزے ہیں تو اس کی طرف سے روزے رکھیں اور اگر رمضان کے ہیں تو کھانا کھلائیں اور مالک اور شافعی اور سفیان نے کہا کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد بیٹے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے۔

٤٨٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصِّيَامِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

باب: اس صائم کے بیان میں جس کو قے آ جائے

۷۱۹: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَ الْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ۔

۷۱۹: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے روزہ نہیں جاتا روزہ دار کا۔ ایک حجامت' دوسرے قے' تیسرے احتلام۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابی سعید خدری کی حدیث غیر محفوظ ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد اور کئی لوگوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں ابی سعید کا اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں سنا میں نے ابوداؤد سجزی سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن اسلم کو تو کہا انہوں نے ان کے بھائی عبداللہ بن زید میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی وہ ان سے غنیمت میں اور سنا میں نے محمد بخاری سے ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ سے کہ کہا علی نے عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں کہا محمد نے میں عبدالرحمٰن سے کچھ روایت نہیں کرتا۔

٦٨٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنِ اسْتَقَاءَ عَمَدًا

باب: اس کے بیان میں جو روزہ میں قصداً قے کرے

۷۲۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمَدًا فَلْيَقْضِ۔

۷۲۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو خودبخود قے آ جائے روزے میں تو اس کے اوپر قضاء واجب نہیں اور جس نے قصداً قے کی تو وہ روزہ کی قضا کرے۔

ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے کہ مروی ہو ہشام سے انہوں نے روایت کی ہو ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت کرنے سے اور محمد نے کہا میں اس روایت کو محفوظ نہیں جانتا کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور مروی ہے ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کھول ڈالا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ نفل تھا سو قے کے سبب سے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آنے سے ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعضے روایتوں میں اسی تفسیر سے اور علماء کے نزدیک حضرت ابی ہریرہؓ کی حدیث پر عمل ہے کہ روزہ دار کو جب خود قے آ جائے تو اس پر قضا نہیں اور جو قصداً کرے تو قضا ہے یہی کہتے ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم۔

٤٨٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّائِمِ يَاكُلُ

باب: اس روزہ دار کے بیان میں

وَيَشْرَبُ نَاسِيًا

جو بھولے سے کچھ کھا پی لے

۷۲۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ اَوْشَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ۔

۷۲۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھالے یا پی لے بھولے سے روزے میں تو نہ توڑے اس لئے کہ جو کھایا پیا وہ رزق تھا اللہ کا دیا۔

ف: روایت کی ہم سے ابوسعید نے ان سے ابواسامہ نے انہوں نے عوف سے انہوں نے سیرین اور خلاص سے ان دونوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی یا مانند اس کے اس باب میں ابی سعید اور ام اسحٰق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزے میں کچھ بھولے سے کھالے تو قضا کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔

٤٨٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

باب: اس کے بیان میں جو رمضان کا روزہ توڑ ڈالے

۷۲۲ ـ ۷۲۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَامَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ۔

۷۲۲ ـ ۷۲۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ توڑ ڈالے یا نہ رکھے ایک دن بھی رمضان سے بغیر عذر اور سوا بیماری کے تو اس کے برابر کبھی ثواب نہ ہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابوالمطوس کا نام یزید بن المطوس ہے اور ان کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے۔

٤٩٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

باب: رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارہ میں

۷۲۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ

۷۲۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہؐ! میں ہلاک ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے ہلاک کیا تجھ کو عرض کیا اس نے صحبت کر بیٹھا میں اپنی عورت سے رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کرسکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا دو مہینے کے روزے پے در پے رکھ سکتا ہے۔ کہا نہیں۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہا نہیں آپؐ نے فرمایا بیٹھ پھر بیٹھا وہ اور آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑا ٹوکرہ کھجوروں کا کہ اس کو عربی میں عرق کہتے ہیں سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دے اس کو تو اس نے

الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَابَيْنَ .لَا بَتَيْهَا اَحَدٌ اَفْقَرَ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ قَالَ فَخُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

عرض کیا کہ مدینے کے دونوں کالے پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں۔ کہا راوی نے پھر ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہ کھل گئی کچلیاں مبارک آپ ﷺ کی اور فرمایا آپ ﷺ نے لے جا ان کھجوروں کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اس شخص کے حق میں جو روزہ توڑ ڈالے جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس پر قضا بھی ہے اور کفارہ بھی اور ان کے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہے اور یہی قول ہے اسحٰق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا اس پر قضا ہے کفارہ نہیں اس واسطے کہ کفارہ رسول اللہ ﷺ سے فقط جماع میں مروی ہے اور کھانے پینے میں کفارہ آنحضرت ﷺ سے مروی نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ کھانا پینا اور جماع کو کچھ مشابہت نہیں اور ان دونوں کا ایک حکم نہیں ہوسکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور کہا شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد سے جس نے روزہ کھول ڈالا تھا ان کھجوروں کو لے جا اور کھلا اپنے گھر والوں کو اس میں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جو مقدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا پھر جب وہ ٹوکرا حضرت ﷺ نے اس کو دیا اور نے عرض کیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں تو حضرت ﷺ نے یہی فرمایا کہ لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اس لئے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہے کہ حاجت ضروری سے زیادہ مقدرت رکھتا ہو اور یہی مختار ہے شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اس پر بمنزلہ دین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے۔

۴۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

باب: روزے میں مسواک کرنے کے بیان میں

۷۲۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

۷۲۵: روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے بے گنت دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مسواک کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جب روزہ ہو لیکن بعض علماء نے روزہ دار کو ہر لکڑی کی مسواک کرنا مکروہ کہا ہے کہ اس میں لکڑی کا مزہ چھوٹتا ہے اور دوپہر کے بعد بھی مکروہ کہا ہے اور شافعی کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں نہ اول روز میں نہ آخر روز میں اور احمد اور اسحٰق کے نزدیک آخر روز میں مکروہ ہے۔

۴۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

باب: روزے میں سرمہ لگانے کے بیان میں

۷۲۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَتْ

۷۲۶: روایت ہے انس بن مالک سے کہا آیا ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں

عَيْنِىْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ ۔

میں روزے میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

ف: اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے انسؓ کی حدیث کی اسناد کچھ نہیں اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی روایت صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں اور اختلاف ہے علماء کا روزے میں سرمہ لگانے میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جائز کہا بعضوں نے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

٤٩٣: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزے میں بوسے لینے کے بیان میں

٧٢٧: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِىْ شَهْرِ الصَّوْمِ ۔

٧٢٧: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ بوسہ لیتے تھے رمضان کے مہینے میں۔

ف: اس باب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابن عباسؓ اور انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کو بوسہ لینے میں روزے کی حالت میں تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اور جوان کو نہیں اس خیال سے کہ کہیں بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے اور مباشرت یعنی ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار تو ان کے نزدیک بہت بڑا ہے اور بعض علماء نے کہا ہو کہ بوسہ لینے سے ثواب روزے کا گھٹ جاتا ہے اور روزہ جاتا نہیں اور ان کے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس سے اطمینان ہے کہ بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے گا تو بوسہ لینا جائز ہے اور جب اطمینان نہ ہو تو نہ لینا چاہئے تا بخوبی حفاظت ہو روزے کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

٤٩٤: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

باب: روزے میں بوس و کنار کے بیان میں

٧٢٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِىْ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔

٧٢٨: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ بوس و کنار کرتے تھے اور تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو میں رکھنے والے تھے۔

٧٢٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔

٧٢٩: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور بیبیوں کے ساتھ لیٹتے تھے روزوں میں اور تم سے بہت قابو میں رکھنے والے تھے اپنی شہوت کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی لِاِرْبِهٖ کے یہ ہیں کہ بہت روکنے والے تھے اپنے نفس کو۔

٤٩٥: بَابُ مَاجَاءَ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

باب: اِس بیان میں کہ اس کا روزہ درست نہیں جو نیت نہ کرے رات سے

٧٣٠: عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ

٧٣٠: روایت ہے حفصہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیت نہ

الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

کرے روزے کی صبح صادق سے پہلے سے تو اس کا روزہ ہی نہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمرؓ سے انہیں کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جو فرمایا کہ جو نیت نہ کرے روزے کی رات سے اس کا روزہ ہی نہیں تو بعضوں کے نزدیک مراد اس سے رمضان کے یا قضائے رمضان کے یا نذر معین کے روزے ہیں کہ اس میں اگر رات سے نیت نہ کرے تو روزہ درست ہی نہیں ہوتا اور نفل روزے میں تو بعد صبح کے بھی نیت کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

٤٩٦: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

باب: نفل روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں

۷۳۱: عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ۔

۷۳۱: روایت ہے ام ہانی سے کہا کہ میں بیٹھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لائے کوئی چیز پینے کی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دی مجھ کو اور پی لی میں نے سو عرض کیا میں نے کہ میں نے گناہ کیا پس مغفرت مانگئے میرے لئے سو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گناہ کیا تم نے؟ تو کہا میں نے میں روزے سے تھی اور روزہ توڑ ڈالا میں نے تو پوچھا آپؐ نے کیا روزہ قضا کا تھا؟ کہا میں نے نہیں۔ فرمایا آپؐ نے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں نفل روزہ رکھنے والا اگر توڑ ڈالے تو اس پر قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے رکھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق اور شافعی کا۔

۷۳۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ اَحَدُ بَنِيْ اُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِيْ فَلَقِيْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهٗ جَعْدَةَ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهٗ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا اَخْبَرَنِيْ

۷۳۲: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے ابوداؤد نے ان سے شعبہ نے کہا شعبہ نے سنا میں نے سماک بن حرب سے کہتے تھے روایت کی تھی مجھ سے ام ہانی کی اولاد میں سے ایک شخص نے پھر ملا میں اس سے جو سب سے بہتر تھا ان کی اولاد میں اور نام ان کا جعدہ تھا اور ام ہانی ان کی دادی تھی۔ سو روایت کی انہوں نے اپنی دادی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کو مانگا پھر پیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دیا ان کو سو پی لیا ام ہانیؓ نے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں روزے سے تھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل روزہ رکھنے والا امانتدار ہے اپنی ذات کا چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے یعنی جیسا موقع دیکھے کہا شعبہ نے کہا میں نے

اَبُوْ صَالِحٍ وَاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِئٍ۔

سماک بن حرب سے کیا تم نے سنا ہے ام ہانی سے؟ کہا انہوں نے نہیں بلکہ خبر دی مجھ کو ابوصالح نے اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے۔

ف: اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے سو کہا انہوں نے روایت ہے ہارون سے جو نواسے ہیں ام ہانی کے انہوں نے روایت کی ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اس سے اور ایسے ہی روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ابوداؤد سے اور کہا امین نفسہ یعنی راوی کو شک ہے کہ حضرت ﷺ نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سندوں سے شعبہ سے کہ حضرت ﷺ نے امیر نفسہ فرمایا یا امین نفسہ فرمایا راوی کو شک ہے۔

۷۳۳: عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ۔

۷۳۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے جو ماں ہیں سب مسلمانوں کی کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور فرمایا کچھ کھانا ہے تمہارے پاس؟ کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا میں نے نہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے میں روزے سے ہوں۔

۷۳۴: عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانِيْ يَوْمًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَاهِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَّا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ۔

۷۳۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے جو ماں ہیں مسلمانوں کی فرمایا انہوں نے نبیؐ جب آتے میرے پاس دن کو اور فرماتے کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اور کہتی میں کہ نہیں تو آپؐ فرماتے کہ میں روزے سے ہوں کہا عائشہؓ نے سو ایک دن آئے حضرتؐ میرے پاس اور پوچھا اسی طرح سو عرض کیا میں نے یارسول اللہؐ! آیا ہے ہمارے پاس ہدیہ کھانے کا سو فرمایا آپؐ نے کیا چیز ہے؟ عرض کیا میں نے حیس ہے۔ فرمایا آپؐ نے صبح سے تو میں نے نیت کی تھی روزے کی۔ کہا عائشہؓ نے پھر کھایا آپؐ نے اس کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مترجم کہتا ہے کہ حیس عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے کہ کھجور اور اقط اور گھی ملا کر پکاتے ہیں۔

۴۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

باب: اِس بیان میں کہ جو نفل روزہ توڑ ڈالے اسے قضاء واجب ہے

۷۳۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَدَرَتْنِيْ اِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتْ اِبْنَةَ اَبِيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ۔

۷۳۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے میں اور حفصہؓ دونوں روزے سے تھیں اور آیا ہمارے یہاں کچھ کھانا کہ جی چاہا ہمارا اور کھا لیا ہم نے اس میں سے پھر آئے رسول اللہ ﷺ اور مجھ سے پہلے کہہ بیٹھیں حفصہ کو وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں یعنی جیسے ان کے باپ حضرت عمرؓ بن خطاب ہوشیار اور تیز تھے ویسے ہی یہ بھی ہوشیار تھیں کہ مجھ سے پہلے حضرتؐ سے پوچھنے لگیں اور کہا یارسول اللہؐ! ہم دونوں روزے سے تھیں

اور سامنے آ گیا ہمارے کھانا کہ جی چاہنے لگا اسکو پس کھالیا ہم نے اس میں سے سو فرمایا آپؐ نے روزہ رکھو اسکے عوض میں ایک دن۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی صالح بن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی کے مثل اور روایت کی مالک بن انس اور معمر اور عبیداللہ بن عمر اور زید بن سعد اور کئی حافظان حدیث سے زہری سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مرسلاً اور ذکر کیا اس میں عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ مروی ہے ابن جریج سے کہا پوچھا میں نے زہری سے کیا روایت کی ہے تم سے عروہ نے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نہیں سنا میں نے عروہ سے اس باب میں کچھ لیکن سنی ہے میں نے سلیمان بن عبدالملک کے عہد خلافت میں کئی لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ایسوں سے جنہوں نے پوچھی تھی یہ بات حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن عیسیٰ بن یزید نے جو بغدادی ہیں ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے اور گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں روزہ نفل جو توڑ ڈالے اس پر قضا ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔

۴۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

باب: شعبان میں اتنے روزے رکھنے کے بیان میں کہ رمضان سے مل جائے

۷۳۶: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلاَّ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔

۷۳۶: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان اور رمضان میں یعنی شعبان میں بہت روزے رکھتے تھے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ام سلمہ کی حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے بھی وہ روایت کرتے ہیں عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہمیشہ روزے رکھتے شعبان مگر تھوڑے سے دن بلکہ پورے مہینے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے نقل کی عبدہ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے وہی حدیث اور روایت کی سالم ابوالنصر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے محمد بن عمرو کی ہی روایت اور مروی ہے ابن مبارک سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ قاعدہ عرب کا ہے کہ جب کوئی اکثر دنوں میں مہینے کے روزے رکھتا ہے تو بولتے ہیں سارے مہینے کے روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ساری رات نماز پڑھی حالانکہ اس نے کھانا بھی کھایا اور کام بھی کئے ہوں مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہیں ابن مبارک کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں اور مطلب اس کا یہی ہے کہ شعبان کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے نہ یہ کہ کامل مہینہ روزے رکھیں۔

۴۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الصَّوْمِ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

باب: اِس بیان میں کہ نصف آخر شعبان میں رمضان کی تعظیم کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے

۷۳۷ ۔ ۷۳۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَقِیَ نِصْفٌ مِنْ شُعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا۔

۷۳۷ ۔ ۷۳۸: روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باقی رہ جائے آدھا مہینہ شعبان کا تو روزہ نہ رکھو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اس کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور اسی لفظ سے اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آدمی روزہ نہ رکھتا ہو پھر جب باقی ہے آدھا مہینہ تو روزے رکھنا شروع کرے رمضان کی تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے بھی قول رسول اللہ ﷺ کا جو مشابہ ہے ان کے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے یعنی نہ استقبال کرے کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھ کر مگر یہ کہ اتفاق ہوا اس روزے کا کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی تم میں کا اس سے بھی معلوم ہوا کہ روزہ مکروہ وہ ہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جائے۔

۵۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

باب: شعبان کی پندرھویں شب کے بیان میں

۷۳۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَ كْثَرَمِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔

۷۳۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ایک شب گم پایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر نکلی میں یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں سو وہ بقیع میں تھے۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے تو ڈرتی تھی کہ ظلم کرے اللہ اور رسولؐ اس کا تجھ پر۔ کہا میں نے یارسول اللہؐ! میں نے جانا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہیں کسی بیوی کے پاس۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ اترتا ہے پندرھویں شب میں شعبان کی دنیا کے آسمان کی طرف سو بخشتا ہے اپنے بندوں کو قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے عدد سے زیادہ۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے حجاج کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاریؒ سے ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہتے تھے یحییٰ بن کثیر کو سماع نہیں عروہ سے اور کہا محمد بخاریؒ نے حجاج کو بھی سماع نہیں ہے یحییٰ بن کثیر سے۔

۵۰۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

باب: محرم میں روزے رکھنے کے بیان میں

۷۴۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ۔

۷۴۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے سب روزوں سے افضل رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے مہینے کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے۔

۷۴۱: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَيَّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهٗ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَسْاَلُ عَنْ هٰذَا اِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهٗ يَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ

۷۴۱: روایت ہے نعمان بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں علیؓ سے کہا راوی نے پوچھا حضرت علیؓ سے ایک مرد نے اور کہا بعد رمضان کے کس مہینے کے روزوں کا حکم ہے؟ تو فرمایا حضرت علیؓ نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو یہ پوچھتے ہوئے مگر ایک مرد کو کہ پوچھتا تھا رسول اللہؐ سے اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا سو کہا اس نے یارسول اللہؐ! کس مہینے کے روزے کا حکم کرتے ہیں

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِىْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهٗ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَ يَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ۔

مجھے آپؐ بعد رمضان کے؟ یعنی بعد رمضان کے کس مہینے کے روزے افضل ہیں؟ فرمایا آپؐ نے اگر تجھ کو بعد رمضان کے روزے رکھنا ہے تو روزہ رکھ محرم میں اسلئے کہ وہ مہینہ اللہ کا ہے اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اسی مہینے میں نجات دی انہیں فرعون سے اور رجوع ہوگا دوسری قوم پر شاید یہ اشارہ ہو شہادتِ حسینؓ پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۵۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۴۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۷۴۲: روایت ہے عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخوں میں اور ایسا کم ہوتا تھا کہ جمعے کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے نہ ہوں۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرۃؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے علماء سے جمعے کے دن روزہ رکھنا اور مکروہ ہے فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا کہ نہ اس کے ایک دن پیشتر اور نہ ایک دن بعد روزہ رکھے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے اور مرفوع نہیں کی۔

۵۰۳: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ كِرَاهِيَةِ صَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهٗ

باب: اس بیان میں کہ فقط جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۴۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔

۷۴۳: روایت ہے ابو ہریرۃؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے فقط جمعہ کے دن بلکہ ملالے ایک دن پہلے یا ایک دن پیچھے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور جابرؓ اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انسؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرۃؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں فقط جمعے کے دن روزہ رکھنے کو جب تک کہ ایک دن پہلا یا پچھلا اس کے ساتھ نہ ملائے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق۔

۵۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

باب: ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۴۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ

۷۴۴: روایت ہے عبداللہ بن بسر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھو فقط ہفتے کے دن

السَّبْتِ اِلَّافِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُ كُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ۔

مگر جوفرض ہوتم پر پھر اگر نہ پائے کوئی شخص کچھ کھانے کو مگر چھال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اسی کو چبالے۔ یعنی ادنیٰ چیز بھی ہو تو کھالے اور روزہ نہ رکھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہت سے یہ ہے کہ خاص مقرر کرلے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہیں ہفتے کے دن کی۔

۵۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

باب دوشنبے (پیر) اور پنج شنبے (جمعرات) کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۴۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

۷۴۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر روزہ رکھتے تھے دوشنبے اور پنج شنبے کو۔ (یعنی پیر و جمعرات کو)۔

ف: اس باب میں حفصہ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن ہے اور اسی سند سے غریب ہے۔

۷۴۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالِاثْنَيْنِ وَ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءِ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ۔

۷۴۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے میں روزے رکھتے ہفتے اور ایک شنبے اور دوشنبے کو اور دوسرے مہینہ میں سہ شنبہ اور چہارم شنبہ اور پنج شنبہ کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہیں کی۔

۷۴۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَ الْخَمِيسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَ اَنَا صَائِمٌ۔

۷۴۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ پیش ہوتے ہیں اعمال بندوں کے درگاہِ الٰہی میں دوشنبے اور پنجشنبے کے دن سو دوست رکھتا ہوں میں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث اس باب میں حسن ہے غریب ہے۔

۵۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي صَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيسِ

باب: چار شنبے اور پنج شنبے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۴۸: عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّاثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَ كُلَّ اَرْبِعَاءَ وَ خَمِيسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ۔

۷۴۸: روایت ہے عبیداللہ مسلم قرشی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی ﷺ سے صوم دہر یعنی تمام سال روزے رکھنے کو سو فرمایا آپ ﷺ نے تیرے گھر کے لوگوں کا بھی حق ہے تجھ پر یعنی ہمیشہ روزے رکھنے سے بسبب ضعیف کے ان کا حق ادا نہ ہو سکے گا پھر فرمایا روزہ رکھ رمضان کا اور جو اس کے

نزدیک ہے یعنی سہ شوال یا شعبان اور روزہ رکھ ہر چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو تو گویا تو نے روزہ رکھا تمام سال اور افطار بھی کیا یعنی ثواب پورے سال کے روزوں کا ملا اور افطار بھی ہوا۔

ف: اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہارون بن سلیمان سے انہوں نے مسلم بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔

۵۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفے کے دن روزہ رکھنے کے ثواب کے بیان میں

۷۴۹: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ یُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ۔

۷۴۹: روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عرفے کے دن روزہ رکھے تو مجھے امید ہے اللہ سے کہ بخش دے گناہ اس کے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابی قتادہ کی حدیث حسن ہے اور مستحب کہا ہے علماء نے عرفے کا روزہ مگر جب عرفات میں ہو تو مستحب نہیں اور عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔

۵۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

باب: اِس بیان میں کہ عرفے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے جب عرفات میں ہو

۷۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِ اُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ۔

۷۵۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے روزہ نہیں رکھا عرفات میں کہ عرفے کا دن تھا اور بھیجا ان کے پاس ام فضل نے دودھ تو پی لیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ام فضل سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے حج کیا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ تو روزہ نہ رکھا آپؐ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابوبکرؓ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمرؓ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ مستحب کہتے ہیں روزہ نہ رکھنے کو عرفات میں تا کہ طاقت رہے دعا کی اور بعض علماء نے روزہ رکھا بھی ہے عرفات میں۔

۷۵۱: عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَصُمْهُ وَمَعَ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمْ یَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ یَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَصُمْهُ وَاَنَالَا اَصُوْمُهٗ وَلَا اٰمُرُبِهٖ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ۔

۷۵۱: روایت ہے ابن نجیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پوچھا ابن عمرؓ نے عرفے کے دن روزہ رکھنے کو عرفات میں فرمایا انہوں نے حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا آپ ﷺ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابوبکرؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عمرؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور میں روزہ رکھتا ہوں اور حکم کرتا ہوں روزے کا نہ منع کرتا ہوں اس سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابونجیح کا نام یسار ہے اور سنا ہے انہوں نے ابن عمرؓ سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ایک مرد سے وہ ابن عمرؓ سے۔

٥٠٩: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحِثِّ عَلٰى صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی رغبت دلانے کا

٧٥٢: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ۔

٧٥٢: روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھنا عاشورہ کے دن ایسا گمان رکھتا ہوں میں اللہ سے کہ کفارہ کر دے اگلے سال کے گناہوں کا۔

ف: اس باب میں علی اور محمد بن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسماء اور ابن عباسؓ اور ربیع بنت معوذ بن عفراء اور عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے اور مذکور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے رغبت دلائی روزے پر عاشورے کی کہا ابوعیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کسی روایت میں کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ عاشورہ کا کفارہ ہے ایک سال کے گناہوں کا مگر روایت میں ابی قتادہؓ کے اور اسی روایت کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق۔

٥١٠: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

باب: اِس بیان میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

٧٥٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ۔

٧٥٣: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھتے تھے پھر جب آئے مدینہ میں تو بھی روزہ رکھا اور حکم کیا لوگوں کو اس روزے کا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہی فرض رہے اور عاشورہ کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اسی حدیث حضرت عائشہؓ پر عمل ہے علماء کا اور یہی حدیث صحیح ہے کہتے ہیں کہ روزہ عاشورے کا واجب نہیں جس جی چاہے رکھے اس لئے کہ فضیلت اس کی مذکور ہو چکی ہے۔

٥١١: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ هُوَ

باب: اس بیان کہ عاشورہ کب ہے؟

٧٥٤: عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ

٧٥٤: روایت ہے حکم بن اعرج سے کہا گئے ہم ابن جریج کے پاس اور وہ تکیہ لگائے تھے اپنی چادر سے زمزم کے پاس کہا میں نے خبر دو مجھ کو

اَخْبِرْنِیْ عَنْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَیُّ یَوْمٍ اَصُوْمُ فَقَالَ اِذَا رَاَیْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ یَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ هٰکَذَا کَانَ یَصُوْمُهٗ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

عاشورے کے دن کی کہ روزہ رکھوں میں اس دن سو فرمایا انہوں نے جب تو چاند دیکھے محرم کا تو تاریخیں گن تارہ پھر نویں تاریخ کی صبح سے روزہ رکھ کہا میں نے ایسے ہی روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا انہوں نے ہاں۔

۷۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ یَوْمُ الْعَاشِرِ۔

۷۵۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حکم کیا رسول اللہؐ نے عاشورے کے دن دسویں تاریخ کے روزہ رکھنے کا یعنی عاشورہ دسویں تاریخ ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا عاشورے کے دن میں بعضوں نے کہا نویں تاریخ ہے اور بعضوں نے کہا دسویں اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہا روزہ رکھو نویں اور دسویں کو اور مخالفت کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۵۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِیَامِ الْعَشْرِ

باب: ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل میں روزہ رکھنے کے بیان میں۔

۷۵۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ۔

۷۵۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھتے ہوئے پہلے دہے میں ذی الحجہ کے کبھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہؓ سے اور روایت کی ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے انہوں نے ابراہیم سے کہ نبی ﷺ کو کسی نے نہ دیکھا روزہ رکھتے ہوئے ذی الحجہ کے پہلے دہے میں اور روایت کی ابو الاحوص نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسود کا اور اختلاف کیا ہے منصور کی روایت میں اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور متصل الاسناد کہا یعنی ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی روایت کو۔

۵۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعَمَلِ فِیْ اَیَّامِ الْعَشْرِ

باب: نیک عملوں کے بیان میں جو عشرۂ ذی الحجہ میں ہوں۔

۷۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ۔

۷۵۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دنوں میں نیک عمل اللہ کو ایسے پیارے نہیں جیسے ذی الحجہ کے عشرہ اوّل میں پیارے ہیں۔ سو عرض کیا یا رسول اللہ! اور جہاد بھی اللہ کی راہ میں یعنی اگر جہاد بھی ان دنوں کرے تو ایسا پیارا نہ ہوگا جیسے عشرہ ذی الحجہ کے عمل پیارے ہیں؟ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد بھی نہیں مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان و مال سے اور کچھ لے کر نہ پھرے یعنی سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن غریب صحیح ہے۔

۷۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یَّتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحَجَّةِ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ وَ قِیَامُ کُلِّ لَیْلَةٍ مِنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۷۵۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ کوئی دن دنوں میں سے پیارا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف کہ عبادت کی جائے اس کی اس میں عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ برابر ہوتا ہے روزہ ہر دن کا اس کے دنوں سے ساتھ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو [illegible] ایت سے ابن مسعود واصل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں نہاس سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث سے تو نہ پہنچانا اس کو اس طرح مگر اسی سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیّب سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً کچھ اس میں کا مضمون۔

۵۱٤: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِیَامِ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

باب: شوال کے چھ روزوں کے بیان میں

۷۵۹: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِیَامُ الدَّهْرِ۔

۷۵۹: روایت ہے ابوایوب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے روزے رکھے رمضان کے پھر بعد اس کے چھ روزے شوال کے تو یہ پورے سال کے ہیں یعنی باعتبار ثواب کے۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابوہریرہؓ اور ثوبان سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوایوب کی حسن ہے صحیح ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے ان چھ روزوں کو شوال کے اس حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے میں تین روزے اور ابن مبارک نے کہا کہ مروی ہے بعضی روایتوں میں کہ ان روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا کر رکھے یعنی عید کے بعد پے در پے رکھ لے اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ چھ روزے سے مہینے کے سرے پر ہوں اور یہ بھی مروی ہے ان سے کہ اگر اس مہینے میں متفرق رکھ لے تو بھی جائز ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبدالعزیز بن محمد نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اور سعد بن سعید سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے نبیؐ سے اور روایت کی قنعبیہ نے ورقاء بن عمر سے انہوں نے سعد بن سعید سے یہی حدیث اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں گفتگو کی ہے ان کے قلت حافظہ کے سبب۔

۵۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ ثَلٰثَةٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ

باب: ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کے بیان میں

۷۶۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةً اَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰی وِتْرٍ وَصَوْمَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ وَاَنْ اُصَلِّیَ الضُّحٰی۔

۷۶۰: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے اقرار کیا مجھ سے رسول اللہؐ نے تین باتوں کا ایک یہ کہ نہ سوؤں میں بغیر وتر (پڑھے) دوسرے روزہ رکھوں ہر مہینے میں تین دن، تیسرے یہ کہ نماز پڑھا کروں چاشت کی۔

۷۶۱: عَنْ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا اَبَاذَرٍّ اِذَا صُمْتَ

۷۶۱: روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے ابا ذر سے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب

مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

روزے رکھے تو مہینے میں تین دن تو روزہ رکھ تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں تاریخ میں۔

ف: اس باب میں ابوقتادہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور قتادہؓ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور بعضی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جس نے تین روزے رکھے ہر مہینے میں تو اس نے سال بھر روزے رکھے۔

۷۶۲: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِهٖ : ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ [الأنعام : ١٦٠] اَلْيَوْمُ بِعَشْرَةِ اَيَّامٍ۔

۷۶۲: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزے رکھے ہر مہینے میں تین دن تو یہی سال بھر کے روزے ہیں' سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی مبارک کتاب میں مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ یعنی جو ایک نیکی کرے تو دس نیکیوں کا ثواب پائے تو ہر دن برابر ہے دس دن کے یعنی تین دن برابر ہوئے ایک مہینے کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابی شمر اور ابی التیاح سے ان دونوں نے عثمان سے اور کہا روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

۷۶۳: عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِیْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ۔

۷۶۳: روایت ہے یزید رشک سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا معاذہ نے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روزے رکھا کرتے تھے ہر مہینے میں؟ فرمایا انہوں نے ہاں! کہا میں نے کونسی تاریخوں میں؟ فرمایا انہوں نے کچھ پرواہ نہ رکھتے تھے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یزید رشک● وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قسام ہیں اور رشک قسام کو کہتے ہیں بصری زبان میں۔

۵۱۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب: روزہ کی فضیلت کا بیان●

۷۶۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعَ مِائَةِ ضِعْفٍ

۷۶۴: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک تمہارا ربّ فرماتا ہے کہ ہر نیکی دس گنا ہے یعنی ثواب میں سات سو درجوں تک اور روزہ میرے ہی واسطے ہیں اور میں خود اس کا بدلہ دوں

● یزید کا لقب رشک ہے ابوحاتم رازی نے کہا کہ وہ بڑے عنو اور صاحب رشک تھے اس لیے ان کا لقب یہی ہوگیا اور قسام اور رشک کے معنی ایک ہی ہیں یعنی تقسیم کرنے والا اور کہتے ہیں قیمت اراضی میں ان کو بڑا دخل تھا اس لیے انہیں قسام کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ رشک وہ ہے جس کی ڈاڑھی بہت بڑی ہو چنانچہ ریش مبارک ان کی بڑی تھی کہ ایک دفعہ ایک گھر میں گھس گیا اور تین دن تک رہا اور ان کو خبر نہ ہوئی۔ واللہ اعلم۔۱۲ منہ

● یہ مترجم نسخے میں موجود نہیں تھی بندہ نے عربی نسخے سے اس باب کا اضافہ کیا۔

وَالصَّوْمُ لِي وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ عَلٰی اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ۔

گا اور روزہ سپر (ڈھال) ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے بچنے کو اور خوشبو روزہ دار کے مُنہ کی مشک سے زیادہ اچھی ہے اللہ کے نزدیک اور اگر کوئی تم میں سے جہالت سے جھگڑا نکالے اور یہ روزے سے ہو تو کہہ دے (میں) روزے سے ہوں۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام ان کا بشیر زحم ہے بیٹے میں معبد کے اور خصاصیہ ان کی ماں ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۷۶۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانُ يُدْعٰی لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ دَخَلَهٗ وَمَنْ دَخَلَهٗ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا۔

۷۶۵: روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا نبیؐ نے جنت کا ایک دروازہ ہے اسکو ریان کہتے ہیں بلائے جائینگے اس میں سے روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اس سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کے اندر گیا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۶۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰی رَبَّهٗ۔

۷۶۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملے گا۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۱۷: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ

باب: ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۶۷: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ۔

۷۶۷: روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہا پوچھا کسی نے یا رسول اللہؐ! کیسا ہے اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکھے تو فرمایا آپؐ نے نہ روزہ رکھا اس نے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نہ پایا اور افطار کا مزہ نہ اُٹھایا۔ راوی کو شک ہے کہ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ فرمایا یا لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہؓ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے اہل علم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کو اور کہا صوم دہر وہی ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے اور اگر ان دنوں میں افطار کرے اور روزہ نہ رکھے تو مکروہ نہیں اور اس کو صوم دہر نہ کہیں گے ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحق بھی ایسا ہی کچھ کہتے ہیں سوا ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوئے افطار کرنا واجب نہیں کہ ان میں رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہے۔

۵۱۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ سَرْدِ الصَّوْمِ

باب: پے در پے روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۶۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۷۶۸: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے عائشہؓ سے رسول اللہؐ کے روزے کو سو فرمایا انہوں نے آپؐ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے خوب روزے رکھے رسول اللہؐ نے پھر روزہ موقوف کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے بہت دنوں سے روزے نہ رکھے رسول اللہؐ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلاً اِلاَّ رَمَضَانَ۔

نے اور کبھی آپؐ نے کسی پورے مہینے کے روزے نہ رکھے مگر رمضان کے۔

فـ: اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۷۶۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى اَنَّهٗ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُرٰى اَنَّهٗ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا فَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلاَّ رَاَيْتَهٗ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا۔

۷۶۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ پوچھا ان سے کسی نے روزے کو رسول اللہؐ کے تو کہا انہوں نے روزے رکھتے تھے حضرتؐ مہینے میں ایسے کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ کبھی روزہ نہ رکھیں گے اس مہینے میں اور تو جب چاہتا ان کو کہ دیکھے رات کو نماز پڑھتے تو دیکھ لیتا نماز پڑھتے اور جب چاہتا کہ دیکھے انکو سوتے ہوئے تو دیکھ لیتا سوتے ہوئے یعنی ہر مہینے میں روزہ بھی رکھتے' افطار بھی کرتے ہر رات میں نماز بھی پڑھتے آرام بھی کرتے۔ فـ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۷۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ اَخِيْ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَلَايَفِرُّ اِذَا لَاقٰى۔

۷۷۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے ہیں کہ روزہ رکھتے تھے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور کبھی منہ نہ موڑتے جب دشمن سے مقابل ہوتے۔

فـ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعباس شاعر اعمی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے اور کہا بعض علماء نے کہ افضل روزہ یہی ہے کہ ایک دن روزہ رہے اور ایک دن افطار کرے اور کہتے ہیں یہ سب روزوں سے مشکل بھی ہے۔

۵۱۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: اِس بیان میں کہ عیدفطر اور عیداضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے

۷۷۱: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَ يَوْمِ الْفِطْرِ۔

۷۷۱: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک عیدالاضحیٰ اور دوسرے عیدفطر کے دن۔

فـ۔ اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ اور علیؓ اور ابوہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید خدریؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک علماء کے کہا ابوعیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ بیٹے ہیں عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدینی کے اور وہ ثقہ ہیں ان سے روایت کی سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے۔

۷۷۲: عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ

۷۷۲: روایت ہے ابی عبید سے جو مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں عمر بن خطاب کے پاس عیدالاضحیٰ کے دن تو شروع کی نماز خطبے سے پہلے پھر فرمانے لگے یعنی بعد نماز کے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے اس دو دن کے روزوں کو روزِ فطر کو

صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ۔

اس لئے منع کرتے تھے کہ وہ تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور عید ہے مسلمانوں کی اور عیدالاضحیٰ میں اس لئے کہ اس دن تم کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعبید جو مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے ان کا نام سعد ہے اور ان کو مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن ازہر وہ عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا کے بیٹے ہیں۔

۵۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب: اِس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

۷۷۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَ يَوْمُ النَّحْرِ وَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ۔

۷۷۳: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخ عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور سعدؓ اور ابوہریرہؓ اور جابرؓ اور نبیشہ اور بشیر بن سحیم اور عبداللہ بن حذافہ اور انسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالکؓ اور عائشہؓ اور عمرو بن عاصؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا اس کے رخصت دی ہے ممتع کے لئے کہ جب قربانی نہ پائے اور ذی الحجہ کے عشرۂ اول میں بھی روزے نہ رکھے ہوں روزے رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہا ابوعیسیٰ نے اس روایت میں جو موسیٰ مذکور ہیں ان کو اہل عراق موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں اور کہا یعنی مؤلفؒ نے سنا میں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے کہ موسیٰ بن علی نے کہا میں کبھی معاف نہ کروں گا اس کو جو تصغیر سے کہے میرے باپ کے نام کو یعنی موسیٰ بن علی بضم عین وبفتح لام کہے۔

۵۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

باب: اِس بیان میں کہ روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے

۷۷۴: عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

۷۷۴: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھل گیا پچھنے لگانے والے کا اور جس نے پچھنے لگوائے۔

ف: اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زیدؓ سے اور عائشہؓ اور معقل بن یسار کہ جن کو معقل بن سنان بھی کہتے ہیں اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی موسیٰ اور بلالؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مذکور ہے کہ احمد بن حنبل نے کہا زیادہ صحیح اس باب میں رافع بن خدیج کی حدیث ہے اور مذکور ہے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اس لئے کہ یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہیں دونوں حدیثیں ابی قلابہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے پچھنے لگانے روزہ دار کو یہاں تک کہ بعض

صحابیوں نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائے ہیں انہی میں ہیں ابوموسیٰ اشعری اور ابن عمرؓ اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے اسحٰق بن منصور سے کہتے تھے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے جس نے پچھنے لگائے روزے میں اس پر قضا واجب ہے کہا اسحٰق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا ابوعیسیٰ نے خبر دی مجھ کو حسن بن محمد زعفرانی نے کہا شافعی نے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ نے پچھنے لگائے روزے میں اور مروی ہے نبی ﷺ سے یہ بھی کہ آپ نے فرمایا افطر الحاجم والمحجوم یعنی روزہ کھول ڈالا پچھنے لگانے والے نے اور جس نے لگوائے انتہیٰ۔ سو میں نہیں جانتا ان دونوں حدیثوں میں سے کون ثابت ہے اگر پرہیز کرے آدمی پچھنے لگانے سے روزے میں تو بہت بہتر ہے میرے نزدیک اور اگر کسی نے پچھنے لگائے تو اس کا روزہ بھی نہیں جاتا کہا ابوعیسیٰ نے یہی تھا قول شافعی کا بغداد میں مگر مصر میں رجوع کیا انہوں نے پچھنوں کے جواز کی طرف کہا اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور سند لائے اس کو کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگائے حجۃ الوداع میں روزے میں اور حالت احرام میں۔

٥٢٢ : بَابُ مَاجَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: روزے میں پچھنے لگانے کی اجازت میں

٧٧٥ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ۔

٧٧٥: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پچھنے لگائے نبیؐ نے اور وہ روزے سے تھے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اسی سند سے۔

٧٧٦ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

٧٧٦: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پچھنے لگائے نبی ﷺ نے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور وہ احرام باندھے ہوئے روزے سے تھے۔

ف: اس باب میں ابی سعیدؓ اور جابرؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علمائے صحابہ وغیرہم اس حدیث کی طرف کہ پچھنے لگانے میں روزہ دار کے کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری، مالک بن انس اور شافعی کا۔

٥٢٣: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِی الصِّيَامِ

باب: کراہت وصالِ صوم کے بیان میں

٧٧٧ ۔ ٧٧٨ :عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنَّ رَبِّیْ يُطْعِمُنِیْ وَ يَسْقِيْنِیْ۔

٧٧٧۔٧٧٨: روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ عرض کیا انہوں نے آپ ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہیں اے رسول اللہ کے۔ فرمایا آپ ﷺ نے میں تمہاری مانند نہیں میرے ربّ تو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابوہریرہؓ اور عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور ابی سعیدؓ اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے وصال روزے میں اور مروی ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ وہ وصال کرتے تھے اور بیچ میں افطار نہیں کرتے تھے۔

٥٢٤: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْجُنُبِ

باب: اِس بیان میں کہ جنب کو صبح

يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ

ہو جائے اور وہ روزہ سے ہو

۷۷۹: عَنْ عَائِشَةَ وَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَ هُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ۔

۷۷۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ اور امّ سلمہؓ سے جو بیبیاں ہیں رسول اللہؐ کی کہ رسول اللہؐ کو صبح ہو جایا کرتی تھی اور آپؐ کو حاجت غسل کی ہوتی تھی اپنی بیبیوں سے صحبت کرنے سے پھر نہاتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ اور ام سلمہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے لوگ تابعین سے کہتے ہیں اگر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے اور پہلا قول صحیح ہے۔

۵۲۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

باب: روزہ دار کو دعوت قبول کرنے کے بیان میں

۷۸۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِی الدُّعَاءَ۔

۷۸۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی کھانے کے لئے تو قبول کرے پھر اگر روزہ سے ہو تو دعا کرے۔ حضرت ﷺ نے فلیُصل کہا معنی اس کے دعا کرے۔

۷۸۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ۔

۷۸۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب دعوت ہو کسی کی اور وہ روزے سے ہو تو بول دے کہ میں روزے سے ہوں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے دونوں حدیثیں اس باب میں جو ابی ہریرہؓ سے مروی ہیں حسن ہیں صحیح ہیں۔

۵۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

باب: اِس بیان میں کہ عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر کے رکھنا مکروہ ہے

۷۸۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۷۸۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت کہ خاوند اس کا حاضر ہو یعنی گھر میں ہو کسی دن میں سوائے رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنی سوائے رمضان کے اور روزوں میں اجازت شوہر کی ضروری ہے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن ابی عثمان سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے۔

۵۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَاخِيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: اِس بیان میں کہ قضاء رمضان میں تاخیر درست ہے

۷۸۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاكُنْتُ اَقْضِیْ مَا

۷۸۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے میں ہمیشہ قضا کیا

يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلاَّ فِيْ شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

کرتی تھی روزے رمضان کے جو مجھ پر ہوتے تھے شعبان میں یہاں تک کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے یعنی حضرت ﷺ کی خدمت سے قضاء رمضان کی مہلت نہ ملتی مگر شعبان میں کہ حضرتؐ بھی اس میں بہت روزے رکھتے تو عائشہؓ بھی اپنی قضاء رمضان ادا کر لیتیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی حدیث کی مانند۔

۵۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ

باب: روزے دار کے ثواب کے بیان میں جب لوگ اس کے سامنے کھائیں

۷۸۴: عَنْ لَيْلٰى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ اِذَا اَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيْرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ۔

۷۸۴: روایت ہے ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی مولاۃ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو روزے سے ہو اور اسکے پاس افطار کی چیزیں یعنی کھانا وغیرہ کھایا جائے تو مغفرت مانگتے ہیں اس کے لئے فرشتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو ام عمارہ ہیں نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

۷۸۵: عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَفْرُغُوْا وَرُبَّمَا قَالَ حَتّٰى يَشْبَعُوْا۔

۷۸۵: روایت ہے ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب انصاریہ کے کہ نبیؐ ان کے گھر میں داخل ہوئے اور وہ کھانا لائیں آپؐ کے آگے سو فرمایا آپؐ نے کھاؤ عرض کیا انہوں نے کہ میں روزے سے ہوں۔ فرمایا رسول اللہؐ نے صائم کیلئے مغفرت مانگتے ہیں فرشتے جب لوگ کھائیں اسکے پاس یہاں تک کہ فراغت ہوں اور کبھی کہا راوی نے یہاں تک کہ سیر ہو جائیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے اپنی مولاۃ سے جن کو لیلیٰ کہتے تھے وہ روایت کرتی ہیں ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب کی انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر نہ کیا اس میں لفظ حَتّٰى يَفْرُغُوْا اَوْ يَشْبَعُوْا کہا ابوعیسیٰ نے ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی۔

۵۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي قَضَآءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ حائض کو روزے کی قضا چاہیے نہ نماز کی

۷۸۶۔۷۸۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔

۷۸۶۔۷۸۷: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے ہم حائضہ ہوتی تھیں رسول اللہؐ کے وقت میں پھر پاک ہوتی تھیں تو حضرت ﷺ حکم کرتے تھے ہم کو روزے کی قضا کا، حکم نہ کرتے نماز کی قضاء کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے معاویہ سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا نہیں پاتے ہم اس میں ان کا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزے کی نہ نماز کی کہا ابو عیسیٰ نے اور عبیدہ بیٹے معتب ضبی کوفے کے ہیں اور کنیت ان کی ابو عبدالکریم ہے۔

۵۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

باب: اِس بیان میں کہ صائم کو مبالغہ استنشاق مکروہ ہے

۷۸۸: عَنْ عَاصِمَ بْنَ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا۔

۷۸۸: روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! خبر دو مجھ کو وضو کی فرمایا آپ ﷺ نے پورا وضو کرو یعنی فرائض وسنن اچھی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیوں میں ہاتھ پیروں کے اور مبالغہ کرناک میں پانی دینے سے مگر جب تو روزے سے ہو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے ناک میں دوا ڈالنے کو روزے دار کو اور کہا ہے کہ اس سے روزہ کھل جاتا ہے اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے۔

۵۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

باب: اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم میں اُترے تو بے پوچھے ان کے روزہ نہ رکھے

۷۸۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَا يَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ۔

۷۸۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہمان ہو کسی قوم کے ہاں تو ہرگز روزہ نہ رکھے نفل کا بے (بغیر) اُن کی اجازت کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسیٰ بن داؤد نے ابی بکر مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی ﷺ سے کچھ اس کی مانند اور یہ بھی روایت ضعیف ہے کہ ابوبکر مدینی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ابوبکر مدینی وہ جو روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہؓ سے ان کا نام فضل بن مبشر ہے وہ ان سے زیادہ ثقہ اور ان سے پہلے ہیں۔

۵۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِعْتِکَافِ

باب: اعتکاف کے بیان میں

۷۹۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ۔

۷۹۰: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہاں تک کہ قبض کر لیا ان کو اللہ تعالیٰ نے۔

ف: اس باب میں ابی بن کعبؓ ابی لیلیٰؓ ابی سعیدؓ انسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی اور عائشہؓ کی حسن صحیح ہے۔

۷۹۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ۔

۷۹۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے تھے اعتکاف کا نماز پڑھ کر صبح کی داخل ہو جاتے اپنے اعتکاف گاہ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہوا اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا اور بعضوں نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہو اور آفتاب ڈوبے اس کو حالت اعتکاف میں ان دن کی شب کا کہ جس دن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلاً جمعہ کے دن سے اعتکاف منظور ہے تو جمعرات کو بعد عصر کے معتکف میں داخل ہو جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انسؒ کا۔

۵۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: شبِ قدر کے بیان میں

۷۹۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

۷۹۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے عشرۂ اخیر میں اور فرماتے ڈھونڈو شب قدر کو رمضان کے عشرۂ اخیر میں۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباسؓ اور بلالؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہنا ان کا يُجَاوِرُ یعنی اعتکاف کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں یہی آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرے میں ڈھونڈو ہر رات طاق میں اور مروی ہے ان سے کہ فرمایا آپؐ نے شب قدر کے باب میں کہ وہ اکیس رات اور تیئیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور آخر شب میں رمضان کے ہے کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننے والا ہے مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی ﷺ سے جو جیسا پوچھتا تھا آپؐ ویسا ہی اسے جواب دیتے تھے جس نے کہا ہم اس رات میں ڈھونڈتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا اچھا اس رات میں ڈھونڈ و اور جس نے کہا اس رات میں تو آپؐ نے فرمایا اسی رات میں ڈھونڈو کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک روایت اکیسویں شب کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ مروی ہے ابی بن کعب سے کہ قسم کھاتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور کہتے تھے کہ بتا دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے نشانی اس کی سو گن رکھا ہم نے اور یاد رکھا اس کو اور مروی ہے ابی قلابہ سے کہا لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیرہ ہے میں رمضان کے خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے روایت کی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے وہ ہی قول ابو قلابہ کا ہے۔

۷۹۳: عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنّٰى عَلِمْتَ اَبَا لْمُنْذِرِ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ بَلٰى اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا

۷۹۳: روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے کیونکر جانا تم نے ابوالمنذر کو شب قدر ستائیسویں شب ہے؟ تو کہا انہوں نے بے شک خبر دی ہم کو نبیؐ نے کہ وہ شب ایسی ہے کہ اس کی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہے تو اس میں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہم نے

شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَ حَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ اَنْ يُّخْبِرَ كُمْ فَتَتَّكِلُوْا۔

گنا اور یادرکھا یعنی ہم نے ستائیسوں شب کی صبح کو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعودؓ جانتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسوں شب ہے مگر خوب نہ جانا انہوں نے تم کو بتلانا کہ تم تکیہ کرلو گے یعنی اسی شب فقط جاگو گے اور راتوں میں عبادت کم کرو گے **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۴: عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ذَكَرْتُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا بِمُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِلاَّ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْسَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْاٰخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّيْ فِى الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلوتِهٖ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ جْتَهَدَ۔

۷۹۴: روایت ہے ابن عیینہ بن عبدالرحمٰن سے کہا ذکر کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ بیان آیا شب قدر کا ابی بکرہ کے پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اس کی تلاش میں نہیں جب سے سنی ہے ایک چیز میں نے رسول اللہؐ سے مگر اخیر عشرے میں یعنی رمضان کے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ کو فرماتے تھے ڈھونڈو اسے جب نو راتیں باقی رہ جائیں یعنی اکیسویں شب میں یا جب سات راتیں باقی رہ جائیں یعنی تیئسویں شب میں یا جب پانچ باقی رہ جائیں یعنی پچیسویں شب میں یا جب تین رہ جائیں یعنی ستائیسویں یا اخیر رات یعنی انتیسویں کہا راوی نے اور ابوبکرہ نماز پڑھتے تھے بیس دن میں رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتے تھے یعنی کچھ بڑھاتے نہ تھے پھر جب آخر دہا (عشرہ) آجاتا تو خوب کوشش کرتے عبادت میں۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۴: بَابُ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

۷۹۵: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ يُوْقِظُ اَهْلَهٗ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

۷۹۵: روایت ہے علیؓ سے کہ نبیؐ جگاتے تھے اپنے گھر والوں کو اخیر دہے (عشرے) میں رمضان کے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَجْتَهِدُ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالاَ يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهَا۔

۷۹۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہؐ جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشرۂ اخیر میں یعنی رمضان کے ایسی کہ نہ کوشش کرتے تھے اور دنوں اسکے سوا۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن صحیح ہے۔

۵۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِى الصَّوْمِ فِى الشِّتَاءِ

باب: جاڑے کے روزے کے بیان میں

۷۹۷: عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِى الشِّتَاءِ۔

۷۹۷: روایت ہے عامر بن مسعودؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے مفت کی لوٹ جو ٹھنڈی ہاتھ آئے جاڑے کا روزہ ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی ﷺ کو اور وہ والد ہیں ابراہیم بن قرشی کے جن سے روایت کی شعبہ اور ثوری نے۔

٥٣٦: بَابُ مَاجَآءَ ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُونَهُ﴾

باب: ان لوگوں کے روزے کے بیان میں جو طاقت رکھتے ہیں روزے کی

٧٩٨: سَلْمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُونَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ كَانَ مَنْ اَرَادَمِنَّا اَنْ يُفْطِرَ وَ يَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

٧٩٨: روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت: وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهٗ یعنی جس کو طاقت نہ ہو روزے کی تو وہ کھانا کھلائے ایک مسکین کو پس جو ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دے دیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیتا ہر روزے کے عوض میں یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری اور یہ منسوخ ہوگئی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور صحیح ہے اور یزید بیٹے ہیں ابوعبید کے اور مولیٰ ہیں سلمہ بن اکوع کے۔

٥٣٧: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ اَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ سَفَرًا

باب: اس کے بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کو نکلے

٧٩٩: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهٗ رَاحِلَتُهٗ وَ لَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلَ فَقُلْتُ لَهٗ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ۔

٧٩٩: روایت ہے محمد بن کعب سے کہ کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالکؓ کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری ان کی کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا انہوں نے کھانا اور کھایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنی نکلنے کے بعد افطار کرنا کہا انسؓ نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہوگئے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھ سے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالکؓ کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر پوتے ہیں ابی کثیر مدینی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسماعیل بن جعفر کے اور عبداللہ بن جعفر پوتے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین ان کو ضعیف کہتے ہیں اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز ہے افطار کرنا قبل اس کے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک گاؤں یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا۔

٥٣٨: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تُحْفَةِ الصَّائِمِ

باب: روزے دار کے تحفہ کے بیان میں

٨٠٠ ۔ ٨٠١: عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ۔

٨٠٠ ۔ ٨٠١: روایت ہے امام حسن بن علیؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو تحفہ دے تو تیل دے یا خوشبو یعنی عود وغیرہ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعد بن طریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور ان کو عمیر بن مامون بھی کہتے ہیں۔

٥٣٩: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفِطْرِ وَ الْاَضْحٰى مَتٰى يَكُوْنُ

باب: اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحیٰ کب ہوں؟

٨٠٢: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ۔

٨٠٢: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اسی دن ہے جس دن روزے رمضان کے قائم کریں سب لوگ اور عید الاضحیٰ اس دن ہے کہ جس دن سب لوگ قربانی وغیرہ کریں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہؓ سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہے اس لئے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

٥٤٠: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ

باب: ایام اعتکاف گزر جانے کے بیان میں

٨٠٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ عَامًا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔

٨٠٣: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سو ایک سال اتفاق اعتکاف کا نہ ہوا سو دوسرے سال میں بیس دن کا اعتکاف کیا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے انسؓ کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ کوئی اعتکاف توڑ دے قبل پورا کرنے کے جس کی نیت اس نے کی تھی سو کہا ہے بعضوں نے واجب ہے اس پر قضا جتنے دن باقی ہے اس کی نیت سے اور حجت لائے ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر اعتکاف کیا عشرہ شوال میں اور یہی قول ہے مالک کا اور بعضوں نے کہا اگر اعتکاف نذر نہ ہو یا اپنے اوپر واجب کر لیا ہو ایسا بھی نہ ہو اور فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر کچھ قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے چاہے تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا شافعی کہتے ہیں جو عمل کرنا تجھ پر واجب نہیں کہ بجا لائے اور تو نے اس کو شروع کیا اور پھر پورا نہ کیا تو واجب نہیں تجھ پر قضا اسکی مگر حج اور عمرہ اور اس باب میں حضرت ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

٥٤١: بَابُ الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهٖ اَمْ لَا

باب: اس بیان میں کہ معتکف اپنی حاجتِ ضروری کو نکلے یا نہیں؟

٨٠٤: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔

٨٠٤: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے (تو مسجد میں بیٹھے ہوئے) جھکا دیتے میری طرف اپنا سر مبارک تو میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ آتے مگر حاجت انسانی یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے مالک بن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے ان دونوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہے اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانے کو مگر اختلاف ہے علماء کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کے لئے نکلنے میں تو بعض علماء نے کہا صحابہ وغیرہم سے کہ عیادت کرے مریض کی اور جنازہ کے ساتھ جائے اور جمعے میں حاضر ہو اگر اعتکاف کی نیت کے وقت ان باتوں کی شرط کر لی ہو اور یہی قول سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا کہ اس سے کچھ جائز نہیں معتکف کو اور کہا ہے جب اعتکاف کرے ایسے شہر میں جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں جہاں جمعہ ہوتا ہے وہیں اعتکاف کرے اس لئے کہ مکروہ ہے اس کو جمعہ کے لئے جانا اور جمعہ کا ترک بھی نہ کرنا چاہئے اس لئے ایسی جگہ اعتکاف کرے کہ ضرورت نکلنے کے سوا حاجت بشری کی نہ ہو اس لئے کہ ان علماء کے نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نے عیادت مریض کی نہ کرے اور جنازہ کے ساتھ نہ جائے حضرت عائشہؓ کی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور کہا اسحٰق نے اگر شرط کر لی ہو یعنی نیت کے وقت تو جائز ہے عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جانا بھی۔

٥٤٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی نمازِ شب کے بیان میں

٨٠٥ ـ ٨٠٦ :عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَافِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُاللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلٰثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَ دَعٰى اَهْلَهٗ وَ نِسَاءَهٗ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهٗ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ۔

٨٠٥ ـ ٨٠٦: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ روزہ رکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو نماز شب نہ پڑھی ہمارے ساتھ یعنی سوائے عشاء کے یہاں تک کہ باقی رہیں سات تاریخیں مہینے میں یعنی تئیسویں شب کو لے کر کھڑے ہوئے ہم کو یعنی نمازِ تراویح پر یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر نہ پڑھی جب چھ راتیں باقی رہیں یعنی چوبیسویں شب کو پھر کھڑے ہوئے ہم کو لے کر نماز میں پچیسویں شب کو یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اور عرض کیا ہم نے یارسول اللہؐ! آرزو ہے کہ آپؐ اور نفل پڑھتے ہمارے ساتھ باقی رات میں سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھ چکا امام کے ساتھ یہاں تک کہ امام فارغ ہو تو لکھا جاتا ہے اس کے لئے ساری رات نماز پڑھنے کا ثواب پھر نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باقی رہیں تین راتیں مہینے سے پھر نماز پڑھی ستائیسویں کو ہمارے ساتھ اور بلایا اپنے گھر والوں اور عورتوں کو اور کھڑے رہے ہم کو لے کر نماز میں یہاں تک کہ خوف ہوا ہم کو فلاح فوت ہونے کا اور کہا راوی نے پوچھا میں نے ابوذرؓ سے فلاح کیا ہے؟ انہوں نے کہا سحر کا کھانا یعنی خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا قیام رمضان میں سو بعضوں نے کہا چالیس رکعتیں پڑھے وتر سمیت

اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور اسی پر عمل ہے مدینے والوں کا اور اکثر اہل علم اس پر ہیں جو مروی ہے علی اور عمر و غیرہما صحابہؓ سے کہ بیس رکعتیں پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہم نے اپنے شہر مکے میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعت اور کہا احمد نے مروی ہے اس میں کئی قسم کی روایتیں اور کچھ حکم نہ کیا اس میں اور کہا اسحٰق نے ہم اختیار کرتے ہیں اکتالیس رکعتیں جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے پڑھنا جماعت سے رمضان کے مہینے میں اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑھے۔

۵۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

۸۰۷: عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْئًا۔

باب: اِس کے بیان میں جو کسی کا روزہ کھلوائے

۸۰۷: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جو کھلائے کسی کا روزہ ہوگا اس کو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اس کے گھٹے ثواب' اس روزہ رکھنے والے کا کچھ یعنی دونوں کو ثواب ملے گا۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۴۴: بَابُ التَّرْغِیْبُ فِیْ قِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا جَآءَ فِیْهِ مِنَ الْفَضْلِ

۸۰۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِاَنْ یَا مُرَهُمْ بِعَزِیْمَةٍ وَ یَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

باب: بیان میں رغبت دلانے کے رمضان کی نماز شب پر اور اس کے ثواب میں

۸۰۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں رات کو نماز پڑھنے کی بغیر اس کے کہ حکم کریں اس کا فرض واجب ٹھہرا کر اور فرماتے تھے جو رات کو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لئے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔ پھر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طریقہ ایسا تھا یعنی جو چاہتا تھا جتنی دیر تک پڑھ لیتا پھر ایسا ہی رہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے بھی وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْحَجِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں حج کی حدیثوں میں مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۵۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُرْمَةِ مَكَّةَ

۸۰۹: حَدَّثَنَا عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعْدٍ وَ هُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَ وَعَاهُ قَلْبِیْ وَ اَبْصَرَتْهُ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَ لَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا اَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكَ وَ اِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ وَ قَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَالْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِیْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُوْ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ۔

باب: مکے کے حرم ہونے کے بیان میں

۸۰۹: روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے عمرو بن سعید کو جب وہ بھیجتا تھا لشکر مکے کو یعنی عبداللہ بن زبیرؓ کے قتال کو اجازت دے مجھ کو اے امیر کہ بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ کھڑے فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی صبح کو کہ سنا میرے کانوں نے اور یاد رکھا اس کو میرے دل نے اور دیکھا ان کو میری آنکھوں نے جب فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حدیث پہلے حمد کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی اور تعریف کی اس کی پھر فرمایا کہ مکے کو حرمت کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ٹھہرایا ہے آدمیوں نے نہیں سو جائز نہیں کسی آدمی کو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ مکے میں خون بہائے یعنی قتل ناحق کرے یا وہاں کا درخت کاٹے اور اگر خون کرنے کو کوئی درست جانے اس دلیل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو لڑے ہیں مکے میں تو اس سے کہو بے شک اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا لڑائی کا اور تجھ کو حکم نہیں دیا اور مجھ کو دن کی فقط ایک گھڑی بھر اجازت ہوئی پھر اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی اور چاہیے کہ حاضر لوگ غائبوں کو یہ حکم سنا دیں سو پوچھا ابی شریح سے لوگوں نے کہ کیا جواب دیا تم کو عمرو بن سعید نے کہا جواب دیا کہ میں تم سے بہتر جانتا ہوں اس حدیث کو اے ابا شریح! حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہیں دیتا یعنی باغی کو اور نہ اس کو جو خون کر کے بھاگا ہو یا چوری [1] کر کے۔

حاشیہ اگلے صفحہ پر

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے لفظ نجر یعنی بجائے بخربہ ① کے اور معنی اس کے ذلت کے ہیں اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی شریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور خربہ کے معنی جنایت یعنی قصور ہے علماء کہتے ہیں کہ جس نے قصور کیا یعنی چوری کی یا شراب پیا یا خون بہایا پھر آیا حرم میں تو اس کو حد ماریں گے مترجم کہتا ہے عمرو بن سعید یزید کی طرف سے مدینہ منورہ میں حاکم تھا ۱۶۱ اکسٹھ ہجری میں یزید نے اس کو لکھا کہ عبداللہ بن زبیرؓ جو صحابہ رسول ﷺ تھے ان پر لشکر بھیجے اس لئے کہ انہوں نے اس کی بیعت سے کنارہ کر کے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی تھی اور عمرو بن سعید نے جو ان کو خونی اور چور قرار دیا تھا یہ اس کی زیادتی ہے ایسے پاک نژاد لوگوں سے ایسی جنایات کہاں ہوتے ہیں بلکہ استحقاق خلافت میں وہ یزید سے بہتر تھے اور بیعت خلافت ان کی یزید سے پیشتر ہو چکی تھی آخر ظلماً اس کو شہید کیا۔

٥٤٦: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةَ

باب: ثواب میں حج وعمرہ کے

٨١٠: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

٨١٠: روایت ہے عبداللہ نے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے بجا لاؤ حج اور عمرہ اس لئے کہ وہ دونوں مٹاتے ہیں فقر اور گناہوں کو جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا بدلہ کچھ نہیں سوا جنت کے۔

ف: اس باب میں روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن حبشی اور ام سلمہؓ اور جابرؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے۔

٨١١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَ لَمْ يَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

٨١١: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے حج کیا اور نہ شہوت کی باتیں کیں عورتوں سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ سب یعنی گزرے ہوئے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور ابوعاصم کوفی وہ اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

٥٤٧: بَابُ مَاجَآءَ مِنَ التَّغْلِيْظِ فِیْ تَرْكِ الْحَجِّ

باب: ترکِ حج کی مذمت میں

٨١٢: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَلَكَ زَادًا اَوْرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ

٨١٢: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مالک ہو توشہ اور سواری کا کہ پہنچا دے اس کو بیت اللہ تک اور پھر حج نہ کیا تو کچھ فرق نہیں اس پر کہ مرے یہودی ہو یا نصرانی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی کتاب میں کہ اللہ جل جلالہٗ کے واسطے ان لوگوں پر حج فرض ہے

......= ① یہ ظالم نے جھوٹ کہا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر تہمت باندھی۔ ① بالزاء المنقوطۃ والتحیۃ ۱۲

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً﴾ [ال عمران : ۹۷] بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہوں سامانِ راہ کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہیں یعنی ان کا حال اور ثقاہت معلوم نہیں اور حارث ضعیف ہیں حدیث میں۔

۵۴۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِيْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَ الرَّاحِلَةِ

باب: اس بیان میں کہ جب زاد اور راحلہ ہو تو حج فرض ہے

مترجم: فقہاء کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں: اسلام، آزاد ہونا، عقل، بلوغ، صحت، قدرت، زادِ راحلہ، امن راہ، عورت کیلئے محرم ہونا اور فرائض اسکے احرام اور وقوفِ مزدلفہ اور طواف الزیارۃ ہے جس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور واجبات اس کے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جس کو طواف الصدور بھی کہتے ہیں اور یہ آفاقی کیلئے ہے یعنی جو مکی نہ ہو اور حلق یا بال کتروانے اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہو اور سوا انکے سب سنتیں ہیں۔

۸۱۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔

۸۱۳: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا توشے اور سواری کے مقدور ہونے سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ آدمی جب مالک ہو زاد و راحلے کا تو فرض ہے اس پر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہیں اور بعضوں نے ان میں گفتگو کی ہے یعنی ضعیف کہا ہے ان کے حافظے کی طرف سے۔

۵۴۹: بَابُ مَاجَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

باب: اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں؟

۸۱۴: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً﴾ [آل عمران: ۹۷] قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدہ : ۱۰۱]

۸۱۴: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ جب اتری یہ آیت: وللہ...... یعنی آدمیوں میں جس کو راہ کی طاقت ہو اس پر حج فرض ہے تو پوچھا لوگوں [1] نے کیا ہر سال میں حج کرنا چاہیے یا رسول اللہ! تو حضرت ﷺ چپ ہو رہے پھر کہا کیا ہر سال میں یا رسول اللہؐ! تو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ...... یعنی اے ایمان والو! نہ پوچھو بہت سی چیزوں کو کہ اگر ظاہر ہوں تم پر تو بری لگیں تم کو یعنی شاق گزریں تم پر۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں۔

۵۵۰: بَابُ مَاجَآءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ

باب: اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ نے کتنے حج کئے

۸۱۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَ حَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ

۸۱۵: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی ﷺ نے تین حج کئے دو قبل از ہجرت اور ایک بعد ہجرت کے کہ اس کے ساتھ عمرہ بھی تھا اور ساتھ لائے تریسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اس میں کے حضرت علیؓ یمن

[1] پوچھنے والے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ صحابی تھے۔

فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَ سِتِّيْنَ بَدَنَةً وَ جَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيْهَا جَمَلٌ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ اَنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا۔

سے لائے یعنی سب پورے سو ہو گئے اس میں ابوجہل کا بھی اونٹ تھا کہ اس کے ناک میں حلقہ تھا چاندی کا سو ذبح کیا ان کو پھر حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سب کو پکایا پھر آپ ﷺ نے اس کا شوربا پی لیا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو روایت کی انہوں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں عبداللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہوں نے نہ پہچانا اسکو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ جابرؓ سے وہ نبیؐ سے اور دیکھا میں نے انکو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہ جانتے تھے اور کہا مروی ہے یہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحاق سے وہ مجاہد سے مرسلاً۔

۸۱۵ (ل) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةٌ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةٌ الْحُدَيْبِيَةِ وَ عُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهٖ وَ عُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ اِذَا قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ۔

۸۱۵ (ل): روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالکؓ سے کتنے حج کیے نبی ﷺ نے یعنی بعد فرض ہونے کے تو کہا انہوں نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعد میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابوحبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے۔

۵۵۱: بَابُ مَاجَاءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

باب: اس بیان میں کہ کتنے عمرے کیے نبی ﷺ نے

۸۱۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَ عُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَ الرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهٖ۔

۸۱۶: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ[1] دوسرا آئندہ سال اسی عمرہ کی قضاء ذیقعد میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ۔

ف: اس باب میں انسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کئے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباسؓ کا روایت کی ہم سے یہ حدیث سعید بن عبدالرحمٰن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بھی ذکر کی یہ حدیث پہلی حدیث کی مانند۔

---

[1] عمرہ حدیبیہ کی حقیقت یہ ہے کہ چھٹے سال آنحضرت ﷺ چودہ سو آدمی کے ساتھ بقصد عمرہ حدیبیہ تک آئے تھے کفار مکہ مانع ہوئے اور بعد صلح مراجعت ہوئی اتفاق عمرہ نہ ہوا مگر بوجہ ثواب ملنے کے اس کو بھی عمرہ کہتے ہیں پھر سال آئندہ دوسرا عمرہ قضاء ہوا۔۱۲

۵۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ

باب: اِس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے کہاں سے احرام باندھا؟

۸۱۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ۔

۸۱۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا نبیؐ نے حج کو آ گاہ کر دیا لوگوں کو سو جمع ہو گئے پھر جب پہنچے حضرتؐ بیداء میں (ایک مقام ہے مکے مدینے کے بیچ میں) احرام باندھا حضرتؐ نے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابرؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۱۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ مَااَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ۔

۸۱۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ یہ بیداء ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو نبیؐ پر قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہؐ نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۳: بَابُ مَاجَآءَ مَتٰى اَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اِس بیان میں کہ نبی ﷺ نے کب احرام باندھا

۸۱۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

۸۱۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے لبیک پکاری نماز کے بعد۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو عبدالسلام بن حرب کے سوا اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ احرام باندھے آدمی یعنی لبیک پکارے نماز کے بعد۔

۵۵٤: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِفْرَادِ الْحَجِّ

باب: افراد حج کے بیان میں

۸۲۰: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ۔

۸۲۰: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں یعنی فقط حج کا احرام باندھا۔

ف: مترجم کہتا ہے کہ حاجی تین قسم کے ہیں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا متمتع کہ اول عمرے کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجالائے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہو تو احرام باندھے رہے نہیں تو احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے جب حج کے دن آئیں تو احرام حرم سے باندھے اور حج کرے اس باب میں جابرؓ اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے افراد کیا حج میں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمان نے بھی افراد کیا روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن نافع صائغ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے یہی حدیث کہا ابو عیسیٰ نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔

۵۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

۸۲۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ۔

باب: ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ بجالانے کے بیان میں

۸۲۱: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ﷺ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ۔

ف: اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس کی طرف اور اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنی قران افضل ہے اور یہ صورت جو حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے۔

۵۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّمَتُّعِ

۸۲۲: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَاللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهٗ۔

باب: تمتع کے بیان میں

۸۲۲: روایت ہے محمد بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ضحاک بن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتے تھے عمرہ ملانے کا حج کے ساتھ کہ جس کو تمتع کہتے ہیں سو کہا ضحاک بن قیس نے یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کا حکم نہ جانے سو سعد نے کہا برا کہا تم نے اے بھتیجے میرے ضحاک نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا تمتع سے تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۲۳: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْاَلُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اِنَّ اَبَاكَ قَدْنَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ءَاَمْرُ اَبِيْ يُتَّبَعُ اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۲۳: روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے کہ سنا سالم نے ایک شامی کو کہ پوچھتا تھا عبداللہ بن عمرؓ سے عمرہ حج میں ملانے کو یعنی تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمرؓ نے وہ جائز ہے پھر کہا شامی نے تمہارے باپ تو منع کرتے تھے تمتع کو۔ سو فرمایا عبداللہ بن عمرؓ نے بھلا دیکھ تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہؐ وہی کام کریں تو میرے باپ کی تابعداری کی جائے گی یا رسول اللہؐ کے کام کی۔ تو کہا شامی نے بلکہ تابعداری کی جائے گی رسول اللہؐ کے کام کی۔ تو کہا عبداللہؓ نے البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہؐ نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۲۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ اَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ۔

۸۲۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے اور پہلے جس نے منع کیا تمتع سے معاویہؓ ہیں۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عثمانؓ اور جابرؓ اور سعدؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہؓ وغیرہم سے تمتع کو ساتھ عمرے کے اور تمتع یہی ہے کہ آدمی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھ کر حرم میں داخل ہو پھر بعد عمرے کے احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے پھر حج کرے اور اس شخص کو متمتع کہتے ہیں اور اس کو ذبح کرنا قربانی کا جو میسر ہو واجب ہے اور جو قربانی نہ پائے تو تین روزے رکھ لے حج میں تو روزے رکھ لے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اور آخر اس کا عرفے کا دن ہو پھر اگر نہ رکھے عشرے میں تو بعض علماء صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکھ لے انہی بعض میں ہے ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعضوں نے روزہ نہ رکھے ایام تشریق میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا کہا ابو عیسیٰ نے اور اہلحدیث اختیار کرتے ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانے کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا۔

۵۵۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّلْبِيَةِ

باب: لبیک کے بیان میں

۸۲۵ ـ ۸۲۶ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔

۸۲۵ ـ ۸۲۶: روایت ہے ابن عمرؓ نے کہا تھا لبیک پکارنا نبی کا اس طرح یعنی لبیک سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں: حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت میں بھی کوئی شریک نہیں تیرا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے اس باب میں ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا شافعی نے اگر کچھ اللہ کی تعظیم کے کلمات زیادہ کرے لبیک میں تو انشاء اللہ کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اختصار کرے رسول اللہ ﷺ کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہ ہے کہ اس سے کچھ بڑھائے نہیں کہا شافعی نے اور یہ جو ہم نے کہا کہ اللہ کی تعظیم کے کلمات بڑھانا کچھ مضائقہ نہیں تو یہ اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ یاد کر چکے تھے رسول اللہ ﷺ کی لبیک کو اور پھر بڑھایا اس میں اپنی طرف سے لبیک و الرغبی الیك و العمل جیسا اوپر مذکور ہوا۔

۵۵۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَ النَّحْرِ

باب: لبیک اور قربانی کی فضیلت میں

۸۲۷: عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِالصِّدِّيْقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔

۸۲۷: روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے کونسا حج افضل ہے؟ تو فرمایا جس میں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا۔

۸۲۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي اِلَّالَبّٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْمَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا

۸۲۸: روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ لبیک پکارے مگر پکارتے ہیں اس کے داہنے بائیں ہاتھ پتھر اور درخت اور کنکریاں یہاں تک کہ تمام ہو جاتی ہے زمین اس طرف کی طرف اور اس طرف یعنی مغرب سے مشرق تک جہاں تک زمین ہے

وَهٰهُنَا۔ وہاں تک سب لبیک پکارتے ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن زعفرانی اور عبدالرحمٰن بن اسود ابوعمرو بصری نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسماعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابوبکرؓ کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ابی فدیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہیں عبدالرحمٰن بن یربوع سے اور روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے اور حدیثیں سوا اس حدیث کے اور روایت کی ابونعیم طحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکر صدیقؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اور خطا کی اس میں ضرار نے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے جس نے کہا اس حدیث میں کہ روایت ہے محمد بن منکدر سے انہوں نے روایت کی ابن عبدالرحمٰن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے تو خطا کی اس نے اور ترمذی فرماتے ہیں سنا میں نے محمد سے جب ذکر کی میں نے حدیث ضرار بن صرد کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی فدیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہے پس کہا میں نے اوروں نے بھی روایت کی ابن ابی فدیک سے ضرار کی روایت کی مانند سو کہا محمد نے کچھ نہیں ہے اور وہ روایت کی ہے اور لوگوں نے ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید بن عبدالرحمٰن کا اور دیکھا میں نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن صرد کو اور عج کہتے ہیں زور سے تلبیہ یعنی لبیک پکارنے کو اور ثج کہتے ہیں اونٹ ذبح کرنے کو۔

۵۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

باب: بلند آواز سے لبیک پکارنے کے بیان میں

۸۲۹: عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِ هْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ۔

۸۲۹: روایت ہے خلاف بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے آئے میرے پاس جبرئیل اور حکم کیا مجھ کو کہ حکم کروں میں اپنے صحابیوں کو کہ بلند کریں اپنی آوازیں لبیک پکارنے کے ساتھ۔ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے حسن ہے صحیح ہے اور بعضوں نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے وہ نبی ﷺ سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح وہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹے خلاد کے اور وہ بیٹے سوید انصاری کے ہیں اس باب میں زید بن خالد اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۶۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: احرام کے وقت نہانے کے بیان میں

۸۳۰: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ

۸۳۰: روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ کپڑے اتارے

وَاغْتَسَلَ۔

آپ ﷺ نے اپنے احرام باندھنے کو یعنی سیئے ہوئے اور نہائے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے نہانا احرام باندھنے کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا۔

٥٦١: بَابُ مَاجَآءَ فِي مَوَاقِيتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰ فَاقِ

باب: آفاقی کے احرام کے مقاموں کے بیان میں

۸۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ مِنْ اَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مَنْ قَرْنٍ قَالَ وَ اَهْلُ الْيَمْنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

۸۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ پوچھا ایک مرد نے کہاں سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے کہ چھ کوس ہے مدینہ سے اور دس منزل ہے مکہ سے اور شام والے جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر مکے مدینے کے بیچ میں شام کی جانب میں اور نجد کے لوگ قرن سے کہ قریب طائف کے ہے اور اس کو قرن منازل بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھیں یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

۸۳۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔

۸۳۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے مقرر فرمایا پورب (مشرق) کے لوگوں کے لئے عقیق کو۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

٥٦٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي مَالَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهٗ

باب: اِس کے بیان میں جو محرم کو پہننا درست نہیں

۸۳۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَاتَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَلْبَسَ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَ لَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ۔

۸۳۳: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے یا رسول اللہ! کونسے کپڑوں کے پہننے کا حکم کرتے ہیں آپ ﷺ ہم کو حالت احرام میں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تو احرام باندھے تو کرتا اور پائجامہ اور باران کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندھ اور موزے نہ پہن مگر جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو پہنے موزے اور کاٹ دیں کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے میں زعفران یا ورس ہو یعنی ان میں رنگا ہو وہ بھی نہ پہنے اور منہ نہ ڈھانپے یعنی گھونگٹ نہ لٹکائے عورت جو احرام باندھے اور دستانے ہاتھوں میں نہ پہنے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

٥٦٣: بَابُ مَاجَآءَ فِی لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ وَالْخُفَّیْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْاِزَارَ وَالنَّعْلَیْنِ

باب: محرم کے پائجامہ اور موزے پہننے کے بیان میں جب تہ بند اور جوتے نہ ہوں

۸۳۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْاِزَارَ فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ وَاِذَا لَمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ۔

۸۳۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب کہ محرم تہ بند نہ پائے تو پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ محرم کو جب تہ بند نہ ملے تو پائجامہ پہن لے اور جب جوتی نہ ملے تو موزہ اور یہی قول ہے احمد اور بعضوں کا عمل ابن عمر کی روایت پر ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نہ پائے جوتے تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالے ٹخنوں سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

٥٦٤: بَابُ مَا جَآءَ فِی الَّذِیْ یُحْرِمُ وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ اَوْ جُبَّةٌ

باب: اس کے بیان میں جو کرتہ یا جبّہ پہنے ہوئے احرام باندھے

۸۳۵ ـ ۸۳۶: عَنْ عَطَاءٍ عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْرَابِیًّا قَدْ اَحْرَمَ وَ عَلَیْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَنْزِعَهَا۔

۸۳۵ ـ ۸۳۶: روایت ہے عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں یعلیٰ بن امیہ سے کہا دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو احرام باندھے ہوئے اور اس کے بدن پر جبہ تھا تو فرمایا اتار ڈال اس کو۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے ہم معنی حدیث کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے اور ایسی ہی روایت کی قتادہؓ اور حجاج بن ارطاۃ نے اور کتنے لوگوں نے عطاء سے انہوں نے یعلیٰ بن امیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطاء سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے باپ یعلیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

٥٦٥: بَابُ مَا جَآءَ مَایَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَّابِ

باب: ان جانوروں کے بیان میں جن کا مارنا محرم کو درست ہے

۸۳۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ الْحُدَیَّا وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۸۳۷: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ فاسق مارے جاتے ہیں احرام میں: ایک چوہا' دوسرا بچھو' تیسرا کوا' چوتھا چیل' پانچویں کٹکھنا (کاٹنے والا) کتا۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۳۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِیَ وَالْکَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَارَةَ وَ الْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَ الْغُرَابَ۔

۸۳۸: روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو درست ہے (مارنا) ہر درندے کاٹنے والے کو مارنا اور کٹکھنے (کاٹنے والے) کتے کو اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوے کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں کہ محرم کو درست ہے کاٹنے والے درندے کو اور کتے کو مارے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہے آدمیوں یا جانوروں پر تو محرم کو اس کا مارنا جائز ہے۔

۵٦٦: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے پچھنے لگانے کے بیان میں

۸۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۳۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام میں۔

ف: اس باب میں انسؓ اور عبداللہ بن بحینہ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے تھوڑے علماء نے پچھنے لگانے کی محرم کو اور کہتے ہیں کہ بال نہ مونڈے اور مالک نے کہا ہے کہ پچھنے نہ لگائے مگر ضرورت کے وقت اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں پچھنے لگانے میں مگر بال نہ اکھاڑے۔

۵٦۷: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ

باب: اس بیان میں کہ احرام میں نکاح کرنا مکروہ ہے

۸۴۰: عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرَادَا بْنُ مَعْمَرٍ اَنْ یُنْكِحَ ابْنَهٗ فَبَعَثَنِیْ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَ هُوَ اَمِیْرُ الْمَوْسِمِ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ یُرِیْدُ اَنْ یُنْكِحَ ابْنَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ یُشْهِدَكَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا اَرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِیًّا جَافِیًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا یَنْكِحُ وَلَا یُنْكِحُ اَوْكَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ مَیْمُوْنَةَ مِثْلَهٗ یَرْفَعُهٗ۔

۸۴۰: روایت ہے نبیہ ابن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کریں اپنے بیٹے کا سو بھیجا مجھ کو ابان بن عثمان کے پاس کہ امیر یعنی سردار تھے حاجیوں کے سو گیا میں ان کے پاس اور کہا میں نے ان سے کہ بھائی تمہارے نکاح کیا (کرنا) چاہتے ہیں اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہیں کہ گواہ کریں تم کو اس بات پر تو فرمایا انہوں نے میں اس کو ایک گنوار بے عقل جانتا ہوں اس لئے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے یعنی وکالۃً یا دلالۃً یا ایسا ہی کچھ کہا۔ پھر حدیث بیان کی عثمانؓ سے اسی کے مثل اور مرفوع کیا اس کو۔

ف: اس باب میں ابی رافع اور میمونہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمانؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا انہیں میں ہیں عمر بن خطابؓ اور علیؓ بن ابی طالب اور ابن عمرؓ اور یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق جائز نہیں کہتے نکاح کرنا محرم کو اور کہتے ہیں اگر کرے تو نکاح اس کا باطل ہے۔

۸۴۱: عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا

۸۴۱: روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی میمونہ سے اور وہ بے احرام کے تھے اور صحبت کی اور وہ بے

وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلُ فِيْمَا بَيْنَهُمَا۔ احرام کے تھے اور میں پیغام لانے والا تھا ان دونوں کے بیچ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو ان سے مرفوعاً سوائے حماد بن زید کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مطر وراق سے وہ ربیعہ سے اور روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا اور روایت کیا اس کو مالک نے مرسلاً اور سلیمان بن بلالؒ نے بھی ربیعہ سے مرسلاً کہا ابوعیسیٰ نے مروی ہے یزید بن عاصم سے کہ کہا میمونہ نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اور ان کو احرام نہ تھا اور روایت کی بعضوں نے یزید بن عاصم سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا کہا ابوعیسیٰ نے یزید بن عاصم میمونہ کے بھانجے ہیں۔

۵٦٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: محرم کو نکاح جائز ہونے کے بیان میں

۸۴۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۴۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ۔

۸۴۳۔ ۸۴۴: عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۴۳۔ ۸۴۴: روایت کی ایوب نے عکرمہ سے فرمایا ابن عباسؓ نے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبدالرحمٰن عطار نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے سنا میں نے ابا الشعثاء سے روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ محرم تھے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالشعثاء کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح میں اس لئے کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا ان سے مکے کے راہ میں سو بعضوں نے کہا نکاح کیا ان سے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح ان کا بعد احرام کے اور پھر صحبت کی ان سے اور احرام کھول چکے تھے سرف میں کہ ایک مقام ہے مکے سے دس میل اور وفات پائی میمونہؓ نے سرف میں جہاں صحبت ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور مدفن بھی ان کا وہیں ہے۔

۸۴۵: عَنْ مَيْمُوْنَةَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا۔

۸۴۵: روایت ہے میمونہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا جب احرام نہ تھا اور صحبت بھی کی جب محرم نہ تھے اور کہا راوی نے وفات پائی میمونہ نے سرف میں اور دفن کیا ہم نے ان کو اسی لان (رہائش) میں کہ جہاں صحبت کی تھی ان سے حضرت ﷺ نے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یزید بن عاصم سے مرسلاً کہ نبی ﷺ نے نکاح کیا میمونہ سے جب وہ احرام میں نہ تھے۔

۵٦٩: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الصَّيْدِ

باب: محرم کو شکار کا گوشت کھانے

لِلْمُحْرِمِ — کے بیان میں

۸۴۶: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ أَوْ يُصَدْلَكُمْ۔

۸۴۶: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تم کو حلال ہے حالت احرام میں جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے حکم سے شکار نہ کیا گیا ہو یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہارے حکم سے ہو تو اس کا کھانا حلال نہیں۔

ف: اس باب میں ابی قتادہؓ اور طلحہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی مفسر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مطلب کو سماع ہو جابرؓ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں شکار کے گوشت کھانے میں اگر خود شکار نہ کیا ہو یا اس کے کھانے کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو کہا شافعی نے اس باب میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

۸۴۷: عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ فَشَدَّهُ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحٰبِ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَبٰى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ۔

۸۴۷: روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہیں راہ میں مکے کے پھر پیچھے رہ گئے اپنے کچھ یاروں کے ساتھ اور وہ یار احرام باندھے ہوئے تھے اور ان کو احرام نہ تھا سو دیکھا قتادہؓ نے ایک وحشی گدھا سو چڑھے اپنے گھوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگوں سے کہ کوڑا دیں سو انکار کیا ان لوگوں نے پھر نیزہ مانگا ان سے تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لے لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیزہ پھر دوڑے اس گدھے پر اور اس کو مارا اور کھایا اس میں سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا پھر ملے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا کہ اللہ نے تم کو کھلا دیا یعنی وہ تم کو حلال تھا اگرچہ تم احرام میں ہو۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی قتادہؓ سے حمار وحشی کے باب میں ابی النضر کی حدیث کی مانند مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **هل معكم من لحمه شيء** یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اس کا یعنی اگر ہوتا تو حضرت بھی کھاتے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب: اس بیان میں کہ شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست نہیں

۸۴۸ ـ ۸۴۹: عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْبِوَدَّانَ فَأَهْدٰى لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا

۸۴۸ ـ ۸۴۹: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ سے کہ ابن عباسؓ نے خبر دی ان کو کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی ان کو کہ رسول اللہ ﷺ صعب کو لے گئے اپنے ساتھ ابواء میں یا ودان کہ وہ دونوں مقام مکے کے بیچ میں ہیں۔ سو ہدیہ لائے صعب ایک حمار (گدھا) وحشی حضرت ﷺ کے پاس

فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

سو حضرت ﷺ نے اس کو پھیر دیا پھر جب دیکھا ملال ان کے چہرے میں تو کہا یہ ہم نے اس لئے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی مجبوری ہے۔

ف:.. کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علماء صحابہ وغیرہم سے اسی حدیث پر ہے کہ مکروہ ہے شکار کا گوشت کھانا محرم کو اور کہا شافعی نے ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس گدھے کا پھیر دینا اس لئے تھا کہ گمان ہوا حضرت ﷺ کو کہ صعب نے انہی کے لئے شکار کیا ہے اور چھوڑ دینا آپ ﷺ کا تنزیہی ہے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اس میں یہ اَهْدٰى لَهٗ حِمَارًا وَحْشِيًّا یعنی ہدیہ لائے آپ ﷺ کے سامنے وحشی گدھے کا گوشت اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اس باب میں علی اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے۔

۵۷۱: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

باب: اِس بیان میں کہ دریا کا شکار محرم کو حلال ہے

۸۵۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهٗ بِاَسْيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُوْهُ فَاِنَّهٗ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔

۸۵۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کو یا عمرے کو تو ہمارے سامنے آ گئی ایک ٹکڑی مکڑی یعنی ملخ کی سو ہم مارنے لگے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے اور فرمایا نبی ﷺ نے کھاؤ اسے یہ تو دریا کا شکار ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء سے محرم کو مکڑی کھانے کا اور اس کے شکار کرنے کی اور بعضوں نے کہا اس پر صدقہ واجب ہے اگر شکار کرے یا کھائے مکڑی کو۔

۵۷۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

باب: گوہ یعنی گھوڑ پھوڑ کے بیان میں محرم کے لئے

۸۵۱: عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ۔

۸۵۱: روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ سے کہا ضبع یعنی گوہ شکار میں داخل ہے؟ کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا کھاؤں میں اس کو؟ یعنی جب احرام نہ ہو تو کہا انہوں نے ہاں! پھر پوچھا میں نے کیا فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ نے؟ جابرؓ نے کہا ہاں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا علی نے اور کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث تو کہا اس میں روایت ہے جابرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کہ محرم اگر کھائے یا شکار کرے گوہ تو اس پر جزاء ہے۔

۵۷۳: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِغْتِسَالِ لِدَخُوْلِ مَكَّةَ

باب: مکّے میں جانے کے لئے غسل کرنے کے بیان میں

۸۵۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ بِفَخٍّ ۔

۸۵۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا غسل کیا نبی ﷺ نے مکّے میں جانے کے لئے فخ میں کہ ایک موضع ہے قریب مکے کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نہایا کرتے تھے مکے میں جانے کے لئے اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے کے جانے کے لئے اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل نے اور علی بن مدینی وغیر ہمانے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت سے۔

۵۷۴: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دُخُوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا وَ خُرُوْجِهٖ مِنْ اَسْفَلِهَا

باب: اِس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ بلندی کی طرف سے مکے میں آئے اور پستی کی طرف سے باہر گئے

۸۵۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا ۔

۸۵۳: روایت ہے عائشہؓ سے کہ جب پہنچے نبیؐ مکّے کو تو اندر گئے مکے کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچے کی جانب سے۔ ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن صحیح ہے۔

۵۷۵: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دُخُوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

باب: اِس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ مکّے میں دن کو گئے

۸۵۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا۔

۸۵۴: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن کو مکّے میں داخل ہوئے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۷۶: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب: اِس بیان میں کہ بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اُٹھانا مکروہ ہے

۸۵۵: عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّیِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ اِذَا رَاَی الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّا نَفْعَلُهٗ ۔

۸۵۵: روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبداللہؓ سے کیا ہاتھ اٹھائے آدمی جب دیکھے بیت اللہ کو؟ تو فرمایا انہوں نے ہم نے حج کیا رسول اللہؐ کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت یعنی کراہت اس کی نہیں پہچانتے مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید بن حجر ہے۔

٥٧٧: بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

باب: طواف کی کیفیت کے بیان میں

٨٥٦: عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمُقَامَ فَقَالَ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة : ١٢٥] فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ الْمُقَامُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اَظُنُّهٗ قَالَ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ [البقرة : ١٨٥]

٨٥٦: روایت ہے جابرؓ سے کہا جب آئے نبیؐ مکّے میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو یا بوسہ دیا پھر چلے اس کی داھنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کود کود کر چلے شانے اچھالتے ہوئے تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی میٹھی چال پر چلے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم کے پاس اور فرمایا: وَاتَّخِذُوْا ...... یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑھیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپؐ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر آئے حجر اسود کے پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اس کو پھر نکلے صفا کی طرف کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ پڑھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ آیت: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ...... یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

٥٧٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

باب: حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر تمام کرنے کے بیان میں

٨٥٧: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا۔

٨٥٧: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبیؐ کود کر شانے اچھال کر چلے حجر اسود سے حجر اسود تک یعنی طواف کئے تین بار اور میٹھی چال چلے چار بار۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو بڑا کیا اور اس پر واجب نہیں اور جب تین شوط یعنی تین پھیرے میں رمل نہ کیا تو پھر اس کے بعد نہ کرے اور بعضوں نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ اس پر کہ جس نے مکے سے احرام باندھا ہو۔

٥٧٩: بَابُ مَا جَآءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

باب: اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دے اور کسی کو نہیں

٨٥٨: عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهٗ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا۔

٨٥٨: روایت ہے ابی الطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباسؓ کے ساتھ حج میں اور معاویہ طواف میں نہیں گزرتے تھے کسی رکن پر مگر اس کو چوم لیتے تھے تو کہا ان سے ابن عباسؓ نے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتے تھے تو معاویہؓ نے کہا بیت اللہ میں سے کوئی چیز چھوڑنا نہ چاہیے۔

ف: اس باب میں عمرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ نہ دے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو۔

٥٨٠ : بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَجِعًا

باب: اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا مضطبعاً

٨٥٩: عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَجِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ۔

٨٥٩: روایت ہے ابن ابی یعلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حالت اضطباع میں اور آپ ﷺ کے بدنِ مبارک پر ایک چادر تھی۔

ف: مترجم کہتا ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داھنی بغل کے نیچے کر کے دونوں کنارے اس کے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں کندھے پر ڈال دے اور یہ بانکپنے کے واسطے آپؐ نے کیا کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اس میں کمال جرأت اور رلاوت پر دلالت ہوتی ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ثوری کی جو مروی ہے ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبدالمجید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلیٰ بیٹے ہیں امیہ کے۔

٥٨١: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ

باب: حجر اسود کے بوسہ دینے کے بیان میں

٨٦٠: عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَ يَقُوْلُ اِنِّيْ اُقَبِّلُكَ وَ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ۔

٨٦٠: روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہ دیکھا میں نے عمرؓ بن خطاب کو بوسہ لیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتے تھے کہ میں تجھ کو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنی کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ ﷺ کو بوسہ لیتے تھے تجھ کو تو کبھی بوسہ نہ لیتا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن نہ ہو اس تک پہنچنا تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکے تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

٥٨٢: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

باب: اِس بیان میں کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے[1]

٨٦١ ـ ٨٦٢: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ اَتَى الْمَقَامَ فَقَرَاَ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ١٢٥] فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَ قَرَاَ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ [البقرة: ١٥٨]

٨٦١ـ٨٦٢: روایت ہے جابرؓ سے کہ جب نبیؐ مکے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور ہر بار کو ایک شوط کہتے ہیں اور آئے مقام ابراہیم میں اور پڑھی یہ آیت: وَاتَّخِذُوْا سے مُصَلًّی تک۔ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر نماز پڑھی پیچھے مقام کے یعنی مقام حضرت کے اور قبلے کے بیچ میں تھا پھر حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بھی شروع کرتے ہیں اس چیز سے جہاں سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سے اور پڑھی یہ آیت: اِنَّ الصَّفَا سے آخر تک یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے۔

[1] جاننا چاہیے کہ سعی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے سات بار واجب ہے حنفیہ کے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اور بطن میل یعنی بیچوں بیچ نالی کا وہ ایک جگہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان میں اس میں نشان سب پہچاننے کیلئے اس میں بالاتفاق جلدی چلنا سنت ہے سعی کے وقت۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سعی شروع کرے صفا سے نہ مروہ سے اور اگر مروہ سے شروع کرے تو جائز نہیں اور پھر صفاء سے شروع کرنا چاہئے اور اختلاف ہے علماء کا اس کے حق میں جو طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی یہاں تک کہ لوٹے تو بعضوں نے کہا اگر مکے کے قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہیں کی ہے تو لوٹ آئے اور سعی کرے اور اگر اس کو یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے وطن کو پہنچ گیا تو کافی ہے اس کو فقط ایک قربانی کر دینا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا بعضوں نے اگر سعی نہ کی اور اپنے وطن چلا گیا تو اس کا حج درست نہ ہوا اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی ایسی واجب ہے کہ بے اس کے حج درست نہیں۔

۵۸۳: بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّعْیِ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

باب: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے بیان میں

۸۶۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَیْتِ وَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِیُرِیَ الْمُشْرِکِیْنَ قُوَّتَهٗ۔

۸۶۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ سعی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اس لئے کہ دکھلائیں مشرکوں کو اپنا زور اور غلبہ۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابن عمر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مروہ میں پھر اگر دوڑ کر نہ چلا اور اپنی میٹھی چال چلا تو بھی جائز ہے۔

۸۶۴: عَنْ کَثِیْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یَمْشِیْ فِی الْمَسْعٰی فَقُلْتُ لَهٗ اَتَمْشِیْ فِی الْمَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَیْتُ فَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْعٰی وَ لَئِنْ مَشَیْتُ فَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَمْشِیْ وَاَنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ۔

۸۶۴: روایت ہے کثیر بن جمہان سے کہا دیکھا میں نے ابن عمر کو میٹھی چال چلتے صفا اور مروہ کے بیچ میں تو کہا میں نے ان سے تم رساں رساں (دھیمی چال سے) چلتے ہو یہاں پر تو جواب دیا انہوں نے اگر میں دوڑ کر چلوں تو بھی ہو سکتا ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے ہوئے اور اگر رساں رساں (دھیمی چال) چلوں تو بھی جائز ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رساں رساں چلتے اور میں بہت بوڑھا ہوں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی۔

۵۸۴: بَابُ مَا جَآءَ فِی الطَّوَافِ رَاکِبًا

باب: سوار ہو کر طواف بیت اللہ کرنے کے بیان میں

۸۶۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فَاِذَا انْتَهٰی اِلَی الرُّکْنِ اَشَارَ اِلَیْهِ۔

۸۶۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتے طرف اس کی۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابی الطفیل اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا مروہ کی سوار ہو کر مگر کچھ عذر سے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۵۸۵: بَابُ مَا جَآءَ فِی فَضْلِ الطَّوَافِ

باب: طواف کی فضیلت

۸۶۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۸۶۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

جس نے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار وہ صاف ہو کے نکلا اپنے گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا اسے اس کی ماں نے۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے پوچھا میں نے محمد سے تو کہا انہوں نے مروی ہے ابن عباسؓ سے انہی کا قول روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے کہا ایوب نے محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو اپنے باپ سے اچھا جانتے تھے اور ان کے ایک بھائی بھی ہیں ان کو عبدالملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور ان سے بھی روایت ہے۔

٥٨٦: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَطُوْفُ

باب: صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں طواف کی پڑھنے کے بیان میں

٨٦٧ ـ ٨٦٨ :عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِمُنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ۔

٨٦٧ـ٨٦٨: روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ نبیؐ نے فرمایا مت منع کرو اے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن یعنی اوقات مکروہہ میں بھی منع نہ کرو۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جبیر بن مطعم کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں بعد عصر اور صبح کے مکے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور حجت لائے ہیں اسی حدیث کو نبی ﷺ کے اور بعضوں نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جب تک آفتاب نہ ڈوب لے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہے تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز نہ پڑھے اور سند لائے حضرت عمرؓ کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکے سے یہاں تک کہ ذی طویٰ میں اترے اور بعد طلوع میں اترے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انسؓ کا۔

٥٨٧: بَابُ مَا جَآءَ مَا يُقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

باب: اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے؟

٨٦٩ ـ ٨٧٠ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

٨٦٩ـ٨٧٠: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورتیں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ھو اللہ احد۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ بھی

مستحب کہتے انہی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف دو رکعتوں میں کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو یہی روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ جابرؓ سے وہ نبی ﷺ سے اور عبدالعزیز بن عمران ضعیف ہیں حدیث میں۔

۵۸۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا

باب: اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے

۸۷۱: عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ۔

۸۷۱: روایت ہے زید بن اثیع سے کہ پوچھا میں نے علیؓ سے کیا حکم دے کر تم بھیجے گئے تھے نبیؐ کے پاس سے تو کہا بھیجا گیا تھا میں چار حکم دے کر ایک تو یہ کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بندہ بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک جمع نہ ہوں اس سال کے بعد اور یہ کہ نبیؐ اور جسکے بیچ میں صلح ہے ایک مدت مقرر تک تو اسکی صلح اسی مدت تک رہیگی اور جس کی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اس کو چار مہینے تک مہلت ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابی اسحق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن ثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی ثیع یائے مضموم کے ساتھ کہ بعد اس کے ثائ مثلثہ اور بعد اس کے یائے ساکن ہے صحیح زیادہ ہے واثیع سے کہ جس کے سرے پر ہمزہ ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اثیل۔

۵۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ کے اندر جانے کے بیان میں

۸۷۲۔ ۸۷۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ۔

۸۷۲۔۸۷۳: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نکلے نبیؐ میرے پاس سے اور انکی آنکھیں ٹھنڈی تھیں مزاج خوش تھا پھر جب لوٹ کر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب غم کا تو فرمایا آپؐ نے میں اندر گیا کعبہ کے اور دوست رکھتا میں کہ نہ گیا ہوتا میں اور مجھے خوف ہے کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی امت کو بعد اپنے یعنی نبیؐ جب اندر تشریف لے گئے تو ساری امت کو ادائے سنت کیلئے جانا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو اتنی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۹۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي

باب: کعبے کے اندر نماز پڑھنے

الْكَعْبَةِ

کے بیان میں

۸۷۴: عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ۔

۸۷۴: روایت ہے حضرت بلالؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر تو کہا ابن عباسؓ نے حضرت ﷺ نے نماز نہیں پڑھی لیکن تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا۔

ف: اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بلال کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتے کعبے کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبے کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبے کے اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں۔

۵۹۱: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَسْرِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ توڑ کر بنانے کے بیان میں

۸۷۵: عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهٗ حَدِّثْنِيْ بِمَا كَانَتْ تُفْضِيْ اِلَيْكَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِيْ عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْ لَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ۔

۸۷۵: روایت ہے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیرؓ نے کہا ان سے کہ بیان کرو مجھ سے جو کہتی تھیں تم کو حضرت عائشہ ؓ تو کہا اسود نے بیان کیا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے اگر تیری قوم کے لوگ ابھی جاہلیت چھوڑ کر نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں کعبے کو توڑتا اور پھر بناتا اس میں دو دروازے پھر جب اختیار ہوا ابن زبیر کا یعنی حاکم ہوئے مکے کے تو کھود کر کعبے شریف کو کو پھر بنایا اور اس میں دو دروازے کر دیئے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۹۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِجْرِ

باب: حجر میں نماز پڑھنے کے بیان میں[1]

۸۷۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَ قَالَ صَلِّيْ فِي الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِّ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِيْنَ بَنَوا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ۔

۸۷۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤں اور اس میں نماز پڑھوں سو پکڑ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اور داخل کیا مجھ کو حجر میں اور فرمایا نماز پڑھ تو حجر میں اگر جانا چاہے تو بیت اللہ کے اندر اس لیے کہ وہ بھی ٹکڑا ہے بیت اللہ کا لیکن تمہاری قوم نے چھوٹا کر دیا ہے کعبے کو بناتے وقت اور باہر رہنے دیا اس کو یعنی حجر کو بیت اللہ سے یعنی خرچ کم ہونے کے سبب سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بیٹے ہیں بلال کے۔

---

[1] جاننا چاہیے حجر بکسر حا حطی کچھ جگہ گھیرے ہوتے ہیں کعبے کی سمت مغرب کی طرف اور وہ بیت اللہ میں داخل ہے چھ ہاتھ یا سات ہاتھ اور اسی کو حطیم بھی کہتے ہیں۔

۵۹۳: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّکْنِ وَ الْمَقَامِ

باب: حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت میں

۸۷۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًامِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ۔

۸۷۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اترا تھا حجر اسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر کالا کر دیا اس کو بنی آدم کے گناہوں نے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۷۸: عَنْ قُتَیْبَۃَ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِیْ یَحْیٰی قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّکْنَ وَ الْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَاقُوْتِ الْجَنَّۃِ طَمَسَ اللّٰہُ نُوْرَ ھُمَا وَلَوْ لَمْ یَطْمِسْ نُوْرَھُمَا لَاَضَاءَ تَامَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

۸۷۸: روایت کی ہم سے قتیبہ سے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے رجاء سے جن کی کنیت ابی یحییٰ ہے' سنا میں نے مسافع حاجب سے کہتے تھے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے رکن اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں سے کہ مٹا دیا اللہ نے ان کا نور اور اگر نہ مٹاتا نور ان کا تو روشن کر دیتے مشرق سے مغرب تک۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً انہی کا قول اور اس باب میں ایک روایت انسؓ سے بھی ہے اور وہ غریب ہے۔

۵۹۴: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخُرُوْجِ اِلٰی مِنًی وَالْمَقَامِ بِھَا

باب: منیٰ میں جانے اور وہاں ٹھہرنے کے بیان میں

۸۷۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِمِنًی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰی عَرَفَاتٍ۔

۸۷۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ امامت کی ہماری رسول اللہؐ نے منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز کی پھر سویرے چلے عرفات کو۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور اسمٰعیل بن مسلم میں کلام ہے۔

۸۸۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی بِمِنًی الظُّھْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰی عَرَفَاتٍ۔

۸۸۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز ظہر کی اور فجر کی منیٰ میں پھر عرفات کو چلے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مقسم کی ابن عباسؓ سے ایسی ہے علی ابن مدینی نے کہا کہ یحییٰ نے کہا شعبہ نے کہا نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور کہنا ان کو شعبہ نے اور یہ حدیث ان پانچ میں نہیں ہے۔

۵۹۵: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مِنًی مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

باب: اِس بیان میں کہ منیٰ اسی کے اترنے کی جگہ ہے جو پہلے آئے

۸۸۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا نَبْنِي لَكَ بَيْتًا يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ ۔

۸۸۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم لوگوں نے یا رسول اللہؐ! کیا بنالیں ہم ایک مکان آپؐ کے اترنے کے لیے منیٰ میں؟ تو فرمایا آپؐ نے کچھ ضرور نہیں منیٰ اسی کا مکان ہے جو پہلے آئے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۵۹۶: بَابُ مَا جَآءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں نماز قصر پڑھنے کے بیان میں

۸۸۲: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۸۸۲: روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ بمعیت بہت لوگوں کے بے خوف وخطر دو رکعتیں یعنی چار رکعت کی دو رکعتیں جیسے سفر میں پڑھتے تھے۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعودؓ نے کہ پڑھیں انہوں نے حضرت کے ساتھ دو رکعتیں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ دو رکعتیں اور شروع خلافت میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ دو رکعتیں اور اختلاف ہے علماء کا منیٰ میں قصر کرنے میں مکے والوں کے لئے سو بعضوں نے کہا کہ مکے والوں کے لئے منا میں قصر نہ کرنا چاہئے مگر جو مسافر ہو یعنی مکی نہ ہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مکے والے قصر کریں منیٰ میں اور یہی قول ہے اوزاعی اور سفیان بن عینیہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی کا۔

۵۹۷: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ فِيهَا

باب: عرفات میں کھڑے ہونے اور دعا کرنے کے بیان میں

۸۸۳: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَ نَحْنُ وُقُوْفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ اِنِّي رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ۔

۸۸۳: روایت ہے یزید بن شیبان سے کہا آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے اور ہم کھڑے تھے کھڑے ہونے کی جگہ میں یعنی عرفات میں ایسی جگہ میں کہ دور کہتے تھے اس کو عمرو یعنی امام کی جگہ سے بہت دور تھے تو کہا ابن مربع نے میں پیغام لانے والا ہوں رسول اللہ کا تمہارے پاس کہ فرماتے تھے حضرتؐ کھڑے رہو تم اپنی اپنی جگہ میں کہ تم پانے والے ہو ورثہ ابراہیمؑ کا۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مربع کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عینیہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید ہے اور ان کی بھی ایک حدیث ہم پہچانتے ہیں۔

۸۸۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَ مَنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِهَا وَهُمُ الْحُمْسُ يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۸۸۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے قریش اور جو لوگ تابع تھے ان کے دین کے کہ ان کو حمس کہتے تھے یعنی شجاع اور مضبوط

يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ [البقرة : ١٩٩]

سب کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں کہ حرم میں ہے اور عرفات کو نہ جاتے اور کہتے کہ ہم خادم اور رہنے والے بیت اللہ کے ہیں یعنی براہِ تکبر اور فخر عرفات کو نہ جاتے مزدلفے سے پھر آتے اور سوا ان کے جو لوگ کھڑے ہوتے تھے عرفات میں تو اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت ثُمَّ اَفِيْضُوْا سے آخر تک یعنی پھر و تم اے قریش جہاں سے پھرتے ہیں سب لوگ یعنی تم بھی عرفات تک جاؤ اور لوگوں کے ساتھ لوٹو۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ مکہ کے لوگ باہر نہ جاتے حرم سے اور عرفات حرم سے باہر ہے اور قیام کرتے مزدلفے میں اور کہتے ہم اللہ کے گھر والے ہیں یعنی رہنے والے اللہ کے نزدیک اور جو لوگ ان کے سوا تھے وہ وقوف کرتے عرفات میں پھر اتاری اللہ عزوجل جلالہ نے آیت ثُمَّ اَفِيْضُوْا سے آخر تک اور حمس حرم والوں کو کہتے ہیں۔

۵۹۸: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

باب : اِس بیان میں کہ عرفہ سارا کھڑا ہونے کی جگہ ہے

۸۸۵ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذِهٖ عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ اَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ جَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ عَلٰى هَيْاَتِهٖ وَالنَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَّ شِمَالاً يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ وَ يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ ثُمَّ اَتٰى جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلٰوتَيْنِ جَمِيْعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى قُزَحَ وَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَ قَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى وَادِيْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهٗ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيْ فَوَقَفَ وَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَ اسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّيْ عَنْ اَبِيْكِ قَالَ وَلَوَّىٰ عُنُقَ

۸۸۵ : روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہا کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں اور فرمایا یہ عرفات ہے اور یہ کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور عرفہ سب کی سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر لوٹے جب آفتاب ڈوبا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو یعنی اونٹنی مبارک پر اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ سے اور وہ اپنے حال پر تھے اور آدمی اونٹوں کو مارتے چلے آتے تھے داہنے اور بائیں اور حضرت پھر پھر کر دیکھتے تھے ان کی طرف اور فرماتے تھے اے آدمیو! آہستہ آہستہ چلو پھر پہنچے جمع میں جس کو مزدلفہ کہتے ہیں تو پڑھیں وہاں پر دو نمازیں ملا کر یعنی مغرب اور عشاء پھر جب صبح ہوئی تو تشریف لائے قزح میں اور قزح ایک مقام ہے جہاں امام کھڑا ہوتا ہے مزدلفے میں اور کھڑے رہے وہاں اور فرمایا یہ قزح ہے اور کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور مزدلفہ سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر ٹھہرے یہاں تک کہ پہنچے وادی محسر کو کہ وہ ایک نالہ ہے منیٰ اور مزدلفہ کے بیچ میں جہاں اصحابِ الفیل ہلاک ہوئے پھر مارا اپنی اونٹنی کو کوڑا سو دوڑی یہاں تک کہ نکل گئے اس نالے سے پھر ٹھہرے اور پیچھے بٹھایا آپؐ نے فضل بن عباسؓ کو یعنی اسامہ کے بدلے پھر آئے جمرے پر اور پتھر مارے اس کو پھر آئے منحر میں یعنی قربانی کی جگہ میں اور فرمایا آپؐ نے یہ منحر ہے اور منیٰ سب کا سب ذبح

الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَ شَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهٖ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ۔

کرنے کی جگہ ہے پھر مسئلہ پوچھا آپ ﷺ سے ایک جوان لڑکی نے جو قبیلہ بن خثعم سے تھی سو کہا میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور پایا اللہ کے فریضہ حج نے اس کو یعنی اس پر حج فرض ہوا کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اس کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا آپؐ نے حج کرا اپنے باپ کی طرف سے کہا راوی نے اور پھیر دی حضرت نے گردن فضل بن عباسؓ کی یعنی لڑکی کی طرف سے سو عرض کیا عباسؓ نے یا رسول اللہؐ! کیوں پھیر دی آپؐ نے گردن اپنے چچا کے بیٹے کی؟ فرمایا دیکھا میں نے جوان لڑکا اور جوان لڑکی سو نہ مامون ہوا میں شیطان سے ان پر پھر ایک مرد آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے طوافِ افاضہ کر لیا سر منڈانے سے پہلے فرمایا آپؐ نے اب منڈالو کچھ حرج نہیں یا ہاں کتروالو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آیا دوسرا اور پوچھا یا رسول اللہؐ! میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں پھینکنے کے فرمایا آپؐ نے اب کنکریاں مارلو کچھ حرج نہیں۔ کہا راوی نے پھر آئے بیت اللہ میں اور طواف کیا یعنی طوافِ افاضہ اور افاضہ کہتے ہیں لوٹنے کو پھر آئے زمزم پر اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم کو بھرنے نہ دینگے تو میں بھی زمزم کے ڈول نکالتا یعنی اگر میں نکالوں گا تو تب لوگ سنت سمجھ کر بھرنے لگیں گے اور پھر تم کو نہ بھرنے دینگے۔

ف: اور اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حضرت علیؓ کی روایت سے اور اسی سند سے یعنی عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش کی روایت سے اور کئی لوگوں نے روایت کی ہے اس کی مثل ثوری سے اور اسی پر عمل ہے علم والوں کا کہتے ہیں ظہر عصر ملا کر پڑھے عرفات میں ظہر کے وقت اور بعض علم والوں نے کہا اگر آدمی نماز پڑھے اپنے اترنے کی جگہ میں اور حاضر نہ ہوا امام کے ساتھ جماعت میں تو بھی چاہئے دو نمازیں ملا کر پڑھ لے جیسے امام پڑھتا ہے اور زید بن علی پوتے ہیں حسین بن علیؓ بن ابی طالب کے۔

۵۹۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

باب: عرفات سے لوٹنے کے بیان میں

۸۸۶: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَ زَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَ اَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ زَادَ فِيْهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ وَ قَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا۔

۸۸۶: روایت ہے جابرؓ سے نبی ﷺ جلدی چلے وادی محسر میں اور اس کی تحقیق اوپر کی حدیث میں گزری اور زیادہ کیا اس روایت میں بشر نے کہ لوٹے آنحضرتؐ مزدلفہ سے تسکین کے ساتھ اور حکم کیا لوگوں کو آہستہ چلنے کا اور زیادہ کیا ابو نعیم نے کہ حکم کیا آپؐ نے ایسی کنکریاں مارنے کا جو دو انگلیوں میں پکڑی جائیں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر اور فرمایا آپؐ نے شاید نہ دیکھوں میں تم کو اس سال کے بعد یعنی یہ اشارہ ہے اپنی ذات کی طرف اور اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

ف: اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۶۰۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مزدلفے میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کے بیان میں

۸۸۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

۸۸۷: روایت ہے عبداللہ بن مالکؒ سے کہ البتہ ابن عمرؓ نے نماز پڑھی مزدلفے میں اور ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے اور فرمایا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے اس مکان میں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث مذکور کے کہا محمد بن بشار نے کہا یحییٰ نے کہ اچھی حدیث سفیان کی ہے اسی باب میں علی اور ابی ایوب اور عبداللہ بن مسعودؓ اور جابرؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی جو سفیان نے روایت کی زیادہ صحیح ہے اسماعیل بن ابی خالد کی حدیث سے اور سفیان کی حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا یعنی مؤلفؒ نے روایت کی ہے اسرائیل نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے اور خالد سے کہ دونوں بیٹے ہیں مالک کے انہوں نے ابن عمر سے اور اسی پر عمل کیا ہے علماء کا کہ نماز مغرب نہ پڑھے جب تک مزدلفہ میں نہ پہنچے پھر جب مزدلفہ میں پہنچے تو دونوں نمازیں ایک تکبیر سے پڑھے اور ان کے بیچ میں کوئی نفل بھی نہ پڑھے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض علماء نے اور یہی مذہب ہے ان کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کپڑے اتارے کھانا کھائے پھر تکبیر کہہ کر عشاء پڑھ لے اور بعض علماء نے کہا ملا کر پڑھے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دو تکبیروں اور ایک اذان سے پہلے اذان دے لے مغرب کے پہلے پھر تکبیر کہہ کے مغرب پڑھے پھر تکبیر کہہ کر عشاء پڑھ لے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۶۰۱: بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ

باب: اس بیان میں کہ جس نے پالیا امام کو مزدلفے میں شب کو اور وقوف عرفہ میں کر چکا اس سے پہلے اس کو حج مل گیا

۸۸۸ ۔ ۸۸۹: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَآءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ

۸۸۸ ۔ ۸۸۹: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہ کچھ لوگ نجد سے آئے رسول اللہؐ کے پاس اور آپؐ عرفات میں تھے سو سوال کیا آپؐ سے یعنی حج کے وقت کا اور فوت ہونے کا تو حکم کیا آپؐ نے ایک پکارنے والے کو پکار دے حج عرفات میں کھڑے ہونے کا نام ہے یعنی جو نویں تاریخ ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے دسویں تاریخ کے طلوع فجر تک عرفات میں کھڑا ہو جائے اس نے حج پالیا اور دن منیٰ میں ٹھہرنے

زَادَ یَحْیٰی وَ اَرْدَفَ رَجُلاً فَنَادٰی بِہٖ۔

کے تین ہیں سو جو جلدی چلا گیا وہ دن میں تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو دیر کر کے گیا تیسرے دن میں اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحییٰ نے اس روایت میں کہ حضرتؐ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا تھا وہ یہی پکارتا تھا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؒ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے بکر بن عطار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی روایت کی مثل اور ہم معنی کہا یعنی مؤلف نے کہا ابن ابی عمرؒ نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ سب حدیثوں سے عمدہ ہے جو سفیان ثوری نے روایت کیں کہا ابوعیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا جو نہ کھڑا ہوا عرفات میں قبل طلوع فجر کے یعنی دسویں تاریخ کی فجر تک تو اس کا حج فوت ہو گیا اور پھر کچھ کام نہیں آتا اگر بعد طلوع فجر کے وقوفِ عرفات ہو بلکہ اس کو ضروری ہے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ اس پر قضا ضروری ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی ہے شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی کہا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے بعد روایت اس حدیث کے یہ حدیث ام المناسک ہے یعنی جڑ ہے سب افعال حج کی۔

۸۹۰ ۔ ۸۹۱ : عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ مُضَرِّسِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَۃَ بْنِ لَامٍ الطَّائِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ حِیْنَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَیْ طَیٍّ اَکْلَلْتُ رَاحِلَتِیْ وَ اَتْعَبْتُ نَفْسِیْ وَاللّٰہِ مَاتَرَکْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَیْہِ فَھَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھِدَ صَلٰوتَنَا ھٰذِہٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰی یَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَۃَ قَبْلَ ذٰلِکَ لَیْلاً اَوْنَھَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّہٗ وَ قَضٰی تَفَثَہٗ۔

۸۹۰ ۔ ۸۹۱ : روایت ہے عروہ بن مضرس اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا آیا میں رسول اللہؐ کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے حضرتؐ نماز کو تو عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! میں آیا ہوں پہاڑوں سے طے کے جو ایک قبیلہ ہے اور میں نے خوب تھکایا اپنی اونٹنی کو یعنی دوڑانے سے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان کو یعنی جلد آنے میں اور کوئی پہاڑ یا ٹیلہ ریت کا نہ چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر کھڑا رہا میں وہاں یعنی عرفات کے خیال سے تو میرا حج ہوا یا نہیں؟ تو فرمایا رسول اللہؐ نے جو آ ملے ہماری اس نماز میں مزدلفہ میں اور وقوف کرے ہمارے ساتھ اور عرفات میں کھڑا ہو چکا اس سے پہلے رات کو یا دن کو سو پورا ہو چکا حج اسکا اور اتار ڈالے وہ اپنا مَیل کچیل یعنی احرام کھولے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۶۰۲ : بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْدِیْمِ الضَّعَفَۃِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ

باب: عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو پہلے روانہ کر دینے کے بیان میں

۸۹۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ۔

۸۹۲ : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ بھیجا مجھ کو محمد رسول اللہ ﷺ نے اسباب کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو۔

ف: اس باب میں عائشہ اور امّ حبیبہ اور اسماء اور فضل سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اسباب اور بار برداری کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو صحیح ہے مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے فضل بن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر کے ضعیفوں کو مزدلفے سے روانہ کر دیا رات ہی کو اور اس حدیث میں خطاء کی ہے کہ خطاء کی ہے مشاش نے اور زیادہ کیا اس میں عن الفضل ابن عباس اور روایت کی ابن جریر وغیرہ نے یہ حدیث عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے اور ذکر نہیں کیا اس میں فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا۔

۸۹۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۸۹۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے آگے روانہ کیا اپنے گھر کوضعیفوں یعنی لڑکے بالوں کو یعنی مزدلفہ سے منیٰ کو اور فرمایا کنکریاں نہ مارنا جب تک آفتاب نہ نکلے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کر دے لڑکے بالوں کو مزدلفہ سے منیٰ کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علماء اس حدیث کی رو سے کہ وہ لوگ جا کر کنکریاں نہ ماریں جب تک آفتاب نہ نکلے اور رخصت دی بعض علماء نے کہ کنکریاں مار لیں رات سے اور عمل نبی ﷺ کی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعیؒ کا۔

٦٠٣: بَابُ [ما جاء فی رمی یوم النحر ضحی]

باب: [نحر کے دن رمی کا بیان][1]

۸۹۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِیْ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔

۸۹۴: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے نبی ﷺ کنکریاں پھینکتے تھے نحر کے روز یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کو چاشت کے وقت یعنی دن چڑھے اور بعد اس کے اور دنوں میں زوالِ آفتاب کے بعد۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کنکریاں نہ مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے۔

٦٠٤: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب: اس بیان میں کہ مزدلفے سے آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹنا چاہیے

۸۹۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

۸۹۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے یعنی مزدلفے سے آفتاب نکلنے سے پہلے۔

ف: اس باب میں عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ ﷺ سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے۔

۸۹۶: عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ كُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

۸۹۶: روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم کھڑے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطابؓ نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلے اور کہتے تھے چمک جاتے ثبیر اور ثبیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دھوپ اس پر چمکتی تب روانہ ہوتے تھے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کیا پھر لوٹے حضرت عمرؓ آفتاب نکلنے سے پہلے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] اس جگہ پہ مترجم رحمہ اللہ نے لکھا تھا کہ مؤلف رحمہ اللہ نے ترجمہ نہیں لکھا ظاہراً یہ بات رمی کے بیان میں ہے۔ انتہیٰ قول المترجم۔ یہ اضافہ بندہ نے عربی نسخہ بیروت والے سے کیا ہے۔ (حافظ)

٦٠٥: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِیْ تُرْمٰی مِثْلَ حَصَی الْخَذَفِ

باب: چھوٹی کنکریاں مارنے کے بیان میں

٨٩٧: عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِی الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ۔

٨٩٧: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کنکریاں مارتے تھے جمروں کو مثل خذف کے اور خذف انگلیوں میں کنکریاں رکھ کر مارنے کو کہتے ہیں۔ مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے۔

ف: اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں ام جندب ازدیہ سے روایت کرتی ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمٰن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار ہے علماء نے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل خذف کے بارے۔

٦٠٦: بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّمْیِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

باب: بعد زوالِ شمس رمی کرنے کے بیان میں

٨٩٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِی الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

٨٩٨: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارتے جمروں کو بعد زوالِ شمس کے۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٠٧: بَابُ مَا جَآءَ فِی رَمْیِ الْجِمَارِ رَاكِبًا

باب: سوار ہو کر رمی کرنے کے بیان میں

٨٩٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا۔

٨٩٩: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے کنکریاں ماریں جمرے پر نحر کے دن سوار ہو کر۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اختیار کیا بعضوں نے کہ پیدل چلے جمار کی طرف اور تاویل اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی کسی دنوں میں آپ نے سوار ہو کر رمی کی ہوگی تا کہ لوگ آپ کو دیکھ کر سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علماء کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جواب آتی ہے۔

٩٠٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَمَی الْجِمَارَ مَشٰى اِلَيْهِ ذَاهِبًا وَّ رَاجِعًا۔

٩٠٠: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ جب کنکریاں مارتے تھے جمروں کو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی آتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے عبید اللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور بعضوں نے کہا سوار ہو کر جائے نحر کے روز اور پیدل جائے بعد اس کے کہا ابو عیسیٰ نے اور شاید جس نے ایسا کہا ہے منظور ہے اسے فرمانبرداری رسول اللہؐ کے فعل کی اس لئے کہ مروی ہے آپ سے کہ سوار ہو کر نحر کے روز رمی کی اور اس دن فقط جمرہ عقبہ کی رمی ہوتی ہے۔

۶۰۸: بَابُ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

باب: کیفیت میں رمی کے

۹۰۱: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَبْدُاللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَ جَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مِنْ هٰهُنَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

۹۰۱: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ جب آئے عبداللہ جمرہ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبے کی طرف اور کنکریاں مارنے لگے داہنے ابرو کے مقابل پھر ماریں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ عزوجل کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں ماری تھیں انہوں نے جن پر سورۂ بقرہ اتری تھی یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تخصیص سورۂ بقرہ کی شاید اس واسطے فرمائی کہ اس میں احکام حج بہت مذکور ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے اس باب میں فضل بن عباس اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابن مسعودؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور اختیار کیا ہے انہوں نے کہ کنکریاں مارے آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ اگر ممکن نہ ہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکے مارلے اگرچہ میدان کا بیچ نہ ہو۔

۹۰۲: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

۹۰۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ میں اللہ کی یاد کرنے کیلئے مقرر ہوا ہے یعنی تاکہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کا ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ میں جان فدا کرنا یاد آئے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۶۰۹: بَابُ مَا جَآءَ كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: رمی کے وقت لوگوں کے دھکیلنے کی کراہت میں

۹۰۳: عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَةٍ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔

۹۰۳: روایت ہے قدامہ بن عبداللہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کنکریاں مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے (اور) نہ مارنا تھا نہ ہانکنا تھا دھکیلنا تھا لوگوں کو اور نہ ہٹو بچو تھا۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث قدامہ بن عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ اسی روایت سے معلوم ہوتی ہے اور یہ سند حسن ہے صحیح ہے اور امین بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

۶۱۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْبُدْنَةِ وَالْبَقَرَةِ

باب: اُونٹ گائے میں شراکت کے بیان میں

۹۰۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۹۰۴: روایت ہے جابرؓ سے کہا ذبح کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائے اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائے میں سات آدمی شریک ہوئے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ یا ایک گائے سات آدمیوں کو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور مروی ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ قربانی میں ایک گائے کافی ہے سات آدمیوں کو اور اونٹ کافی ہے دس آدمیوں کو اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے اور ابن عباسؓ کی حدیث ہم اسی سند سے پہچانتے ہیں یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے۔

۹۰۵: عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَ كْنَافِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَ فِي الْجَزُوْرِ عَشْرَةً۔

۹۰۵: روایت کی ہم سے حسین بن حریث اور کئی لوگوں نے کہا سب نے روایت کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے علیا بن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا تھے ہم نبیؐ کے ساتھ سفر میں سو آ گئی عید اضحیٰ اور شریک ہو گئے ہم ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی۔ **ف:** کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے یہی مروی ہے حسین بن واقد سے۔

٦١١: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِشْعَارِ الْبُدْنِ — باب: قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں

مترجم کہتا ہے اشعار اسے کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے سے زخمی کر دیں اور حضرت ﷺ نے بھی اپنی قربانی کے اونٹوں کو اشعار کیا ہے اور عرب میں اس واسطے قربانی کے اونٹوں کو اشعار کیا کرتے تھے تا کہ کوئی قزاق وغیرہ اس کو نہ لوٹے اور اگر وہ راہ بھول جائیں تو پہنچا دیں۔

۹۰۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَ اَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشِّقِّ الْاَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ۔

۹۰۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اونٹنیوں کے گلوں میں ہار ڈالا دو جوتیوں کا اور زخمی کر دیا اونٹنیوں کی کوہان کو داہنی طرف سے ذوالحلیفہ میں پونچھ دیا خون اس کا۔

ف: اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نام ابو حسان اعرج کا مسلم ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ اشعار کرنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہا سنا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ روایت کی انہوں نے یہی حدیث پھر فرمایا کبھی نہ دیکھو اپنی عقل پر چلنے والوں کی بات اس لیے کہ اشعار سنت ہے اور کہنا ان کا بدعت ہے کہا سنا میں نے ابو سائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو چلتا تھا رائے پر کہ اشعار کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہے یعنی ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے اور مثلہ منع ہے تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے اشعار مثلہ میں داخل ہے کہا راوی نے سو دیکھا وکیع کو کہ بہت غصے میں آ گئے اور لال پیلے ہو گئے اور کہا میں کہتا ہوں تجھ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لائق ہے کہ قید کیا جائے اور پھر نہ چھوٹے جب تک باز نہ آئے اپنے قول سے۔ **مترجم:** کہتا ہے کہ یہ تو وکیع تھے کہ غصہ ہو کر فقط قید کے بیان پر

کفایت کیا اگر حضرت عمرؓ ہوتے تو اس بات پر اس کو قتل کرتے اور حقیقت میں معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سند لانی سفاہت کی نشانی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا ان کے غیر معصوم' حقیقت میں جو لوگ امام کے قول کو مخالف حدیث کے پا کر پھر اس کو قبول کرتے ہیں اور حدیث سے اکڑتے ہیں اور مذہب کی سند پکڑتے ہیں انہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے: وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا اور امام اس بات سے کیوں راضی ہوں گے وہ تو باعلی صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود حضرت ﷺ نے فرمایا: اَلْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَ يُصِيْبُ کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

٦١٢: بَابُ [اشتراء الهدى] ❶

باب: ہدی خریدنے کا بیان

٩٠٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى هَدْيَهٗ مِنْ قُدَيْدٍ۔

٩٠٧: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہ وہ ایک موضع ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں۔

مترجم: کہتا ہے کہ ہدی ساتھ زبر ہاء کے اور سکون دال کے ان چارپایوں کو کہتے ہیں جو ثواب کے لیے حرم میں ذبح کیے جائیں خواہ بکری ہو یا دنبہ یا بیل گائے بھینس اونٹ ہو اور عمر وغیرہ جو قربانی میں شرط ہے سو اس میں بھی ضرور ہے اور ہدی دو قسم واجب ہے اور تطوع یعنی نفل ہدی' واجب کی کئی قسمیں ہیں ہدی قران' ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور ہدی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہدیہ سے بندے کا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے یحییٰ بن یمان کی سند سے اور مروی ہے نافع سے کہ ابن عمرؓ نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ زیادہ صحیح ہے۔

٦١٣: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيْمِ

باب: مقیم کی تقلید ہدی کے بیان میں

٩٠٨: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ۔

٩٠٨: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے بٹے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے گلے کے ہار پھر نہ احرام باندھا آپؐ نے یا نہ حرام کیا آپؐ نے اپنے اوپر کسی چیز کو اور نہ چھوڑا کسی کپڑے کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب آدمی نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اس کا ارادہ حج کا ہے تو اس پر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز ہو حرام نہیں جب تک احرام نہ باندھے اور بعض عالموں نے کہا جب ہار ڈالے آدمی قربانی کے گلے میں تو واجب ہو گئی اس پر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر۔

٦١٤: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

٩٠٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ۔

٩٠٩: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا میں بٹا کرتی تھی ہار رسول اللہؐ کی قربانی کی بکریوں کے پھر آپ ﷺ محرم نہیں ہوتے تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہ بکریوں کے ہار ڈالنا چاہیے۔

❶ اس باب کا اضافہ بھی عربی نسخے سے کیا گیا ہے مترجم نسخے میں موجود نہیں تھا۔ (حافظ)

٦١٥: بَابُ مَا جَآءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ

باب: اِس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر راہ میں مرنے لگے تو کیا کرے؟

٩١٠: عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَهَا فَيَاْ كُلُوْهَا۔

٩١٠: روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہؐ! کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے؟ فرمایا آپ ﷺ نے ذبح کر دے اس کو اور ڈبو دے اس کی جوتی یعنی جو گلے میں تھی اس کے خون میں پھر چھوڑ دے کہ لوگ کھائیں اس کو۔

ف: اس باب میں ذویب ابی قبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنی نفل کی قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اس کا اور رفیق اس کے کوئی نہ کھائیں اس میں سے اور چھوڑ دے اور آدمیوں کے لیے کہ کھالیں اور یہی کفایت ہے اس کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ کہتے ہیں اگر کھالے اس میں سے کچھ تاوان دے جتنا کھایا ہو اور کہا بعض علماء نے جس نے کھائی نفل کی ہدی تو ضامن ہو یعنی اتنی قیمت کا۔

٦١٦: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ

باب: قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بیان میں

٩١١: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بُدْنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَ يْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ۔

٩١١: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک مرد کو قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے فرمایا آپؐ نے سوار ہو لے اس پر کہا اس نے یا رسول اللہؐ! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ فرمایا آپؐ نے تیسری بار یا چوتھی بار یعنی راوی کو شک ہے کہ تین بار سوار ہونے کو فرمایا چار بار اور اخیر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری۔ راوی کو شک ہے وَ يْحَكَ یا وَيْلَكَ۔

ف: اور اس باب میں علی اور ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی صحیح ہے حسن ہے اور رخصت دی ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کی اگر ضرورت ہو اس پر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا نہ چڑھے جب تک ایسا ہی بے قرار نہ ہو۔

٦١٧: بَابُ مَا جَآءَ بِاَيِّ جَانِبِ الرَّاْسِ يُبْدَاُ فِي الْحَلْقِ

باب: اِس بیان میں کہ سر منڈانا کدھر سے شروع کرے

٩١٢: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

٩١٢: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ ﷺ جمرے کو اور ذبح کیا قربانی کو پھر دی حجام کو داھنی جانب سر کی۔ سر مونڈی اس نے سو دیئے آپ ﷺ نے وہ بال ابا طلحہ کو پھر کی حجام کی طرف بائیں جانب سر کی سومنڈی (کترے) اس نے سو فرمایا آپ ﷺ نے تقسیم کر دان بالوں کو سب آدمیوں میں۔

مترجم: یہاں سے کوئی مو پرست مو پرستی کی دلیل نہ نکالے کہ حضرت نے تو وہ بال عنایت کیے یہ نہیں فرمایا کہ اس کو سجدہ کرو یا طواف کرو یا ہاتھ باندھ کر اس کے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجالاؤ کس لیے کہ یہ باتیں تو حضرت کے حیاتِ دنیا میں بھی خود حضرت کے ساتھ درست نہ تھیں کوئی آپ کا سجدہ یا رکوع یا قیام بجانہ لاتا تھا اب موئے مبارک کیونکر جائز ہوں گے جب کوئی شی کل کو جائز نہ ہو تو جزو کو کیونکر جائز ہو سکتی ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ موئے مبارک کو تبرک سمجھ کے رکھنا یہ خاصا حضرت ﷺ ہی کی ذاتِ مبارک کا تھا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اس کے بال تبرک سمجھے جائیں اور بھید اس میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اس دارِ فانی سے انتقال فرمانے کے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا موئے مبارک میں بھی ایک نوع کی حیات ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہوئے اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اس لیے کہ فقہ کا کلیہ ہے: ما تطع عن الحی فهو میت یعنی جو چیز جدا ہو یا کاٹی جائے زندہ سے وہ مردہ ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام سے اسی حدیث کی مانند یہ حدیث حسن ہے۔

٦١٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ

باب: سر منڈانے اور بال کتروانے کے بیان میں

۹۱۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ الْمُقَصِّرِيْنَ۔

۹۱۳: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے سر منڈایا رسول اللہؐ نے اور منڈایا ایک گروہ نے صحابہ کرامؓ سے اور بال کتروائے بعضوں نے کہا ابن عمرؓ نے کہ رسول اللہؐ نے دعا کی کہ اللہ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور ام حصین کے بیٹے اور مارب اور ابوسعید اور ابومریم اور حبشی بن جنادہ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مختار یہی ہے کہ سر منڈائے مرد اور اگر بال کترا لے تو بھی جائز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق کا۔

٦١٩: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

باب: اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے

۹۱۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا۔

۹۱۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورت کو سر منڈانے سے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے خلاف سے مانند اسی روایت کے اور نہیں ذکر کیا حضرت علیؓ کا کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت علیؓ کی اس میں اضطراب ہے۔ روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ واجب نہیں عورت پر سر منڈانا بلکہ اس کو بال کتروانا واجب ہے۔

٦٢٠: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ اَوْ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَرْمِيَ

باب: اس کے بیان میں جو سر منڈوائے قبل ذبح کے یا ذبح کرے قبل کنکر مارنے کے

۹۱۵ ـ ۹۱۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ وَ سَاَلَهُ اٰخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلاَ حَرَجَ۔

۹۱۵ ـ ۹۱۶: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے سر منڈایا قبل قربانی ذبح کرنے کے تو آپؐ نے فرمایا اب ذبح کرلو کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے پوچھا کہ میں نے ذبح کیا قبل کنکر مارنے کے فرمایا آپ نے اب کنکر مارلو کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جب کسی نسک کو یعنی رمی یا ذبح وغیرہ میں کسی کو کسی پر مقدم کردے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ مترجم: کہتا ہے نحر کے دن چار چیزیں اس ترتیب سے کرنا چاہیے پہلے منا میں پہنچ کر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ بیان اس کا اوپر گزرا ذبح کرے پھر سر منڈائے یا بال کتروائے پھر مکہ میں جا کر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے امام شافعی اور احمد بھی انہیں میں ہیں یعنی اگر ان میں کچھ آگے پیچھے ہو جائے تو دم لازم نہیں ہوتا۔ چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مراد حرج نہ ہونے سے یہ ہے کہ گناہ نہیں ہوتا' بھول چوک معاف ہو جاتی ہے کہ واجب نہیں کہ قربانی واجب نہ ہو۔ چنانچہ امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کا یہی مذہب ہے اگر ترتیب میں کچھ فرق ہو تو دم یعنی قربانی لازم آتی ہے اور چاہیے کہ ایک بکری یا مانند اس کے ذبح کرے اور طیبی نے ابن عباس سے یہی مضمون روایت کیا۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی۔

٦٢١: بَابُ مَا جَآءَ فِي الطِّيْبِ عِنْدَالْاِحْلاَلِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

باب: اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے وقت قبل طواف زیارت کے خوشبو لگانا جائز ہے

۹۱۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔

۹۱۷: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام باندھنے کے اور نحر کے دن یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ قبل طوافِ افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اس میں مشک بھی تھا۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے جمرہ عقبہ کی نحر کے دن اور ذبح کر چکا قربانی اور سر منڈایا یا بال کتروائے تو حلال ہوگئیں اس کو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

٦٢٢: بَابُ مَا جَآءَ مَتٰى يُقْطَعُ

باب: اس بیان میں کہ لبیک پکارنا

التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

حج میں کب موقوف کرے

۹۱۸: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۹۱۸: روایت ہے فضل بن عباسؓ سے کہا پیچھے بٹھا لیا مجھ کو سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ تک پھر برابر آپ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو۔

ف: اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک نہ چھوڑے جب تک رمی جمرہ نہ کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۶۲۳: بَابُ مَا جَآءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

باب: اِس بیان میں کہ عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے؟

۹۱۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اَنَّهٗ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ۔

۹۱۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنی کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارنے کو عمرہ میں جب بوسہ دیتے حجر اسود کو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ معتمر لبیک پکارنا موقوف نہ کرے جب تک حجر اسود کو بوسہ نہ دے اور بعضوں نے کہا جب مکے کے مکانوں کے متصل پہنچ جائے تو لبیک موقوف کر دے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا۔

۶۲۴: بَابُ مَا جَآءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کو طوافِ زیارت کرنے کے بیان میں

۹۲۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ۔

۹۲۰: روایت ہے ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف زیارت میں رات تک۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی بعض علماء نے تاخیر کرنے میں طواف زیارت میں رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگوں نے کہ طوافِ زیارت کر لے نحر کے دن یعنی رات نہ ہونے دے اور بعضوں نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام منیٰ تک تاخیر کرے۔

۶۲۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

باب: ابطح میں اُترنے کے بیان میں

۹۲۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ۔

۹۲۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب اترتے ابطح میں اور ابطح ایک مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان میں (محصب بھی اسی کو کہتے ہیں)۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے

ہم نہیں جانتے اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن عمرؓ سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے اترنا ابطح میں مگر واجب نہیں جو چاہے اترے۔ کہا شافعی نے اترنا ابطح کا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں ہے وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے ہیں۔

۹۲۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۲۲: روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا ابطح میں اترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے تحصیب کے معنی محصب میں اترنا ہے اور محصب ابطح کو کہتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٢٦: بَابٌ

باب:

۹۲۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَبْطَحَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ۔

۹۲۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینے کو آسان تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام سے جو بیٹے ہیں عروہ کے حدیث مذکور کے مانند۔

٦٢٧: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَجِّ الصَّبِيِّ

باب: لڑکے کے حج کے بیان میں

۹۲۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَفَعَتْ اِمْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

۹۲۴: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے اٹھایا ایک عورت نے اپنے لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج صحیح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! اور ثواب تجھ کو ملے گا۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث جابرؓ کی غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے قزعہ بن سوید باہلی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبیؐ سے مرسلاً بھی۔

۹۲۵: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَجَّ اَبِيْ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ۔

۹۲۵: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا انہوں نے مجھ کو لے کر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور میں سات برس کا لڑکا تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اجماع ہے علماء کا لڑکا اگر صغر سنی میں حج کر چکا ہو تو اس کا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب تک جوانی میں حج نہ کرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اس نے حج کیا حالت غلامی میں تو وہ کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نہ کرے حالت آزادی میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۹۲۶ ـ ۹۲۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّيْ عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِيْ عَنِ الصِّبْيَانِ۔

۹۲۶ ـ ۹۲۷: روایت ہے جابرؓ سے کہا جب ہم نے حج کیا نبی ﷺ کے ساتھ تو لبیک پکارتے تھے عورتوں کی طرف سے اور کنکر پھینک دیتے تھے لڑکوں کی طرف سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور اجماع ہے علماء کا کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا لبیک نہ پکارے مگر مکروہ ہے اس کو آواز بلند کرنا لبیک میں۔

٦٢٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الْمَيِّتِ

باب: میت اور بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

۹۲۸: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَايَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ قَالَ حُجِّيْ عَنْهُ۔

۹۲۸: روایت ہے فضل بن عباسؓ سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خثعم سے کہا یا رسول اللہؐ! البتہ میرے باپ کو پالیا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حج کر اس کی طرف سے۔

ف: اس باب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فضل بن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے بھی اور مروی ہے سنان بن عبداللہ جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، سو پوچھی میں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری سے، تو فرمایا انہوں نے سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباسؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا محمد نے شاید یہ حدیث ابن عباسؓ نے فضل بن عباسؓ سے سنی ہو اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوں اور سوا فضل کے اور کسی سے بھی سنی ہو پھر مرسل بیان کیا اس کو ابن عباسؓ نے اور نہ ذکر کیا اس کا جس سے سنی تھی۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور صحیح ہوئی ہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ آدمی حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالکؒ نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اس کی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ حج کرے زندہ کی طرف سے جبکہ ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج کی نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا۔

٦٢٩: بَابٌ مِنْهُ

باب: دوسرا اسی بیان میں

۹۲۹: عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ۔

۹۲۹: روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہؐ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری کی تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ بجا لا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمرہ مذکور ہوا ہے اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے اور ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۹۳۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ

۹۳۰: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میری ماں مر گئی ہے اور حج نہیں کیا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے فرمایا ہاں حج کر اس کی

عَنْهَا۔

طرف سے۔ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۶۳۰: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرَةِ اَوَ اجِبَةٌ هِیَ اَمْ لَا

باب: اِس بیان میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

۹۳۱: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِیَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرُوْا هُوَ اَفْضَلُ۔

۹۳۱: روایت ہے جابرؓ سے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ کیا عمرہ واجب ہے فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا کہ عمرہ واجب نہیں اور کہتے ہیں کہ حج دو ہیں ایک بڑا کہ نحر کے دن ہوتا ہے دوسرا وہ جسے عمرہ کہتے ہیں وہ چھوٹا حج ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ سنت سے ثابت ہے ہم کسی کو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو اس نے عمرہ کے ترک کرنے والے کو اور کوئی روایت ثابت نہیں کہ وہ نفل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں اور ہم کو پہنچا ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہ وہ اس کو واجب کہتے ہیں۔

۶۳۱: بَابٌ مِنْهُ

باب: دوسرا اِسی بیان میں

۹۳۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

۹۳۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک۔

ف: اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اور ایسا ہی کا شافعی اور احمد اور اسحٰق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے حج کے مہینوں میں عمرے کی اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں کہ لائق نہیں لبیک پکارنی حج کے ساتھ مگر انہی مہینوں میں اور مہینے حرام کے رجب اور ذوی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اسی طرح روایت کی اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے۔

۶۳۲: بَابُ مَا جَآءَ فِی ذِکْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

باب: عمرے کی فضیلت میں

۹۳۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ تُکَفِّرُهَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

۹۳۳: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلہ نہیں سوا جنت کے۔ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۶۳۳: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِیْمِ

باب: تنعیم سے عمرہ لانے کے بیان میں

۹۳۴: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ

۹۳۴: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ بَكْرٍ اَنْ يُّعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ۔

عبدالرحمٰن کو کہ عمرہ کا احرام بندھوالائیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تنعیم سے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٣٤: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

باب: جعرانہ سے عمرہ لانے کے بیان میں

۹۳۵: عَنْ مُحَرِّشِ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلاً مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلاً فَقَضٰى عُمْرَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰى جَاءَ مَعَ الطَّرِيْقِ طَرِيْقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهٗ عَلَى النَّاسِ ۔

۹۳۵: روایت ہے محرش کعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے رات کو عمرے کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر رات ہی کو نکل گئے مکہ سے اور صبح کی جعرانہ میں جیسے کوئی رات کا رہنے والا ہو یعنی دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہو کہ حضرت رات کو یہیں رہے پھر جب آفتاب ڈھل گیا دوسرے دن تو نکلے سرف کے میدان میں یہاں تک کہ آئے اس راہ میں جہاں دو راستے جمع ہوئے ہیں بطن سرف میں اسی سبب سے پوشیدہ رہا ان کا عمرہ لوگوں پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم محرش کعبی کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پاتے سوا اس حدیث کے۔

٦٣٥: بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

باب: رجب میں عمرہ کرنے کے بیان میں

۹۳۶: عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْ رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ۔

۹۳۶: روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمرؓ سے کس مہینے میں عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ تو کہا انہوں نے عمرہ کیا حضرتؐ نے رجب میں تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کوئی عمرہ نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر ابن عمرؓ ان کے ساتھ تھے اور کبھی عمرہ نہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بخاری سے رحمت کرے اللہ ان پر کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ نبیؐ نے چار عمرے کیے ایک ان میں سے رجب میں تھا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

٦٣٦: بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ

باب: ذی قعد میں عمرہ کرنے کے بیان میں

۹۳۷ - ۹۳۸: عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ۔

۹۳۷ - ۹۳۸: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ذی قعد کے مہینے میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

٦٣٧: بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ
باب: رمضان میں عمرہ کرنے کے بیان میں

۹۳۹: عَنْ اُمِّ مَعْقَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

۹۳۹: روایت ہے ام معقل سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ایک عمرہ رمضان میں برابر ہے ایک حج کے۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے اور وہب بن خنبش سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور ان کو ہرم بن خنبش بھی کہتے ہیں کہا بیان (نام ہے راوی کا) اور جابر نے روایت کی ہے شعبی سے وہ روایت کرتے ہیں وہب بن خنبش سے اور کہا داؤد نے روایت ہے اودی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبہ سے وہ ہرم بن خنبش سے اور وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے اور حدیث ام معقل کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد اور اسحٰق نے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرہ رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب میں کہا اسحٰق نے معنی اس حدیث کے ایسے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قل ہو اللہ احد پڑھے ایک بار اس نے ثلث قرآن پڑھا یعنی ثواب میں دونوں برابر ہیں۔

٦٣٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِي يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ اَوْ يَعْرَجُ
باب: اس کے بیان میں کہ لبیک پکارے حج کی پھر زخمی یا لنگڑا ہو جائے

۹۴۰: عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ۔

۹۴۰: روایت ہے عکرمہ سے کہا روایت کی مجھ سے حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا اور وہ احرام حج کا باندھ چکا تھا تو اس کا احرام کھل گیا تو اس پر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی میں نے یہ حدیث ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے تو کہا ان دونوں نے کہ سچ ہے۔

ف: روایت کی ہم سے اسحٰق بن منصور نے انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے حجاج سے مثل اس کے کہا اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج صواف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو بیٹے ہیں سلام کے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث اور حجاج بن صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ ہیں حافظ ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند۔

٦٣٩: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ
باب: حج میں شرط کرنے کے بیان میں

۹۴۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ

۹۴۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ضباعہ زبیر کی بیٹی آئیں نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا کیا شرط لگاؤں

اللّٰهِ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَیْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِیْ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ مَحِلِّیْ مِنَ الْاَرْضِ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ۔

اپنی نیت میں یعنی کسی عذر سے شاید رکھنا ہو تو اس کی شرط اوّل ہی سے لگاؤں تو فرمایا آپ ﷺ نے ہاں! شرط لگاؤ کہا انہوں نے کیونکر (کیسے) کہوں میں؟ فرمایا آپ ﷺ نے کہہ تو لبیک سے تحبسنی تک یعنی حاضر ہوں میں اے اللہ! حاضر ہوں جگہ میرے احرام کھولنے کی وہی ہے زمین سے جہاں سے تو مجھے روک دے۔

ف: اس باب میں جابر اور عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جائز رکھتے ہیں شرط لگانا حج میں اور کہتے ہیں اگر شرط لگا دے اور پھر بیمار ہو جائے یا معذور ہو تو جائز ہے اس کو احرام کھول ڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضے لوگ شرط لگانا حج میں جائز نہیں کہتے اور کہتے ہیں کہ اگر شرط بھی لگائے تو بھی اس کو احرام کھولنا نہیں پہنچتا اور ان کے نزدیک شرط لگانا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔

۶۴۰: بَابٌ مِنْهُ

باب: دوسرا اسی بیان میں

۹۴۲: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَ یُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِی الْحَجِّ وَ یَقُوْلُ اَلَیْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِیِّكُمْ۔

۹۴۲: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ انکار کرتے تھے شرط لگانے سے حج میں اور فرماتے تھے کافی نہیں تم کو سنت اپنے نبی ﷺ کی۔

ف: یعنی آپ نے شرط نہیں لگائی اور حدیبیہ میں جب روکے گئے احرام کھول ڈالا پھر سال آئندہ قضا کیا عمرہ کو۔

۶۴۱: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمَرْأَةِ تَحِیْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

باب: اس عورت کے بیان میں جسے بعد طوافِ افاضہ کے حیض آ جائے

۹۴۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِیَّةَ بِنْتَ حُیَیٍّ حَاضَتْ فِیْ اَیَّامِ مِنًی فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِیَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَا اِذًا۔

۹۴۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ صفیہ بیٹی حیی کی حائضہ ہوگئی ہیں۔ ایامِ منیٰ میں سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہم کو روکنے والی ہے سو عرض کیا لوگوں نے کہ وہ طوافِ افاضہ کر چکی ہیں۔ تب فرمایا آپ ﷺ نے اب رکنے کی ضرورت نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب طوافِ افاضہ کر چکی ہو اور پھر حائضہ ہو جائے تو اس پر واجب نہیں کہ طوافِ وداع کے لیے ٹھہرے اور طہر کا انتظار کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۹۴۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ فَلْیَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ اِلَّا الْحُیَّضَ وَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۴۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر میں بیت اللہ سے ہو کر جائے یعنی طوافِ وداع کرے مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ ﷺ نے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

٦٤٢: بَابُ مَا جَآءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

باب: اِس بیان میں کہ حائضہ کون کونسے مناسک حج ادا کرے؟

۹۴۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

۹۴۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا میں حائضہ ہوئی جب میں مکے کو پہنچی تو حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ ادا کروں میں تمام مناسک حج کے سوا طواف خانہ کعبہ کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حائضہ ادا کرے تمام مناسک کو سوا طواف خانہ کعبہ کے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند سے بھی۔

۹۴۵ (ل): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النُّفَسَاءَ وَ الْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَ تُحْرِمُ وَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرَ۔

۹۴۵ (ل): روایت ہے ابن عباسؓ سے وہ مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو نبی تک کہ فرمایا آپؐ نے کہ نفاس اور حیض والی عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور ادا کرے تمام مناسک حج کے یعنی موقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ سوا اسکے کہ طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا جب تک پاک نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

٦٤٣: بَابُ مَا جَآءَ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ

باب: اِس بیان میں کہ حاجی اور معتمر اخیر میں خانہ کعبہ سے ہوکر روانہ ہو

۹۴۶: عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُخْبِرْنَا بِهٖ۔

۹۴۶: روایت ہے حارث بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو حج کرے اس گھر کا یا عمرہ لائے تو اخیر میں اس گھر سے ہو کر جائے یعنی آخر میں طوافِ وداع کر لے تو فرمایا ان سے حضرت عمرؓ نے زمین پر گرا تو اپنے ہاتھوں سے یعنی تو نے برا کیا سنی تو نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے اور خبر نہ کی تو نے ہم کو اس کی۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حارث کی غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مثل اور خلاف حجاج کے بھی بیان کیا بعضوں نے اسی سند سے۔

٦٤٤: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَاحِدًا

باب: طوافِ قارن کے بیان میں

۹۴۷: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

۹۴۷: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلایا حج و عمرہ کو یعنی قران کیا۔ پس ایک ہی طواف کیا دونوں کے لئے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہؓ وغیرہم کا کہتے ہیں قارن ایک ہی طواف کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

۹۴۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةَ اَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ مِنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

۹۴۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو احرام باندھے حج اور عمرہ دونوں کا یعنی قران کرے کافی ہے اس کو ایک طواف اور ایک سعی دونوں سے یہاں تک کہ حلال ہو ان دونوں سے یعنی بعد طواف و سعی کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے فقط دراوردی نے اس کو روایت کیا ان لفظوں سے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے اور مرفوع نہیں کہا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

٦٤٥: بَابُ مَا جَآءَ اِنْ يَمْكُثَ لْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلٰثًا

باب: اس بیان میں کہ مہاجر مدینہ منیٰ سے لوٹنے کے بعد مکے میں تین دن ٹھہرے

۹۴۹: عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِيْ مَرْفُوْعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا۔

۹۴۹: روایت ہے علاء بن حضرمی سے یعنی مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ٹھہرے مہاجر بعد ادا کرنے نسک حج کے مکے میں تین دن۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اور طرح سے اس سند سے مرفوعاً۔

٦٤٦: بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

باب: ان دعاؤں کے بیان میں جو حج و عمرہ سے لوٹتے وقت پڑھی جاتی ہیں

۹۵۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْ فَدًا مِنَ الْاَرْضِ اَوْشَرَفًا كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

۹۵۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ جب پھرتے جہاد سے یا حج اور عمرہ سے پھر چڑھتے کسی بلند زمین پر یا کسی اور اونچی چیز پر تو کہتے اللہ اکبر تین بار پھر کہتے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی اس کا شریک نہیں اسی کو ہے سلطنت اور تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں رجوع کرنے والے عبادت کرنے والے سیر کرنے والے اپنے ہی رب کی تعریف کرنے والے پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دے دی لشکروں کو اکیلے۔

ف: اس باب میں براء اور عازب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦٤٧: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ

باب: محرم کے بیان میں جو احرام

يَمُوْتُ فِيْ اِحْرَامِهٖ

میں مر جائے

۹۵۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلًا سَقَطَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُهِلُّ اَوْ يُلَبِّيْ۔

۹۵۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے سفر میں سو دیکھا ایک مرد کو کہ گر پڑا اپنے اونٹ پر سے سو ٹوٹ گئی اسکی گردن اور مر گیا وہ محرم تھا سو فرمایا رسول اللہؐ نے نہلاؤ اس کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور کفن دو اسی کے دونوں کپڑوں میں یعنی جو احرام میں پہنے تھا اور نہ چھپاؤ اسکا سر اسلئے کہ وہ تو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا لبیک پکارتا ہوا۔ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے یُهِلُّ فرمایا: ایُلَبِّیْ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضے علماء نے کہا جب محرم مر گیا تو اس کا احرام ٹوٹ گیا اور اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیے جیسا غیر محرم کے ساتھ کرتے ہیں۔

٦٤٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِيْ عَيْنَهٗ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ

باب: اِس بیان میں کہ محرم کی اگر آنکھ دُکھے تو ایلوے کا ضماد (لیپ) کرے

۹۵۲: عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْ هُمَا بِالصَّبْرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَضْمِدْ هُمَا بِالصَّبْرِ۔

۹۵۲: روایت ہے نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دُکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے سو پوچھا انہوں نے ابان بن عثمان سے تو فرمایا انہوں نے لیپ کر دو اس پر ایلوے کا کہ میں نے سنا ہے عثمان بن عفانؓ سے وہ ذکر کرتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لیپ کر دو دُکھتی آنکھوں پر ایلوے کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر محرم کچھ دوا لگائے مگر اس میں خوشبو نہ ہو۔

٦٤٩: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَاْسَهٗ فِيْ اِحْرَامِهٖ مَا عَلَيْهِ

باب: اِس بیان میں کہ محرم احرام میں سر منڈوائے تو اس پر کیا چیز واجب ہے

۹۵۳: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ هٰذِهٖ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِانْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ اَوِ اذْبَحْ شَاةً۔

۹۵۳: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ نبی ﷺ ان پر سے گزرے حدیبیہ میں مکے میں داخل ہونے سے پہلے اور کعب احرام باندھے ہوئے تھے اور آگ سلگاتے تھے ہنڈیا کے نیچے اور جوئیں ان کے مُنہ پر چلی آتی تھیں۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا اذیت دیتی ہیں تجھ کو یہ جوئیں تیری عرض کیا ہاں سو فرمایا آپ نے سر منڈا ڈال اور کھانا کھلا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزہ رکھ تین دن یا ایک قربانی کر کہا ابن ابی نجیح نے اپنی روایت میں اَنْسُكْ نَسِيْكَةً کے عوض

اِذْبَحْ شَاةً یعنی ذبح کر ایک بکری۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب بال مونڈے یا کپڑے پہنے جو اس کو جائز نہیں احرام میں پہننا یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ واجب ہے جیسا اوپر مروی ہو چکا ہے نبی ﷺ سے۔

٦٥٠: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَآءِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا

باب: اِس بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں

٩٥٤: عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا ۔

٩٥٤: روایت ہے ابی البداح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عدی سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی چرواہوں کو کہ کنکریاں ماریں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے ابن عیینہ نے اور روایت کیا مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے چرواہوں کو کہ رمی کریں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

٩٥٥: عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُعَاةِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمَ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهُ فِيْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهُ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ ۔

٩٥٥: روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے چرانے والوں کو رات کو نہ رہنے کی یعنی منیٰ میں اس طرح کی رمی کر لیں نحر کے دن پھر اکٹھا کر لیں دو دن کی رمی یوم نحر کے بعد پس رمی کر لیں ایک دن میں ان دونوں کی کہا مالک نے گمان کیا میں نے کہ کہا راوی نے کہ پہلے دن رمی کرے پھر رمی کرے دن کو کوچ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے جو مروی ہے عبداللہ بن ابی بکر سے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ اجازت دی آنحضرت ﷺ نے کہ رات کو نہ رہیں منیٰ میں چرانے والے منیٰ میں تشریق کی راتوں میں اور اجازت دی کہ کنکریاں ماریں عید کے دن جمرۂ عقبہ پر فقط پھر اس کے بعد دو دن کی رمی ایک دن میں کر لیں یعنی گیارہویں' بارہویں کی رمی گیارہویں کو کر لیں اور امام مالک رحمہ اللہ کا گمان یہی ہے کہ راوی نے ایسا ہی کہا یا گیارہویں' بارہویں کی رمی بارہویں کو کر لیں باقی رہی چھوٹی رمی وہ بھی چاہیں تو یوم النفر میں کر لیں یا چھوڑ دیں کہ اس کا چھوڑنا بھی جائز ہے۔

٦٥١: بَابٌ

باب:

٩٥٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ

٩٥٦: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ علیؓ آئے رسول اللہؐ کے پاس یعنی حجۃ الوداع میں تو فرمایا آپؐ نے تم نے کیونکر لبیک پکاری یعنی قران یا افراد یا تمتع کی کہا علیؓ نے لبیک پکاری میں نے ویسے ہی جیسے لبیک رسول اللہؐ کی۔ فرمایا آپ نے اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں احرام

مَعِي هَدْيًا لَأَحْلَلْتُ۔

کھول ڈالتا۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

۶۵۲: بَابٌ

باب:

۹۵۷: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

۹۵۷: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن حج کا کون ہے آپ نے فرمایا دن نحر کا۔

ف: مترجم: یہاں سے بیوقوفی ان عوام کالانعام کی ظاہر ہوگئی جو کہتے ہیں کہ حج اکبر وہ ہے کہ جس کا عرفہ بروز جمعہ واقع ہو۔

۹۵۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۹۵۸: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور راوی نے اس مرکو مرفوع نہیں کیا۔

ف: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحٰق کی روایت سے جو مرفوع ہے کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا کئی حافظانِ حدیث نے ابی اسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علیؓ سے موقوفاً۔

۶۵۳: بَابٌ

باب:

۹۵۹: عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ۔

۹۵۹: روایت ہے ابن عبید بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ابن عمر ٹھہرتے تھے دو رکنوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی پر سو کہا میں نے ان سے اے ابا عبدالرحمٰن تم ٹھہرے ہو دو رکنوں پر ایسا ٹھہرنا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو نبی ﷺ کے کہ ایسا ٹھہرتا ہو دو رکنوں پر سو فرمایا انہوں نے کیوں نہ کروں میں ایسا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ چھونا ان دونوں کا کفارہ ہے گناہوں کا اور سنا میں نے حضرت ﷺ کو فرماتے تھے جس نے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور گنا اس کو برابر ہے ایک غلام آزاد کرنے کے اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا آدمی کوئی قدم یعنی طواف میں اور نہ اٹھاتا ہے دوسرا قدم مگر مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے ایک گناہ اور لکھتا ہے ایک نیکی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے۔

۶۵۴: بَابٌ

باب:

۹۶۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

۹۶۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ کے گرد مثل نماز کے ہے مگر یہ کہ اس میں کلام کرتے ہو تم سو جو کوئی کلام کرے تو نہ بولے مگر اچھی بات۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے ابن طاؤس وغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں طاؤس سے وہ ابن عباس سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے اور ہم مرفوع نہیں جانتے اس کو مگر عطا ابن سائب کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کہتے ہیں مستحب ہے کلام نہ کرے آدمی طواف میں مگر بضرورت یا ذکر خدائے تعالیٰ ہو یا علم کی بات۔

٦٥٥: بَابٌ

۹٦١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ۔

۹٦٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ۔

باب:

۹٦١: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا قیامت کے دن اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھے گا ان سے ایک زبان ہوگی کہ بولے گا اس سے گواہی دے گا اس کے ایمان کی جس نے بوسہ دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۹٦٢: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ تیل لگاتے تھے احرام میں اور وہ غیر مقتت (یعنی بغیر خوشبو والا زیتون کا تیل) تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں تو غیر مقتت بے خوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فرقد سنجی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے فرقد سنجی میں اور روایت کی ہے ان سے لوگوں نے۔

٦٥٦: بَابٌ

۹٦٣: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَآءِ زَمْزَمَ وَ تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ۔

باب:

۹٦٣: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ وہ اٹھاتی تھیں آبِ زمزم کو یعنی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں تبرکاً اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اٹھاتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

٦٥٧: بَابٌ

۹٦٤: عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ۔

باب:

۹٦٤: روایت ہے عبدالعزیز بن رفیع سے کہا انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے بیان کرو مجھ سے جو یاد کیا ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کو ظہر کہاں پڑھی حضرت ﷺ نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس نے منیٰ میں، پھر کہا میں نے عصر کہاں پڑھی آپ نے جس دن کوچ کیا مکے سے کہا انس نے ابطح میں اور تحقیق اوپر گزری۔ پھر کہا انس نے تم وہاں نماز پڑھو جہاں پڑھیں تمہارے امیر الحاج یعنی یہ دونوں نمازیں دونوں مقاموں میں پڑھنا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہے اسحٰق ارزق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب جنازہ کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۶۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی ثَوَابِ الْمَرِیْضِ

باب: بیماری کے ثواب کے بیان میں

۹۶۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْکَةٌ فَمَا فَوْقَھَا اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَةً۔

۹۶۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنچتی ہے مؤمن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھ کر مگر بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ۔

ف: اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابوعبیدہ بن جراح اور ابوہریرہ اور ابوامامہ اور ابی سعید اور انس اور عبداللہ بن عمر اور اسد بن کرز اور جابر اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ ؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۶۶: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ﹿالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ شَیْءٍ یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَاحَزَنٍ وَلَاوَصَبٍ حَتَّی الْھَمُّ یَھُمُّہٗ اِلَّایُکَفِّرُ اللّٰہُ بِہٖ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ۔

۹۶۶: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں پہنچتا مؤمن کو درد یا غم یا دُکھ یہاں تک کہ فکر بھی کہ اس کو پریشان کرے مگر اتار (مٹا) دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے گناہ کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں کہا اور سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے میں نے نہیں سنا کسی روایت میں کہ فکر سے گناہ اترتے ہوں مگر اسی روایت میں اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۶۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ

باب: بیمار پرسی کے بیان میں

۹۶۷ ـ ۹۶۸: عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاہُ

۹۶۷ـ۹۶۸: روایت ہے ثوبان سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا البتہ مسلمان جب تک عیادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی برابر چنتا رہا ہے کھجوریں

الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ۔ جنت کی۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ اور انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابوغفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور سنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے جس نے روایت کی یہ حدیث ابی الاشعث سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسماء سے روایت کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ قِيْلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا یعنی پوچھا صحابیوں نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا آپ نے اس کا میوہ چننا ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے خالد کی حدیث کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی الاشعث کا اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کی۔

۹۶۹: عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِيْ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْحُسَيْنِ نَعُوْدُهٗ فَوَجَدْنَا عِنْدَهٗ اَبَا مُوْسٰى فَقَالَ عَلِيٌّ اَعَائِدًا جِئْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۹۶۹: روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پکڑا علیؓ نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسینؓ کی عیادت کریں سو پایا ہم نے ان کے پاس ابوموسیٰ کو اور کہا علیؓ نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابو موسیٰ یا زیارت کو؟ کہا انہوں نے میں عیادت کو آیا ہوں تو کہا علیؓ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مسلمان کی دن کے شروع میں مگر مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اوّل شب میں تو مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوگا اس کے لئے ایک باغ جنت میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علیؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور بعضوں نے اس کو موقوف روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید بن علاقہ ہے۔

٦٦٠ : بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيْ لِلْمَوْتِ

باب: اس بیان میں کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے

۹۷۰: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَالَقِيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا اَجِدُ

۹۷۰: روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا گیا میں خباب کے پاس اور انہوں نے داغ دیئے تھے اپنے پیٹ میں یعنی کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خباب نے میں کسی کو نہیں جانتا نبی ﷺ کے صحابیوںؓ میں سے کہ اس پر آئی ہوں بلائیں جیسی مجھ پر آئیں اور میں تھا زمانے میں رسول

دِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ نَاحِيَةِ بَيْتِيْ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا وَلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰى اَنْ يَّتَمَنَّى الْمَوْتُ لَتَمَنَّيْتُ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پاتا تھا ایک درہم اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر منع نہ کیا ہوتا ہم کو رسول اللہؐ نے موت کی آرزو کرنے سے تو البتہ میں آرزو کرتا یعنی روپے پیسے کے بہت ہونے کے ڈر سے آرزو موت کی کرتا اور یہ ان کا کمالِ زہد تھا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث خباب کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اس پر آیا ہو بلکہ چاہیے ایسا کہے: اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَاكَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ یعنی یا اللہ! جیتا رکھ مجھ کو جب تک جینا میرا بہتر ہے اور وفات دے مجھ کو جب میری وفات بہتر ہو۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث' کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٦١: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيْضِ

باب: مریض کے لئے تعوذ کے بیان میں

۹۷۱ - ۹۷۲ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنِ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔

۹۷۱-۹۷۲: روایت ہے ابی سعید سے کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا محمدؐ! کیا تم بیمار ہو گئے؟ تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں تو پڑھی جبرئیل نے یہ دعا بسم اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ سے وہ چیز جو تجھے تکلیف دے اور جھاڑتا ہوں فساد ہر ناپاک ذات کا اور حاسد کی نظر یعنی ٹوک کا اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ کو اور اللہ شفا دے تجھ کو۔

۹۷۳: عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَااَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاْسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشَافِيْ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سَقَمًا۔

۹۷۳: روایت ہے عبدالعزیز بن صہیب سے کہا داخل ہوا میں اور ثابت بنانی انس بن مالکؓ کے پاس تو کہا ثابت نے اے ابا حمزہ! میں بیمار ہوا سو کہا انس نے کیا نہ پھونکوں میں تم پر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے ضرور پھونکئے تو پڑھا انس نے اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ اے اللہ! آدمیوں کے پالنے والے بیماریوں کے دور کرنے والے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا دینے والا نہیں مگر تو ایسی شفا دے کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری۔

ف: اس باب میں انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابوسعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور پوچھی میں نے ابوزرعہ سے یہ حدیث اور کہا میں نے ان سے روایت عبدالعزیز کی جو مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبدالعزیز کی جو انسؓ سے مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے [illegible] عبدالعزیز کی جو [illegible] سے مروی ہے تو [illegible] زرعہ نے دونوں صحیح ہیں کہ خبر دی ہم کو عبدالصمد بن عبدالوارث انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عبدالعزیز بن

صہیب سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے۔

٦٦٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب: وصیت کی ترغیب میں

۹۷۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ۔

۹۷۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ضرور ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گزریں اس پر دو راتیں اور اس کو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اسکی لکھی رہے اسکے پاس۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦٦٣: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

باب: تہائی یا چوتھائی مال میں وصیت کرنے کے بیان میں

۹۷۵: عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَا لِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَازِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

۹۷۵: روایت ہے سعد بن مالکؓ سے کہ بیمار پرسی کو آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں بیمار تھا سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم نے وصیت کی؟ میں نے کہا ہاں! پوچھا آپ ﷺ نے کتنے مال کی وصیت کی؟ کہا میں نے سب مال کی کہ خرچ کیا جائے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پوچھا آپ ﷺ نے کیا چھوڑا تم نے اپنی اولاد کے لئے؟ میں نے کہا وہ امیر ہیں مال والے تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسویں حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لئے چھوڑ دو کہا انہوں نے میں حضرت ﷺ کے فرمانے کو تھوڑا سمجھتا رہا یعنی کہتا رہا اللہ کی راہ میں اور مال بھی دینا چاہیے اتنے میں کیا ہوگا؟ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا وصیت کر تو تہائی مال کی یعنی دو حصے اپنی اولاد کے لئے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے۔ ابوعبدالرحمن نے کہا ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی مال میں سے بھی کچھ کم میں وصیت کرے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہائی بہت ہے یعنی ثلث سے کچھ کم ہی وصیت میں دینا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے لفظ کبیر کا اور روایت میں کثیر کا بھی آیا ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں وصیت نہ کرے آدمی ثلث سے زیادہ مال میں بلکہ مستحب ہے کہ ثلث بھی پورا نہ کرے کہا سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہیں وصیت میں پانچواں حصہ کو یا چوتھے حصہ کو تہائی سے اور جس نے تہائی حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہ چھوڑا اور اس کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ۔

٦٦٤: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَلْقِيْنِ

باب: جو حالت نزع میں ہو اس کی تلقین اور اس

الْمَرِيْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهٗ — کے لئے دعا کرنے کے بیان میں

٩٧٦: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

٩٧٦: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبیؐ نے فرمایا سکھاؤ اپنے لوگوں کو جو نزع میں ہوں لا الٰہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ اور عائشہؓ اور جابرؓ اور سعدی المریہ سے روایت ہے اور سعدی المریہ بیوی ہیں طلحہ بن عبید اللہ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

٩٧٧: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِالْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِیْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِی اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٩٧٧: روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہؐ نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں تمہاری دعا پر کہا ام سلمہؓ نے پھر جب وفات پائی ابو سلمہؓ نے یعنی ان کے شوہر نے تو آئی میں رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہؐ! ابا سلمہ نے انتقال فرمایا، تو فرمایا آپؐ نے یہ دعا پڑھ: اللّٰھم سے حسنۃ تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور اسکو یعنی شوہر کو اور اسکے بدلے میں مجھے اس سے بہتر عنایت کر کہا ام سلمہؓ نے پھر جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنی رسول اللہؐ سا شوہر ملا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے شقیق وہ بیٹے ہیں سلمہ کے ابووائل ان کی کنیت ہے قبیلہ بنی اسد سے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب ہے کہ حالت نزع میں لا الٰہ الا اللہ سکھائیں اور بعضوں نے کہا جب ایک مرتبہ اس نے یہ کلمہ پڑھا پھر بار بار اس کے سامنے نہ پڑھیں جب تک کہ وہ کچھ کلام نہ کرے کہ شاید کہیں تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب ان کی وفات پہنچی تو ایک شخص ان کو تلقین کرنے لگا تو کہا اس سے ابن مبارک نے جب میں نے ایک بار یہ کلمہ پڑھا تو بعد اس کے کچھ نہ کیا تو میں اس کلمہ پر ہوں یعنی غرض یہ ہے کہ جب بیمار ایک بار کلمہ پڑھ لے پھر اس کو تلقین ضرور نہیں ہاں اگر کچھ دنیا کی بات چیت کرے تو پھر تلقین ضرور ہے غرضیکہ کلمہ آخر کلام ہو میت کا اور عبد اللہ بن مبارک کا کہنا ایسا ہے جیسے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا وہ داخل ہوا جنت میں۔

٦٦٥: بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ — باب: سکراتِ موت کے بیان میں

٩٧٨: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِی الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰى

٩٧٨: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب وفات کے کہ ان کے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا اور آپؐ ہاتھ ڈالتے تھے اس پیالہ میں اور ملتے تھے اپنے منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ! مدد کر میری سختیوں پر موت کی

غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

اور تکلیفوں پر موت کی۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے۔

۹۷۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۷۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا میں کسی کی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھ کر آرزو نہیں کرتی جیسی دیکھی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت۔

ف: کہا یعنی ابوعیسیٰ نے پوچھی میں نے ابازرعہ سے یہ حدیث کہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہیں؟ کہا انہوں نے کہ وہ بیٹے ہیں علاء بن لجلاج کے اور میں نہیں جانتے اس حدیث کو مگر اسی سند سے۔

٦٦٦: بَابٌ

باب:

۹۸۰ ـ ۹۸۱ ـ ۹۸۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ الْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ۔

۹۸۰ تا ۹۸۲: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مؤمن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ۔ یعنی جب مرتا ہے تو شدتِ سکرات سے پسینہ آ جاتا ہے اور یہ کنایہ ہے فقط شدت سے خواہ پسینہ آئے یا نہ آئے۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہلحدیث نے کہا ہم نہیں جانتے کہ قتادہ نے عبداللہ بن بریدہ سے کچھ سنا ہو۔

٦٦٧: بَابٌ

باب:

۹۸۳: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَیْفَ تَجِدُكَ وَ اللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَرْجُو اللّٰهَ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا یَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا یَخَافُ۔

۹۸۳: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ سکراتِ موت میں تھا' تو فرمایا آپؐ نے کیا حال ہے تیرا؟ اس نے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہؐ! میں اُمید رکھتا ہوں اللہ سے یعنی رحمت اور مغفرت کی اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے سو رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں جمع ہوتیں کسی بندے کے دِل میں یہ دونوں چیزیں یعنی اُمید اور خوف ایسے وقت میں یعنی وقت موت میں مگر اللہ دیتا ہے اسکو جس کی امید رکھتا ہے یعنی رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اس سے جس سے ڈرتا ہے یعنی عذاب سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ثابت سے انہوں نے نبیؐ سے مرسلاً یعنی انسؓ کا ذکر نہیں کیا۔

٦٦٨: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ النَّعْیِ

باب: اِس بیان میں کہ کسی کی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے

۹۸۴: عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوْبِیْ اَحَدًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَكُوْنَ نَعْیًا وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰى عَنِ

۹۸۴: روایت ہے حذیفہ سے کہا انہوں نے جب مروں میں تو نہ خبر کرنا کسی کو اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بھی نعی میں داخل ہو اور میں نے سنا ہے نبیؐ سے کہ منع فرماتے تھے نعی سے اور نعی کہتے ہیں کسی کی موت کے پکارنے

النَّعْيِ۔ کو کہ اس میں بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۹۸۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَاِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ ۔

۹۸۵: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بچو تم نعی سے اس لئے کہ نعی کفر کے کاموں میں سے ہے کہا عبداللہ نے نعی پکارنا ہے میت کی موت کا یعنی فلاں شخص مرگیا اس کو باآواز بلند پکارنا۔

ف: اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے عبداللہ ابن ولید عدنی سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے اسی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نہیں ذکر کیا اس میں یہ لفظ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ اور یہ زیادہ صحیح ہے عنبسہ کی حدیث سے جو مروی ہے ابی حمزہ سے اور ابی حمزہ کنیت ہے میمون اعورکی اور وہ اہلحدیث کے نزدیک کچھ قوی نہیں ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے نعی کو اور نعی ان کے نزدیک یہی ہے کہ پکارے آدمیوں میں کہ فلانا مرگیا تا کہ لوگ اس کے جنازے پر حاضر ہوں اور کہا بعض علماء نے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کردے اپنے قرابت والوں اور بھائیوں کو اور مروی ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنے قرابت والوں کو۔

٦٦٩: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

باب: اِس بیان میں کہ صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو

۹۸۶ ۔ ۹۸۷: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

۹۸۶۔۹۸۷: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔ آخر تو (بعد میں) سب کو صبر (آ ہی) جاتا ہے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۹۸۸: عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

۹۸۸: ثابت بنانی نے انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٧٠: بَابُ مَاجَآءَ فِي تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو بوسہ دینے کے بیان میں

۹۸۹: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

۹۸۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے بوسہ لیا عثمان بن مظعون کا اور وہ وفات پا چکے تھے اور حضرت روتے تھے یا کہا راوی نے کہ آنکھیں حضرت کی آنسو بہاتی تھیں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے ان سب نے کہا کہ ابوبکرؓ نے بوسہ لیا نبی ﷺ کا جب حضرت ﷺ وفات پا چکے تھے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦٧١: بَابُ مَاجَآءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کے غسل کے بیان میں

۹۹۰: عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا بِهٖ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ۔

۹۹۰ : روایت ہے امّ عطیہ سے کہا انہوں نے وفات پائی نبیؐ کی ایک صاحبزادی نے یعنی زینب نے۔سوفرمایا آپؐ نے غسل دوان کوطاق مرتبہ تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھواور غسل دوان کو پانی اور بیر کے پتوں سے اورڈالو اخیر کے پانی میں کافور یا کچھ تھوڑا سا کافور۔راوی کو شک ہے کہ کافوراً فرمایا :یَا شَیْئًا مِنْ کَافُوْرٍ فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہے پھر جب فارغ ہو جاؤتم یعنی غسل سے تو مجھ کوخبر دو کہاام عطیہ نے جب نہلا چکے ہم خبر دی ہم نے ان کوسو ڈال دیا انہوں نے ہماری طرف اپنے تہمت (تہبند) کواور فرمایا اُسکے بدن سے لگا دواسکو کہا ہشیم نے اور روایت میں اورلوگوں کی اور شاید مجھے معلوم نہیں ہشام بھی انہی میں ہوں' یہ بھی ہے کہ کہاام عطیہ نے اور گوندھ دیا ہم نے ان کے بالوں کوتین چوٹیاں کر کے کہا ہشیم نے گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی کہاراوی نے کہ ڈال دیا ہم نے انکے بالوں کوانکے پیچھے کہا ہشیم نے پھرروایت کی ہم سے خالد نے لوگوں کے سامنے حفصہ اور محمد نے ام عطیہ سے کہ کہاام عطیہ نے رسول اللہؐ نے فرمایا ہم سے پہلے انکے داہنے عضواور وضو کے اعضاء دھوؤ۔

ف :اس باب میں ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ام عطیہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا غسل میت ایسا ہے جیسا غسل جنابت اور مالک بن انسؓ نے کہا غسل میت کی ہماری نزدیک کچھ گنتی نہیں اور کوئی کیفیت معین نہیں لیکن میت کو پاک کر دیں کہا شافعی نے البتہ قول مالک کا محمل ہے کہ میت نہلایا جائے اور صاف کیا جائے پھر جب پاک صاف ہو جائے میت نرے پانی سے یا کسی اور چیز سے پانی سے یعنی جس میں بیری کے پتے وغیرہ پڑے ہوں تو کافی ہے اس کو لیکن میرے نزدیک مستحب ہے کہ تین بار یا اس سے زیادہ نہلائیں اور تین بار سے کم نہ کریں اس لیے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہلاؤ اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر پاک صاف کر دیں میت کوتو تین بار سے کم میں کافی ہے اور نہیں گمان کیا شافعی نے کہ فرمانا نبی ﷺ کا کہ تین بار نہلاؤ یا پانچ بار مراد اس سے پاک کرنا ہے نہ عدد مقرر کرنا اور ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے اور وہ خوب جانتے ہیں معانی حدیث کے اور کہا احمد اور اسحٰق نے کہ نہلائے جائے میت پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں کافور ہے۔

۶۷۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

باب : میت کے مشک لگانے کے بیان میں

۹۹۱ ـ ۹۹۲ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ اَطْيَبُ طِيْبِكُمْ۔

۹۹۱ ـ ۹۹۲ : روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشک لگانے کو اور اس کے استعمال کو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمہاری سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود ابن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد اور شبابہ سے دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی حدیث کی مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے میت کے مشک لگانا اور روایت کی یہ حدیث مستمر بن ریان نے بھی انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے مستمر بن ریان ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر ثقہ ہیں۔

٦٧٣: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو نہلانے والے کے نہانے کے بیان میں

۹۹۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ یَعْنِی الْمَیِّتَ۔

۹۹۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا نہانا چاہیے اس کو جو غسل دے اور وضو کرنا چاہیے جو اٹھائے اس کو یعنی میت کو۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے ابوہریرہ سے موقوفاً انہی کا قول اور اختلاف ہے عالموں کا اس میں جو میت کو نہلائے تو کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے جو نہلائے میت کو اس کو بھی نہانا چاہیے اور بعضوں نے کہا وضو کرنا چاہیے اور مالک بن انسؓ نے کہا مستحب ہے نہانا غسل میت کے بعد مگر واجب نہیں اور یہی کہا شافعی نے اور احمد نے کہا جس نے میت کو نہلایا امید ہے اس پر غسل واجب نہ ہو لیکن وضو میں کم روایتیں آئی ہیں اور کہا اسحٰق نے وضو ضرور ہے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا نہ غسل نہ وضو کرے میت کے نہلانے کے بعد۔

٦٧٤: بَابُ مَاجَآءَ مَایُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَكْفَانِ

باب: اِس بیان میں کہ کفن کس رنگ کا دینا مستحب ہے؟

۹۹۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِكُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاكُمْ۔

۹۹۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو اپنے کپڑوں میں سے جو سفید رنگ ہوں اس لئے کہ وہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور کفن دو اسی میں اپنے مردوں کو۔

ف: اس باب میں سمرہ اور ابن مبارک اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب کہا ہے علماء نے اور کہا ابن مبارک نے میرے نزدیک مستحب ہے ان کپڑوں کا کفن دینا جس میں وہ نماز پڑھتا ہے اور کہا احمد اور اسحٰق نے میرے نزدیک سب سے بہتر وہ کپڑے ہیں جو سفید رنگ ہوں اور مستحب ہے اچھا کفن دینا۔

٦٧٥: بَابٌ

باب:

۹۹۵: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلِیَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْیُحْسِنْ كَفَنَهٗ۔

۹۹۵: روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ولی ہو کوئی تم میں سے اپنے بھائی میت کا تو اچھی طرح کفن دے اس کو۔

ف: اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور کہا ابن مبارک نے کہا سلام بن مطیع نے حضرت کے اس قول میں وَلْیُحْسِنْ اَحَدُكُمْ كَفَنَ اَخِیْهِ یعنی مراد اس سے صفائی اور سفیدی کپڑے کی ہے یہ نہیں کہ کپڑا قیمتی ہو۔

٦٧٦: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اِس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے

۹۹۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ فَذَكَرُوْا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ۔

۹۹۶: روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے کفن دیا گیا نبیؐ کو تین کپڑوں میں کہ سفید تھے یمن کے نہ اس میں کرتا تھا نہ عمامہ' کہا راوی نے پھر ذکر کیا عائشہؓ سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ کفن حضرتؐ کا دو کپڑے تھے اور ایک چادر کہ جس میں خط کھنچے ہوئے تھے تو فرمایا عائشہؓ نے چادر لائے تھے لیکن پھیر دی اور کفن نہ دیا حضرتؐ کو اس میں۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فِيْ نَمِرَةٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۹۹۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفن دیا حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے کو ان کی چادر میں ایک کپڑے میں۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عباس سے اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ ؓ کی حسن صحیح ہے اور کفن میں نبی ﷺ کی روایتیں مختلف ہیں اور حضرت عائشہؓ کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا اور سفیان ثوری نے کہا مرد کو چاہیے تین کپڑوں میں کفن دے ایک قمیص اور دو لفافے اور چاہے تین لفافوں میں کفن دے اور کافی ہے ایک کپڑا بھی اگر دو نہ ملیں اور دو بھی اگر تین نہ ملیں اور تین بھی ہیں اگر میسر ہوں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہتے ہیں کفن دے عورتوں کو پانچ کپڑوں میں۔

٦٧٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِاَهْلِ الْمَيِّتِ

اہلِ میت کے گھر میں کھانا بھیجنے کے بیان میں

۹۹۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِاَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ۔

۹۹۸: روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ جب آئی خبر جعفر کی شہادت کی تو فرمایا نبی ﷺ نے پکاؤ جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا اس لئے کہ ان پر ایسی چیز آئی ہے کہ جس میں وہ مشغول ہیں یعنی رنج و ملال۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا بعض علماء نے مستحب ہے اہل میت کے پاس ایسی چیز بھیجنا کہ ان کی مصیبت کٹ جائے یہی قول ہے شافعی کا اور جعفر بن خالد پوتے ہیں سارہ کے اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے ابن جریج نے۔ مترجم: کہتا ہے جو ہمارے شہروں میں رواج ہے اہل بیت کے ہاں کسی شہر میں کھچڑی اور چٹنی اور کہیں بازار کی روٹی اور کباب مولی اور پنیر بھیجتے ہیں اور اس کا حاضری نام رکھتے ہیں اس میں تعین طعام بدعت ہے اگر کھانا مقرر نہ کریں جو میسر ہو سو بھیج دیں تو سنت ہے۔

٦٧٨: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ

باب: اِس بیان میں کہ مُنہ پیٹنا اور

ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُيُوْبِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

گریبان پھاڑنا مصیبت کے وقت حرام ہے

۹۹۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

۹۹۹: روایت ہے حضرت عبداللہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہماری امت میں نہیں وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے گال اور پکارے کافروں کی طرح پکارنا یعنی ناشکری کی باتیں کرے مصیبت کے وقت۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۶۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ

باب: اِس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام ہے

۱۰۰۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَ سَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْاَ نْصَارِ يُقَالُ لَهٗ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيْحَ عَلَيْهِ فَجَآءَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهُ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَابَالُ النَّوْحِ فِي الْاِسْلَامِ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ۔

۱۰۰۰: روایت ہے علی بن ربیعہ اسدی سے کہا مر گیا ایک شخص انصارؓ سے کہ انصار اس کو قرظہ بن کعب کہتے تھے سو لوگ نوحہ کرنے لگے اس پر سو آئے مغیرہ بن شعبہ اور چڑھ گئے منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اس کی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام میں آگاہ رہو بے شک میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے جس پر نوحہ ہو اس پر عذاب رہتا ہے جب تک نوحہ ہوتا رہتا ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور علی اور ابی موسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابی ہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابی مالک اشعری سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۱۰۰۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَ عَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى اَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا۔

۱۰۰۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں میری امت میں کفار کی رسموں میں سے ہیں، نہ چھوڑیں گے اس کو عوام آدمی ایک تو رونا پیٹنا چلاّنا ہے موت کے وقت اور دوسرے طعن کرنا حسب اور نسب میں اور تیسرے عدوی یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور یہ بولنا کہ کھجلی ہوئی ایک اونٹ کو سو لگ گئی سو اونٹوں کو بھلا پہلے اونٹ کو کس کی لگی تھی۔ یہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کھجلی کھجلی والے اونٹ کے ملنے سے ہوتی ہے تو پہلے جس کو کھجلی ہوئی وہ کس سے ملا، چوتھے اور عقیدہ رکھنا نچھتروں (ستاروں کی گردش) کا کہ کہتے رہیں گے ہم پر مینہ برسا فلانے نچھتر سے یعنی فلانا ستارا فلانی جگہ آیا جب مینہ برسا۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۶۸۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: موتیٰ (میت) پر آواز سے رونے کے بیان میں

۱۰۰۲: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ

۱۰۰۲: روایت ہے سالم بن عبداللہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

سے کہ کہا عمرؓ بن خطاب نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اور ساتھیوں کے رونے سے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے ایک قوم نے علماء سے رونا میت پر اور کہا ہے کہ جب اس کے گھر والے روتے ہیں تو ان کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے اور اسی حدیث پر ان کا مذہب ہے اور ابن مبارک نے کہا ہے مجھے امید ہے کہ اگر اس نے منع کیا ہو اور روکتا رہا ہو رونے سے اپنی حیات میں تو شاید اس پر کچھ عذاب نہ ہو۔

۱۰۰۳: عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعُرِيِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهُمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهٖ اَهٰكَذَا كُنْتَ۔

۱۰۰۳: روایت ہے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی میت نہیں کہ مرے اور کھڑا ہو رونے والا اور کہے ہائے میرے پہاڑ! ہائے میرے سردار! یا مانند اس کے جیسے ہاتھی کا پاٹھا یا میرا المباسکھ مرگیا اور ایسی کفریات واہیات بکے مگر یہ کہ دو فرشتے گھونسے مارتے ہیں اس کے سینے میں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: اِس بیان میں کہ میّت پر بے چیخ چلاّنے کے رونا جائز ہے

۱۰۰۳ (ل): عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَاللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا۔

۱۰۰۳ (ل) روایت ہے عمرہ سے کہ انہوں نے خبر دی کہ سنا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ان کے آگے ذکر کیا کسی نے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے اللہ بخشے ابی عبدالرحمٰن کو اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی بے شک انہوں نے کچھ جھوٹ اپنی طرف سے نہیں بنایا لیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے حقیقت اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک یہود پر کہ اس پر رونا ہو رہا تھا تو فرمایا آپؐ نے یہ لوگ تو رو رہے ہیں اور اس پر عذاب قبر ہو رہا ہے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم ☆ یعنی یہ فرمانا حضرت ﷺ کا اسی کیلئے تھا نہ یہ کہ جو زندہ روئے اس کی میت پر عذاب ہو۔ ہاں! اگر میت وصیت کر گیا ہے کہ میرے اوپر خوب رونا اور رونے والیاں بلانا اور چیخنا چلاّنا تو اس پر بالاتفاق عذاب ہوگا۔

۱۰۰۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ

۱۰۰۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے' کہا راوی نے سو فرمایا حضرت عائشہؓ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ عبداللہ پر انہوں نے جھوٹ

وَهِمَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُوْدِيًّا اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَاِنَّ اَهْلَهٗ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ۔

نہیں بنائی یہ بات لیکن وہم ہو گیا ان کو یہ بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے لئے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میت پر تو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والے اس کو رو رہے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں بھی یہی فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ [الإسراء : ۱۵] یعنی کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا یعنی زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب کیوں ہونے لگا اس کا کیا قصور ہے اور یہی مذہب ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۱۰۰۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهٗ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَكٰى فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَتَبْكِيْ اَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ وَ فِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

۱۰۰۵: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ پکڑ لیا نبیؐ نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ سو لے گئے ان کو اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس سو پایا ان کو کہ وہ اپنی جان دے رہے ہیں یعنی نزع روح میں ہیں سو لے لیا ان کو نبیؐ نے اور رکھ لیا اپنی گود میں اور رونے لگے سو عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ آپؐ روتے ہیں اور آپؐ ہی منع کرتے تھے رونے سے۔ فرمایا آپؐ نے نہیں میں رونے سے منع کرتا تھا لیکن (بلکہ) دو احمق فاجر کی آوازوں سے منع کرتا تھا ایک آواز رونے کی کسی مصیبت کے وقت اور نوچنا پیٹنا منہ کا اور پھاڑنا چیرنا گریبان کا دوسرے نوحہ کرنا چیخنا شیطان کا سا اور اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۶۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے آگے چلنے کے بیان میں

۱۰۰۶ - ۱۰۰۷: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

۱۰۰۶ - ۱۰۰۷: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور سے اور بکر کوفی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ اور ابو بکر اور عمر کو آگے چلتے تھے جنازے کے روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمر چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی ہم کو سالم نے کہ ان کے باپ چلتے تھے آگے جنازہ کے اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث کی مانند روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی مانند اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی ﷺ چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث

مرسل اس میں زیادہ صحیح ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے عبدالرزاق سے کہتے تھے کہ ابن مبارک نے حدیث زہری کی جو مرسل ہے اس میں زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے' کہا ابن مبارک نے کہ گمان ہے مجھ کو کہ ابن جریج نے لی ہو یہ روایت بن عیینہ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد سے جو بیٹے ہیں سعد کے اور منصور اور ابوبکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ سفیان بن عیینہ ہیں کہ روایت کی ان سے ہمام نے جنازے کے آگے چلنے میں سو بعضوں نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کہا آگے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۱۰۰۸ ـ ۱۰۰۹ ـ ۱۰۱۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُثْمَانُ ـ

۱۰۰۸ تا ۱۰۱۰: روایت ہے انس بن مالک ؓ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ چلتے تھے آگے جنازے کے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی۔

ف: پوچھی میں نے یعنی مؤلف (رحمۃ اللہ) نے یہ حدیث محمد سے سو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے محمد بن بکر نے اور مروی ہے یہ حدیث یونس سے انہوں نے روایت کی زہری سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکر اور عمر سب چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو سالم نے کہ باپ ان کے بھی آگے چلتے تھے جنازے کے کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے۔

۶۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں

۱۰۱۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مِنْعَا مَنْ تَقَدَّمَهَا۔

۱۰۱۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے پوچھا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازے کے پیچھے چلنے کو تو فرمایا آپ ﷺ نے دوڑنے سے ذرا کم چلنا چاہیے سو اگر نیک ہے جلدی پہنچاؤ گے تم اس کو یعنی قبر میں اور اگر وہ بد ہے تو نہیں دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے نہ اس کو پیچھے ہونا چاہیے اور نہیں ہے اس کے ساتھ والوں میں جو اس سے آگے چلے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم ابن مسعود کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے ہیں ابی ماجد کی اس حدیث کو اور کہا احمد نے اور کہا حمیدی نے کہا ابن عیینہ نے پوچھا یحییٰ سے ابو ماجد کون ہے؟ کہا انہوں نے ایک اڑتی چڑیا ہے کہ ہم سے روایت کی اس نے یعنی ایک مرد ہے مجہول الحال اس کا حال معلوم نہیں اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی کہتے ثوری اور اسحق اور ابو ماجد کا حال معلوم نہیں اور ان کی دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحییٰ امام بنی تمیم اللہ کے ثقہ ہیں کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور ان کو یحییٰ الجابر بھی کہتے ہیں اور یہی یحییٰ المجبر بھی اور وہ کوفی ہیں روایت کی ان سے شعبہ نے اور سفیان ثوری اور ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ نے۔

۶۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

باب: اس بیان میں کہ جنازے کے

الرُّکُوبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

١٠١٢: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ۔

١٠١٢: روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو سوار تو فرمایا تم کو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے پیروں پر چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو۔

ف: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی مروی ہے ان سے موقوفاً بھی۔

٦٨٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اِس بیان میں کہ جنازے کے ساتھ سواری پر چلنا بھی جائز ہے

١٠١٣: عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَهٗ يَسْعٰى وَنَحْنُ حَوْلَهٗ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهٖ۔

١٠١٣: روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہؓ سے کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کے اور حضرت ایک گھوڑے پر سوار تھے۔ وہ کودتا تھا اور ہم حضرتؐ کے گرد تھے اور آپؐ اس کو چھوٹے چھوٹے قدموں سے لیے جاتے تھے۔

١٠١٤: عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ۔

١٠١٤: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٨٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ جلدی چلنے کے بیان میں

١٠١٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوْهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

١٠١٥: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپؐ نے فرمایا جلدی لے چلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھ کر چلو اس لئے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اس کو نیکی کی طرف اگر برے شخص کا ہے تو اتارو اس کو اپنی گردنوں سے۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦٨٧: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَتْلٰى اُحُدٍ وَذِكْرِ حَمْزَةَ

باب: شہدائے اُحد اور حمزہ (رضی اللہ عنہم) کے ذکر میں

١٠١٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

١٠١٦: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے سیدنا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهٗ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهٗ فِيْهَا فَكَانَتْ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلٰثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُوْنَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْاَلُ عَنْهُمْ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ قُرْاٰنًا فَيُقَدِّمُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ۔

حمزہؓ کے پاس جنگ احد کے دن یعنی ان کی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے ان کے پاس سو دیکھا انہیں کہ ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنے دل میں تو میں ان کو چھوڑ دیتا کہ کھا جاتے ان کو جانور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاتے ہیں جانوروں کے پیٹوں سے کہا راوی نے پھر منگائی آپ ﷺ نے ایک چادر اور کفن دیا اس کو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے تھے سر پر کھل جاتا ان کا سر کہا راوی نے پھر شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم۔ کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ ﷺ ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑھتا (یعنی یاد) تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اس کو آگے رکھتے قبلے کی طرف یعنی قبر میں۔ کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سب کو رسول اللہ ﷺ نے اور ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو کہ انسؓ سے مروی ہو مگر اسی سند سے۔

٦٨٨ : بَابُ اٰخَرُ

دوسرا باب

١٠١٧ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافُ لِيْفٍ۔

١٠١٧ : روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا رسول اللہ ﷺ عیادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کو ایک قبیلہ ہے یہود کا اس کی لڑائی کے دن آپ ﷺ سوار تھے گدھے پر کہ اس کی لگام کھجور کی چھال کی رسّی سے بنی تھی اور اس پر زین بھی اس چھال کا تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور مسلم اعور ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان ملائی کے۔

٦٨٩ : بَابٌ

باب :

١٠١٨ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَاقَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ فَدَفَنُوْهُ

١٠١٨ : روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھگڑے لوگ ان کے دفن میں سو کہا ابوبکرؓ نے میں نے سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا میں اس کو فرمایا حضرتؐ نے نہیں قبض کرتا ہے اللہ تعالیٰ روح کسی نبی کی مگر اس جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے بستر مبارک

فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ۔ کی جگہ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہیں حافظے کی طرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے روایت کی ابن عباسؓ نے ابی بکر صدیق ؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

٦٩٠: بَابُ اٰخَرُ

باب: دوسرا

۱۰۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔

۱۰۱۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ذکر کرو اپنے مردوں کی بھلائیاں اور باز رہو ان کی برائیوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے عمران بن انس کی منکر الحدیث ہیں اور روایت کی بعضوں نے عطاء سے انہوں نے عائشہؓ سے عمران بن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقام ہیں عمران بن انس مکی سے۔

٦٩١: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

باب: کندھوں سے جنازہ اتارنے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں

۱۰۲۰: عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَامُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ۔

۱۰۲۰: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا کہ رسول اللہؐ جب ساتھ جاتے کسی جنازے کے تو نہ بیٹھتے جب تک جنازہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو سامنے آ گیا ایک عالم یہود کا اور کہا اس نے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اے محمدؐ! سو بیٹھ گئے رسول اللہؐ اور فرمایا انکی مخالفت کرو یعنی یہود کی۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کچھ قوی نہیں حدیث میں۔

٦٩٢: بَابُ فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا احْتَسَبَ

باب: مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے

۱۰۲۱: عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِيْ سِنَانًا وَاَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَاسِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَا ذَا

۱۰۲۱: روایت ہے ابی سنان سے کہا دفن کیا میں نے اپنے بیٹے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھے تھے قبر کے کنارے پر پھر جب چاہا میں نے قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دوں میں تجھ کو اے ابا سنان! کہا میں نے کیوں نہیں کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا لڑکا (اولاد) تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے (اولاد) کو سو وہ کہتے ہیں ہاں! پھر فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ لے لیا تم نے پھل اسکے دِل کا سو کہتے ہیں فرشتے ہاں! پھر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے سو فرشتے کہتے ہیں

قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ ابْنُوا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ۔

تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ بناؤ میرے بندے کیلئے ایک گھر جنت میں اور اسکا نام رکھو بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٩٣: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّکْبِیرِ عَلَی الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ میں تکبیر کہنے کا بیان

١٠٢٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

١٠٢٢: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہِ حبش کی نمازِ جنازہ پڑھی اور اس میں اللہ اکبر کہا چار بار۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور یزید بن ثابت زید بن ثابت کے بھائی ہیں اور وہ بڑے ہیں ثابت سے حاضر ہوئے جنگ بدر میں اور زید نہیں حاضر ہوئے بدر میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

١٠٢٣: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ كَانَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ یُكَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِ نَا اَرْبَعًا وَاِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاہُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُكَبِّرُهَا۔

١٠٢٣: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا زید بن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازوں کی نماز میں چار بار اور ایک بار تکبیر کہی انہوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہم نے اس کی وجہ تو کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کہتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے کہ نمازِ جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے اور کہا احمد اور اسحٰق نے جب پانچ تکبیریں کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کرے۔

٦٩٤: بَابُ مَایَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْمَیِّتِ

باب: نمازِ جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں

١٠٢٤: عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیُّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا قَالَ یَحْیٰی وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

١٠٢٤: روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابوابراہیم اشہلی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ سے اُنْثَانَا تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ! بخش ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد و عورت کو کہا یحییٰ نے اور روایت کی مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور زیادہ کیا اس میں یعنی بعد اُنْثَانَا کے ان لفظوں کو اَللّٰهُمَّ مَنْ

مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّافَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِ سْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

اَحْيَيْتَهٗ سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے تو زندہ رکھ اسلام کے کاموں میں یعنی نیک عملوں پر اور جس کو مارے تو ہم میں سے تو مار اس کو ایمان یعنی توحید پر۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور عائشہؓ اور ابی قتادہ اور جابر اور عوف بن ابی مالک سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوابراہیم کے باپ کی صحیح ہے اور روایت کی ہشام اور علی بن مبارک نے حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہے اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہیں یحییٰ کی حدیث میں اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتوں میں صحیح زیادہ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے جو مروی ہے ابی ابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے پوچھا میں نے نام ابی ابراہیم اشہلی کا تو نہ جانا محمد نے۔

١٠٢٥: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلٰوتِهٖ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ۔

١٠٢٥: روایت ہے عوف بن مالک سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا میں نے ان کی نماز میں سے ان کلمات کو اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور دھو دے اس کے گناہوں کو رحمت کے اولوں سے جیسا کپڑا دھویا جاتا ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن اسماعیل نے کہا سب روایتوں سے زیادہ صحیح اس باب میں یہی حدیث ہے۔

٦٩٥: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْقِرَاءَ ةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کا بیان

١٠٢٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

١٠٢٦: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے سورۂ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازے کی۔

ف: اس باب میں ام شریک سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابو شیبہ واسطی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور صحیح ابن عباسؓ سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا سنت ہے نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

١٠٢٧: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ اَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ۔

١٠٢٧: روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے کہ ابن عباسؓ نے جنازے کی نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی سو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ تو سنت ہے راوی کو شک ہے کہ مِنَ السُّنَّةِ کہا یا تَمَامِ السُّنَّةِ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہیں سورۂ فاتحہ پڑھنا بعد تکبیر اولیٰ

کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے نہ پڑھے سورۂ فاتحہ نماز جنازہ میں نمازِ جنازہ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا اور دعا کرنا میت کے لیے یہ ہے اور یہی قول ہے ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ سے۔

٦٩٦: بَابُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهٗ

باب: نمازِ جنازہ کی کیفیت اور میّت کے لئے شفاعت کرنے کے بیان میں

١٠٢٨: عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَّاَ هُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْ جَبَ۔

١٠٢٨: روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز جنازہ کی پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو ان کی تین صفیں کر دیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اس کے لئے واجب ہوگئی۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور میمونہؓ سے روایت ہے جو بی بی ہیں رسول اللہ ﷺ کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مالک بن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن اسحٰق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحٰق سے یہی حدیث اور داخل کر دیا انہوں نے مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے بیچ میں ایک شخص کو اور روایت ان کی یعنی جو اس سے پہلے مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک۔

١٠٢٩: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْا اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِائَةٍ فَمَا فَوْقَهَا۔

١٠٢٩: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا مسلمانوں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ مرے اور اس پر نمازِ جنازہ پڑھے ایک گروہ مسلمانوں کا کہ سو کو پہنچا ہو پھر شفاعت کریں اس کیلئے مگر شفاعت قبول کی جاتی ہے ان مسلمانوں کی اس میّت کے لئے اور علی بن حجر نے اپنی روایت میں کہا مِائَةٍ فَمَا فَوْقَهَا یعنی نماز جنازہ پڑھنے والے سو ہوں اس سے زیادہ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور موقوف روایت کیا اس کو بعضوں نے اور مرفوع نہ کیا۔

٦٩٧: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

باب: اِس بیان میں کہ طلوع و غروبِ آفتاب کے وقت نمازِ جنازہ مکروہ ہے

١٠٣٠: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْنَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

١٠٣٠: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا انہوں نے تین گھڑیوں میں منع کرتے تھے ہم کو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے اور موتیٰ (میت) کو دفن کرنے سے ایک تو جب آفتاب نکلے چمکتا ہوا جب تک بلند نہ ہو جائے دوسرے جبکہ قائم ہوتی دوپہر جب تک کہ زوال نہ ہو تیسرے جب آفتاب جھکے ڈوبنے کو جب تک غروب نہ ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے مکروہ کہتے ہیں نماز جنازہ کو ان گھڑیوں میں اور کہا ابن مبارک نے یہ جو حضرت کی حدیث میں وارد ہوا: اَوْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مراد اس سے نماز جنازہ ہے کہ نماز کے بغیر میت دفن نہیں ہوتا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب کے اور غروب کے اور ٹھیک دو پہر کو جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہہ میں جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہیں۔

٦٩٨: بَابُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

باب: لڑکوں پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

۱۰۳۱: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ يَشَاءُ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۰۳۱: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدھر چاہے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سعید بن عبید اللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں نماز جنازہ پڑھی جائے لڑکے پر اگر چہ وہ بعد پیدا ہونے کے رویا بھی نہ ہو فقط اس کی صورت بن گئی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

٦٩٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

باب: اِس بیان میں کہ لڑکا جب تک پیدا ہونے کے بعد رویا نہ ہو اس کی نماز نہ پڑھیں

۱۰۳۲: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ۔

۱۰۳۲: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ لڑکا کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اُس کا کوئی وارث ہوتا ہے جب تک وہ بعد پیدا ہونے کے روئے یا چلائے نہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث میں اضطراب ہے سو بعضوں نے تو روایت کی ہے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے مرفوعاً اور روایت کی اشعث بن سوار اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے جب تک وہ روئے نہیں اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔

۷۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں

۱۰۳۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ۔

۱۰۳۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی سہیل بن بیضاء پر مسجد میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہا شافعی نے کہا امام مالکؒ نے نہ نماز جنازہ پڑھے مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھے اور حجت پکڑا اس حدیث کو۔

۷۰۱: بَابُ مَاجَاءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

باب: اِس بیان میں کہ نمازِ جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو؟

۱۰۳۴: عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهٖ ثُمَّ جَاؤُ وابِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا۔

۱۰۳۴: روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے انس بن مالکؓ کے ساتھ جنازے کی ایک مرد کے سو کھڑے ہوئے انس بن مالکؓ اس جنازہ کے سر کے برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائے اور وہ قریش میں سے تھی اور کہا لوگوں نے ابا حمزہؓ اس کی بھی نماز پڑھو سو کھڑے ہوئے انسؓ اس جنازے کے بیچ میں یعنی عورت کی میت کے کمر کے مقابل سو کہا علاء بن زیاد نے ایسا ہی دیکھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے عورت کے جنازے پر جہاں تم کھڑے ہوئے اور مرد کے جنازہ پر بھی جہاں تم کھڑے ہوئے؟ تو انس نے کہا ہاں! پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا اس بات کو یاد رکھو۔

ف: اس باب میں سمرہ سے بھی روایت کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہمام سے اسی کی مثل اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے تو اس میں وہم کیا سو کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابی غالب سے ہے اور روایت کی یہی حدیث عبدالوارث بن سعد اور کئی لوگوں نے ابی غالب سے روایت ہمام کی مثل اور اختلاف ہے ابی غالب کے نام میں سو بعضوں نے کہا نافع ہے اور رافع بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۰۳۵: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسْطَهَا۔

۱۰۳۵: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبیؐ نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے جنازہ کے بیچ میں یعنی کمر کے مقابل۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے بھی حسین معلم سے۔

۷۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ

باب: شہید پر نمازِ جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں

۱۰۳۶: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ

۱۰۳۶: روایت ہے عبدالرحمٰن بن کعب سے کہ جابر بن عبداللہ نے خبر دی ان کو کہ نبی ﷺ اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیوں کو جو شہید ہوتے تھے احد میں ایک ایک کپڑے میں یعنی کفن کے بعد پھر فرماتے تھے کون ان میں سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب اشارہ سے بتاتے کہ اس کو قرآن زیادہ یاد تھا تو اس کو آپ ﷺ قبر میں آگے رکھتے یعنی قبلے کی طرف اور فرماتے کہ میں گواہ ہوں ان کا قیامت کے دن یعنی ان کے ایمان اور

الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَبِدَ فْنِهِمْ فِىْ دِمَائِهِمْ وَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَلُوْا۔

وفاداری کا اور حکم کیا آپ ﷺ نے ان کے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہیں پڑھی ان پر اور نہ غسل دیا۔

ف: اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی زہری نے عبداللہ بن شعلبہ بن ابی صغیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور کسی نے روایت کی ہے جابر سے اور اختلاف ہے علماء کا شہید کے نمازِ جنازہ میں سو بعضوں نے کہا اس کی نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور احمد اور کہا بعضوں نے کہ نماز نہ پڑھی جائے شہیدوں پر اور دلیل لائے ہیں اس حدیث کو کہ حمزہ پر نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحٰق۔

۷۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِى الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنے کے بیان میں

۱۰۳۷: عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ اَصْحَابُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَنْ اَخْبَرَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

۱۰۳۷: روایت ہے شعبی سے کہا خبر دی مجھ کو اس نے جس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ﷺ نے دیکھا ایک قبر کو دور تو صف باندھی آپ ﷺ کے اصحاب نے اور نماز پڑھی حضرت ﷺ نے اس قبر پر جنازہ کی سو کہا گیا شعبی سے کس نے خبر دی تم کو کہا ابن عباسؓ نے۔

ف: اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیر ہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور اسحٰق اور کہا بعض علماء نے قبر پر نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور کہا ابن مبارک نے جو میت بے نماز پڑھے دفن ہو گئی ہو اس کی قبر پر نماز پڑھیں لیں اور جائز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحٰق نے ایک مہینے کے اندر تک نمازِ جنازہ قبر پر جائز ہے اور ان دونوں نے کہا کہ اکثر ہم نے سنا ہے ابن مسیّب سے کہ نبی ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد۔

۱۰۳۸: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضٰى لِذٰلِكَ شَهْرٌ۔

۱۰۳۸: روایت ہے سعید بن مسیّب سے کہ امّ سعد وفات پا چکی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کہیں تشریف لے گئے تھے پھر جب آئے تو ان پر نماز (غائبانہ) پڑھی اُن کے مرنے کو مہینہ بھر ہو چکا تھا۔

۷۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى النَّجَاشِيِّ

باب: آنحضرت ﷺ کے نجاشی پر نماز پڑھنے کے بیان میں

۱۰۳۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْافَصَلُّوْاعَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا وَصَفَفْنَا كَمَايُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ۔

۱۰۳۹: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بھائی نجاشی مر گئے سو کھڑے ہو گئے ہم اور صف باندھی ہم نے جیسے صف باندھتے ہیں میت کے پاس اور نماز پڑھی ہم نے ان کی جیسے نماز پڑھتے ہیں جنازے کی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث ابوقلابہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

۷۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ کی فضیلت کے بیان میں

۱۰۴۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰی یُقْضٰی دَفْنُهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا اَوْ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰی عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ كَثِیْرَةٍ۔

۱۰۴۰: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نمازِ جنازہ پڑھے اس کیلئے ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول میں پانچ جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ اس کے دفن سے فراغت ہو جائے تو اس کیلئے دو قیراط بھر ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہِ احد کے ہے یا چھوٹا ان میں۔ راوی کو شک ہے کہ احدہما فرمایا یا اصغرہما۔ پھر راوی کہتا ہے کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث ابن عمرؓ سے تو انہوں نے پچھوا بھیجا حضرت عائشہؓ سے تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ابوہریرہؓ سچ کہتے ہیں تو کہا ابن عمرؓ نے ہم نے تو بہت سی قیراطوں کا نقصان کیا۔

ف: اس باب میں براء اور عبداللہ بن مغفل اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور عثمانؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

۷۰۶: بَابُ اٰخَرُ

دوسرا باب

۱۰۴۱: اَبَا الْمُهَزَّمِ یَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَشَرَ سِنِیْنَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْهِ مِنْ حَقِّهَا۔

۱۰۴۱: روایت ہے ابوالمہزم سے کہتے تھے ابوہرہؓ کے ساتھ میں رہا دس برس تک تو سنا میں نے ان سے کہ فرماتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کے اوپر اٹھائے اس کو تین بار یعنی تین بار کندھا دے تو پورا کر چکا اس کا حق جو اس پر تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کی اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے ان کو شعبہ نے۔

۷۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِیَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہونے کے بیان میں

۱۰۴۲: عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰی تُخَلِّفَكُمْ

۱۰۴۲: روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ پیچھے چھوڑ جائے وہ تم کو یا اتارا

اَوْ تُوضَعَ ۔ جائے کندھوں سے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور جابر بن سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۴۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ ۔

۱۰۴۳: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہو جاؤ اور نہ بیٹھے جو جنازے کے ساتھ ہو جب تک جنازہ نہ اتارا جائے کندھوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کے وہ نہ بیٹھے جب تک نہ اتارا جائے لوگوں کی گردنوں سے اور مروی ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم سے کہ وہ آگے چلے جاتے تھے جنازے سے اور بیٹھے رہتے تھے جب تک جنازہ ان کے پاس پہنچے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۷۰۸: بَابُ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ الْقِيَامِ

باب: جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونے کے بیان میں

۱۰۴۴: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِی الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِیٌّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ۔

۱۰۴۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھ کر کھڑے رہنے کا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے تو فرمایا حضرت علیؓ نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہؐ پھر بیٹھنے لگے۔

ف: اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں چار روایتیں ہیں تابعین سے کہ بعض ان کے بعض سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہا شافعی نے یہ بہت صحیح ہے اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث اول کی کہ جس کے الفاظ یہ ہیں: اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا یعنی حضرت نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا چاہے کھڑے ہو چاہے نہ ہو اور سند لائے اس حدیث کو کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحٰق بن ابراہیم نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول جو اوپر مروی ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اس کا یہی مطلب ہے کہ اوّل اوّل آنحضرت ﷺ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے۔

۷۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

باب: اس بیان میں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا لحد ہمارے لئے ہے اور شق اَوروں کیلئے

۱۰۴۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

۱۰۴۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لئے۔

یعنی ظاہر یہ ہے کہ لحد انبیاء علیہم السلام کے لیے اور شق اوروں کے لیے۔ ف: اس باب میں جریر بن عبداللہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے اس سند سے۔

۷۱۰: بَابُ مَاجَاءَ مَايَقُوْلُ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ قَبْرَهٗ

باب: اس دُعا کے بیان میں جو دفن میت کے وقت پڑھی جاتی ہے

۱۰۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ وَ قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ اِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ فِیْ لَحْدِهٖ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۴۶: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ جب رکھتے میت کو قبر میں تو یہ دعا پڑھتے اور ابو خالد راوی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یعنی قبر میں رکھتا ہوں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مغفرت اور مدد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سندوں سے بھی ابن عمرؓ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے روایت کی یہ ابو الصدیق ناجی نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے بواسطہ ابو بکر الصدیقؓ کے ابن عمرؓ سے موقوفاً بھی۔

۷۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ یُلْقٰی تَحْتَ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِ

باب: میت کے نیچے قبر میں کپڑا بچھانے کے بیان میں

۱۰۴۷: عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ الَّذِیْ اَلْحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَالَّذِیْ اَلْقَی الْقَطِیْفَةَ تَحْتَهٗ شُقْرَانُ مَوْلٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ یَقُوْلُ اَنَا وَاللّٰہِ طَرَحْتُ الْقَطِیْفَةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَبْرِ۔

۱۰۴۷: روایت ہے محمدؒ سے کہا جس نے لحد کھودی رسول اللہ ﷺ کے لئے وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے بچھا دی چادر مبارک آپؐ کی قبر میں حضرت کے نیچے وہ شقران تھے غلام آزاد رسول اللہ ﷺ کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھ کو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں نے ہی بچھا دی چادر مبارک نیچے رسول اللہ ﷺ کی قبر میں اور یہ شاید اس لئے بچھا دی ہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نہ بچھائے کہ آپ ﷺ کا بستر خاص تھا۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث۔

۱۰۴۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ۔

۱۰۴۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بچھا دی رسول اللہ ﷺ کی قبر میں چادر سرخ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن حمزہ قصاب سے جن کا نام عمران ابن عطاء ہے اور مروی ہے ابن جمرہ ضبعی سے کہ نام ان کا نصر بن عمران ہے اور دونوں ابن عباسؓ کے یاروں میں سے ہیں اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ مکروہ ہے میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور مقام میں محمد بن بشار کہتے ہیں کہ روایت کی ہم سے محمد

ابن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۷۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی تَسْوِیَةِ الْقَبْرِ

باب: قبروں کو زمین کے برابر کر دینے کے بیان میں

۱۰۴۹: عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ لِاَبِی الْھَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ اَبْعَثُكَ عَلٰی مَابَعَثَنِیْ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَاتَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ۔

۱۰۴۹: روایت ہے ابی وائل سے کہ حضرت علیؓ نے ابی الہیاج اسدی سے فرمایا میں تم کو بھیجتا ہوں اس کام کے لئے جس کے واسطے نبی ﷺ نے مجھ کو بھیجا تھا کہ نہ چھوڑے تو کوئی قبر بلند مگر اس کو برابر کر دے یعنی زمین کے اور نہ چھوڑے کسی تصویر کو بے مٹائے۔

ف: اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ حرام کہتے ہیں قبر کے بلند کرنے کو زمین سے شافعی نے کہا میں حرم کہتا ہوں قبر کے بلد کرنے کو مگر زمین سے ایسی رہی کہ پہچانی جائے تا کہ اس پر کوئی چلے اور بیٹھے نہیں۔

۷۱۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاھِیَةِ الْوَطِیِ عَلَی الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ عَلَیْھَا

باب: اِس بیان میں کہ قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے

۱۰۵۰: عَنْ اَبِیْ مَرْثَدِ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھَا۔

۱۰۵۰: روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی طرف نماز نہ پڑھو۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے اسی اسناد کی مانند حدیث مذکور کے روایت کی ہم سے علی بن حجر اور ابوعمار نے ان دونوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابی مرثد سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کی مانند اور اس میں ابی ادریس کا نام نہیں اور یہی صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہا محمد نے ابن مبارک کی حدیث میں خطاء کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اس میں ابی ادریس خولانی کا نام اور حقیقت میں روایت بسر بن عبداللہ سے ہے وہ روایت کرتے ہیں واثلہ بن اسقع سے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے کہ ابی ادریس خولانی کا نام اس میں نہیں اور بسر بن عبیداللہ نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے۔

۷۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاھِیَةِ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ وَالْکِتَابَةِ عَلَیْھَا

باب: اِس بیان میں کہ قبروں کو پختہ کرنا اور انکے آس پاس اور انکے اوپر لکھنا حرام ہے

۱۰۵۱ ـ ۱۰۵۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْھَا وَاَنْ تُوْطَاَ۔

۱۰۵۱ـ۱۰۵۲: روایت ہے جابرؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے پختہ بنانے سے اور اس کے اوپر یا اس کے پاس لکھنے سے اور اس کے اوپر مکان یا گنبد بنانے سے اور اس پر چلنے سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور بعض علماء نے کہ انہیں میں حسن بصری بھی ہیں قبر پر لکھنے کو جائز کہا ہے اور شافعی نے کہا اگر لیپیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

۷۱۵: بَابُ مَايَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

باب: مقبرے میں جانے کی دُعاؤں کے بیان میں

۱۰۵۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَااَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُاللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

۱۰۵۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے گزرے رسول اللہ ﷺ مدینہ کی قبروں پر سو ان کے سامنے کیا اپنا منہ اور کہا السلام سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: سلام ہے تم پر اے قبر والو! اللہ بخشے ہم کو اور تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہیں۔

ف: اس باب میں بریدہ اور عائشہؓ سے روایت ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۷۱٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب: زیارتِ قبور کے جائز ہونے کے بیان میں

۱۰۵۴: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔

۱۰۵۴: روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم کو منع کر چکا تھا قبروں کی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمد ﷺ کو اس کی ماں کی قبر کی زیارت کی سو تم بھی قبروں کی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

ف: مترجمؒ: یہاں کئی باتیں سمجھنا اور بخوبی یاد رکھنا چاہیے اوّل یہ کہ ابتدائے اسلام میں زیارتِ قبور حرام تھی اور وجہ اس کی یہ تھی کہ لوگ شرک میں گرفتار تھے یہود و نصاریٰ تو قبروں کو مسجدیں بنا بنا کر نماز میں پڑھتے تھے سجدہ کرتے تھے دعائیں مانگتے تھے ناک رگڑتے تھے اوندھے پڑے رہتے تھے جھاڑیں دیتے تھے اعتکاف بیٹھتے تھے ان کی شان میں حضرت ﷺ نے فرمایا: لعن الله اليهود و نصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد۔ یعنی لعنت اور پھٹکار کرے اور اپنی رحمت سے مہجور کرے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کو کہ جنہوں نے سچے معبود کو چھوڑ کر انبیاؤں کی قبروں کو مسجود بنایا اور مسجدیں قرار دیا تو جب کتاب والوں کا یہ حال تھا تو اور امّی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال پوچھتے ہو تو اس وقت میں حضرت ﷺ نے نئے نئے مسلمانوں کو بالکل قبرستان میں جانا حرام کر دیا تھا کہ اپنی عادتِ معہود کے موافق بعضے لوگ زیارت کے بہانے کھلے خزانے گور پرستی نہ کرنے لگیں یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس زمانے میں یہ حالت ہو پیدا ہوا اور ایسی قوم ظاہر اور پیدا ہو کہ عوام گور پرستی کرنے لگیں تو اس وقت میں خواص پر بھی زیارتِ قبر حرام ہو جاتی ہے چنانچہ اب ویسا ہی زمانہ ہے کہ ہر ہر قبر پر ہزاروں ساجد جمع ہیں کہ مساجد میں بھی اتنے نہیں تو حکم حرمت کا اس علت کے ساتھ ہے جیسے شراب کی حرمت بعلت نشہ ہے پھر جس میں نشہ پایا جائے گا وہ حرام ہے اگرچہ نام اس کا شربت روح افزا یا لذت دلرباء رکھیں۔ اسی طرح گور پرستی حرام ہے اگرچہ اس کا نام زیارتِ قبور رکھیں۔ دوسری بات یہ کہ علت حلال ہونے کی زیارتِ قبور کی خود حضرت نے اسی حدیث میں ارشاد فرما دی کہ زیارتِ قبور آخرت کو یاد دلاتی ہے تو ٹوٹی قبریں، شکستہ بے مرمت ویرانہ میں جو واقع ہیں وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں حسرت و ندامت کا سبب ہوتی ہیں اور جن قبروں پر عمدہ عمدہ غلاف، ہزاروں روپے کے پڑے ہیں لاکھوں روپے کے جواہرات جڑے ہیں گنبد فیروزی بنا ہے لباس زردوزی پڑا!

ہے جب ایسا سامانِ شاہانہ ہے وہاں دنیا سے کسی کو بیزاری ہو تو عجب دیوانہ ہے اس کے دیکھنے سے تو اور ہواس بڑھتی ہے حرص دنیا دو چند ہوتی ہے تو وہاں علت حلت مفقود ہے بلکہ سامانِ حرمت سب موجود ہے کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہے کوئی کہتا ہے پیر جی میرے بیٹے کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو بیل بناؤ' کوئی صبح کو بے غسلی ٹانگ پھسلی چلی آتی ہے ہاتھ میں ملیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤں تو دروازہ رزق کھلے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایسی زیارت کہ آنحضرتؐ ملاحظہ فرماتے تو کفر کا حکم دیتے حلال و حرام کدھر کا اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لاالضالین آمین انتھی۔ اس باب میں ابی اسید اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور امّ سلمہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ زیارتِ قبور میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی اگر وجہ مضائقہ نہ پائی جائے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا۔

۷۱۷: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ

باب: عورت کو زیارتِ قبور حرام ہونے کے بیان میں

۱۰۵۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔

۱۰۵۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور حسان بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم قبل رخصت دینے کے تھا جب حضرت ﷺ نے رخصت دی تو عورتوں کو بھی رخصت ہوگئی مردوں کے ساتھ اور بعضوں نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارت قبور مطلق حرام ہے کہ ان کو صبر کم ہوتا ہے اور رونا پیٹنا چیخنا چلانا بہت۔

۷۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ

باب: عورتوں کے زیارتِ قبور کے بیان میں

۱۰۵۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كَنَدْ مَانَيْ جَزِيْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ نَتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَا لِكًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَازُرْتُكَ۔

۱۰۵۶: روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا انہوں نے جب وفات پائی عبدالرحمٰن نے جو بیٹے ہیں ابوبکرؓ کے بھائی ہیں حضرت عائشہؓ کے موضع حبشی میں کہ مکے کے قریب ہے کہا راوی نے پھر اٹھا لائے ان کو مکے میں اور دفن کیا اسی میں پھر جب آئیں حضرت عائشہؓ تو گئیں عبدالرحمٰن کی قبر پر اور پڑھیں یہ دو بیتیں (اشعار) اور معنی اسکے یہ ہیں کہ ہم دونوں ایسے تھے جیسے دو ہم نشین بادشاہ جزیمہ کے کہ ایک ساتھ رہے برسوں زمانے میں یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کبھی جدا نہ ہوں گے پھر جب ہم جدا جدا ہو گئے تو گویا کہ میں اور مالک باوصف مدتوں ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے پھر فرمایا عائشہؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر میں ہوتی تو تم کو وہیں دفن کرواتی جہاں تم مرے تھے اور اگر وقت موت میں تمہیں دیکھ لیتی تو کبھی قبر پر نہ آتی۔

۷۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کو دفن کرنے کے بیان میں

۱۰۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْقَبْرَ لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ سِرَاجٌ فَاَخَذَهٗ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا۔

۱۰۵۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ اترے ایک قبر میں رات کو اور چراغ جلایا گیا آپ کے لئے سو اس میت کو قبلے کی طرف سے اور کہا رحمت کرے اللہ تجھ پر تو بہت نرم دِل رونے والا تھا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنے والا اور چار تکبیریں کہہ کر نمازِ جنازہ پڑھی۔

ف: اس باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ بڑے بھائی ہیں زید بن ثابت کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور کہا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھیں اور بعضوں نے کہا کہ سرہانے کی طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں اور رخصت دی بعض عالموں نے رات کو دفن کرنے کی۔

۷۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: موتیٰ کو اچھی طرح یاد کرنے کے بیان میں

۱۰۵۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ۔

۱۰۵۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا گزرا رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ سو صحابہؓ نے اس کی بھلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی یعنی میت کے لئے پھر فرمایا صحابیوں سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں یعنی جسے تم سب مل کر اچھا کہو وہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک جسے برا کہو وہ برا ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۵۹: عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّيْلِیِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ۔

۱۰۵۹: روایت ہے ابی اسود دیلی سے کہا انہوں نے آیا میں مدینے میں سو میں بیٹھا تھا عمر بن خطابؓ کے پاس سو گزرے لوگ ایک جنازہ لے کر سو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمرؓ نے واجب ہوگئی جنت سو کہا میں نے حضرت عمرؓ سے کیا چیز واجب ہوگئی کہا انہوں نے میں بھی وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کے لئے نیک گواہی دیں تین آدمی مگر واجب ہو جاتی ہے اس کے لئے جنت پھر کہا ہم نے یا رسول اللہؐ! اگر دو آدمی گواہی دیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی خیر اور ایک آدمی کی گواہی ہم نے نہیں پوچھی رسول اللہ ﷺ سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۷۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

باب: اِس کے ثواب کے بیان میں جس کا ایک لڑکا مر چکا ہو

۱۰۶۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَایَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۱۰۶۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں اور پھر اس کو دوزخ کی آگ لگے مگر اتنی کہ جس میں قسم اتر جائے۔

ف: اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ اشجعی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس مزنی اور ابو ثعلبہ سے روایت ہے اور ابو ثعلبہ کی رسول اللہ ﷺ سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور وہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہے یعنی اور شخص ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۶۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ کَانُوْالَهٗ حِصْنًا حَصِیْنًا قَالَ اَبُوْذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ سَیِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰکِنْ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی۔

۱۰۶۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے آگے مر گئے تین لڑکے یا لڑکیاں ایسے کہ جوانی کو نہ پہنچے تھے تو ہوں گے وہ اس کے لئے ایک مضبوط قلعہ دوزخ سے بچانے کو۔ سو ابو ذر نے کہا میں دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا دو بھی کافی ہیں قلعہ ہونے کو پھر کہا ابی بن کعب نے جو سردار ہیں سب قاریوں کے کہ میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک بھی قلعہ ہوسکتا ہے مگر یہ قلعہ جب ہوں گے کہ پہلے مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخ چلائے نہ کپڑے پھاڑے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ابو عبیدہ نے نہیں سنا اپنے باپ سے کچھ بھی۔

۱۰۶۲: عَنْ ابْنَ عَبَّاسٍ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ فَمَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطٌ یَامُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ یَکُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَمْ یُصَابُوْا بِمِثْلِیْ۔

۱۰۶۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس کے دو لڑکے آگے مرے ہوں اور اس کے میر منزل ہوں میری امت سے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سب ان کے بہشت میں سو عرض کیا حضرت عائشہؓ نے اور جس کا ایک میر منزل ہو آپ ﷺ کی امت سے یعنی ایک لڑکا مرا ہو تو فرمایا آپ نے ایک بھی کافی ہے اسے نیک توفیق دی گئی عورت پھر عرض کیا انہوں نے اور جس کا کوئی میر منزل نہ ہو آپ کی امت سے تو فرمایا آپ نے میں میر منزل ہوں اپنی امت کا کسی کی جدائی کی تکلیف ان کو ایسی نہیں جیسی میری جدائی کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد ربہ بارق کی روایت سے اور روایت کی ان سے کئی اماموں نے حدیث کے روایت کی ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبد ربہ بن بارق سے۔ سو ذکر کی حدیث اسی کی مانند اور سماک بن ولید حنفی کی کنیت ابو زمیل حنفی ہے۔

۷۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

باب: اِس بیان میں کہ شہید کون لوگ ہیں؟

۱۰۶۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۰۶۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید پانچ ہیں ایک طاعون جو (وبا) سے مرے دوسرے جو پیٹ چل کر دستوں سے مرے تیسرے جو ڈوب کر مرے چوتھے جو دب کر یا دیوار یا مکان کے نیچے مرے۔

ف: اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلمان بن صرف اور ابی موسیٰ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۶۴: عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٍ لِسُلَيْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ نَعَمْ۔

۱۰۶۴: روایت ہے ابی اسحٰق سبیعی سے کہا انہوں نے کہا سلیمان بن صرف نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے کہا سلیمان سے کیا سنا نہیں تم نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جس کو مارا پیٹ نے یعنی ہیضہ یا بدہضمی یا کسی عارضہ سے پیٹ کے مر گیا تو اس پر عذاب نہ ہوگا قبر میں سو کہا کسی نے ان دونوں میں سے یعنی سلیمان یا خالد نے ہاں! بے شک سنا ہے میں نے حضرت ﷺ سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور مروی ہے اور سند سے بھی۔

۷۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

باب: اِس بیان میں کہ وباء سے بھاگنا منع ہے

۱۰۶۵: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا۔

۱۰۶۵: روایت ہے اُسامہ بن زید سے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک ٹکڑا بچا ہوا ہے اس عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر سو جب کسی زمین میں طاعون ہو اور تم بھی اس میں ہو تو اس میں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو اور تم اس میں نہ ہو تو اس زمین میں داخل نہ ہو اور راوی کو شک ہے کہ حضرت ﷺ نے رجز فرمایا یا عذاب معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: اس حدیث میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبدالرحمٰن بن عوف اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۷۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ

باب: اِس بیان میں جو اللہ کو ملنا چاہے

اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهٗ

تو اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے

۱۰۶۶: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهٗ۔

۱۰۶۶: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبیؐ نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہیے اللہ بھی اسکو ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کا ملنا برا جانے اللہ بھی اسکے ملنے کو برا جانے۔

ف: اس باب میں ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۶۷: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهٗ قَالَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَاَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهٗ۔

۱۰۶۷: روایت ہے عائشہؓ سے انہوں نے ذکر کیا کہ نبیؐ نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہے اللہ بھی اسے ملنا چاہے اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اسکے ملنے سے ناخوش ہو کہا عائشہؓ نے میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! ہم سب برا جانتے ہیں موت کو یعنی کسی کا دل موت (کی طرف) راغب نہیں آپؐ نے فرمایا اسکا یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب مؤمن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی چاہتا ہے اللہ کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہے اسکے ملنے کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو برا جانتا ہے اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا اسکے ملنے کو۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهٗ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ

باب: اِس بیان میں جو اپنے آپ کو مار ڈالے (خودکشی کرے) اس پر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہیے

۱۰۶۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رُجُلاً قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

۱۰۶۸: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا تھا اپنے آپ کو (خودکشی کی) تو اس پر نماز نہ پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعضوں نے کہا نماز پڑھی جائے ہر شخص پر کہ جس نے نماز پڑھی ہو قبلے کی طرف اگر چہ اس نے اپنے آپ کو بھی مارا ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحٰق کا اور احمد نے کہا نماز نہ پڑھے اس کی جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑھ لیں۔

۷۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَدْيُوْنِ

باب: قرضدار کی نمازِ جنازہ کے بیان میں

۱۰۶۹: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۰۶۹: روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ سنا میں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائے کہ نماز پڑھیں اس پر۔ سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر اس لئے کہ وہ قرضدار ہے یعنی میں نہ پڑھوں گا۔ کہا ابو قتادہ نے وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کروں گا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا قرض لیا ہے تم نے اپنے ذمہ پر؟ عرض کیا کہ پورا۔ پھر نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر۔

ف: اس باب میں جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۷۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَقُوْلُ هَلْ تَرَکَ لِدَیْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَکَ وَفَاءً صَلّٰی عَلَیْهِ وَاِلَّاقَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَتَرَکَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالاً فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

۱۰۷۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے کہ اس پر قرض ہوتو آپؐ فرماتے تھے کیا چھوڑ گیا ہے یہ اپنے قرض کے برابر کچھ مال متاع؟ پھر اگر لوگ بولتے کہ ہاں یہ چھوڑ گیا ہے اتنا مال کہ قرض ادا ہو جائے گا تو اس پر نماز پڑھتے اور نہیں تو فرماتے مسلمانوں کو کہ تم نماز پڑھ لو اپنے یار پر پھر جب اللہ نے بہت فتوحات عنایت کی اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ ﷺ منبر پر اور فرمایا کہ میں بہتر ہوں مؤمنوں کے حق میں ان کی ذات سے بھی زیادہ سو جو مؤمن مر جائے اور قرض چھوڑ جائے تو میرے ذمے پر ہے اس کا ادا کرنا اور جو چھوڑ جائے مال ومتاع تو اس کے وارث لے لیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن بکیر اور کئی لوگوں نے لیث بن سعد سے۔

۷۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: عذابِ قبر کے بیان میں

۱۰۷۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَوْقَالَ اَحَدُکُمْ اَتَاهُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْکَرُ وَالْاٰخَرُ النَّکِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ مَا کَانَ یَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَایُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَآاَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ قَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ

۱۰۷۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب قبر میں رکھی جاتی ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ، نیلی آنکھوں والے کہتے ہیں ایک کو ان میں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سو دونوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے باب میں یعنی پیغمبر ﷺ کو پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندے ہیں اللہ کے اور رسول اس کے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہے گا پھر کشادہ کی جاتی ہے اس کی قبر ستّر گز طول میں اور ستّر گز چوڑان میں پھر نور بھر دیا جاتا ہے اس میں اور کہا جاتا ہے سو تا رہ سو وہ بندہ کہتا ہے اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور ان کو بھی خبر دوں یعنی ایسے عملوں کی جو میں نے کئے تھے تا کہ وہ بھی اس نعمت کو پائیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں سوتا رہ جیسے دلہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا ہے اس کو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اس کا یہاں تک کہ اٹھائے تجھے اللہ تیری اس خوابگاہ سے یہ حال مؤمن کا ہے اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہے تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتے ہیں ہم کو معلوم تھا تو ایسا ہی کہے گا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لے اس کو اور وہ دبوچ لیتی ہے اس کو سو اِدھر کی پسلیاں اُدھر ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ عذاب میں

ذٰلِكَ۔ رہتا ہے جب تک اٹھائے اس کو اللہ اس کے پڑے رہنے کی جگہ سے۔

ف: اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابوایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ یہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے قبر کے عذاب کو، کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۰۷۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَامَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِفَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۰۷۲ روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب مرتا ہے کوئی میت دکھائی جاتی ہے اس کو رہنے کی جگہ اگر وہ جنت والوں سے ہے تو جنت کی جگہ دیکھ لیتا ہے اور اگر دوزخ والوں سے ہے تو دوزخ کی جگہ دیکھ لیتا ہے پھر اس سے کہتے ہیں یہ تیری جگہ ہے جب اٹھائے گا تجھ کو اللہ قیامت کے دن۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا

باب: مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے بیان میں

۱۰۷۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ۔

۱۰۷۳: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تسلی اور تسکین اور دلاسا دے کسی مصیبت زدہ کو یا جس کا کوئی مرگیا ہو تو اس کو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر علی بن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے محمد بن سوقہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو اور کہتے ہیں بہت جو طعن ہوا لوگوں کا علی بن عاصم پر تو اسی حدیث کے سبب لوگ غصے ہوئے ان پر۔

۷۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: اس شخص کی فضیلت جو جمعہ کے دن مرے

۱۰۷۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔

۱۰۷۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جو مسلمان مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو تو بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے اور جانچ اور امتحان سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کے ساتھ مگر مروی ہے ابی عبدالرحمٰن حبلی سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے کچھ سنا ہو عبداللہ بن عمرو سے۔

۷۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْجَنَازَةِ

باب: میت کی جلد تجہیز و تکفین کرنے کے بارے میں

۱۰۷۵: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۰۷۵: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا۔

سے اے علیؓ تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا ایک تو نماز میں جب وقت آ جائے' دوسرے جنازہ میں جب حاضر ہو جائے' تیسرا بیوہ عورت کے نکاح میں جب کوئی اس کی (کفو) ذات پات والا ملے تجھ کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں متصل نہیں جانتا۔

۷۳۱: بَابُ اٰخَرُ فِيْ فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

باب: ماتم پرسی کی فضیلت میں

۱۰۷۶: عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِىَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۰۷۶: روایت ہے ابی برزہ سے کہا فرمایا نبیؐ نے جو ماتم پرسی (تعزیت و غمخواری) کرے اس عورت کی جس کا لڑکا مر گیا ہو اوڑھائی جائیگی اسکو چادر جنت کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد کچھ قوی نہیں۔

۷۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ پر دونوں ہاتھ اُٹھانے کے بیان میں

۱۰۷۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرِهٖ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔

۱۰۷۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر کہا ایک جنازے پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی بار اور پھر رکھ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں' کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کہ آدمی ہر تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھائے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی اللہ اکبر کہنے میں اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مذکور ہے ابن مبارک سے کہا انہوں نے نماز جنازہ میں داہنے ہاتھ سے دایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی ہاتھ باندھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا ہاتھ باندھے جیسا اور نماز میں باندھتے ہیں' کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک اچھا ہے۔

۷۳۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَلَيْهِ

باب: اس بیان میں کہ مؤمن کا جی لگا رہتا ہے قرض کی طرف جب تک کوئی اسکی طرف سے ادا نہ کرے

۱۰۷۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ۔

۱۰۷۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دل و جان مؤمن کا لگا رہتا ہے اپنے قرض میں کہ جو اس پر ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم سے جو بیٹے سعد کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ النِّكَاحِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب نکاح کے ہیں جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۰۷۹ ـ ۱۰۸۰ : عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔

۱۰۷۹ـ۱۰۸۰: روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں: شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

ف: اس باب میں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر اور اعکاف سے روایت ہے حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمود بن خداش سے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے ابی الشمال سے انہوں نے ابی ایوب سے انہوں نے نبی ﷺ سے حفص کی حدیث کی مانند اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی ایوب سے اور ذکر نہ کیا اس میں ابی الشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۸۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ۔

۱۰۸۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور جوان جوان تھے قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم ضرور نکاح کرو اس لئے کہ وہ آنکھوں کو نیچا رکھتا ہے یعنی جھانک تاک سے بچاتا ہے اور بہت حفاظت کرتا ہے فرج کی یعنی زنا سے بچاتا ہے سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کرے کہ روزہ اس کے حق میں گویا خصی کرنا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اس کے اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی حدیث کی مثل اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

۷۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

باب: عورتوں سے انکار رکھنے کے بیان میں

۱۰۸۲: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا ۔

۱۰۸۲: روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ قبول نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے جدا اور بے تعلق رہنے کو جو عثمان بن مظعون چاہتے تھے اور اگر رسول اللہ ﷺ ان کو اجازت دیتے عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنے کو تو ہم خصی ہو جاتے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۸۳: عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ۔

۱۰۸۳: روایت ہے سمرہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا عورتوں سے ترکِ صحبت اور ترکِ علاقہ کرنے کو۔

ف: اس باب میں سعد اور مالک بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباس ؓ سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد ابن ہشام سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور کہتے ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۷۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ

باب: اس بیان میں کہ جس کی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو

۱۰۸۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ۔

۱۰۸۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب پیغام بھیجے تمہارے پاس ایسا شخص کہ جس کی دینداری تم پسند کرتے ہو اور خلق بھی اسکے تو نکاح کر دو اس کو اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ زمین میں ہوگا اور بہت بڑا فساد بڑے گا یعنی دینداری کم ہو جائے گی اور بے دینی پھیلے گی۔

ف: اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث عبدالحمید بن سلیمان کے خلاف بھی مروی ہوئی ہے سو لیث بن سعد نے روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے عبدالحمید کی حدیث کو محفوظ نہ گنا۔

۱۰۸۵: عَنْ اَبِيْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاجَاءَ كُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَآءَ كُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَ خُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔

۱۰۸۵: روایت ہے ابو حاتم مزنی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے تمہارے پاس ایسا شخص کہ تم پسند کرو اس کے دین کو اور خلق اور عادات کو تو نکاح کر دو اس سے اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ! اگر اس میں کچھ ہو یعنی مفلسی یا تنگدستی کہ بیوی کو اپنی روٹی نہ دے سکے تو فرمایا آپ نے جب آئے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اس کا دین اور عادات تو نکاح کر دو اس سے تین بار یہی فرمایا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوحاتم مزنی کو صحبت ہے رسول اللہ ﷺ کی مگر سوا اس حدیث کے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے۔

۷۳٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يَنْكِحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ

باب: اِس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

۱۰۸٦: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

۱۰۸٦: روایت ہے جابر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کے لئے سو دین کے لئے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دیندار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہ ہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ۔

ف : اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبید اللہ بن عمر اور ابی سعید سے روایت ہے۔ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۷۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّظْرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ

باب: جس عورت سے پیغام نکاح کرے اسکو دیکھ لینے کے بیان میں

۱۰۸۷: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا۔

۱۰۸۷: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی ﷺ نے دیکھ لے اس کو کہ دیکھنے میں اُمید ہے بہت اُلفت ہو تم دونوں میں۔

ف : اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہ ؓ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اسی حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت کو پیغام دیا ہے نکاح کا مگر اس کا کوئی عضو نہ دیکھے جس کا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور جو حضرت ﷺ نے فرمایا احری ان یؤدم بینکما اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بیچ میں محبت ہمیشہ رکھے گا۔

۷۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِعْلَانِ النِّكَاحِ

باب: نکاح کے مشہور کرنے کے بیان میں

۱۰۸۸: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصْلُ مَابَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ۔

۱۰۸۸: روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال اور حرام میں فرق فقط دف بجانے اور آوازوں کا ہے یعنی حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے۔

ف : اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور ربیع بن معوذ بن عفرا سے اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور ان کو ابن سلیم بھی کہتے ہیں اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اپنے لڑکپن میں۔

۱۰۸۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي

۱۰۸۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد نکاح باندھو مسجدوں میں اور دف بجاؤ

الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ۔ یعنی بعد نکاح ہو جانے کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسیٰ بن میمون جو ابن نجیح سے تفسیر کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

۱۰۹۰: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوْفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهٖ وَقُوْلِي الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا۔

۱۰۹۰: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا آئے رسول اللہؐ میرے گھر میں صبح کو اس شب کی کہ زفاف کیا گیا میرے ساتھ اور بیٹھ گئے میرے بچھونے پر جہاں تو بیٹھتا ہے میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دَف بجاتی تھیں اور مرثیہ گاتی تھیں ان لوگوں کا جو شہید ہوئے تھے ہمارے باپ دادوں میں سے جنگ بدر کے دن یہاں تک کہ ایک ان میں سے یہ مصرع گانے لگی: وَفِیْنَا سے غَدٍ تک یعنی ہمارے درمیان ایک نبی ہے کہ کل کی بات جانتا ہے سو حضرتؐ نے فرمایا خبردار! چپ رہ اس بات کو نہ بول اور وہی کہہ جو پہلے کہتی تھی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۳۹: بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب: اِس بیان میں کہ جس نے نکاح کیا ہو اس کو کیا دعا دینا چاہیے؟

۱۰۹۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔

۱۰۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ جب کسی کو مبارکباد دیتے اور اس نے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بارک سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں برکت دے اللہ تجھ کو اور برکت دے تیرے تئیں اور جمع کرے تم دونوں کو خیر و خوبی کے ساتھ۔

ف: اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۷۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ

باب: جب صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھے

۱۰۹۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ۔

۱۰۹۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے کوئی تم میں سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم اللہ سے رزقتنا تک تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان میں کوئی اولاد مقرر کی ہوگی تو اس کو شیطان کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ

باب: اُن وقتوں کے بیان میں کہ نکاح

يَسْتَحِبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

ان میں مستحب ہے

١٠٩٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ يُبْنٰى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ۔

١٠٩٣: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں اور صحبت کی مجھ سے شوال میں اور حضرت عائشہؓ دوست رکھتی تھیں کہ زفاف کیا جائے ان کی قرابت کی عورتوں میں سے شوال میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے کہ وہ اسماعیل سے روایت کرتے ہیں۔

٧٤٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ

باب: ولیمہ کے بیان میں

١٠٩٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

١٠٩٤: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر اثر زردی کا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ تو کہا انہوں نے میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے چھوہارے کی ایک گٹھلی سونے کے مہر پر۔ سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ برکت دے تجھ کو ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زہیر بن عثمان سے روایت ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹھلی بھر سونا تین درہم اور ثلث یعنی ایک درم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحٰق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا۔

١٠٩٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ۔

١٠٩٥: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیٹی ہیں حیی کی اور ستو اور کھجور پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے سفیان سے اسی کے مانند اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے اور سفیان بن عیینہ تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں کہ کبھی ذکر کرتے وائل اور نوف کا اور کبھی نہ کرتے۔

١٠٩٦: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ۔

١٠٩٦: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام روزِ اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہے اور جو لوگوں کو سنانے کے لئے کوئی کام کرے اللہ اس کے کام سنا دے گا یعنی آخرت میں کچھ ثواب نہ ہوگا۔

ف: ابن مسعودؓ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر زیاد بن عبداللہ کی سند سے اور زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر روایتیں کرنے والے ہیں، سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے ذکر کرتے تھے کہ محمد بن عقبی کہتے تھے کہ کہا وکیع نے زیاد بن عبداللہ باوجود بزرگی کے جھوٹ کہہ دیتے تھے اپنی حدیث میں۔

۷۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِجَابَةِ الدَّاعِيْ

باب: دعوت قبول کرنے کے بیان میں

۱۰۹۷ ـ ۱۰۹۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ ـ

۱۰۹۷ ـ ۱۰۹۸: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعوت میں جاؤ جب بلائے جاؤ۔

ف: اس باب میں علی اور ابی ہریرہؓ اور براء اور انس اور ابوایوب ؓ سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۷۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يَجِيْئُ اِلَى الْوَلِيْمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

باب: ولیمہ میں جو بلائے بغیر آئے اس کے بیان میں

۱۰۹۹: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شُعَيْبٍ اِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا مَايَكْفِيْ خَمْسَةً فَاِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِيْنَ دُعُوْا فَلَمَّا انْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ اِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِيْنَ دَعَوْتَنَا فَاِنْ اَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ اَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ ـ

۱۰۹۹: روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہا انہوں نے آئے ایک شخص کہ ان کو ابوشعیب کہتے تھے اپنے غلام کے پاس کہ اسے لحام کہتے تھے اور کہا اس سے پکاؤ ہمارے لئے اتنا کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیوں کو اسلئے کہ میں نے دیکھا رسول اللہؐ کے چہرے میں اثر بھوک کا سو پکایا اس غلام نے کھانا پھر بلا بھیجا رسول اللہؐ کو ہم نشینوں سمیت جو اُنکے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہؐ جانے کو تو ساتھ ہولیا ایک مرد کہ وہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا پھر جب حضرتؐ دروازے پر پہنچے صاحب خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے کہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آئے صاحب خانہ نے کہا ہم نے اجازت دی وہ بھی آئے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۷۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَزْوِيْجِ الْاَبْكَارِ

باب: باکرہ سے نکاح کرنے کے بیان میں

۱۱۰۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْتِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَالِيْ ـ

۱۱۰۰: روایت ہے جابر بن عبداللہ ؓ سے کہا انہوں نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے اور آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکاح کیا تم نے اے جابر! سو کہا میں نے ہاں فرمایا آپ ﷺ نے کنواری عورت سے یا بیوہ سے؟ کہا میں نے بیوہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کسی کنواری عورت سے کیوں نہ نکاح کیا کہ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے سو عرض کیا میں نے یارسول اللہ! تحقیق کہ عبداللہ نے وفات پائی یعنی جابرؓ کے والد نے اور چھوڑ گئے سات لڑکیاں یا نو۔ راوی کو شک ہے تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا کہ جو خدمت کرے ان کی اور پرورش کرے اور لڑکیوں کا پالنا جیسا بیوہ سے ہوتا ہے باکرہ سے کہاں ہوتا ہے تو حضرت ﷺ نے دُعا کی میرے لئے۔

ف: اس باب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٧٤٦: بَابُ مَاجَاءَ لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

باب: اِس بیان میں کہ نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے

١١٠١: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ۔

١١٠١: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک بن عبداللہ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے اور کہا مؤلف نے کہ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحٰق سے پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے یونس بن ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

١١٠٢: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَا حُهَابَاطِلٌ فَنِكَا حُهَابَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَافَلَهَا الْمَهْرُبِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَاوَلِيَّ لَهٗ۔

١١٠٢: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت نکاح کرے اپنے ولی کی بغیر اجازت کے تو نکاح اس کا باطل ہے نکاح اس کا باطل ہے نکاح اس کا باطل ہے پھر اگر خاوند نے اس سے صحبت کی یا خلوتِ صحیحہ تو اس پر کامل مہر ہے' عوض میں اس کے جو حلال کیا اس نے اس کی فرج کو یعنی اس کی صحبت کے عوض پھر اگر تنازع ہوا اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید انصاری نے اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے جو حافظ ہیں حدیث کے ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسیٰ کی حدیث یعنی جو اس حدیث کے اوپر گزری اس میں اختلاف ہے۔ روایت کیا اس کو اسرائیل اور شریک بن عبداللہ اور ابوعوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی ابوعبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی اسحٰق کا اور مروی ہے یونس بن ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی بردہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری اور ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ۔ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے روایت کی انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے اور یہ صحیح نہیں یعنی ذکر کرنا ابی بردہ کا اس سند میں اور روایت ان لوگوں کی کہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے وہ ابی بردہ سے وہ ابی موسیٰ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اس لیے کہ سننا ان لوگوں کا ابی اسحٰق سے اوقاتِ مختلفہ میں ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکھنے والے اور بہت ثابت ہیں حدیث میں ان لوگوں سے زیادہ جو روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے اس حدیث کو تو روایت انہی لوگوں کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت

سے اور لوگوں کی روایت جو ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں بہتر ہے اس لیے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا اس حدیث کو ابی اسحٰق سے ایک مجلس میں اور ان لوگوں نے سنا ہے ابی اسحٰق سے کئی مجلسوں میں اور اس کی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس میں سنا ہے یہ کہ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابو اسحٰق سے کیا سنی ہے تم نے ابو بردہ سے یہ حدیث کہ فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ لا نکاح الا بولی سو کہا ابو اسحٰق نے ہاں! پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سننا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہے اور اسرائیل بہت ثابت ہیں یعنی خوب روایت کرنے والے ہیں ابی اسحٰق کی روایتوں سے سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے مجھ سے جو فوت ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی تھیں ابی اسحٰق سے تو یہی سبب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابی اسحٰق کی روایتوں کو خوب بیان کرتے تھے اور عائشہ کی حدیث اس باب میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی حجاج بن ارطاۃ سے اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل اور کلام کیا ہے بعض اہلحدیث نے زہری کی حدیث میں جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہؓ سے وہ نبی ﷺ سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تم نے یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلمان سے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا پس اسی سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوائے اسماعیل بن ابراہیم کے۔ کہا یحییٰ بن معین نے اور سننا اسماعیل بن ابراہیم ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اس لیے کہ صحیح کی انہوں نے اپنی کتاب عبدالمجید بن عبدالعزیز ان ابی رواد کی کتابوں سے مقابلہ کر کے جو سنی تھی ابن جریج سے اور ضعیف کہا یحییٰ نے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی ﷺ کے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید بن مسیّب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۷۴۷: بَابُ مَاجَاءَ لَانِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ

باب: اِس بیان میں کہ نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے

۱۱۰۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِيْ يُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْاَعْلٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي التَّفْسِيْرِ وَاَوْقَفَهُ فِيْ كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۱۱۰۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے کہا یوسف بن حماد نے یعنی جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبدالاعلیٰ نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا کتاب الطلاق میں اور مرفوع نہ کیا۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے غندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسی کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہی صحیح ہے۔ یہ حدیث

غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ اس نے مرفوع کیا ہو مگر وہی جو روایت کی عبدالاعلی نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعاً اور مروی ہے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفاً اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عباسؓ سے انہی کا قول لا نکاح الا ببنیة یعنی نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروہ سے اسی کی مانند موقوفاً۔ اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور بعد ان کے تھے تابعین وغیرہم سے کہتے تھے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اس میں اختلاف نہیں سلف کا مگر ایک قوم نے متاخرین علماء سے اس میں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب گواہی دے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنی دونوں کی گواہی وقت واحد میں نہ ہو اور دونوں ایک وقت میں نکاح میں حاضر نہ ہوں اور بعض اہل مدینہ نے کہا جب حاضر ہوا ایک گواہ دوسرے کے بعد تو نکاح جائز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنی اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحق بن ابراہیم نے اہل مدینہ سے اور کہا بعض علماء نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جائز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا۔

۷۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

۱۱۰۴ ـ ۱۱۰۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران: ۱۰۲] ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ [النساء: ۱] ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا﴾ [الأحزاب: ۷۰] اَلْاٰيَةَ۔

باب: خطبہ نکاح میں

۱۱۰۴ ـ ۱۱۰۵: روایت ہے عبداللہ سے کہا سکھایا ہم کو رسول اللہؐ نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ ہے التحیات سے ورسولہ تک اور تشہد حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا یہ ہے الحمد للہ سے ورسولہ تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے مدد مانگتے ہیں اس سے اور مغفرت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کی شرارت سے اور برے عملوں سے جس کو راہ بتا دے اللہ اس کا بہکانے والا کوئی نہیں اور جس کو وہ بہکائے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ بندے ہیں اس کے اور بھیجے ہوئے ہیں اسکے اور تشہد اوّل کے معنی کتاب الصلوٰۃ میں گزرے کہا راوی نے اور پڑھیں تین آیتیں یعنی اس تشہد نکاح کے بعد کہا عبثر نے تفسیر کی اسکی سفیان ثوری نے کہ وہ آیتیں یہ ہیں: اِتَّقُوا اللّٰهَ سے تیسری آیت کے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرنا مگر مسلمان اور ڈر اللہ سے کہ جس کا نام لے کر تم سوال کرتے ہو اور اسی کے نام سے ناتے جوڑتے ہو بے شک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے کہو بات پکی آخر آیت تک۔

اور تیسری آیت کا ٹکڑا سدیداً کے بعد یہ ہے: یصلح لکم اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزًا عظیمًا یعنی کہو تم بات پکی بنائے اللہ تمہارے کام اور بخش دے تمہارے گناہ اور جو طاعت کرے اللہ اور رسول کی وہ پہنچا بڑی مراد کو۔

ف: اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے حدیث عبداللہ کی حسن ہے روایت کی ہے یہ حدیث اعمش نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبیؐ سے اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے نبیؐ سے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اسلئے کہ اسرائیل نے جمع کر دیا ان دونوں کو اور یوں کہا کہ روایت ہے ابی اسحٰق سے انہوں نے روایت کی ابی الاحوص اور ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اور کہا بعض علماء نے کہ جائز ہے نکاح بغیر خطبہ کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ عالموں کا۔

۷۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي اسْتِيمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب: کنواری اور بیوہ عورت سے اذن لینے کے بیان میں

۱۱۰۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَآءِ۔

۱۱۰۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس خطبے میں تشہد نہ ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔

۱۱۰۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَاِذْنُهَا الصُّمُوْتُ۔

۱۱۰۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا نبیؐ نے نکاح نہ کیا جائے بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک اسکا اذن نہ لیا جائے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اس سے پوچھیں تو وہ چپ رہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہ اور عرس بن عمیرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نہ کریں جب تک اس سے حکم نہ لیں اگر چہ اس کا باپ بھی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اس کے حکم کے نکاح کر دیا اور اس نے پسند نہ رکھا تو نکاح درست نہ ہوا تمام علماء کے نزدیک اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کنواری لڑکی میں کہ اس کا باپ نکاح کرے تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اگر باکرہ کا نکاح کر دیا اس کے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اس کے حکم کے اور وہ راضی نہیں اس نکاح سے تو نکاح درست نہیں اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کر دینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح وہ جائز ہے اگر چہ لڑکی اس سے راضی نہ ہو اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۱۱۰۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صَمَاتُهَا۔

۱۱۰۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ بیوہ خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے یعنی ولی اس کا اس پر جبر نہیں کر سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور چپ رہنا اسکی یہی اجازت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں مالک بن انس سے اور بعضے لوگوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہے کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہے اور اس حدیث سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس کے نبیؐ نے فرمایا نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور اسی پر فتویٰ دیا ابن عباسؓ نے بعد نبیؐ کے نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور یہ جو حضرتؐ نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے اسکے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ ولی بغیر اسکے حکم اور خوشی کے نکاح نہ کرے اور اگر ایسا بھی کیا یہ بھی تو باطل ہے نہ یہ کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہو اور یہی ثابت ہوتا ہے خنساء بنت خدام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تھا انکا انکے باپ نے اور وہ بیوہ تھیں اور ناخوش تھیں اس نکاح سے تو نبی نے انکا نکاح توڑ دیا۔

۷۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِكْرَاهِ الْيَتِيمَةِ

باب: اِس بیان میں کہ یتیم لڑکی پر

عَلَى التَّزْوِيجِ — نکاح کے لئے جبر درست نہیں

۱۱۰۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِیْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

۱۱۰۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کے نکاح کے لئے حکم لیا جائے پھر اگر وہ چپ ہو رہے تو یہی اس کا حکم ہے اور اگر انکار کیا اس نے تو اس پر زبردستی نہیں پہنچتی۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے یتیم لڑکی کے نکاح میں سو بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اسکا نکاح کر دیا بے اسکی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے جب تک وہ بالغہ نہ ہو اور جب وہ بالغہ ہوئی تو اسے اختیار ہے چاہے نکاح کو قبول رکھے اور چاہے باطل کر دے اور یہی قول ہے بعض تابعین وغیرہم کا اور بعضوں نے کہا نکاح جائز نہیں یتیمہ کا جب تک بالغ نہ ہو اور خیار نکاح میں جائز نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہما عالموں کا اور احمد اور اسحٰق نے کہا جب ہوگئی لڑکی یتیمہ نو برس کی اور پھر نکاح کیا اس کا اور راضی ہوگئی وہ تو نکاح جائز ہے اور اسکو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لائے اس پر عائشہؓ کی حدیث کو کہ نبیؐ نے زفاف کیا ان سے جب وہ نو برس کی تھیں اور عائشہؓ نے فرمایا کہ جب لڑکی نو برس کی ہوگئی تو وہ پوری عورت یعنی جوان ہے۔

۷۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ

باب: اس لڑکی کے بیان میں جس کے دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کر دیا ہو

۱۱۱۰: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا۔

۱۱۱۰: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبیؐ نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اوّل شخص کی بیوی ہوگی اور جس نے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اسی کیلئے ہے جس نے پہلے خریدی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا نہیں دیکھتے ہم اس میں کسی کا اختلاف کہ جب ایک عورت کے دو ولی ہوں ایک نے اس کا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو اس کی خبر نہ تھی اس نے بھی اس عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلے کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہوگیا اور جب دونوں ولی ایک ہی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری اور احمد کا اور اسحٰق کا۔

۷۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ

باب: اس بیان میں کہ غلام کا نکاح بغیر اذن مولیٰ کے درست نہیں

۱۱۱۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ۔

۱۱۱۱: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابرؓ کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن محمد سے جو پوتے ہیں عقیل کے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سیّد کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق وغیرہم کا۔

۱۱۱۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ

۱۱۱۲: روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہ روایت کی جابر بن عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو

بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ۔

وہ زانی ہے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُهُوْرِ النِّسَآءِ

باب: عورتوں کے مہر کے بیان میں

۱۱۱۳: عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ۔

۱۱۱۳: روایت ہے عاصم بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہے تو اپنے جان و مال سے دو جوتیوں پر اس نے کہا ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو جائز رکھا۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابی حدرد الاسلمی سے روایت ہے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا مہر میں سو بعضوں نے کہا مہر وہی ہے جس پر دونوں راضی ہو جائیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

۱۱۱۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا فَقَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِزَارَكَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا اَجِدُ قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَ سُوْرَةُ كَذَا السُّوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

۱۱۱۴: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہؐ کے پاس اور کہا اس نے میں نے اپنے تئیں بخش دیا آپ کو سو کھڑی رہی بڑی دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ! مجھ سے نکاح کر دیجئے اس کا اگر آپؐ کو اس کی حاجت نہیں سو آپؐ نے فرمایا کچھ تیرے پاس ہے مہر دینے کو سو کہا اس نے میرے پاس تو کچھ نہیں مگر میرا تہ بند سو فرمایا آپؐ نے اگر تو اپنا تہ بند اسے دے گا تو تو بے تہبند بیٹھا رہے گا سو فرمایا آپؐ نے ڈھونڈ کوئی چیز کہا اس نے مجھے کچھ نہیں ملتا فرمایا آپؐ نے کچھ تو ڈھونڈ اگر چہ ایک انگوٹھی ہو لوہے کی کہا راوی نے پھر ڈھونڈ آیا اور کچھ نہ پایا پھر فرمایا آپؐ نے تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا ہاں فلانی فلانی سورۃ کئی سورتوں کے نام لیے سو فرمایا آپؐ نے میں نے تیرا نکاح کر دیا اسی قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے یعنی وہ قرآن اس عورت کو پڑھا دیجئے یہی اس کا مہر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی پر کہ کچھ قرآن تعلیم کر دے اور کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو تو نکاح جائز ہے اور اس کو کچھ سورتیں قرآن کی سکھا دے اور بعضوں نے کہا نکاح تو جائز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور احمد اور اسحاق کا۔

۱۱۱۴ (ا): عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا

۱۱۱۴ (ا) روایت ہے ابی العجفاء سے کہا فرمایا عمر بن خطابؓ نے بہت نہ بڑھاؤ مہر عورتوں کا اس لئے کہ اگر مہر بڑھانا کچھ عزت کی چیز ہوتی دنیا

لَوْكَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَانَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَاعَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهٖ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهٖ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً۔

میں یا تقویٰ کا موجب ہوتا آخرت میں اللہ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولیٰ اور بہتر اس کے لئے رسول اللہ ﷺ ہوتے اور میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی سے یا نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندھا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعجفاء سلمی کا نام ہرم ہے اور اوقیہ علماء کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیوں کے چار سو اسی درہم ہوتے ہیں۔

٧٥٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب: اس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے

١١١٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَاصَدَاقَهَا۔

١١١٥: روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد کا صفیہ کو اور آزاد کرنا ان کا مہر ٹھہرایا۔

ف: اور اس باب میں صفیہ سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہل علم نے اس کو کہ عتق کو مہر ٹھہرا دے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اس کا سوائے عتق کے مقرر کرے اور قول اول زیادہ صحیح ہے۔

٧٥٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس کی فضیلت میں

١١١٦: عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ جَارِيَةٌ وَضِيْئَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَاثُمَّ اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتٰبُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ۔

١١١٦: روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین اشخاص ہیں کہ ان کی نیکیوں کا ثواب دگنا ملے گا ایک وہ بندہ کہ جس نے حق ادا کیا اللہ کا اور اپنے آقاؤں کا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دگنا ملے گا دوسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اس کو دینداری سکھائے پھر آزاد کر کے نکاح کرے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے کرے یعنی دکھانے سنانے نیک نامی کے خیال سے نہ کرے تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دوگنا ملے گا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی کتاب یعنی تورات وانجیل پر یا ایک پر ان دونوں سے پھر آئی۔ دوسری کتاب یعنی قرآن یا تورات کے بعد انجیل تو اس پر بھی ایمان لایا تو اس کو بھی ہر نیک کا ثواب دگنا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ بیٹے حیی کے ہیں، روایت کی انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے معنی میں، حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے اور روایت کی ہے شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن حی سے۔

۷۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا اَمْ لَا

باب: اس شخص کے بیان میں جو ایک عورت سے نکاح کر کے قبل صحبت کے طلاق دے تو اس کی بیٹی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں

۱۱۱۷: عَنْ عُمَرَ ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ اُمِّهَا۔

۱۱۱۷: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے تو اسکو حلال نہیں اسکی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اس سے صحبت نہیں کی اور طلاق دے دیا اس کو تو جائز ہے اسکی لڑکی سے نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے یا نہ کی درست نہیں اسکو اس عورت کی ماں سے نکاح کرنا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی یہ ابن لہیعہ نے اور مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جب نکاح کیا کسی عورت سے اور طلاق دے دی اس کو قبل صحبت کے حلال ہے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور جب نکاح کرے کسی عورت کی لڑکی سے اور طلاق دے دے اس کو قبل صحبت کے بھی تو اس کی ماں سے نکاح درست نہیں یعنی بعد صحبت کے بدرجہ اولیٰ درست نہ ہوگا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے: ﴿وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ [النساء : ۲۳] یعنی حرام ہیں تم پر تمہاری بیبیوں کی مائیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۷۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا اٰخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

باب: اس کے بیان میں جو اپنی عورت کو تین طلاق دے اور وہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور یہ شخص اس کو صحبت سے پہلے طلاق دیدے

۱۱۱۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلَ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ

۱۱۱۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا آئیں رفاعہ کی بی بی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نکاح میں تھی رفاعہ کے سو طلاق دی انہوں نے مجھ کو اور تین طلاق دیتے سو نکاح کر لیا میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے اور ان کے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کونا یا کنارہ ہوتا ہے کپڑے کا یعنی رجولیت کامل نہیں نامرد ہیں فرمایا آپ نے کیا تو چاہتی ہے تو پھر رفاعہ سے نکاح کرنے کو یہ کبھی نہیں ہوسکتا جب تک تو اس کی یعنی عبدالرحمٰن کی

وَيَذُوْقُ عُسَيْلَتَكِ۔ لذتِ جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت نہ چکھے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور انس اور میصاء یا غمیصاء اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ جب عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دیں اور اس نے دوسرے مرد سے نکاح کرلیا اور اس نے طلاق دے دی قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جب تک دوسرا شوہر صحبت نہ کر چکا ہو۔

٧٥٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

باب: محل اور محلل لہ (حلالہ کرنے' کرانے والے) کے بیان میں

١١١٩۔ ١١٢٠: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

١١١٩۔ ١١٢٠: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ان دونوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی محلل اور محلل لہ کو۔

ف: مترجم: جس نے اپنی عورت کو تین طلاق دی ہوں اور ایک مرد سے اس نیت سے نکاح کرے کہ میں بعد صحبت کے اس کو طلاق دے دوں گا تا کہ یہ اپنے شوہر اوّل کے پاس پھر چلی جائے تو اس مرد کو محل اور محلل بھی کہتے ہیں یعنی حلال کرنے والا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جس نے طلاق دی تھی اس کو محلل لہ کہتے ہیں یعنی حلال کی گئی اس کے لئے عورت مگر یہ بولنا باعتبار ان کی نیت کے ہے اس لیے کہ عورت کے حلال ہونے میں خاوند اول پر اختلاف ہے کہ آگے مولانا ترمذیؒ کے کلام مبارک میں آتا ہے اور یہ حدیث دو طرح سے مروی ہے ایک میں محلل والمحلل لہ اور ایک میں محل والمحل لہ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اس میں بے مروتی اور بے حمیتی اور خست نفس ہے اور یہ شوہر اول میں ظاہر ہے باقی شوہر ثانی میں موجب لعن یہ ہے کہ گویا اس نے اپنے جماع میں وجہ معاش اور سبب اجرت لینے کا ٹھہرایا گویا کرایہ کا بکرا (سانڈ) ہے کہ جماع کے لیے مقرر کیا گیا ہے اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی اور جابر کی معلول ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی اور انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں اس لیے کہ مجاہد بن سعید کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے انہیں میں سے احمد بن حنبل بھی ہیں اور روایت کی عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے علی اور اس روایت میں وہم کیا ہے ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے اور روایت کی مغیرہ نے اور ابن ابی خالد اور کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علیؓ سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی قیس سے انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محل اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثردن ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ سے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر اور سوائے ان کے اور یہی قول ہے فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق اور سنا میں نے جارود سے ذکر کرتے تھے کہ وکیع بھی اسی کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ پھینک دینا چاہیے بات ان لوگوں کی جو اپنی عقل پر چلتے ہیں اس باب میں کہا وکیع نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کرے کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سے کہ اسے حلال کر دے شوہر اول کے لیے اور پھر اس کا جی چاہے کہ اس عورت کو اپنے ہی پاس رکھے اور جدا نہ کرے تو پھر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہیں۔

۷۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

باب: متعہ کے نکاح کے بیان میں

۱۱۲۱: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ ۔

۱۱۲۱: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور منع فرمایا شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے جس سال خیبر فتح ہوا۔

ف: اس باب میں سبرہ جہنی اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی قدر رخصت متعہ کی اور پھر انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو جب خبر کی ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علماء نے متعہ کے حرام ہونے کا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے سفیان بن عقبہ سے کہ جو بھائی ہیں قبیصہ بن عقبہ کے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباسؓ نے کہ اول سلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا تو وہ عورت اس کی خدمت کرتی اوّل مال واسباب کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری: اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ یعنی مؤمن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی فرجوں کی اور نہیں کھولتے ستر اپنے مگر اپنی بیویوں پر یا جن کے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ ان کے یعنی لونڈیوں پر تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو ہو سوا ان دونوں کے وہ حرام ہے۔

۷۶۰: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

باب: اِس بیان میں کہ نکاحِ شغار حرام ہے

۱۱۲۲۔۱۱۲۳: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا ۔

۱۱۲۲۔۱۱۲۳: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جلب[1] نہ جنب[2] اور نہ شغار[3] کرنا چاہیے مسلمانوں کو اور جو اُچک لے کسی کے مال کو ظلم سے وہ ہماری امت سے نہیں۔

مترجم: کہتا ہے جلب زکوٰۃ میں یہ ہے کہ زکوٰۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والے لوگوں سے بہت دور اُترے اور حکم کرے کہ سب اپنے اپنے

---

[1] جلب۔ کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کا عامل (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والا) کسی ایک جگہ پر جائے اور جانور رکھنے والے لوگوں سے کہے کہ وہ خود اپنے اپنے جانور اس کے پاس لائیں۔ (اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا خود جہاں چراگاہیں ہوں زکوٰۃ کا مال وصول کرے) یہی لفظ جلب گھوڑ دوڑ میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ایک آدمی ایک گھوڑے پر سوار ہو اور ساتھ دوسرا گھوڑا بھی ہوتا کہ ایک گھوڑا تھک جائے تو دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جائے۔ (حافظ)

[2] جنب۔ کے بھی معنی وہی ہیں جو جلب کے تھے۔ مگر بعض نے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے جانور دور لے کر چلے جائیں تا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ان کو ڈھونڈتا اور تلاش کرتا پھرے۔ (حافظ)

[3] شغار۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ بھی اس سے اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کرے اور ان میں مہر مقرر نہ کیا جائے۔ اس کی ایک قبیح شکل کو ہمارے ہاں وٹہ سٹہ بھی کہا جاتا ہے جس کئی دفعہ مہر ہی مقرر نہیں کیا جاتا۔ (حافظ)

جانوراس کے پاس لائیں تا کہ اس میں سے زکوۃ لے لے اس کو حضرت ﷺ نے منع فرمایا کہ اس میں مال مویشی و تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا خود جا کر جہاں جہاں ان کی چراگاہ اور پانی پلانے کے مقامات ہیں وہیں زکوۃ لے لے اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے کہ ایک گھوڑے پر دو آدمی سوار ہو جائیں اور دوسرا گھوڑا خالی اپنے ساتھ رکھے جب یہ تھک جائے تو اس کوتل پر سوار ہو کر اپنے ساتھ والے سے مقابلہ کرے یہ بھی منع فرمایا اس لیے کہ اس میں ناانصافی ہے کہ ایک شخص ایک گھوڑے پر رہے اور دوسرا دو گھوڑے بدلے اور پھر اس سے مقابلہ کرے اور جب کے بھی یہی معنی ہیں مگر بعضوں نے جب کے معنی یہ بھی رکھے ہیں کہ زکوۃ دینے والے اپنے مواشی اور جانور لے کر نہایت دور چلے جائیں کہ مصدق یعنی زکوۃ تحصیلنے والا غریب ان کے ساتھ دوڑتا پھرے اور شغار کے معنی خود مؤلف کے قول مبارک میں آتے ہیں۔ **ف**: اس باب میں انس اور ابو ہریرہ اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

۱۱۲۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الشِّغَارِ۔

۱۱۲۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شغار سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ جائز نہیں ہے نکاحِ شغار اور شغار اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کو بیاہ دے اور مہر درمیان میں کچھ نہ ٹھہرے یعنی گویا یہ عورتوں کی ادلا بدلی یہی مہر ہو اور بعض علماء نے کہا کہ نکاح شغار فسخ ہے اور حلال نہیں اگر چہ اس میں مہر بھی مقرر کریں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے عطا بن ابی رباح سے کہ انہوں نے کہا نکاح ان کا برقرار رکھا جائے مگر مہر مثل لازم ہوتا ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

۷۶۱: بَابُ مَاجَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا

باب: اِس بیان میں کہ بھانجی اور خالہ اور بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں

۱۱۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تَزَوَّجَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْعَلٰی خَالَتِهَا۔

۱۱۲۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر یا اپنی خالہ پر یعنی جب پھوپھی یا خالہ کسی کے نکاح میں ہوں تو اس کو اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح درست نہیں۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

۱۱۲۶: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوِالْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْهَا اَوِالْمَرْاَۃُ عَلٰی خَالَتِهَا اَوِالْخَالَةُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰی۔

۱۱۲۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے منع فرمایا کہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر یعنی پھوپھی جس کے نکاح میں ہو وہ بھتیجی سے نکاح نہ کرے اور منع کیا کہ نکاح کی جائے پھوپھی اپنی بھتیجی پر یا نکاح کی جائے عورت اپنی خالہ پر یا نکاح کی جائے خالہ اپنی بھانجی پر اور اسی طرح نکاح نہ کیا جائے چھوٹی سے یعنی بھتیجی سے جب بڑی موجود ہو یعنی خالہ یا پھوپھی نکاح میں ہو اور اسی طرح بڑی سے نکاح نہ کرے جب چھوٹی ہو یہ جملہ حضرتؐ نے اسی تاکید کے واسطے فرمایا جو مضمون اوپر ارشاد ہوا۔

ف: حدیث ابن عباس اور ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا ہم نہیں جانتے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف ہو کہتے ہیں کہ جائز نہیں کہ آدمی اپنے نکاح میں جمع کرے بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو پھر اگر نکاح کیا کسی عورت سے اور اس کی پھوپھی اپنے پاس یعنی نکاح میں ہے تو یہ نکاح باطل ہو گیا جو اخیر میں کیا تھا یا خالہ اس کے پاس ہے تو بھی یہ نکاح باطل ہوا اور اگر پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا اور اس کی بھتیجی یا بھانجی اپنے پاس ہے تو یہی نکاح جو بعد میں ہوا باطل ہے اور یہی کہتے ہیں تمام علماء کہا ابو عیسیٰ نے ملاقات کی ہے شعبی نے ابو ہریرہؓ سے اور روایت بھی کی ہے ان سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ بات تو انہوں نے بھی کہا صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہے شعبی نے بواسطہ ایک مرد کے بھی۔

۷۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

باب: عقد نکاح کے وقت شرط کرنے کے بیان میں

۱۱۲۷: عَنْ عقبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُوَفّٰى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهَا الْفُرُوْجَ۔

۱۱۲۷: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب شرطوں سے زیادہ اس شرط کی وفا ضرور ہے کہ جس سے تم نے حلال کیا ہو فرجوں کو۔

ف: روایت کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے اسی کی مانند یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ انہیں میں ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا انہوں نے جب نکاح کرے آدمی کسی عورت سے اور یہ شرط کرے کہ نہ لے جائے گا اس کو اس کے شہر سے تو اس کو جائز نہیں وہاں سے لے جانا اور یہی قول ہے بعض علماء کے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا اللہ کی شرط یعنی حکم مقدم ہے عورت کی شرط پر گویا ان کے نزدیک مرد کو درست ہے کہ لے جائے اپنی بیوی کو جہاں چاہے اگر چہ عورت نے شرط کی ہو اپنے شہر سے نہ جانے کی اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا۔

۷۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ

باب: اِس کے بیان میں جو مسلمان ہو اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں

۱۱۲۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا۔

۱۱۲۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے پاس دس بیبیاں تھیں ایام کفر کی وہ سب مسلمان ہوئیں ان کے ساتھ تبھی حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ ان میں سے چار چن لو یعنی جو چاہو اور باقی چھوڑ دو۔

ف: ایسا ہی روایت کیا معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت پہنچی مجھ کو محمد بن سوید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے اور ان کے پاس دس عورتیں تھیں کہا محمد نے اور حدیث زہری کی صحیح ہے کہ مروی ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے بنی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اس سے عمرؓ نے تو رجعت کر ان سے نہیں تو میں

پتھر ماروں گا تیری قبر کو جیسا کہ پتھر مارے گئے ابی رغال کی قبر کو اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا انہیں میں سے ہیں شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ۔

٧٦٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ

باب: اِس کے بیان میں جو مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں

۱۱۲۹: عَنْ اَبِيْ وَهَبِ الْجَيْشَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ۔

۱۱۲۹: روایت ہے ابی وہب جیشانی سے کہ انہوں نے سنا فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اختیار کر لے تو ایک کو ان میں سے جس کو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

٧٦٥: بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

باب: اِس کے بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے

۱۱۳۰ - ۱۱۳۱: عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْقِ مَآءَهُ وَلَدَ غَيْرِهٖ۔

۱۱۳۰۔۱۱۳۱: روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آبِ منی نہ پہنچائے غیر کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو اور اس کو اس نے خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے مروی ہے کئی سندوں سے رویفع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں جب خریدا کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ ہے تو اس سے جماع نہ کرے جب تک وضع حمل نہ ہو اور اس باب میں ابن عباس اور ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے روایت ہے۔

٧٦٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْاَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهٗ وَطْيُهَا

باب: اِس کے بیان میں جو جہاد میں قید کرے کسی عورت کو اور اس کا شوہر بھی ہو تو قید کرنے والے کو اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

۱۱۳۲: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِيْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳۲: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پکڑیں ہم نے کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے دیارِ ہوازن میں کہ وہاں پر تقسیم کی ہیں نبی ؐ نے غنائم جنگ حنین کی اور ان عورتوں کے خاوند بھی تھے انکی قوم

فَنَزَلَتْ : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء: ٢٤]

میں سوز کر کیا صحابیوں نے اس کا رسول اللہؐ سے اسی وقت اتری یہ آیت: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی حرام ہے تم پر نکاح اور صحبت کرنا خاوند والی عورت سے مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید سے اور ابی الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے۔

٧٦٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

باب: زنا کی اُجرت حرام ہونے کے بیان میں

١١٣٣: عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

١١٣٣: روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اُجرت سے اور کاہن کی شیرینی سے۔

ف: اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس ؓ سے روایت ہے اور ابی مسعود کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٧٦٨: بَابُ مَاجَاءَ اَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

باب: اِس بیان میں کہ ایک شخص کی پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے

١١٣٤: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ وَقَالَ اَحْمَدُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ۔

١١٣٤: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہؓ اس حدیث کو پہنچاتے تھے حضرت تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر یعنی مثلاً ایک شخص دس روپے کو کوئی چیز بیچ گیا ہے کسی کے ہاتھ تو دوسرا ویسی ہی چیز آٹھ روپے کو اسکے ہاتھ بیچ کر پہلے شخص کی چیز کو پھروا نہ دے اور پیغام دے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جس کو پہلے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو چکی ہے۔

ف: اس باب میں سمرہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک بن انسؒ نے پیغام نکاح دینا دوسرے بھائی کے پیغام پر جبھی منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اس کے کسی کو جائز نہیں کہ اس کو پیغام دے اور کہا شافعیؒ نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنی ہمارے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب ایک آدمی پیغام دے چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور راغب ہوگئی اس سے پھر کسی کو نہیں پہنچتا حق کہ اس کو پیغام دے ہاں البتہ اس کی رضامندی اور رغبت معلوم ہونے سے پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور دلیل اس کی فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے کہ آئیں وہ نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے کہ ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان دونوں نے مجھے پیغام نکاح دیا ہے تو فرمایا آپ نے ابو جہم تو ایسا مرد ہے کہ کبھی اپنی لاٹھی عورتوں سے اٹھا تا نہیں یعنی مار پیٹ کرتا ہے مگر معاویہ وہ فقیر ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں سو نکاح کر لے اسامہ سے۔ سو معنی اس حدیث کے ہمارے نزدیک یہی ہے کہ جب تک فاطمہ نے خبر نہ دی تھی اپنی رضامندی

سے تو حضرت ﷺ کبھی دوسری طرف اشارہ نہ کرتے اور اللہ خوب جاننے والا ہے اپنے رسول ﷺ کی مراد کو۔

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَا نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَهْمٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِيْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةً شَعِيْرًا وَخَمْسَةَ بُرٍّ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْتَ اُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰكِنِ اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَعَسٰى اَنْ تُلْقِيْ ثِيَابَكِ وَلَا يَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ اَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَاْتِيْنِيْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ خَطَبَنِيْ اَبُوْجَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ اُسَامَةُ۔

۱۱۳۵: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداوَد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا خبر دی مجھ کو ابوبکر بن ابی الجہم نے کہا ابوبکر نے میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں گئے فاطمہ بنت قیس کے پاس سو بیان کیا انہوں نے کہ تین طلاق دیئے ان کو ان کے شوہر نے اور ان کیلئے نفقہ اور مکان بھی ایام عدت کیلئے مقرر نہ کیا اور رکھ دیئے میرے لئے دس قفیز غلے کے اپنے ایک چچیرے بھائی کے پاس پانچ قفیز جو کے اور پانچ قفیز گیہوں کے کہا فاطمہ نے پھر آئی میں رسول اللہؐ کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ سب آپ کے آگے سوفرمایا آپ نے سچا کام کیا انہوں نے یعنی تیرے شوہر نے جو نفقہ اور مکان مقرر نہ کیا سو موافق شرع کے ہے پھر حکم دیا مجھ کو کہ میں عدت بیٹھوں امّ شریک کے گھر میں بعد اس کے فرمایا کہ امّ شریک کے گھر میں تو مہاجرین جمع ہوتے ہیں تو عدت بیٹھ ابن مکتوم کے گھر سو وہاں اگر تو کچھ اپنے کپڑے (چادر) اتارے تو تجھ کو کوئی نہ دیکھے گا پھر جب تیری عدت پوری ہو جائے اور تیرے پاس کوئی پیغام نکاح لائے تو میرے پاس آنا یعنی مشورے کو پھر جب میری عدت تمام ہوگئی تو نکاح کا پیغام دیا مجھ کو ابوجہم اور معاویہ نے کہتی ہیں فاطمہ کہ پھر آئی میں حضرت ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا سو فرمایا آپ ﷺ نے معاویہ تو مالدار نہیں اور ابوجہم سختی کرنے والے ہیں عورتوں پر کہا فاطمہ نے پھر مجھے پیغام دیا اُسامہ نے جو بیٹے زید کے ہیں سو نکاح کر لیا انہوں نے مجھ سے سو برکت دی مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے نکاح کرنے میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں یہ قول: فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكِحِيْ اُسَامَةَ۔ یعنی فاطمہ نے یہ بھی کہا مجھ سے حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ نکاح کر لے تو اسامہ سے روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے یہی بات۔

۷۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَزْلِ

باب: عزل کے بیان میں

۱۱۳۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ اَنَّهُ الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ كَذَبَتِ

۱۱۳۶: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہؐ! ہم عزل کرتے ہیں (عزل کہتے ہیں کہ آدمی صحبت کرے عورت سے پھر جب

الْيَهُوْدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَخْلُقَهٗ لَمْ يَمْنَعْهُ شَیْءٌ۔ انزال قریب ہوتو ذکر کو باہر نکال کے باہر ہی انزال کرے تا کہ عورت حاملہ نہ ہو) اور یہود کہتے ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا موء دودہ ہے (یعنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کفار کا دستور تھا تو یہود سمجھتے تھے کہ عزل بھی اس میں داخل ہے) تو فرمایا حضرتؐ نے غلط کہا یہود نے بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کیا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔

ف: اس باب میں عمر اور براء اور ابو ہریرہؓ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

۱۱۳۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ۔

۱۱۳۷: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ ہم عزل کرتے رہتے تھے اور وہ قرآن اترتا تھا یعنی اگر عزل میں کچھ برائی ہوتی تو قرآن میں نازل ہو جاتی۔

ف: حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء صحابہ وغیرہم سے عزل میں مالک بن انسؒ نے کہا حرہ سے اجازت لے عزل کی اور لونڈی سے کچھ ضرور نہیں۔

۷۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

باب: عزل کی کراہت کے بیان میں

۱۱۳۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذُكِرَالْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ زَادَبْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذَاكَ اَحَدُكُمْ قَالَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنَّمَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا۔

۱۱۳۸: روایت ہے ابی سعید سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا تو فرمایا کوئی تم میں سے جو عزل کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے زیادہ کیا ابن عمرؓ نے اپنی حدیث میں کہ یہ نہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عزل نہ کرو پھر دونوں راویوں نے کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جان اللہ کو پیدا نہ کرنی ہوگی مگر اللہ اس کو پیدا کر ہی دے گا یعنی عزل سے کیا فائدہ اگر اللہ کو اولاد منظور ہوگی ہزار عزل کرو کچھ نہ ہوگا۔

ف: اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے عزل کو۔

۷۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب: بیوہ اور باکرہ کی شب باشی کی تقسیم میں

۱۱۳۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْشِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلٰى اِمْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

۱۱۳۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا انہوں نے اگر تو چاہے تو میں یہ بھی کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیکن انسؓ نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے آدمی باکرہ عورت کو اپنی بیوی پر تو رہے نئی عورت کے پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو رہے اسکے پاس تین دن یا تین دن کی باری مقرر کرے۔

ف: اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے، حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اس کو محمد بن اسحٰق نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے انس سے اور بعضوں نے اس کو مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ دوسری باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اس باکرہ کے پاس رہے پھر برابر ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہنا شروع کرے۔

۷۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

باب: سوتوں (سوکنوں) کو برابر رکھنے کے بیان میں

۱۱۴۰: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ۔

۱۱۴۰: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبیؐ ہمیشہ شب باشی میں تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں کے درمیان میں اور عدل کرتے تھے اور پھر کہتے یا اللہ! یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا میں اختیار رکھتا ہوں سو تو ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا میں اختیار نہیں رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے یعنی محبت وغیرہ میں۔

ف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس طرح روایت کی گئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں میں آخر حدیث تک اور روایت کی ہے حماد بن زید اور کئی لوگوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا تو اختیار رکھتا ہے اور میں اختیار نہیں رکھتا اس سے محبت قلبی اور موّدتِ دِلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علماء نے۔

۱۱۴۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ۔

۱۱۴۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہوں کسی کے پاس دو عورتیں اور عدل نہ کرے ان میں یعنی شب باشی وغیرہ میں جس میں آدمی اختیار رکھتا ہو سو وہ قیامت کے دن آئے گا یعنی میدانِ حشر میں کہ ایک طرف کا آدھا بدن اس کا جھولا مارا ہوا ہوگا۔

ف: مرفوع کیا اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے روایت کی ہے انہوں نے قتادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہ لوگ ایسا کہتے تھے یعنی یہ بات لوگوں میں مشہور تھی معلوم نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی تھی یا کچھ اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے مگر ہمام کی روایت سے۔

۷۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا

باب: زوجین مشرکین میں سے ایک کے مسلمان ہونے کے بیان میں

۱۱۴۲: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ

۱۱۴۲: روایت کی ابی شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحب کو ابی

بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ۔

العاص بن ربیع پر نیا مہر باندھ کر اور نیا نکاح کر کے۔

ف: یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب اسلام لائے اپنے شوہر کے قبل اور بعد اس کے پھر شوہر بھی مسلمان ہو اور عورت اس کی عدت میں ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ مستحق ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

١١۴٣ ۔ ١١۴۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً جَآءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ تْ اِمْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرَدَّهَا ۔

١١۴٣۔١١۴۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر حضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں پھر آئی اس کی عورت مسلمان ہو کر پھر کہا اس نے یا رسول اللہ! وہ میرے ہی ساتھ ایمان لا چکی تھی سو پھیر دیا آپ ﷺ نے اس کو اس کے شوہر پر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہ روایت کرتے تھے محمد بن اسحٰق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبیؐ نے پھیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع پر ساتھ نئے مہر کے اور نئے نکاح کے سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباسؓ کی بہتر ہے از روئے اسناد اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

٧٧٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ لَهَا

باب: اس ناکح کے بیان میں جو قبل تقرر مہر مر جائے

١١۴۵: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَاوَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٌ مِّنَّا مِثْلَ مَاقَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

١١۴۵: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ پوچھا گیا ان سے حکم اس شخص کا کہ نکاح کیا اس نے ایک عورت سے اور مقرر نہ کیا تھا اسکے لیے کچھ مہر اور نہ داخل ہوا تھا وہ اس پر کہ مر گیا سو جواب دیا ابن مسعودؓ نے کہ اس عورت کا مہر ہے اسکے مثل کی عورتوں کے برابر ہے نہ کمی ہے نہ اس میں نہ زیادتی اور اس پر عدّت ہے یعنی چار مہینے دس دن اور اس کو اپنے خاوند کے مال سے میراث بھی ہے سو کھڑے ہو گئے معقل بن سنان اشجعی اور کہنے لگے حکم کیا تھا نبیؐ نے بروح بنت واشق کو یہی جو ایک عورت تھی ہم میں کی ایسا ہی جیسا تم نے حکم دیا اس سائل کو سو خوش ہو گئے اسکے سننے سے عبداللہ بن مسعودؓ۔

ف: اس باب میں جراح سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور احمد اور اسحٰق اور بعض علماء نے کہا اصحاب نبی ﷺ سے کہ جب کسی عورت سے کسی نے نکاح کیا اور اس سے خلوت کرنے کے اور تقرر مہر کے قبل پر مر گیا تو اس کو میراث ہے مہر نہیں اور اسی پر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علیؓ بن ابی طالب کا اور زید بن ثابتؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بے شک حجت ہے نبی ﷺ کی طرف سے اور مروی ہے امام شافعی سے کہ وہ مصر میں رجوع ہو گئے اس قول سے اور قائل ہو گئے اس قول سے اور قائل ہوئے بروع بنت واشق کی حدیث کے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الرَّضَاعِ

یہ ابواب ہیں دودھ پلانے کے بیان میں

۷۷۵: بَابُ مَا جَاءَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

باب: اِس بیان میں کہ جو ناتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ سب دودھ سے بھی حرام ہوتے ہیں

۱۱۴۶: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَاحَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ۔

۱۱۴۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا دودھ سے جو حرام کیا ہے نسب سے۔

ف: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۴۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

۱۱۴۷: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے دودھ پینے سے جو حرام کیا ہے جننے سے یعنی نسب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم کہ کسی کا اس میں اختلاف ہو۔ مترجم: کہتا ہے جیسے نسب سے سات ناتے حرام ہوتے ہیں ویسے ہی دودھ سے بھی اور وہ یہ ہیں مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں کہ ان سے نکاح بھی حرام ہے صحبت بھی اور مقدمہ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور ماں میں دادی نانی داخل ہے اور بیٹیوں میں پوتی پڑوتی نواسی اور بہنیں تین طرح میں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسی طرح بھتیجی اور بھانجی اگرچہ نیچے کی درجے کی ہو اور پھوپھیاں سگی ہوں خواہ سوتیلی خواہ اخیافی اور اسی طرح باپ دادا اور ماں اور نانی کی پھوپھیاں سب حرام ہیں اور خالائیں علیٰ ہذا القیاس۔

۷۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لَبَنِ الْفَحْلِ

باب: اِس بیان میں کہ دودھ مرد کی طرف منسوب ہے

۱۱۴۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ

۱۱۴۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس چچا

يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى أَسْتَأْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَإِنَّهٗ عَمُّكِ قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَإِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

میرے دودھ کے اور اجازت چاہی انہوں نے میرے پاس آنے کی سو میں نے انکار کیا کہ میں اذن نہ دوں گی جب تک پوچھ نہ لوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ داخل ہوں تیرے پاس وہ تو چچا ہے تیرا سو کہا حضرت عائشہؓ نے مجھ کو دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہیں دودھ پلایا ہے مرد نے پھر فرمایا آپ نے وہ چچا ہے تیرا چاہے کہ آئے تیرے پاس۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم کہا ہے انہوں نے لبن فحل یعنی مرد کے دودھ کو اور اصل اس باب میں حدیث ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور رخصت دی ہے بعض علماء نے مرد کے دودھ کی اور پہلا قول صحیح تر ہے۔

۱۱۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ جَارِيَتَانِ أَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرٰى غُلَامًا أَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ۔

۱۱۴۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ان سے پوچھا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اس کے دو لونڈیاں ہیں یعنی دونوں اس کی موطوءہ ہیں اور دودھ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نے ایک لڑکی کو کیا درست ہے لڑکے کو کہ نکاح کرے اس لڑکی سے کہا ابن عباسؓ نے نہیں درست ہے اسلئے کہ دونوں کے دودھ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوئے۔

ف: اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کی اور یہ روایت اصل ہے اس باب میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

۷۷۷: بَابُ مَاجَاءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

باب: اِس بیان میں کہ ایک' دو بار اگر لڑکا مُنہ میں دودھ لے تو اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی

۱۱۵۰: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

۱۱۵۰: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت رضاعت کی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

مترجم: اس باب میں ام فضل اور ابی ہریرہؓ سے زبیر اور ابن الزبیر سے روایت ہے اور ابن الزبیر روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے زبیر کے ہیں انہوں نے زبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور زیادہ کیا اس میں محمد بن دینار نے یہ لفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح اہلحدیث کے نزدیک روایت ابن ابی ملیکہ کی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زبیرؓ سے وہ عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہا حضرت عائشہؓ نے اتری قرآن میں آیت: عشر رضعات معلومات یعنی دس بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہو گئی اس میں پانچ بار اور رہ گئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی حکم رہا۔ روایت کیا ہم سے یہ قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور حضرت عائشہؓ بھی یہی فتویٰ دیتی تھیں اور بعض

بیبیاں اور بھی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا اور احمد قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار چوسنے سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہؓ کے قول کی طرف جائے تو وہ مذہب قوی ہے یعنی وہی کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا انہوں نے اس میں حکم دینے سے اور بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہا ہے کہ قلیل و کثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جبکہ وہ پیٹ میں جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا۔

۷۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

باب: اِس بیان میں کہ ثبوتِ رضاعت کو ایک عورت کی گواہی کافی ہے

۱۱۵۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّيْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَآءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَآءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا دَعْهَا عَنْكَ۔

۱۱۵۱: روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا روایت کی مجھ سے عبید بن ابی مریم نے انہوں نے عتبہ بن حارث سے کہا عبداللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سے بھی لیکن روایت عبید کی مجھے خوب یاد ہے کہا عقبہ نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سو آیا میں نبیؐ کے پاس اور کہا کہ نکاح کیا میں نے فلانی عورت کی بیٹی سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے کہا راوی نے سو منہ پھیر لیا مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا پھر آیا میں ان کے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ نے کیا ہوا؟ جبکہ اس نے کہا میں نے دودھ پلایا تم دونوں کو چھوڑ دے تو اس عورت کو۔

ف: حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ سے جو بیٹے ہیں حارث کے اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا دَعْهَا عَنْكَ اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کافی کہا ہے ایک عورت کی گواہی کو ثبوتِ رضاعت کے لیے اور ابن عباسؓ نے بھی کہا ہے کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اس سے قسم لی جائے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور بعضوں نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاعت میں ثابت نہیں جب تک کہ زیادہ نہ ہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بیٹے ہیں عبیداللہ بن ابی ملیکہ کے اور کنیت ان کی ابومحمد ہے اور عبداللہ بن زبیر نے ان کو قاضی مقرر کیا تھا طائف میں اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس صحابیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنا میں نے جارود سے جو بیٹے ہیں معاذ کے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جائز نہیں گواہی ایک عورت کی دودھ پلانے میں مگر ایک عورت کی گواہی سے اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو عین پرہیزگاری ہے۔

۷۷۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَاتُحَرِّمُ اِلَّا فِي الصِّغَرِدُوْنَ

باب: اِس بیان میں کہ حرمتِ رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ

الْحَوْلَيْنِ

دو برس کے اندر دودھ پیئے

۱۱۵۲: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَافَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ۔

۱۱۵۲: روایت ہے امّ سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ وہ دودھ انتڑیوں میں پہنچ کر بجائے غذا قائم نہ ہو اور قبل دودھ چھڑانے کے پیئے یعنی جو مدت شرع میں دودھ چھڑانے کی ہے اس کے اندر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیئے اور جو دو برس کامل کے بعد پیئے تو اس کا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹے ہیں زبیر کے اور وہ بیٹے ہیں عوام کے اور وہ بیوی ہے ہشام بن عروہ کی۔

۷۸۰: بَابُ مَايُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ

باب: شیردہ کے ادائے حق کے بیان میں

۱۱۵۳: عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔

۱۱۵۳: روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے پوچھا نبی ؐ سے اور کہا یا رسول اللہ! کیونکر ادا ہو مجھ سے یعنی میرے ذمہ سے حق دودھ پینے کا سو فرمایا آپ نے ایک بردہ میں غلام ہو یا لونڈی یعنی ایک بردہ دودھ پلانے والی کو دے دیا تو اسکا حق ادا ہو گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی یحیٰی بن سعید قطان نے اور حاتم بن اسماعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سے جو عروہ کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی سفیان بن عینیہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن ابی حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث ابن عینیہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ان لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمنذر رہے اور انہوں نے ملاقات کی ہے جابر بن عبداللہ سے اور کہا انہوں نے یہ جو حضرت ﷺ سے پوچھا: مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ اس کے معنی یہی ہیں کہ کونسی چیز ادا کر دیتی ہے تجھ سے ذمام یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب دے دیا تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اس کا اور مروی ہے ابی الطفیل سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا نبی ﷺ کے پاس کہ آئی ایک عورت اور بچھا دی آپ نے ان کے لیے اپنی چادر مبارک کہ بیٹھیں اس پر پھر چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے انہیں نے دودھ پلایا ہے نبی ﷺ کو۔

۷۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

باب: اِس لونڈی کے بیان میں جو آزاد ہو اور اس کا شوہر بھی ہو

۱۱۵۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا۔

۱۱۵۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے بریدہ کا شوہر غلام تھا سو مختار کیا اس کو نبی ﷺ نے سو جدا کر لیا اس نے اپنے نفس کو یعنی خاوند سے اور اگر خاندان کا مرد آزاد ہوتا تو حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ بریرہ کا خاوند مرد آزاد تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے۔ حدیث عائشہ ؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ کا خاوند غلام تھا اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اس کو مغیث کہتے تھے اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمرؓ سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے کہتے ہیں کہ اگر ہووے لونڈی نکاح میں آزاد کے اور پھر لونڈی آزاد ہو تو اس کو اختیار نہیں، اختیار جبھی ہے کہ وہ جب غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے شوہر بریرہ کا حر تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور روایت کی ابوعوانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہؓ سے بریرہ کے قصے میں کہا اسود نے اور زوج اس کا حر تھا اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّيْ بِهٖ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَاِنَّ دُمُوْعَهٗ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهٗ فَلَمْ تَفْعَلْ۔

۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ بریرہ کا خاوند غلام حبشی تھا۔ بنی مغیرہ کا جس دن کہ آزاد ہوئیں بریرہ قسم ہے اللہ کی گویا وہ میرے سامنے ہے کہ مدینے کے راستوں اور کناروں میں پڑا پھرتا تھا اور آنسو اس کے بہتے تھے اس کی داڑھی پر مناتا تھا بریرہ کو کہ پسند کرے اس کو سو نہ مانا بریرہ نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن ابی عروہ پوتے ہیں مہران کے اور کنیت ان کی ابوالنضر ہے۔ **مترجم**: کہتا ہے کہ بریرہ اوّل ایک یہود کی لونڈی تھی ان کو حضرت عائشہؓ نے خریدا اور آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نے آزاد ہونے کے بعد بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہے اس کے نکاح میں رہے یا نکاح فسخ کرے اسے خیارِ عتق کہتے ہیں کہ لونڈی کسی کے نکاح میں ہو تو جب آزاد ہو اسے اختیار ہے کہ خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے اور اس میں امام ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ہے کہ اسے اختیار ہے خواہ خاوند اس کا حر ہو یا غلام اور تین اماموں کے نزدیک اس کو اختیار ہے جب ہی ہے کہ خاوند اس کا غلام ہو اور اگر دونوں ایک ساتھ آزاد ہوں تو کسی کے نزدیک اختیار نہیں اگر خاوند آزاد کیا جائے تو بیوی کو اختیار نہیں خواہ حرہ ہو خواہ لونڈی کذا فی شرح مشکوٰۃ مختصراً۔

۷۸۲: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

باب: اِس بیان میں کہ اولاد عورت کی مالک یا شوہر کی ہے

۱۱۵۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

۱۱۵۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے لڑکا عورت کے ہم بستر کا یعنی شوہر یا مالک (صاحب فراش) اسکے کا اور زانی کو پتھر ہیں۔

ف: اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابی امامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبداللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ زہری نے سعید بن مسیّب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور اسی پر عمل ہے۔

۷۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى

باب: اِس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو

الْمَرْأَةَ فَتَعْجِبُهُ

دیکھے اور اس کو خوش (پسند) آئے

۱۱۵۸: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰی زَیْنَبَ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْیَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ مَعَهَا۔

۱۱۵۸: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بی بی زینب کے پاس اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اور باہر نکل کر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی عورت کو اور اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے کہ اس کی بی بی پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے یعنی فرج۔

ف: اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ہشام بن ابی عبداللہ رفیق ہیں دستوائی کے اور بیٹے ہیں سنبر کے۔

۷۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

باب: شوہر کے حق کے بیان میں جو عورت پر ہے

۱۱۵۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

۱۱۵۹: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں حکم کرتا کسی کو کس کے سجدہ کرنے کا تو حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن ابی اوفی اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اس سند سے یعنی محمد بن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے۔ رضی اللہ عنہ

۱۱۶۰: عَنْ اَبِیْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ۔

۱۱۶۰: روایت ہے طلق ابن علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جس وقت بلائے کوئی آدمی اپنی بیوی کو جماع کے واسطے تو فورا حاضر ہو اور اگر چہ وہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو۔ ف: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۶۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۱۱۶۱: روایت ہے امّ سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا خصم رات کو راضی رہے اور اسی طرح وہ رات کاٹے تو داخل ہوگی جنت میں۔ ف: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۸۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَرْاَةِ عَلٰی زَوْجِهَا

باب: عورت کے حق کے بیان میں جو مرد پر ہے

۱۱۶۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۱۶۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ۔

مؤمنوں میں کامل تر ایمان میں وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیبیوں کے حق میں بہتر ہوں۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۶۳: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ۔

۱۱۶۳: روایت ہے سلیمان بن عمر بن الاحوص سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس تعریف کی اللہ کی آپ نے اور ثناء کی اس پر اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے اس حدیث میں ایک قصہ اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اچھی طرح خیر خواہی کرو عورتوں کی اس لئے کہ وہ قید ہیں تمہارے نزدیک تم ان پر کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے اس کے یعنی صحبت وغیرہ کے مگر یہ کہ وہ کچھ بے حیائی کریں کھلی ہوئی یعنی شرارت سو اگر ایسا کریں تو دور کر دو ان کا بستر اور ایسا مارو ان کو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنی بہت مار نہ مارو سو اگر کہنا مانیں تمہارا تو نہ ڈھونڈو ان پر تکلیف دینے کی راہ آگاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونوں پر بات چیت کرنے کو نہ بٹھائیں ایسوں کو کہ تم راضی نہیں ان سے اور گھر میں نہ آنے دیں ان کو جن سے تم راضی نہیں آگاہ ہو اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ بخوبی پہنچاؤ ان کو روٹی کپڑا ان کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عوان عندکم یعنی وہ قید ہیں تمہارے ہاتھوں میں۔

۷۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

باب: اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

۱۱۶۴: عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُوْنُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّا وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ۔

۱۱۶۴: روایت ہے علی بن طلق سے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ! بعض آدمی ہم میں کا جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے ایک پھسکی (ہوا) نکل جاتی ہے اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پائے تم میں سے کوئی تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں صحبت نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کچھ سچی بات سے شرماتا نہیں۔

ف: اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سنا میں نے

محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبیؐ سے کوئی حدیث سوائے اس کے اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی ہو گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں حضرت کے ان کے سوا اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث۔

۱۱۶۵: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَاۤءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ۔

۱۱۶۵: روایت ہے علی بن طلق سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہؐ نے جب پائے کوئی تم میں سے پھسکی تو وضو کرے اور صحبت نہ کرو عورتوں کے پیچھے سے۔ **ف**: یہ علی جو اس حدیث کے راوی ہیں طلق ہی کے بیٹے ہیں۔

۱۱۶۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ۔

۱۱۶۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہؐ نے نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے اس مرد کو جو جماع کرے کسی عورت سے یا مرد سے پیچھے سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَاۤءِ فِي الزِّيْنَةِ

باب: اس بیان میں کہ عورتوں کو سنگھار کر کے نکلنا منع ہے

۱۱۶۷: عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا نُوْرَ لَهَا۔

۱۱۶۷: روایت ہے میمونہؓ سے جو بیٹی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنے والی تھی نبی ﷺ کی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مثال اترانے والی کی سنگار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لئے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کہ اس میں روشنی بالکل نہیں۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ از روئے حافظہ کے ضعیف ہیں اور وہ سچے ہیں اور روایت کی ان سے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعضوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۷۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

باب: غیرت کے بیان میں

۱۱۶۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ۔

۱۱۶۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ بہت غیرت رکھتا ہے اور اللہ کو غیرت آتی ہے کہ مؤمن وہ کام کرے جو حرام ہے اُس پر۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حجاج صواف کے بیٹے ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ ہے اور حجاج کی کنیت ابوصلت ہے ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے روایت کی ہم سے ابوعیسیٰ نے انہوں نے ابوبکر عشاء سے انہوں نے علی بن عبداللہ مدنی سے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحییٰ نے وہ بہت دانا اور ہوشیار ہیں۔

۷۸۹: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا

باب: اس بیان میں کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہیں

۱۱۶۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَایَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ سَفَرًا یَکُوْنُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِابْنُهَا اَوْذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا۔

۱۱۶۹: روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسے سفر میں جائے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور محرم۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی عورت ایک رات اور دن کا مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں عورت کے سفر کرنے کو مگر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علماء کا اس عورت میں جو طاقت رکھتی ہو حج کی اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو آیا وہ حج کرے یا نہیں تو کہا ہے بعض علماء نے اس پر حج واجب نہیں اس لیے کہ محرم بھی راستے کی ضروری چیزوں میں داخل ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ حج اسی پر واجب ہے کہ جس کو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا [آل عمران : ۹۷] کا مضمون یہی ہے سو علماء کہتے ہیں جب عورت کے ساتھ محرم نہ ہو تو اس کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علماء نے اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلے حج کے قافلے کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا۔

۷۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الدُّخُوْلِ عَلَی الْمُغِیْبَاتِ

باب: اِس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے

۱۱۷۰: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

۱۱۷۰: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے سو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ! کیا تجویز کرتے ہیں آپ حمو (بمعنی دیور وغیرہ کے بارے) میں فرمایا حمو تو موت ہے۔

ف: مترجم کہتا ہے حمو شوہر کے عزیزوں کو بولتے ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹوں کے سوا عزیز و اقارب اس کے ہیں کہ ان سے پردہ ضرور ہے اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ حمو موت ہے یہ تشبیہ ہے یعنی جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہیے ویسے ہی عورت کو شوہر کے بھائیوں اور عزیزوں سے پردہ اور پرہیز کرنا ضرور ہے اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے روایت ہے حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا ہے کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اس میں شیطان ہوتا ہے یعنی جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنے کو موجود رہتا ہے اور حمو زوج کے بھائیوں کو بولتے ہیں گویا آپ نے حرام کی اس کو کہ زوج کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہوں غرضیکہ ان سے پردہ ضرور ہے۔

۷۹۱: بَابٌ

باب:

۱۱۷۱۔۱۱۷۲: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ

۱۱۷۱۔۱۱۷۲: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ داخل ہو ان عورتوں کے گھروں میں جن کے شوہر نہیں ہیں گھر میں اس لئے کہ

الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ۔

شیطان رواں ہوتا ہے تمہارے ایک ایک کے بدنوں میں جیسا خون رواں ہوتا ہے کہا ہم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن میں بھی؟ فرمایا مجھ میں بھی لیکن اللہ نے میری مدد کی اس پر کہ وہ اسلام لایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعضوں نے مجاہد بن سعید میں ان کے ضعف حافظہ کے سبب سے اور سنا میں نے علی بن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عینیہ نے یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ یعنی اللہ نے میری مدد کی اس پر کہ میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں کہا سفیان نے اس لیے کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا ہے یعنی غرض یہ ہے کہ جس نے فَاَسْلَمَ بفتح میم روایت کیا ہے اس نے تو یہ معنی لیے ہیں کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا نافرمان نہ رہا مگر سفیان نے فَاَسْلَمُ کا لفظ بضم میم روایت کیا ہے اس کے معنی یہی ہیں کہ شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں اور یہ جو حضرت نے فرمایا لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ تو مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو اور مغیبات اس کی جمع ہے۔

۷۹۲: بَابٌ

باب:

۱۱۷۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔

۱۱۷۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہے پھر جب نکلتی ہے تو تاکتا ہے اس کو شیطان یعنی تا کہ فتنے میں ڈالے اس کے سبب سے لوگوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۷۹۳: بَابٌ

باب:

۱۱۷۴: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاتُؤْذِيْ اِمْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَاتُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا۔

۱۱۷۴: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہے کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اس کی حوروں بڑی آنکھوں والیوں میں سے یعنی جو جنت میں ملتی ہے نہ تکلیف دے تو اس کو تجھ پر اللہ کی مار ہو اس لئے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب مسافر ہے تھوڑے دن میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور روایت اسماعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسماعیل شامیوں سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں طلاق اور لعان کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۷۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب: طلاق سنی کے بیان میں

۱۱۷۵: عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَ هِیَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّرَا جِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَیُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِیْقَةِ قَالَ فَمَهْ اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

۱۱۷۵: روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمرؓ سے مسئلہ اس شخص کا کہ طلاق دیا اس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو کہا عبداللہ نے تو نہیں جانتا عبداللہ بن عمر کو کہا اس نے طلاق دی تھی اپنی بیوی کو کہ جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ سے سو حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ رجعت کرے اس سے کہا حضرت عمرؓ نے پوچھا میں نے حضرتؐ سے گنے اس طلاق کو بھی ایک طلاق فرمایا حضرتؐ نے چپ رہو بھلا دیکھو تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جائے وہ طلاق کیوں نہ گنا جائے اگر یہ دیوانہ ہو جائے تو اس طلاق سے بھی جدائی ہو جائے گی۔

ف: مترجم کہتا ہے طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن کہ جس کو سنی بھی کہتے ہیں اور بدعی۔ احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے اس طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور چھوڑ دے اس کو کہ عدت گزر جائے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ جماع نہ کیا ہو اس میں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنی اس سے صحبت کر چکا ہو اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دی جائے اور جائز ہے ان کو طلاق دینی بعد جماع کے بھی۔ بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاقیں ایک دفعہ یا ایک طہر میں دے کہ رجعت نہ ہو اس کے بیچ میں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اس طہر میں کہ جماع کیا ہو اس میں اور اسی طرح طلاق دینی اس کو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمرؓ میں مذکور ہے کذا فی شرح مشکوۃ اور یہ جو حضرت ﷺ نے عمرؓ سے فرمایا کہ چپ رہو یعنی اس بات کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے وہ طلاق بھی خواہی نخواہی کیا جائے گا۔

۱۱۷۶: سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِیْ

۱۱۷۶: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبداللہ بن

الْحَيْضِ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَا جِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا ۔

عمرؓ سے کہ طلاق دی انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے حکم کر اس کو کہ رجعت کرے اس سے پھر طلاق دے اس کو جب پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو۔

ف: حدیث یونس بن جبیر کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہے ابن عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی حدیث سالم کی ابن عمرؓ سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دے آدمی طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب ایک طلاق دے ایک طہر میں تو وہ بھی سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعضوں نے کہا سنت جبھی ہوگا کہ جب ایک طلاق دے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کہ جب چاہے طلاق دے اور یہی قول ہے شافعی، احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا حاملہ کو ہر مہینے میں ایک طلاق دے۔

۷۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ

باب: طلاق میں لفظ البتہ کہنے کے بیان میں

۱۱۷۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی طَلَّقْتُ امْرَاَتِی الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا اَرَدْتَ۔

۱۱۷۷: روایت ہے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبیؐ کے پاس اور کہا میں نے طلاق دی اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر یعنی یوں کہا: طَلَاقَ الْبَتَّةَ یعنی تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہے البتہ سو فرمایا رسول اللہؐ نے کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے؟ میں نے کہا ارادہ کیا میں نے ایک طلاق کا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہا قسم ہے اللہ کی فرمایا آپؐ نے تو وہ ہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی (طلاق) پڑی۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اس سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں جس میں لفظ البتہ کہے اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے علیؓ سے کہ انہوں نے اسکو تین طلاق قرار دیا اور بعض علماء نے کہا یہ نیت پر مرد کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی تو ایک ہے اور تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مالک بن انسؒ نے کہا کہ طَلَاقَ الْبَتَّةَمیں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اسکو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں۔

۷۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی اَمْرُكِ بِيَدِكِ

باب: اپنی عورت سے امرک بیدک (تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں) کہنے کے بیان میں

۱۱۷۸: عَلِیُّ بْنُ نَصْرِبْنِ عَلِیٍّ نَاسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَيُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ اَحَدًا قَالَ فِی اَمْرُكِ بِيَدِكِ اَنَّهَا ثَلَاثٌ

۱۱۷۸: روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان ابن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہا حماد نے پوچھا اس نے ایوب سے تم کس کو جانتے ہو کہ اس نے کچھ کہا ہو امرک بیدک کے باب میں

اِلاَّ الْحَسَنَ قَالَ لَا اِلاَّ الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا اِلاَّ مَا حَدَّثَنِیْ قَتَادَۃُ عَنْ کَثِیْرٍ مَوْلٰی بَنِیْ سَمُرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلاَثٌ قَالَ اَیُّوْبُ فَلَقِیْتُ کَثِیْرًا مَوْلٰی بَنِیْ سَمُرَۃَ فَسَاَلْتُهٗ فَلَمْ یَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰی قَتَادَۃَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ نَسِیَ۔

کہ اس سے تین طلاقیں پڑی ہیں سوائے حسن کے ایوب نے کہا میں نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اے اللہ! تیری بخشش ہے یہ روایت پہنچی مجھ کو قتادہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن کثیر سے جو مولیٰ ہیں بنی سمرہ کے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبیؐ سے کہ فرمایا آپ نے تین طلاقیں نہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولی ہیں ابن سمرہ کے سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی ان کو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے تھے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھ سے بیان کی تھی اب ان کو یاد نہ رہی۔

ف: اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد بن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سلیمان بن حرب نے انہوں نے حماد بن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابی ہریرہؓ پر اور ابو ہریرہؓ کی حدیث کو مرفوع نہ جانا انہوں نے یعنی یہ حضرت کا قول نہیں ابو ہریرہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے امرک بیدک میں سو کہا ہے بعض علمائے صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطابؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ ہیں کہ اس میں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علمائے تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید بن ثابتؓ نے کہ اس میں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام میں اختیار ہے تو عورت اگر اس کے جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لیے پسند کی تو ایک ہی پڑے گی اور اگر دو کہے تو دو اور تین کہے تو تین اور کہا ابن عمرؓ نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اس نے تین طلاق دے لیے اپنے کو اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لی جائے گی زوج سے اسی کا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور اہل کوفہ کا مذہب حضرت عمرؓ اور عبداللہؓ کے قول کے موافق ہے یعنی اس میں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحٰق ابن عمر کے قول کی طرف گئے یعنی جو اوپر مذکور ہوا۔

۷۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْخِیَارِ

باب: بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں

۱۱۷۹: عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ خَیَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ اَفَکَانَ طَلاَقًا۔

۱۱۷۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے یعنی طلاق کا (اور حضرت ﷺ کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہم نے حضرت ﷺ کے پاس رہنے کا تو کیا یہ طلاق تھوڑا ہی ہوا یعنی حضرت ﷺ نے جو اختیار دیا اور ہم نے حضرت ﷺ کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑی)۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی کے مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا خیار میں سو یہ آیت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے اپنے نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنے تئیں دے سکتی ہے اور مروی ہے یہ بھی ان سے کہ وہ ایک طلاقِ رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ

مجھے پسند کرتی ہے یا اپنے نفس کو اور اختیار دیا اس کو دونوں باتوں کا اور اس نے اختیار کیا اپنے زوج کو تو بھی ایک طلاق پڑی اور اگر اس نے اختیار کیا اپنے نفس کو تو تین طلاق پڑیں اور اکثر علماء اور فقہاء صحابہ اور جو ان کے بعد تھے عمر اور عبداللہ کے قول کی طرف گئے ہیں جو ابھی عنقریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف گئے ہیں۔

۷۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَاسُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

باب: اس بیان میں کہ جس کو تین طلاق دیہوں اس کا روٹی' کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں

۱۱۸۰: عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسُكْنٰى لَكِ وَلَانَفَقَةَ قَالَ مُغِيْرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِاِ بْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ اَحَفِظَتْ اَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ۔

۱۱۸۰: روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دی مجھ کو میرے شوہر نے نبی ﷺ کے زمانے میں' سو فرمایا نبی ﷺ نے نہ تیرے لئے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر کہ کہا مغیرہ نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابراہیم سے تو کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا حضرت کے فرمودہ سے یا بھول گئی۔ سو عمرؓ نے تو دلواتے تھے تین طلاق والی کو روٹی' کپڑا اور مکان رہنے کو یعنی عدت تک۔

ف: مترجم کہتا ہے کتاب اللہ سے حضرت عمرؓ کے قول میں یہ آیت مراد ہے: اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان دو اُن کو جہاں سے تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق۔

۱۱۸۰ (م): عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ وَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ دَاوٗدَ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۱۱۸۰ (م): روایت ہے شعبی سے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس کے پاس اور پوچھا کیا حکم کیا تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ ﷺ نے سو کہا انہوں نے طلاق دی مجھ کو میرے زوج نے طلاق بات یعنی تین طلاق سو وہ جھگڑی مکان اور روٹی کپڑے کے لئے سو نہ دلوایا نبی ﷺ نے ان کو مکان اور نہ نفقہ اور داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فاطمہ نے کہا حکم کیا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدت بیٹھوں میں ابن مکتوم کے گھر میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح اور شعبی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق کہ جب خاوند اس کا اختیار رجعت کا نہ رکھتا ہو تو نفقہ اور سکنیٰ بھی اس پر واجب نہیں اور کہا بعض علمائے صحابہ نے کہ مطلقہ ثلث کو سکنیٰ بھی دیا جائے اور نفقہ بھی انہی میں ہیں عمر بن خطاب اور عبداللہ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض علماء نے کہا کہ اس کو سکنیٰ چاہیے مگر نفقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور لیث بن سعد کا اور شافعی کا اور شافعی نے کہا ہم اس کو سکنیٰ یعنی مکان دلواتے ہیں قرآن کی دلیل سے کہ فرماتا ہے اللہ عزوجل لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ یعنی نہ نکالو اپنے

گھروں سے یعنی عورتوں کواور وہ آپ بھی نہ نکلیں گے مگر جب کریں کھلی بے حیائی یعنی سخت کلامی اور بدگوئی کہ سختی کرے اپنے گھر والوں سے اور شافعی نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس کو گھر نہ دلوایا اس لیے کہ وہ سخت کلامی کرتی تھیں اپنے گھر والوں سے اور امام شافعی نے کہا مطلقہ ثلاث کو نفقہ بھی نہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی دلیل سے جس میں قصہ فاطمہ بنت قیس کا مذکور ہے۔

۷۹۹: بَابُ مَاجَاءَ لَاطَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب: اِس بیان میں کہ طلاق قبل نکاح کے واقع نہیں ہوتی یعنی عورت اجنبیہ پر

۱۱۸۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔

۱۱۸۱: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نذر نہیں ابن آدم کی اس میں جس کا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اس میں کہ جس کا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اس میں جس کا وہ مالک نہیں۔

ف: اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے روایت ہے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ سب سے اچھی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس و جابر بن عبداللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید سے اور کتنے فقہاء تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کی طرف نسبت کر کے کہے تو طلاق واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلے یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے تو اس پر طلاق واقع ہوتا ہے یعنی بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ انہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ انہوں نے کہا اگر نام لے کسی عورت کا مقرر کر کے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہے کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اس پر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانے شہر کی عورت سے تو جب وہ نکاح کرے گا ان عورتوں سے اس پر طلاق پڑ جائے گی اور ابن مبارک نے اس میں تشدد کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور مروی ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا حکم اس شخص کا کہ قسم کھائی اس نے طلاق کے ساتھ یعنی کہا کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے پھر خواہش ہوئی اس کو نکاح کی تو آیا اس کو نکاح کرنا جائز ہے یعنی نکاح جس عورت سے کرے گا اس پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں اور جائز ہے اس کو عمل کرنا ان فقہاء کے قول پر جنہوں نے اجازت دی ہے اس نکاح کی تو ابن مبارک نے جواب دیا کہ اگر وہ شخص قبل اس بلا کے ان کے قول کو حق جانتا تھا جنہوں نے رخصت دی ہے اس کو نکاح کی تو جائز ہے اب بھی اس کو عمل کرنا ان کے قول پر اور جو شخص پہلے سے ان کے قول کو پسند نہ کرتا تھا تو اس کو اس بلا میں مبتلا ہونے کے بعد بھی اس پر عمل کرنا جائز نہیں اور احمد نے کہا اس نے نکاح کر لیا تو میں حکم نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور اسحٰق نے کہا کہ میں رخصت دیتا ہوں عورت منسوبہ سے نکاح کرنے کی بدلیل حدیث ابن مسعودؓ کے اور عورت منسوب کا بیان اوپر گزرا اور نہیں کہتا میں کہ حرام ہے اس پر اس کی عورت اور وسعت دی اسحٰق نے غیر منسوبہ عورت میں۔

۸۰۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ طَلَاقَ الْاَمَةِ

باب: اِس بیان میں کہ لونڈی کو طلاق

تَطْلِيقَتَانِ
دو ہی ہیں

١١٨٢: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا مُظَاهِرٌ بِهٰذَا۔

١١٨٢: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لونڈی کے دو ہی طلاق ہیں اور عدت اس کی دو ہی حیض ہیں یعنی دو طلاق میں وہ بائنہ ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق میں کہا محمد بن یحییٰ نے اور خبر دی ہم کو اس حدیث کی ابو عاصم نے روایت کی انہوں نے مظاہر سے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ ؓ کی غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر مظاہر بن اسلم کی روایت سے اور مظاہر کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوائے اس کے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث کی رو سے امام اعظمؒ کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہے اگر عورت حرہ ہے تو تین طلاقیں ہیں اور تین حیض میں اس کی عدت پوری ہوتی ہے اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقیں ہیں بائن ہو جاتی ہے اور عدت اس کی دو حیض میں پوری ہو جاتی ہے اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت دونوں میں اعتبار شوہر کا ہے۔

٨٠١: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ
باب: دِل میں طلاق کا خیال کرنے کے بیان میں

١١٨٣: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِاُمَّتِىْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَالَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْتَعْمَلْ بِهٖ۔

١١٨٣: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درگزر کیا اللہ نے میری امت سے جو دِلوں میں خیال آئے جب تک مُنہ سے نہ نکالے اس کو یا عمل نہ کرے اس پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب آدمی اپنے دِل میں خیال کرے طلاق کا تو کچھ نہیں پڑتا جب تک مُنہ سے نہ کہے۔

٨٠٢: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِى الطَّلَاقِ
اِس بیان میں کہ طلاق خوش طبعی سے بھی پڑ جاتی ہے

١١٨٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔

١١٨٤: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ اس میں سچ مچ کہنا اور خوش طبعی سے کہنا دونوں برابر ہے ایک نکاح' دوسرے طلاق' تیسرے رجعت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور عبدالرحمٰن بیٹے ہیں حبیب کے وہ بیٹے ہیں اُردک کے وہ بیٹے ہیں ماہک کے اور وہ میرے نزدیک یوسف بن ماہک ہیں۔

٨٠٣: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْخُلْعِ
باب: خُلع کے بیان میں

١١٨٥: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَا

١١٨٥: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے خُلع کیا

اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَوْ اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔

اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے زمانے میں سو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے یا حکم کی گئیں وہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع بنت معوذ کی صحیح یہی ہے کہ ان کو حکم کیا گیا ایک حیض تک بیٹھنے کا۔

۱۱۸۵ (ل) : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔

۱۱۸۵ (ل) روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ثابت بن قیس کی بی بی نے خلع کیا (لی) اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے زمانے میں سو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا خلع والی عورت کی عدت میں تو اکثر اہل علم صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ عدت خلع والی عورت کی مطلقہ کے برابر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عدت خلع والی عورت کی ایک حیض ہے اور کہا اسحٰق نے اگر کوئی اختیار کرے اس مذہب کو یعنی ایک حیض کی عدت ہونے کے تو یہ مذہب قوی ہے۔

۸۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ

باب: خلع کرنے والے کے بیان میں

۱۱۸۶: عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔

۱۱۸۶: روایت ہے ثوبان سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں تو منافق ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع کرے اپنے شوہر سے بغیر عذر کے تو بو نہ سونگھے گی جنت کی' روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت کہ مانگے اپنے زوج سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اس پر (خوش) بو جنت کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے وہ ابی اسماء سے وہ ثوبان سے اور روایت کیا اس کو بعضوں نے ایوب سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا۔

۸۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَآءِ

باب: عورتوں کی خاطر داری کے بیان میں

۱۱۸۷ ۔ ۱۱۸۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلٰى عِوَجٍ۔

۱۱۸۷۔۱۱۸۸: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت پسلی کی ہڈی کی سی ہے اگر تو سیدھا کرنے چلے تو اس کو توڑ دے گا اور اگر رہنے دے اس کو ویسے تو فائدہ اٹھائے اس کے ٹیڑھے پن پر یعنی اسکی بدمزاجی پر صبر کرے تو نباہ ہو اور نہیں تو جدائی کی نوبت آئے۔

ف: اس باب میں ابی ذر اور سمرہ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ ؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۸۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْاَلُهُ اَبُوْهُ اَنْ يُطَلِّقَ امْرَاَتَهٗ

باب: اس شخص کے بیان میں جس کو باپ کہے کہ بیوی کو طلاق دے

۱۱۸۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ اَبِيْ يَكْرَهُهَا فَاَمَرَنِيْ اَنْ اُطَلِّقَهَا فَاَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَاَتَكَ۔

۱۱۸۹: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ انہوں نے کہا تھی میرے پاس ایک بی بی کہ میں اسے چاہتا تھا اور میرے باپ اسے برا جانتے تھے سو حکم کیا مجھ کو کہ طلاق دوں اسے سو نہ مانا میں نے پھر ذکر کیا میں نے اسکا نبیؐ سے سو فرمایا آپؐ نے اے عبداللہ بیٹے عمر کے طلاق دے اپنی بی بی کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ابن ابی ذیب کی روایت سے۔

۸۰۷ : بَابُ مَاجَاءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا

باب: اِس بیان میں کہ عورت اپنی سوت (سوکن) کی طلاق نہ چاہے

۱۱۹۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَافِيْ اِنَائِهَا۔

۱۱۹۰: روایت ہے ابو ہریرۃؓ سے کہ وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ طلب کرے عورت طلاق اپنی سوت (سوکن) کی تاکہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔

ف: اس باب میں امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۰۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ طَلَاقِ الْمَعْتُوْهِ

باب: مسلوب العقل کے طلاق کے بیان میں

۱۱۹۱. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ۔

۱۱۹۱: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب طلاق پڑ جاتی ہیں مگر طلاق معتوہ کا یعنی جس کی عقل جاتی رہے۔ (اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی)۔

ف: اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر عطاء بن عجلان کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث یعنی حدیثوں کو بھول جایا کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق معتوہ یعنی دیوانے کا کہ جس کی عقل نہ رہی ہو نہیں پڑتا ہے مگر ایسا دیوانہ ہو کبھی کبھی ہوش میں آتا ہو اور وہ طلاق دے ہوش کی حالت میں تو البتہ پڑتا ہے۔

۸۰۹: بَابٌ

باب:

۱۱۹۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ مَاشَاءَ اَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَاَتُهٗ اِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَاِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَاَتِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْنَ مِنِّيْ وَلَا آوِيْكِ اَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ اُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ اَنْ تَنْقَضِيَ

۱۱۹۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے تھے کہ شوہر طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تھا اور پھر وہ اسی کے پاس رہتی تھی جب رجعت کر لیتا تھا عدت میں سو اگر طلاق دے چکا ہو اس کو ایک یا زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے اللہ کی نہ تو میں ایسی طلاق دونگا تجھ کو کہ تو جدا ہو جائے مجھ سے اور نہ ملوں گا تجھ سے کبھی اس نے کہا یہ کیونکر ہوگا شوہر نے کہا میں طلاق دونگا

رَاجَعْتُكِ فَذَ هَبَتِ الْمَرْاَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَآئِشَةَ فَاَ خْبَرَ تْهَا فَسَكَتَتْ عَآئِشَةُ حَتّٰى جَآءَ النَّبِیُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾ [البقرة : ۲۲۹] قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاسْتَاْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ۔

تجھ کو پھر جب تمامی پر ہوگی عدت تیری تو رجعت کرونگا تجھ سے یعنی اس طرح بعد رجعت کے پھر طلاق دونگا۔ پھر عدت تمام ہونے کے قریب رجعت کروں گا اسی طرح ہمیشہ کرتا رہونگا سوگئی وہ عورت یہاں تک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہؓ کے پاس اور خبر دی ان کو اس بات کی سو چپ رہیں حضرت عائشہؓ یہاں تک کہ آئے نبیؐ سو خبر دی آپ ﷺ کو پس چپ رہے رسول اللہؐ یہاں تک کہ اتری یہ آیت قران مجید کی: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ...... یعنی طلاق دو مرتبہ ہے اور بعد اس کے رکھ لینا ہے عورت کو دستور کے موافق یا رخصت کر دینا ہے اس کو یعنی تیسری طلاق دے کر یا اس طرح کہ رجعت نہ کرے یہاں تک کہ عدت تمام ہو جائے کہا عائشہؓ نے پھر سرے سے حساب رکھا لوگوں نے طلاق کا آئندہ کے لئے جس نے طلاق دی تھی اس نے بھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی حدیث کے معنوں کے مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور یہ زیادہ صحیح ہے یعلی بن شبیب کی روایت سے۔

۸۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

باب: اِس حاملہ کے بیان میں جس کا خاوند مر گیا ہو اور وہ جنے

۱۱۹۳: عَنْ اَبِی السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَ ضَعَتْ سُبَیْعَةُ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِثَلٰثَةٍ وَّعِشْرِیْنَ یَوْمًا اَوْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِ یْنَ یَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَاُنْكِرَ عَلَیْهَا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا۔

۱۱۹۳: روایت ہے ابی السنابل بن بعکک سے کہا وضع حمل کیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے کے تئیس دن یا پچیس دن بعد پھر جب نفاس سے پاک ہوچکیں تو زینت کی نکاح کے لئے سو اعتراض کیا ان پر لوگوں نے سو ذکر کیا گیا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نکاح کرے وہ تو کیا ہوا اس کی عدت تو پوری ہوچکی۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی السنابل کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسود کی کوئی روایت ابی السنابل سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتے ہم کہ ابوالسنابل زندہ رہے ہوں بعد نبی ﷺ کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو وہ جب وضع حمل کرے تبھی اس کو نکاح کرنا جائز ہے اور اگر چہ عدت اس کی یعنی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہ پوری کرے دونوں مدتوں کے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گزر جائیں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نہ کرے اور عدت ہی سمجھے اور اگر چار مہینے دس دن کے قبل وضع حمل ہو جائے تو چار مہینے دس دن تک پورے مگر پہلا قول صحیح ہے یعنی زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔

۱۱۹۴: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلَ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَاسَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ۔

۱۱۹۴: روایت ہے سلیمان ابن یسار سے کہ ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن ان سب نے ذکر کیا اس عورت کا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند مرگیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباسؓ نے کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں میں سے اخیر کی مدت کو اور اس کی تفصیل ابھی گزری اور کہا ابوسلمہ نے بلکہ حلال ہو جاتا ہے اس کو نکاح کرنا اسی وقت جب کہ وضع حمل کرے اور کہا ابوہریرہؓ نے میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں پس کہلا بھیجا امّ سلمہ کے پاس جو بی بی ہیں نبی ﷺ کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنے کے تھوڑے دنوں بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کرنے کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: جس عورت کا خاوند مرگیا ہو اس کی عدت کے بیان میں

۱۱۹۵ ۔ ۱۱۹۶ ۔ ۱۱۹۷: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلٰثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ فِي الطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

۱۱۹۵ تا ۱۱۹۷: روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی ان کو ان تینوں حدیثوں کی کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی میں ام حبیبہؓ کے پاس جو بی بی ہیں نبی ﷺ کی جب وفات پائی ان کے باپ ابوسفیان بن حرب نے سو منگائی امّ حبیبہ نے خوشبو کہ اس میں زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبو ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی سے کسی اور چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر فرمایا ام حبیبہؓ نے قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر اتنا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حلال نہیں اس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جبکہ وفات پائی ان کے بھائی نے سو منگائی انہوں نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے سنا ہے رسول

الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّيْ اُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَآءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا اَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ۔

اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے اور سنا میں نے ماں ام سلمہ سے کہتی تھیں آئی ایک عورت رسول اللہ ؐ کے پاس اور کہا اس نے یا رسول اللہ ؐ! میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں سو کیا سرمہ لگاؤں میں اس کے؟ فرمایا رسول اللہ ؐ نے نہیں دو مرتبہ یا تین مرتبہ۔ وہ حضرت سے پوچھتی تھی اور حضرت منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے دس دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد۔

ف: اس باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابی سعید خدری کی اور حفصہ بنت عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جس کا شوہر مر جائے وہ خوشبو اور زینت سے بھی پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد کا اور اسحٰق کا۔ مترجم کہتا ہے عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اس طرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا وہ ایک مکان تیرہ و تاریک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی جب ایک سال اسی حال سے گزر جاتا تھا وہ اس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھا یا بکری یا کوئی طائر (پرندہ) اس کے پاس لاتے تھے اور وہ اس سے اپنی فرج رگڑتی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی مینگنی اس کو دیتے تھے کہ وہ اسے پھینکتی تھی۔ انتہیٰ

۸۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ

باب: اس مظاہر کے بیان میں جو قبل ادائے کفارے کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے

۱۱۹۸: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ۔

۱۱۹۸: روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کہ جو ظہار کرنے والا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپ ﷺ نے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اس پر دو کفارے ہیں اور یہی قول ہے عبدالرحمٰن ابن مہدی کا۔

۱۱۹۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِيْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا

۱۱۹۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد آیا نبیؐ کے پاس کہ اس نے ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اس سے سو کہا یا رسول اللہ ؐ! میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپؐ نے کس نے مستعد کیا تجھ کو اس پر رحمت کرے

حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ۔

اللہ تجھ پر عرض کیا اس نے دیکھی میں نے پازیب اسکی چاند کی روشنی میں فرمایا اب اسکے نزدیک نہ جا' جب تک تو نہ کرے جو حکم دیا تجھ کو اللہ نے یعنی جب تک کفارہ نہ دے لے۔ **ف**: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۸۱۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

باب: کفارۂ ظہار کے بیان میں

۱۲۰۰: عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَبَنِيْ بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَمِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْسِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔

۱۲۰۰: روایت ہے ابی سلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن سے کہا سلمان ابن صخر انصاری نے جو اولاد میں بیاضہ کے انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گزارنے تک پھر جب گزر گیا آدھا رمضان صحبت کر بیٹھے اس سے ایک رات' سو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو ذکر کیا اس کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھ دو مہینے تک پے در پے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا فرمایا کھانا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اس نے میں نہیں پاتا کہ کھلاؤں ان کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے کہ دو اس کو یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اس میں پندرہ صاع یا سولہ پیمانے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کھانا ہوتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کفارۂ ظہار کے باب میں اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کی۔

۸۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِيْلَاءِ

باب: ایلاء کے بیان میں

۱۲۰۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَآئِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً۔

۱۲۰۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے ایلاء کیا رسول اللہؐ نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کر لی اپنے اوپر صحبت وغیرہ ان کی پھر حلال کیا آپ ﷺ نے جس کو حرام کر لیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور انس ؓ سے بھی روایت ہے حدیث مسلمہ بن عقیل کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا ہے اس کو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے کہ نبی ﷺ نے ایلاء کیا آخر حدیث تک مرسلاً اور اس میں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث سے مسلمہ کے اور ایلاء اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کھائے کہ صحبت نہ کرے گا اور ہاتھ نہ لگائے گا اپنی بیوی کو چار مہینے تک یا زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کا جب گزر جائیں چار مہینے سو بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے جب گزر جائیں چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کھڑا کیا جائے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا جب چار مہینے گزر جائیں تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے ایلاء لغت میں مطلق قسم ہے اور معنی شرعی اوپر گزر رہے اور ایلاء کرنے والے کو مولی کہتے ہیں اور مدت ایلاء حرہ کے

لیے چار مہینے اور لونڈی کے واسطے دو مہینے ہیں۔ پھر اگر اس کے بیچ میں صحبت کی کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہیں تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتی ہے اور معنی لفظ ایلاء کے یہ ہیں قسم ہے اللہ کی میں تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا جماع نہ کروں گا تجھ سے مل کر غسل جنابت نہ کروں گا سو ان سب سے بعد صحبت کے کفارہ ہے قسم کا اور اگر یوں کہا کہ میں اگر تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پر ایک حج ہے یا میرا غلام آزاد ہے یا میری لونڈی حرہ ہے اور پھر صحبت کی تو وفائے قسم اس پر لازم ہے یعنی حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار۔

۸۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي اللِّعَانِ

باب: لعان کے بیان میں

۱۲۰۲: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنَ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مَكَانِيْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ اُدْخُلْ مَاجَآءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَ خَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَّهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَ نَارَاٰى امْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهٖ لْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ فَدَعَى الرَّجُلَ فَتَلَا الْاٰيَاتَ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْعَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ

۱۲۰۲: روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہوں نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنے والی عورت کا اور مرد کا جب مصعب بن زبیر کی سلطنت تھی اور پوچھا کیا جدائی کر دی جائے لعان کرنے والی جورو خصم (زوجین) میں سو مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا کہوں میں سو میں اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا عبداللہ بن عمرؓ کے گھر تک اور اجازت چاہی میں نے اندر آنے کی سو لوگوں نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہیں سو سنی عبداللہ بن عمرؓ سے میری بات اور کہا اے ابن جبیر! آؤ تم کسی کام ہی کو آئے ہو گے پھر داخل ہوا میں اور وہ لیٹے تھے ایک موٹی چادر بچھائی ہوئی پر جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے سو کہا میں نے اے ابا عبدالرحمٰن! کیا لعان والی جورو خصم (میاں بیوی) جدا کر دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ! ہاں جدا کر دیئے جائیں اور پہلے جس نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں تھا فلانے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہؐ! بھلا دیکھئے تو اگر کوئی ہم میں سے دیکھے اپنی عورت کو زنا میں تو کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے کہا راوی نے پھر چپ ہو رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جواب نہ دیا اس کو پھر جب تھوڑے دن ہو گئے اس کے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہوں سو اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ سے آخر آیات تک اور پڑھی آپؐ نے یہاں تک کہ ختم کیا سب آیتوں کو سو بلایا اس آدمی کو اور اس کے سامنے پڑھیں وہ آیتیں اور سمجھایا اس کو اور عذاب آخرت یاد دلایا اس کو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس نے قسم ہے اس کی جس نے آپؐ کو بھیجا حق کے ساتھ میں نے جھوٹ نہیں باندھا اس عورت پر یعنی اپنی بیوی پر

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَ وَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَاوَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

پھر دہرائی وہ آیتیں عورت کے سامنے اور اس کو بھی سمجھایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس عورت نے نہیں قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ کو ساتھ حق کے سچ نہیں ذکر کیا اس نے یعنی اس کے شوہر نے کہا راوی نے پھر شروع کیا رسول اللہؐ نے مرد سے اور گواہی دی اس نے چار مرتبہ اللہ کے ساتھ کہ وہ سچا ہے یعنی اس باب میں کہ اس عورت نے زنا کیا ہے اور پانچویں دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کے اوپر اس کے اگر ہوں وہ جھوٹوں میں پھر دوبارہ شروع کیا عورت سے سو گواہی دی اس نے چار گواہیاں کہ خصم (شوہر) اسکا جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ گواہی دی کہ غضب ہے اللہ کا اس پر یعنی مجھ پر اگر ہو وہ سچوں میں پھر جدا کر دیا حضرتؐ نے ان دونوں کو۔

ف: اس باب میں سہل بن سعد اور ابن عباس اور حذیفہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

۱۲۰۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا عَنَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ۔

۱۲۰۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے لعان کیا ایک خصم (شوہر) نے جورو (بیوی) اپنی سے اور جدائی کر دی نبی ﷺ نے ان دونوں میں اور ملا دیا لڑکے کو ماں کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ مترجم کہتا ہے محمد نے مؤطا میں کہا ہے کہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہ جب نفی کرے مرد لڑکے کی یعنی یہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں اور لعان کرے تو تفریق کر دی جائے ان میں سے اور دے دیا جائے لڑکا ماں کو اور یہی قول ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ہمارے تمام فقہاء رحمہم اللہ کا۔

٨١٦: بَابُ مَاجَاءَ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: اِس بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ عدت کہاں کرے؟

۱۲۰۴: عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْعُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَاَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ

۱۲۰۴: روایت ہے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے جس کا نام زینب ہے وہ بیٹی ہیں کعب بن عجرہ کی کہا زینب نے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان کہ بہن ہیں ابی سعید خدری کی انہوں نے خبر دی زینب کو کہ وہ آئیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پوچھتی تھیں کہ چلے جائیں اپنے اقرباء کے پاس جو قبیلہ بنی خدرہ میں تھے کہ خاوند اُن کے نکلے تھے اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کو پھر جب پہنچے کنارہ قدوم میں کہ وہ ایک مقام ہے مدینے سے چھ میل پر وہ غلام ان کو ملے اور

بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْفِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَبِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهٗ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهٗ مِنْ شَانِ زَوْجِيْ قَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰى بِهٖ۔

انہیں مار ڈالا یعنی ان کے شوہر کو سو پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ میں پھر چلی جاؤں اپنے اقرباء میں اس لئے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا کوئی مکان کہ ان کا مملوک ہو اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہا فریعہ نے پھر فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ہاں چلی جا اپنے اقرباء میں کہا انہوں نے پھر پلٹی میں یہاں تک کہ جب پہنچی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یا حکم کیا میرے پکارنے کا کہ میں پکاری گئی پھر فرمایا کیا کہا تھا تم نے دوبارہ عرض کیا ان پر قصہ جو ذکر کیا تھا اپنے خاوند کا فرمایا آپ ﷺ نے تو رہ اپنے گھر میں جب تک پوری ہو مدت یعنی عدت کی کہا فریعہ نے پھر عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے حضرت عثمانؓ تو پیغام بھیجا میری طرف اور پوچھا مجھ سے اسی گھر میں عدت کرنے کا حال سو خبر دی میں نے ان کو اور تابعداری کی انہوں نے اسی کی اور فتویٰ دیا اسی پر جس عورت کا خاوند مر جائے وہ جس گھر میں ہو اسی میں عدت پوری کرے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے سو ذکر کی حدیث اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں عدت بیٹھنے والی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جب تک پوری نہ ہو عدت اس کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عورت جہاں عدت کرے اگرچہ اس کے خاوند کا گھر نہ ہو مگر پہلا قول صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبُيُوْعِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں خرید وفروخت کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۸۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

۱۲۰۵: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَايَدْرِيْ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا اَنَّهُ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهُ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ۔

باب: شبہات کے ترک کرنے کے بیان میں

۱۲۰۵: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے یعنی ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں شبہے کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے ان کو اکثر لوگ کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں سو جس نے چھوڑ دیا شبہے کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا اور جو پڑا شبہے کی چیزوں میں تو قریب ہے کہ گر پڑے حرام میں جیسا کہ وہ چرواہا جو چراتا ہے سرکاری رمنہ (باڑ سرحد) کے گرد تو خوف ہوتا ہے یہ کہ چرنے لگیں اس کی بکریاں رمنے (باڑ) میں آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ ہو کہ ہر رمنہ اللہ کا اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے معنوں کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے۔

۸۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَكْلِ الرِّبٰو

۱۲۰۶: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ۔

باب: سود کھانے کی برائی کے بیان میں

۱۲۰۶: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے اور دینے والے کو اور گواہوں کو اور لکھنے والے کو یعنی جو تمسک یا کوئی کاغذ سود کے لکھے۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور جابرؓ سے روایت ہے حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي الْكِذْبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوَهُ

باب: جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی برائی کے بیان میں

۱۲۰۷: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

۱۲۰۷: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے باب میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہے اللہ کے ساتھ یعنی صفات خاصہ کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا ماں باپ کا اور مارڈالنا کسی جان کا ناحق اور جھوٹی بات۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ اور ایمن بن حریم اور ابن عمرؓ سے روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۸۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ اِيَّاهُمْ

باب: تاجروں کے بیان میں اور جو نام رکھا ان کا نبی ﷺ نے

۱۲۰۸: عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْاِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

۱۲۰۸: روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ اور ہم کو لوگ سماسرہ کہتے تھے اور سماسرہ جمع ہے سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بائع اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پھر فرمایا حضرتؐ نے اے گروہ تاجروں کے البتہ شیطان اور گناہ دونوں پیش آتے ہیں خرید وفروخت میں یعنی اس میں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسی خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہے سوتم ملا دیا کرو اپنی خرید وفروخت کو صدقہ کے ساتھ یعنی تا کہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

ف: اس باب میں براء بن عازب اور رفاعہ سے روایت ہے حدیث قیس بن ابی غرزہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ حدیث منصور نے اور اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابی وائل سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ ﷺ سے نہیں جانتے سوا اس کے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۰۹: عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ۔

۱۲۰۹: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانتدار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے یعنی قیامت کے دن میں۔

ف: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حمزہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے یعنی ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوحمزہ سے اور ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے اور وہ شیخ ہیں بصرہ کے رہنے والے۔

۱۲۱۰: عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ

۱۲۱۰: روایت ہے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے

اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَرَاٰی النَّاسَ یَتَبَایَعُوْنَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اِلَیْهِ فَقَالَ اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ۔

باپ سے وہ اسماعیل کے دادا سے کہ وہ نکلے نبیؐ کے ساتھ عیدگاہ کو سو دیکھا لوگوں کو کہ خرید و فروخت کرتے ہیں سو فرمایا آپؐ نے اے گروہ تاجروں کے سو سننے لگے وہ نبی کی بات کو اور بلند کیں اپنی گردنیں اور آنکھیں حضرت کی طرف تو فرمایا آپؐ نے تاجر لوگ اٹھائے جائیں گے قیامت کے دن گنہگار مگر جو ڈرا اللہ سے یعنی اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نہ کی اور نیکی کی اور خوش معاملگی کی لوگوں سے خرید و فروخت میں اور سچ بولا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یونہی کہتے ہیں اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی۔

۸۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْمَنْ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ کَاذِبًا

باب: اِس کے بیان میں جو بیچنے کی چیز میں جھوٹی قسم کھائے

۱۲۱۱: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ۔

۱۲۱۱: روایت ہے ابی ذر سے کہ نبیؐ نے فرمایا تین اشخاص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف بچشم رحمت نظر نہیں کرے گا قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک کرے گا یعنی گناہوں سے اور ان کو دکھ کی مار ہے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ! کہ وہ تو محروم ہو گئے اور نقصان میں پڑ گئے فرمایا آپؐ نے ایک تو احسان جتانے والا دوسرے تکبر کی راہ سے اپنی ازار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا اور اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچ ڈالنے والا۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار سے روایت ہے۔ حدیث ابی ذر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّبْکِیْرِ بِالتِّجَارَةِ

باب: سویرے تجارت کے لئے جانے کے بیان میں

۱۲۱۲: عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِهَا قَالَ وَکَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّةً اَوْجَیْشًا بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ وَکَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَکَانَ اِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰی وَکَثُرَ مَالُهٗ۔

۱۲۱۲: روایت ہے صخر غامدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ! برکت دے میری امت کو سویرے سویرے جانے میں کہا راوی نے اور رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اس کو اوّل دن میں اور صخر جو راوی اس حدیث کے ہیں وہ مرد تاجر تھے تو جب بھیجتے تھے اپنے گماشتوں (کارکنوں) کو تو روانہ کرتے ان کو اوّل دن میں سو امیر ہو گئے اور بہت ہو گیا ان کا مال۔

ف: اس باب میں علی، بریدہ، ابن مسعود، انس، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اس کے کہ مروی ہو نبیؐ سے اور روایت [illegible]

٨٢٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَآءِ اِلٰى اَجَلٍ

باب: کسی چیز کو مدت کے وعدے پر خریدنے کے بیان میں

١٢١٣: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ فَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِمَالِيْ اَوْ بِدَرَاهِمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَاَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ۔

١٢١٣: روایت ہے عائشہؓ سے کہ رسول اللہؐ کے بدن مبارک پر دو کپڑے تھے قطر کے بنے ہوئے قطر ایک قریہ ہے وہ گاڑھے تھے پھر جب بیٹھتے تھے حضرتؐ اور پسینہ آتا تھا تو گراں ہو جاتے وہ آپ پر سو آیا کچھ کپڑا شام کی طرف سے فلانے یہودی کے پاس سو کہا کاش کہ آپ کسی کو اس کے پاس بھیجیں اور اس سے دو کپڑے خریدیں اس وعدے پر کہ جب ہم کو میسر ہوگا تو قیمت دیں گے سو حضرت نے کہلا بھیجا اس کے یہاں سو اس نے کہا میں سمجھ گیا جو وہ ارادہ رکھتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ دبا رکھیں میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی سو فرمایا رسول اللہؐ نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور ادا کرنے والا ہوں امانت کا۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراص بصری سے کہتے تھے سنا میں نے ابوداؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ سے کسی نے یہ حدیث سو کہا انہوں نے نہ بیان کروں گا یہ حدیث جب تک کہ تم کھڑے ہو کہ حرمی بن عمارہ کے سر میں بوسہ نہ لو کہا راوی نے حرمی اس وقت وہاں قوم میں موجود تھے اس سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تھی کہ وہ راوی تھے اس حدیث کے۔

١٢١٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَخَذَهُ لِاَهْلِهِ۔

١٢١٤: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا وفات پائی نبی ﷺ نے اور زرہ آپ ﷺ کی گروی تھی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تھا آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کے لئے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٢١٥: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُوْدِيٍّ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَخَذَهُ لِاَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لِتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

١٢١٥: روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا لے گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی جو کی اور چربی سڑی ہوئی اور البتہ گرو تھی ان کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے پر کہ لیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں کے لئے اور بے شک میں نے سنا ایک دن انسؓ سے کہ فرماتے تھے شام تک نہ رہا آلِ محمدؐ کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلے کا اور البتہ ان کے نزدیک اس دن نو بیبیاں تھیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٨٢٤: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كِتَابَةِ الشُّرُوْطِ

باب: بیع کی شرطیں لکھنے کے بیان میں

١٢١٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ

١٢١٦: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عباد بن لیث کپڑے بیچنے

صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِيْ ثَنَا عَبْدُالْمَجِيْدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَّآءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَلَا اُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهٗ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى فَاَخْرَجَ لِيْ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّآءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْاَمَةً لَادَآءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ۔

والے یعنی بزاز نے انہوں نے روایت کی عبدالمجید بن وہب سے کہا عبدالمجید نے کہا مجھ سے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کیا پڑھوں تم پر ایک کتاب کہ لکھ دی تھی مجھ کو رسول اللہؐ نے کہا عبدالمجید نے میں نے کہا ہاں سو نکالی عداء نے ایک کتاب کہ اس میں لکھا تھا ہذا سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یہ بیع نامہ ہے اس چیز کا کہ خریدی عداء بن خالد ہوذہ نے محمد رسول اللہؐ سے، خریدا حضرت سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یا لونڈی اس شرط پر کہ وہ بیمار بھی نہ ہو اور چوری کی نہ ہو اور احرام کی نہ ہو بیچنا ہے مسلمان کا مسلمان کے ہاتھ یعنی بائع اور مشتری دونوں مسلمان ہیں۔

ف: مترجم کہتا ہے کہ بیمار سے مراد وہ بیماری ہے جس سے لونڈی غلام کی قیمت گھٹ جائے اور مشتری کو اختیار ہو اس کے پھیر دینے کا اور غائلہ سے مراد چوری ہے یعنی وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہ ہو کہ جب چوری ظاہر ہوگی تو مالک اس کو لے جائے گا اور خریدنے والے کا روپیہ قیمت کا ضائع ہوگا اور خبثہ حرام کو بولتے ہیں جیسے طیب حلال کو بولتے ہیں یعنی وہ غلام ایسے لوگوں میں کا نہ ہو جن کا غلام بنانا درست نہیں جیسے ذمی یا مستامن کہ دارالحرب سے پناہ لے کر دارالسلام میں آیا ہو اور صحیح بخاری میں ہے کہ قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا ہے یا چوری یا بھاگنا یعنی وہ غلام زانی اور چور اور بھگوڑا نہ ہو یا خود چوری کا نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عباد بن لیث کی روایت سے اور روایت کی ان سے یہ حدیث کئی اہلحدیث نے۔

۸۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ

باب: ماپنے اور تولنے کے بیان میں

۱۲۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِ الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ۔

۱۲۱۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ماپنے اور تولنے والوں کو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوئے ہو کہ ہلاک ہوئی ہیں اس میں اگلی امتیں یعنی ماپنے اور تولنے میں جب کمی بیشی کی تو اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔

ف: اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسین بن قیس کی روایت سے اور حسین بن قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفاً ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

۸۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيْدُ

باب: نیلام اور ہراج کے بیان میں

۱۲۱۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَ قَدَحًا وَ قَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیچی ایک چادر اور ایک پیالہ اس طرح کہ فرمانے لگے کون خریدتا ہے اس چادر اور پیالے کو سو کہا ایک شخص نے میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم میں سو فرمایا نبی ﷺ نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے

مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ۔

ایک درہم سے سو دیئے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ۔

ف: مترجم کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈال دی جاتی ہے کہ اس کو عرق گیر کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبداللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابو بکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید یعنی نیلام کرنے میں غنیمت کے مال یا موتی کے مال کو اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہلحدیث سے اخضر بن عجلان سے۔

۸۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کی بیع کے بیان میں

۱۲۱۹: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالاً غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا شْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِيْ اِمَارَةِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

۱۲۱۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنی اس سے کہا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے سو وہ مالک مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اس کو نعیم بن انحام نے جابر سے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنی فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام مرا پہلے سال میں ابن زبیر کی سلطنت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور منع کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا۔

۸۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ

باب: بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں

۱۲۲۰: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ۔

۱۲۲۰: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نبیؐ نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لائے ان سے خریدنے کو جب تلک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔ رضی اللہ عنہم

۱۲۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ فَاِنْ تَلَقَّاهُ اِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيْهَا بِالْخِيَارِ اِذَا وَرَدَ السُّوْقَ۔

۱۲۲۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے منع فرمایا اس سے کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جا کر شہر سے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خریدا کچھ تو صاحب مال مختار ہے جب وہ بازار میں شہر کے وارد ہو۔ چاہے اپنی چیز رکھے اور چاہے مشتری سے پھیرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور صحیح ہے اور حرام کہا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جا کر قافلہ جو بیچنے کی چیزیں لایا ہوں اس سے ملنے کو اور اس میں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہم سے ہمارے لوگوں کا۔ مترجم کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جا کر اس سے مل کر شہر کا بھاؤ غلط بتا

کر کچھ سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں آ کر پچھتاتا ہے کہ اگر میں یہاں لاتا تو زیادہ نفع کماتا اس کو حضرت ؐ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آئے تو دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اس کو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیرے چاہے چھوڑ دے اور بعضے لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جا کر پہلے سے خرید لیتے تھے اور وہی چیز پھر شہر لا کر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں اگر وہ قافلہ خود آ کر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس سے اس لئے منع فرمایا کہ اس میں شہر والوں کا نقصان ہے اور نفع عام میں خلل ڈالتا ہے اور اسی طرح سے منع فرمایا ہے گاؤں کے لوگ جو شہر میں لا کر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص ان سے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب خوب گراں کرا کے چند روز میں بیچ رکھوں گا کہ اس میں شہریوں کا نقصان ہے جیسے آگے حدیث میں آتا ہے۔

٨٢٩ : بَابُ مَاجَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

باب: اِس بیان میں کہ شہر والا گاؤں والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچ لے

١٢٢٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

١٢٢٢: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ؐ نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابوہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی ؐ تک کہ فرمایا آپ ؐ نے نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کو کوئی چیز اور وجہ اس کی اوپر ابھی گزری۔

ف: اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں ابن کثیر عبداللہ کے اور ایک اور صحابی سے روایت ہے۔

١٢٢٣: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوْا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

١٢٢٣: روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچ دے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچ لے۔ چھوڑ دو آدمیوں کو اللہ رزق دے بعض کو بعض سے۔

ف: حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی اس باب میں بھی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اس کی کہ خرید لے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور شافعی نے کہا اچھا نہیں کہ بیچے شہر والا والے کی چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جائز ہے۔

٨٣٠ : بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

باب: محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونے کے بیان میں

١٢٢۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

١٢٢۴: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو گیہوں کے عوض میں بیچے یعنی ایک شخص ہے کہے کہ سو من گیہوں یا کم وبیش مجھ سے لے لو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ وہ نہیں جانتے کہ کھیت میں کتنا غلہ نکلے گا تو اس میں دھوکا ہے اور دھوکے کی بیع درست نہیں اور اسی طرح سے بیع ان کھجوروں کی جو درخت میں لگی ہیں اس کے عوض میں جو زمین پر ہیں جائز نہیں کہ اس میں بھی دھوکا ہوگا اور اس کو مزابنہ کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو۔

۱۲۲۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَآءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ عَنِ اشْتِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ۔

۱۲۲۵: روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ زید ابا عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہوں کے خریدنے کا جو کے عوض میں سو پوچھا انہوں نے کوئی اس میں سے افضل ہے؟ تو کہا زید نے بیضاء یعنی گندم افضل ہے یعنی قیمت میں زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ ان سے پوچھتا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہؐ نے اپنے گرد والے لوگوں سے کیا رطب جب سوکھے تو وزن میں کم ہو جاتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! سو منع کیا رسول اللہؐ نے اس بیع سے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے یزید کے ہیں انہوں نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا ہم نے سعد سے پھر ذکر کی حدیث مانند اسی حدیث کے سو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگوں کا۔

۸۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمْرَةِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: اِس بیان میں کہ پھلوں کا بیچنا درست نہیں جب تک گدر (پختہ) نہ ہو جائیں

۱۲۲۶ ـ ۱۲۲۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۱۲۲۶ ـ ۱۲۲۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک کہ خوش رنگ نہ ہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتے ہیں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گیہوں کے ہوں یا جو وغیرہ کی۔ جب تک وہ سفید نہ ہو جائیں اور سفید جب ہوتے ہیں کہ دانہ ان کے اندر پک جاتا ہے اور منع فرمایا بیچنے سے جب تک کہ آفت سے یعنی اولے پالے سے بچنے کا یقین نہ ہو اور یقین بھی بیچنے کا پکنے کے قریب ہوتا ہے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے۔

ف: اور اس باب میں انس، عائشہ، ابی ہریرہ، ابن عباس، جابر، ابی سعید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں پھلوں کے بیچنے کو قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۱۲۲۸: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَ عَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ۔

۱۲۲۸: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانے کے اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہے اور منع فرمایا تمام دانوں اور غلوں کے بیچنے سے جب تک سخت نہ ہو جائیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

۸۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ

باب: بیان میں اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ

بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ — بچہ پھر جنے کوئی چیز بیچنا منع ہے

۱۲۲۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۱۲۲۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل پیدا ہونے کی مدت پر کوئی چیز بیچنے سے۔

ف: مترجم کہتا ہے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ بیع کرتے تھے اور قیمت دینے کی مدت یہ ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر دوبارہ بچہ جنے جب قیمت دیں گے اور یہی معنی کہے ہیں امام مالک اور شافعی نے اور جو ان کے تابع ہیں اور ابن عمرؓ جو راوی ہیں اس حدیث کے انہوں نے بھی یہی معنی بیان کیے اور بعضوں نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہیں ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب کہتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنے گی وہ بچہ جو جنے گا اس کو ہم نے ابھی بیچا' یہ بھی منع ہے۔ اس لیے کہ یہ بیع ہے شے معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحٰق نے اور یہ قریب ہے از روئے لغت کے بھی۔ اس باب میں عبداللہ بن عباسؓ اور ابی سعید خدری سے روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے کہ اس کا بیچنا منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک کہ وہ بیع غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۸۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ — باب: جس بیع میں دھوکہ ہو اس کے حرام ہونے کے بیان میں

۱۲۳۰: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ۔

۱۲۳۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بیع سے کہ جس میں دھوکہ ہو یعنی ثمن میں دھوکا ہو یا مبیع میں کہ ان دونوں میں کوئی بھی مبہم و غیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنے کی بیع سے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعید اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں بیع غرر کو یعنی جس بیع میں کسی طرح کا دھوکا ہو اور امام شافعیؒ نے فرمایا بیع غرر میں داخل ہے مچھلی جو دریا کے اندر ہو اس کا بیچنا قبل پکڑنے اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا اور پرند جانوروں کا کہ ہوا میں اڑ رہے ہوں۔ ان کا بیچنا اور اسی طرح اور بیوع کہ جس میں بائع قادر نہ ہو۔ مبیع کے سونپنے پر اور کنکری کی بیع کے معنی یہ ہیں کہ بائع مشتری سے بوئے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو بیع واجب ہوگئی میرے اور تیرے درمیان میں اور یہ مشابہ ہے بیع منابذہ کے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع تھان پھینک دے مشتری کے پاس اور بیع واجب ہو جائے اور نبذ اور منابذہ پھینکنے کو کہتے ہیں اور یہ سب بیوع ایام جاہلیت کی تھیں مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بیع غرر سے یہ ایک بڑا کلیہ ہے اور اصل اصول ہے فقہ کا اور معجزہ ہے آنحضرت ﷺ کا اور اوتیت جوامع الکلم میں اشارہ اسی کی طرف ہے اور سینکڑوں مسئلہ اس حدیث سے نکلتے ہیں کہ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ ایک ہزار مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور تفصیل اس کی فقہ میں مذکور ہے۔

۸۳٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ — باب: اِس بیان میں کہ ایک بیع میں دو

بَیْعَتَیْنِ فِی بَیْعَةٍ

بیعیں کرنا منع ہے

١٢٣١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ۔

١٢٣١: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے اور تفصیل اس کے آگے ہے۔

ف: اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمر سے ابن مسعود اور ابن عمر سے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور تفسیر کی ہے اس کی بعض علماء نے اس طرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں تیرے ہاتھ نقد دس روپے کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچتا ہوں اور ایک بات پر توڑ نہ کرلے اور اگر ایک بات پر اس نے توڑ کرلیا اور دوسری بات کو چھوڑ دیا تو کچھ مضائقہ نہیں بیع جائز ہے جب کہ ایک ہی بات پر فیصلہ ہو جائے اور شافعیؒ نے فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیع کرنے کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں اتنے روپیہ کے عوض میں اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتھ فروخت کردے پھر جب تو نے غلام کا بیچنا قبول کرلیا تو میں نے بھی گھر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کرلیا اور یہ بیع اس لیے ناجائز ہے کہ واقع ہوئی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہیں جانتا بیع اور مشتری کہ کس پر واقع ہوئی اس کی بیع یعنی دونوں کی اس شرط میں یہ ایک منفعت مجہول ہے اس کو غلام میں اور اس کو مکان میں اور یہ جہالت مخل جوازِ بیع ہوئی اگرچہ ظاہر میں قیمت دونوں کی متعین معلوم ہوتی ہے۔

٨٣٥: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَهٗ

باب: اِس بیان میں کہ اس چیز کا بیچنا منع ہے جو اپنے پاس نہ ہو

١٢٣٢: عَنْ حَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَاْتِیْنِی الرَّجُلُ فَیَسْاَلُنِیْ مِنَ الْبَیْعِ مَالَیْسَ عِنْدِیْ اَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِیْعُهٗ قَالَ لَا تَبِعْ مَالَیْسَ عِنْدَكَ۔

١٢٣٢: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا آتے ہیں میرے پاس بعضے مرد اور کہتے ہیں بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہیں کیا میں خرید لاؤں ان کے لئے اور پھر بیچوں ان کے ہاتھ آپ نے فرمایا کبھی نہ بیچ وہ چیز جو تیرے پاس نہیں۔

١٢٣٣ ـ ١٢٣٤ ـ ١٢٣٥: عَنْ حَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِیْعَ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ۔

١٢٣٣ تا ١٢٣٥: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ میں بیچوں وہ چیز جو میرے پاس نہیں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے اپنے باپ سے یہاں تک کہ ذکر کیا عبداللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَایَحِلُّ سَلَفٌ وَبَیْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَلَا رِبْحُ مَالَمْ یَضْمَنْ وَلَابَیْعُ مَالَیْسَ عِنْدَكَ یعنی حلال نہیں سلف اور نہ بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اس کا جس کا یہ ضامن نہیں اور نہ بیچنا اس چیز کا جو تیرے پاس نہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے کیا معنے ہیں سلف کے اور بیع کے اور اس سے منع کرنے کے تو انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ آدمی کسی کو کوئی چیز قرض دے یعنی کوئی چیز اس کے ہاتھ روپیہ کی دو روپیہ کی بیچ ڈالے اور وہ اس طمع سے لے کہ مجھ کو روپیہ قرض ملتا ہے اور احتمال ہے کہ معنی ہوں کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے کسی چیز کی قیمت میں اور کہے اگر یہ روپیہ تجھ سے ادا نہ ہو سکے

گا تو یہ چیز تیری میں لے لوں گا کہ میرے ہاتھ بک گئی اسحٰق نے کہا ایسا ہی کہا میں نے احمد سے کہ درست نہیں بیچنا اس چیز کا جس کا آپ ضامن نہیں احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہیں سوا غلے کے یعنی اس کی بیع جائز نہیں جب تک قبضہ نہ ہو یعنی ضمان سے قبضہ مراد ہے کہا اسحٰق نے ایسا ہی کچھ یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ماپ کر بیچی جاتی ہے یعنی اس کی بیع قبل قبض کے جائز نہیں اور کہا احمد نے جب کہا کسی نے یہ کپڑا میں نے تیرے ہاتھ بیچا اور میرے ذمہ پر ہے اس کا سلوا دینا اور دھلا دینا یہ ایک بیع میں دو شرطیں ہوئیں یہ بھی جائز نہیں اور اگر کہے میں بیچتا ہوں یہ کپڑا تیرے ہاتھ اور میں خود اس کو سی دوں گا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ جائز ہے یا کہے میں یہ کپڑا بیچتا ہوں اور میں خود اس کو دھو دوں گا تو یہ بھی جائز ہے کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ یہ ایک شرط ہے ایسا ہی کچھ کہا ہے اسحٰق نے یعنی مؤلف رحمہ اللہ کو اسحٰق کے ان اقوال میں شک ہے حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور روایت کی ہے ایوب سختیانی اور ابوالبشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور روایت کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے۔ روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اور عبدہ بن عبداللہ اور کئی لوگوں نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ بیچوں میں جو چیز میرے پاس نہ ہو اور روایت کی وکیع نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور روایت عبدالصمد کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کی ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے یہی حدیث یعلیٰ بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اس کے پاس نہیں۔

۸۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب: اِس بیان میں کہ ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں

تشریح ولاء اس حق کو بولتے ہیں جو مالک کو بسبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اس آزاد کرنے والے کو مولیٰ بولتے ہیں جب غلام مر جائے اور اس کا کوئی عصبہ از روئے نسب کے نہ ہو تو اس کا ترکہ اسے آزاد کرنے والے کو پہنچتا ہے اور وہی حالت حیات میں اس کا ولی نکاح اور بعد وفات کے جنازے کی نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے۔ انتہی المترجم

۱۲۳۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

۱۲۳۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبداللہ بن دینار کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے کہ منع فرمایا آپؐ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہے وہم کیا ہے اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور روایت کی ہے عبدالوہاب ثقفی نے اور عبداللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن سلیم کی روایت سے۔

٨٣٧: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

باب: اِس بیان میں کہ جانور کے عوض جانور قرض بیچنا درست نہیں

١٢٣٧: عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔

١٢٣٧: روایت ہے سمرہ سے کہ نبی ﷺ نے جانور کو جانور کے بدلے قرض بیچنے سے منع فرمایا۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سننا حسن کا بھی سمرہ سے صحیح ہے یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہے علی بن مدینی نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے جانور کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم صحابہ وغیرہم نے جانور کے تئیں جانور کے عوض قرض بیچنے کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا۔

١٢٣٨: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَوَانُ اِثْنَيْنِ بِوَاحِدَةٍ لَايَصْلَحُ نَسِيْئًا وَلَا بَاْسَ بِهٖ يَدًا بِيَدٍ۔

١٢٣٨: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو جانوروں کا ایک جانور کے بدلے بیچنا قرض درست نہیں ہاں! اگر اسی وقت ہاتھوں ہاتھ لے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

٨٣٨: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

باب: دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے کے بیان میں

١٢٣٩: عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ۔

١٢٣٩: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اس نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کی اور خبر نہ تھی حضرت کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اس کا چاہتا ہوا کہ اس کو لے جائے سو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اس کو میرے ہاتھ سو خرید لیا اس کو حضرت ﷺ نے دو غلام سیاہ دے کر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جب تک کہ پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے میں اگر ہاتھوں ہاتھ لے اور اختلاف ہے قرض لینے میں۔

٨٣٩: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْحِنْطَةِ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ

باب: اِس بیان میں کہ گیہوں کے گیہوں برابر لینے چاہئیں کمی وبیشی جائز نہیں

١٢٤٠: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا

١٢٤٠: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبیؐ نے فرمایا بیچو یا خریدو سونا سونے کے عوض میں برابر برابر یعنی وزن اور چاندی چاندی کے برابر

بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَ الشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى بِيْعُوْ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ۔

برابر یعنی وزن میں اور کھجور عوض میں کھجور کے برابر یعنی کیل میں اور اسی طرح گیہوں عوض میں گیہوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جو عوض میں جو کے برابر برابر سو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا معاملہ کیا بیچو سونے کو چاندی کے عوض میں جتنا چاہو یعنی سونے کے عوض میں چاندی اگر لی جائے یا چاندی کے عوض میں جتنا چاہو سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو یعنی قرض درست نہیں اور اسی طرح بیچو گیہوں کھجور کے عوض میں جتنی چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں مگر کیل میں کم وبیش ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور بیچو جو کو کھجور کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار نہ ہو۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور بلال رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث خالد سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ۔ یعنی بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی قرض درست نہیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث خالد سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور زیادہ کیا اس میں یہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جس طرح چاہو سو ذکر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں درست نہیں بیچنا گیہوں کا گیہوں کے عوض میں مگر برابر برابر اور جو کا جو کے عوض میں مگر برابر برابر پھر جب مختلف ہوں قسمیں تو مضائقہ نہیں کمی اور زیادتی میں یعنی مثلاً سوا سیر گیہوں دو سیر جو کے عوض میں لے یا تین سیر گیہوں ایک سیر تمر کے عوض سے تو درست ہے مگر ہاتھوں ہاتھ لینا چاہیے ادھار درست نہیں دونوں چیزیں ادھار ہوں یا ایک چیز درست نہیں اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا شافعی نے دلیل اس بات کی کہ قرض لینا اس میں درست نہیں یہ قول ہے حضرت کا کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچو جو کے عوض میں گیہوں کو جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں کہ ایک قوم نے علماء سے کہا ہے کہ گیہوں جو کے عوض میں بیچنا درست نہیں مگر جب برابر ہو یعنی ماپ میں دونوں برابر ہوں گویا کہ ان کے نزدیک گیہوں اور جو ایک ہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا۔
مترجم کہتا ہے اس حدیث میں چھ چیزوں کے ربا کا ذکر ہے۔ سونا' چاندی' گیہوں' جو' کھجور اور نمک اور باقی اور چیزوں کو جیسے لوہا' چونا اور اقسام دانوں کے ان کے علماء نے اس پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ ربا کی علت کیا ہے۔ امام مالکؒ نے کہا علت ربا کی ان چھ چیزوں میں ثمنیت ہے سونے چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزوں میں سود جس میں قوت مدخر ہوگا یا ثمنیت ہوگی اس میں ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اسکے لینے میں جائز نہیں پس ان کے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانے کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہوتیں ان میں ربا یعنی کم و زیادہ لینا دو کے بدلے ایک لینا درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہے۔ سونے چاندی میں اور صرف قوت ہونا ہے باقی چار چیزوں میں اذخار شرط نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ وہ چیز جمع بھی کی جاتی ہو اور برسوں رکھی جاتی ہو صرف قوت ہونے سے ربا لازم آتا ہے تو ان کے نزدیک ترکاری اور میوے اور ادویات میں کم وبیش لینا ربا ہے برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اور دھات اور چونا اور ان کے مانند اور چیزوں میں ان کے نزدیک ربا نہیں مثلاً ایک پیمانہ چونے کا دو پیمانے چونے کے بدلے لینا دینا درست ہے اسی طرح سے لوہا تانبا سیر بھر لینا ڈیڑھ سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے یعنی ماپنا اور تولنا پھر ربا کی

علت سونے چاندی میں وزن ہے سو ربا جاری ہوگا ہر وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہما کے یعنی اس میں کم وبیش لینا ایک جنس کا درست نہیں مثلاً یہ جائز نہیں کہ دو سیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض میں لے یا دے اور باقی چار چیزوں میں ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں مانند چونے اور اشنان وغیرہما کے یعنی جو چیز کہ ماپ کر بیچی جاتی ہے اور کیلی اور وزنی ہونا جس کا حدیث میں آیا ہے وہ تو بدل نہیں سکتا مثلاً سونا چاندی شرع میں وزنی ہے۔ سو اس کو حکم وزن کا ہے اگر چہ عرف میں خلاف اس کے جاری ہو اور گیہوں جو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہیں اگر چہ عرف میں کیلی نہ ہوں سو جب یہ چیزیں لین دین میں ہم جنس ہوں تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے میں وزن برابر چاہیے اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے ساتھ وزن برابر چاہیے کمتی بڑھتی وزن میں درست نہیں اور باقی چار چیزوں میں کیل کا اعتبار ہے۔ اگر چہ عرف میں یہ رواج ان چیزوں میں کیل کا نہ ہو اور جس میں کیلی اور وزنی ہونا حدیث میں نہیں آیا اس میں اعتبار عرف کا ہے اگر عرف میں وہ وزنی ہے تو وزن میں برابر چاہیے اور اگر کیلی ہے تو کیل میں مثلاً چونا عرف میں کیلی ہے جب چونے سے چونا بدلے تو زیادتی کمی کیل میں درست نہیں اور لوہا تانبا کہ عرف میں وزنی ہے جب لوہا لوہے سے یا تانبا تانبے سے بدلیں تو کمی بیشی وزن میں نہ چاہیے نہیں تو ربا ہوگا۔ ہٰکذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی۔

۸۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّرْفِ

باب: صرافے کے بیان میں

۱۲۴۱: عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ هَاتَیْنِ یَقُوْلُ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا یُشَفُّ بَعْضُهُ عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

۱۲۴۱: روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے گئے میں اور ابن عمرؓ ابی سعید کی طرف سو روایت کی انہوں نے ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا کہ سنا ہے میرے ان کانوں نے فرماتے تھے نہ بیچو سونے کو سونے کے بدلے مگر برابر یعنی وزن میں اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ بڑھایا جائے کوئی اس میں کا دوسرے پر اور نہ بیچو اس میں سے کچھ قرض عوض میں نقد کی یعنی لین دین دونوں ایک ہی وقت میں ہو جائے یہ نہ ہو کہ ایک چاندی دے دے دوسرا چاندی دینے کا وعدہ کل پر رکھے یا دونوں طرف سے قرض ہو یعنی قول وقرار ہو جائے لین دین کی کچھ مدت ٹھہرے یہ بھی درست نہیں۔

ف: اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی الدرداء اور بلال سے روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے مگر جو مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ وہ کہتے تھے کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ بیچا جائے سونا بدلے سونے کے۔ کمتی بڑھتی اور چاندی بدلے چاندی کے کمتی بڑھتی جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کہا ابن عباسؓ نے کہ ربوا تو جب ہے کہ جب یہ معاملہ قرض ہو ہو اور ایسا ہی کچھ مروی ہے ان کے بعض اصحاب سے بھی اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ وہ پھر بھی گئے اپنی اس بات سے جب سنی انہوں نے حدیث نبی ﷺ کی ابی سعید خدری سے اور پہلا قول صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرافی میں کسی کا اختلاف نہیں ہے یعنی سب کا مذہب وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

۱۲۴۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِیْعِ فَاَبِیْعُ بِالدَّنَانِیْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَاَبِیْعُ بِالْوَرِقِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِیْرَ فَاَتَیْتُ

۱۲۴۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع کے بازار میں سو بیچتا تھا اونٹ کو عوض میں دیناروں یعنی اشرفیوں کے یعنی قیمت اس سے ٹھہراتا تھا اور لیتا تھا دیناروں کے عوض میں چاندی اور

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَیْتِ حَفْصَةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ بِالْقِیْمَةِ۔

کبھی بیچتا تھا اونٹ چاندی کے بدلے اور لیتا تھا میں اس کے عوض میں دینار سو آیا میں رسول اللہؐ کے پاس اور ان کو نکلتے پایا میں نے حفصہ کے گھر سے سو پوچھا میں نے آپؐ سے اس کا حکم سو فرمایا آپ ﷺ نے کچھ مضائقہ نہیں قیمت ٹھہرانے میں یعنی قیمت دینار سے ٹھہرا کر اسکے بدلے درہم لینا یا درہم ٹھہرا کر دینار لینا اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ ابن عمرؓ سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر لے سونا چاندی دے کر اور چاندی سونا دے کر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے اس کو نا درست بھی کہا ہے۔

۱۲۴۳: عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ یَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَ هُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَآءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِیَنَّهٗ وَرِقَهٗ اَوْلَتَرُدَّنَّ اِلَیْهِ ذَهَبَهٗ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ۔

۱۲۴۳: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے کہا آیا میں یعنی بازار میں اور کہا میں نے کون صراف ہے کہ دراہم دیتا ہے یعنی میں اسے دینار دوں وہ مجھے درہم دے سو کہا طلحہ بن عبید اللہ نے اور وہ عمر بن خطابؓ کے پاس تھے دکھاؤ ہم کو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پھر لوٹ کر ہمارے پاس آؤ جب تک ہمارا نوکر آ جائے تو ہم تم کو تمہاری چاندی یعنی درہم دیں سو فرمایا عمر بن خطابؓ نے کبھی ایسا نہ ہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دے دو اس کی چاندی یعنی درہم ابھی یا نہیں تو پھیر دو اس کا سونا اس لئے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے چاندی سونے کے بدلے لینا بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے یعنی ادھار درست نہیں اور گیہوں گیہوں کے بدلے ربوا ہے مگر ادھر لے ادھر دے اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر جو ادھر دے ادھر لے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حضرت ﷺ نے جو فرمایا هَآءَ وَهَآءَ اس کے معنی ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں سودا نقد ضرور ہے۔ مترجم: ایک چیز بیچنا اسی کے عوض میں مثلاً چاندی چاندی کے عوض میں تین طرح ہوتا ہے دونوں وزنی ہوں یا دونوں کیلی اور دونوں موجود ہوں یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونوں موجود نہ ہوں طرفین سے معاملہ قرض پر ہو۔ تیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایک طرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونوں کیل میں برابر ہوں اگر کیلی ہوں اور وزن میں اگر وزنی ہیں اور دو صورتیں اخیر کی جائز نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

۸۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی ابْتِیَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّابِیْرِ وَالْعَبْدِ وَلَهٗ مَالٌ

باب: نخل اور غلام مالدار کے بیع میں

۱۲۴۴: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۱۲۴۴: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلَّذِيْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

باپ نے سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے جس نے خرید کئے کھجور کے درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا پھل کی بھی شرط کرے درخت کے ساتھ خرید کے وقت اور جس نے خریدا غلام کو اور اس کے پاس مال بھی ہے تو وہ مال اسی کا ہے جس نے غلام بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا اس مال کی بھی شرط کر بیع کے وقت۔

ف: اس باب میں جابرؓ سے روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی مروی ہے کئی سندوں سے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں سالم سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے خریدا کھجور کا درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے وہ درخت بیچا مگر جبکہ خریدار پھل کی بھی شرط کرے اور جس نے بیچا کوئی غلام تو مال اس غلام کا بائع کا ہے مگر جب خریدنے والا مال کی بھی شرط کرے اور مروی ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے بیچا کوئی غلام اور اس کے پاس مال ہے تو مال بائع کا ہے مگر جب شرط کرے مشتری ایسی ہی روایت کی عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث نافع سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اور روایت کی ہے عکرمہ بن خالد نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سالم کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا محمد نے کہا حدیث زہری کی سالم سے جو مروی ہے ان کے باپ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ زیادہ صحیح ہے۔

۸۴۲: بَابُ مَاجَاءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا

باب: خیار میں عاقدین کے قبل تفریق کے

۱۲۴۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهٗ۔

۱۲۴۵: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا اختیار کی شرط کر لیں یعنی اس صورت میں بعد تفریق بھی اختیار رہے گا راوی نے کہا عبداللہ بن عمرؓ خریدتے کوئی چیز تو کھڑے ہو جاتے کہ بیع واجب ہو جائے اور خیار باقی نہ رہے۔

۱۲۴۶: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

۱۲۴۶: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر دونوں سچ بولے یعنی نرخ میں غلط اظہار نہ کیا اور کھول دیا بائع نے عیب و صواب بیع کا اور مشتری نے حال ثمن وغیرہ کا برکت دی جائے گی انکی بیع میں اور اگر جھوٹ بولے اور چھپایا مٹائی جائے گی برکت ان کی بیع کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابی برزہ اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ اور ابوہریرہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور سوا ان کے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہا ہے کہ جدا ہونا بدنوں سے مراد ہے نہ کلام سے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جدائی کلام کی مراد ہے یعنی بیع و شراء کے الفاظ جب تک تمام نہ

ہوں جب تک خیار ہے بعد اس کے نہیں اور حضرت کی حدیث میں یہی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہے اس لیے کہ ابن عمرؓ جو راوی حدیث ہیں وہ خود بھی چاہتے ہیں کہ بیع لازم ہو جائے اور خیار نہ رہے تو چلنے لگتے تا کہ خیار جاتا رہے اور راوی خوب جانتا ہے اپنی روایت کو اور ایسا ہی مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ ان کے پاس فیصلہ چاہا دو شخصوں نے بیچ حق گھوڑے کے کہ اس کی بیع کی تھی انہوں نے ایک کشتی میں تو فرمایا ابی برزہ نے تم کو اختیار ہے اس لیے کہ بائع اور مشتری کشتی میں ہوں تو جدا نہیں ہو سکے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بائع اور مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اور ظاہر ہے کہ کشتی میں افتراق بالابدان نہیں ہو سکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے کہ افتراق بالکلام مراد ہے یعنی اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انسؒ سے اور ابن مبارک سے کہ انہوں نے فرمایا کیونکر رد کروں میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ ﷺ کی اس باب میں صحیح ہے سو قوی کہا انہوں نے اس مذہب کو یعنی تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہے اور یہ جو حضرت سے استثنا فرمایا اور ارشاد کیا الا بیع الخیار مطلب اس کا یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے مگر بیع خیار میں یعنی جب بائع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر مشتری کو اختیار نہیں کہ اس بیع کو فسخ و رد کر دے اگر چہ جدا بھی نہ ہوئے ہوں ایسی تفسیر کی ہے اس کی شافعی نے اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی مقوی ہے تفریق بالابدان کو جو مروی ہے آنحضرت ﷺ سے۔

۱۲۴۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَّسْتَقِيْلَهُ۔

۱۲۴۷: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ ہو بیع خیار کی اور حلال نہیں ہے ان دونوں کو کہ جلدی چھوڑ دے اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور معنی اس کے یہی ہیں کہ جدا نہ ہوں اس خوف سے کہ بیع فسخ ہو اور اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ اس میں یہ بات کہی نہیں جا سکتی کہ جدا نہ ہونا چاہیے اس خوف سے کہ بیع کا اقالہ[1] نہ ہو۔

۸۴۳: بَابٌ

باب:

۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ۔

۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۸۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيمَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

باب: اس کے بیان میں جو دھوکا کھا جائے بیع میں

۱۲۵۰: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ وَكَانَ يُبَايِعُ وَأَنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْجُرْ

۱۲۵۰: روایت ہے انسؓ سے کہ ایک مرد کی خرید و فروخت میں ضعف تھا یعنی اکثر خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اور ہمیشہ چیزیں خریدتا تھا تو گھر والے اسکے آئے نبیؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہؐ! اس کو روک دیجئے

[1] اقالہ کہتے ہیں بیع توڑ دینے کو اور لی ہوئی چیز پھیر دینے کو۔

عَلَيْهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ۔

یعنی منع کر دیجئے بیع سے پس بلایا اس کو رسول اللہؐ نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا اس نے کہ یا رسول اللہ! مجھ کو صبر نہیں آ تا بغیر خرید و فروخت کے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو خریدے یا بیچے تو کہہ دے لین دین ہے اور فریب نہیں معلوم ہوا کہ خسارے کے سودے میں خیار نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث انسؓ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ روک دینا اور منع کرنا چاہیے مرد حُر کو خرید و فروخت سے جبکہ ضعیف العقل ہو کہ دھوکا کھا جاتا ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا حر بائع کو بیع سے روکنا درست نہیں۔ مترجم کہتا ہے یہ شخص جن سے حضرت نے فرمایا حبان بن منقذ ابن عمرو انصاری ہیں اور دو بیٹے ان کے یحییٰ اور واسع حاضر ہوئے ہیں جنگ احد میں اور عمر اُن کی ایک سو تیس برس کی تھی اور کسی قلعہ کی لڑائی میں وہ حضرت کے ساتھ تھے سو ان کے سر میں ایک پتھر لگا اور اس سے ان کی زبان اور عقل میں فتور آ گیا مگر بالکل عقل نہیں گئی اور دار قطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تھے اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلابۃ سو خاء کو زیر ہے اور لام میں تشدید نہیں اور اس کے بعد الف ہے الف کے بعد بائے مفتوح ہے مگر جب کچھ خرید و فروخت کرتے تھے تو لا خیابۃ کہتے تھے اور اس میں بعد خاء کے بجائے لام کے یائے مفتوح ہے اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الثغ تھے اور اشغ عرب میں اس کو کہتے ہیں جو لام کی جگہ یے بولتا ہے اور خلابہ کے معنی خدیعت کے ہیں تقدیراً خلابۃ کی یہ ہے مانحل لک خدیعنی تجھ کو میرے ساتھ مکر کرنا جائز نہیں کہ میں ناواقف ہوں یا سمجھ نہیں رکھتا یا یہ تقدیر ہے لا یلزمنی **خدیعتك** یعنی تیری خدیعت مجھ پر لازم نہیں ہوگی یعنی مجھے اختیار ہے کہ اس بیع میں کسی طرح کا نقصان دیکھوں گا تو پھیر دوں گا گویا اس لفظ سے خیار خیار عیب ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں تو بعضوں نے کہا یہ حکم اس کے لئے خاص تھا اب کوئی ایسا نہیں کر سکتا کہ جو شخص اب دھوکا کھائے اور غبن میں پڑ جائے تو اس کو خیار نہیں کہ مبیع کو پھیر دے غبن یعنی نقصان تھوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابوحنیفہ کا اور بھی لوگوں کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد کو معلوم ہو کہ وہ دس روپے کی تھی اور اس نے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہیں کہ پھیر دے اور امام مالکؒ سے بھی صحیح تر روایت تو یہی ہے اور بغدادی مالکی لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دھوکا کھا جائے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لے تو اسے اختیار ہے پھیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جبکہ مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے برابر ہو یعنی مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدے اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہیں تو صحیح وہی پہلا مذہب ہے یعنی مغبون کو اختیار نہیں اس لیے کہ حضرت نے بھی ان صحابی کے لیے کچھ خیار ثابت نہیں کیا یعنی یہ نہیں فرمایا کہ جب تو ایسا کہے گا تو تجھے اختیار ہے کہ چاہے مبیع کو رکھے یا پھیر دے اور اگر اس حدیث سے خیار ثابت بھی ہو تو خاص انہی صحابی کے لیے ہوگا ہر مغبون کو کیونکر حاصل ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو مقتضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے۔

۸۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

باب: دودھ چڑھی گائے اور بکری خریدنے کے بیان میں

۱۲۵۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا حَلَبَهَا اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّمَعَهَا صَاعًامِنْ تَمْرٍ۔

۱۲۵۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے خریدی ایسی گائے یا بکری کہ جس کا دودھ بیچنے والے نے کئی دن سے نہیں دوہا تھا کہ اس کے تھن خوب بڑے بڑے ہو گئے تھے

کہ خریدار جانے کہ بہت دودھ دیتی ہے سو لینے والے کو اختیار ہے جب دودھ دوہے اس کے پھیر دینے کا اور جب پھیرے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دیدے یعنی اس دودھ کے عوض میں جو اس نے دوہا تھا۔

ف: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

۱۲۵۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّمَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ مَعْنٰی لَا سَمْرَآءَ لَا بُرَّ۔

۱۲۵۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے جو خریدے دودھ رُکی ہوئی گائے یا بکری اس کو اختیار ہے تین دن تک سو اگر پھیرے تو پھیر دے اسکے ساتھ ایک صاع غلے کا کہ سمرانہ ہو یعنی گیہوں نہ ہو یعنی کوئی اور غلے سے دیدے گیہوں کچھ ضرور نہیں کہ عرب میں گراں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی اہلحدیث کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق۔ مترجم کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود سے بھی مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ہے مگر اس میں مصراۃ کی جگہ محفلۃ آیا ہے اس کے بھی معنی وہی ہیں جو صاع لکھنؤ کے سیر سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق۔

٨٤٦: بَابُ مَاجَاءَ فِی اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَیْعِ

باب: جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنے کے بیان میں

۱۲۵۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ بَاعَ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ بَعِیْرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلٰی اَهْلِهٖ۔

۱۲۵۳: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ انہوں نے راستے میں ایک اونٹ بیچا نبیؐ کے ہاتھ اور شرط کر لی کہ وہ سوار ہوگا اس پر اپنے گھر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ ایک شرط جائز ہے بیع میں یعنی دو شرطیں جائز نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ایک شرط بھی جائز نہیں اور بیع صحیح نہیں ہوتی اگر اس میں شرط ہو۔

٨٤٧: بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

باب: اِس رہن کے بیان میں کہ جس کے پاس کوئی چیز رہن ہو وہ اس سے نفع اٹھائے

۱۲۵۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ یُرْکَبُ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَیَشْرَبُ نَفَقَتُهٗ۔

۱۲۵۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر چڑھے جب وہ سواری رہن ہو اور دودھ والی گائے بکری کا دودھ پیا جائے جب وہ رہن ہوں اور جس پر سواری کرنے یا اس کا دودھ پیے اس کے ذمہ پر اس کا دانہ گھاس ہے یعنی راہن ہو یا مرتہن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر عامر شعبی کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جائز نہیں نفع اٹھانا شئی مرہونہ سے بالکل۔

۸۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي شِرَآءِ الْقِلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

باب: ہار وغیرہ خریدنے کے بیان میں کہ جس میں سونا بھی ہو اور جواہرات جڑے ہوں

۱۲۵۵: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا اَكْثَرَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ ۔

۱۲۵۵: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا انہوں نے خریدا میں نے خیبر کی فتح کے دن ایک ہار بارہ دینار کو کہ اس میں سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی جڑے تھے سو اس کو توڑ کر جدا جدا کیا میں نے اور پایا اس میں سونا بارہ دینار سے زیادہ سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا ایسی جڑاؤ چیزیں سونے چاندی کی نہ بیچی جائیں بغیر توڑے اور جدا کیے۔

ف: روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اس حدیث کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جائز نہیں کسی تلوار یا کمر بند کا بیچنا کہ جس میں چاندی جڑی ہو روپوں کے عوض میں جب تک جدا نہ کر لی جائے اور الگ کر کے اس کو جدا نہ تولیں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے اس کی اجازت بھی دی ہے صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے۔

۸۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

باب: لونڈی یا غلام بیچتے وقت ولاء کی شرط کرنے اور اس میں جو جھڑک وارد ہے اس کے بیان میں

۱۲۵۶: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ ۔

۱۲۵۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنے کا اور بریرہ کے مالکوں نے شرط کی کہ حق ولاء ہمارے ساتھ رہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید لو اس کو بے شک ولاء تو اسی کو پہنچے گی جو قیمت دے یعنی خریدنے والے کی ہے بیچنے والے کو نہیں مل سکتی اگرچہ وہ شرط بھی کرے یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا یعنی ولاء اسی کی ہے جو مالک ہو آزاد کرنے کا۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہا یعنی مؤلف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے روایت کی ہم سے ابو بکر عطاء نے جو بصرے کے ہیں انہوں نے علی بن مدینی سے کہا علی نے سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے جب تجھے حدیث پہنچے منصور سے تو دونوں ہاتھ تیرے خیر سے بھر گئے پھر نہ ارادہ کر تو کسی غیر کا پھر فرمایا یحییٰ نے میں کسی کو اثبت نہیں پاتا ان لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور مجاہد سے منصور سے زیادہ اور خبر دی مجھ کو محمد نے عبداللہ بن ابی الاسود سے کہا انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی نے منصور کوفہ کے سب راویوں سے زیادہ اثبت ہیں۔

۸۵۰: بَابٌ

باب:

۱۲۵۷: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ

۱۲۵۷: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ رسول اللہؐ نے انہیں بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لائیں ساتھ ایک دینار کے تو انہوں نے ایک جانور

يَشْتَرِیْ لَهٗ اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَاشْتَرٰی اُضْحِيَّةً فَاُرْبِحَ فِيْهَا دِيْنَارًا فَاشْتَرٰی اُخْرٰی مَكَانَهَا فَجَآءَ بِالْاُضْحِيَّةِ وَالدِّيْنَارِ۔

خریدا اور فائدہ اٹھایا اس میں ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار میں بیچا حضرتؐ کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے سو فرمایا آپؐ نے جانور کو ذبح کرا اور دینار کو صدقہ دیدے۔

ف: حکیم بن حزام کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سے کچھ سنا نہیں حبیب بن ابی ثابت نے۔

۱۲۵۸: عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا لِاَشْتَرِیَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهٗ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّيْنَارِ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰی كُنَاسَةِ الْكُوْفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيْمَ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَالاً۔

۱۲۵۸: روایت ہے عروہ بارقی سے کہا انہوں نے دیا مجھے رسول اللہؐ نے ایک دینار کہ خرید لاؤں میں ایک بکری سو خریدیں میں نے اس سے دو بکریاں اور بیچی اس میں سے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا حضرتؐ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار اور مذکور ہوا حضرتؐ کے آگے حال اس بکری کا جو گزرا تھا سو فرمایا آپؐ نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے داہنے ہاتھ کو خرید و فروخت میں پھر بعد اس کے وہ جاتے تھے کناسہ کو کوفے کی طرف کہ ایک موضع ہے کوفے کے قریب اور نفع کما لاتے تھے وہاں سے بہت سا سو کوفے میں سب لوگوں سے زیادہ مال والے تھے۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن سعید نے انہوں نے حبان سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے زبیر بن خریت سے انہوں نے ابی لبید سے سو ذکر کی حدیث اسی کے مانند اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق اور بعض نے اس حدیث سے تمسک نہیں کیا انہیں میں ہیں شافعی اور سعید بن زید بھائی ہیں حماد بن زید کے اور ابولبید کا نام لمازہ ہے۔

۸۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُكَاتَبِ اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّیْ

باب: اِس مکاتب کے بیان میں کہ جس کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ زرِ کتابت ادا کر سکے

۱۲۵۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّی الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰی دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِیَ دِيَةَ عَبْدٍ۔

۱۲۵۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوگا اس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے کہ دیت دیا جائے مکاتب دیت آزاد کے موافق اس حصے کی کہ ادا کر چکا ہے یعنی اپنی زرِ کتابت سے اور دیت غلام کی موافق اس کے کہ باقی ہے اس پر یعنی زرِ کتابت سے۔

ف: مترجم کہتا ہے کہ دیت دیا جائے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً آدھا بدل کتابت کسی مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اس کو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اس غلام کے وارثوں کو اور اس کے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اس کی سو درہم تھی پس ادا کیے اس نے پانچ سو درہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لیے وہی پانچ سو درہم آدھی دیت آزاد کی ہے اور اس کے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اس کی ہے اور اسی طرح اگر ادا کر چکا تھا آدھا روپیہ کتابت کا پھر اس غلام کا باپ مر گیا اور وہ باپ آزاد تھا اور اس کا کوئی اور وارث بھی نہ تھا سوا اس مکاتب بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اس کے آدھا مال کا اور

مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ جس سے مالک اس کا کہے کہ تو اتنا مال ادا کر دے تو آزاد ہے۔ اِس باب میں امّ سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی خالد حذا نے عکرمہ سے انہوں نے علی سے انہیں کا قول اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور کہا اکثر علمائے صحابہ وغیرہم نے مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۲۶۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَةَ اَوَاقٍ اَوْقَالَ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ۔

۱۲۶۰: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جو اپنے غلام سے کہے کہ تو سو اوقیہ ادا کر دے تو آزاد ہے اور اس نے ادا کئے سب مگر دس اوقیہ یا فرمایا حضرت ﷺ نے کہ باقی رہے اوپر دس درہم پھر عاجز ہو گیا یعنی نہ دے سکا وہ زر باقی تو پھر وہ غلام ہی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا اور جو سوا ان کے ہیں کہ مکاتب کا حکم غلام ہی کا ہے اور وہ غلام ہے جب تک اس پر کچھ رقم کتابت باقی ہے اور روایت کی ہے حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند۔

۱۲۶۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدٰكُنَّ مَايُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ ۔

۱۲۶۱: روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تمہارے مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کر دے تو آزاد ہو جائے تو اس سے چھپنا چاہیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ چھپنا اس غلام مکاتب سے کہ جس کے پاس رقم کتابت موجود ہو از راہ تورع اور پرہیزگاری کے ہے اور کہا انہوں نے کہ آزاد نہیں ہوتا ہے غلام جب تک ادا نہ کرے رقم کتابت کی اگرچہ اس کے پاس رقم کتابت موجود ہو۔

۸۵۲: بَابُ مَا جَاءَ اِذَا اَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيْمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهٗ مَتَاعَهٗ

باب: اِس بیان میں کہ جب آپ کا قرضدار مفلس ہو جائے اور وہ اپنی چیز اُس کے پاس بعینہٖ پائے

۱۲۶۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ عِنْدَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا مِنْ غَيْرِهٖ ۔

۱۲۶۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مفلس ہو گیا اور پائے کوئی چیز بعینہٖ اس کے پاس تو وہ مالک زیادہ مستحق ہے اس کا بہ نسبت اور لوگوں کے۔

ف: اس باب میں سمرہ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے وہ شخص بھی شریک ہے اور سب قرض خواہوں کے ساتھ یعنی اپنی چیز سالم نہیں لے سکتا سب قرضداروں کے برابر اس کا بھی حصہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

۸۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ

باب: اِس بیان میں کہ مسلمانوں کو منع

اَنْ يَدْفَعَ اِلَى الذِّمِّى الْخَمْرَ يَبِيْعُهَالَهُ — ہے کہ ذمی کو شراب بیچنے کو دیں

١٢٦٣: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ اِنَّهٗ لِيَتِيْمٌ قَالَ اَهْرِيْقُوْهُ۔

١٢٦٣: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے ہمارے پاس شراب تھی ایک یتیم کی پھر جب اتری سورہ مائدہ اور اس میں شراب کی حرمت مذکور ہے تو پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا میں نے وہ ایک یتیم کی ہے۔ فرمایا آپ ﷺ نے (پھر بھی) بہادو اس کو۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم کہ کہتے ہیں حرام ہے کہ شراب کا سرکہ بنائیں اور برا سمجھا ہے اس واسطے کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہے اور سرکہ بنا کرے یعنی سرکہ بنانے کی اجازت دی جائے تو لوگ گھر میں شراب رکھا کریں گے اور رخصت دی ہے بعض نے شراب کی سرکہ میں جو خود بخود سرکہ ہو جائے۔

١٢٦٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

١٢٦٤: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ادا کر اس کی امانت کو جس نے تجھے امین ٹھہرایا اور نہ خیانت کر اس کی جس نے تجھ سے خیانت کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعضے اہل علم کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے کہ جب کسی پر کسی کا قرض ہو اور قرضدار چلا گیا تو قرض خواہ کو جائز نہیں کہ اس کا روپیہ دبا رکھے اور جائز کہا ہے اس کو بعض علماء نے تابعین سے اور یہی قول ہے ثوری کا اور کہا ثوری نے اگر اس کے روپیہ کسی پر ہیں اور اس شخص کی اشرفیاں اس کے ہاتھ میں آئیں تو لینا درست نہیں۔ ہاں! اگر اس کے روپیہ ہاتھ آئے تو موافق اپنے قرض کے رکھ لینا درست ہے۔

٨٥٤: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ — باب: اِس بیان میں کہ مانگے کی چیز پھرنی ہے

١٢٦٥: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ۔

١٢٦٥: روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مانگے کی چیز آخر پھیر دینی ہے یعنی اس کے مالک کو اور ضامن کو ڈانڈ دینا ضرور ہے اور قرض واجب الادا ہے۔

ف: اس باب میں صفوان بن امیہ اور سمرہ اور انس سے روایت ہے۔ حدیث ابی امامہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے بواسطہ ابی امامہ کے اور سند سے بھی سوا اس سند کے۔

١٢٦٦: عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ اَمِيْنُكَ لَاضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ۔

١٢٦٦: روایت ہے سمرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہاتھ پر لازم ہے اس کا ادا کرنا جو لیا ہے اس نے یعنی قرض ہو یا عاریت کہا قتادہ نے پھر بھول گئے حسن اس روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے تیرا یعنی جس کو عاریت دی ہے اور نہیں ہے ڈانڈ اس پر یعنی جس کو عاریت دی ہو کوئی چیز اور تلف ہو جائے تو عاریت لینے والا ضامن نہیں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کے یہی مذہب ہے اور کہتے ہیں کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن نہیں اور اگر عاریت ضائع ہو جائے تو اس پر ڈانڈ (جرمانہ) نہیں ہاں اگر خلاف کرے صاحب امانت کا یعنی مالک جس طرح کہہ دے اس طرح نہ رکھے اور ضائع ہو تو اس پر البتہ ڈانڈ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحٰق۔

۸۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

باب: غلّہ روکنے کے بیان میں

۱۲۶۷: عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ يَابَا مُحَمَّدٍ اِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَ مَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ وَاِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هٰذَا۔

۱۲۶۷: روایت ہے معمر بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں نضلہ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے غلّہ بند کر کے زیادہ گرانی کا انتظار وہی کرتا ہے جو گنہگار ہے تو کہا محمد بن ابراہیم نے جب سنی میں نے یہ حدیث سعید سے تو کہا میں نے ان سے اے ابومحمد تم تو احتکار کرتے ہو کہا سعید نے معمر بھی احتکار کرتے تھے اور مروی ہے سعید بن مسیّب سے کہ معمر احتکار کرتے تیل اور چارہ کا یعنی غلے کا احتکار نہیں کرتے تھے کہ ممنوع ہے۔

ف: مترجم کہتا ہے کہ شرح مشارق میں مرقوم ہے کہ ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کرے گا اللہ اس کو کوڑھی اور محتاج کر ڈالے گا اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس نے چالیس دن قحط میں غلہ بند کیا وہ اللہ سے جدا ہوا اور اللہ اس سے جدا ہوا قحط میں اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اس واسطے کہ خلائق کی خواہی ہے اور جس نے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے جمع کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہ ہو تو درست ہے اناج کی سوداگری منع نہیں جیسا عوام میں مشہور ہے بلکہ قحط اور گرانی میں بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے سوائے اناج اور قوت کے اور شے میں احتکار درست ہے تمام ہوا مضمون مشارق کی شرح کا اور تیل اور چارہ اور جو چیز کہ قوت انسان کی نہیں اس میں احتکار درست ہے اور راوی نے یہ گمان کیا کہ مطلق احتکار ہر چیز میں منع ہے اس لیے اعراض کیا۔ اس باب میں عمرؓ اور علی اور ابی امامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث معمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے احتکار غلے میں اور رخصت دی ہے بعضوں نے غلے میں اور چیزوں میں احتکار کرنے کی اور ابن مبارک نے کہا کچھ مضائقہ نہیں روئی اور چمڑے کے احتکار میں اور جو ایسی چیز ہو۔

۸۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

باب: محفلات[1] کے بیچنے کے بیان میں

۱۲۶۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ وَلَا تُحَفِّلُوْا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ۔

۱۲۶۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا سبقت نہ کرو بازاروں پر یعنی قافلہ وغیرہ جو غلہ بیچنے کو لاتا ہو۔ اس سے بازار میں آنے سے پیشتر کچھ نہ خرید و جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جانور دودھ والے کا دودھ نہ روکو کہ اس کے سبب سے خریدار دھوکا کھائے اور جھوٹے خریدار بن کر کسی چیز کو زیادہ داموں کو نہ بکوا دو کہ جس کو لاڑھیا پن کہتے ہیں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں دودھ روکے ہوئے گائے بکری کے بیچنے کو اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں یہ ایک مکر اور فریب ہے۔

---

[1] محفلات جمع ہے محفلہ کی اور محفلہ اس گائے بکری کو کہتے ہیں جس کے مالک نے کئی دن سے اس کا دودھ نہ دوہا ہو اور تھن اس کے پھول گئے ہوں کہ خریدار اس کو بہت دودھ والی سمجھ کر جلد لے لے اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا ۱۲

۸۵۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ الْمُسْلِمِ

باب: ایسی جھوٹی قسم کھانے کے بیان میں جس سے کسی کا مال مارے

۱۲۶۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَا لِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً الْاٰيَةِ اِلٰى اٰخِرِهَا۔

۱۲۶۹: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے قسم کھائی کسی چیز پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لئے کہ مارے اس قسم سے مال کسی مسلمان شخص کا جب وہ ملے گا اللہ سے تو اللہ اس پر غصے ہوگا سو کہا اشعث نے یہ حدیث حضرتؐ نے میرے مقدمہ میں فرمائی تھی قسم ہے اللہ کی! میرے اور ایک یہودی کی شرکت میں ایک زمین تھی سو وہ مکر گیا میری زمین کے حصہ سے سو لے گیا میں اسے نبیؐ کے پاس اور فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں سو فرمایا آپؐ نے یہودی سے قسم کھا سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! اب تو قسم کھا لے گا اور داب (غضب) کر لے گا میرا مال۔ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے :اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ آیت سے آخر تک۔

ف: مترجم کہتا ہے پوری آیت یوں ہے :اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنی جو لوگ خرید کرتے ہیں اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول ان کو کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ سنوارے گا ان کو اور ان کو دُکھ کی مار ہے۔ اس باب میں وائل بن حجر اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین سے روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۵۸: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

باب: بائع اور مشتری کے اختلاف میں

۱۲۷۰: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ۔

۱۲۷۰: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اختلاف ہو بائع اور مشتری کے بیچ میں تو قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے اور خریدار کو اختیار ہے یعنی چاہے لے اور چاہے پھیر دے۔

ف: یہ حدیث مرسل ہے کہ عون بن عبداللہ نے نہیں پایا ابن مسعود کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور مروی ہے یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمٰن سے وہ روایت کرتے ہیں ابن مسعود سے وہ نبیؐ سے اسی حدیث کو اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے کیا کرے جب اختلاف ہو بائع اور مشتری میں اور گواہ نہ ہوں کسی کے پاس کہا احمد نے اعتبار اسی کا ہے جو چیز کا مالک کہے یعنی بائع کا قول معتبر ہے اگر مشتری اس پر راضی ہو تو چیز لے لے نہیں تو پھیر دے اور اسحٰق نے ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ قول بائع کا معتبر ہے لیکن اس پر قسم ضرور ہے یعنی جس

نے کہا کہ بائع کا قول معتبر ہے تو اسی صورت میں ہے کہ جب وہ قسم کھائے اور اسی طرح مشتری بھی اور مروی ہے ایسا ہی بعض تابعین سے انہیں میں ہیں شریح۔ مترجم کہتا ہے جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو یعنی قیمت میں یا شروط میں یا ادائے قیمت کی مدت میں یا سوا ان کے اور کسی چیز میں تو معتبر قول بیچنے والے کا ہے یعنی قسم کے ساتھ پھر اگر اس نے قسم کھائی تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے اس کی قسم کے موافق اس کو خرید کرے یا قسم کھائے کہ میں نے اتنے کو نہیں خریدی اس سے کم بولی ہے پس اگر راضی ہوا ایک ان میں سے دوسرے کے کہنے پر تو بہتر نہیں تو قاضی عقد کو فسخ کر دے مبیع قائم ہو یا نہ ہو یہ مذہب شافعی کا ہے اور مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں قسم نہ کھائیں مبیع کے ہلاک اور ضائع ہونے کے وقت بلکہ جب مبیع ضائع ہو گئی ہو تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے یعنی جب مبیع قائم ہو تو بیچنے والے کو قسم دی جائے جب بیچنے والا قسم کھالے تو لینے والے کو اختیار ہوگا جیسا اوپر گزرا تو دونوں رد کریں بیع کو اور اگر مبیع قائم نہ ہو وقت نزاع کے تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قسم نہ دی جائے بیچنے والے کو یہ مذہب ابوحنیفہؒ اور مالکؒ کا ہے ایسا ہی لکھا ہے شرح مشکوٰۃ میں مظہر سے۔

۸۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

باب: جو پانی حاجت سے زیادہ ہو اس کے بیچنے کے بیان میں

۱۲۷۱: عَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِیِّ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمَآءِ۔

۱۲۷۱: روایت ہے ایاس بن عبدالمزنی سے کہا منع کیا نبی ﷺ نے پانی کے بیچنے سے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور بہیسہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث ایاس کی حسن صحیح ہے اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں پانی بیچنے کو اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے پانی بیچنے کی انہیں میں ہیں حسن بصری۔

۱۲۷۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِیُمْنَعَ بِهِ الْکَلَاۗءُ۔

۱۲۷۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے نبی ﷺ نے فرمایا نہ روکا جائے وہ پانی جو حاجت سے زیادہ ہو اس لئے کہ روکی جائے اس کے سبب سے گھاس۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کا کنواں ہو کسی زمین میں کہ اس کے گرد گھاس نہ ہو تو وہ اپنے کنوئیں پر جانور کو پانی پلانے سے نہ روکے جب ان کو پانی نہ پینے دے گا تو وہ اپنے جانوروں کو وہاں چرا نہ سکیں گے تو پانی روکنے سے گھاس کا روکنا لازم آیا اور یہ منع ہے۔

۸۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب: اس بیان میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اُجرت لینا منع ہے

۱۲۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۱۲۷۳: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ منع کیا نبی ﷺ نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اُجرت لینے میں۔

ف: اس باب میں ابوہریرہ اور انس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور

رخصت دی ہے ایک قوم نے کہ اگر کوئی اس شخص کو جو گائے بکری پر نر کو چھوڑتا ہے بطریق انعام کے کچھ دے تو لینا درست ہے۔

۱۲۷۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنْ كِلَابٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ۔

۱۲۷۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ایک مرد بنی کلاب قبیلہ کے نے پوچھا نبیؐ سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی مزدوری لینے سے۔ سو منع کیا انکو حضرتؐ نے۔ سو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہؐ! ہم نر کو چھوڑتے ہیں مادہ پر تو انعام دیتے ہیں لوگ ہم کو سو اجازت دی آپؐ نے انعام لینے کی۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن حمید کے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے۔

۸۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب: کتے کی قیمت کے بیان میں

۱۲۷۵: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۱۲۷۵: روایت ہے ابی مسعود انصاریؓ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷۶: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ۔

۱۲۷۶: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدوری پچھنے لگانے والے کی ناپاک ہے اور مہر زنا کا یعنی خرچی (زنا کی اجرت) ناپاک ہے یعنی حرام ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور ابن مسعود اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے حدیث رافع کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک کہ حرام کہتے ہیں کتے کی قیمت کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور رخصت دی ہے بعضوں نے شکاری کتے کی قیمت کی۔

۸۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب: پچھنے لگانے کی مزدوری کے بیان میں

۱۲۷۷: عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ اَخِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا وَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهٗ وَيَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ۔

۱۲۷۷: روایت ہے ابی محیصہ سے جو بھائی ہیں بنی حارثہ کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی مزدوری کے لئے سو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت چاہتے رہے یہاں تک کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی مزدوری اپنے اونٹ کے چارے میں خرچ کر یا کھلا دے اپنے غلام کو۔

ف: اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے۔ حدیث محیصہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور کہا احمد نے اگر مانگے مجھ سے کوئی پچھنے لگانے والا یعنی مزدوری اپنی تو نہ دوں میں اس کو اور دلیل لاؤں میں ان حدیثوں کو۔

۸۶۳: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي — باب: پچھنے لگانے والے کی مزدوری

كَسْبِ الْحَجَّامِ

جائز ہونے کے بیان میں

۱۲۷۸: عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خِرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةُ۔

۱۲۷۸: روایت ہے حمید سے کہا انہوں نے پوچھا انسؓ سے مسئلہ پچھنے لگانے والے کی مزدوری کا تو فرمایا انسؓ نے پچھنے لگائے رسول اللہؐ نے اور پچھنے لگائے آپؐ کے ابوطیبہ نے پھر حکم کیا رسول اللہؐ نے ان کو دو صاع غلہ دینے کا اور کہا انکے مالکوں سے سو کم کر دیا انہوں نے انکے خراج میں سے اور فرمایا حضرتؐ نے سب سے بہتر دوا جو تم کرتے ہو پچھنے لگانا ہے یا فرمایا: اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةُ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور اجازت دی ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے حجامت کی مزدوری کی اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۸۶٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

باب: کتے اور بلّی کی قیمت حرام ہونے کے بیان میں

۱۲۷۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

۱۲۷۹: روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلّی کی قیمت سے۔

ف: اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بوساطت بعض اصحاب انکے کہ حضرت جابرؓ سے اور اضطراب کیا اعمش کے اوپر اس حدیث کے روایت کرنے میں اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے بلّی کی قیمت کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

۱۲۸۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهٖ۔

۱۲۸۰: روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلّی کے کھانے سے اور اس کی قیمت سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو کچھ بڑا شخص نہیں جانتے ہم روایت کی ان سے عبدالرزاق کے سوا اور لوگوں نے بھی۔

۱۲۸۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ۔

۱۲۸۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے منع کیا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت کو یعنی اس کو منع نہیں کیا۔

ف: یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ان میں شعبہ بن حجاج نے اور روایت کی گئی جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں ہے۔

۸۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الْمُغَنِّیَاتِ

باب: اِس بیان میں کہ گانے والی لونڈیوں کا بیچنا حرام ہے

۱۲۸۲: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوْا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِیْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ۔

۱۲۸۲: روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو تم گانے والی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خریدو اُن کو اور نہ گانا سکھاؤ اور کچھ بھلائی نہیں انکی تجارت میں اور ان کی قیمت حرام ہے' اس باب میں اتری یہ آیت: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ سے آخر تک۔

ف: اس باب میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابی امامہ کی حدیث کو اس طرح ہم نہیں جانتے ہیں اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہے اِن کو اور وہ شامی ہیں مترجم کہتا ہے اگر چہ اس حدیث کے لفظوں میں کسی طرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے صدہا احادیث و آیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصاً عورتوں کے گانے میں تو بڑا فتنہ ہے اور پوری آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعض آدمی ایسا ہے کہ کھیل کود کی بات خرید کرتا ہے تا کہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے بغیر جانے بوجھے اور ٹھہرائے اس کو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخر سے وہی لوگ ہیں کہ ان کو عذاب ہے ذلیل کر دینے والا یعنی دنیا اور آخرت میں بغوی میں ہے کہ کہا مجاہد نے مراد اس سے خرید نا لونڈیوں کا ہے جو گاتی ہوں اور تاویل اس کی یہ ہے کہ یشتری لہوالحدیث یعنی خریدتا ہے کھیل کود والوں کو روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں لونڈیوں کو گانا سکھانا اور نہ بیچنا ان کا اور قیمت کی ان کی حرام ہے اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت: وَمِنَ النَّاسِ ...... یعنی جو آیت ابھی مذکور ہوئی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ بلند کرے اپنی آواز کو گانے کے ساتھ مگر بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ دو شیطان ایک اس شانے پر اور ایک اس شانے پر سو وہ برابر اس کو مارتے رہتے ہیں اپنے پیروں سے جب تک چپ نہ ہو رہیں۔ مؤلف کہتا ہے یہاں سے بے شک واضح ہو گیا ہم کو سبب حال آنے کا ملحدانِ بے دین کے ساتھ کہ جب وہ اپنی آوازیں ترانہ ہائے مستانہ کے ساتھ بلند کرتے ہیں تو شیاطین اس محفل میں جمع ہو کر سب کو اچھال دیتے ہیں کوئی ناچنے لگتا ہے کوئی کودنے لگتا ہے فی الحقیقت یہ عذاب ذلت کا ہے اس سے بڑھ کر کیا ذلت ہوگی کہ کفار بھی اس پر ہنستے ہیں اور آخرت میں اس سے بڑھ کر رسوائی دیکھیں گے اور یہی حدیث جس میں مذکور ہے شیطانوں کے مسلط ہونے کا گانے والی پر درمختار میں بھی لائے ہیں اور استدلال کیا ہے اس سے کہ جس محفل میں آلات غنا ہوں وہاں جانا حرام ہے حالانکہ یہ مقام اس تحریر کا نہ تھا مگر اظہار حق کیلئے لکھا گیا۔

۸۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَنْ یُّفَرَّقَ بَیْنَ الْاَخَوَیْنِ اَوْبَیْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِی الْبَیْعِ

باب: اس بیان میں کہ ماں اور لڑکی کو اور بھائیوں کو جدا جدا بیچنا منع ہے

۱۲۸۳: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ

۱۲۸۳: روایت ہے ابو ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس نے جدا کر دیا ماں کو اس کے لڑکا لڑکی

وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سے جدا کر دے گا اللہ تعالیٰ اُس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن۔ **ف**: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۸۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ۔

۱۲۸۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے بخشے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دو غلام کہ دو بھائی تھے سو بیچ ڈالا میں نے ایک کو ان میں سے سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اے علیؓ! کیا ہوا تمہارا غلام سو خبر دی میں نے ان کو سو فرمایا پھیر لو اس کو پھیر لو اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے اس طرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہو جائیں یعنی قرابت والے قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان لڑکوں کے جدا کرنے میں جو دارالاسلام میں پیدا ہوئے ہیں مگر قول اوّل اصح ہے یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں اور روایت ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سے تو لوگوں نے اعتراض کیا ان پر کہا انہوں نے میں نے اس کی ماں سے اجازت لی اور وہ جدائی پر راضی ہو گئی تھی۔ مترجم کہتا ہے کچھ بھی ہو مگر حضرت نے مطلق جدا کرنے سے منع فرمایا ہے بہرطور جدا کرنا حدیث کی رو سے اچھا نہیں اور تاویلات کا دروازہ تو بہت بڑا ہے۔

۸۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهٗ ثُمَّ يَجِدُ بِهٖ عَيْبًا

باب: اِس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اس کے پیشہ کی مزدوری بھی لے چکا ہو اور پھر اس میں کچھ عیب پائے

۱۲۸۵: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

۱۲۸۵: روایت ہے عائشہؓ سے تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ منفعت شئے کا اس کے لئے ہے جو شخص اس شئے کا ضامن ہے یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہوا تو منفعت بھی اس کی اسے حلال ہوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور جو مروی ہے اور سندوں سے بھی سوائے اس سند کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا روایت کی ہم سے ابوسلمہ یحییٰ بن خلف نے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجھا اس کو محمد بن اسماعیل نے عمر بن علی کی روایت سے اور روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اور روایت کی یہ جریر نے بھی ہشام سے اور حدیث جریر میں کہا گیا ہے کہ تدلیس ہے اور تدلیس کی اس میں جریر نے نہیں سنی جریر نے یہ حدیث ہشام سے اور کہہ دیا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث ہشام سے اور تدلیس یہی ہے اور تفسیر اس کی کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے کچھ پیسہ کموایا پھر اس میں کچھ عیب دیکھا اور اس کو پھیر دیا بائع کو تو وہ پیسہ کمایا ہوا اسی مشتری کا ہے اس لیے کہ وہ غلام مر جاتا تو نقصان مشتری کا تھا اسی طرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں اس کا یہی حکم ہے کہ نفع اس کو پہنچے گا جو اس کا ضامن ہو۔

۸۶۸: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ

باب: اِس بیان میں کہ راستے والے کو راہ کے

اَکْلِ الثَّمَرَۃِ لِلْمَارِّبِھَا — درختوں کے پھل کھانا درست ہے

۱۲۸۶ ۔ ۱۲۸۷ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْکُلْ وَلَایَتَّخِذْ خُبْنَۃً ۔

۱۲۸۶۔۱۲۸۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو جائے کسی باغ کے اندر تو کھائے یعنی اس کے پھلوں کو کھانا اسے جائز ہے مگر جمع نہ کرے اپنے کپڑے کے کونے میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع بن عمرو اور عمیر مولیٰ ابی اللحم اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت کرنے سے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کے پھل کھانے کو اور مکروہ سمجھا ہے بعض نے مگر یہ کہ قیمت دیدے۔

۱۲۸۸: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْہُ مِنْ ذِیْ حَاجَۃٍ غَیْرُ مُتَّخِذٍ خُبْنَۃً فَلَاشَیْءَ عَلَیْہِ۔

۱۲۸۸: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ نبیؐ سے مسئلہ پوچھا لٹکے ہوئے پھلوں کے کھانے کا یعنی جو درخت میں ہوں یا خشک کرنے کیلئے لٹکائے ہوں تو فرمایا آپؐ نے جو لے اس میں سے صاحب حاجت یعنی بھوکا جمع نہ کرتا ہوا اپنے کپڑے میں یعنی موافق ضرورت کے کھالے تو اس پر الزام نہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۸۹: عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کُنْتُ اَرْمِیْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذُوْنِیْ فَذَھَبُوْا بِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَافِعُ لِمَ تَرْمِیْ نَخْلَھُمْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الْجُوْعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَکُلْ مَاوَقَعَ اَشْبَعَکَ اللّٰہُ وَاَرْوَاکَ ۔

۱۲۸۹: روایت ہے رافع بن عمرو سے کہا میں ڈھیلے مارتا تھا انصار کے کھجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لے گئے مجھ کو رسول اللہؐ کے پاس سو فرمایا آپؐ نے اے رافع کیوں ڈھیلے مارتا ہے تو ان کھجوروں کے درختوں پر؟ کہا رافع نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! بھوک کے سبب سے فرمایا آپؐ نے ڈھیلے نہ مارو اور جو گرے یعنی آپ سے اسے کھالو سیر کرے تجھ کو اللہ اور آسودہ کرے۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے۔

۸۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الثُّنْیَا — باب: بیع میں استثناء کرنے کے بیان میں

۱۲۹۰: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ۔

۱۲۹۰: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جب کہ اندازہ اور مقدار اس کا معلوم ہو اور تفصیل اس کی آگے آتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن عبید عطاء سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہیں مترجم کہتا ہے محاقلہ حقل سے ہے اور حقل وہ کھیتی ہے کہ نرم نرم درخت اس کے نکلے ہوں اور جڑیں ان کی سخت نہ ہوئی ہوں اور بعضوں نے کہا حقل وہ زمین ہے کہ جس میں کھیتی ہو اور اس کو قراح بھی کہتے ہیں اور اصطلاح حدیث میں محاقلہ زمین کو کھیتی کے لیے غلہ کے عوض میں کرایہ پر دینا ہے ایک حصہ معین پر مثلاً یوں کہے کہ یہ زمین تم کو زراعت کے واسطے دی۔ اس شرط پر کہ جو اس میں پیدا ہو اس میں ثلث یا ربع مجھے دینا اور اس

کومخابرہ بھی کہتے ہیں اور سبب نہی کا اس میں یہ ہے کہ اس صورت میں اجرت معین نہیں، معلوم نہیں کہ اس زمین میں کتنا پیدا ہو شائد زیادہ ہو اور دینے والے کو ناگوار گزرے اور کم ہو تو زمین والے کو دشوار ہو اور بعضوں نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ جو غلہ پھلوں اور بالیوں سے جدا نہ ہو اس کو اسی جنس کے عوض میں جو بالیوں سے جدا ہے فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور اس میں ممکن نہیں کہ ایک میں بالی ہے اور دوسرا خالی اور بعضوں نے کہا محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا اعتبار نہیں کہ رہے یا پالا مار جائے اور مزابنہ زبن سے ہے زبن دفع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے یہ حدیث: لا یقبل صلوۃ الزبین۔ یعنی قبول نہیں نماز اس کی جو دفع کرنے والا ہو پاخانے اور پیشاب کا اور اسی سے ہے: ناقۃ زبون یعنی وہ اونٹنی کہ دودھ دوہنے والے کو دفع کرے اور اپنے پاس آنے نہ دے اور مزابنت اصطلاحِ حدیث میں اسے کہتے ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچے اور ایک زمین پر ہے اور دوسری درخت پر مثلاً عمر زید سے کہے کہ یہ سو من کھجور جو زمین پر ہے اس کے عوض میں تیرے درخت کی کھجوریں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ اس میں درخت کے پھل مجہول ہیں اور حالانکہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور مخابرہ کی اصل خیبر سے ہے کہ خیبر کے پھلوں اور کھیتوں کو رسول اللہ ﷺ نے یہود کو نصف پھلوں کے اقرار پر دیا اور پھر جب اس میں نزاع واقع ہونے لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے بحار الانوار کا اور ثنیا بروزن دنیا ایک چیز بیچنا اور اس میں سے تھوڑی غیر معین شئے کو کہنا کہ یہ بیع میں داخل نہیں ہاں اس کا کیل و وزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جائز ہے مثلاً کہے کہ سو من گیہوں تولے ہوئے ہیں میں نے تیرے ہاتھ بیچے مگر اس میں سے پانچواں حصہ نہیں بیچا تو جائز ہے اور اگر کہے اس سو من میں سے تھوڑے میں لے لوں گا وہ بیع میں داخل نہیں یہ درست نہیں۔

۸۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهُ

باب: عدم جواز میں بیع طعام کے قبل استیفاء (ملکیت) کے

۱۲۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَحْسَبُ کُلَّ شَیْءٍ مِثْلَهُ۔

۱۲۹۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اس کو دوسرے کے ہاتھ جب تک قبضہ نہ کر لے اس پر کہا ابن عباسؓ نے اور میں سب چیزوں کو ایسا ہی جانتا ہوں یعنی ہر چیز قبل قبضے کے نہ بیچی جائے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جائز نہیں غلہ کا بیچنا مشتری کو جب تک قبضہ نہ کر لے اس پر اور بعضوں نے کہا جائز ہے بیچنا اس چیز کا جو کیلی وزنی نہیں اور کھانے پینے میں خرچ نہیں ہوتا کہ قبل قبضہ کے بیچے اور اس باب میں نہی سخت فقط علماء کے نزدیک غلہ میں ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۸۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْبَیْعِ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ

باب: بیع پر کسی کے بیع کرنے کی نہی میں

۱۲۹۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا یَخْطُبُ بَعْضُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ

۱۲۹۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا نہ بیع کرے کوئی تم میں کا دوسرے کی بیع پر یعنی جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنی چیز اس سے کم قیمت پر بیچ کر پہلے بائع کی چیز نہ پھروا دے اور پیغام نکاح نہ دے کوئی

بَعْضٍ۔ تم میں کا اس عورت کو جسے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ راضی ہوگئی ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے قیمت نہ لگائے کوئی شخص بھائی کی قیمت پر یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بائع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جائے اس پر کوئی دوسرا اگر قیمت نہ بڑھائے اور بعضوں نے حدیث باب میں یہی کہا ہے کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے۔

٨٧٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

باب: بیع خمر (شراب بیچنے) کی نہی میں

١٢٩٣: عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَ يْتَامٍ فِيْ حِجْرِيْ قَالَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ۔

١٢٩٣: روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہوں نے اے نبی اللہ! میں نے خریدی تھی شراب ان یتیموں کے لئے جو میری گود میں ہیں یعنی قبل حرمت کے فرمایا آپ ﷺ نے بہا دے شراب کو اور توڑ دے مٹھور کو اہل دکن اسے گولی کہتے ہیں اور فارسی میں خُم۔

ف: اس باب میں جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ثوریؒ نے سدی سے انہوں نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے انسؓ سے کہ تحقیق ابوطلحہ ان کے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے۔

١٢٩٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا۔

١٢٩٤: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بنایا جائے شراب کا سرکہ؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں۔ **ف**: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٩٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهٗ۔

١٢٩٥: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے شراب میں دس شخصوں پر اس کے نکالنے والے پر اور جو نکلوائے اور پینے والے پر اور لے جانے والے پر اور جس کے پاس لے جائیں اس پر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور جس کے لئے وہ خریدی جائے اس پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے انسؓ کی روایت سے اور مروی ہے اسی کی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمرؓ سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ مترجم کہتا ہے حضرتؐ نے ابتدائے اسلام میں جب پہلے پہل شراب حرام ہوئی تو اس سے سرکہ بنانے کو بھی بلکہ جن برتنوں میں شراب رکھی جاتی تھی یعنی جو برتن خاص شراب ہی کے لیے بنائے جاتے تھے ان سب سے منع فرمایا تاکہ اس سے نفرتِ کاملہ مسلمانوں کو حاصل ہو جائے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانے کا حکم کریں تو لوگ سرکہ کے بہانے سے کھلے خزانے شراب کی خرید وفروخت کرتے رہیں گے اور بعضے چھپ چھپا کر شراب پئیں گے پھر جب ان لوگوں نے دیکھا کہ شراب سے مطلق بیزار ہو گئے ہیں تو اس وقت سرکہ بنانے کی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی بہرحال اجازت کی حدیثیں ناسخ ہوگئیں نہی کی حدیثوں کی اور اجازت کی روایتوں سے یہ بھی روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نعم الادام الخل یعنی سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے روایت کیا اس کو مسلم نے اور فرمایا: خیر خلکم خل خمرکم۔ یعنی تمہارے سب سرکوں میں بہتر شراب کا سرکہ ہے روایت کیا اس کو بیہقی نے جابر سے مرفوعاً اور شراب کا سرکہ بنانا

امام شافعی اور احمد اور عنبری کے نزدیک درست نہیں اور اگر بنائیں تو پاک نہیں ہوتا اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور ایک روایت میں مالک سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا مگر جبکہ خود بخود کسی چیز کے ملائے وہ سرکہ ہو جائے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک وہ کہتے ہیں پاک نہیں ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا۔

۸۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِيْ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ

باب: بے اجازت مالکوں کے دودھ دوہنے کے بیان میں

۱۲۹۶: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاذِنْهُ فَاِنْ اَذِنَ لَهٗ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا اَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلَا يَحْمِلْ۔

۱۲۹۶: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبیؐ نے فرمایا جب کہ آئے کوئی تم میں کا جانوروں یعنی بکری گایوں میں پس اگر ہو اس میں مالک اسکا تو اجازت چاہے اس سے پھر اگر اجازت دے تو دودھ دوہے اور پئے اور اگر کوئی نہ ہو اس میں تو تین آوازیں دے پس اگر کوئی جواب دے اسکو تو اس سے اجازت چاہے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہے اور پئے مگر ساتھ اٹھا نہ لے جائے یعنی پیاس اور بھوک سے زیادہ استعمال جائز نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن غریب ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور علی بن مدینی نے کہا سننا حسن کا سمرہ سے صحیح یعنی ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہلحدیث نے حسن کی روایت میں جو سمرہ سے مروی ہو اور کہا ہے کہ روایت کرتے تھے سمرہ کے صحیفہ یعنی کتاب سے۔ مترجم کہتا ہے مسافر راستہ چلنے والے کو اس قدر تصرف جیسے دودھ پی لینا یا راستے کے پھلوں کا کھا لینا جائز ہے اور جس کو اللہ نے باغ و بکریاں وغیرہ عنایت فرمائی ہوں اس کو بھی براہ شکرانے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیکی نیتی سے اس کو برکت عنایت کرے گا۔

۸۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَيْعِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ وَ الْاَصْنَامِ

باب: مردار جانوروں کی کھالیں اور بتوں کے بیچنے کے بیان میں

۱۲۹۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهِ السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ

۱۲۹۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں تھے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا شراب اور مردہ جانور اور سور اور بتوں کے بیچنے کو سو عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! بھلا کیا فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردار جانوروں کی چربی میں کہ اس سے کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے اور چمڑے چکنے کیے جاتے ہیں اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ کچھ درست نہیں وہ چربی حرام ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات میں اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پر چربیوں کو تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر اس کو بیچا اور

فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

اس کی قیمت کھائی۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔ مترجم کہتا ہے یہود نے چربی کو پگھلا کر بیچنا شروع کیا اور گویا ایک حیلہ نکالا اس کے حلال ہونے کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر شحم کو حرام کیا ہے اور یہ پگھلی ہوئی تو شحم نہیں ہے اس لیے کہ عرب میں پگھلی ہوئی چربی کو ودک بولتے ہیں ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا ہے۔ ومکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ سو! اس حدیث سے سب حیلوں کی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ مکان رہن لے کر چراغی کا حیلہ کر کے اس میں رہتے ہیں ایسے حیلوں کا انجام اللہ و رسول کی لعنت ہے۔

۸۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْهِبَةِ

باب: ہبہ کو پھیر لینے کی برائی کے بیان میں

۱۲۹۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوْءِ الْعَائِدُفِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُفِيْ قَيْئِهٖ۔

۱۲۹۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارے لئے بری کہاوت نہیں ہے یعنی ہم کو ایسا کام نہ کرنا چاہیے کہ جس میں بری کہاوت ہو لوٹا لینے والا چیز دے کر ایسا ہے جیسا کتا کھا جائے اپنی قے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا حلال نہیں کسی کو کہ دے کسی کو کچھ اور پھر لے لے اس سے مگر باپ کو درست ہے کہ جو چیز دے اپنے بیٹے کو تو چاہے پھر لے اس سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہ روایت کرتے تھے ابن عمرؓ سے اور ابن عباسؓ سے دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی ﷺ تک اور یہ حدیث جو ابن عباسؓ سے مروی ہوئی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی ﷺ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جس نے کوئی چیز ہبہ کر دی اپنے کسی ذی رحم محرم کو تو اس کو درست نہیں پھر اس سے پھیر لینا اور جس نے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اس کو جائز ہے اس کا پھیر لینا مگر جب ہبہ بالعوض ہو یعنی اس کے بدلے کچھ لے چکا ہو تو اس کا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول ہے ثوری کا اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی کو چیز دے کر پھیر لینا گویا باپ کو اور استدلال کیا انہوں نے اس حدیث سے جو ابن عمرؓ سے نبی ﷺ سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسی کو کوئی چیز دے کر پھیر لینا مگر والد کو ولد سے۔

۸۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: بیع عرایا اور جو اس میں جائز ہے اس کے بیان میں

۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لِاَهْلِ الْعَرَايَا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا۔

۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور تفصیل ان سب کی مترجم کے کلام میں آ گئی باب میں اس سے پہلے گزری مگر رخصت دی آپ ﷺ نے اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لے اپنے پھلوں کو اسکے برابر کے عوض میں کوت کر یعنی اندازہ سے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہے زید بن ثابت کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا ہے محمد بن اسحٰق نے اور روایت کی ایوب اور عبداللہ بن عمر اور مالک بن انسؓ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور اسی اسناد سے

مروی ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابتؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے رخصت دی عرایا میں پانچ وسق سے کم اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحٰق کی حدیث سے۔

۱۳۰۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِی بَیْعِ الْعَرَایَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ کَذَا۔

۱۳۰۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی فرمایا یعنی راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ ہیں حدیث کے یا کچھ فرق ہے۔

۱۳۰۲: عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا۔

۱۳۰۲: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کے بیچنے میں کوت کر یعنی اندازے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنیٰ ہیں اس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے اور دلیل لائے ہیں اس پر حدیث حضرت زید بن ثابت اور ابی ہریرہؓ کی یعنی جو مذکور ہوئیں اور کہتے ہیں یعنی شافعی' احمد اور اسحٰق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیچ لے اپنے پھلوں کو جو پانچ وسق سے کم ہوں اور وجہ اس کے جائز ہونے کی بعض علماء کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے آسانی اور راحت چاہی اس لیے کہ اصحاب عرایا نے شکایت کی کہ ہم کو اتنا میسر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھجور وغیرہ کو خرید سکیں مگر پرانی کھجوروں سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی پانچ وسق سے کم میں کہ خرید لیا کریں وہ پرانی کھجوروں سے تازہ پھلوں کو اور کھایا کریں تازہ پھل۔

۱۳۰۳: عَنِ الْوَلِیْدِ ابْنِ کَثِیْرٍ ثَنَا بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَ صْحَابِ الْعَرَایَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِیْبِ وَعَنْ کُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا۔

۱۳۰۳: روایت ہے ولید بن کثیر سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے بشیر بن یسار نے جو مولیٰ ہیں بنی حارثہ کے کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا بیع مزابنہ سے یعنی تمروں کے عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کا ثمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو ان کیلئے اجازت دی حضرتؐ نے اور منع فرمایا انگور تر کو انگور خشک کے عوض بیچنے سے اور ہر پھل کو بیچنے سے کوت کر یعنی ایک جنس کے پھلوں کو کوت کر بیچنے سے منع فرمایا کہ اگر کیل اور وزن کر کے بیچے تو درست ہے۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس سند سے۔ مترجم کہتا ہے عریۃٌ بروزن فعیلۃٌ عریٰ یعرو سے ہے جس کے معنی ہیں الگ کرنا اور یہ بمعنی مفعولۃ کے ہے یا فاعلۃ کے یا اور عری یعری سے اور مصدر اس کا عریان ہے بمعنی کپڑے اتارنے اور ننگا ہونے کے گویا یہ بیع نکل گئی ہے دائرۂ حرمت سے جیسا آدمی نکل جاتا ہے کپڑوں سے اور جمع اس کی عرایا ہے اور اصطلاحِ شرع میں بیع عرایا اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دے اور اس سے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اس میں لگیں وہ تیرے ہیں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اس سے کہے تو اپنے درخت کے میوے تین وسق یا چار وسق کو بیچ ڈال جب یہ میوہ تیار ہوگا تو تجھے اتنے پھل دے دوں گا اور یہ پانچ وسق تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیع درست نہیں۔ اس لیے کہ یہ بیع ایک جنس کی ہے اسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ تو ایسی بیع میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہیے حالانکہ اس بیع میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہے متعین ہیں وزن کر کے دے یا کیل سے دے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنی اس محتاج کو وہ کوتے ہوئے ہیں اندازہ کئے ہوئے نہ ناپے نہ تولے اور یہ بیع مزابنہ ہے اور مزابنہ درست نہیں مگر انہی درختوں میں جو عاریۃً کسی محتاج کو پھل کھانے کو دیئے

ہیں یعنی بیع عرایا میں اور امام مالکؒ سے مروی ہے کہ اس کو عرایا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہے دوسروں کے واسطے یعنی اس کے پھل دوسروں کو دیتا ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے سماتا ہے۔

۸۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

باب: نجش کے حرام ہونے کے بیان میں

مترجم کہتا ہے نجش کے معنی لغت میں جانور وحشی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگانا اور شرعی معنی اس کے ''مصنف'' کے کلام میں ہیں اور مروی ہے کہ نجش کرنے والا سود خوار ہے۔

۱۳۰۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا۔

۱۳۰۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا ابو ہریرہؓ پہنچاتے ہیں نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے نجش نہ کرو۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نجش حرام ہے اور نجش اسے کہتے ہیں کہ ایسا شخص جو بصارت رکھتا ہے کسی چیز کو خوب اچھا برا پہچاننے کی اور وہ اس چیز کے بیچنے والے کے پاس آن کر اس سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے اور اس چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے بڑھا کر دینے لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کرے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کھا کر اس چیز کی قیمت اصلی سے اور بازار کے بھاؤ سے زیادہ قیمت دے کر خریدے کہ یہ معاملہ اکثر دلال کیا کرتے ہیں اور اسی طرح پانچ روپیہ کی چیز دس روپیہ کو بکوا دیتے ہیں اور یہ ایک قسم کا فریب ہے۔ شافعی نے کہا اگر کوئی شخص نجش کرے تو وہی گنہگار ہے اور بیع جائز ہے اس لیے کہ بائع نجش کرنے والا نہیں۔

۸۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

باب: جھکتی ڈنڈی تولنے کے بیان میں

۱۳۰۵: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرٍ فَجَاءَ نَاالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَاَرْجِحْ۔

۱۳۰۵: روایت ہے سوید بن قیس سے کہا انہوں نے کہ بیچنے کو لایا میں اور مخرمہ عبدی کپڑا ہجر (نامی جگہ) سے تو تشریف لائے ہمارے پاس نبی ﷺ اور مول کیا ہم سے ایک پائجامے کا اور میرے پاس تولنے والا تھا کہ مزدوری پر تولتا تھا سو فرمایا نبی ﷺ نے اس تولنے والے سے تول اور جھکتی ڈنڈی تول۔

ف: اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث سوید کی حسن صحیح ہے اور علماء نے مستحب کہا ہے ذرہ جھکتی ڈنڈی تولنے کو یعنی دیتے وقت اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث سماک سے انہوں نے ابو صفوان سے اور ذکر کیا اسی حدیث کو۔

۸۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهٖ

باب: تنگ دست قرضدار کو مہلت دینے اور تقاضا میں نرمی کرنے کے بیان میں

۱۳۰۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ۔

۱۳۰۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہلت دے تنگدست قرضدار کو یا اس کے قرض میں کچھ چھوڑ دے جگہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عرش کے سائے نیچے جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سوا اس کے۔

ف: اس باب میں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ اور مسعود اور عبادہ سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۳۰۷: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَلَمْ یُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَیْرِ شَیْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ رَجُلًا مُوْسِرًا فَکَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ فَکَانَ یَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ یَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ۔

۱۳۰۷: روایت ہے ابو مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنی عالم برزخ میں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے سو نہ پائی اسکی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تھا اور لین دین کرتا لوگوں سے تو حکم دیتا اپنے غلاموں کو کہ معاف کرتے رہو تنگدست قرضدار سے سو فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہم کو پہلے سے معاف کرنا چاہیے معاف کر دو اسکو یعنی فرشتوں سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَطْلِ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ

باب: اس بیان میں کہ ادائے قرض میں غنی کا دیر لگانا ظلم ہے

۱۳۰۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ۔

۱۳۰۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا دیر لگانا غنی کا ادائے قرض میں یعنی ہوتے ہوئے نہ دینا حیلہ وحوالہ کرنا ظلم ہے اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کر دیا جائے تو چاہیے اسکے پیچھے لگے یعنی جب کوئی قرضدار کسی قرض خواہ سے کہے میرے اوپر جو روپیہ تمہارا ہے وہ فلانے شخص سے لے لو تو قرض خواہ کو اس کا قبول کر لینا چاہیے اور اسکا پیچھا کرنا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور شرید سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور مطلب اس کا یہی ہے کہ جب کسی کو حوالہ دیا جائے کسی غنی کا تو چاہیے اس کے پیچھے لگ جائے اور بعض لوگوں نے کہا جب کسی قرضدار نے کسی غنی پر حوالہ کر دیا اور اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں دوں گا تو وہ قرضدار بری ہو گیا اور پھر اس قرض خواہ کو حق نہیں پہنچتا کہ اس سے طلب کرے۔ مترجم کہتا ہے مثلاً زید کا قرض عمر پر آتا تھا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لے لو اور بکر غنی بھی ہے اور اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں تجھے دوں گا اب زید کو حق نہیں پہنچتا کہ پھر عمر سے تقاضا کرے اگرچہ بکر سے روپیہ وصول[1] نہ ہوا انتہیٰ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جب ہلاک ہو جائے اس کا مال محال علیہ کے مفلس ہو جانے کے سبب سے تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ پہلے قرضدار سے تقاضا کرے حضرت عثمانؓ وغیرہ کے قول کی دلیل سے کہ انہوں نے فرمایا ہے مسلمان کا ہلاکت یعنی ضائع ہونے کے لائق نہیں اور اسحٰق نے کہا اس قول کا جو حضرت عثمانؓ وغیرہ سے منقول ہے مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا یعنی جب حوالہ کر دے کوئی شخص کسی کو اور وہ ظاہر میں غنی معلوم ہو یعنی محال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہے تو اس قرض خواہ کو پہنچتا ہے کہ اپنے پہلے قرض دار سے تقاضا کر کے اپنا روپیہ اس سے بھرے

[1] اس صورت میں جو مذکور ہوئی زید کو محیل کہیں گے یعنی حوالہ کرنے والا اور عمر محال لہ اور بکر کو محال علیہ۔ ۱۲

اور حوالہ کو مفلس شخص کے قبول نہ کرے اس لیے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے دیر لگانا غنی کا یعنی جس کو مقدور ہوا ایک چیز کی قیمت دینے کا اور پھر وہ نہ دے اور یا قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہے یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ فسق ہے رد کی جاتی ہے اس کے سبب سے گواہی اس کی اگر چہ ایک بار ہو اور بعضوں نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت کرے اس کی اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کرے یعنی ایک شخص پر قرض ہے کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جھٹ قبول کرے تا کہ اس کا مال ضائع نہ ہو۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ لمولانا قطب الدین۔

٨٨١: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

باب: بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں

١٣٠٩ - ١٣١٠: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ الْمُلَامَسَةِ۔

١٣٠٩ - ١٣١٠: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو بیع لازم ہوگئی میرے اور تیرے بیچ میں اور بیع ملامسہ یہ تھی کہ کوئی کہے کہ جب میں کوئی چیز چھولوں تو بیع واجب ہوگئی اور اگر چہ مبیع کو اس نے دیکھا بھی نہ ہو مثلاً مبیع تھیلے وغیرہ میں ہو اور یہ بیعیں جاہلیت کے زمانہ کی تھیں تو حضرت نے اس سے منع کر دیا مترجم کہتا ہے منابذہ نبذ سے ہے نبذ پھینکنے کو کہتے ہیں ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک نے ایک چیز کسی کے پاس پھینک دی اور اس نے بھی اپنی چیز اُس کے پاس پھینک دی تو یہ بیع ہوگئی اس میں کچھ ایجاب و قبول نہ ہوتا تھا کہ بائع کہے میں نے بیچا مشتری کہے میں نے خریدا ایک بچوں کا کھیل تھا حضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور ملامسہ لمس سے ہے۔ لمس چھونے کو کہتے ہیں یہ بھی ایام جاہلیت میں تھا کہ جہاں ایک نے دوسرے کی چیز چھو دی رات ہو یا دن پھر نہ اس کو دیکھنا نہ بھالنا نہ کھولنا موندنا آنکھ بند کر کے اس کو لے لینا پڑتا تھا یہ بھی ایک لڑکوں کا آنکھ مچولی کرنا ٹھہرا' اس کو بھی منع فرمایا۔

٨٨٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

باب: غلّہ وغیرہ خریدنے کو پیشگی روپیہ دینے کے بیان میں

١٣١١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔

١٣١١: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا جب تشریف لائے نبیؐ مدینے میں لوگ وہاں کے پیشگی روپیہ دیتے تھے پھلوں کے خریدنے کو سو فرمایا نبیؐ نے جو پیشگی روپیہ لے کسی پھل کیلئے تو چاہیے کہ ان پھلوں کا وزن اور کیل مقرر کرے اور مدت مقرر کرے کہ اتنے سیر گیہوں مثلاً یا اتنے کیل چار یا پانچ مہینے میں لونگا۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور عبدالرحمٰن بن ابزی سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباسؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جائز کہتے ہیں پیشگی روپیہ دینے کو غلہ یا کپڑا وغیرہ لینے کو ان چیزوں میں جس کی حد اور صفت معلوم کر سکیں اور اختلاف ہے پیشگی دینے میں جانور خریدنے کو سو بعضوں نے جائز کہا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا پیشگی حیوان کے لیے درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

٨٨٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيْدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيْبِهٖ

باب: زمین مشترک کے بیان میں جس کا کوئی شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے

١٣١٢: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ حَائِطٍ فَلَا يَبِعْ نَصِيْبَهٗ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَعْرِضَهٗ عَلٰى شَرِيْكِهٖ۔

١٣١٢: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جو کوئی شریک ہو کسی احاطہ میں یا باغ میں سو نہ بیچے اپنا حصہ اس میں سے جب تک اس شریک کو بتا نہ لے یعنی شاید وہ ہی خرید لے تو غیر کے ہاتھ کیوں بیچے۔

ف: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں سنا میں نے محمد بخاری سے کہ کہتے تھے سلیمان یشکری نے وفات پائی جابر بن عبداللہ کی حیات میں اور ان سے کچھ سنا نہیں قتادہ نے اور نہ ابوالبشر نے کہا محمد نے ہم نہیں جانتے کہ کسی کو سماع ہوا ان میں سے سلیمان یشکری سے ماسوا عمرو بن دینار کے کہ اس نے شائد سنا ہو ان سے جابر بن عبداللہ کی زندگی میں اور کہا محمد نے قتادہ اور روایت کرتے ہیں سلیمان یشکری کی کتاب سے اور سلیمان کی ایک کتاب تھی کہ اس میں وہ حدیثیں لکھی تھیں جو مروی تھیں جابر بن عبداللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے لے گئے صحیفہ جابر بن عبداللہ کا حسن بصری کے پاس سو لے لیا انہوں نے اس کو کہا پس رد نہ کیا اس کو سو لے گئے لوگ اس کو قتادہ کے پاس سو روایت کی اس سے پھر لائے وہ صحیفہ میرے پاس سو میں نے نہیں روایت کی اس سے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے انہوں نے علی بن یدی سے۔

٨٨٤: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

باب: بیع مخابرہ اور معاومہ کے بیان میں

١٣١٣: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

١٣١٣: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ کی بیع سے اور رخصت دی عرایا میں ایسی بیع کی۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے مترجم کہتا ہے محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کا ذکر اوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے اور معاوصہ عام سے ہے عام سال کو کہتے ہیں اور بیع معاومہ یہ ہے کہ ایک سال یا دو سال کا میوہ ایک درخت کا بیچنا قبل پیدا ہونے کے اور اس میں دھوکا ہے کہ شاید میوہ پیدا ہو یا نہ ہو یا زیادہ ہو کہ بائع کو اس قیمت پر جو ٹھہری ہو دینا ناگوار ہو یا کم ہو کہ مشتری کو دشوار ہو اسلئے اس کو منع فرمایا گویا یہ بھی بیع غرر میں داخل ہے۔

١٣١٤: عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْلَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ فِيْ دَمٍ وَلَا مَالٍ۔

١٣١٤: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ مہنگا ہوا ایک دفعہ بھاؤ غلّہ وغیرہ کا زمانے میں رسول اللہؐ کے سو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! بھاؤ مقرر کر دیجئے ہمارے واسطے فرمایا آپؐ نے بھاؤ مقرر کرنے والا وہی اللہ ہے جو کہ روکنے والا ہے یعنی رزق کا مراد اس سے مہنگا ہونا ہے اور وہی کشادہ کرنے والا ہے رزق کا اور رزق دینے والا ہے یعنی اسکے حکم سے کمی بیشی رزق کی اور تنگی

کشادگی ہوتی ہے تو بھاؤ مقرر کرنے والا وہی ہے پھر فرمایا حضرتؐ نے میں چاہتا ہوں ملوں اپنے ربّ سے ایسے حال میں کہ نہ ہو مجھ پر مطالبہ اور مظلمہ کسی کا کہ وہ طلب کرتا ہو مجھ سے مظلمہ خون کا اور نہ مال کا۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٨٥ : بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوْعِ

باب: بیع میں دغابازی کرنے کے بیان میں

١٣١٥: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ يَاصَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا۔

١٣١٥: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک غلّے کے ڈھیر پر اور اس میں آپ ﷺ نے ہاتھ ڈالا سو پہنچی آپؐ کی اُنگلیوں میں تری سو پوچھا آپؐ نے اے غلّہ بیچنے والے یہ تری کیا ہے؟ اس نے کہا مینہ پڑا ہے اس پر یا رسول اللہؐ! فرمایا آپؐ نے اس کو تو نے اوپر کیوں نہ کر دیا یعنی بھیگا ہوا غلہ سب کے اوپر رکھ دیا ہوتا کہ دیکھتے اس کو سب لوگ پھر فرمایا آپؐ نے جو خیانت اور دغابازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی الحمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابو بردہ بن نیار اور حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے دغا کرنا یعنی بیچتے وقت مبیع کا عیب چھپانا حرام ہے۔

٨٨٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيْرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

باب: اونٹ یا اور کوئی جانور قرض لینے کے بیان میں

١٣١٦: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِنًّا فَأَعْطٰى سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنِّهٖ وَقَالَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَآءً۔

١٣١٦: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا قرض لیا رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ سو ادا کیا ایک اونٹ بہتر اس اونٹ سے اور فرمایا تم سے جو بہتر ہیں وہ قرض خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

ف: اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور سفیان نے سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے ہیں اونٹ کے قرض لینے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ رکھا ہے اسے بعض لوگوں نے۔

١٣١٧: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ أَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ اشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَأَعْطُوْهُ إِيَّاهُ فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اشْتَرُوْهُ

١٣١٧: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد نے تقاضا کیا رسول اللہ ﷺ سے اور سختی کی آپؐ کے اوپر سو قصد کیا اس کا اصحابؓ نے یعنی اس کے دفع کر دینے کا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دو اس کو جس کا حق کسی پر ہوتا ہے تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے اور فرمایا آپؐ نے خرید دو اس کو ایک اونٹ اور دے دو اس کو وہ۔ سو ڈھونڈا اور نہ پایا مگر اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ سو فرمایا آپؐ نے خرید دو اس کو وہی اونٹ اور دے دو اس کو اسلئے

فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ كُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔ کہ تم میں جو لوگ نیک ہیں وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے اسی حدیث کی مانند یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۸: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا فَجَآءَ تْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ فِي الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطِهِ اِيَّاهُ فَاِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَآءً۔

۱۳۱۸: روایت ہے ابو رافع سے جو مولیٰ ہیں نبیؐ کے کہا قرض لیا نبیؐ نے ایک جوان اونٹ پھر آئے آپؐ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ کہا ابو رافع نے سو حکم کیا مجھ کو نبیؐ نے ادا کروں میں اس آدمی کے اونٹ کو سو عرض کیا میں نے کہ نہیں پاتا مگر جوان اونٹ اس سے عمدہ چار اونٹ والا سو فرمایا رسول اللہؐ نے دے دو اس کو وہی اونٹ۔ اسلئے کہ جو نیک لوگ ہیں تم میں کہ وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔ **ف**: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَآءِ سَمْحَ الْقَضَآءِ۔

۱۳۱۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی اور خوبی سے بیچنے کو اور نرمی سے خریدنے کو اور نرمی سے قرض ادا کرنے کو۔

ف: اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۳۲۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا اِذَا بَاعَ سَهْلًا اِذَا شْتَرٰى سَهْلًا اِذَا اقْتَضٰى۔

۱۳۲۰: روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ نے بخش دیا ایک مرد کہ تم سے پہلے تھا اسلئے کہ وہ آسانی اور نرمی کرتا تھا جب بیچتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب خریدتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب تقاضا کرتا تھا۔ **ف**: یہ حدیث غریب صحیح ہے حسن ہے اس سند سے۔

۸۸۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: اِس بیان میں کہ مسجد میں خرید و فروخت کرنا منع ہے

۱۳۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَارَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

۱۳۲۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا جب دیکھو تم کسی کو بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد میں تو کہو اس کو کہ نہ نفع دے اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں اور جب دیکھو تم کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے مسجد میں کوئی چیز اور پکارتا ہے تو کہو نہ پھیرے اللہ تعالیٰ تیری طرف چیز کو۔

ف: حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ حرام سمجھتے ہیں خرید و فروخت کو مسجد میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور رخصت دی ہے خرید و فروخت کی مسجد کے اندر بعض اہل علم نے اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَبْوَابُ الْاَحْكَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں حکومت اور قضاء وغیرہ کے بیان میں جو ثابت ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۸۸۸: بَابُ مَاجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِيْ

باب: ان حدیثوں کے بیان میں جو قاضی کے باب میں آئی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۱۳۲۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوْ تُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا اَرْجُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

۱۳۲۲: روایت ہے عبداللہ بن موہب سے کہ عثمانؓ نے کہا عبداللہ بن عمرؓ سے جاؤ اور فیصلہ کرو آدمیوں کے بیچ میں یعنی قاضی ہو کر عبداللہ نے کہا کیا مجھ پر رحم کرتے ہو اور معاف رکھتے ہو مجھے اے امیر المؤمنین! یعنی معاف رکھو قاضی بننے سے کہا عثمان نے تم اسکو کیوں برا جانتے ہو۔ تمہارے باپ① تو قضا کرتے تھے کہا عبداللہ نے میں نے سنا ہے نبیؐ سے کہ فرماتے تھے جو قاضی ہو اور فیصلے کیے اس نے عدل کے ساتھ یعنی موافق حکم خدا اور رسولؐ کے تو گمان ہے اسکا کہ شاید وہ برابر سرابر② چھوٹے سو کیا اُمید رکھوں میں بھلائی کی اسکے بعد اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

ف: مترجم کہتا ہے پوری روایت رزین کی نافع سے یہ ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا عثمانؓ سے اے امیر المؤمنین میں حکم نہ کروں گا دو شخصوں کے بیچ میں یعنی چہ جائے زیادہ میں حضرت عثمانؓ نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی عمر خطابؓ تو قضا کرتے تھے ابن عمرؓ نے کہا تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ ﷺ کو مشکل ہوتی کسی چیز میں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام

① حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وقت مبارک میں مدینے میں عہدۂ قضاء پر مامور تھے۔

② یعنی ثواب تو کجا اگر عذاب سے بچا تو غنیمت ہے۔

سے پوچھ لیتے تھے اور میں کسی کو نہیں پاتا کہ اس سے پوچھوں اور سنا ہے میں نے پیغمبر ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ تو بے شک اس نے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سنا میں نے حضرت ﷺ سے فرماتے تھے جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ اس کو پناہ دو اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھے معاف کرو پس معاف کیا حضرت عثمانؓ نے ان کو اور کہا کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا یعنی قضا قبول نہ کرنے کی تاکہ اور لوگ بھی شائد قبول نہ کریں اور یہ کارخانہ معطل رہے۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی غریب ہے اور میرے نزدیک اسکی اسناد متصل نہیں اور عبدالملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں وہ بیٹے جمیلہ کے ہیں۔

۱۳۲۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْقَضَآءَ وُكِّلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَعَنْ اُجْبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَيُسَدِّدُهٗ۔

۱۳۲۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے طلب کی قضا سونپ دیا جاتا ہے وہ اسکے نفس کی طرف یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی بنایا جاتا ہے اترتا ہے اس پر ایک فرشتہ اچھی باتیں سکھاتا ہے اور راہِ راست بتاتا ہے اسکو۔

۱۳۲۴: عَنْ خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَآءَ وَسَاَلَ فِيْهِ شُفَعَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ۔

۱۳۲۴: روایت ہے خیثمہ سے اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو ڈھونڈے عہدہ قضا کا اور اٹھاتا پھرے اس میں سفارشیں وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اس کے نفس پر یعنی مدد غیبی نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی کیا جائے اتارتا ہے اللہ اس پر ایک فرشتہ کہ وہ اسے انصاف کے امور سکھاتا ہے اور راہِ حق بتاتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے عبدالاعلیٰ سے۔

۱۳۲۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ الْقَضَآءَ اَوْجُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ۔

۱۳۲۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عہدہ دار ہو قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگوں کا یعنی راوی کو شک ہے یہ فرمایا وہ پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم عباد میں داخل ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۸۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْقَاضِىْ يُصِيْبُ وَيُخْطِىْ

باب: قاضی کے صواب وخطا کے بیان میں

۱۳۲۶: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ۔

۱۳۲۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جب حاکم حکم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے اصابت حق میں اور ٹھیک پڑتا ہے حکم اسکی رائے کا تو اسکو دو ثواب ہیں یعنی ایک حقدار کے حق پہنچانے کا دوسرا اجتہاد کا اور جب حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہے تو اس کو ایک ثواب ہے یعنی فقط اجتہاد کا۔

ف: مجتہد اپنے اجتہاد میں بہرصورت ثواب پاتے ہیں کہ متاخرین کو ان کے اجتہاد پر پھولنا نہ چاہیے بلکہ خود طلبِ حق میں کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان کو بھی ثواب حاصل ہو مگر مجتہدین اولین کے حق میں نیک عقیدہ رکھنا لازم ہے اور زبانِ طعن کی ان سے باز رکھنی چاہیے۔

مترجم: اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد کے معنی لغت میں کوشش کے ہیں اصطلاحِ شرع میں کوشش کا خرچ کرنا ہے قیاس کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اور جو حال قاضی کا یہاں مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدین شریعت کا مسائل اجتہادیہ میں کہ اگر قیاس صائب ہوا تو ان کو دوگنا ثواب ہے اور نہیں تو ایک ثواب مگر جن مسائل میں ان سے خطا ہوئی اور ان کے اتباع اس پر مطلع ہوئے ان کو ضرور ہے کہ اس میں تقلید ان کی نہ کریں بلکہ خود بسعی دل جو امر موافق کتاب وسنت ہو اس کو قبول فرمائیں مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی پر ضروری ہے کہ ان مقتدیانِ دین و پیشوایانِ شرع متین سے عقیدۂ نیک رکھیں اور کسی طرح ان کی خطا کو موردِ طعن نہ ٹھہرائیں واللہ اعلم وعلمہ احکم۔ اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرۃؓ کی حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے نہیں جانتے ہم اسکو سفیان ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے مگر عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہیں وہ سفیان ثوری سے۔

۸۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقَاضِیْ کَیْفَ یَقْضِیْ

باب: کیفیت قضاء میں

۱۳۲۷: عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ فَقَالَ اَقْضِیْ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَجْتَهِدُ رَاْیِیْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

۱۳۲۷: روایت ہے معاذ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی قاضی بنا کر سو فرمایا کیونکہ فیصلہ کرے گا تو عرض کیا انہوں نے فیصلہ کروں گا میں اللہ کی کتاب کے موافق فرمایا اگر نہ ہو اللہ کی کتاب میں کہا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہ ہو سنت رسول اللہ میں تو کہا اجتہاد کروں گا میں اپنی رائے سے فرمایا سب تعریف ہے اللہ کو کہ توفیق خیر دی اس نے اللہ کے رسول کو۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی سے دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی عون سے انہوں نے حارث سے اس نے کئی مردوں سے اہل حمص کے انہوں نے معاذ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں اور ابو عوان ثقفی کا نام محمد بن عبیداللہ ہے۔

۸۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِمَامِ الْعَادِلِ

باب: امام عادل کے بیان میں

۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ۔

۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹: روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق سب لوگوں میں زیادہ پیارا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اور بہت نزدیک بیٹھنے والا اللہ کے پاس حاکم عادل ہے اور سب لوگوں سے زیادہ دشمن اللہ تعالیٰ کا اور اس سے دور بیٹھنے والا حاکم ظالم ہے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۱۳۳۰: عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّیْطَانُ۔

۱۳۳۰: روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی تائید اور مدد قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے مگر جب اس نے ظلم کیا اللہ کی مدد الگ ہوگئی اور ساتھ ہو گیا اس کے شیطان۔

فـ: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عمران بن قطان کی روایت سے ۔

۸۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقَاضِیْ لَا یَقْضِیْ بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَهَا

باب : کیفیت انفصال مقدمات میں

۱۳۳۱: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَقَاضَا اِلَیْکَ رَجُلَا نِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلَامَ الْاٰخِرِ فَسَوْفَ تَدْرِیْ کَیْفَ تَقْضِیْ قَالَ عَلِیٌّ زِلْتُ قَاضِیًا بَعْدُ۔

۱۳۳۱: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے جب نالش کریں تمہارے پاس دو اشخاص تو حکم نہ کر پہلے والے کے لئے کچھ جب تک سن نہ لے اظہار دوسرے کا تو آپ ہی معلوم کرے گا کہ کیا حکم کرنا چاہیے کہا علیؓ نے پھر اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا لوگوں میں ۔ فـ: یہ حدیث حسن ہے۔

۸۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِمَامِ الرَّعِیَّةِ

باب : امام رعیت کے بیان میں

۱۳۳۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ لِمُعَاوِیَةَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ اِمَامٍ یُغْلِقُ بَابَهٗ دُوْنَ ذَوِی الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْکَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْکَنَتِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِیَةُ رَجُلًا عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ ۔

۱۳۳۲: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت معاویہؓ سے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جو بادشاہ اپنا دروازہ بند کرے حاجت مند اور محتاجوں اور مسکینوں پر یعنی ان کو نہ آنے دے کہ وہ اپنی حاجات عرض کریں بند کرے گا اللہ تعالیٰ دروازے آسمان کے اس کی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے یعنی قیامت میں یا دنیا میں سو مقرر کیا اسی وقت ایک آدمی حضرت معاویہؓ نے یہ حدیث سن کر کہ وہ خبر دیتا رہے لوگوں کی حاجتوں کی یا روا کرتا ہے حاجات ان کی ۔

فـ: اس باب میں ابن عمرؓ سے روایت ہے حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے اور عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابومریم ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انہوں نے یزید بن ابی مریم سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابی مریم سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اسی حدیث کی مانند معنوں میں ۔

۸۹۴ : بَابُ مَاجَاءَ لَا یَقْضِی الْقَاضِیْ وَهُوَ غَضْبَانُ

باب : اِس بیان میں کہ قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

۱۳۳۳ ۔ ۱۳۳۴: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ کَتَبَ اَبِیْ اِلٰی عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ وَ هُوَ قَاضٍ اَنْ لَّا تَحْکُمَ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحْکُمُ الْحَاکِمُ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَهُوَ

۱۳۳۳ ۔ ۱۳۳۴: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے فیصلہ نہ کرنا تم دو آدمیوں کے بیچ میں جب کہ تم غصے میں ہو اس لئے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نہ کرے اور نہ حکم دے حاکم دو اشخاص کے بیچ میں یعنی مدعی اور مدعاعلیہ میں جب وہ غصے میں ہو۔

غَضْبَانُ ۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو بکر کا نام نفیع ہے۔

٨٩٥ :بَابُ مَاجَاءَ فِي هَدَايَا الْاُمَرَاءِ

باب: حاکموں کے تحفوں کے بیان میں

١٣٣٥: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ فَاِنَّهُ غُلُوْلٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ ۔

١٣٣٥: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی اور تحصیلدار بنا کر پھر جب چلا میں تو بھیجا کسی کو میرے پیچھے کہ میں پھیرا کر حضرت کی خدمت میں لایا گیا پھر فرمایا آپ نے تجھے معلوم ہے کہ کیوں بھیجا میں نے تیرے بلانے کو پھر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ و ہدایا سے رعایا و برایا کے بغیر میرے حکم کے اس لئے کہ وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا آئے گا خیانت کی چیز لے کر قیامت کے دن اسی لئے بلایا تھا میں نے تم کو اب جاؤ اپنے کام کو۔

ف: اس باب میں عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث معاذ کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابو اسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد داودی سے روایت کرتے ہیں۔

٨٩٦ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

باب: رشوت دینے والے اور لینے والے کی مذمت میں

١٣٣٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ الْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ ۔

١٣٣٦: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو مقدمات میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ بن ابی جدیدہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ اور اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مگر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے حدیث ابی سلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبداللہ بن عمرو کے کہا عبداللہ نے لعنت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٩٧ :بَابُ مَاجَاءَ فِي قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

باب: دعوت اور ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں

١٣٣٧ ۔ ١٣٣٨ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ ۔

١٣٣٧ ۔ ١٣٣٨: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر ہدیہ دیا جائے مجھے ایک کھر بکری کا تو بے شک قبول کرلوں میں اور اگر دعوت دی جائے مجھے اس پر تو حاضر ہوں میں۔

ف: اس باب میں علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلیمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمٰن بن عیسیٰ سے روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۹۸ :بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ يُقْضٰى لَهٗ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَاْخُذَهٗ

باب: عدم جواز میں اخذ مال غیر کے اگرچہ بحکم حاکم ہو

۱۳۳۹: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَيْتُ لِاَ حَدٍمِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

۱۳۳۹: روایت ہے ام سلمہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میرے پاس اپنے مقدمے لاتے ہو یعنی انفصال کے لئے اور میں ایک آدمی ہوں یعنی علم غیب نہیں رکھتا اور شاید کہ بعض تم میں سے تیز زبان ہو اپنا دعویٰ بیان کرنے میں دوسرے سے سو اگر میں دلوا دوں تم میں سے اس کے بھائی کا کچھ حق تو گویا میں دیتا ہوں اس کو ایک ٹکڑا دوزخ کی آگ کا سو نہ لے اس میں سے کچھ۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی صحیح ہے۔ مترجم قولہ سو اگر میں دلواؤں...... یعنی سبب تیز لسانی اور خوش بیانی کسی کے مجھے معلوم ہو کہ حق اسی کا ہے اور حقیقت میں اس کا حق نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ نہ لے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ آنحضرت ﷺ غیب نہیں جانتے تھے اور قضائے قاضی ظاہراً و باطناً نافذ نہیں ہوتی۔

۸۹۹ :بَابُ مَاجَاءَ فِي اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

باب: اِس بیان میں کہ مدعی پر گواہ ضرور ہیں اور مدعا علیہ پر قسم

۱۳۴۰: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَاحَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِكَ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ۔

۱۳۴۰: روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آیا ایک مرد حضر موت سے اور ایک مرد کندہ سے نبی ﷺ کے پاس سو کہا حضرمی نے یا رسول اللہ! اس نے چھین لی ہے میری زمین سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا کچھ حصہ اس میں نہیں سو فرمایا نبی ﷺ نے حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ اس نے کہا نہیں فرمایا آپؐ نے پھر تجھ کو اس سے قسم لینا پہنچتا ہے یعنی مدعیٰ علیہ سے اس نے کہا یا رسول اللہؐ! وہ مرد فاجر ہے پرواہ نہیں رکھتا کسی چیز کی قسم کھانے میں اور پرہیزگار نہیں فرمایا تجھ کو کچھ نہیں پہنچتا اس سے سوا قسم کے کہا راوی نے پھر چلا وہ شخص کہ قسم کھائے اس کے لئے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پیٹھ موڑی اس نے اگر قسم کھائی اس نے اس کے مال پر کہ کھالے اس کو ظلم سے تو ملے گا وہ اللہ تعالیٰ سے یعنی قیامت کے دن اور وہ اس سے منہ پھیرنے والا ہوگا۔

ف: اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے حدیث وائل بن حجر کی حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

۱۳۴۱: بسند مذکور مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے خطبہ میں کہ گواہ لانا مدعی کو ضرور ہے اور قسم کھانا مدعیٰ علیہ کو۔

ف: اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبیداللہ عرزمی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے ضعیف کہا ان کو ابن مبارک وغیرہ نے۔

۱۳۴۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى۔

۱۳۴۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے گواہ مدعی کو لانا ضرور ہے اور نہیں تو قسم ہے مدعیٰ علیہ پر۔

۹۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

باب: مدعی کی قسم میں جب اس کے پاس ایک گواہ ہو

۱۳۴۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ۔

۱۳۴۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فیصلہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اور ثابت کر دیا دعویٰ مدعی کا اس کی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مجھ کو سعد کے ایک بیٹے نے کہ ہم نے سعد کی کتاب میں پایا کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر۔

ف: اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرق سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر حسن غریب ہے۔

۱۳۴۴: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ۔

۱۳۴۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ۔

۱۳۴۵: عَنْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيْكُمْ۔

۱۳۴۵: روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اس کے ساتھ علی نے بھی تمہارے درمیان۔

ف: یہ حدیث صحیح تر ہے اور ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے یہ جائز ہے حقوق اور اموال میں اور قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا انہوں نے جائز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلے قسم لے کر اس کا دعویٰ اثبات کیا جائے۔ مترجم: طیبی نے کہا ہے کہ یہ اختلاف اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعویٰ کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یمین و گواہ واحد پر جائز نہیں اور صورت اس کی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعویٰ کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہے تو حاکم اس سے کہے کہ تو نصاب شہادت پورا نہیں لایا پس ایک گواہ جو کم ہے اگر اس کے بدلے تو قسم کھائے کہ میں نے سو روپیہ مدعیٰ علیہ کو دیئے ہیں تو تیرا دعویٰ ثابت ہو جائے پس اگر مدعی قسم کھالے تو روپیہ عمر سے دلایا جائے اور امام اعظمؒ کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم کھالینا

درست نہیں بلکہ ثبوت دعویٰ کے لیے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں سے سو اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ شائد اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر یعنی مدعی جب نصاب شہادت پوری نہ کر سکا تو ایک گواہ کا عدم و جود آپ نے برابر جان کر مدعیٰ علیہ سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا مگر ظاہر حدیث کی رو سے پہلا مذہب صحیح معلوم ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہ بھی اسی طرف ہیں۔ واللہ اعلم

۹۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُ هُمَا نَصِيبَهٗ

باب: غلام مشترک کے عتق کے بیان میں

۱۳۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا اَوْقَالَ شَقِيْصًا اَوْ قَالَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَاِلاَّ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ۔

۱۳۴۶: روایت کی ابن عمرؓ نے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے نَصِيبًا فرمایا یا شَقِيْصًا یا شِرْكًا اور معنی سب کے ایک ہیں اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے بازار کے نرخ سے سو وہ غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے یعنی باقی غلام ہے کہا ایوب نے اور کبھی کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہوا جتنا وہ آزاد ہوا یعنی نافع نے کبھی یعنی کا لفظ بڑھا دیا۔

ف: مترجم اس حدیث کے ظاہر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی نے ساجھی کے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر مالک معتق مالدار ہے تو اور شریکوں کو قیمت اس کی ان کے حصول کے موافق دے کر اسے پورا آزاد کروا دے اور اگر معتق تنگدست ہے تو اور شریک اس غلام سے اپنے حصے کے موافق روپیہ نہیں کما سکتا بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایک دن اپنے اس شریک کی خدمت کرے جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایک دن بیٹھا رہے اگر شراکت بالمناصفہ تھی۔ حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے اور روایت کی ہے حدیث سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۱۳۴۷: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَايَبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَهُوَ عَتِيْقٌ مِنْ مَالِهٖ۔

۱۳۴۷: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں بواسطہ اپنے باپ کے نبیؐ سے فرمایا آپؐ نے جس نے آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اسکے پاس اتنا مال ہے کہ پہنچتا ہے غلام کی قیمت کو سو وہ غلام آزاد ہے یعنی اسکو چاہیے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کر کے پورا غلام آزاد کر دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۴۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا اَوْ قَالَ شَقِيْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِيْ نَصِيبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

۱۳۴۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضرور ہے خلاص اس کا مال سے اگر وہ مالدار ہے اور اگر نہیں ہے اس کے پاس مال تو قیمت کی جائے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرالی جائے اس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروہ سے اسی کے مانند اور اس میں یہ ہے کہ حضرت نے شَقِیصًا فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی ابان بن یزید نے انہوں نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کی روایت کی مانند اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعی کرانے کا غلام سے اور اختلاف ہے علماء کا سعایت میں سو تجویز کی ہے بعض علماء نے سعایت اس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحٰق اور کہا ہے بعض علماء نے ایک غلام ساجھے کا ہو دو مردوں میں اور آزاد کر دیا ایک نے ان میں سے اپنا حصہ پس اگر وہ مالدار ہے تو ضامن ہوگا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اس غلام سے جتنا آزاد ہوا اس سے سعی کرانا نہیں پہنچتا اور کہتے ہیں ایسا ہی مروی ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد۔

۹۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعُمْرٰی — باب: عمریٰ کے بیان میں

مترجم: عمریٰ عمر سے مشتق ہے اور اصطلاحِ شرح میں عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ آدمی کسی کو کوئی گھر دے کہ تم اس میں ساری عمر رہو۔

۱۳۴۹: عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا اَوْ مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا۔

۱۳۴۹: روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ نافذ ہے اور وہ گھر اسی کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا کہ میراث اس کے ناطے والوں کو یعنی بعد اس کے مرنے کے پھر وہ گھر مالک اوّل نہیں لے سکتا بلکہ اس کے وارث لیں گے جس کو دیا گیا ہے۔

ف: اس باب میں زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۳۵۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

۱۳۵۰: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ جس شخص کو کوئی گھر ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے رہنے کو ہے اور تیرے وارثوں کے لئے سو وہ گھر اسی کے لئے ہے جس کو دیا گیا نہیں پلٹتا اس کی طرف جس نے دیا تھا اس لئے کہ اس نے ایسا دیا گھر کہ اس میں حق وارثوں کا ہوگا۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی ہے معمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مالک کی روایت کی مثل اور بعضوں نے زہری سے روایت کی ہے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ وَلِعَقِبِهٖ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب مالک نے گھر سے کہہ دیا کہ یہ گھر تیرے لیے ہے تیری زندگی تک اور تیرے وارثوں کے لیے تو وہ اسی کے لیے ہوگا کہ جس کو دیا گیا اور نہیں پھرتا دینے والوں کی طرف اور اگر یہ نہ کہا گیا کہ تیرے وارثوں کے لیے تو وہ پھر آتا ہے دینے والوں کی طرف جب وہ شخص مر جائے جس کو دیا تھا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمریٰ ہو جاتا ہے اسی کا جس کو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں جب کسی نے گھر کسی کو دیا اور جس کو دیا ہے تو اس کے وارثوں کو وہ گھر ملے گا جس کو دیا گیا تھا اگرچہ دینے والے نے وارثوں کا ذکر نہ کیا ہو یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق کا۔ مترجم: عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے دے اور کہے کہ یہ مکان میں نے تجھ کو تیری عمر تک دیا ہے اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ مکان تیرا ہے جب تک تو زندہ رہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہے اس میں علماء کا اتفاق ہے کہ وہ مکان واہب کی مِلک سے نکل جاتا ہے اور موہوب لہ کی مِلک ہو جاتا ہے اور بعد موہوب لہ کے وارثوں کو پہنچتا ہے نہ واہب کے وارثوں کو اور اس کے یعنی موہوب لہ کے وارث نہ ہوں تو داخل بیت المال ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت تک جمہور کہتے ہیں کہ حکم اس کا حکم اوّل ہے اور مذہب حنیفہ کا بھی یہی ہے اور ایک

قول شافعی کا بھی اسی کے موافق ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں وارثوں کو موہوب لہ کے نہیں ملتا بلکہ واہب کی طرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہے یہ تیرے لیے ہے تیری عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے مِلک ہے اور میرے مالکوں کے صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اوّل کا رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنی رجوع کی فاسد ہے اور یہ ساتھ شرطِ فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اس طرح کا عمریٰ فاسد ہے بسبب شرطِ فاسد کے اور امام مالکؒ نے کہا کہ عمریٰ سب صورتوں میں مالک کرنا منافع کا ہے یعنی اصل شئے موہوب کے مِلک سے نکلتی ہی نہیں شرح مشکوٰۃ۔

۹۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّقْبٰى

باب: رقبیٰ کے بیان میں

۱۳۵۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَ هْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا۔

۱۳۵۱: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ سے عمریٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور رقبیٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور تفصیل رقبیٰ کی آگے آتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبیٰ جائز ہے مثل عمرے کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا فرق کیا ہے بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے رقبیٰ میں سو جائز کہا ہے عمریٰ کو اور ناجائز کہا رقبیٰ کو اور تفسیر رقبیٰ کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز تیری ہے جب تک تو جئے پھر اگر تو مرے مجھ سے پہلے تو یہ چیز پھر میری ہو جائیگی اور احمد اور اسحٰق نے کہا رقبیٰ مثل عمریٰ کے ہے اور وہ اسکا ہو جاتا ہے جس کو دیا اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا۔

۹۰۴: بَابُ مَاذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب: صلح کے بیان میں

۱۳۵۲: عَنْ كَثِيْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْاَحَلَّ حَرَامًا۔

۱۳۵۲: بسند مذکور روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صلح جاری ہے اور درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جائز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کر دے یعنی اس کے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کر دے یعنی اس کے اجتناب کے واجب کرنے والی ہو اور مسلمانوں کی شرطوں پر رہنا چاہیے مگر وہ شرط کہ حرام کر دے کسی حلال کو یا حلال کر دے کسی حرام کو۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَائِطِ جَارِهٖ خَشَبًا

باب: دیوارِ ہمسایہ لکڑی (شہتیر) رکھنے کے بیان میں

۱۳۵۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدَكُمْ جَارُهٗ اَنْ يَغْرِزَ

۱۳۵۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اجازت چاہے تم سے ہمسایہ اس کا کہ ایک لکڑی گاڑے اس کی دیوار میں یعنی میخ وغیرہ یا چھت کی کڑی شہتیر تو منع نہ کرے اس کو پھر جب بیان کی

خَشَبَةً فِي جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعُهُ فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ طَأْطَئُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ۔

کہ ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث جھکائے لوگوں نے سر اپنے یعنی خجالت (شرمساری) سے کہا ابو ہریرہؓ نے کیا ہے مجھ کو دیکھتا ہوں تم کو اعراض کرنے والے اس سے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں ماروں گا اس حدیث کو تمہارے شانوں میں یعنی تم اسے اس پر عمل کروا کے چھوڑوں گا۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہیں میں ہیں مالک بن انسؒ کہتے ہیں کہ گھر والے کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑے اس کا ہمسایہ لکڑی اس کی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور ہے۔

٩٠٦: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَايُصَدِّقُهٗ صَاحِبُهٗ

باب: قسم کھلانے والے کی نیت پر قسم واقع ہونے کے بیان میں

١٣٥٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى مَايُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ۔

١٣٥٤: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم اسی پر واقع ہوتی ہے جس کی تصدیق کرے تیرا صاحب یعنی قسم لینے والا۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ہشیم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی ہیں سہل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کھانے والے کی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت معتبر ہے مترجم قولہ قسم اسی پر ہوتی ہے الخ یعنی معتبر قسم میں نیت اسی کی ہے کہ تجھ کو قسم دی اور قسم کھانے والے کی نیت معتبر نہیں اور توریہ اور تاویل کا اس کے متعلق اعتبار نہیں اور یہ اس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہو تا ہو حق اس کا سبب توریہ اور تاویل کے یا قسم دینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہ ہو تو مضائقہ نہیں توریہ میں خصوصاً جب ضرورت شرعی ہو جیسے خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لیے کہ یہ میری بہن ہے اس تاویل سے کہ سب مسلمان آپس میں بہن بھائی ہیں۔

٩٠٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي الطَّرِيْقِ اِذَا اخْتُلِفَ فِيْهِ كَمْ يُجْعَلُ

باب: اس بیان میں کہ جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی مقرر کریں

١٣٥٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلُوا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔

١٣٥٥: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مقرر کرو راہیں سات گز کی یعنی سات ہاتھ کی۔

١٣٥٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاجْعَلُوْا سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔

١٣٥٦: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اختلاف کرو تم راہوں میں تو مقرر کر دو اس کو سات ہاتھ۔

ف: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے وکیع کی روایت سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث بشیر بن کعب کی ابو ہریرہؓ سے حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۹۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی تَخْیِیْرِ الْغُلَامِ بَیْنَ اَبَوَیْهِ اِذَا افْتَرَقَا

باب: تخیر ولد میں جبکہ والدین جدا ہوں

۱۳۵۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ ۔

۱۳۵۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو چاہے باپ کے پاس رہے چاہے ماں کے پاس۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور ابو میمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جائے لڑکے کو چاہے ماں کے پاس رہے یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہے تو ماں اس کی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہو جائے تو اس کو اختیار دیا جائے کہ جس کے پاس چاہے رہے ماں کے پاس خواہ باپ کے پاس اور بلال بن ابی میمونہ وہ بیٹے ہیں علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے۔

۹۰۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْوَالِدَ یَاخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

باب: اِس بیان میں کہ باپ لڑکے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے

۱۳۵۸: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ ۔

۱۳۵۸: روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا نبیؐ نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہے جو کھاتے ہو تم اپنے ہاتھوں کی مزدوری سے اور اولاد تمہاری بھی تمہاری مزدوری میں داخل ہے یعنی ان کا مال بھی تمہارا ہی ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور اکثروں نے کہا روایت ہے ان کی پھوپھی سے انہوں نے روایت کی حضرت عائشہؓ سے اور اسی پر عمل ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہنا ہے کہ باپ کو بیٹے کے مال پر اختیار ہے لے جتنا چاہے اور بعضوں نے کہا نہ لے مگر جب حاجت ہو۔

۹۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ یُکْسَرُلَهُ الشَّیْءُ مَایُحْکَمُ لَهٗ مِنْ مَالِ الْکَاسِرِ

باب: کسی چیز کے توڑنے اور اس کے بدلا دینے کے بیان میں

۱۳۵۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَهْدَتْ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِیْ قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَآئِشَةُ الْقَصْعَةَ بِیَدِهَا فَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَاِنَآءٌ بِاِنَآءٍ ۔

۱۳۵۹: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا انہوں نے بھیجا کسی بیوی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھانا ایک پیالے میں تو مارا حضرت عائشہؓ نے اپنا ہاتھ پیالے پر سو گر گیا جو اس میں تھا سو فرمایا نبیؐ نے کھانے کے بدلے کھانا دینا چاہیے اور پیالے کے بدلے پیالہ۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۶۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ ۔

۱۳۶۰: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ نبیؐ نے مستعار منگوایا ایک پیالہ پس وہ ٹوٹ گیا سو آپؐ ضامن ہوئے اس کے یعنی دیا عوض اس پیالہ کا۔

ف: یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث سے وہی حدیثیں مراد لیں جو سفیان ثوری نے روایت کی تھیں جو اوپر گزریں اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۹۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

باب: اِس بیان میں کہ مرد، عورت کب بالغ ہوتے ہیں؟

۱۳۶۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَاابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِيْ فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ فَقَبِلَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدٌّمَابَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشَرَةَ۔

۱۳۶۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا انہوں نے پیش کیا گیا رسول اللہ ﷺ پر ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھے آپ ﷺ نے یعنی بسبب نابالغ ہونے کے پھر پیش کیا گیا میں آپ ﷺ پر سال آئندہ ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو کہا نافع نے بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے تو انہوں نے کہا یہی حد[1] ہے بالغ اور نابالغ کی اور پھر لکھ بھیجا انہوں نے اپنے عاملوں کو کہ غنیمت[2] سے حصہ دو اس کو جو پندرہ برس کا ہو۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اس کا کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا ہے اپنے عاملوں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی اور ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ بیان کیا میں نے اس روایت کو عمر بن عبدالعزیزؒ سے تو کہا انہوں نے یہ حد ہے اولاد وغیرہ اور لڑنے والوں کے درمیان میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ لڑکا پندرہ برس کا ہو جائے تو اس کا حکم جو انمردوں کا سا ہے اور اگر محتلم ہونے لگا پندرہ برس کے آگے تو اس کا بھی حکم جوانمردوں کا سا ہے اور کہا احمد اور اسحٰق نے بلوغ کی تین علامتیں ہیں یا تو احتلام ہو یا پندرہ برس کا ہو جائے اور اگر سن ان کا معلوم نہ ہو تو جب اس کے زیر ناف بال نکل آئیں تو وہ بالغ ہے۔

۹۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ

باب: اِس کے بیان میں جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے

۱۳۶۲: عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَرَّبِيْ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهٗ لِوَآءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اٰتِيَهٗ بِرَاْسِهٖ۔

۱۳۶۲: روایت ہے براء سے کہا انہوں نے گزرے مجھ پر میرے ماموں اور ان کے پاس ایک نیزہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم؟ سو انہوں نے کہا بھیجا ہے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کی طرف کہ اس نے نکاح کیا ہے اپنے باپ کی بیوی یعنی موطوٴہ سے اس لئے کہ میں

---

[1] یعنی لوگ مجھے حضرت ﷺ کے پاس لائے کہ آپ ﷺ جہاد میں لے جائیں ۔۱۲

[2] یعنی جو پندرہ برس کے ہوں لڑنے والے ہیں ان کو غنیمت کا حصہ ملے اور جو اس سے کم ہوں وہ بچے ہیں ان کا حصہ نہیں ۔۱۲

اس کا سرلاؤں حضرت ﷺ کے پاس۔

ف: اس باب میں قرہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے اور مروی ہے یہ حدیث اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے باپ سے اور مروی ہے اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۹۱۳: بَاب مَاجَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْاٰخَرِ فِي الْمَآءِ

باب: ان دو شخصوں کے بیان میں کہ ایک کا کھیت ان میں پانی سے دُور ہو اور ایک کا نزدیک

۱۳۶۳: عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَ نْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ اَحْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [النساء: ٦٥] الْاٰيَةُ۔

۱۳۶۳: روایت ہے عروہ سے انہوں نے حدیث بیان کی ابن شہاب سے کہ عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سنگستان (پتھریلی زمین) کے پانی کی نالیوں میں کہ جس سے سینچتے تھے کھجور کے درختوں کو سو انصاری نے کہا چھوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جائے سو نہ مانا زبیر نے سو فرمایا لائے رسول اللہ ﷺ کے آگے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زبیر سے پانی دے۔ اے زبیر[1] اپنے کھیت میں پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کے لئے سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپ ﷺ نے اس لئے دیا کہ وہ آپ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنی آپ ﷺ نے ان کی رعایت کی سو متغیر ہو گیا چہرۂ مبارک رسول اللہ ﷺ کا پھر فرمایا اے زبیر پانی دے تو اپنے کھیت میں پھر روک رکھ پانی کو یہاں تک کہ منڈیر تک پھر جائے سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت اس مقدمہ میں اتری ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ سے تَسْلِيْمًا﴾ تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اُٹھے آپس میں پھر نہ پائیں اپنے جی میں خفگی تیرے چکوتے (فیصلے، حکم) سے اور قبول رکھیں مان کر۔

ف: مترجم کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہہ جو مدینے میں سے تھے ان میں یہ بھی تھے اور ماں ان کی اسماء بنت ابی بکر تھیں اور باپ ان کے زبیر حضرت کی پھوپھی کے بیٹے تھے جن کا نام صفیہ بنت عبدالمطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس

[1] یہ حکم حضرت ﷺ نے اس لیے دیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت بلند تھا انصاری کے کھیت سے اور پانی کی طرف بھی قریب تھا۔۱۲

کے تھے کہ ان کے چچا نے ان کو دھویں کا عذاب دیا تا کہ اسلام چھوڑ دیں مگر وہ کب چھوڑتے تھے بلکہ حضرت ﷺ کے ساتھ رہے سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں ہیں سوایک وہ انصاری ایک نالے میں پانی دیا کرتے تھے اپنے کھیتوں کو اور زبیر کا کھیت پانی کے قریب تھا یہ دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر! تو اپنے کھیت میں پانی دے پھر ہمسایہ کے کھیت پر چھوڑ دے کہ اس کی زمین زبیر کی زمین سے نیچی تھی اس انصاری نے کہا کہ آپ ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے یہ حکم دیا حضرت ﷺ خفا ہوئے اور زبیر سے فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت میں بھر لے جہاں تک تیرا حق ہے اور بعضوں نے اس کا اندازہ کیا ہے ٹخنوں تک اور آپ ﷺ نے ایک امر متوسط ایسا فرمایا کہ دونوں کو آسان تھا پھر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپ ﷺ نے زبیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لے لے اور حضرت کا یہ حکم بھی انصاف سے معاذ اللہ کچھ دور نہیں کہ آپ ﷺ اپنے غصے پر بہت اختیار رکھنے والے تھے دوسرے کو منع ہے کہ جب غصہ ہو تو کچھ حکم نہ دے کہ اس وقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقین ہے کہ مؤمن ہوگا مگر از راہِ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شانِ نزول اگر چہ خاص ہے مگر حکم ساری امت کے تمام قضیوں میں عام ہے کہ جو اختلاف ہو اس میں حضرت کے حکم مبارک کو پنچ (حتمی فیصلہ) بنا دیں اور اس پر بدل راضی ہوں نہیں تو ایمان سے ہاتھ اٹھائیں دعوے مسلمانی سے باز آ جائیں یہ مضمون شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن وہیب نے انہوں نے لیث سے اور یونس نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے پہلی حدیث کی مانند۔

۹۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيْكَهُ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَيْسَ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ

باب: اِس کے بیان میں جو اپنی لونڈی غلام اپنی موت کے قریب آزاد کرے اور اس کا کچھ اور مال نہ ہو سوا اس کے

۱۳۶۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَّهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ قَوْلاً شَدِيْدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً۔

۱۳۶۴: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے آزاد کیا چھ غلاموں کو اپنی موت کے نزدیک اور اس کا کچھ اور مال نہ تھا سوا ان غلاموں کے پھر یہ خبر پہنچی رسول اللہ ﷺ کو سو آپ ﷺ نے ان کو کچھ سخت وسست کہا پھر بلایا ان غلاموں کو اور ان کے تین حصے کیے یعنی دو غلام الگ الگ کر کے پھر قرعہ ڈالا ان میں اور آزاد کیا ان میں سے دو کو یعنی جن کے نام قرعہ نکلا اور غلام رہنے دیا چار کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث عمران بن حصین کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمران بن حصین سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ تجویز کرتے ہیں قرعہ ڈالنا ایسے کاموں میں لیکن بعض علماء کے نزدیک اہل کوفہ وغیرہم سے قرعہ ڈالنا کچھ ضرور نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ آزاد ہو جاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ اور سعی کرلے ہر غلام اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی میں اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے یعنی جب آدمی بیمار ہو وصیت اس کی ثلث مال سے زیادہ میں نہیں ہو سکتی پھر اگر اس نے غلاموں کو آزاد کر دیا اور کوئی مال اسکے سوائے اور نہ تھا تو وہ غلام اس حدیث کی رو سے تین حصے کیے جائیں اور قرعہ ڈالا جائے جس حصے میں قرعہ نکلے وہ آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک وغیرہ اور حضرت ﷺ

نے اس کو سخت وست اس لیے فرمایا کہ اس نے تلف کیا قصداً حق وارثوں کا اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لو شهدته قبل ان ندفن لم يدفن في مقابر المسلمين۔ یعنی اگر میں موجود ہوتا وقت دفن ہونے کے تو یہ دفن نہ ہوتا مسلمانوں کے قبرستان میں یعنی بسبب حق تلفی ورثہ کے معلوم ہوا کہ مردوں کو کچھ بقدرِ ضرورت امر نامشروع پر برا کہنا درست ہوگا تاکہ لوگ اس راہ کو اختیار نہ کریں۔

۹۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ مَلَكَ ذَامَحْرَمٍ

باب: اِس روایت میں جو مالک ہو اپنے ناتے دار (ذی رحم، رشتہ دار) کا

۱۳۶۵: عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۱۳۶۵: روایت ہے سمرہ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار کا خریدنے کے سبب سے یا ارث کی جہت سے تو وہ مملوک آزاد ہے۔

ف: اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمر سے اسی حدیث کا مضمون روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی البصری اور کئی لوگوں نے سوائے ان کے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد بن ابی بکر برسانی نے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے قتادہ اور عاصم احول سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبیؐ سے کہ فرمایا جو مالک ہو ناتے دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے اور کسی کو نہیں جانتے ہم کہ ذکر کیا ہوا حدیث میں عاصم احول کی روایت کرنے کا حماد ابن سلمہ سے سوائے محمد بن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا نبیؐ نے فرمایا جو مالک ہوا ناتے دار محرم کا وہ حر ہے روایت کیا اس کو ضمرہ بن ربیع نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں متابعت کرتا کوئی ضمرہ بن ربیع کی اس روایت میں کوئی دوسرا راوی ضمرہ کی روایت کے موافق بیان نہیں کرتا اور اس حدیث میں اہلحدیث کے نزدیک خطا ہے۔ مترجم کہتا ہے صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کسی اس کے مالک سے یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو تو بمجرد لینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ ولادت کے سبب سے قرابت کرتا ہو اسلئے کہ ولادت رحم سے ہوتی ہے اور یہ شامل ہے بیٹے اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجے کو اور جو انکے سوا ہوں اور محرم وہ ہے کہ اس سے نکاح درست نہ ہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اسکے ایسے ناتے دار کو جن سے نکاح درست ہے وہ قید سے نکل گئے اور ثوری نے کہا کہ اختلاف ہے علماء کا اقرباء کے آزاد ہونے میں جبکہ ملک میں آئیں تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہیں ہوتا کوئی ان میں سے بمجرد ملک میں آنے کے بلکہ آزاد کرنا ضرور ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ابی ہریرہؓ کی روایت سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ نہیں بدلا اتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اس طرح کہ پائے اس کو غلام پس خرید کرے اس کو اور آزاد کردے اس کو یعنی وہ آزاد نہیں ہوتا جب تک بیٹا آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول میں اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور فروع میں اگرچہ نیچے درجے کے ہوں بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہے ان کے سوا میں سو شافعی اور ان کے علماء نے کہا کہ آزاد نہیں ہوتا سوا ان کے یعنی فروع اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی اور ایک روایت مالک سے ہے کہ آزاد ہونے میں سب ذوی الارحام محرم ہے اور تیسری روایت ان سے امام شافعی کے مذہب کے مانند ہے اور ابوحنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام کذا فی شرح مشکوۃ مع تقدیم وتاخیر لفظی۔

۹۱۶: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب: اِس کے بیان میں جو غیر کی زمین میں بے اجازت کچھ بودے

۱۳۶۶: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۱۳۶۶: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو بوئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهٗ نَفَقَتُهٗ۔

کسی قوم کی زمین میں بغیر اجازت کے تو اس کا کچھ نہیں اس کھیتی میں بلکہ وہ سب زمین والے کا ہے اور جو اس میں سے پیدا ہوا اور بونے والا اپنا خرچ یعنی بیج وغیرہ کی قیمت لے لے۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابی اسحٰق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبداللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا سو کہا یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے کہا میں اس کو ابو اسحٰق کی روایت سے نہیں جانتا مگر شریک کے روایت کرنے سے کہا محمد نے روایت کی ہم سے معقل بن مالک بصری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عقبہ بن اصم نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔ مترجم کہتا ہے اس بونے والے کو کچھ نہ ملے گا مگر قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیداوار ہو وہ سب زمین والے کی ہوگی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کی ہوگی اور اس کو خرچہ زمین کا دینا ہے بعض علماء حنفیہ نے اور ابن ملک نے کہا کہ اس پر اجرت زمین کی ہے اور کرایہ اس دن کا جس دن سے کہ اس کے قبضہ میں تھی اس دن تک کہ وہ زمین خالی ہوا اور کھیتی سے جو حاصل ہو وہ کھیت والے کا ہے کذا فی شرح مشکوٰۃ۔ فقیر کہتا ہے ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس میں بے اجازت تصرف کرنے والے کی معقول سزا ہے اور سد باب ہے کسی کے ملک میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کی۔

۹۱۷: مَاجَآءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

باب: ہبہ کے اور سب لڑکوں کو برابر دینے کے بیان میں

۱۳۶۷: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهٗ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهٗ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ قَدْ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۱۳۶۷: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ ان کے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گواہ کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب بیٹوں کو تم نے ایسا ہی غلام دیا جیسا اس کو دیا ہے انہوں نے کہا نہیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر لو اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نعمان بن بشیر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ دوست رکھتے ہیں برابر رکھنا اولاد کو یہاں تک کہ بعضوں نے کہا کہ ایسا برابر رکھنا چاہیے کہ بوسوں میں بھی برابر رکھے اور بعضوں نے کہا ہبہ اور عطیہ میں اولاد ذکور و اناث برابر ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور بعضوں نے کہا برابری اولاد میں یہی ہے کہ دوگونا دے لڑکوں کو مثل قیمت میراث کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

۹۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

باب: شفعہ کے بیان میں

۱۳۶۸: عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ۔

۱۳۶۸: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حقدار ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس باب میں شرید اور ابی رافع اور انس سے روایت ہے۔ حدیث سمرہ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت کے اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے

نبی ﷺ سے مثل اس روایت کے اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح علماء کے نزدیک حدیث حسن کی ہے سمرہ سے اور نہیں جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے اور حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اس باب میں حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں۔ مترجم کہتا ہے شفعہ بضم شین مشتق ہے شفعہ سے کہ لغت میں بمعنی ملانے اور جفت کرنے کے ہے کہ ضد ہے وتر کی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار ﷺ کی گنہگاروں کے واسطے اس لیے کہ حضرت کی شفاعت سے مذنبین فائزین کے ساتھ ملیں گے اور یہاں شفیع ماخوذ بالشفع کو اپنے مالک کے ساتھ ملاتا ہے لہٰذا اس کا نام شفعہ ٹھہرا اور شرع میں شفعہ عبارت ہے مالک ہو جانے سے زمین کے مشتری پر زبردستی کر کے بعوض اس مال کے جو مشتری پر خریدنے میں پڑا ہے اور مشتری کی قید سے ملک بلاعوض سے احتراز ہوا جیسا کہ ہبہ بلاعوض یا میراث یا صدقہ ہے اس کہ میں شفعہ نہیں اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک اور صحیح روایت میں امام احمد کے نزدیک ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے اور حدیثیں شفعہ ہمسایہ کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں کذا فی غایۃ الاوطار وشرح مشکوٰۃ ملتقطا۔

۹۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

باب: غائب کے شفعہ کے بیان میں

۱۳۶۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا۔

۱۳۶۹: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہمسایہ مستحق ہے اپنے قریب کے گھر کا جس میں شفعہ پہنچتا ہے انتظار کیا جائے اسکا یعنی بیچتے وقت بسبب شفعہ کے اگر چہ وہ غائب ہو جبکہ ہو راستہ ان دونوں کا ایک۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبدالملک بن ابی سلیمان کے کہ روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان میں اس حدیث کے سبب سے اور عبدالملک ثقہ ہیں مامون ہیں اہلحدیث کے نزدیک نہیں جانتے ہم کسی کو کلام کیا ہو ان میں سوائے شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے اور روایت کی وکیع نے شعبہ سے انہوں نے عبدالملک سے یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہیں سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا عبدالملک بن ابی سلیمان ترازو ہیں یعنی علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگر غائب ہو پھر جب وہ آئے تو شفعہ کا دعویٰ کرے اگر چہ جس میں وہ دعویٰ کرتا ہے اس کی بیع میں مدت دراز گزری ہو۔

۹۲۰: بَابُ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

باب: اس بیان میں کہ جب پڑ جائیں حدیں اور الگ ہو جائیں حصے تو پھر شفعہ نہیں

۱۳۷۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۱۳۷۰: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑ جائیں حدیں اور پھر جائیں راستے تو پھر شفعہ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو بعضوں نے مرسلاً ابی سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم صحابہ سے نبی ﷺ کے انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتے ہیں بعض فقہاء تابعین کے مثل عمر بن عبدالعزیز کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ

کا انہیں میں ہیں یحییٰ بن سعید انصاری اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اور مالک بن انس یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور نہیں تجویز کرتے ہیں شفعہ مگر شریک کے لیے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو شفعہ نہیں جب تک کہ وہ شریک نہ ہو اور بعض علمائے صحابہ نے کہا کہ شفعہ ہمسایہ کو بھی ہے اور دلیل لائے وہ اس پر حدیث مرفوع کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ یعنی ہمسایہ گھر کا زیادہ مستحق ہے اور فرمایا: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ یعنی ہمسایہ بہت مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

۹۲۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الشَّرِيْكَ شَفِيْعٌ

باب: شفع کا حق تمام شرکاء کو حاصل ہے ❶

۱۳۷۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ۔

۱۳۷۱: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

ف: اس حدیث کی مثل ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سوائے ابی حمزہ سکری کے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی اور مانند نہیں ہے اس میں ذکر ابن عباس کا اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے مثل اس کے اور اس میں بھی ابن عباسؓ کا ذکر نہیں اور یہ ابی حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابوحمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کہ ابوحمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت میں ہوئی ہو روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے عبدالعزیز سے جو بیٹے رفیع کے ہیں انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبیؐ سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اکثر علماء نے کہا شفعہ فقط مکانوں اور زمینوں میں ہے یعنی غیر منقولات میں اور تجویز نہیں کیا انہوں نے شفعہ ہر چیز میں اور بعض علماء نے کہا ہے شفعہ ہر چیز میں ہے اور پہلا قول صحیح ہے۔

۹۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

باب: لقطہ اور کھوئے ہوئے اونٹ اور بکری کے بیان میں

مترجم: کہتا ہے لفظ بضم لام وسکون قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے لغت میں پڑے ہوئے مال کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ پڑا مال ہے کہ پائے اس کو کوئی شخص اور معلوم نہ ہو مالک اس کا اور اٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اس کی تعریف کرنے کا یعنی پہنچوانے کا ورنہ ترک اس کا اولیٰ ہے اور واجب ہے اٹھانا اس کا اگر خوف ہو اس کے ضائع ہونے کا سوا گر چھوڑ دے گا اس کو اور وہ ضائع ہوگا تو وہ گنہگار ہوگا۔

۱۳۷۱ (ل): عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنَ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهُ قَالَا دَعْهُ فَقُلْتُ لَا اَدَعُهُ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ لَاٰخُذَنَّهُ فَلَاَسْتَمْتِعَنَّ مِنْهُ

۱۳۷۱ (ل): روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا نکلا میں یعنی سفر حج میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا میں نے ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا: فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا یعنی پڑا پایا میں نے ایک کوڑا سو لے لیا میں نے اس کو اور دونوں رفیقوں نے کہا میرے چھوڑ دو اس کو میں نے کہا میں کبھی نہ چھوڑوں گا کہ درندے کھالیں میں اس کو

---

❶ یہ باب مترجم نسخے میں موجود نہیں تھا اس کا اضافہ عربی نسخے سے کیا گیا۔ حافظ

فَقَدِمْتُ عَلٰی اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا اَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ فَقَالَ اَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَ هَا وَوِكَاءَ هَا فَاِنْ جَآءَ طَالِبُهَا فَاَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَاءِ هَا وَوِكَاءِ هَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِلاَّ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا ۔

لے لوں گا اور اپنا کام نکالوں گا اس سے پھر آیا ابی بن کعب کے پاس اور پوچھا میں نے مسئلہ اس کا اور بیان کیا میں نے اس کا سارا قصہ سو انہوں نے فرمایا خوب کیا تم نے ۔ میں نے پائی تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک تھیلی کہ اس میں سو دینار سرخ تھے ۔ کہا ابی نے سو لایا میں اس کو حضرت ﷺ کے پاس سو فرمایا حضرت ﷺ نے پہچان کرواؤ (تشہیر کراؤ) اسکو ایک سال پھر پہچان کرواؤ میں نے اس کو ایک سال سو نہ پایا میں نے کسی کو پہچانتا ہوا اس کو پھر لایا میں اس کو حضرت ﷺ کے پاس پھر فرمایا آپ ﷺ نے پہچان کرواؤ اس کو ایک سال پھر پہچان کروائی میں نے اس کو ایک سال اور پھر لایا میں اس کو آپ ﷺ کے پاس پھر فرمایا آپ ﷺ نے تیسری بار پہچان کرواؤ اس کو ایک سال اور فرمایا بعد ایک سال کے یاد رکھ اس کی گنتی اور اس کی تھیلی کی صورت اور اس کی بندھن کی شکل پھر جب اس کو طالب یعنی مالک آئے اور خبر دے تجھ کو اس کی گنتی کی اور اس کی تھیلی کی صورت کی اور اس کے بندھن کے رنگ و روپ کی تو دے دے اس کو اور نہیں تو تو اپنے خرچ میں لا ۔ **ف**: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۲: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا وَوِعَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِاحْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُ هَا وَسِقَاءُ هَا حَتّٰى تَلْقٰى رَبَّهَا۔

۱۳۷۲: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہؐ سے حکم لقطہ کا سو فرمایا آپؐ نے پہچوا (تشہیر کرا) اس کو ایک سال تک پھر پہچان رکھ سر بند اس کا اور ظرف اور تھیلی اس کی پھر خرچ کر ڈال اس کو پھر آگے آئے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو سو عرض کیا اس نے یا رسول اللہؐ! گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے؟ فرمایا آپؐ نے لے لے اس کو وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی یعنی اس کو اٹھانا ضرور ہے۔ نہیں تو بھیڑیا کھا جائے گا پھر پوچھا اس نے یا رسول اللہؐ! کیا حکم ہے کھوئے ہوئے اونٹ کا؟ کہا راوی نے سو غضبناک ہو گئے رسول اللہؐ یہاں تک کہ سرخ ہو گئے دونوں رخسار آپ ﷺ کے یا سرخ ہو گیا چہرہ مبارک آپ کا یعنی راوی کو شک ہے کہ ان کے شیخ نے کیا کہا پھر فرمایا حضرتؐ نے تجھے کیا کام اس سے حالانکہ اس کے ساتھ ہیں موزے (پاؤں) اس کے اور مشک اس کی جب تک ملاقات کرے اپنے مالک سے۔

ف: اس باب میں ابی بن کعب اور عبداللہ بن عمر اور جارود بن معلیٰ اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور حدیث یزید کی جو مولیٰ ہیں منبعث کے اور روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اوروں کا کہ رخصت دی ہے انہوں نے لقطہ کے خرچ کرنے کی جب پہنچوائے اس کو ایک سال اور نہ پائے کسی کو کہ اس کو پہچانے اور یہی قول ہے

شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ پہنچوا دے اس کو ایک سال پھر اگر اس مدت میں اس کا مالک آ گیا تو اس کو دے دے نہیں تو صدقہ کر دے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا وہ کہتے ہیں کہ جو پڑی چیز اٹھائے اس کو نفع لینا اس سے جائز نہیں جبکہ غنی ہو اور امام شافعیؒ نے کہا اس سے نفع لے اگر چہ غنی ہو اس لیے کہ ابی بن کعب نے پائی تھی ایک تھیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہ اس میں سو دینار سرخ تھے سو حکم فرمایا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہنچوائے اس کو تو انہوں نے نہ پایا جو پہچانتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ کھائیں اس روپیہ کو سوا گر لقطہ حلال نہ ہوتا مگر اسی کو کہ جس کو صدقہ حلال ہے نہ درست ہوتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس لیے کہ علیؓ بن ابی طالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو پہنچوایا اس کو اور نہ پایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے کہ میرا ہے سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کے کھانے کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ و صدقہ درست نہیں کہ بنی ہاشم میں اور بعض علماء نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ ادنیٰ چیز ہو تو اس سے نفع لینا جائز ہے اور کچھ پہنچوانے کی ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا ایک ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک پہچان کروائے اور یہی قول ہے اسحٰق بن ابراہیم کا۔

۱۳۷۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنِ اعْتُرِفَتْ فَاَدِّهَا وَاِلاَّ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَاَدِّهَا۔

۱۳۷۳: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا پہچنواؤ (تشہیر کراؤ) اس کو ایک سال تک پھر اگر پہچانی گئی وہ تو دے دو اس کو اور نہیں تو پہچان رکھ اس کے ظرف (تھیلی کی) اور سر بند (رسّی کی) اور اس کی گنتی کو پھر کھا لے اس کو پھر اگر آئے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو یعنی وہ تجھ پر قرض ہے۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اس باب میں یہی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابی وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے انہوں نے کہ جب ایک سال تک خوب پہنچوا دے اور نہ ملے کوئی آدمی اس کو پہچاننے تو درست ہے اس سے نفع اٹھانا اور یہی قول ہے شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا۔

۹۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَقْفِ

باب: وقف کے بیان میں

۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصَبْتُ مَالاً بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالاً قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهَا لاَ يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلاَ يُوْهَبُ وَلاَ يُوْرَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لاَ جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ

۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ملی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین خیبر میں سو کہا انہوں نے یا رسول اللہ! مجھ کو ملا ہے ایسا مال خیبر میں کہ نہیں ملا مجھ کو کوئی مال اس سے نفیس زیادہ میرے نزدیک سو کیا حکم کرتے ہیں مجھ کو اس مال کے لئے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم روک رکھو اس کی اصل کو تم اور صدقہ کر دو اس کو یعنی اس کے منافع کو سو صدقہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اس کے منافع کو اس طرح کہ نہ بیچی جائے اس کی اصل اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ ورثہ میں دی جائے اور صدقہ دیا جائے جو اس میں سے نکلے فقیروں کو اور اقرباؤں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور مہمانوں یعنی مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں جو متولی ہو اس زمین کہ کہ کھائے اس میں سے

ابْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاثِّلٍ مَالاً قَالَ ابْنُ عَوْفٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّهٗ قَرَأَهَا فِيْ قِطْعَةِ اَدِيْمٍ اَحْمَرَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً ۔

موافق دستور کے یا کھلائے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو اس میں کہا راوی نے یعنی ابن عون نے پھر ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین سے تو انہوں نے غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ کی جگہ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً کہا یعنی جمع نہ کرنے والا ہو مال کا ابن عوف نے کہا پھر بیان کی مجھ سے یہ حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اس نے پڑھا تھا اس وقف نامے کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چمڑے پر اور اس میں بھی یہی لفظ تھا: غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسماعیل نے اور میں نے پڑھا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اسی وقف نامے کو تو اس میں بھی یہی لفظ تھا غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اس میں اگلوں کا کچھ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جائز ہے۔

۱۳۷۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلاَّ مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْا لَهٗ ۔

۱۳۷۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو منقطع ہو جاتے ہیں اس کے سب عمل مگر تین: ایک تو صدقہ جو جاری رہے اور دوسرے علم کہ اس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے اور تیسرے نیک لڑکا (اولاد) جو دعا کرتا رہے اپنے باپ کے لئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے وقف لغت میں حبس یعنی بند کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں اور اسی لیے موقف الحساب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں حساب کے لیے لوگ روکے جائیں گے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتے ہیں کہ قاری وہاں روکا جاتا ہے قرآن سے اور وقف مصدر ہے بمعنی وقوف کے اس لیے کہ اس کی جمع اوقاف آتی ہے اور اصطلاحِ شرع میں وقف کہتے ہیں کسی مالِ مکتوم کے روکنے کو وقف کرنے والے کے ملک پر اور خیرات کرنا اس کی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظمؒ کے نزدیک ہے کہ قول صحیح ان سے یہی ہے کہ ان کے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنی اس کو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کر دے یا جاری رکھے جب تک چاہے اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنے سے اللہ تعالیٰ کی ملک پر اور اس کی منفعت کے صرف کرنے سے جس پر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جس پر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا تو وقف لازم ہو گیا یعنی واقف کو اختیار اس کے باطل کرنے کا نہیں اور اس کے وارث بھی اس کے ورثہ میں نہ پائیں گے اور اسی قول پر فتویٰ ہے اور حقیقت میں یہ قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمرؓ کے وقف کے باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہے اور رکن اس کا لفظ خاص ہے جیسے کہے یہ زمین میری صدقہ موقوفہ دائمی ہے مساکین پر یا اور کچھ اس کے مانند کہے اور فضائل اس کے بے شمار ہیں۔ چنانچہ اسی میں ہے وہ حدیث جو بروایت ابو ہریرہؓ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے سات باغ مدینہ میں وقف فرمائے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اوقاف اب تک باقی ہیں اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوقاف مشہور ہیں کذا فی ترجمہ درالمختار مع تقدیم وتاخیر وزیادۃ یسیرۃ۔

۹۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَجْمَآءِ اَنَّ جُرْحَهَا جُبَارٌ

باب: اس بیان میں کہ جانور اگر کسی کو زخمی کرے یا مارے تو اس کا قصاص نہیں

۱۳۷۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۳۷۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانور یعنی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُھَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

گائے' بیل وغیرہ کے مارنے کا کچھ بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں مر جائے یا دب جائے تو کھودوانے والے پر کچھ بدلہ نہیں اور کان کھودوانے والے پر بھی کچھ بدلا نہیں یعنی اگر کوئی کان کھودنے میں چھوٹ کھا جائے یا مر جائے تو کھودنے والے پر الزام نہیں اور دفینہ میں سے اہل جاہلیت کے پانچواں حصہ خیرات دینا ضرور ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے اور ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے کہا انہوں نے کہ کہا مالک بن انسؓ نے کہ نبی ﷺ نے جو فرمایا اَلْعَجْمَآءُ جُرْحُھَا جُبَارٌ اس کے معنی یہ ہیں کہ جانور اگر کسی کو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہے یعنی اس میں کچھ قصاص نہیں دیت واجب نہیں ہوتی ہے اور بعض علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ عجماء وہ جانور ہے کہ بھاگا ہوا اپنے صاحب کے پاس سے اور اس کے بھاگنے کی حالت میں جو چوٹ چپیٹ لگ جائے اس کے حاجب پر کچھ تاوان نہیں اور المعدن جبار کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کھان کھدوائے اور کوئی آدمی اس پر گر پڑے تو اس کھدوانے پر اسے کوئی تاوان نہیں اور ایسا ہی کنواں ہے کہ جب اس کو کوئی شخص مسافروں وغیرہ کے واسطے کھدوائے اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس پر بھی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ رکاز میں پانچواں حصہ ہے رکاز وہ دفینہ ہے جو ایّام جاہلیت کا ہو پس جو شخص کہ پائے اس کو پانچواں حصہ سلطان کو ادا کرے یعنی بیت المال میں دے اور جو باقی رہے وہ پانے والے کا ہے۔

۹۲۵: بَابُ مَا ذُکِرَ فِیْ اِحْیَاءِ اَرْضِ الْمَوَاتِ

باب: زمین خراب کے آباد کرنے کے بیان میں

۱۳۷۸: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَّیِّتَۃً فَھِیَ لَہٗ وَلَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔

۱۳۷۸: روایت ہے سعید بن زید سے کہ نبیؐ نے فرمایا جس نے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کی مِلک نہ ہو وہ زمین اسی کی ہے اور ظالم کے درخت بونے سے کچھ ظالم[1] کا حق ثابت نہیں ہوتا۔ **ف**: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۷۹: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَّیِّتَۃً فَھِیَ لَہٗ۔

۱۳۷۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے آباد کیا زمین خراب کو جو کسی کی مِلک میں نہ تھی پس وہ زمین اسی کی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اس کو بعضوں نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور یہ سب کہتے ہیں کہ آباد کرنا زمین خراب کا بغیر حکم سلطان کے جائز ہے یعنی سلطان کی اجازت کچھ ضرور نہیں اور بعضوں نے کہا کہ سلطان کی اجازت کے بغیر جائز نہیں کسی زمین غیر مملوک ویران کا آباد کرنا اور اوّل قول اصح ہے اور اس باب میں جابر اور عمر بن عوف مزنی سے جو دادا ہیں کثیر کے اور سمرہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا پوچھا میں نے ابوالولید طیالسی سے مطلب اس حدیث لَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ کا سو فرمایا انہوں

[1] ظالم وہی ہے جو غیر کی مملوک زمین میں بے اجازت مالک کے کچھ بو دے تو اس کا کچھ حق نہیں ہے بلکہ وہ جو بویا زمین کا مالک لے لے گا۔ ۱۲

نے کہا عرق ظالم سے مراد غاصب ہے کہ زبردستی جو چیز اس کی نہیں ہے وہ لے لیوے ابوموسیٰ نے کہا میں نے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے مملوک زمین میں درخت بودے تو انہوں نے کہا وہی تو ہے مترجم کہتا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسی کے ملک پر اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سے ہے مترجم کہتا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسی کے ملک پر اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سے ہے یا زراعت سے یا درخت باغات لگانے سے یا پن چکی وغیرہ بنانے سے امام اعظمؒ کے نزدیک اس کے آباد کرنے کو اذن لینا امام سے شرط ہے اور امام شافعیؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک اذن کچھ ضرور نہیں دونوں کی دلیل یہی حدیث ہے جو گزری امام کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو زمین موات کو آباد کرے وہ اس کی ہے یہی اذن ہے صاحبین کہتے ہیں حضرت نے کچھ اذن کی قید نہیں لگائی اس لیے اذن کچھ ضرور نہیں۔

۹۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

باب: مقطع دینے کے بیان میں

۱۳۸۰: عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهٗ وَفَدَاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهٗ فَلَمَّااَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ اَتَدْرِيْ مَاقَطَعْتَ لَهٗ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهٗ عَنْ مَّايُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَالَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْاِبِلِ فَاَقَرَّبِهٖ قُتَيْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ۔

۱۳۸۰: روایت ہے ابیض بن حمال سے کہ انہوں نے پیام بھیجا رسول اللہ ﷺ کی طرف کہ مقطع دیں ان کو نمک کی کان سو آپ ﷺ نے دیا ان کو پھر جب اس نے پیٹھ پھیری یعنی جو پیغام لایا تھا تو ایک شخص نے عرض کیا کیسی چیز آپ ﷺ نے دے دی منقطع میں بے شک آپ ﷺ نے مقطع میں دیا ایسا پانی جو کبھی موقوف اور بند نہیں ہوتا یعنی اس سے بے حد نمک نکلتا ہے۔ کہا راوی نے پھر پھیر لیا اس کو آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے اور سوال کیا رسول ابیض نے آنحضرت ﷺ سے کہ کونسی زمین گھیری جائے پیلوں کے درختوں کی یعنی بطریق رمنہ کے فرمایا آپ ﷺ نے وہ کہ نہ پہنچے اس کو پاؤں اونٹوں کے کہا ترمذی نے جب سنائی میں یہ حدیث قتیبہ کو تو انہوں نے اقرار کیا اس کا اور کہا ہاں روایت کی ہے مجھ سے محمد بن یحییٰ نے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے جو بیٹے ہیں ابی عمر کے انہوں نے محمد بن یحییٰ ابن قیس الربی سے اسی کی مانند اور اس باب میں وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے حدیث ابیض کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ جائز جانتے ہیں مقطع یعنی جاگیر کا دینا امام کو یعنی امام جس کو مناسب جانے جاگیر دے۔ مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آئے تو اس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہنچے پیر اونٹوں کے یعنی عمارات سے اور چراگاہ سے دور ہو۔

۱۳۸۱: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ ۔

۱۳۸۱: روایت ہے وائل سے کہ نبی ﷺ نے جاگیر دی ان کو ایک زمین حضرموت میں۔

ف: کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے نضر نے انہوں نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اس میں ان لفظوں کو وَبَعَثَ مَعَهٗ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا یعنی اور بھیجا آنحضرت ﷺ نے وائل کے ساتھ معاویہ کو تا کہ دے آئیں وہ زمین یعنی ماپ دیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْغَرْسِ

باب: درخت لگانے کی فضیلت میں

۱۳۸۲: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ

۱۳۸۲: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ درخت لگائے یا کھیت بوئے اور کھا جائے اس میں سے کوئی آدمی یا

اَوْطَيْرٌ بِهَيْمَةٌ اِلاَّ كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ ۔ پرندہ چرندہ مگر ہوتا ہے اس بونے والے کو ثواب صدقہ کا۔

ف: اس باب میں ابی ایوب اور امّ مبشر اور جابر اور زید بن خالد سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: مزارعت کے بیان میں

۱۳۸۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ ۔

۱۳۸۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا اہل خیبر کو یعنی زمین دی ان کو اس اقرار پر کہ جو اس میں سے پیدا ہو پھل ہو یا غلّہ اس میں سے آدھا تم لو یعنی حق السعی میں اور آدھا ہم کو دو۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ اور زید بن ثابتؓ اور جابرؓ سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے اس اقرار پر کہ آدھا زمین والے کا ہے اور آدھا بونے جوتنے والے کا یا ثلث یا ربع پر دے اور اختیار کیا ہے بعضوں نے کہ تخم صاحب زمین دے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ کہا بعض علماء نے اس مزارعت کو اور کہا پانی دینے میں کھجور کے ثلث یا ربع پر کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا جو زمین سے پیدا ہو اس میں سے حصہ ٹھہرا کر زمین دینا درست نہیں جب تک کہ کرایہ زمین کا نقد یعنی روپیہ پیسہ سے نہ ٹھہرا لے یعنی یہ کہے کہ زمین میں نے اتنے روپیہ میں کرایہ پر تجھ کو دی پھر خواہ اس میں کچھ پیدا ہو یا نہ ہو۔

۹۲۹: بَابُ [مِنَ الْمُزَارَعَةِ]

باب: مزارعت کا بیان[1]

۱۳۸۴: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِنَا اَرْضٌ اَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا اَوْبِدَارِ هِمَ وَقَالَ اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِكُمْ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ وَلِيَزْرَعْهَا ۔

۱۳۸۴: روایت ہے رافع بن خدیجؓ سے کہ کہا انہوں نے منع کیا ہم کو رسول اللہؐ نے ایسے امر سے کہ ہم کو اس میں نفع تھا وہ یہ ہے کہ جب ہوتی ہم میں سے کسی کی زمین دیتا اس کو بعوض بعض خراج اس کے یا بدلے روپوں کے تو فرمایا آپؐ نے جب ہو تم میں سے کسی کی زمین تو مفت دے اپنے بھائی کو یا آپ زراعت کرے یعنی کرایہ وغیرہ پر نہ دے۔

۱۳۸۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ اَمَرَ اَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ۔

۱۳۸۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام نہیں کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے لیکن حکم کیا کہ نرمی کرے ایک دوسرے پر یعنی کرایہ میں تخفیف کرے یا بالکل نہ دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں زید بن ثابت سے بھی روایت ہے رافع کی حدیث میں اضطراب ہے کہ مروی ہے یہ رافع بن خدیج سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچاؤں سے اور مروی ہے ان سے وہ روایت کرتے ہیں ظہیر بن رافع سے اور وہ بھی ان کے ایک چچاؤں میں ہیں اور مروی ہے یہ حدیث ان سے اسانید مختلف سے۔

---

[1] یہ باب بھی مترجم نسخے میں موجود نہیں۔ محشی نے عربی نسخے سے اضافہ کیا ہے۔ (حافظ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں دیتوں کے جو وارد ہیں کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم کہتا ہے دیت وہ مال ہے کہ دیا جاتا ہے بدلے نفس کے قتل کرنے کے یا کسی عضو کے ضائع کرنے میں اور دیات اس کی جمع ہے اور دیت یا مغلظہ ہوتی ہے یا مخففہ' مغلظہ سو اونٹنیاں ہیں چار طرح کی پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دیت مغلظہ پچیس حقہ تیس جذعہ چالیس ثنیہ کے سب حاملہ ہوں اور دیت مغلظہ قتل شبہ عمد میں دینا پڑتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جو قائم مقام خطا کے ہو اور قتل سبب میں۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ

۹۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ

باب: اِس بیان میں کہ دیت میں جب اونٹ دے تو کتنے دے؟

۱۳۸۶: عَنْ خَشَفِ ابْنُ مِالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ دِيَةِ الْخَطَا عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً۔

۱۳۸۶: روایت ہے خشف بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں بیس بنت مخاض اور بیس اونٹ نر بنی مخاض اور بیت بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ۔

ف: روایت کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمد نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مانند اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے ابن مسعود کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے عبداللہ سے موقوفاً بھی اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور اجماع ہے تمام علماء کا کہ دیت تحصیل کی جائے تین برس میں ہر سال میں ثلث دیت اور تجویز کیا ہے کہ دیت قتل خطا کی عاقلہ یعنی عصبات قاتل پر ہے سو بعضوں نے کہا عاقلہ کہتے ہیں جو مرد کے عزیز و قریب ہوں باپ کی طرف سے یعنی دودھیال کے لوگ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا دیت مردوں پر ہے عورتوں اور لڑکوں پر نہیں اگرچہ عصبات ہوں اور ہر شخص اٹھائے یعنی متکفل ہو اس میں سے ربع دینار کا اور بعضوں نے نصف دینار تک کہا

ہے سوا گر اس میں دیت پوری ہوگئی تو خیر نہیں تو نظر کی جائے اس قبیلہ اور خاندان سے قریب تر ہوں اور لازم کی جائے ان پر۔

۱۳۸۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَآءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَآءُ وْاقَتَلُوْا وَاِنْ شَآءُ وْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَ هِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ۔

۱۳۸۷: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ نبیؐ نے فرمایا جس نے قتل کیا کسی کو قصداً تو وہ سپرد کر دیا جائے مقتول کے وارثوں کو چاہیں وہ اسکو قتل کریں اور چاہیں اس سے دیت لیں اور دیت کے تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس اونٹنیاں حاملہ اور جس پر وارث صلح کرلیں وہ انکو دینا پڑے گا اور یہ دیت سخت ہے۔
ف: حدیث عبداللہ بن عمرو کی یعنی جو مذکور ہوئی حسن ہے غریب ہے۔

۹۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

باب: اِس بیان میں کہ دیت میں کتنے درہم دیئے جائیں

۱۳۸۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا۔

۱۳۸۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم۔

ف: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے جو بنی مخزوم کے قبیلے سے ہیں انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ یعنی اس میں کچھ الفاظ ابن عباسؓ کی روایت سے بڑھ کر ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کیا ہے اس نے اس حدیث کو ابن عباسؓ سے مگر محمد بن مسلم نے اور اس حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے دیت تجویز کی ہے دس ہزار درہم اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور شافعی نے کہا میں دیت نہیں جانتا مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہیں۔

۹۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُوْضِحَةِ

باب: ان زخموں کی دیت کے بیان میں جن سے ہڈی کھل جائے

۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ۔

۱۳۸۹۔۱۳۹۰: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو زخم ایسے ہوں کہ اس میں ہڈیاں کھل گئی ہوں تو اس میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ جو زخم ایسا ہو کہ اس میں ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ دیت ہیں۔

۹۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي دِيَةِ الْاَصَابِعِ

باب: اُنگلیوں کی دیت کے بیان میں

۱۳۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۳۹۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوآءٌ عَشَرَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ لِكُلِّ اُصْبُعٍ۔

نے دیت ہاتھ پیر کی انگلیوں کی برابر ہے دس اونٹ دیت میں ہر انگلی کے۔

ف: اس باب میں ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۱۳۹۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

۱۳۹۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ اور یہ دیت میں برابر ہے یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں کی دیت یکساں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے جاننا چاہیے کہ تمام انگلیوں میں دونوں ہاتھ کی یا دونوں پیر کی پوری دیت لازم آتی ہے یعنی سو اونٹ اور ہر انگلی میں اس کا دسواں حصہ ہے یعنی دس اونٹ اور چھنگلیا انگوٹھے کے برابر ہے اگر چہ اگر انگوٹھے دو ہی پورے ہیں اور چھنگلیا میں تین اور جبکہ ہر انگلی کے دس اونٹ ہوئے تو ہر پور میں انگلیوں کے دس اونٹ کی تہائی ہے اور انگوٹھے کے ہر پور میں پانچ اونٹ ہیں یعنی نصف دس کا کہ اس میں دو ہی پورے ہیں۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ

۹۳٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَفْوِ

باب: دیت وغیرہ کے عفو کے بیان میں

۱۳۹۳: عَنْ اَبُو السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّيْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ وَاَلَحَّ الْاٰخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَبْرَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ شَاْنُكَ بِصَاحِبِكَ وَاَبُو الدَّرْدَآءِ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ قَالَ فَاِنِّيْ اَذَرُهَالَهٗ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَاجَرَمَ لَا اُخَيِّبُكَ فَاَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ۔

۱۳۹۳: روایت ہے ابوالسفر سے کہا انہوں نے اکھاڑ ڈالا ایک مرد قریش نے دانت ایک مرد انصاری کا پس فریاد کی اس نے معاویہ سے یا امیر المؤمنین اس نے اکھاڑ ڈالا دانت میرا سو معاویہؓ نے فرمایا ہم تجھ کو راضی کر دیں گے یعنی تیری داد دیں گے اور دوسرے شخص نے یعنی قریش نے منت سماجت کرنا شروع کی کہ تنگ کر دیا حضرت معاویہ کو سو کہا معاویہ نے تیرا اختیار ہے تیرے صاحب کو یعنی وہ بخش دے چاہے انتقام لے اور ابوالدرداء انکے پاس بیٹھے تھے سو فرمایا ابوالدرداء نے میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ جس کو زخم لگے بدن میں سو صدقہ دے دے اس کو یعنی معاف کر دے اور انتقام اس کا نہ چاہے مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اسکے اس کا ایک درجہ اور اتارتا ہے اس سے ایک گناہ سو انصاری نے کہا تم نے سنا ہے رسول اللہؐ سے؟ ابو الدرداء نے کہا ہاں سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے سو انصاری نے کہا میں معاف کر دیتا ہوں۔ معاویہ نے فرمایا مضائقہ نہیں مگر میں محروم نہ کروں گا تجھ کو پھر حکم دیا اس کو کچھ مال دینے کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابی السفر کو ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کچھ سنا ہو ابوالدرداء سے اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے اور ان کو ابن یحمد ثوری کہتے ہیں۔

۹۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ رُضِخَ رَاْسُهٗ بِصَخْرَةٍ

باب: جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

۱۳۹۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَارَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ اَفُلَانٌ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيَّ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ قَالَ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۱۳۹۴: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے نکلی ایک لڑکی یعنی کہیں جانے کو اور اس کے بدن پر زیور تھے چاندی کے سو پکڑ لیا اس کو ایک یہودی نے اور کچل دیا اس کا سر یعنی پتھر سے اور لے لیا جو زیور تھا اس کے بدن پر کہا انسؓ نے سو لوگ اس تک پہنچ گئے کہ اس میں کچھ جان تھی سو لے آئے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس نے مارا تم کو؟ کیا فلاں شخص نے مارا؟ اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں نے مارا؟ اس نے کہا نہیں یہاں تک کہ نام لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا تو اس نے کہا ہاں! اسی نے مارا کہا انسؓ نے پھر وہ پکڑا گیا اور اقرار کیا اس نے اس کے مارنے کا سو حکم کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچلا گیا اس کا سر دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور بعض علماء نے کہا قصاص نہیں ہے مگر جب تلوار سے مارے۔ مترجم کہتا ہے قتل کی پانچ قسمیں ہیں عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجرا اور قتل سبب۔ قتل عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہو جائے خواہ وہ ہتھیار کی قسم سے ہو یا تیز چیز مثل پتھر یا لکڑی یا کھپانچ (بانس کا ٹکڑا وغیرہ) یا شعلہ آگ کا ہو اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ غالباً اس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار رہتا ہے اور قصاص لازم آتا ہے فقط مگر یہ کہ معاف کر دیں یا وارث راضی ہو جائیں دیت پر اور اس پر کفارہ نہیں اور اوپر کی حدیث میں جو قصاص مذکور ہوا تو اس قسم کا تھا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق کہ یقین ہے کہ اس نے بڑے پتھر سے سر کچلا ہوگا اور شبہ عمد یہ ہے کہ قصداً مارے سوا ان چیزوں کے جو ذکر ہوئیں اور چیزوں سے اور اس قتل سے بھی گنہگار رہتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جس کا بیان ابتدائے باب میں گزرا نہ قصاص مگر اس میں بھی جان مارنے سے کم ہے یعنی زخمی کرنے میں قصاص آتا ہے اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک خطا قصد میں ہوتی ہے جیسے ایک شخص کو تیر مارا شکار سمجھ کر یا حربی کافر گمان کر کے اور حقیقت میں وہ مسلمان تھا اور دوسرے خطا فعل میں ہوتی ہے اور وہ یہ کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر مگر لگ گیا ایک آدمی کے اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا کود پڑا کسی پر اور اس کو مار ڈالا ان دونوں میں یعنی قتل خطا اور جاری مجرا خطا میں کفارہ بھی لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بھی ہوتا ہے بسبب ترکِ احتیاط کے اور قتل کے سبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنواں کھدوایا یا کوئی پتھر رکھا غیر کے ملک میں بغیر اس کے اذن کے اور اسی سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا یعنی کنویں میں گر کر مر گیا ٹھوکر لگی اس پتھر کی اور مر گیا سو اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمیں جو کہ قتل کی پہلے مذکور ہوئیں اس سے محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے مقتول کے اور پانچویں قسم سے قتل کے محروم نہیں ہوتا۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ

۹۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَشْدِیْدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کے قتل کی سخت عذاب کے بیان میں

۱۳۹۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

۱۳۹۵: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ساری دنیا کا مٹ جانا کمتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مرد مؤمن کے قتل سے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن شعبہ نے انہوں نے یعلی بن عطار سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اسی کے مانند اور مرفوع نہیں کیا اس حدیث کو اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن ابی عدم کی روایت سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بھی روایت ہے اور حدیث عبداللہ بن عمر بن عاص کی اسی طرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطا سے موقوفاً اور یہ زیادہ صحیح ہے مرفوع روایت سے۔

۹۳۷: بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ

باب: آخرت میں خون کے فیصلے کے بیان میں

۱۳۹۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَآءِ۔

۱۳۹۶: روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے جو فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں بندوں کے خون کا ہوگا۔

ف: عبداللہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے مرفوعاً اور بعضوں نے اعمش سے روایت کی مگر مرفوع نہیں کیا اس کو روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل جو حکم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں تو بندوں کے خون کا روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پل جو حکم اور فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں تو بندوں کے خون کا ہوگا۔

۱۳۹۷ ـ ۱۳۹۸: عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا اَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَ اَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ـ

۱۳۹۷ ـ ۱۳۹۸: روایت ہے یزید رقاشی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو الحکم بجلی نے کہا سنا میں نے سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے دونوں ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمام لوگ آسمان زمین کے شریک ہو جائیں گے ایک مؤمن کے خون میں تو سب کو اوندھا ڈال دے اللہ تعالیٰ دوزخ میں۔

۹۳۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ اَمْ لَا

باب: اِس بیان میں جو اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو وہ قصاص میں مارا جائے یا نہیں

۱۳۹۹: عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ ـ

۱۳۹۹: روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہا انہوں نے میں حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو وہ قصاص دلواتے تھے باپ کو بیٹے سے اور انہیں قصاص دلواتے تھے بیٹے کو باپ سے۔

ف: اس حدیث کونہیں پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی ہے اسماعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سے اور مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ حدیث ابو خالد احمر سے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی اور اس روایت میں اضطراب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب مار ڈالے باپ اپنے بیٹے کو تو وہ اس کے عوض میں قتل نہ کیا جائے اور جو زنا کی تہمت لگائے اپنے بیٹے کو تو باپ پر حد قذف بھی ماری نہ جائے۔

١٤٠٠: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَايُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ۔

١٤٠٠: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جائے باپ بیٹے کے۔

١٤٠١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ۔

١٤٠١: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ ماری جائیں حدیں مسجدوں میں اور نہ مارا جائے کوئی باپ بدلے میں بیٹے کے۔

ف: اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے اور اسماعیل بن مسلم مکی میں کلام کیا ہے بعض علماء نے ان میں بسبب قلت حافظہ کے۔

٩٣٩: بَابُ مَاجَآءَ لَايَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلٰثٍ

باب: حرمت میں خونِ مسلم کے

١٤٠٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔

١٤٠٢: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے حلال نہیں خون کرنا کسی کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں پیغامبر ہوں اس کا مگر تین سببوں سے ایک تو زنا کرنے والے کا اسے رجم ضرور ہے اور دوسرے قاتل کا بعوض مقتول کے تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کو اور جدا ہونے والا جماعت سے اہل اسلام کے۔

ف: اس باب میں عثمان اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٩٤٠: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهَدًا

باب: قاتل ذمی کے بیان میں

١٤٠٣: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

١٤٠٣: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو کہ جس نے مار ڈالا ذمی کو کہ اس کو پناہ تھی اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو اس نے توڑ ڈالا اللہ کی پناہ کو اور نہ سونگھے گا وہ خوشبو جنت کی کہ آتی ہے میدانِ قیامت میں ستر برس کی راہ پر سے۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

١٤٠٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٤٠٤: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوائی بنی عامر کے دو شخصوں کی جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں ذمی تھے یعنی ان سے اقرار تھا صلح کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور ابوسعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

٩٤١: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ فِى الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

باب: ولی مقتول کے حکم میں

١٤٠٥: عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَكَّةَ قَامَ فِى النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ يَقْتُلَ۔

١٤٠٥: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکے پر تو کھڑے ہوئے آنحضرت ﷺ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثناء کی اس پر پھر فرمایا جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار ہے یا عفو کر دے یا قاتل کو قتل کرے یعنی قصاص میں۔

ف: اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح خویلد بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

١٤٠٦: عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَايَعْضِدَ نَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِىْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِىْ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِىَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اَنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاِنِّىْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّقْتُلُوْا اَوْ يَاْخُذُوا الْعَقْلَ۔

١٤٠٦: روایت ہے ابی شریح کعبی سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک اللہ نے حرمت اور تعظیم و تکریم کی جگہ ٹھہرایا ہے مکہ کو اور نہیں ٹھہرایا اسکو حرمت کی جگہ لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو اللہ شانہ پر اور پچھلے دن یعنی قیامت پر تو نہ بہائے اس میں خون یعنی کسی کو قتل نہ کرے اور نہ اکھاڑے اس میں کوئی درخت سو کسی نے اگر اپنے لئے رخصت نکالی یعنی قتل وغیرہ کی اس دلیل سے کہ کہا اس نے رخصت دی تھی رسول اللہ کو بھی یعنی پس مجھے بھی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپؐ نے بے شک مجھے رخصت دی اللہ تعالیٰ نے اور کسی آدمی کو رخصت نہیں دی اور مجھ کو بھی رخصت دی اور حلال کیا قتل و قمع وہاں پر ایک گھڑی میں دن کی پھر مکہ ایسا ہی حرام ہے قیامت کے دن پھر تم نے اے گروہ بنی خزاعہ کے قتل کیا اس مرد کو بنی ہذیل سے اور میں اسکی دیت دلواتا ہوں سو جس کا کوئی مارا جائے آج کے بعد اسکے لوگ اختیار رکھتے ہیں دو امروں کا یا قتل کریں قاتل کو قصاص میں یا دیت لیں۔

ف: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے شیبان نے بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کے مثل اور مروی ہے ابی شریح خزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَلَهٗ اَنْ يَقْتُلَ اَوْيَعْفُوَ اَوْيَاْخُذَ الدِّيَةَ یعنی

جس کا کوئی شخص مارا جائے تو اس کو اختیار ہے کہ قاتل کو قتل کرے یا معاف کردے یا دیت لے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا یعنی کہتے ہیں کہ ولی مقتول کو اختیار ہے چاہے قصاص لے یا دیت لے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۴۰۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ اِلٰی وَلِیِّهٖ فَقَالَ الْقَاتِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ قَتْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اِنَّهٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّا عَنْهُ الرَّجُلُ وَکَانَ مَکْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ یَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَکَانَ یُسَمّٰی ذَا النِّسْعَةِ۔

۱۴۰۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ مار ڈالا ایک شخص نے کسی کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور سونپا گیا قاتل مقتول کے ولی کو سو کہا قاتل نے یا رسول اللہؐ! قسم ہے اللہ کی میں نے قصداً نہیں مارا اس کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہوا کہ اگر یہ سچا ہے اور پھر تو نے اس کو قصاص میں مارا تو داخل ہوگا تو دوزخ میں پس چھوڑ دیا اس مرد نے یعنی ولی نے مقتول کے اس قاتل کو اور وہ بندھا ہوا تھا ایک تسمے میں کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنے تسمے کو اور نام ہو گیا اس کا ذوالنسعہ یعنی صاحب تسمے کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْمُثْلَةِ

باب: ہاتھ، پیر، ناک، کان کاٹنے کی مناہی میں

۱۴۰۸: عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْصَاهُ فِیْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا فَقَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثِلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ۔

۱۴۰۸: روایت ہے سلیمان بن ابی بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے جب بھیجتے کسی کو سردار کر کے کسی لشکر پر تو وصیت کرتے خاص اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہوں ان سے نیکی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اس سے جو انکار کرے اللہ کا۔ جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ اور عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے ہاتھ، پیر، ناک، کان نہ کاٹو اور کسی لڑکے نابالغ کو نہ مارو اور اس حدیث میں ایک قصہ اور ہے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے علماء نے ہاتھ پیر ناک کاٹنے کو۔

۱۴۰۹: عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَهٗ۔

۱۴۰۹: روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر پھر جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو کہ جلد جان نکل جائے اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو اور تیز کر لے ہر کوئی تم میں کا اپنی چھری یعنی ذبح کرتے وقت اور راحت دے اپنے ذبیحہ کو یعنی جلد تیز چھری سے ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

٩٤٣: بَابُ مَاجَآءَ فِي دِيَةِ الْجَنِيْنِ

باب: حمل گرا دینے کی دیت کے بیان میں

١٤١٠: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ وَجَعَلَهٗ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ۔

١٤١٠: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں آپس میں سوتیں (سوکن) تھیں سو مارا ایک نے دوسرے کو ایک پتھر یا ایک میخ خیمہ کی پس گر گیا اس کے پیٹ کا بچہ سو حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچہ کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی اور دلوایا وہ عورت کے عصبات سے۔

ف: حسن نے کہا اور روایت کی ہم سے زید بن حباب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٤١١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ اَنُعْطِيْ مَنْ لَاشَرِبَ وَلَااَكَلَ وَلَاصَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلٰى فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔

١٤١١: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے حمل گرانے والی کو ایک بردہ دینے کا اس عورت کو جس کا حمل گرا ہے بردہ غلام ہو یا لونڈی سو کہا اس نے جس پر حکم کیا حضرت نے بردہ دینے کا کیا آپ ﷺ دیت دلواتے ہیں اس کی جس نے پیا نہ کھایا اور نہ آواز دی نہ پکارا پیدا ہوتے وقت سو ایسے کا خون تو ضائع ہے یعنی اس کا بدلا کچھ نہ دینا چاہیے سو فرمایا نبی ﷺ نے یہ تو باتیں کرتا ہے شاعروں کی ضرور جنین کی دیت میں ایک بردہ دینا چاہیے غلام ہو یا لونڈی۔

ف: اِس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور بعضوں نے کہا غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے یا مراد پانچ سو درہم ہیں اور بعضوں نے کہا مراد گھوڑا ہے یا خچر۔

٩٤٤: بَابُ مَاجَآءَ لَايُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

باب: اِس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض میں مارا نہیں جاتا

١٤١٢: عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا اَبُوْ جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَآءُ فِيْ بَيْضَآءَ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهٗ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّايُقْتَلَ مُؤْمِنٌ

١٤١٢: روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ابو جحیفہ نے کہا میں نے علیؓ سے اے امیر المؤمنین! کوئی چیز تمہارے پاس سیاہی سی لکھی ہوئی ہے سفید کاغذ وغیرہ پر سوا کتاب اللہ یعنی قرآن کے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس اللہ کی جس نے چیر نکالا دانے کو اور پیدا کیا روحوں کو۔ میں نہیں جانتا کچھ مگر جو سمجھ اللہ تعالیٰ نصیب کرے کسی مرد مسلمان کو قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفے میں ہے میں نے کہا کیا ہے اس صحیفے میں؟ کہا علیؓ نے اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر

بِكَافِرٍ۔ ہےاور یہ کہ نہ مارا جائے کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا کہ کہتے ہیں نہ قتل کیا جائے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں اور بعض علماء نے کہا مسلمان قتل کیا جائے قصاص میں ذمی کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۴۱۳: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

۱۴۱۳: روایت ہے عمر بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قتل کیا جائے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کے اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کافر کی برابر ہے آدھی دیت مسلمان کے۔

ف: اور اختلاف ہے علماء کا کہ یہود اور نصاریٰ کی دیت میں سو بعض علماء کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی آدھی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا اور مروی ہے عمر بن خطابؓ سے انہوں نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم ہے اور اسی کے قائل ہیں امام مالک اور امام شافعی اور اسحٰق رحمہم اللہ اور کہا بعض علماء نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

۹۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهٗ

باب: اُس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالے

۱۴۱۴: عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

۱۴۱۴: روایت ہے سمرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا اپنے غلام کو ہم بھی اس کو قتل کریں گے اور جس نے ناک، کان کاٹی اپنے غلام کی ہم بھی اس کی ناک، کان کاٹیں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض علمائے تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ہیں ابراہیم نخعی اور بعضوں نے کہا حر اور عبد میں قصاص نہیں جان کے مارنے میں نہ زخمی کرنے میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق اور حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح کا اور بعضوں نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اس کے عوض میں نہ مارا جائے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے تو اس کے عوض میں مارا جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

۹۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب: اِس بیان میں کہ عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے ورثہ پائے

۱۴۱۵: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ

۱۴۱۵: روایت ہے سعید بن مسیّب سے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور وارث نہیں ہوتی عورت اپنے ورثہ کی دیت

دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكُلَابِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔

سے کسی شئے کی یہاں تک کہ خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

٩٤٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقِصَاصِ

باب : قصاص کے بیان میں

۱۴۱۶: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَرَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَادِيَةَ لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ۔

۱۴۱۶: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اس نے اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلے دو دانت کاٹنے والے کے سو جھگڑتے ہوئے وہ نبیؐ کے پاس آئے سو فرمایا آپؐ نے کاٹ کھاتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہے اونٹ نہیں ہے دیت تیرے لئے یعنی گرے ہوئے دانتوں کی۔ سو اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت یعنی وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ زخموں کا بدلہ دینا چاہیے۔

ف : اس باب میں یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں۔ حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے۔

٩٤٨: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

باب : اِس بیان میں کہ جس پر خون وغیرہ کی تہمت ہو اس کو قید کرنا چاہیے

۱۴۱۷: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ۔

۱۴۱۷: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ قید کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب سے پھر چھوڑ دیا اس کو ثبوتِ براءت کے بعد۔

ف : اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث بہز کی جو مروی ہے ان کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے دادا سے حسن ہے اور مروی ہے اسماعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر ہے۔

٩٤٩: بَابُ مَاجَآءَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

باب : اس بیان میں کہ جو اپنے مال کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے

۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹: روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مارا جائے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا روایت

کی ہم سے عبدالعزیز بن عبدالمطلب نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو قتل کیا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

اس باب میں علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کی کہ آدمی لڑے اپنی جان و مال بچانے کے لئے ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانے کو لڑے اگر چہ دو درہم ہوں۔ یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا۔

۱۴۲۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنِی اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْیَانُ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ خَیْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُرِیْدَ مَالُهٗ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِیْدٌ۔

۱۴۲۰: روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے کہا سفیان نے اور تعریف کی انکی بہت سی عبداللہ نے کہا ابراہیم نے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی ؐ نے جسکے مال کا کوئی ناحق چھیننے کا ارادہ کرے اور وہ لڑے اور مارا جائے تو شہید ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی ؐ سے مانند اسی روایت کے۔

۱۴۲۱: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ۔

۱۴۲۱: روایت ہے سعید بن زید سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو مارا جائے اپنے مال کیلئے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنی جان بچانے کیلئے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے دین کیلئے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے گھر والوں کو بچانے کیلئے وہ شہید ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند اور یعقوب ابراہیم کے بیٹے ہیں وہ سعد کے بیٹے وہ عبدالرحمٰن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے۔

۹۵۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقَسَامَةِ

باب: قسامت کے بیان میں

مترجم کہتا ہے کہ قسامت بالفتح لغت میں مصدر ہے قسم کی مانند یعنی قسم کھانا خواہ ایک آدمی قسم کھائے یا زیادہ اور اصطلاح شرع میں قسم ہے اللہ کے نام کی سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پر بنا بر وجہ مخصوص کے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلّہ یا قریہ میں یا اس کے متصل ایسا پایا جائے کہ قاتل اس کا معلوم نہ ہو تو پچاس آدمیوں سے اس محلّہ کی قسم لی جائے کہ ہر ایک اس میں یوں کہے کہ واللہ! میں نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ اس کا قاتل مجھے معلوم ہے اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کھانے والے مرد عاقل یا بالغ آزاد ہوں تو عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہیں آتی اور یہ بھی شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کے اندر اور مشروع ہونا قسامت کا ثابت ہے احادیث صحیح اور اجماع سے کذا فی الطحطاوی مختصراً۔

۱۴۲۲: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّهُمَا قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَیْدٍ وَمُحَیِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَیْدٍ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِخَیْبَرَ تَفَرَّقَا فِیْ بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ اِنَّ مُحَیِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ

۱۴۲۲: روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے دونوں نے کہا کہ عبداللہ اور محیصہ دونوں نکلے سفر میں پھر جب پہنچے خیبر کو جدا ہو گئے وہ دونوں بعض راہوں میں وہاں کے پھر محیصہ نے پایا عبداللہ بن سہل کو ایک جگہ مقتول قتل کیا تھا ان کو کسی نے سوا ئے رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ بھی

قَتِيْلاً قَدْ قُتِلَ فَاَقْبَلَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِيْهِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيناً فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيناً قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطٰى عَقْلَهٗ۔

اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بھی اور عبدالرحمٰن بن سہل سب قوم میں چھوٹے تھے سو ارادہ کیا انہوں نے کلام کرنے کا یعنی اپنا حال اور دعویٰ بیان کرنے کا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بڑائی رکھو بڑے کی پس وہ چپ ہو رہے اور کلام کیا ان کے دونوں ساتھیوں نے یعنی حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولے عبدالرحمٰن بھی ان دونوں کے ساتھ اور ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمیں یعنی اس مضمون کی کہ فلاں نے قتل کیا ہے تا کہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب اپنے کے یا فرمایا قتل اپنے کے کہا انہوں نے کہ ہم کیونکر قسمیں کھائیں کہ وہاں حاضر نہ تھے فرمایا آپ ﷺ نے پھر بری ہو جائیں گے تم سے یہود پچاس قسمیں کھا کر یعنی تمہاری تہمت سے پاک ہو جائیں گے کہا انہوں نے کیونکر قبول کریں ہم قسمیں قوم کفار کی پھر جب حضرت ﷺ نے دیکھا یہ معاملہ دیدی دیت اس کی یعنی بیت المال سے (اور ایک روایت میں ہے اپنے پاس سے)۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن حثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا قسامت میں اور تجویز کیا ہے بعض فقہائے مدینہ نے قصاص کو قسامت سے اور بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا اور واجب ہوتی ہے دیت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں حدوں کے بیان میں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۹۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ لَايَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۴۲۳: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ۔

باب: ان کے بیان میں جن پر حد واجب نہیں ہوتی

۱۴۲۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اٹھالیا گیا قلم تین شخصوں سے یعنی تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں ایک سونے والا یہاں تک کہ جاگے اور لڑکا یہاں تک کہ بالغ ہو اور مجنون یہاں تک کہ اس کو عقل آئے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور بعضے لوگوں نے اس میں یہ کلمہ بھی ذکر کیا ہے: وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ یعنی تکلیف شرعی نہیں لڑکے پر جب تک جوان نہ ہو اور ہم نہیں جانتے کہ حسن نے کچھ سنا ہو علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے اور مروی ہے یہ حدیث عطاء بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیان سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے اس کو اعمش سے انہوں نے ابی ظبیان سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۹۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

۱۴۲۴: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ادْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ۔

باب: حدود کے دفع کرنے کے بیان میں

۱۴۲۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دفع کرو[1] اور ٹالو حدوں کو مسلمانوں سے جہاں تک کہ تم سے ہو سکے پھر اگر ہو سکے مجرم کی کوئی شکل رہائی کی تو چھوڑ دو اس کو اس لئے امام خطا کار کو اگر بخش دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ خطا کار کو عذاب کرے۔

[1] یعنی تعلیم و تلقین کرو کہ شاید تو دیوانہ ہو گیا ہے یا نشہ میں ہے یا زنا سے بوسہ وغیرہ مراد لیتا ہے۔۱۲

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی محمد بن ربیع کی روایت سے کہ وہ یزید بن زیاد دمشقی سے روایت کرتے ہیں اور وہ زہری سے اور وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی کے مانند اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت وکیع کی صحیح تر ہے اور مروی ہے اسی کی مانند کئی صحابیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہوں نے بھی اسی کی مانند کہا اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں حدیث میں اور یزید بن ابی زیاد کوفی ان سے ثابت تر اور مقدم زیادہ ہیں۔

۹۵۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي السِّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان کا عیب چھپانے کے بیان میں

۱۴۲۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ مِنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَ مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَاللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ۔

۱۴۲۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھول دی کوئی مصیبت دنیا کی کسی مسلمان سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایک مصیبت آخرت کی مصیبتوں سے اور جو عیب چھپائے مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

ف: اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے ابو ہریرہؓ کی حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عوانہ کی روایت کی مانند اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے روایت پہنچی مجھ کو ابو صالح سے ان کو ابو ہریرہؓ سے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عوانہ کی مانند روایت کی ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اعمش سے یہی حدیث۔

۱۴۲۶: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۴۲۶: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا تو چاہیے کہ ظلم نہ کرے اور ہلاکت میں نہ ڈالے اس کو اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہے اور جس نے کھول دی کسی مسلمان سے کوئی سختی کھول دے گا اللہ تعالیٰ اسکی ایک سختی قیامت کے دن کی سختیوں میں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا یعنی عیب چھپایا کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ پردہ ڈھانپ دے گا اس کا قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

۹۵۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّلْقِیْنِ فِی الْحَدِّ

باب: حدوں میں تلقین① کرنے کے بیان میں

۱۴۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَابَلَغَنِیْ عَنْكَ قَالَ مَا بَلَغَكَ عَنِّیْ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰی جَارِیَةِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ۔

۱۴۲۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ماعز سے جو بیٹے مالک کے تھے کیا سچ ہے جو خبر تمہاری پہنچی ہے مجھ کو پوچھا انہوں نے کیا خبر میری پہنچی ہے آپ ﷺ کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم نے زنا کیا فلانے قبیلے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں! پھر اقرار کیا چار بار سو حکم دیا حضرت ﷺ نے اور سنگسار کیے گئے وہ۔

ف: اس باب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس ؓ کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس ؓ کا۔

۹۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ اِذَا رَجَعَ

باب: اِس بیان میں کہ جب کوئی مجرم اپنے اقرار سے پھر جائے تو اس سے حد دفع ہو جاتی ہے

۱۴۲۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ مَاعِزُ الْاَسْلَمِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْزَنٰی فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْزَنٰی فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْزَنٰی فَاَمَرَبِهٖ فِی الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَی الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ یَشْتَدُّ حَتّٰی مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهٗ لَحْیُ جَمَلٍ فَضَرَبَهٗ بِهٖ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰی مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَرَّحِیْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ۔

۱۴۲۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے آئے ماعز اسلمیؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے زنا کیا ہے پس مُنہ پھیر لیا ان کی طرف سے حضرت ﷺ نے ﷺ پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا ہے اس نے مُنہ پھیر لیا ان کی طرف سے حضرت ﷺ نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہؐ! بے شک اس نے زنا کیا ہے پھر حکم کیا آپ ﷺ نے چوتھی② بار پھر لے گئے ان کو پتھریلی زمین کی طرف پھر مارے گئے وہ پتھروں سے پھر جب ان کو پتھر لگے تو بھاگے دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ پہنچے ایک شخص کے نزدیک کہ اس کے پاس اونٹ کی ڈاڑھ کی ہڈی تھی سو مارا ان کو اس سے اور مارا اور لوگوں نے بھی یہاں تک کہ وفات پائی سو ذکر کیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ بھاگے تھے جب چوٹ کھائی انہوں نے پتھر کی اور مزہ چکھا موت کا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیوں نہ چھوڑ دیا③ تم نے اس کو یعنی جب وہ بھاگا تھا تو اس کو چھوڑ دینا لازم تھا۔

---

① یعنی جو اقرار زنا وغیرہ کرتا ہو اس کو ایسی باتیں سکھانا کہ حد اس پر واجب نہ ہو۔

② اسی سے حنفیہ کہتے ہیں کہ چار با اقرار چار مجلسوں میں ضرور ہے اور ان کے ہر بار پھر کر آنے سے چار مجلسیں بدل گئیں ۱۲ منہ

③ اس سے معلوم ہوا کہ جو اقرار زنا کرے وہ جب بھاگے تو چھوڑ دینا لازم ہے اس لیے کہ بھاگنا اس کے حق میں اپنے اقرار سے رجوع کرنا......=

۱۴۲۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰی شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذْ لَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

۱۴۲۹: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ ایک مرد قبیلہ بنی اسلم کا آیا نبی ﷺ کے پاس اور اقرار کیا زنا کا اور مُنہ پھیر لیا حضرت ﷺ نے اس سے پھر اقرار کیا اس نے پھر مُنہ پھیر لیا حضرت ﷺ نے اس سے یہاں تک کہ گواہی دی اس نے اپنے اوپر چار بار سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تجھ کو جنون[1] ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا آپ ﷺ[2] نے کیا تو محصن[3] ہو چکا ہے اس نے کہا ہاں! سو حکم کیا اس کو پھر پتھر مارے گئے اسے عیدگاہ[4] میں پھر جب لگے اس کو پتھر بھاگا[5] وہ پھر پکڑ لیا گیا اور پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا سو فرمایا اس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے کلمہ خیر اور نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اس پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ اقرار کرنے والا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کرنے کا چار بار تو ماری جائے اس پر حد اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے کہا جب ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد ماری جائے اور یہی قول ہے مالک بن انسؒ اور شافعی کا اور دلیل ان کی ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو مرد جھگڑا لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے بیٹے نے زنا کیا ہے اس کی عورت سے اور یہ حدیث بہت دراز ہے اور فرمایا یعنی اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے صبح کو جا اے انیس اس عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے تو پتھر مار اس کو اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو پتھر مار یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو حضرت ﷺ یہی فرماتے۔

مترجم کہتا ہے جو شخص رجم سے مارا جائے اس پر نمازِ جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے اور بعض روایتوں میں آنحضرت ﷺ کا نماز پڑھنا بھی آیا ہے اور بعضوں میں نہ پڑھنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے اور مکروہ جانا ہے امام مالک نے اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑھے اس پر امام اور اہل فضیلت اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جائے اس پر اور ان پر جو اہل لا الٰہ الا اللہ اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسی طرح آیا ہے۔ کذا فی مشکوٰۃ شریف

۹۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُشْفَعَ فِي الْحُدُوْدِ

باب: اِس بیان میں کہ حدود میں شفاعت کرنا مکروہ ہے

......= ہے اور جس پر گواہی سے زنا ثابت ہو اور وہ بھاگے تو اس کو نہ چھوڑنا چاہیے۔ ۱۲ منہ

[1] کہ افشائے گناہ کرتا ہے اور اپنے قتل پر باعث ہوتا ہے توبہ کرنی چاہیے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اقرار مجنون کا باطل ہے۔ ۱۲ منہ

[2] اس میں اشارہ ہے کہ امام پوچھ لے شرطیں رجم کی۔ ۱۲ منہ

[3] محصن وہ عاقل بالغ مسلمان ہے کہ وطی کر چکا ہو ساتھ نکاح صحیح کے۔ ۱۲ منہ

[4] یا جہاں نمازِ جنازہ پڑھتے ہوں۔ ۱۲ منہ

[5] نووی رحمہ اللہ نے کہا مرد کو کھڑا کر کے حد ماریں اور عورت کو بٹھا کر اور گڑھا کھودنا عورت کے لیے اور اس میں بٹھا کر حد مارنا جائز ہے کہ اس میں ستر (عورت) زیادہ ہے۔ ۱۲

۱۴۳۰: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُم شَانُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِىْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِىْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۱۴۳۰: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ قریش کو فکر ہوئی ایک عورت مخزومیہ کی جس نے چوری کی تھی سو کہنے لگے کون بات کرے رسول اللہؐ سے اس کی سفارش کے لئے؟ سو کہا ان لوگوں نے کوئی جرأت رکھتا ہے اس امر کی مگر اسامہ بیٹے زید کے جو دوست ہے رسول اللہؐ کے پھر شفاعت کی اُسامہ نے حضرتؐ سے سو فرمایا رسول اللہؐ نے کیا شفاعت کرتا ہے تو حد میں اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے؟ پھر کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بے شک ہلاک ہوئے وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی شریف (بمعنی امیر) اس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی غریب قائم کرتے تھے اس پر حد اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر فاطمہ محمدؐ کی بیٹی چوری کرے تو بے شک کاٹوں میں اسکا ہاتھ۔

ف: اِس باب میں مسعود بن عجماء سے روایت ہے اور ان کو ابن اعجم بھی کہتے ہیں اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۵۷: بَابُ مَاجَآءَ فِى تَحْقِيْقِ الرَّجْمِ

باب: رجم کے ثبوت میں

۱۴۳۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَاِنِّىْ خَآئِفٌ اَنْ يَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُوْلُ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ حَمْلٌ اَوِالْاِعْتِرَافُ۔

۱۴۳۱: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ نے بھیجا محمدؐ کو حق کے ساتھ اور اتاری ان پر کتاب اور اس میں جو اتاران پر آیت رجم بھی تھی اور رجم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہے ہم نے ان کے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب زمانہ دراز لوگوں پر گزر جائے تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کو نہیں پاتے کتاب میں اللہ تعالیٰ کے اور گمراہ ہو جائیں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اس کو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے آگاہ ہو کے بے شک رجم ضرور ہے اس پر جو زنا کرے جب وہ محصن ہو اور جو کھڑے ہو جائیں اس پر گواہ یا ہو حمل اس عورت کو کہ جس کا شوہر نہ ہو یا خود وہ اقرار کرے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۳۲: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا اَنِّىْ اَكْرَهُ اَنْ اَزِيْدَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِى الْمُصْحَفِ فَاِنِّىْ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّجِىْٓ اَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهُ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهٖ۔

۱۴۳۲: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ابو بکرؓ نے اور رجم کیا میں نے یعنی زانی محصن کو اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنے کو تو لکھ دیتا رجم کی آیت میں اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آئیں کچھ قومیں اور نہ پائیں رجم کو کتاب اللہ میں پس منکر ہو جائیں اس سے۔

ف :اس باب میں علی سے بھی روایت ہے حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عمرؓ سے۔

۹۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّجْمِ عَلَی الثَّیِّبِ

باب: اِس بیان میں کہ رجم محصن پر ہے

۱۴۳۳: عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ اَنَّهُمْ کَانُوْا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ یَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَیْهِ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا قَضَیْتَ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَکَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِیْ فَاَتَکَلَّمَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ فَفَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِیْتُ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلَی ابْنِیْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَ قْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَیْكَ وَعَلَی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاغْدُ یَا اُنَیْسُ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا۔

۱۴۳۳: روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور زید بن خالد اور شبل سے کہ وہ سب تھے نبیؐ کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتے ہوئے اور کھڑا ہوا ایک حضرتؐ کے پاس ان میں کا اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں آپؐ کو یا رسول اللہؐ! اس بات پر کہ فیصلہ کر دو آپؐ ہمارے بیچ میں کتاب اللہ کے موافق اور بول اٹھا مدعی اس کا اور وہ تھا اس سے زیادہ سمجھدار ہاں! یا رسول اللہؐ! فیصلہ کیجئے ہمارے بیچ میں موافق کتاب اللہ کے اجازت دیجئے مجھ کو کہ میں بیان کروں بے شک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اس کے یہاں تو زنا کیا اس کی بیوی کے ساتھ سو خبر دی مجھ کو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو بدلہ دیا میں نے اس کا سو بکریاں اور غلام پھر ملا میں کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے سو کہا انہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے باہر نکال دینا اور رجم تو اس کی بیوی پر ہے سو فرمایا نبیؐ نے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بے شک حکم کروں گا تمہارے درمیان موافق کتاب اللہ کے سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے نکال دینا اور صبح کو جا تو اے انیس اسکی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اسکو پھر صبح کو لے گئے وہ اس عورت کے پاس اور اقرار کیا اس نے زنا کا اور پتھر مارے اسکو۔

ف : روایت کی ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے معنوں کی مانند روایت کی ہے ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی سناد سے مالک کی حدیث کے ہم معنی۔

اس باب میں ابی بکر اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن محبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی ہے اسی اسناد سے نبیؐ سے کہ آپؐ نے فرمایا: اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا فَاِنْ زَنَتْ فِی الرَّابِعَةِ فَبِیْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ

یعنی جب زنا کرے لونڈی تو کوڑے مارو اس کو پھر اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگر چہ وہ ایک ضفیر کے عوض میں بکے اور ضفیر بالوں کی رسّی کو کہتے ہیں اور روایت کی سفیان بن عینیہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ انہوں نے کہا ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی۔ روایت کی ابن عینیہ نے دونوں حدیثیں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد اور شبل سے اور ابن عینیہ کی حدیث میں وہم ہے وہم کیا ہے اس میں سفیان بن عینیہ نے شریک کر دیا ایک حدیث کے لفظوں کو دوسری حدیث میں صحیح وہی ہے جو روایت کی زبیدی نے یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زنا کیا لونڈی نے آخر حدیث تک اور زہری نے جو روایت کی ہے عبیداللہ سے انہوں نے شبل بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن مالک سے جو بنی اوس کے قبیلے سے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور یہ صحیح ہے اہلحدیث کے نزدیک اور شبل بن خالد نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہی شبل نے عبداللہ بن مالک اوسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے اور حدیث ابن عینیہ کی غیر محفوظ ہے اور مروی ہے ان سے کہ انہوں نے کہا روایت ہے شبل بن حامد سے اور وہ خطا ہے حقیقت میں ان کا نام شبل بن خالد ہے اور ان کو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں۔

۱۴۳۴: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا الثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْیُ سَنَةٍ۔

۱۴۳۴: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی یہ سبیل کر دی ہے کہ جب زنا کرے ثیب ثیب سے تو سو کوڑے مارنا ہے پھر پتھروں سے مار ڈالنا اور جو بکر سے زنا کرے تو سو سو کوڑے اور ایک سال وطن سے نکال دینا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض علمائے صحابہؓ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں ثیب یعنی محصن پہلے کوڑے کھائے بعد رجم کیا جائے اور اسی طرف گئے ہیں بعض علماء اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ سے کہا انہیں میں ہیں ابو بکرؓ اور عمرؓ وغیر ہما کہ محصن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ ضرور نہیں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں ماعز رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا فقط رجم کا اور نہیں حکم کیا کوڑے مارنے کا رجم سے پیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا۔

۹۵۹: بَابُ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

۱۴۳۵: عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَیْنَةَ اعْتَرَفَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَقَالَتْ اَنَا حُبْلٰی فَدَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِیَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَیْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاَخْبِرْنِیْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَیْهَا ثِیَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّیْ عَلَیْهَا فَقَالَ

۱۴۳۵: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ پھر جب یہ جن لے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھ کو اس نے ایسا ہی کیا پس حکم دیا حضرت نے کہ باندھے گئے اس پر کپڑے اس کے پھر حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پتھر مارنے کا سو پتھروں سے ماری گئی پھر نماز جنازہ پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کہا ان سے عمر بن خطابؓ نے یا رسول اللہؐ پتھروں سے مارا اس کو پھر نماز پڑھتے ہیں آپؐ اس پر؟ تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی قبول

لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ.

ہوئی اس کی توبہ اگر تقسیم کی جائے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے تو سب کو پہنچ جائے یعنی سب اس کے سبب سے بخش دیئے جائیں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پاتا ہے کہ اس نے اپنی جان دے دی اللہ کی راہ میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ رجم کے گنہگار پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔

۹۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ رَجْمِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کے رجم کے بیان میں

۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً۔

۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جو بیٹے عرب کے ہیں انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔ اس باب میں عمر اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفیٰ اور عبداللہ بن حارث بن جزیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر بن سمرہؓ کی حسن ہے غریب ہے جابر بن سمرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ جب مقدمہ اپنا پیش کریں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکموں کے پاس تو ان حاکموں کو لازم ہے کہ فیصلہ کر دیں ان کا کتاب و سنت اور حکام مسلمین کے موافق اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا ان پر حد نہ ماری جائے زنا میں اور پہلا قول صحیح ہے یعنی حد مارنا چاہیے کتاب و سنت کے موافق۔

۹۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّفْیِ

باب: زانی کے جلاوطن کرنے کے بیان میں

۱۴۳۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ۔

۱۴۳۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی محصن کو سو کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا یعنی وطن سے نکال دیا اور ابوبکرؓ نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا اور عمرؓ نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی غریب ہے اور روایت کیا اس کو کوئی لوگوں نے عبداللہ بن ادریس سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن ادریس سے یہ حدیث انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا روایت کی ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے اور ایسی ہی مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کی روایت کے سوا جو عبیداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی کی مانند اور ایسی ہی روایت کی یہ محمد بن اسحٰق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکرؓ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمرؓ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرتؐ کے کوڑے مارنے کا اور جلائے وطن کرنے کا اور صحیح روایت میں آیا ہے جلائے وطن کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زانی غیر محصن کو روایت کیا ہے اس کو ابوہریرہؓ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں ہیں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم اور ایسا ہی مروی ہے کئی لوگوں سے فقہائے تابعین وغیرہ سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۹۶۲: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِاَ هْلِهَا

باب: اِس بیان میں کہ حدود جس پر پڑیں اس کے گناہ[1] کے کفارہ میں

۱۴۳۹: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَ لَاتَزْنُوْا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفّٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ۔

۱۴۳۹: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا انہوں نے تھے ہم نبی ﷺ کے پاس تو فرمایا آپ ﷺ نے بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو پھر پڑھی ہم پر آیت فمن وفی سے آخر تک پھر فرمایا جس نے پورا کیا اپنے اس اقرار کو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ پس بدلا دیا گیا یعنی دنیا میں حد ماری گئی وہ اس کا کفارہ ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے سو وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے چاہے عذاب کرے اس کو چاہے بخش دے[2]۔

ف: اس باب میں علی اور جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے اور امام شافعیؒ نے فرمایا نہیں سنی میں نے اس باب میں کہ حدود کفارہ ہو جاتی ہیں اپنے لوگوں کے لیے کوئی حدیث اس حدیث سے اچھی اور امام شافعی نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ اس کو چھپا دے تو چاہیے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کر لے ایسی کہ سوائے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہ ہو اور ایسا ہی مروی ہے ابی بکر اور عمر سے کہ ان دونوں نے حکم کیا اپنے عیب چھپانے کا۔

۹۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ

باب: لونڈیوں کو حد مارنے کے بیان میں

۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱: عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَ مَنْ لَّمْ يُحْصِنْ وَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ

۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱: روایت ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے کہا خطبہ پڑھا علیؓ نے اور کہا اے آدمیو! حدیں جاری کرو اپنی لونڈی غلاموں پر جو محصن ہو ان میں یا نہ ہوں اور ایک لونڈی نے رسول اللہ ﷺ کے زنا کیا تو حکم کیا مجھ کو آنحضرت ﷺ نے کہ کوڑے ماروں میں اس کو سو آیا میں اس کے پاس اور اس کو نیا نفاس آیا تھا یعنی وضع حمل کے بعد سو ڈرا میں کہ اگر کوڑے ماروں میں اس کو تو قتل کروں میں اس کو یا یہ مر جائے یعنی راوی کو شک ہے کہ اَقْتُلَهَا کہا یا تَمُوْتُ سو میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اس کا ان سے تو فرمایا آپ ﷺ نے کہ خوب[3] کیا تو نے یعنی

[1] یعنی آخرت میں پھر اس کا مواخذہ نہیں۔ ۱۲

[2] یعنی سوائے شرک کے کہ اس کی کچھ حد بھی شرع میں مقرر نہیں اور وہ بخشا بھی نہیں جاتا۔

[3] اس سے معلوم ہوا کہ نفساء اور بیمار اور حاملہ کو بعد صحت اور وضع حمل کے حد مارنا چاہیے

اَحْسَنْتَ ۔

نفاس میں حد نہ ماری۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۴۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ ۔

۱۴۴۲: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب زنا کرے کسی کی لونڈی تم میں سے تو کوڑے مارے اس کو تین[1] بار اللہ کی کتاب کے موافق سو اگر پھر زنا کرے یعنی چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگر چہ ایک بالوں کی رسّی کے عوض بکے۔

ف: اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن مالک اوسی سے روایت کرتے ہیں حدیث ابو ہریرۃؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مارے آدمی اپنے مملوک یعنی لونڈی غلام کو اور بادشاہ کی اس میں کچھ حاجت نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا کہ اس کو بادشاہ کے سپرد کرے اور آپ حد نہ مارے اور پہلا قول صحیح ہے۔

۹٦٤: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حَدِّ السَّكْرَانِ

باب: مست کو حد مارنے کے بیان میں

۱۴۴۲ (ل): عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ڹالْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مِسْعَرٌ اَظُنُّهٗ فِی الْخَمْرِ۔

۱۴۴۲ (ل): روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حد ماری جوتیوں سے چالیس جوتیاں کہا مسعر نے جو راوی اس حدیث کے ہیں گمان کرتا ہوں میں کہ یہ حد شراب کی ہے۔

ف: اس باب میں علی اور عبدالرحمٰن بن از ہر اور ابی ہریرۃؓ اور سائب بن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر ابن عمرو ہے۔

۱۴۴۳: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهٗ بِجَرِيْدَ تَيْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِيْنَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ۔

۱۴۴۳: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ کے پاس لائے ایک مرد کو کہ اس نے شراب پی تھی تو مارا اس کو دو چھڑیوں سے کھجور کی جس کے پتے توڑ ڈالے تھے چالیس چھڑیوں کے قریب ماریں اور ایسا ہی کیا ابوبکر نے پھر جب حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا لوگوں سے تو کہا عبدالرحمٰن بن عوف نے سب حدوں سے ہلکی حد اسّی کوڑے ہیں۔ سو اس کا حکم دیا حضرت عمرؓ نے۔

ف: حدیث انس کی صحیح ہے حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مست کی اسّی کوڑے ہیں۔

۹٦٥: بَابُ مَاجَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

باب: اس بیان میں کہ جب کوئی شراب پیئے تو اسے کوڑے ماریں اور چوتھی بار اس کو قتل کریں

۱۴۴۴: عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ

۱۴۴۴: روایت ہے حضرت معاویہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس

[1] یعنی ایک بار زنا کرے تو کوڑے مارنا پھر زنا کرے پھر مارے اس طرح چوتھی بار بیچ ڈالے۔

شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فِى الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ۔ نے شراب پی تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر پی چوتھی بار تو اس کو قتل کرو۔

ف : اس باب میں ابی ہریرہؓ اور شرید اور شرحبیل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے معاویہ کی حدیث ایسے ہی روایت کی ثوری نے بھی انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی ﷺ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ابی صالح کی جو مروی ہے بواسطہ حضرت معاویہ کے نبی ﷺ سے اس باب میں زیادہ صحیح ہے ابی صالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی ﷺ سے مروی ہے اور یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا اس کے بعد ایسا ہی مروی ہے محمد بن اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں ابن منکدر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شراب پیے اس کو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پیے تو اس کو قتل کرو کہا جابرؓ نے پھر لائے نبی ﷺ کے پاس اس کے بعد ایک آدمی کو جس نے شراب پی تھی چوتھی بار تو اس کو مارا یعنی کوڑوں سے اور قتل نہیں کیا اور ایسے ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذائب سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور مرفوع ہوگیا قتل اور پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسی کا نہ اگلوں میں نہ پچھلوں میں اور ان روایتوں میں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنی قتل نہ کرنے کو یہ بھی روایت ہے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَايَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِىْ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ۔ یعنی حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور تحقیق کہ میں رسول اللہ کا ہوں مگر تین باتوں میں ایک تو جان بدلے جان کے دوسرے محصن زانی تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین حق کو۔

۹۶۶: بَاب مَاجَآءَ فِىْ كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ

باب: اس بیان میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹے جائیں

۱۴۴۵: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِىْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۱۴۴۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اس سے زیادہ۔

ف : حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہؓ سے مرفوعاً اور روایت کیا اس کو بعضوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے موقوفاً۔

۱۴۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

۱۴۴۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرانے کے سبب سے کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

ف : اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام ایمن سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ کا انہیں میں ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ ہاتھ کاٹا انہوں نے پانچ درہم کے عوض میں اور مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابی سعید سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹے جائیں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ کہتے ہیں ہاتھ کاٹنا چاہیے چوتھائی دینار میں اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعودؓ سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ نہ کاٹنا چاہیے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اس کو قاسم بن عبدالرحمٰن

نے انہوں نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنی ہاتھ کا کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم سے کم میں۔

٩٦٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي تَعْلِيقِ يَدِالسَّارِقِ

باب: چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکانے کے بیان میں

١۴۴٧: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَالْتُ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ اَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهٖ۔

١۴۴٧: روایت ہے عبدالرحمٰن بن محیریز سے کہ پوچھا میں نے فضالہ بن عبید سے کہ ہاتھ لٹکانے گلے میں چور کے سنت ہے یا نہیں یعنی بعد کاٹنے کے تو انہوں نے کہا کہ لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو اور کاٹا گیا ہاتھ اس کا پھر حکم کیا اس کو حضرت ﷺ نے کہ لٹکا دیا جائے وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عمر بن علی مقدمی کے کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج ابن ارطاۃ سے اور عبدالرحمٰن محیریز بھائی ہیں عبداللہ بن محیریز شامی کے۔

٩٦٨: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

باب: اِس بیان میں خیانت کرنے والے اور اُچکے اور ڈاکو کے

١۴۴٨: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَلَامُنْتَهِبٍ وَلَامُخْتَلِسٍ قَطْعٌ۔

١۴۴٨: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا نہیں ہے خیانت کرنے والے پر اور ڈاکو اور اُچکے پر ہاتھ کاٹنا یعنی انکی اور سزائیں ہیں ہاتھ کاٹنا انکی سزا نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے مغیرہ بن مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر سے وہ جابر سے وہ نبی ﷺ سے ابن جریج کی حدیث کی مانند اور مغیرہ بن مسلم وہ بصری ہیں بھائی ہیں عبدالعزیز قسملی کے ایسا ہی کہا علی بن مدینی نے مترجم کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال اپنے پاس امانت ہو اس میں سے چرا لے اور اس میں قطع لازم نہیں اس لئے کہ وہ مال محروز نہیں اور اختلاف کہتے ہیں ظاہر میں ایکبارگی کوئی چیز لے بھاگنے کو فارسی میں اسے ربودن کہتے ہیں ہندی میں اچک لے جانا اس میں بھی قطع ید نہیں بسبب مال محروز نہ ہونے کے اور نہب اور انتہاب زبردستی لوٹ لینے کو کہتے بولتے ہیں اور اس میں چوری کے معنی کہ چھپا کر لیے پائے نہیں جاتے اس لئے اس میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اس واسطے کہ اصل ہاتھ کاٹنے کے باب میں یہ آیت ہے: اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا یعنی چوٹا اور چوٹی کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنی چوری اسی کو کہتے ہیں کہ مال محروز میں سے چھپ کر لے لے۔

٩٦٩: بَابُ مَاجَآءَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَاكَثَرٍ

باب: اِس بیان میں کہ درختوں کے پھلوں اور کھجور کے گابھوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے

١۴۴٩: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ

١۴۴٩: روایت ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے رسول اللہؐ سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاقَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

فرماتے تھے ہاتھ کاٹنا نہیں ہے جو پھل درختوں پر ہو اسکے چرانے میں اور اسی طرح کھجور کے گابھوں میں یعنی بسبب نہ ہونے مال محروز کے۔

ف: ایسا ہی روایت کیا بعضوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے لیث بن سعد کی روایت کی مانند اور روایت کی مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے جو بیٹے ہیں حبان کے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسع بن حبان کا۔

۹۷۰: بَابُ مَاجَآءَ اَنْ لَا يُقْطَعَ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ

باب: اِس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹیں

۱۴۵۰: عَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ۔

۱۴۵۰: روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبیؐ سے کہ فرماتے تھے کہ ہاتھ نہ کاٹے جائیں جہاد میں (یعنی چوروں کے)۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی ہے ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے اسی اسناد سے اسی کی مانند اور بعضوں نے بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک انہی میں ہیں اوزاعی کہ کہتے ہیں قائم نہ کی جائیں حدیں جہاد میں جب دشمن کا مقابلہ ہو اس لحاظ سے کہ شاید نہ مل جائے وہ شخص جس کو حد ماری جائے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آئے امام دار الحرب سے اور داخل ہو دار الاسلام میں تو جس پر حد واجب ہوئی ہو اس پر حد جاری کرے ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے۔

۹۷۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ

باب: اِس کے بیان میں جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے

۱۴۵۱: عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ لَاَجْلِدَنَّهٗ مِائَةً وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ۔

۱۴۵۱: روایت ہے حبیب ابن سالم سے کہا لایا گیا نعمان بن بشیر کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اس نے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا انہوں نے میں فیصلہ کروں گا اس کا رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخش دی ہو یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے ماروں گا میں اس کو سوا گر نہ بخشی ہو وہ عورت اس کو تو پتھر ماروں گا میں اس کو۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے کہا روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابی بشیر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی کی مانند اور اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے اسی کے مانند نعمان کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہے انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور ابی بشر نے بھی نہیں سنی حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علماء نے اس مرد کے باب میں جو صحبت کرے اپنی بیوی کی لونڈی سے سو مروی ہے کئی صحابہ کرامؓ سے نبیؐ کے کہ انہیں میں ہیں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کہ اس شخص پر رجم ہے اور ابن مسعودؓ نے کہا کہ اس پر حد نہیں لیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحٰق کا مذہب نعمان بن بشیر کی روایت کے موافق ہے جو نبیؐ سے مروی ہے۔

۹۷۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَرْاَۃِ اِذَا اسْتُکْرِھَتْ عَلَی الزِّنَا

باب: اِس عورت کے بیان میں کہ جس سے زبردستی زنا کیا جائے

۱۴۵۲ ـ ۱۴۵۳: عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اسْتُکْرِھَتِ امْرَاَۃٌ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهٗ عَلَی الَّذِیْ اَصَابَهَا وَلَمْ یَذْکُرْ اَنَّهٗ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا۔

۱۴۵۲ـ۱۴۵۳: روایت ہے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پس دُور کردی رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے حد اور حد قائم کی اس پر جس نے اس سے زنا کیا تھا اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو حضرت نے اس عورت کے لئے کچھ مہر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی ان سے بلکہ کہتے ہیں بعضے لوگ کہ وہ پیدا ہوئے اپنے باپ کے مرنے کے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس پر زبردستی کی جائے اس پر حد نہیں آتی۔

۱۴۵۴: عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلٍ الْکِنْدِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ امْرَاَۃً خَرَجَتْ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ فَتَلَقَّا هَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰی حَاجَتَهٗ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّبِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاکَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَۃٍ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاکَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِیْ ظَنَّتْ اَنَّهٗ وَقَعَ عَلَیْهَا وَاَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ ھُوَھٰذَا فَاَتَوْابِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَمَرَبِهٖ لِیُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْهَا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِیْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَۃً لَوْتَابَهَا اَهْلُ الْمَدِیْنَۃِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ۔

۱۴۵۴: روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ایک عورت نکلی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سو ملا اس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اس کو اور پوری کی حاجت اپنی اس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گزرا اس کے پاس سے ایک مرد سو اس عورت نے کہا کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا اور گزری اس پر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنی زنا کیا پس دوڑے وہ لوگ اور پکڑ لیا اس مرد کو کہ گمان کیا تھا اس عورت نے کہ زنا کیا اس سے سو لائے اس کو اس عورت کے پاس اور کہا اس نے یہی وہی ہے یعنی اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی نہ تھا۔ سو پکڑ لائے اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس سو جب حکم فرمایا آپ ﷺ نے کہ رجم کیا جائے کھڑا ہوا اس عورت کا زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس سے اور کہا یا رسول اللہ! میں ہوں زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس عورت سے سو فرمایا آپ ﷺ نے اس عورت سے جا تو اللہ نے بخش دیا تجھ کو یعنی اس لئے کہ تو مجبور تھی اور فرمایا اس مرد سے کہ جس پر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنی اس کی تسلی کی اور فرمایا اس مرد کو جس نے زنا کیا تھا اس سے پتھر مارو اس کو اور فرمایا آپ ﷺ نے بے شک توبہ کی اس نے ایسی کہ اگر ویسی توبہ کریں تمام شہر والے تو قبول کی جائے ان سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سنا ہے اپنے باپ سے اور وہ بڑے ہیں عبدالجبار بن وائل سے اور عبدالجبار بن وائل نے نہیں سنا اپنے باپ سے۔

۹۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

باب: اِس بیان میں کہ جو جانور سے وطی کرے

۱۴۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاشَانُ الْبَهِيْمَةِ فَقَالَ مَاسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَنْ يُّؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا اَوْيُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ۔

۱۴۵۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پاؤ تم لوگ وطی کی اس نے چار پائے سے تو قتل کرو اس کو اور اس جانور کو اور پوچھا ابن عباسؓ سے کیا وجہ ہے چار پائے کے قتل کی؟ یعنی وہ تو بے قصور ہے اور غیر مکلّف سو کہا انہوں نے نہیں سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہوں میں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکروہ رکھا کہ گوشت کھائیں اس سے یا اس سے کچھ فائدہ لیں اور اس کے ساتھ ایسا برا فعل کیا گیا ہو۔

ف: اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس سے وہ نبی ﷺ سے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ ابی رزین سے وہ ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا جو وطی کرے چار پائے سے اس پر حد نہیں روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۹۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي حَدِّ اللُّوْطِيِّ

باب: لواطت کرنے والے کی سزا کے بیان میں

۱۴۵۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَّجَدْ تُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ۔

۱۴۵۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پاؤ تم عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا عمل یعنی لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کو ہم اسی طرح جانتے ہیں کہ مروی ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی سند سے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے سو اس میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا آپ ﷺ نے ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا اور نہیں ذکر کیا اس میں قتل کا اور ذکر کیا اسی میں کہ ملعون ہے جو جماع کرے چار پائے سے یعنی گائے بکری سے اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے جو بیٹے ہیں ابی صالح کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ مگر اس روایت میں کچھ گفتگو ہے اور ہم نہیں جانتے کسی کو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سے سوائے عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر وضعیف ہیں روایت میں از روئے حافظہ کے اور اختلاف ہے علماء کا لوطی کی سزا میں۔ سو بعضوں نے اس پر رجم تجویز کیا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور امام

شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا علمائے تابعین اور فقہاء میں سے انہیں میں ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح وغیرہم کے حد لوطی کی ایسی ہے جیسے زانی کی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

۱۴۵۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ۔

۱۴۵۷: روایت ہے عبداللہ بن محمد عقیل سے کہ انہوں نے سنا جابرؓ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر عمل ہے لوط علیہ السلام کی قوم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس کو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہیں یعنی مروی ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے۔

۹۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْمُرْتَدِ

باب: مرتد کے بیان میں

۱۴۵۸: عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْكُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ لِاُحَرِّقَهُمْ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَاتُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ بْنُ عَبَّاسٍ۔

۱۴۵۸: روایت ہے عکرمہ سے کہ علیؓ نے جلا دیا ایک قوم کو کہ مرتد ہوگئی تھی اسلام سے سو یہ خبر پہنچی ابن عباسؓ کو تو کہا انہوں نے اگر میں ہوتا تو قتل کرتا ان کو رسول اللہ ﷺ کے قول کے موافق کو فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے جو بدل ڈالے اپنا دین اسلام تو اس کو قتل کرو اور میں ان کو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے نہ عذاب کرو تم اللہ کے عذابِ خاص سے سو یہ خبر پہنچی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور کہا انہوں نے سچ کہا ابن عباسؓ نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مرتد کے باب میں یعنی اس کو قتل کرنا چاہیے اور اختلاف ہے عورت میں جو مرتد ہو جائے اسلام میں سو ایک گروہ نے علماء سے کہا ہے کہ وہ بھی قتل کی جائے اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کا اور ایک گروہ نے کہا ہے انہیں میں سے کہ قید کی جائے اور قتل نہ کی جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا۔

۹۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ شَهَّرَ السِّلَاحَ

باب: اِس کے بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار نکالے

۱۴۵۹: عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۴۵۹: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابی ہریرہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۷۷: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ حَدِّ السَّاحِرِ

باب: جادوگر کی حدود کے بیان میں

۱۴۶۰: عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ۔

۱۴۶۰: روایت ہے جندب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حد جادوگر کی مار ڈالنا ہے تلوار سے۔

ف: اِس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسماعیل بن مکی ضعیف ہیں حدیث میں از روی حفظ کے اور اسماعیل بن مسلم

عبد بصری کو وکیع نے ثقہ کہا ہے اور مروی ہے یہ روایت حسن سے بھی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے جندب اور موقوفاً اور عمل اس حدیث پر بعض علماء کا ہے صحابہ نبی ﷺ کے اور ان کے سوا اوروں کا یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جائے اگر ایسا جادو کرے کہ اس سے حد کفر کو پہنچے ورنہ ضرر نہیں۔

۹۷۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغَالِّ مَايُصْنَعُ بِهٖ

باب: اِس کے بیان میں جو غنیمت کا مال چرائے

۱۴۶۱: عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْ تُمُوْهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهٗ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُحْرِقَ مَتَاعُهٗ فَوُجِدَ فِيْ مَتَاعِهٖ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهٖ۔

۱۴۶۱: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس کو پاؤ تم کو چوری کی اس نے جہاد کے مال میں یعنی غنیمت میں تو جلا دو اسکا اسباب صالح نے کا جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ داخل ہوا میں مسلمہ کے پاس اور انکے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے سو پایا ایک شخص کو کہ اس نے چوری کی تھی غنیمت کے مال میں۔ سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب اسکا اور پایا اسکے سامان میں ایک قرآن تو کہا سالم نے اس کو ہدیہ کر ڈالو اور خیرات کر دی اسکی قیمت۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کا اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا کہا انہوں نے روایت کی ہے یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہیں محمد بن زبیر کے اور کنیت ان کی ابو واقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور کہا محمد نے اور مروی ہے کئی روایتوں میں رسول اللہ ﷺ سے مالِ غنیمت کے چرانے والے کا مگر اس میں حکم نہیں اس کے مال و اسباب جلا دینے کا اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۹۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقُوْلُ لِلْاٰخِرِ يَا مُخَنَّثُ

باب: اِس بیان میں جو کسی کو مخنث کہے

۱۴۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ۔

۱۴۶۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی آدمی کسی مسلمان کو کہے اے یہودی! تو مارو اس کو بیس (یعنی کوڑے) اور جب کہے کسی کو اے مخنث! تو مارو اس کو بیس کوڑے اور جو صحبت کرے ناتے والی محرم عورت سے یعنی جس سے نکاح حرام ہے تو اس کو قتل کرو۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسماعیل ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ نبی ﷺ سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو براء بن عازب نے قرہ بن ایاس مزنی سے کہ ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی جورو (بیوی) سے تو حکم کیا نبیؐ نے اس کے قتل کا اور اس حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا یعنی شافعیہ کا کہ کہتے ہیں جو صحبت کرے ناتے والی محرم سے تو اس کو قتل کرنا چاہیے اور امام احمد نے کہا جس نے نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جائے اور اسحٰق نے کہا جو صحبت کرے اپنی ناتے والی محرم سے وہ قتل کیا جائے۔

۹۸۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّعْزِيرِ

باب: تعزیر کے بیان میں

۱۴۶۳: عَنْ اَبِی بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ اِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔

۱۴۶۳: روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ مارے جائیں دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں حدود اللہ سے۔

ف: روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے سو خطا کی اس میں اور کہا روایت ہے عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اور یہ روایت خطا ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے اس میں یوں ہے کہ روایت کی عبدالرحمٰن بن جابر نے جو بیٹے ہیں عبداللہ کے ابی بردہ بن نیار سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ روایت غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر بکیر بن اشج کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا تعزیر میں اور سب سے بہتر جو مروی ہے تعزیر کے باب میں یہ حدیث ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں صید کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۹۸۱: بَابُ مَاجَآءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَايُؤْكَلُ

باب: اِس بیان میں کہ کتے کا کونسا شکار کھایا جائے اور کونسا نہ کھایا جائے

۱۴۶۴: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نُرْسِلُ كِلَا بًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَاخَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

۱۴۶۴: روایت ہے عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم چھوڑتے ہیں اپنے شکاری کتے سکھائے ہوئے کو تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھا تو اس شکار کو کہ جس کو روک رکھا ہے اس نے تیرے لیے کہا میں نے یا رسول اللہؐ! اگر وہ کتا اس شکار کو مار ڈالے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ مار ڈالے یعنی جب بھی کھانا درست ہے جب تک کہ نہ شریک ہو اس شکار کے قتل میں دوسرا کتا بے سکھایا ہوا کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تیر مارتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپؐ نے جو تیر کی نوک سے شکار پھٹ جائے وہ کھا لے اور جو تیر کی چوڑان لگ کر مرے اُسے نہ کھا۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے اسی روایت کی مانند مگر اس میں یہ لفظ ہے وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ اور سوال کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے مارے ہوئے شکار کا اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۶۵: عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا

۱۴۶۵: روایت ہے عائذ بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے سنا ابو ثعلبہ خشنی

ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَارَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَ هَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا۔

سے کہ کہا انہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہؐ! ہم شکار والے لوگ ہیں سو فرمایا جب تو چھوڑے اپنا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ کا اور وہ کتا روک رکھے شکار کو تیرے لیے یعنی آپ نہ کھانے لگے تو اس کو کھا میں نے کہا اگر چہ وہ کتا مار ڈالے شکار کو؟ کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مار ڈالے۔ کہا راوی نے کہا ہم تیر مارنے والے لوگ ہیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھیر لائے تجھ پر کمان وہ کھا لے یعنی جو تیرے تیر (کی نوک لگنے) سے مرے کہا راوی نے کہا میں نے ہم سفر والے لوگ ہیں گزر کرتے ہیں یہود و نصاریٰ پر اور مجوس پر اور نہیں پاتے ان کے برتنوں کے سوا فرمایا اگر نہ پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو اس کو دھو لو پانی سے اور پھر اس میں کھاؤ پیو۔

ف: اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ ابو ادریس خولانی ہیں۔

۹۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ

باب: کلبِ مجوسی کے شکار میں

۱۴۶۶: عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ۔

۱۴۶۶: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم کلب مجوسی کے شکار سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں کلب مجوسی کے شکار میں اور قاسم بن ابی برزہ وہ قاسم بن نافع مکی ہیں۔

۹۸۳: بَابُ فِي صَيْدِ الْبُزَاةِ

باب: باز کے شکار کے بیان میں

۱۴۶۷: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِيْ فَقَالَ مَااَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ۔

۱۴۶۷: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کو تو فرمایا جو روک لے تیرے لیے وہ کھا۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ نہیں دیکھتے ہم باز کے اور صقور کے شکار میں کچھ مضائقہ اور مجاہد نے کہا بزاۃ وہ پرندہ ہے کہ شکار کرتے ہیں اس سے اور وہ داخل ہے جوارح میں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ۔ تو انہوں نے کہا مراد جوارح سے کتے اور پرندہ ہیں کہ جن سے شکار کیا جائے اور رخصت دی ہے علماء نے باز کے شکار کی اور اس میں سے اگر وہ کھا بھی جائے تو درست ہے اور کہا ہے کہ اس کی تعلیم فقط یہی ہے کہ وہ حکم قبول کرے یعنی جب چھوڑیں شکار پر تو جائے اور مکروہ کہا ہے اس کو بعضوں نے اور اکثر فقہاء نے کہا ہے اس کا شکار کھانا درست ہے اگر چہ وہ اس میں سے کچھ کھا بھی جائے۔

٩٨٤: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

باب: اِس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے اور وہ گم ہو جائے

١٤٦٨: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ۔

۱۴۶۸: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! میں تیر مارتا ہوں شکار کو اور پاتا ہوں میں اس میں دوسرے دن اپنا تیر فرمایا آپ ﷺ نے جب جانے تو کہ تیرے ہی تیر نے مارا ہے اس کو اور نہ دیکھے تو اس میں اثر کسی درندے کا تو اسے کھالے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبہ نے ابی بشیر اور عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور اس باب میں ابوثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے۔

٩٨٥: بَابُ فِي مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهٗ مَيِّتًا فِي الْمَآءِ

باب: اِس کے بیان میں جو تیر مارے شکار کو اور پھر پائے اس کو مرا ہوا پانی میں

١٤٦٩: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَآءٍ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَآءُ قَتَلَهٗ اَوْ سَهْمُكَ۔

۱۴۶۹: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تو مارے شکار کو تو یاد کر اس پر نام اللہ کا سو اگر پائے تو اس کو مرا ہوا تو کھالے مگر یہ کہ جب پائے تو اسے پانی میں گرا ہوا سو نہ کھا اس کو تو نہیں جانتا کہ پانی نے اسے قتل کیا یا تیرے تیر نے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٤٧٠: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخْرٰى قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ قَالَ سُفْيَانُ كَرِهَ لَهٗ اَكْلَهٗ۔

۱۴۷۰: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہؐ سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپؐ نے جب چھوڑے تو اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روک رکھے وہ تیرے لئے۔ سو اگر اس کتے نے اس شکار سے کچھ نہ لیا تو نہ کھا اس لیے کہ اس نے اپنے واسطے شکار پکڑا عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! بھلا دیکھئے تو اگر مل جائے ہمارے کتوں میں دوسرا کتا یعنی شکار مارنے میں دوسرا کتا بھی کسی کا ایسا شریک ہو جائے کہ اس پر نام نہ لیا ہو اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر یعنی اس شکار کا کھانا درست نہیں۔ کہا سفیان ثوری نے جو راوی حدیث کے ہیں اس کا کھانا درست نہیں۔

ف: اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی ﷺ کو غیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گر جائے پانی میں تو نہ کھائے اور بعضوں نے کہا ذبح کا حلقوم جب کٹ جائے اور پانی میں گر پڑے اور مرے تو اس کا کھانا درست ہے اور یہی قول ابن مبارک کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا

کا کتے کے شکار میں کہ جب وہ شکار کو کھا جائے سو اکثر اہل علم نے کہا ہے جب کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو اس کا کھانا درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان اور عبداللہ بن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علماء نے اس کے کھانے کی اگرچہ کتا اس میں سے کھا لے۔

٩٨٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: معراض کے شکار کے بیان میں

١٤٧١: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ۔

١٤٧١: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبیؐ سے معراض کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپؐ نے جو مارے تو اس کی نوک سے تو کھا اس کو اور جو مارے تو اس کو چوڑان سے تو وہ وقیذ (مردار) ہے۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مترجم کہتا ہے معراض کے معنی کو بعضوں نے کہا وہ بھاری لاٹھی ہے کہ اس کے کنارے میں نوکدار لوہا لگا ہوتا ہے اس کو پھینک کر شکار مارتے ہیں تو جو نوک سے مرے اس کو مذبوح اور حلال فرمایا اور جو لاٹھی کے زور سے مرے لود ہے کی تیزی سے نہ کٹے تو اس کو وقیذ فرمایا اور یہی معنی معراض کے صحیح ہیں اور ہروی نے کہا ہے وہ ایسا تیر ہے کہ اس میں گانسے بھی نہیں اور پر بھی نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے کہ دونوں گوشے اسکے پتلے ہوتے ہیں اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے جب اس کو پھینکو تو سیدھی جاتی ہے غرض بہرنوع جو شکار کہ اس کی تیزی سے مذبوح ہو جائے اور خون بہہ جائے وہ حلال ہے اور جو چوٹ سے مرے وہ حرام ہے۔

٩٨٧: بَابُ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةَ

باب: پتھر سے ذبح کرنے کے بیان میں

١٤٧٢: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهٖ صَادَ اَرْنَبًا اَوِاثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهِمَا۔

١٤٧٢: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ ایک مرد نے ان کی قوم سے شکار کیا ایک یا دو خرگوشوں کو اور ذبح کیا ان کو پتھر سے اور لٹکا لیا ان دونوں کو یہاں تک کہ ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کا۔

ف: اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے پتھر سے ذبح کرنے کی اور تجویز کیا خرگوش کھانے میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور مکروہ کہا بعضوں نے خرگوش کو اور اختلاف ہے اصحاب شعبی کا اس حدیث کی روایت میں سو روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے اور روایت کی عاصم احول نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے جیسے روایت قتادہ کی ہے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے روایت کی ہو ان دونوں سے کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ نے حدیث شعبی کی جو جابرؓ سے مروی ہے وہ غیر محفوظ ہے۔

٩٨٨: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْمَصْبُوْرَةِ

باب: اس بیان میں کہ مصبورہ (تختۂ مشق بنائے گئے جانور) کا کھانا مکروہ ہے

١٤٧٣: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ۔

١٤٧٣: روایت ہے ابی درداء سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اس کو باندھ کر تیر ماریں یہاں تک کہ مر جائے یعنی اس کو نشانہ بنائیں۔

ف: اس باب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے۔

١٤٧٤: عَنْ وَهْبِ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی حَتّٰی يَضَعْنَ مَافِیْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی هُوَ الْقُطَعِیُّ سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّیْءُ فَيُرْمٰی وسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِیْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا۔

١٤٧٤: روایت ہے وہب بن ابی خالد سے کہا روایت کی مجھ سے ام حبیبہ بن عرباض بن ساریہ نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا خیبر فتح ہونے کے دن ہر جانور دانت والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے سے اور پالے ہوئے گدھوں کے گوشت سے اور منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور خلیسہ کے کھانے سے اور منع فرمایا اس سے کہ وطی کی جائے حاملہ عورتوں سے جب تک کہ وہ جن نہ لے جو ان کے پیٹوں میں ہے کہا محمد بن یحییٰ نے اور وہ قطعی ہیں اور سوال کیا گیا ابو عاصم سے کہ مجثمہ کیا ہے تو کہا وہ جانور پرندہ ہے یا کوئی اور چیز کہ سامنے رکھی جائے اور اس کو تیر یا پتھر ماریں یعنی اس کو نشانہ (باندھ کر تختہ مشق) بنائیں اور پوچھا ان سے کہ خلیسہ[1] کیا ہے تو فرمایا کہ خلیسہ وہ جانور ہے کہ جس کو بھیڑیئے یا کسی اور درندے نے پکڑا ہو اور کوئی آدمی اس کو دیکھ کر اس سے چھین لے اور وہ جانور قبل ذبح کے مر جائے۔

١٤٧٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَّخَذَ شَیْءٌ فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

١٤٧٥: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ مقرر کی جائے وہ چیز کہ جس میں جان ہو نشانہ یعنی جاندار چیز کو (پکڑ کر) نشانہ نہ بنایا جائے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٩٨٩: بَابُ فِیْ زَكٰوةِ الْجَنِيْنِ

باب: جنین کے حلال کرنے کے بیان میں

١٤٧٦: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ۔

١٤٧٦: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حلال کرنا بچہ شکم کا یہی ہے کہ اس کی ماں حلال کی جائے یعنی جب کوئی جانور حلال کیا جائے اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلا تو اس کو دوبارہ حلال کرنا کچھ ضرور نہیں۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی امہ اور ابی الدرداء اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان، ابن مبارک، شافعی، احمد کا، اسحٰق کا اور ابوالودود کا نام جبیر بن نوف ہے۔

[1] خلیسہ یعنی مخلوسہ اختلاس سے اور اختلاس کہتے ہیں چھیننے کو یعنی وہ جانور کہ درندے سے چھینا گیا ہو۔

٩٩٠: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي نَابٍ وَذِي مِخْلَبٍ

باب: حرمت میں ہر ذی ناب وذی مخلب کے

١٤٧٧ : عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

١٤٧٧: روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا انہوں نے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے۔

ف: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی لوگوں نے کہا ان سب نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ بن عبداللہ ہے۔

١٤٧٨ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَذِي مِخْلَبٍ عَنِ الطَّيْرِ۔

١٤٧٨: روایت ہے جابرؓ سے کہا حرام کیا رسول اللہ ﷺ نے یعنی جس سن خیبر فتح ہوا پلے ہوئے گدھوں کا گوشت اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی والا جانور درندہ اور چنگل سے پکڑنے والا پرندوں میں کا۔

ف: اس باب میں ابوہریرہ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے۔

١٤٧٩ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

١٤٧٩: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے حرام فرمایا ہر کچلی والا جانور درندوں میں کا مثل شیر اور کتے کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

٩٩١: بَابُ مَاجَآءَ مَاقُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

باب: اس بیان میں کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے

١٤٨٠ : عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَجُبُّوْنَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَايُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ۔

١٤٨٠: روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہا انہوں نے آئے رسول اللہؐ مدینہ میں اور وہاں کے لوگ کاٹ لیتے تھے اونٹوں کی کوہانوں کو اور کاٹ لیتے تھے سرین بکریوں کے یعنی بغیر ذبح ان جانوروں کے سو فرمایا حضرتؐ نے جو کاٹا جائے جانور سے اور وہ جانور زندہ ہے تو وہ کاٹا ہوا ٹکڑا مردار ہے۔

ف: روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالنصر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن اسلم کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

٩٩٢: بَابُ فِي الذَّكٰوةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

باب: اس بیان میں کہ ذبح کرنا حلق اور لبّہ میں چاہیے

۱۴۸۱ : عَنْ اَبِی الْعُشَرَآءِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَکُوْنُ الذَّکٰوةُ اِلاَّ فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِیْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْکَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا فِی الضَّرُوْرَةِ ۔

۱۴۸۱: روایت ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ! کیا حلال نہیں ہوتا جانور جب تک حلق اور لبّہ میں ذبح نہ کرے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے اگر نیزہ مار دے تو اس کی ران میں تو بھی کفایت کرتا ہے تجھ کو کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے۔

ف: اِس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ابی العشراء سے ان کے باپ سے اس حدیث کے سوا اور اختلاف ہے نام میں ابی العشراء کے سو بعضوں نے کہا ہے ان کا نام اسامہ بن قحطم ہے اور کہتے ہیں کہ یسار بن بزر ہے اور بعضے کہتے ہیں ابن بلز اور بعضے کہتے ہیں عطارد۔

۹۹۳: بَابُ فِیْ قَتْلِ الْوَزَغِ

باب: چھپکلی کے مارنے کے بیان میں

۱۴۸۲ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْاُوْلٰی کَانَ لَهٗ کَذَا وَکَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِیَةِ کَانَ لَهٗ کَذَا وَکَذَا حَسَنَةً ۔

۱۴۸۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو قتل کرے چھپکلی کو پہلی چوٹ میں ہوگا اس کو اتنا ثواب پھر اگر مارا اس کو دوسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو اتنا اتنا ثواب یعنی پہلے سے کم پھر اگر مارا تیسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو ثواب اتنا اتنا یعنی دوسری چوٹ سے بھی کم۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۹٤: بَابُ فِیْ قَتْلِ الْحَیَّاتِ

باب: سانپوں کے مارنے کے بیان میں

۱۴۸۳ : عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا یَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَیُسْقِطَانِ الْحَبَلَ۔

۱۴۸۳: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جس کی پشت پر دو نقطے سیاہ ہوں اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ جس کی دُم چھوٹی ہوتی ہے گویا وہ دُم کترا ہے اس لئے کہ یہ دونوں اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں حمل کو یعنی ان کے دیکھتے ہی آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہے بسبب زہر کے جو ان میں اللہ عزوجل نے رکھا ہے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی لبابہ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا بعد اس فرمانے کے پتلے سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں اور ان کو عوامر کہتے ہیں یعنی بستیوں میں رہنے والے اور مروی ہے یہ ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خطاب سے بھی اور عبداللہ بن مبارک نے کہا سانپوں میں سے اس سانپ کا مارنا بھی مکروہ ہے کہ وہ پتلا اور سفید رنگ کا ہوتا ہے جیسے چاندی اور چلنے میں سیدھا چلتا ہے مڑتا نہیں۔

۱۴۸۴ :عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۱۴۸۴: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ

اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِبُيُوْتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَالَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَاقْتُلُوْهُ۔

تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ ہیں سوان کو آ گاہ کر دو تین بار سو اگر پھر ان میں کا کوئی نکلے تو اس کو قتل کرو۔

ف: ایسی ہی روایت کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے یہی حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سعید سے روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام بن زہرہ کے ابی سعید سے اور اس روایت میں ایک قصہ بھی ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے مالک نے اور یہ روایت عبیداللہ بن عمرو کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مالک کی روایت کی مانند۔

۱۴۸۵: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِی الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْأَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا تُؤْذِيَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا۔

۱۴۸۵: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا انہوں نے کہ کہا ابو لیلیٰ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب نکلے سانپ گھر میں تو اس سے کہو ہم تجھ سے چاہتے ہیں اس اقرار کی رو سے جو نوح علیہ السلام سے تھا اور اس اقرار کی رو سے جو سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے تھا کہ تو ہم کو نہ ستا پھر اگر وہ دوبارہ نکلا تو اس کو قتل کرو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ثابت بنانی مگر اسی سند سے ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے۔

۹۹۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَتْلِ الْكِلَابِ

باب: کتوں کے مارنے کے بیان میں

۱۴۸۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَاۤ اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ۔

۱۴۸۶: روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے اللہ کے پیدا کئے ہوئے دو گروہوں میں تو حکم کرتا میں ان کے سب کے مار ڈالنے کا سو مارو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عمر اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور بعضی روایتوں میں ہے کہ کلب اسود بہیم شیطان ہے اور کلب اسود بہیم وہی کالا کتا ہے کہ جس میں کہیں سفیدی نہ ہو اور بعضے علماء نے مکروہ کہا ہے کلب اسود بہیم کے شکار کو۔

۹۹۶: بَابُ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ

باب: اس کے بیان میں کہ جو کتا پالے اس کے لئے نیک عمل گھٹتے ہیں

۱۴۸۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا اَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

۱۴۸۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پالا کتا یا رکھا راوی کو شک ہے کہ اقْتَنٰی فرمایا اتَّخَذَ کہ نہیں ہے وہ دوڑنے والا یعنی شکار پر اور نہ جانوروں کی حفاظت کرنے والا گھٹایا جائے گا اس کی نیکیوں کا ثواب ہر ایک دن میں دو دو قیراط۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مغفل اور ابی ہریرہؓ اور سفیان بن ابی الزبیر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ یعنی یا کتا کھیت کی حفاظت کرنے والا ہے یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے۔

۱۴۸۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْكَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَوْكَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَهٗ زَرْعٌ۔

۱۴۸۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کتوں کے مارنے کا مگر شکار کا کتا اور جانوروں کی حفاظت کا کتا۔ کہا راوی نے کہا گیا ابن عمرؓ سے کہ ابوہریرہؓ کہتے تھے اَوْكَلْبَ زَرْعٍ کی بجائے اَوْكَلْبَ مَاشِيَةٍ یعنی کتا کھیت کا کہ اس کا مارنا بھی ضرور نہیں تو فرمایا ابن عمرؓ نے کہ ابا ہریرہؓ کے کھیت تھے یعنی اس لئے انہوں نے کھیت کا کتا روایت کیا۔

۱۴۸۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَا شِيَةٍ اَوْصَيْدٍ اَوْزَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

۱۴۸۹: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پالے کتا مگر کتا چرائی کا یا کتا شکار کا یا کھیت کا یعنی اس کے سوا جو کتا پالے گھٹتے جاتے ہیں اس کے ثواب حسنات ہر دن میں ایک قیراط۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے عطاء بن رباح سے کہ انہوں نے رخصت دی کتا پالنے کی اگرچہ آدمی کے پاس ایک بکری بھی ہو روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحق بن منصور نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے۔

۱۴۹۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اِنِّیْ لَمِمَّنْ يَرْفَعُ اَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْكَلْبَ حَرْثٍ اَوْكَلْبَ غَنَمٍ۔

۱۴۹۰: روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے میں ان لوگوں میں تھا جو شاخیں اٹھا رہے تھے درخت کی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے اور آپ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپ ﷺ نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو سب گروہوں میں سے یعنی جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں تو البتہ میں حکم کرتا ان کے قتل کا سو قتل کرو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو اور کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ باندھیں کتے کو مگر گھٹتے جائیں گے ان کے عملوں میں سے ہر دن میں ایک قیراط مگر کتا شکار کا یا کھیت یا بکریوں کی حفاظت کا یعنی تین کتے پالنا جائز ہے باقی سب حرام ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن معقل سے وہ نبی ﷺ سے۔

۹۹۷: بَابُ فِی الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهٖ

باب: بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں

۱۴۹۱: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا مَالَمْ يَكُنْ سِنٌّ اَوْ

۱۴۹۱: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم مقابلہ کریں گے دشمن سے کل کے روز اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری یعنی ذبح کرنے کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خون بہائے اور نام لیا جائے اللہ تعالیٰ کا اس پر اسے کھاؤ جب تک کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو یعنی دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو میں اب بیان کرتا ہوں

ظُفُرٌ وَسَاُحَدِّ ثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

تم سے اس کا حلال سو دانت وہ تو ہڈی ہے اور ناخن وہ تو چھری ہے حبشیوں کی۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے سنا رافع سے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک نہیں تجویز کرتے ہیں یہ کہ ذبح کیا جائے کوئی ذبیحہ دانت سے اور نہ کسی ہڈی سے۔

۱۴۹۲: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ اِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَآئِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

۱۴۹۲: روایت ہے رافع سے کہا ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور ان لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نہ تھے کہ اس پر سوار ہو کر پکڑ لیں۔ سو مارا اس کو ایک مرد نے تیر سو روک دیا اللہ تعالیٰ نے اس اونٹ کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار پایوں میں بعض بھگوڑے ہوتے ہیں مثل وحشی جانوروں کے سو جو ایسا کام کرے ان میں سے یعنی بھاگے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو یعنی اسے تیر مار لو یا جس طرح قادر ہو۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا سے جو رافع بن خدیج ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور ایسے ہی روایت کی یہ حدیث شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْاَضَاحِیِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں قربانیوں کے جو وارد ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ سے

۹۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْاُضْحِيَةِ

باب: قربانی کی فضیلت کے بیان میں

۱۴۹۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاعَمِلَ اٰدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اِنَّهٗ لَيَاتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔

۱۴۹۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کیا آدمی نے کوئی عمل نحر کے دن زیادہ دوست اللہ کے نزدیک خون بہانے سے یعنی قربانی ذبح کرنے سے اور جانور قربانی کا آئے گا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت اور خون گرتا ہے اللہ تعالیٰ کے آگے مکان قبولیت میں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے سو خوش دل ہو تم اس بشارت سے۔

ف: اِس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہشام بن عروہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابوالمثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے اور روایت کی ہے ان سے ابن ابی فدیک نے اور مروی ہے نبیؐ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اضحیہ کی فضیلت میں کہ اس کے کرنے والے کو ہر بال میں ایک نیکی ہے اور بعضی روایت میں بقرونہا ہے۔

۹۹۹: بَابُ فِی الْاُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

باب: دو مینڈھوں کی قربانی کے بیان میں

۱۴۹۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

۱۴۹۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈوں سینگ والوں ابلق کی' ذبح کیا ان کو اپنے ہاتھ سے اور نام لیا اللہ تعالیٰ کا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور پیر رکھا اس کے پہلو یا گلے پر وقت ذبح کے۔

ف: اِس باب میں حضرت علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی ایوب رضی اللہ عنہم اور ابی الدرداء اور ابی رافع ابن ابن عمر اور ابی بکرہ رضی اللہ عنہم سے

بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۹۵: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدَعُهٗ اَبَدًا۔

۱۴۹۵: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ وہ ہمیشہ قربانی کرتے تھے دو مینڈوں کی ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سولوگوں نے اُن سے کہا کہ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ تو جواب دیا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو یعنی نبی ﷺ نے اس اُمر کا پس نہ چھوڑوں گا میں اسے کبھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور رخصت دی ہے بعضے اہل علم نے میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اور نہیں کہا بعضوں نے قربانی کرنا میت کی طرف سے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا میرے نزدیک یہ بہت خوب ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دے اور قربانی نہ کرے اور اگر اس کی طرف سے قربانی کی تو آپ اس میں سے نہ کھائے کچھ بھی اور صدقہ دے دے اس کا سب گوشت وغیرہ۔

۱۰۰۰: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب: قربانی جس جانور کی مستحب ہے اُس کا بیان

۱۴۹۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ۔

۱۴۹۶: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈے نر کی کہ کھاتا تھا وہ سیاہی میں یعنی اس کا منہ سیاہ تھا اور چلتا تھا وہ سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا وہ سیاہی میں یعنی آنکھوں کے کنارے سیاہ تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے۔

۱۰۰۱: بَابُ مَالَا يَجُوْزُ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب: اس جانور کے بیان میں جس کی قربانی درست نہیں

۱۴۹۷: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهٗ قَالَ لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَآءِ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَ بِالْمَرِيْضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَآءِ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ۔

۱۴۹۷: روایت ہے براء بن عازب سے مرفوع کرتے ہیں وہ اس روایت کو کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہ قربانی کی جائے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اس کا اور نہ کانی کی کہ ظاہر ہو کانا پن اُس کا اور نہ بیمار کی ظاہر ہو بیماری اس کی اور نہ اس قدر دبلی کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی زائدہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے روایت کی براء سے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک۔

۱۰۰۲: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ

باب: اس جانور کے بیان میں

اَلْاَضَاحِیْ

جس کی قربانی مکروہ ہے

۱۴۹۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَاشَرْقَاءَ وَلَاخَرْقَاءَ۔

۱۴۹۸: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب دیکھ لیں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تا کہ اس میں کچھ نقص نہ ہو اور حکم دیا اس کا کہ قربانی نہ کریں ہم اس کی جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقاء اور نہ خرقاء۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ بھی قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَاقُطِعَ طَرْفُ اُذُنِهَا وَ الْمُدَابَرَةُ مَاقُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَآءُ الْمَشْقُوْقَةُ وَالْخَرْقَآءُ الْمَثْقُوْبَةُ ۔یعنی کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جس کا ایک کنارہ کان کا کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ ہے کہ کان کی جانب سے کچھ کٹا ہو اور شرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چرا ہو اور خرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چھدا ہو۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شریح بن نعمان صائدی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور شریح بن حارث کندی یعنی قبیلہ بنی کندہ کے کوفہ کے رہنے والے ہیں کہ کنیت ان کی شریح بن امیہ ہے اور شریح بیٹے ہانی کے وہ بھی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت بھی ہے یعنی رسول مطہر شافع روزِ محشر ﷺ کی اور تینوں شریح جن کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اصحاب ہیں حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے۔

۱۰۰۳: بَابُ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّانِ فِي الْاَضَاحِيْ

باب: اِس بیان میں کہ جذع بھیڑ میں سے قربانی درست ہے

۱۴۹۹: عَنْ اَبِيْ كِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جَذَعًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَ اَوْنِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ۔

۱۴۹۹: روایت ہے ابی کباش سے کہا سوداگری کو لایا دنبے میں چھ چھ مہینے کے سو کھوٹے ہو گئے وہ یعنی نہ بکے سو ملاقات کی میں نے ابو ہریرہؓ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑوں میں سے کہا راوی نے پھر جلدی جلدی خرید لے گئے انکو لوگ راوی کو شک ہے کہ نِعْمَ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ فرمایا یا نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

ف: اِس باب میں ابن عباسؓ اور ام بلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور جابرؓ اور عقبہ بن عامر اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہؓ سے موقوفاً بھی اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جذع بھیڑ سے درست ہے قربانی میں۔

۱۵۰۰: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا فِيْ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ اَوْجَدْيٌ فَذَكَرْتُ

۱۵۰۰: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیں ان کو بکریاں کہ بانٹ دیں اس کو حضرت ﷺ کے صحابہ میں قربانی کے لئے سو باقی رہ گئی اس میں سے ایک عتود یا ایک جدی (یعنی سال یا سال سے کم)

ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ۔

سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے اس کی تم قربانی کردو۔

ف: مترجم کہتا ہے عتود اس بکری کو کہتے ہیں کہ قوی ہو جائے اور ایک سال اس پر گزر جائے اور جمع اس کی اعتدہ ہے اور جدی جو بکری کا بچا ہو نر ہو یا مادہ اور چھ مہینے کا ہو۔ وکیع نے کہا جذعہ چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کے سوا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی ﷺ نے قربانیاں اور باقی رہ گیا جذع سو میں نے سو میں نے پوچھا نبی ﷺ نے تو فرمایا آپ ﷺ نے اس کی تم قربانیاں کرو روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اور ابی داؤد دونوں نے کہا روایت کی ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں بدر کے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث۔

۱۰۰۴: بَابُ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْاُضْحِيَةِ

باب: قربانی میں شریک ہونے کے بیان میں

۱۵۰۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشْرَةً۔

۱۵۰۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں اور آ گئی عید قربان تو شریک ہو گئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔

ف: اس باب میں ابی ایوب اور ابی الاشد اسلمی سے بھی روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے۔

۱۵۰۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۱۵۰۲: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہم نے قربانی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور اسحٰق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباسؓ کی حدیث سے۔

۱۵۰۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَاِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَابَاْسَ اُمِرْنَا اَوْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ۔

۱۵۰۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا آپؐ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا حجیہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنے بعد اسکے قربانی کیلئے اسکو خریدا یا مقرر کیا تو فرمایا ذبح کر اس بچے کو بھی ساتھ اسکے کہا میں نے اور عرجاء یعنی لنگڑی فرمایا درست ہے اگر پہنچ سکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئے؟ کہا آپؐ نے کچھ مضائقہ نہیں اس میں حکم کیے گئے ہم یا حکم کیا ہم کو رسول اللہؐ نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کانی اور اندھی نہ ہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے۔

۱۵۰۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ اَنْ يُضَحّٰى بَاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَابَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ۔

۱۵۰۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انہوں نے منع کیا رسول اللہؐ نے اس سے کہ قربانی کرے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے کی قتادہ نے ذکر کیا میں نے اسکا سعید بن مسیّب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹا وہی مانع ہے جو آدھے سینگ تک پہنچے یا اس سے زیادہ ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۰۵: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

باب: اِس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والوں کو

۱۵۰۵: عَنْ عَطَآءَ بْنِ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى۔

۱۵۰۵: روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابو ایوب سے کیونکر ہوتی تھیں قربانیاں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے سو آپ بھی کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے سو ہوگئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی کرنے لگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبداللہ مدینی ہیں اور روایت کی ہے ان سے مالک بن انسؓ نے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور دلیل ان کی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی ﷺ نے ایک بھیڑ کی اور فرمایا یہ اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی میری امت سے اور بعض علماء نے کہا کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک کا اور سوا ان کے اور علماء کا۔

۱۵۰۶: عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاُضْحِيَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ۔

۱۵۰۶: روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمرؓ سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں؟ تو کہا انہوں نے قربانی کی رسول اللہؐ نے اور مسلمانوں نے' پھر پوچھا اس نے دوبارہ تو کہا ابن عمرؓ نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے اور قربانی کی مسلمانوں نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی واجب نہیں ہے لیکن سنت ہے رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے مستحب ہے کہ آدمی اسے ادا کرے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔

۱۵۰۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ۔

۱۵۰۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے رہے رسول اللہ ﷺ مدینہ میں دس سال قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال۔

۱۰۰۶: بَابُ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ

باب: اِس بیان میں کہ قربانی بعد

الصَّلٰوۃِ

نمازِ عید کے ذبح کرنا چاہیے

۱۵۰۸: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَايَذْ بَحَنَّ اَحَدُ كُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُ طْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْجِيْرَ انِيْ قَالَ فَاَعِدْ ذَ بْحَكَ بِآخَرَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْ بَحُهَا فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرُ نَسِيْكَتِكَ وَلَاتُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ۔

۱۵۰۸: روایت ہے براء بن عازب سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے نحر کے دن سوفرمایا ہرگز نہ کرے ذبح کوئی تم میں سے جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لے کہا براء نے کھڑے ہوگئے ماموں میرے اورعرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اس دن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو اسی لیے جلدی ذبح کی میں نے قربانی اپنی کہ کھلاؤں اپنے گھر والوں کو اور اپنے محلّہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسائے کے لوگوں کو سوفرمایا حضرت ﷺ نے پھر دوبارہ ذبح کرو دوسری قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہؐ! میرے پاس ایک بکری ہے ایک سال سے کم کی دودھ دیتی ہوئی کہ بہتر ہے میرے نزدیک گوشت کھانے کی دو بکریوں سے کیا اس کو ذبح کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ تو تمہاری قربانیوں سے بہتر ہے اور نہیں درست ہے جذعہ قربانی میں کسی کو بعد تیرے۔

ف: اس باب میں جابر اور جندب اور عویمر بن اشقر اور ابن عمر اور ابی زید انصاری سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی نہ کرے شہر کے اندر جب تک نماز عید کی نہ پڑھ لے امام اس مقام کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے گاؤں والوں کو ذبح کرنے کی جب فجر طلوع ہو جائے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اجماع ہے علماء کا کہ جائز نہیں جزعہ یعنی چھ مہینے سے زیادہ کا بکری کا بچہ قربانی میں اور جائز ہے جذعا اگر دنبہ کا ہو۔

۱۰۰۷: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْاُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

باب: اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھائے

۱۵۰۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَاْكُلْ اَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ اُضْحِيَةٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

۱۵۰۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ کھائے کوئی تم میں سے گوشت اپنی قربانی کا تین دن سے زیادہ۔

ف: اس باب میں عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور یہ حکم یعنی منع اس کا نبی ﷺ کی طرف سے ابتداء میں تھا بعد اس کے اجازت ہوئی اب جب تک چاہے گوشت رکھے۔

۱۰۰۸: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

باب: تین دن سے زیادہ گوشت رکھ کر کھانے کی رخصت میں

۱۵۱۰: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ

۱۵۱۰: روایت ہے سلیمان بن بیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم کو منع کرتا تھا قربانیوں کے

نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلٰى مَنْ لَاطَوْلَ لَهٗ فَكُلُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا۔

گوشت سے کہ تین دن سے زیادہ گوشت نہ رکھو اس لئے کہ کشادگی کریں طاقت والے لوگ بے طاقت والوں پر۔ سو اب کھاؤ تم جس طرح چاہو تم اور کھلاؤ اور جمع کرو۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور نبیشہ اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور انس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا۔

۱۵۱۱: عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ قَالَتْ لَاوَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّيْ مِنَ النَّاسِ فَاَحَبَّ اَنْ يُّطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيْ فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَاْكُلُهٗ بَعْدَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ۔

۱۵۱۱: روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے ام المؤمنین سے کہ کیا رسول اللہ ﷺ منع کرتے تھے قربانیوں کے گوشت کھانے سے؟ تو فرمایا انہوں نے نہیں مگر اتنا تھا کہ قربانی کرنے والے لوگ کم تھے تو حضرت ﷺ نے چاہا کہ ان کو بھی کھلائیں جنہوں نے قربانی نہیں کی اور ہم اٹھا رکھتے تھے ایک وسعت کو سو کھاتے تھے اس کو دس دن کے بعد۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام المؤمنین وہ حضرت عائشہؓ ہیں بیوی رسول اللہؐ کی اور یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۱۰۰۹: بَابُ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

باب: فرع اور عتیرہ کے بیان میں

۱۵۱۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَاعَتِيْرَةَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهٗ۔

۱۵۱۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہے یعنی اسلام میں اور فرع وہ پہلا بچہ ہے جانور کا کہ پیدا ہوتا تھا کافروں کے یہاں اور وہ اپنے بتوں کیلئے اس کو ذبح کرتے تھے۔

ف: اِس باب میں نبیشہ اور مخنف بن سلیم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اس کو رجب میں اس مہینے کی تعظیم کے واسطے اس لیے کہ وہ پہلا مہینہ ہے حرام کے مہینوں میں سے اور حرام کے مہینے رجب ہے اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور مہینہ حج کے شوال ہے اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ایسا ہی مروی ہے بعض اصحاب نبی ﷺ سے۔

۱۰۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْعَقِيْقَةِ

باب: عقیقہ کے بیان میں

۱۵۱۳: عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهَكَ اَنَّهُمْ دَخَلُوْا عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلُوْهَا عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَاَخْبَرَتْهُمْ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

۱۵۱۳: روایت ہے یوسف بن ماہک سے کہ وہ آئے حفصہ بنت عبدالرحمٰن کی بیٹی کے پاس اور پوچھا ان سے مسئلہ عقیقہ کا تو خبر دی انہوں نے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے کو عقیقہ میں دو بکریوں کا کہ سن میں برابر ہوں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری کا۔

ف: اِس باب میں علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور سلیمان بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور حفصہ یہ بیٹی ہیں عبدالرحمٰن کی اور وہ بیٹے ہیں ابوبکر کے۔

۱۵۱۴: عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّ كُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا۔

۱۵۱۴: روایت ہے ام کرز سے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہؐ سے حکم عقیقہ کا تو فرمایا آپؐ نے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کچھ نقصان نہیں ہے تم کو نر ہو یا مادہ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۱۵: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى۔

۱۵۱۵: روایت ہے سلیمان بن عامر ضبی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ ہر لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو بہاؤ اسکی طرف سے خون یعنی جانور ذبح کرو اور دور کرو اس سے تکلیف کی چیزوں کو یعنی بال مونڈ و ناخن کترو۔

ف: روایت کی ہم سے حسن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ارباب سے انہوں نے سلیمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۱۱: بَابُ الْاَذَانِ فِيْ اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ

باب: بچہ کے کان میں اذان کہنے کے بیان میں

۱۵۱۶: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ۔

۱۵۱۶: روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہؐ کو کہ اذان دی آپؐ نے حسن بن علی کے کان میں جب جنیں انکو فاطمہؓ جیسے اذان ہوتی ہے نماز کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور مروی ہے نبی ﷺ سے یہ بھی کہ آپ ﷺ نے عقیقہ کیا حسن بن علی سے ایک بکری کا اور بعضے علماء کا یہی مذہب ہے۔

۱۵۱۷: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ۔

۱۵۱۷: روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر قربانی کے جانوروں میں مینڈھا ہے اور بہتر سب کفنوں میں حلہ ہے یعنی ایک ازار اور ایک چادر قمیص کے سوا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عفیر بن معدان ضعیف ہیں حدیث میں۔

۱۵۱۸: عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَاَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَةٌ وَعَتِيْرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ۔

۱۵۱۸: روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہا ہم کھڑے تھے نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفات میں اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیوں ہر گھر والے پر سال میں قربانی ہے اور عتیرہ ہے۔ تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ عتیرہ وہ ہے جس کا نام تم رجبیہ رکھتے ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابن عوف کی روایت سے۔ مترجم رجبیہ وہ جانور ہے کہ رجب میں ذبح کرتے تھے کفار بتوں کی تعظیم کے لیے اور اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا۔

۱۵۱۹: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَحْلِقِيْ رَأْسَهٗ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْبَعْضَ دِرْهَمٍ۔

۱۵۱۹: روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا انہوں نے کہ عقیقہ کیا رسول اللہ ﷺ نے امام حسنؓ کا ایک بکری کا فرمایا اے فاطمہ! مونڈ واؤ اس کا سر اور صدقہ دو اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر سو تولا انہوں نے بالوں کو سو اس کا وزن ہوا ایک درہم کے برابر یا کچھ اس سے کم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ متصل نہیں کہ ابوجعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو۔

۱۵۲۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

۱۵۲۰: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا پھر اترے اور منگائے دو مینڈھے پھر ذبح کیا ان کو یعنی عید قربان میں۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۲۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهٖ فَاُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ۔

۱۵۲۱: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے حاضر ہوا میں نبیؐ کے ساتھ عید قربان کے دن عید گاہ میں پھر جب پورا کر چکے شعبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا گیا ایک دُنبہ تو ذبح کیا اس کو رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ ذبح کرتا ہوں میں اسکو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑائی والا ہے یہ قربانی ہے میری طرف سے اور اسکی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی میری امت سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمل اسی پر ہے علمائے صحابہ کا نبی ﷺ کے سوا ان کے اور لوگوں کا کہ آدمی جب ذبح کرے تو یہی کہے بسم اللہ اللہ اکبر اور یہی قول ہے ابن مبارک اور مطلب بن عبداللہ بن حطب کو کہتے ہیں کہ سماع نہیں ہے جابر سے۔

۱۵۲۲: عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَةٍ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ۔

۱۵۲۲: روایت ہے سمرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لڑکا رہن ہے اپنے عقیقہ کے ساتھ چاہیے کہ ذبح کیا جائے جانور عقیقہ کا اس کی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جائے اور سر اُس کا مونڈا جائے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا روایت کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے جو بیٹے ہیں جندب کے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہتے ہیں مستحب ہے کہ ذبح کیا جائے جانور عقیقہ کا لڑکے کی طرف سے ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن اور کہتے ہیں کہ درست نہیں جانور عقیقہ میں مگر وہی جانور جو قربانی میں درست ہے یعنی جیسے قربانی کے جانور میں شرطیں ہیں ویسی ہی اس میں بھی ہوں۔

۱۵۲۳: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَّاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ۔

۱۵۲۳: روایت ہے امّ سلمہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے دیکھا چاند ذی الحجہ کا اور ارادہ رکھتا ہے قربانی کرنے کا تو نہ مونڈے اپنے بال اور نہ کاٹے اپنے ناخن یعنی جب تک قربانی نہ کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ سند میں اس حدیث کے عمرو بن مسلم ہے کہ روایت کی ہے ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی لوگوں نے اور مروی ہے یہ حدیث سعید بن میسب سے وہ روایت کرتے ہیں ام سلمہ سے وہ نبیؐ سے اس کے سوا اور سند سے اسی کی مانند اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل تھے سعید بن مسیّب اور اسی حدیث کی طرف گئے ہیں احمد اور اسحٰق اور رخصت دی ہے بعض علماء نے بال مونڈنے اور ناخن تراشنے کی اور کہا ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حجت پکڑی ہے انہوں نے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے کہ نبیؐ بھیجتے تھے قربانی مدینہ سے اور پرہیز نہیں کرتے تھے کسی چیز سے کہ جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ النُّذُوْرِ وَالْاِیْمَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں نذروں اور قسموں کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۰۱۲: بَاب مَاجَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنْ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ

باب: اِس بیان میں کہ نذر درست نہیں معصیتِ الٰہی میں

۱۵۲۴: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔

۱۵۲۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے نذر منعقد نہیں ہوتی گناہ کے امور میں اور کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس لیے کہ زہری نے نہیں سنی یہ حدیث ابی سلمہ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کی انہوں نے کئی لوگوں سے انہیں میں ہیں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابی سلمہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی ﷺ سے کہا محمد نے حدیث تو یہی ہے یعنی یہ حدیث صحیح تر ہے روایت کی ہم سے ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ایوب بن سلیمان نے جو بیٹے ہیں بلال کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔ یعنی نذر درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے ابی صفوان کی حدیث سے جو یونس سے مروی ہے اور ابو صفوان مکی ہیں نام ان کا عبداللہ بن سعید ہے اور روایت کی ہے ان سے حمید نے اور کئی لوگوں نے جو حدیث کے بڑے عالموں میں سے ہیں اور کہا بعض علماء نے صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کے نذر درست نہیں اس کام کی جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کفارہ اس کا کفارۂ یمین کا ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور انہوں نے حجت پکڑی ہے زہری کی حدیث سے جو مروی ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے اور کہا بعض علماء نے صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام میں کہ جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کچھ کفارہ بھی نہیں اس کا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا

۱۵۲۵ ۔ ۱۵۲۶ : عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَاَنْ يَعْصِيَ اللّٰهِ فَلَا يَعْصِهٖ۔

۱۵۲۵۔۱۵۲۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تو چاہیے کہ فرمانبرداری کر لے اس کی یعنی پورا کرے اپنی نذر کو اور جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو نافرمانی نہ کرے اس کی یعنی نذر پوری نہ کرے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی قول ہے بعض علمائے صحابہ کا نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور لوگوں کا یہی قول ہے مالک اور شافعی کا کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ تعالیٰ کی اور کہتے ہیں کہ کفارہ یمین کا نہیں اگر اس شخص نے نذر مانی ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

۱۰۱۳: بَابُ لَا نَذْرَ فِيْ مَالَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ

باب: اِس بیان میں کہ نذر صحیح نہیں ہوتی اس میں جو شئے آدمی کے اختیار میں نہیں

۱۵۲۷: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔

۱۵۲۷: روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بندے پر وہ نذر واجب نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہیں۔

ف: اِس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۱۴: بَابُ فِيْ كَفَّارَةِ النَّذْرِاِذَا لَمْ يُسَمَّ

باب: نذر غیر معین کے کفارہ کے بیان میں

۱۵۲۸: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفَّارَةُ النَّذْرِاِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۱۵۲۸: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کفارہ اس نذر کا کہ جس کا نام نہ لیا ہو کفارہ قسم کا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔مترجم کہتا ہے نام نہ لیا یعنی اتنا ہی کہا کہ اگر یہ مراد میری بر آئے تو مجھ پر نذر ہے۔

۱۰۱۵: بَابُ فِيْمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

باب: کسی اَمر پر قسم کھا کر اس سے بہتر اَمر تجویز کرنے کے بیان میں

۱۵۲۹: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِ مَارَةَ فَاِنَّكَ اَنْ اَتَتْكَ عَنْ مَسْئَلَةٍ وُّكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنَّكَ اِنْ اَتَتْكَ مِنْ

۱۵۲۹: روایت ہے عبداللہ بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبدالرحمٰن مت مانگ حکومت کو اس لئے کہ اگر آئے تیرے پاس حکومت تیرے مانگنے سے تو سونپ دیا گیا تو اسی کی طرف یعنی تائید غیبی نہ ہوگی اور اگر آئے تیرے پاس بغیر مانگے تو مدد کیا جائے گا تو اس

غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ۔

کے اوپر یعنی اللہ کی طرف سے اور جب قسم کھائے تو کسی کام پر پھر دیکھے تو اس سے بہتر دوسرا کام تو کر اس کام کو یعنی جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا۔

ف: اِس باب میں عدی بن حاتم اور ابی الدرداء اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبدالرحمٰن بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۱۶: بَابُ فِى الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

باب: بیان میں ادائے کفارہ کے قبل حنث کے

۱۵۳۰: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ۔

۱۵۳۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قسم کھائی کسی کام پر پھر دیکھا اس سے بہتر دوسرا کام تو چاہیے کہ کفارہ دے دے اپنی قسم کا پھر کرے وہ کام یعنی جو بہتر نظر آیا۔

ف: اِس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہتے ہیں کہ کفارہ قبل حنث کے ادا کر دینا بھی کافی ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ادائے کفارہ قبل حنث جائز نہیں اور سفیان ثوری نے فرمایا اگر کفارہ دے بعد حنث کے تو مستحب ہے میرے نزدیک اگر قبل حنث دے تو بھی جائز ہے۔

۱۵۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ۔

۱۵۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھائے کسی کام پر اور کہے ان شاء اللہ پس اس پر حنث نہیں آتا یعنی ان شاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی کہ اسکے خلاف معصیت ہو یا کفارہ آئے۔

ف: اِس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے اور ایسی ہی روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوفاً اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ مرفوع کی ہو یہ روایت سوا ابو ایوب سختیانی کے اور کہا اسماعیل بن ابراہیم نے کہ ایوب کبھی اس روایت کو مرفوع کرتے تھے اور کبھی مرفوع نہ کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی وغیرہم کے کہتے ہیں کہ ان شاء اللہ جب ملایا جائے قسم کے ساتھ تو حنث نہیں آتا اس پر اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اوزاعی کا اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۵۳۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ۔

۱۵۳۲: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قسم کھائی اور کہا ان شاء اللہ وہ حانث نہ ہوگا۔

ف: پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا ہے خطا کی اس میں عبدالرزاق نے مختصر کیا اس کو معمر کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا طواف کروں گا میں آج کی رات ستر بیویوں پر یعنی جماع کروں گا ان سے پھر جنے گی ہر ایک عورت

ایک لڑکا پھر طواف کیا انہوں نے ان پر اور نہ جنی ان میں سے کوئی عورت مگر ایک کہ وہ جنی نصف لڑکا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر فرماتے سلیمان علیہ السلام ان شاءاللہ تو ویسا ہی ہوتا جیسا کہ انہوں نے کہا تھا۔ اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت اپنی طول کے ساتھ اور ذکر کیا اس میں ستر عورتوں کا اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجھوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کہا سلیمان بن داؤد نے میں طواف کروں گا آج کی رات سو عورتوں پر آخر حدیث تک۔

۱۰۱۷: بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

باب: اس بیان میں کہ غیر خدا کی قسم کھانا حرام ہے

۱۵۳۳: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَيَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اَلَااِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَاحَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا۔

۱۵۳۳: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ سنا نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ کہتے تھے کہ قسم ہے میرے باپ کی فرمایا آپؐ نے بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادوں کی کہا عمر نے قسم ہے اللہ کی پھر قسم نہ کھائی میں نے باپ کی بعد اس کے نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے۔

ف: اور اس باب میں ثابت بن ضحاکؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور قتیلہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابوعبیدہ نے مطلب ان کے قول وَلَا اٰثِرًا کا یہ ہے کہ نہیں نقل کی میں نے قسم باپ کی کسی اپنے غیر سے اس لیے کہ عرب میں کہتے ہیں اَثَرَهٗ عَنْ غَيْرِیْ۔ یعنی نقل کرتا ہوں میں اس بات کو اپنے غیر سے۔

۱۵۳۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَوَهُوَ فِيْ رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْابِاٰبَآئِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَسْكُتْ۔

۱۵۳۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ ایک قافلہ میں تھے اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی سو فرمایا رسول اللہؐ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی چاہیے کہ کھائے قسم اللہ تعالیٰ کی یا چپ رہے یعنی سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۳۵: عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ۔

۱۵۳۵: روایت ہے سعد بن عبیدہ سے کہ ابن عمرؓ نے سنا ایک مرد کو قسم کھائے ہوئے کعبہ کی تو کہا ابن عمرؓ نے قسم نہ کھانی چاہیے سوا اللہ کے اس لئے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو کھائے قسم غیر اللہ کی بے شک اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور تفسیر اس حدیث کی بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ فرمانا آپ ﷺ کا فَقَدْ كَفَرَ وَاَشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيْظِ تغلیظاً ہے اور حجت اس باب میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے کہ نبی ﷺ نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے اپنے باپ کی اور فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے یعنی اس روایت میں باپ کی قسم کو شرک نہ فرمایا پس حدیث مذکور میں شرک کا اطلاق تنبیہاً کیا گیا اور اسی طرح حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو شخص کہہ بیٹھے اپنی قسم میں کہ قسم ہے لات

وعزیٰ کی تو اس کو چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ یعنی اس سے بھی ثابت ہوا کہ اطلاق شرک کا غیر خدا کی قسم پر تنبیہاً ہے اور اسی طرح جو مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ریا شرک ہے اور تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت مبارکہ کی: مَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا ...... اور کہا ہے کہ مراد شرک سے ریا ہے یعنی یہ بھی فرمایا تنبیہاً ہے۔

۱۰۱۸: بَابُ فِیْ مَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيْعُ

باب: اس کے بیان میں جو قسم کھائے چلنے کی اور نہ چل سکے

۱۵۳۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَذَرَتِ امْرَأَةٌ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ۔

۱۵۳۶: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ نذر کی ایک عورت نے کہ چل کر جائے بیت اللہ تک سو پوچھا رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا آپ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے چلنے سے حکم کرو اس کو کہ سوار ہو کر جائے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۵۳۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيْرٍ يَتَهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَرْكَبَ۔

۱۵۳۷: روایت ہے انسؓ سے کہا کہ گزرے رسول اللہ ﷺ ایک بڑے بوڑھے پر کہ چلا جاتا تھا اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا حال ہے اس کا کہا لوگوں نے نذر کی ہے اس نے اے رسول اللہ ﷺ چلنے کی فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے عذاب کرنے سے اپنے نفس کو کہا راوی نے پھر حکم کیا اس کو کہ سوار ہو جائے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے مثل اس کے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک مرد کو آخر حدیث تک یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ جب نذر کرے عورت کہ پیادہ جائے تو چاہیے کہ سوار ہو لے اور ایک بکری کی قربانی کرے۔

۱۰۱۹: بَابُ فِیْ كَرَاهِيَةِ النُّذُوْرِ

باب: کراہت نذر میں

۱۵۳۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

۱۵۳۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نذر مت کرو اس لئے کہ نذر کام نہیں آتی ہے آگے تقدیر کے کچھ یعنی بنظر تبدیل تقدیر نذر کرنا بے سود ہے بلکہ نکالا جاتا ہے بحیلہ نذر بخیل سے کچھ مال۔

ف: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اعمل اسی پر ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مکروہ کہا انہوں نے نذر کو اور فرمایا عبداللہ بن مبارک نے کہ معنی کراہت نذر کے یہ ہیں کہ جب نذر کی آدمی اپنے ساتھ طاقت الٰہی کے اور وفا کی وہ نذر تو اسے اجر ہے وفا کا مگر نذر کرنا مکروہ تھا اور اگر نذر کی معصیت کی تو اس میں تو وفا درست ہی نہیں۔

١٠٢٠: بَابٌ فِيْ وَفَاءِ النَّذْرِ

باب: نذر کے پورا کرنے کے بیان میں

١٥٣٩: عَنْ عُمَرَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

١٥٣٩: روایت ہے عمرؓ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہؐ میں نے نذر مانی تھی کہ اعتکاف کروں گا میں ایک رات مسجد الحرام میں ایام جاہلیت میں تو فرمایا آپ ﷺ نے پوری کرو اپنی نذر۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف بعض اہل علم کہا ہے انہوں نے کہ جب آدمی مشرف بالاسلام ہو اور اس پر نذر طاعت ہے یعنی ایسے کام کی نذر ہے کہ اس میں اطاعت الٰہی ہو تو ضرور ہے کہ اسے پورا کرے اور کہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبیؐ سے اور سوا انکے اور علماء نے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر ساتھ روزے کے اور بعضوں نے کہا اہل علم سے کہ نہیں واجب معتکف پر روزہ مگر جب وہ اپنے اوپر واجب کرے یعنی اگر نذر میں روزہ کا بھی ذکر کیا ہے تو ضرور ہے ورنہ کچھ ضرور نہیں اور حجت پکڑی انہوں نے حدیث عمرؓ سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی کہ انہوں نے نذر کی تھی رات کے اعتکاف کی جاہلیت میں اور حکم کیا ان کو نبیؐ نے پورا کرنے کا یعنی حکم روزہ کا نہ دیا آپ ﷺ نے فقط اعتکاف کو فرمایا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

١٠٢١: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِيْنُ النَّبِيِّ ﷺ

باب: اس بیان میں کہ کیسی تھی قسم رسول اللہ ﷺ کی

١٥٤٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَثِيْرًا مَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذَا الْيَمِيْنِ لَا مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

١٥٤٠: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ اکثر تھے رسول اللہ ﷺ کہ کھاتے تھے ساتھ اس قسم کے لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ یعنی قسم کے دلوں کے بدلنے والے کی یعنی اللہ تعالیٰ کی۔ ف: حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٠٢٢: بَابٌ فِيْ ثَوَابِ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً

باب: غلام آزاد کرانے کے ثواب کے بیان میں

١٥٤١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔

١٥٤١: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جس نے آزاد کی ایک گردن مؤمنہ آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کو اس کے ایک ایک عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے یہاں تک کہ آزاد کرے گا فرج اس کا عوض میں اس کے فرج کے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور عمرو بن عبداللہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے اور وہ مدنی ہے اور ثقہ ہے اور روایت کی ان سے مالک بن انس اور بہت سے لوگوں نے اہل علم سے۔

١٠٢٣: بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ

باب: اس کے بیان میں جو طمانچہ

خَادِمَهٗ — مارے اپنے خادم کو

۱۵۴۲: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مَقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَ اِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ اَنْ نُعْتِقَهَا۔

۱۵۴۲: روایت ہے سوید بن مقرن مزنی سے کہا دیکھا ہم نے اپنے کو کہ ہم سات بھائی تھے اور کوئی خادم ہمارا نہ تھا مگر ایک پھر طمانچہ مارا ہم سے ایک نے اس کو سو حکم فرمایا ہم کو نبی ﷺ نے کہ آزاد کر دیں ہم اس کو۔

ف: اِس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس حدیث میں کہ طمانچہ مارا اس باندی کے منہ پر۔

۱۵۴۳: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ۔

۱۵۴۳: روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے جھوٹی مثلاً کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں نصرانی ہوں پس وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اس نے کہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس مسئلہ میں کہ جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے مثلاً اس نے کہا کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی تو پھر کیا اس نے یہ کام تو کہا بعضوں نے کہ اس نے بہت بڑی خطا کی مگر اس پر کفارہ نہیں اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور مالک بن انس کا اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبیدہ اور کہا بعضوں نے اصحاب نبی ﷺ سے اور تابعین وغیرہم سے کہ اس پر کفارہ ہے اور یہی قول ہے سفیان اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۵۴۴: عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَايَصْنَعُ بِشَقَآءِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ۔

۱۵۴۴: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! میری بہن نے نذر کی ہے کہ جائے بیت اللہ تک ننگے پاؤں بغیر چادر کے تو فرمایا نبی ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ کچھ نہ کرے گا تیری بہن کی بدبختی کے ساتھ یعنی اللہ کو کیا پرواہ ہے۔ پس چاہیے کہ سوار ہو جائے اور چادر اوڑھے اور تین روزے رکھے یعنی بعوض اس نذر کے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعضے اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۵۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

۱۵۴۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص قسم کھائے اور اپنی قسم میں کہے قسم ہے لات و عزیٰ کی پس چاہیے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ اور جو کہے کسی شخص سے آ جوا کھیلیں ہم تجھ سے تو چاہیے کہ صدقہ دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالمغیرہ وہ خولانی حمصے ہیں اور نام ان کا عبدالقدوس ہے اور بیٹے ہیں حجاج کے۔

۱۰۲۴: بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ — باب: میت کی طرف سے قضائے نذر کا بیان

۱۵۴۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى

۱۵۴۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس نذر کا کہ تھی ان کی ماں پر اور وہ وفات کر گئی تھی قبل ادا کرنے کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ادا کرو ان کی طرف سے۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۔۱: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ

باب: غلام ولونڈی آزاد کرنے کے ثواب کے بیان میں

۱۵۴۷: عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكُهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِّنْهُ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهَا۔

۱۵۴۷: روایت ہے ابی امامہ وغیرہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آزاد کرے ایک مرد مسلمان کو ہوگا چھوڑا اس کا دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ہر عضو اس غلام کا اس کے عضو کے بدلے میں اور جو شخص مرد مسلمان آزاد کرے دو عورتیں مسلمان، ہوں گی وہ دونوں چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ہر عضو ان کے بدلے میں اس کے ہر عضو کے اور جو عورت مسلمان آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہو جائے گی وہ چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ایک ایک عضو اس کا بدلے میں اس کے ایک ایک عضو کے۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ السِّيَرِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں جہاد کے بیان میں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

۱۰۲٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۵۴۸: عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ اَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ اَمِيْرُهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِنْ قُصُوْرِ فَارِسَ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِم قَالَ دَعُوْنِيْ اَدْعُوْهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيْعُوْنِيْ فَاِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْنَا وَاِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا دِيْنَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَاَعْطُوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ وَقَالَ وَرَطَنَ اِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُوْدِيْنَ وَاِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ قَالُوْا مَانَحْنُ بِالَّذِيْ نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ فَقَالُوْا يَااَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِم قَالَ لَا قَالَ

باب: بیان میں دعوت کے قبل قتال کے

۱۵۴۸: روایت ہے ابی البختری سے کہ ایک لشکر نے مسلمانوں کے لشکروں کے سے کہ امیر اسکے سلمان فارسی تھے محاصرہ کیا ایک قلعہ کا فارس کے قلعوں میں سے پس کہا لوگوں نے اے ابا عبداللہ! یہ کنیت ہے سلمان کی کیا نہ دھاوا (حملہ) کریں ہم ان پر؟ فرمایا انہوں نے چھوڑ دو مجھ کو کہ میں دعوت کروں ان کو جیسا کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ دعوت کرتے تھے انکی یعنی کافروں کی پس آئے انکے پاس سلمان اور کہا ان سے تحقیق میں ایک آدمی ہوں تم میں سے رہنے والا فارس کا دیکھتے ہو تم عرب کو کہ اطاعت کرتے ہیں میری پس اگر اسلام لائے تم پس تمہارے لئے مثل ہے اس چیز کے کہ ہمارے لئے ہے یعنی حصہ غنائم اور فیئے سے اور تم پر ہے مثل اس کے کہ ہم پر ہے اور اگر انکار کیا تم نے اور نہ قبول کیا تم نے مگر دین اپنا چھوڑ دیں گے ہم تم کو اسی دین پر اور دو ہم کو جزیہ ہاتھ سے اور تم ذلیل ہو کہا راوی نے بیان کیا سلمان نے یہ مضمون ان سے فارسی میں اور یہ بھی کہا کہ تم اچھے نہیں یعنی بصورت عدم قبول ایمان کے اور اگر نہ مانوں گے تم تو لڑیں گے ہم تم سے تم کو آگاہ کر کے جواب دیا انہوں نے کہ نہیں ہیں ہم ایسے کہ جزیہ دیں ولیکن لڑتے ہیں تم سے پھر کہا مسلمانوں نے اے ابا عبداللہ! کیا نہ دھاوا

فَدَعَاهُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلٰى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوْا اِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا اِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ۔

(لڑائی) کریں ہم ان پر؟ کہا انہوں نے نہیں کہا راوی نے پھر بلایا ان کو سلیمان نے اسلام کی طرف تین دن مثل اسی کے پھر حکم دیا کہ دھاوا (حملہ) کرو ان پر کہا راوی نے پھر دہاوا (حملہ) کیا ہم نے ان پر اور فتح کیا اس قلعہ کو۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس سے اور حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابوالبختری نے نہیں پایا سلمان کو اس لئے کہ نہیں پایا انہوں نے علی کو اور سلمان انتقال کر چکے تھے قبل علی کے اور گئے ہیں بعض اہل علم صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور تجویز کیا انہوں نے کہ دعوت کی جائے قبل قتال کے اور یہی قول ہے اسحٰق بن ابراہیم کا کہا انہوں نے اگر پیشتر سے کر دی جائے ان کو دعوت تو بہتر ہے اور سبب ہے ان کے ڈرنے کا اور کہا بعض علماء نے کہ اس زمانے میں دعوت کی حاجت نہیں اور کہا احمد نے نہیں جانتا میں آج کے دن کسی کو ضرور ہو اس کو دعوت یعنی سب لوگ جان گئے ہیں کہ اہل اسلام اس لئے لڑتے ہیں لہٰذا دعوت ضرور نہیں اور کہا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ لڑائی شروع نہ کی جائے دشمن سے جب تک کہ دعوت نہ کر لیں مگر یہ کہ وہ خود آ پڑیں مسلمان پر قبل دعوت کے اس صورت میں اگر دعوت نہ کی تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ پہلے پہنچ چکی ہے ان کو دعوت۔

۱۵۴۹: عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ ﷺ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا اَوْسَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا۔

۱۵۴۹: روایت ہے عصام مزنی سے اور ان کو صحبت تھی رسول اللہ کی کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ جب بھیجتے کسی لشکر کو فرماتے ان سے کہ جب دیکھو تم مسجد یا سنو تم آواز مؤذن کی یعنی کسی قریہ میں پس نہ قتل کرو وہاں کسی کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مروی ہے ابن عیینہ سے۔

۱۰۲۷: بَابُ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

باب: شب خون اور لوٹ کے بیان میں

۱۵۵۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ اَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

۱۵۵۰: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نکلے خیبر کی طرف پہنچے وہاں رات کو اور تھے آپ جب پہنچتے کسی قوم پر رات کو نہ لوٹتے ان کو یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر جب صبح ہوئی نکلے یہود پھاوڑہ اور ٹوکرہ اپنے لے کر (کھیتی باڑی کیلئے) پھر جب دیکھا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا برابر آ گئے محمدؐ! قسم ہے اللہ کی برابر آ گئے محمدؐ! ساتھ لشکر لے کر سو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر اخیر تک یعنی اللہ بڑی بزرگی والا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق کہ جب ہم اترے ہیں آنگن میں کسی قوم کے پس بری ہے صباح (صبح) ڈرائے گیوں کی۔

۱۵۵۱: عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا۔

۱۵۵۱: روایت ہے ابی طلحہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غالب آتے کسی قوم پر ٹھہرتے ان کے میدان میں تین دن تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حمید کی جو مروی ہے انس سے یعنی جو اس کے اوپر مروی ہوئی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق رخصت دی ایک قوم نے اہل علم سے لوٹ کی رات کو اور شب خون کی اور مکروہ کہا اسکو بعضوں نے اور کہا احمد اور اسحٰق نے کچھ مضائقہ نہیں شب خون

میں دشمن پر رات کے وقت اور مراد خمیس سے جو حدیث میں وارد ہوا ہے لشکر ہے یعنی چونکہ لشکر کے پانچ حصے ہوتے ہیں مقدمہ جو آگے چلے اور میمنہ جو داہنی طرف ہو اور میسرہ جو بائیں طرف ہو اور ساقہ جو پیچھے آئے اور قلب جو درمیان میں ہو جہاں سردار رہتا ہے اس لئے عرب بڑے لشکر کو خمیس کہتے تھے۔

۱۰۲۸: بَابُ فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ

باب: کافروں کے گھر جلانے اور ویران کرنے کے بیان میں

۱۵۵۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَا عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ۔

۱۵۵۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا دیئے کھجور کے درخت بنی نضیر کے اور کٹوا ڈالے اور یہ معاملہ بویرا میں گزرا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: مَا قَطَعْتُمْ سے آخر تک یعنی جو کاٹ ڈالا تم نے کوئی درخت کھجور کا یا چھوڑ دیا اس کو قائم اور پر جڑوں ان کی کے پس حکم سے اللہ تعالیٰ کے اور اس لئے کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئی ہے ایک قوم اہل علم سے اس طرف اور کہا کچھ مضائقہ نہیں درختوں کے کاٹنے میں اور قلعوں کے خراب کرنے میں یعنی بوقت جہاد اور مکروہ کہا بعضوں نے اس کو اور یہی قول ہے اوزاعی کا اور کہا اوزاعی نے اور منع کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھل والے درخت کے کاٹنے سے اور مکانوں کے ویران کرنے سے اور عمل کیا اس پر مسلمانوں نے بعد ان کے اور کہا شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں آگ لگانے میں اور درخت اور پھل کاٹنے میں دشمن کے ملک میں اور احمد نے کہا کہ بعضے جگہ اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے ضرورت آگ نہ لگائی جائے اور کہا اسحٰق نے آگ لگانا سنت ہے جب کافر اس سے ذلیل ہوں۔

۱۰۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغَنِيْمَةِ

باب: غنیمت کے بیان میں

۱۵۵۳: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْقَالَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ۔

۱۵۵۳: روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ نے فضیلت دی مجھ کو پیغمبروں پر یا فرمایا میری امت کو امتوں پر حلال کیں کیں ہمارے لیے غنائم۔

ف: اس باب میں علی اور ابوذر اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سیار کو سیار مولیٰ بنی معاویہ کہتے ہیں روایت لیتے ہیں ان سے سلیمان تیمی اور عبداللہ بن بجیر اور کئی لوگ۔

۱۵۵۳ (ل): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا اَوْطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً

۱۵۵۳ (ل): روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دی گئیں مجھے پیغمبروں پر چھ فضیلتیں پہلی یہ کہ دیا گیا میں جوامع الکلم' دوسرے یہ کہ مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے یعنی کافروں کے دل میں میرا رعب ڈالا گیا' تیسرے حلال کی گئیں میرے لیے غنائم' چوتھے بنائی گئی میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی یعنی بوقت تیمّم کے' پانچویں بھیجا

وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔

گیا میں تمام خلق کی طرف، چھٹی ختم کیئے گئے میرے ساتھ انبیاء۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مراد جوامع الکلم سے وہ حدیثیں ہیں کہ جن کے لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں۔

۱۰۳۰: بَابُ فِیْ سَهْمِ الْخَیْلِ

باب: گھوڑے کے حصّے کے بیان میں

۱۵۵۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ فِی النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَیْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ۔

۱۵۵۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کیا غنیمت کو اور دو حصے دیئے گھوڑے کے اور ایک حصہ دیا مرد کو۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے مانند اسی کے اس باب میں مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں حدیث ابن عمر ؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم ؓ کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور اسحٰق کہ سوار کو تین حصے ملیں دو گھوڑے کے اور ایک سوار کا اور واسطے پیدل کے ایک حصہ۔

۱۰۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی السَّرَایَا

باب: لشکروں کے بیان میں

۱۵۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَ خَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَیْرُ الْجُیُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَلَایُغْلَبُ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔

۱۵۵۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہترین صحابہؓ چار ہیں یعنی خلفائے راشدین ؓ۔ اور بہترین لشکر جو چار سو ہیں اور بہترین فوج بڑی چار ہزار ہیں اور مغلوب نہ ہوں گے بارہ ہزار بسبب قلت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں مرفوع کیا اس کو کسی بڑے محدث نے سوا جریر بن حازم کے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی یہ حبان بن عتری نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۰۳۲: بَابُ مَنْ یُعْطَی الْفَیْءُ

باب: اِس بیان میں کہ مالِ غنیمت کن پر تقسیم ہوتا ہے

۱۵۵۶: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِیَّ کَتَبَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْئَلُهٗ هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ کَانَ یَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَکَتَبَ اِلَیْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ کَتَبْتَ اِلَیَّ تَسْاَلُنِیْ هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَکَانَ یَغْزُوْ بِهِنَّ فَیُدَاوِیْنَ الْمَرْضٰی وَیُحْذَیْنَ مِنَ الْغَنِیْمَةِ وَاَمَّا یُسْهِمُ فَلَمْ

۱۵۵۶: روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ نجدہ حروری نے لکھا ابن عباس کو اور پوچھا کہ آیا تھے رسول اللہ ﷺ جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ لے کر اور حصہ لگاتے ان کے لئے بھی؟ سو جواب لکھا ان کی طرف ابن عباسؓ نے کہ تم نے جو لکھا طرف میری اور پوچھا مجھ سے کہ آیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ان کو ساتھ لے کر تو تھے رسول اللہ ﷺ کہ جہاد کرتے ان کو ساتھ لے کر پس وہ خدمت اور علاج کرتیں بیماروں کا اور کچھ ملتا تھا ان کو غنیمت سے بطریق انعام کے لیکن مقرر نہیں کیا ان کے

يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ۔

لئے کوئی حصہ۔

فائدہ: اس باب میں انس اور ام عطیہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا ہے عورت اور لڑکی کو بھی حصہ دینا چاہیے اور یہی قول ہے اوزاعی کا کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی ﷺ نے لڑکوں کا خیبر میں اور حصہ مقرر کیا اماموں نے مسلمانوں کے ہر مولود کے لیے جو پیدا ہوا ارضِ حرب میں اور کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی ﷺ نے عورتوں کا خیبر میں اور تمسک کیا اس کے ساتھ مسلمانوں نے بعد آپ ﷺ کے روایت کیا ہم سے یہ قول اوزاعی کا علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے اور یہ جو انہوں نے کہا: وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ مراد اس سے یہ ہے کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ ملتا تھا۔

۱۰۳۳: بَابُ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

باب: غلام کے حصے کے بیان میں

۱۵۵۷: عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْفِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ قَالَ فَاَمَرَ بِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِي الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا۔

۱۵۵۷: روایت ہے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے کہا حاضر ہوا میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ انہوں نے شفاعت کی میری رسول اللہؐ کے پاس اور کہا انہوں نے کہ میں غلام ہوں کہا عمیر نے پھر حکم کیا آپؐ نے کہ لٹکائی گئی میری تلوار اور میں اسے کھینچتا تھا یعنی بسبب دراز ہونے پر تلے کے اور کوتاہی قامت کے پھر حکم کیا حضرتؐ نے میرے لیے کچھ اسباب خانگی کا یعنی مالِ غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپؐ کے سامنے ایک منتر کہ میں جھاڑتا تھا اس سے دیوانوں کو سو حکم کیا مجھ کو اس میں سے کچھ چھوڑ دینے کا اور کچھ یاد رکھنے کا۔

فائدہ: اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ حصہ نہ لگائیں غلام کا لیکن کچھ دیں اس کو بطریق انعام کے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۰۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

باب: ذمی اگر شریکِ جہاد ہوں تو ان کے حصہ کے بیان میں

۱۵۵۸: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلٰى بَدْرٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبْرِ لَحِقَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَنَجْدَةٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

۱۵۵۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے بدر کی طرف اور جب پہنچے حرۃ الوبر میں کہ نام ہے ایک مقام کا ملا آپؐ سے ایک مرد مشرکوں میں سے کہ مشہور تھی اس کی دلیری اور شجاعت تو فرمایا اس سے نبی ﷺ نے ایمان لاتا ہے تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر؟ اس نے کہا نہیں! فرمایا آپؐ نے پھر جا میں مدد نہیں لیتا مشرک سے اور اس حدیث میں اور بھی بیان ہے اس سے زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ کہتے ہیں کہ حصہ نہ دیا جائے مشرک کو مالِ غنیمت سے اگرچہ وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں دشمن سے اور بعض اہل علم نے کہا حصہ دیا جائے اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے

ساتھ اور مروی ہے زہری سے کہ نبی ﷺ نے حصہ دیا ایک قوم کو یہود سے کہ لڑے تھے وہ آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زہری سے۔

۱۵۵۹: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ نَفَرٍ مِنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ خَیْبَرَ فَاَسْھَمَ لَنَا مِنَ الَّذِیْنَ افْتَتَحُوْھَا۔

۱۵۵۹: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جماعت میں اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ لگایا ہمارے لیے بھی آپ ﷺ نے ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہا ہے اوزاعی نے جو کہ ملے مسلمانوں سے قبل تقسیم غنیمت کے اس کا بھی حصہ لگایا جائے۔

۱۰۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِنْتِفَاعِ بِاٰنِیَةِ الْمُشْرِکِیْنَ

باب: ظروفِ مشرکین کے استعمال میں

۱۵۶۰: عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْھَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِیْھَا وَنَھٰی عَنْ کُلِّ سَبُعٍ وَذِیْ نَابٍ۔

۱۵۶۰: روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ مجوس کی ہانڈیوں سے یعنی اسے استعمال کریں یا نہ کریں؟ فرمایا آپ ﷺ نے صاف کر و اس کو دھو کر پھر پکاؤ اس میں اور منع فرمایا ہر درندے ذی ناب (کچلی والا جو دانتوں سے پھاڑ کر کھائے) کے کھانے سے۔

ف: اور مروی ہے یہ حدیث اور کئی سندوں سے بھی ابی ثعلبہ سے روایت کی یہ ابوادریس خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابوقلابہ کو سماع نہیں ابو ثعلبہ سے سوا اس کے کہ روایت کی یہ حدیث بواسطہ ابی السماء کے ابی ثعلبہ سے۔

۱۵۶۰ (ل): عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَائِذُ اللّٰہِ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ یَقُوْلُ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ کِتَابٍ نَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ اِنْ وَجَدْتُّمْ غَیْرَ اٰنِیَتِھِمْ فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْھَا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْھَا وَکُلُوْا فِیْھَا۔

۱۵۶۰ (ل): روایت ہے ابوادریس خولانی سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوثعلبہ خشنی سے کہتے تھے آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نے یارسول اللہ! ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں اہل کتاب سے کہ کھاتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں فرمایا آپ ﷺ نے اگر پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ اور برتن تو دھولو اس کو اور کھاؤ اسی میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۳۶: بَابُ فِی النَّفْلِ

باب: نفل کے بیان میں

۱۵۶۱: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنَفِّلُ فِی الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِی الْقُفُوْلِ الثُّلُثَ۔

۱۵۶۱: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی ﷺ نفل دیتے تھے چوتھائی حصہ غنیمت کے مال سے ابتدائے جہاد میں اور تہائی حصہ لوٹنے کے وقت میں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی السلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اصحاب نبی ﷺ کے۔

۱۵۶۱ (ل) : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَاالْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّءْ وِيَا يَوْمَ اُحُدٍ۔

۱۵۶۱ (ل) : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے نفل میں لے لی تلوار اپنی ذوالفقار دن بدر کے اور اسی کا حال دیکھا خواب میں دن احد کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اسی سند سے جانتے ہیں مروی ہونا اس کا ابی الزناد سے اور اختلاف ہے اہل علم کا نفل میں خمس غنیمت سے سو کہا مالک بن انسؓ نے نہیں پہنچا ہم کو کہ رسول اللہ ﷺ نے نفل دیا ہو ہر جہاد میں مگر نفل دیا ہے آپ ﷺ نے بعض میں اور یہ مفوض ہے رائے پر امام کے کہ اوّل و آخر میں جہاد کے جیسا مناسب جانے نفل دے کہا ابن منصور نے پوچھا میں نے احمد سے کہ نبی ﷺ نے نفل دیا جب نکلے جہاد کو چوتھائی بعد خمس کے اور جب لوٹے تب دی تہائی بعد خمس کے تو فرمایا انہوں نے کہ نکالتے تھے غنیمت میں سے پانچواں حصہ پھر دیتے تھے نفل باقی سے اور نہیں تجاوز کرتے تھے اس سے یعنی ثلث سے اور ابن مسیّب نے کہا نفل خمس میں سے ہے اور اسحٰق نے بھی ایسا ہی کہا مترجم کہتا ہے نفل مالِ غنیمت ہے اور تنفیل مالِ غنیمت میں سی کسی کو سہام سے کچھ زیادہ دینا ہے امام کو جائز ہے اگر مصلحت دیکھے تو کسی کو غنیمت سے زیادہ دے اور آنحضرت ﷺ بھی بعض غازیوں کو نفل سے سرفراز فرماتے تھے مگر اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ تنفیل اصل غنیمت سے دی جائے یا خمس الخمس سے۔ خطابی نے کہا اصل روایات دال ہیں اس پر کہ اصل غنیمت سے ہے انتہی اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ خمس الخمس سے دی جائے اور مالک نے کہا نفل نہیں مگر خمس سے اور اوزاعی اور احمد اور ابوثور نے کہا اصل غنیمت سے دی جائے کذافی مسلک الختام اور عبادہ کی روایت میں جہاں ابتدائے جہاد اور لوٹنا مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جب ایک ٹکڑا لشکر کا ابتدائے جنگ میں دشمنوں پر جا گرتا ہے اور دادِ شجاعت دیتا ہے ان سے آپ ﷺ ربع غنیمت کا وعدہ فرماتے بطورِ نفل کے اور تین ربع سب لشکر پر تقسیم فرماتے اور جب لشکر مقابلہ عدو سے لوٹتا اس وقت میں جو گروہ دوبارہ دشمن پر جا کر مار دھاڑ کرتا اس کو ثلث غنیمت عنایت فرماتے اور باقی میں انہیں شریک کرتے اس لیے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہے اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے کہ وہ لوٹ چکا ہے۔

۱۰۳۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ

باب : اس بیان میں کہ جو قتل کرے کسی کافر کو اس کا سامان اس کیلئے ہے

۱۵۶۲ : عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

۱۵۶۲ : روایت ہے ابی قتادہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے قتل کیا کسی مقتول یعنی کافر اور اس کیلئے اس پر کوئی گواہ بھی ہے پس اسی کیلئے ہے سامان اس مقتول کا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف : روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابومحمد کا نام نافع ہے اور وہ مولیٰ ہیں ابو قتادہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علماء نے کہ امام نکالے سلب میں سے خمس کو یعنی قاتل کو سلب کامل نہ دے اور ثوری نے کہا نفل یہی ہے کہ امام لڑائی میں کہہ دے کہ جو چھین لائے کافروں سے وہ اس کا ہے یا جو مارے کافروں کو اس کے لیے ہے سامان اس کا اور امام کا یہ حکم دینا جائز ہے اور اس میں خمس نہیں اور اسحٰق نے کہا سلب قاتل کا ہے مگر جبکہ بہت سی چیز ہو اور امام تجویز کرے کہ اس میں سے خمس لے جیسا کیا عمر بن خطاب نے۔ مترجم کہتا ہے مراد سلب سے

سواری ہے کپڑے ہتھیار اور جو کچھ کافر مقتول کے پاس ہو اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ سب کا مستحق کون ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ مستحق اس کا قاتل ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے اور یہ حکم سب لڑائیوں میں ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مستحق نہیں قاتل سلب کا بمجرد قتل کے بلکہ وہ سب مجاہدوں کا حق ہے بمنزلہ غنیمت کے مگر یہ کہ حاکم جیش حکم دے کہ جو مارے کافر کو وہ اس کا سلب لے لے مگر یہ مذہب ضعیف ہے۔ سبل میں کہا ہے کہ یہ قول موافق ادلہ نہیں ہے اور اختلاف ہے کہ سلب سے خمس لیا جائے شافعی کے اس میں دو اقوال ہیں صحیح قول ان کے اصحاب کے نزدیک یہی ہے کہ خمس نہ لیا جائے اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی قول ہے احمد کا اور ابن منذر وغیرہ کا اور مکحول اور مالک اور اوزاعی نے کہا خمس لیا جائے اور شافعی کا بھی ایک قول ضعیف ہے خلاصہ ما فی النووی و مسک الختام۔

۱۰۳۸: بَابُ فِیْ کَرَاھِیَةِ بَیْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ

باب: کراہیت بیع مغانم (مالِ غنیمت) میں قبل تقسیم کے

۱۵۶۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ۔

۱۵۶۳: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے یہاں تک کہ تقسیم ہو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

۱۰۳۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ وَطْیِ الْحَبَالٰی مِنَ السَّبَایَا

باب: کراہت میں وطی کے حاملہ عورتوں سے جو قید میں آئیں

۱۵۶۴: عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنْ اَبَاھَا اَخْبَرَھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَھٰی اَنْ تُوْطَأَ السَّبَایَا حَتّٰی یَضَعْنَ مَافِیْ بُطُوْنِھِنَّ۔

۱۵۶۴: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جماع کیا جائے قیدی عورتوں سے یہاں تک کہ جنیں وہ جو اُن کے پیٹوں میں ہے۔

ف: اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور حدیث عرباض کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور اوزاعی نے کہا کہ جب کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ وطی نہ کی جائے حاملہ سے جب تک وہ نہ جنے اور کہا اوزاعی نے کہ آزاد عورتوں کے لیے تو جاری ہے سنت کہ ان کو حکم ہے عدت کا اور کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے مترجم کہتا ہے یہ حکم تو حاملہ کا ہے اور غیر حاملہ اگر قید میں آئے تو بہتر ہے اور ایک حیض سے ضرور ہے بعد ایک حیض کے جماع کرے چنانچہ سنن میں مرفوعاً مروی ہے کہ حلال نہیں کسی مرد کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ جماع کرے کسی عورت قیدی میں سے جب تک کہ اس کو پاک نہ کرے یعنی ساتھ ایک حیض کے روایت کیا اس کو احمد نے۔

۱۰۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ طَعَامِ الْمُشْرِکِیْنَ

باب: طعامِ مشرکین کے حکم میں

۱۵۶۵: عَنْ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰی فَقَالَ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ

۱۵۶۵: روایت ہے ہلب سے کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم کیا طعام نصاریٰ کا تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شک نہ ڈالے تیرے سینے

طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِیْهِ النَّصْرَانِیَّةَ۔ میں وہ کھانا جس میں مشابہت کی تو نے نصرانیت کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا محمود نے اور عبیداللہ بن موسیٰ نے روایت کی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور روایت کی محمود اور سب نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مری بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ رخصت ہے طعام اہل کتاب کی۔ مترجم کہتا ہے اجماع ہے جواز طعام میں حربیوں کے جب تک اہل اسلام دارالحرب میں ہوں کہ بقدرِ ضرورت کھالیں اور اس میں اذن امام بھی ضرور نہیں اور حلال میں ذبائح اہل کتاب کے اور اجماع ہے اس پر نہیں خلاف کیا اس پر ہمارا مگر شیعوں نے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا اباحت اس کی ہے خواہ وہ نام لیں اللہ کا یا نہ لیں اور ایک قوم نے کہا حلال نہیں مگر یہ کہ نام لیں اللہ کا مگر جو ذبح کریں نام پر مسیح کے یا اور پر نیت ان کے کہ پس وہ حرام ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جماہیر علماء کا انتہی مافی النووی۔ فقیر کہتا ہے جب ذبائح اہل کتاب کے حلال ہیں تو عجب ہے ان پر جو مسلمانوں کے ذبائح سے جو بنام خدا ذبح ہوتے ہیں محترز رہیں ہاں! البتہ جو بنام اولیاء بہ نیت نذران کی کے ذبح ہوں وہ البتہ حرام ہے۔

۱۰۴۱: بَابُ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّفْرِیْقِ بَیْنَ السَّبْیِ

باب: کراہت میں تفریق کے درمیان قیدیوں کے

۱۵۶۶: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

۱۵۶۶: روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو جدائی ڈالے درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن۔

ف: اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے مکروہ رکھتے تھے جدائی ڈالنے کو درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے قیدیوں میں اور درمیان لڑکے اور اس کے باپ کے اور درمیان بھائیوں کے یعنی تقسیم اور بیع وغیرہ میں۔

۱۰۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَتْلِ الْاُسَارٰی وَالْفِدَاءِ

باب: قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے بیان میں

۱۵۶۷: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ هَبَطَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ خَیِّرْ هُمْ یَعْنِیْ اَصْحَابَكَ فِیْ اَسَارٰی بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِالْفِدَآءَ عَلٰی اَنْ یُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَیُقْتَلُ مِنَّا۔

۱۵۶۷: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک جبرئیل اترے مجھ پر اور کہا اختیار دو تم اپنے اصحاب کو اساریٰ بدر کے قتل اور فدیہ میں اور اگر اختیار کریں فدیہ کو تو قتل کیے جائیں گے سال آئندہ مثل ان اساریٰ کے کہا انہوں نے اختیار کیا ہم نے فدیہ لے کر چھوڑ دینا کافروں کا اور قتل کیے جائیں ہم میں سے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابی برزہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت ہے ثوری کے نہیں جانتے ہم مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے ابواسامہ نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور ابوداؤد حضرمی کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۵۶۸ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ـ

۱۵۶۸ : روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فدیہ دیا دو مردوں کا مسلمانوں سے ساتھ ایک مرد سے مشرکوں کے یعنی ایک مشرک دے کر دو مسلمان چھڑا لئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عم ابوقلابہ کی کنیت ابوالمہلب ہے اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید الجرمی ہے اور عمل اس روایت پر ہے نزدیک اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور جس کو چاہے قتل کرے اور جس کو چاہے کچھ مال لے کر چھوڑ دے اور بعض علماء نے قتل ہی کو اختیار کیا ہے فدا پر اور اوزاعی نے کہا کہ خبر پہنچی مجھ کو کہ یہ آیت منسوخ ہے: ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً﴾ [محمد : ٤] اور ناسخ اس کی آیت قتال ہے: ﴿فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ﴾ [البقرة : ١٩١] روایت کی ہم سے یہ بات اوزاعی کی ہناد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے جب قید ہوں قیدی قتل کیے جائیں یا فدیہ دیئے جائیں فرمایا انہوں نے اگر قدرت پائیں کفار فدیہ دینے پر تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور اگر قتل کیے جائیں تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کہا اسحٰق نے خون بہانا میرے نزدیک اولیٰ ہے مگر یہ کہ ہو معروف اور طمع کریں اس میں اکثر لوگ۔

۱۰۴۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

باب: قتل نساء (عورتوں) اور صبیان (بچوں) کی نہی (ممانعت) میں

۱۵۶۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ـ

۱۵۶۹ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ایک عورت ملی بعض لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل ہوئی پس برا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو اور منع فرمایا عورتوں اور لڑکوں کے قتل سے۔

ف: اس باب میں بریدہ اور رباح سے بھی روایت ہے اور ان کو رباح بن ربیعہ کہتے ہیں اور روایت ہے اسود بن سریع اور ابن عباسؓ اور صعب بن جثامہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض صحابہ وغیرہم کے کہ حرام کہتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے قتل کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے شب خون کی اور عورتوں اور لڑکوں کو شب خون میں قتل کرنے کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا کہ رخصت دی ہے ان دونوں نے شب خون میں۔

۱۵۷۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ خَيْلَنَا

۱۵۷۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے خبر دی مجھ کو صعب بن جثامہ نے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! بے شک گھوڑوں

اَوْطَئَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادِ هِمْ قَالَ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ ۔

ہمارے نے روند ڈالا بہت سی عورتوں اور لڑکوں کو مشرکوں سے فرمایا آپ ﷺ نے وہ اپنے باپ دادوں کی قسم سے ہیں ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔ مترجم کہتا ہے خلاصہ باب یہ ہے کہ قصداً عورت اور بچوں کو نہ مارے اور اگر شبخون یا دھاوے میں بغیر قصد کے قتل ہو جائیں تو مضائقہ نہیں آخر وہ بھی مشرکوں میں سے ہیں ۔

۱۵۷۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَاحْرِ قُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّیْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تَحْرِقُوْا فُلَا نًا وَفُلَا نًا بِالنَّارِ وَ اِنَّ النَّارَ لَايُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْ تُمُوْهَا فَاقْتُلُوْهُمَا ۔

۱۵۷۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر میں سو فرمایا انہوں نے اگر پاؤ تم فلانے فلانے مردوں کو قریش سے تو جلا دو ان کو آگ سے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہم نے ارادہ کیا نکلنے کا میں نے حکم کیا تھا تم کو کہ جلا نا تم نے فلانے فلانے کو آگ میں اور آگ ایسی ہے کہ نہیں عذاب کرتا ساتھ اس کے مگر اللہ تعالیٰ پس اگر تم پاؤ ان دونوں کو تو قتل کرو ان کو ۔

ف : اس باب میں ابن عباسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ ﷛ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور ذکر کیا محمد بن اسحٰق نے درمیان سلمان بن یسار اور ابی ہریرہؓ کے ایک مرد کا اسی اسناد میں اور روایت کی کئی شخصوں نے مثل روایت لیث کے اور حدیث لیث بن سعد کی اشبہ اور اصح ہے ۔

۱۰۴۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْغُلُوْلِ

باب : غلول کے بیان میں

۱۵۷۲: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

۱۵۷۲: روایت ہے ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرا اور وہ پاک ہے تکبّر اور غلول (خیانت) اور قرض سے داخل ہوا جنت میں ۔

ف : اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے ۔

۱۵۷۳: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنْ ثَلٰثٍ الْكَنْزِ وَ الْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا قَالَ سَعِيْدٌ الْكَنْزِ وَقَالَ اَبُوْعَوَانَةَ فِیْ حَدِيْثِهِ الْكِبْرِ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيْدٍ اَصَحُّ ۔

۱۵۷۳: روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کی روح جدا ہوئی بدن سے اور وہ پاک ہے تین چیزوں سے کنز اور غلول (تکبر اور خیانت) سے اور قرض سے داخل ہوا جنت میں ایسا ہی کہا سعید نے لفظ کنز کا اور ابوعوانہ نے اپنی حدیث میں لفظ کبر کا اور نہیں ذکر کیا معدان کا اور روایت سعید کی اصح ہے ۔

۱۵۷۴: عَنْ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُلَا نًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِی النَّارِ بِعَبَاءَ ةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ اِنَّهٗ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا

۱۵۷۴: روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! تحقیق کہ فلانا شخص شہید ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے دیکھا اس کو آگ میں یعنی دوزخ کے بسبب ایک عبا کی کہ چرایا اس کو مالِ غنیمت سے پھر فرمایا آپ ﷺ نے کھڑے ہوئے عمر اور پکارا تین بار کہ نہیں

الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا۔ داخل ہوں گے جنت میں مگر مومن لوگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے غلول غنیمت کے مال میں سے کچھ چرانا ہے اور کنز وہ مال ہے کہ باوصف کامل ہونے نصاب کے اس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔

۱۰۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الْحَرْبِ

باب: عورتوں کے جہاد میں جانے کے بیان میں

۱۵۷۵: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى۔

۱۵۷۵: روایت ہے انسؓ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ جہاد میں ساتھ رکھتے امّ سلیم اور چند عورتوں کو ان کے ہمراہ انصار سے کہ پلاتی تھیں پانی اور علاج کرتی تھیں زخمیوں کا۔

ف: اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَبُوْلِ هَدَايَا الْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرک کے ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں

۱۵۷۶: عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ كِسْرٰى اَهْدٰى لَهٗ فَقَبِلَ وَاَنَّ الْمُلُوْكَ اَهْدُوْا اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ۔

۱۵۷۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجا کسریٰ نے پس قبول کیا آپ ﷺ نے اور بادشاہ ہدیہ بھیجتے تھے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ قبول کرتے۔

ف: اِس باب میں جابر سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ثویر بیٹے ہیں ابی فاختہ کے نام ان کا سعید بن علاقہ ہے اور کنیت ان کی ابوجہم ہے۔

۱۵۷۷: عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَهٗ اَوْنَاقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ فَقَالَ لَاقَالَ فَاِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

۱۵۷۷: روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ انہوں نے ہدیہ بھیجا نبی ﷺ کو کچھ ہدیہ یا کوئی اونٹ راوی کو شک ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے کیا اسلام لایا تو؟ کہا عیاض نے نہیں۔ فرمایا آپ ؐ نے میں منع کیا گیا ہوں مشرکین کے ہدیوں سے یعنی ان کے قبول سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اِنِّیْ نُهِيْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ کے یہ ہیں کہ منع کیا گیا ہوں میں مشرکوں کے ہدایا قبول کرنے سے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ قبول کرتے تھے ہدایا مشرکین کے اور مذکور ہے حدیث میں کراہت اس کی اور احتمال ہے کہ شاید پہلے قبول کرتے ہوں پھر منع فرمایا اس سے مترجم کہتا ہے عیاض بکسرا وّل و تخفیف تحتانیہ تمیمی مجاشی صحابی ہیں کہ بعد اس قصہ کے جو مذکور ہوا مشرف باسلام ہوئے اور بصرہ میں رہے اور سنہ پچاس تک زندہ رہے خطابی نے کہا ہے شاید یہ حدیث منسوخ ہو اس لیے کہ قبول کرنا ہدایائے مشرکین کا بہت احادیث میں وارد ہوا ہے اور شاید ہدیہ عیاض کا اس لیے واپس کیا کہ ان کو رغبت ہو اسلام کی اور نفرت ہو شرک اور اکیدر دومہ اور مقوقس کے ہدایہ آپ ﷺ نے قبول فرمائے ہیں اور بیہقی نے کہا اخبار قبول ہدایہ میں اصح اور اکثر ہیں انتہی ما قال فی المرقاۃ مختصراً۔

فِی بِلَادِھِمْ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَھْدُ اَغَارَ عَلَیْھِمْ فَاِذَا رَجُلٌ عَلٰی دَابَّةٍ اَوْعَلٰی فَرَسٍ وَ ھُوَ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَاغَدْرٌ وَاِذَا ھُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَہٗ مُعَاوِیَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَھْدٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَھْدًا اَوْلَا یَشُدَّنَّہٗ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُہٗ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِیَةُ بِالنَّاسِ۔

جس وقت تمام ہو مدت صلح کی لوٹیں ان کو پس ناگہاں ایک مرد آیا دابہ یا فرس یعنی راوی کو شک ہے کہ دابہ کہا یا فرس اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر تم کو وفا ضرور ہے نہ عہد شکنی پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا ان سے حضرت معاویہ نے سبب اس کا فرمایا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس کا اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اس میں یعنی کچھ تغیر نہ کرے یہاں تک کہ گزر جائے مدت اس کی یا پھینک دے وہ عہد ان کی طرف برابر یعنی ان کو آگاہ کر دے کہ ہمارے تمہارے درمیان اب صلح نہیں تا کہ علم و صلح میں دونوں برابر ہو جائیں پھر لوٹے حضرت معاویہ لوگوں کو لے کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت معاویہ قبل انقضائے مدت صلح کے چلے تھے اس لیے کہ فوراً بوقت اتمام مدت ان کو لوٹیں حضرت عمرو بن عبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا۔

۱۰۵۰: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

باب: اِس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لئے ایک نیزہ ہے قیامت کے دن

۱۵۸۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْغَادِرَ یُنْصَبُ لَہٗ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

۱۵۸۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لئے گاڑا جائے گا ایک نیزہ قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی النُّزُوْلِ عَلَی الْحُکْمِ

باب: کسی کے حکم پر پورے اترنے کے بیان میں

۱۵۸۲: عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ قَالَ رُمِیَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا اَکْحَلَہٗ اَوْاَبْجَلَہٗ فَحَسَمَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ یَدُہٗ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ قَالَ اللّٰھُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِیْ حَتّٰی تُقِرَّ عَیْنِیْ مِنْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُہٗ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰی نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ

۱۵۸۲: روایت ہے جابرؓ سے کہا کہ تیر لگا جنگ احزاب میں سعد بن معاذ کے اور کٹ گئی رگ اکحل ان کی یا ابجل پس داغ دیا اس کو رسول اللہؐ نے آگ سے سوسوج گیا ان کا ہاتھ پھر چھوڑ دیا سو بہنے لگا خون پھر دوبارہ داغا اسکو پھر سوج گیا انکا ہاتھ پھر جب دیکھا انہوں نے یہ حال یعنی یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ! نہ نکال جان میری یہاں تک کہ ٹھنڈی کر آنکھیں میری بنی قریظہ سے یعنی انکا ہلاک دیکھ لوں پس رک گئی انکی رگ اور نہ ٹپکا اس میں سے ایک قطرہ یہاں تک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ کے پس پیغام بھیجا حضرت نے انکی

فِي بِلَادِهِمْ حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا رَجُلٌ عَلٰى دَابَّةٍ اَوْعَلٰى فَرَسٍ وَ هُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَاغَدْرٌ وَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهُ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ۔

جس وقت تمام ہو مدت صلح کی لوٹیں ان کو پس ناگہاں ایک مرد آیا دابہ یا فرس یعنی راوی کو شک ہے کہ دابہ کہا یا فرس اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر تم کو وفا ضرور ہے نہ عہد شکنی پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا ان سے حضرت معاویہ نے سبب اس کا فرمایا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کا اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اس میں یعنی کچھ تغیر نہ کرے یہاں تک کہ گزر جائے مدت اس کی یا پھینک دے وہ عہد ان کی طرف برابر یعنی ان کو آگاہ کر دے کہ ہمارے تمہارے درمیان اب صلح نہیں تاکہ علم و صلح میں دونوں برابر ہو جائیں پھر لوٹے حضرت معاویہ لوگوں کو لے کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت معاویہ قبل انقضائے مدت صلح کے چلے تھے اس لیے کہ فوراً بوقت اتمام مدت ان کو لوٹیں حضرت عمرو بن عبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا۔

۱۰۵۰: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب: اس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لئے ایک نیزہ ہے قیامت کے دن

۱۵۸۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۵۸۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لئے گاڑا جائے گا ایک نیزہ قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي النُّزُوْلِ عَلَى الْحُكْمِ

باب: کسی کے حکم پر پورے اترنے کے بیان میں

۱۵۸۲: عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا اَكْحَلَهُ اَوْاَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِيْ حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِيْ مِنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ

۱۵۸۲: روایت ہے جابرؓ سے کہا کہ تیر لگا جنگ احزاب میں سعد بن معاذ کے اور کٹ گئی رگ اکحل ان کی یا ابجل پس داغ دیا اس کو رسول اللہ نے آگ سے سوسوج گیا ان کا ہاتھ پھر چھوڑ دیا سو بہنے لگا خون پھر دوبارہ داغا اسکو پھر سوج گیا انکا ہاتھ پھر جب دیکھا انہوں نے یہ حال یعنی یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ! نہ نکال جان میری یہاں تک کہ ٹھنڈی کر آنکھیں میری بنی قریظہ سے یعنی انکا ہلاک دیکھ لوں پس رک گئی انکی رگ اور نہ ٹپکا اس میں سے ایک قطرہ یہاں تک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ کے پس پیغام بھیجا حضرت نے انکی

فَحَكَمَ اَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيٰی نِسَاءُ هُمْ يَسْتَعِيْنُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ وَكَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهٗ فَمَاتَ۔

طرف یعنی بلایا اور حکم کیا سعد نے کہ قتل کئے جائیں مرد انکے اور زندہ رکھی جائیں عورتیں انکی مدد ہو مسلمانوں کو فرمایا رسول اللہؐ نے پایا تم نے حکم اللہ کا انکے باب میں یعنی جو حکم اللہ تھا وہی تم نے حکم دیا اور چوتھے بنی قریظہ چار سو پھر جب فارغ ہوئے حضرت انکے قتل سے کھل گئی سعد کی رگ اور مر گئے وہ۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۸۳: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِيْنَ لَمْ يُنْبِتُوْا۔

۱۵۸۳: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قتل کرو شیوخ مشرکین کو اور زندہ چھوڑ دو ان کے لڑکوں کو مراد اس سے وہ ہیں کہ جن کے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے مانند اس کے۔

۱۵۸۴: عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهٗ فَكُنْتُ فِيْمَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيْلِيْ۔

۱۵۸۴: روایت ہے عطیہ قرظی سے کہا کہ سامنے لائے گئے ہم رسول اللہؐ کے دن قریظہ کے اور حکم یہ تھا کہ جس کے موئے زہار (زیر ناف) نکلے ہوں قتل کیے جائیں اور جس کے نہ نکلے ہوں وہ چھوڑ دیا جائے پھر میں ان میں تھا کہ جن کے زہار (زیر ناف بال) نہ نکلے تھے پس چھوڑ دیا مجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے ان کے نزدیک نکلنا موئے زہار کا علامت بلوغ ہے اگرچہ معلوم نہ ہو احتلام اور سن اس کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۰۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحِلْفِ

باب: حلف کے بیان میں

۱۵۸۵: عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ۔

۱۵۸۵: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ پورا کرو حلف ایام جاہلیت کی اس لئے کہ وہ نہ بڑھائے گی یعنی اسلام میں مگر مضبوطی اور نئی حلف اب نہ کرو اسلام میں۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور قیس بن عاصم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے عرب میں دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے اسبات پر حلف کرتی کہ ہم تمہاری مدد کریں گے لڑائی میں اور تم ہماری اور ایک دوسرے کا حلیف کہتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کی قسم سابق کی ہو وہ اس کا حق ادا کرے کہ اس میں اسلام کی مضبوطی اور نیک نامی ہے کہ اہل اسلام وفائے عہد کے ساتھ مشہور ہوں گے اور اب بعد اسلام کے تازہ حلف کسی سے نہ کرے۔

۱۰۵۳: بَابُ فِيْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِيِّ

باب: مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں

۱۵۸۶: عَنْ بُجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا

۱۵۸۶: روایت ہے بجالہ سے کہا انہوں نے تھا میں کاتب جزء بن

لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مُنَاذِرَ فَجَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ انْظُرْ مَجُوْسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ ۔

معاویہ کا مناذر میں کہ نام ہے ایک مقام کا پھر آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر کا لکھا انہوں نے نظر کرو مجوس کو جو تمہاری طرف ہیں پس لو ان سے جزیہ اسلئے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی مجھ کو رسول اللہؐ نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے کہ نام ہے ایک مقام کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۸۷: عَنْ بُجَالَةَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَاْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى اَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا ۔

۱۵۸۷: روایت ہے بجالہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں لیتے تھے مجوس سے جزیہ یہاں تک کہ خبر دی ان کو عبدالرحمٰن بن عوف نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے اور حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۵۴: بَابُ مَاجَآءَ مَايَحِلُّ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب: ذمیوں کے مال میں سے جو حلال ہے اس کے بیان میں

۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَاهُمْ يُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَانَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا ۔

۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! ہم گزرتے ہیں ایک قوم پر کہ وہ نہیں ضیافت کرتی ہماری اور نہ ادا کرتی ہے جو کچھ ہمارا حق ہے ان پر یعنی مہمانداری کا اور نہ ہم ان سے لیتے ہیں۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مانیں وہ مگر یہ کہ لو تم ان سے زبردستی پس لے لو جب بھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی یہ حدیث اور مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ صحابہؓ نکلتے تھے جہاد کو پس گزرتے تھے ایک قوم پر اور نہ پاتے تھے ایسا کھانا کہ خرید لیں اس کو قیمت دے کر سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ انکار کریں کھانے کے بیچنے سے بھی اور نہ دیں تم کو مگر زبردستی تو لے لو زبردستی ایسا ہی مروی ہے بعض حدیث میں اسی تفسیر سے اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وہ حکم کرتے تھے مانند اس کے یعنی جب نہ بیچے کوئی قوم کھانا تو زبردستی لے لیں ان سے مجاہد۔

۱۰۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کے بیان میں

۱۵۹۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ۔

۱۵۹۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نہیں ہجرت بعد اس فتح کے لیکن جہاد ہے اور نیت اور جب طلب کیے جاؤ تم جہاد کے لئے تو کوچ کرو۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اسی کے مانند۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث میں خطاب ہے اہل مکہ کو کہ بعد فتح کے دارالحرب نہ رہا بلکہ دارالاسلام ہو گیا اب ہجرت فرض نہیں جیسے پہلے تھی اور ہجرت واجب ہے دارالحرب سے اگر آدمی مامون نہ ہو اپنے دین پر ورنہ مستحب ہے اور باقی ہے استحباب اس کا قیامت تک واسطے دُور رہنے کے کفار سے اور واسطے جہاد اور حصولِ صحبت نیک اور تحصیل علم کے اور بھی

برسبیل کفایہ فرض ہوتی ہے ایک گروہ مسلمانوں کے واسطے حصول تفقہ فی الدین کے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ ......۔

۱۰۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: بیعت نبی ﷺ کے بیان میں

۱۵۹۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ۔

۱۵۹۱: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے تفسیر میں آیت مذکورہ کے یعنی اللہ تعالیٰ راضی ہوا مؤمنوں سے جبکہ بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے نیچے درخت کے کہا جابرؓ نے بیعت کی ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اوپر نہ بھاگنے کے نہیں بیعت کی ہم نے اوپر موت کے۔

ف: اس باب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہا جابر بن عبداللہ نے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوسلمہ کا یعنی جیسا پہلی سند میں ہے نام ابوسلمہ کا بعد یحییٰ کے۔

۱۵۹۲: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

۱۵۹۲: روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے سلمہ بن اکوع سے کس پر بیعت کی تم نے رسول اللہ ﷺ سے دن حدیبیہ کے کہا انہوں نے اوپر موت کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۹۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۱۵۹۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے ہم بیعت کرتے رسول اللہؐ سے حکم سننے اور فرمانبرداری پر پس فرماتے تھے آپؐ ہم سے جہاں تک ہو سکے تم سے یعنی اطاعت بقدر استطاعت کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۵۷: بَابُ فِيْ نَكْثِ الْبَيْعَةِ

باب: بیعت توڑنے کے بیان میں

۱۵۹۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ۔

۱۵۹۴: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا نہیں بیعت کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بلکہ بیعت کی ہم نے ان سے نہ بھاگنے پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں اور ایک قوم نے بیعت کی آپ ﷺ سے موت پر اور کہا تھا کہ ہم لڑیں گے آپ ﷺ کے سامنے یہاں تک کہ قتل کیے جائیں اور ایک قوم نے بیعت کی اور کہا ہم نہ بھاگیں گے۔

۱۵۹۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفٰى لَهٗ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهٖ لَمْ يَفِ لَهٗ۔

۱۵۹۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ نہ کلام کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لئے دکھ کی مار ہے۔ ایک وہ مرد کہ بیعت کی اس نے کسی امام سے پھر اگر دیا امام نے اس کو تو پوری کی بیعت اور نہ دیا تو پوری نہ کی یعنی غرض اس کی بیعت سے دُنیا تھی اگر ملی اطاعت کی ورنہ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے مصنف نے دو اشخاص کا ذکر نہ کیا اختصاراً ایک ان میں کا وہ ہے کہ اس کے پاس پانی ہے حاجت سے زیادہ اور نہ دیا اس نے مسافر کو دوسرا وہ کہ بیچ ڈالے کسی کے ہاتھ کوئی چیز جھوٹی قسم کھا کر۔

١٠٥٨: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ بَيْعَةِ الْعَبْدِ

باب: غلام کی بیعت کے بیان میں

١٥٩٦: عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدَ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ۔

١٥٩٦: روایت ہے جابر سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور نہ جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ غام ہے سو آیا مالک اس کا۔ تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچو اس کو پھر خریدا اس کو دو غلام کالے دے کر اور پھر کسی سے بیعت نہ لی جب تک نہ پوچھا اس سے کیا وہ غلام ہے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن زبیر کی۔ مترجم خریدنا آپ ﷺ کا اس غلام کو بطریق تبرع تھا کہ اس کی ہجرت میں خلل نہ آئے۔

١٠٥٩: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

باب: عورتوں کی بیعت کے بیان میں

١٥٩٧: عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِيْ صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِأَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ۔

١٥٩٧: روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کی ساتھ کئی عورتوں کے سو فرمایا ہم سے اطاعت اس میں ضرور ہے جو تم سے ہو سکے اور جس کی تمہیں طاقت ہو کہا میں نے اللہ و رسول ہم پر زیادہ مہربان ہے ہم سے ہماری جانوں پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ! بیعت لیجئے ہم سے کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجئے ہم سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قول میرا سو عورتوں کو برابر ہے قول میرے کے ایک عورت کو یعنی قول ہی سے بیعت لینا عورتوں سے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت نہیں۔

ف: اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے محمد بن منکدر کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے مانند اس کے۔

١٠٦٠: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ

باب: بدر والوں کی تعداد میں

١٥٩٨: عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ اَصْحٰبِ طَالُوْتَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ۔

١٥٩٨: روایت ہے براء سے کہا انہوں نے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ بدری لوگ جنگ بدر میں برابر گنتی طالوت والوں کے تھے یعنی جنہوں نے نہر سے عبور کیا تھا تین سو تیرہ آدمی۔

ف: اِس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق روایت کی ثوری وغیرہ نے ابواسحٰق سے۔

۱۰۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْخُمُسِ

باب: خمس کے بیان میں

۱۵۹۹: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ اٰمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ۔

۱۵۹۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالقیس کے قاصدوں کو حکم کرتا ہوں میں تم کو کہ ادا کرو پانچواں حصہ غنیمت سے۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے پانچواں حصہ غنیمت کے مال سے جو نکالا جائے وہ یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر اور آنحضرت ﷺ کی قرابت والوں پر تقسیم ہوا اور قرابت والے سب پر مقدم کیے جائیں اور جو لوگ کہ ان میں سے غنی ہوں ان کا حق اس خمس میں نہیں ہے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا آیت: وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْ ءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَ لِلرَّسُوْلِ میں تبرکاً ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک حصہ آنحضرت ﷺ کا بعد وفات کے جاتا رہا اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک مالِ غنیمت کے پانچ حصے کریں ایک حصہ پیغمبر خدا ﷺ کا وہ خلیفہ کو ملے گا اور ایک حصہ خاص ذوی القربیٰ کا یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا غنی ہوں یا فقیر اور چار حصہ جو بعد خمس کے باقی رہیں وہ غازیوں پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو حنیفہ کے نزدیک دو حصہ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصہ اور ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور اسحٰق اور ابوعبیدہ اور ابن جریر کا مذہب شافعی کے موافق ہے اور پوری روایت عبدقیس کے وفد کی بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کے فصل اوّل میں بھی مذکور ہے۔

۱۰۶۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ النُّهْبَةِ

باب: نہبہ[۱] کی حرمت میں

۱۶۰۰: عَنْ رَافِعٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُخْرَی النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَبِهَا فَاُکْفِئَتْ ثُمَّ قَسَّمَ بَیْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِیْرًا بِعَشْرِ شِیَاهٍ۔

۱۶۰۰: روایت ہے رافع سے کہا تھے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ سفر میں پس آگے بڑھ گئے جلد باز لوگ اور جلدی لیا انہوں نے غنیمت سے اور پکانے لگے یعنی قبل تقسیم کے اور رسول اللہؐ آدمیوں کے پیچھے تھے سو گزرے آپؐ ہانڈیوں پر اور حکم کیا کہ اوندھا ڈالی گئیں پھر تقسیم کی ان میں سو برابر کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے اور روایت کی سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اپنے باپ کا روایت کی ہم سے یہ حدیث محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے اور یہ اصح ہے اور عبایہ بن رفاع کو سماع ہے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اس باب میں ثعلبہ بن حکم اور انس اور ابی ریحانہ اور ابی الدرداء اور عبدالرحمٰن سمرہ اور زید بن خالد اور ابی ہریرہؓ اور ابی ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔

---

[۱] قبل از تقسیم مالِ غنیمت میں سے کچھ لینے کو نہبہ کہتے ہیں۔

۱۶۰۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۶۰۱: روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو نہب (مالِ غنیمت سے خیانت) کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے انس کے مترجم کہتا ہے نہب کے معنی لغت میں اُچک جانا ہے اور یہاں اخذ مال مشترک غنیمت سے قبل تقسیم کے مراد ہے۔

۱۰۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتٰبِ

باب: اہلِ کتاب پر سلام کے بیان میں

۱۶۰۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاتَبْدَاُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ۔

۱۶۰۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابتداء نہ کرو یہود و نصاریٰ سے ساتھ سلام کے اور جب ملاقات کرو کسی ایک کی ان میں سے راہ میں تو بے قرار کرو اس کو تنگ راہ میں۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری صحابی نبی ﷺ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو جیسا آگے آتا ہے کہا بعض اہل علم نے سبب اس کا یہ ہے کہ سلام میں ابتداء کرنا تعظیم ہے اور مامور ہیں اہل اسلام ساتھ ذلیل کرنے ان کے سے اور اسی طرح جب ملے کوئی ان میں کا راہ میں تو راستہ نہ خالی کرے ان کے واسطے اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے۔

۱۶۰۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ۔

۱۶۰۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یہود و نصاریٰ سے جب سلام کرتا ہے تم میں سے کسی پر تو کہتا ہے السام وعلیک پس جواب میں کہے علیک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم السام علیک کے معنی موت ہو تجھ پر یہود عداوت سے مسلمانوں کو ایسا کہتے تھے حضرت ﷺ نے فرمایا تم بھی وعلیک کہہ دیا کرو یعنی تجھی پر۔

۱۰۶۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرکوں میں رہنے کی کراہت میں

۱۶۰۴: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا

۱۶۰۴: روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر طرف خثعم کی پس پناہ چاہی بعضے لوگوں نے ساتھ سجدے کے پس جلدی کی مسلمانوں نے ان کے قتل میں پھر پہنچی یہ خبر نبی ﷺ کو اور حکم کیا آپ ﷺ نے ان کے لئے نصف دیت کا اور کہا آپ ﷺ نے میں بیزار ہوں اس مسلمان سے کہ رہے مشرکوں کے درمیان میں کہا یا رسول اللہ! کیوں فرمایا آپ ﷺ نے ضرور ہے کہ مسلمان مشرک سے اتنی دُور

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَا ءَ ى نَارَاهُمَا۔ رہے کہ دکھائی نہ دے ایک کو آگ دوسرے کی۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابی معاویہ کے اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور یہ صحیح تر ہے اور اس باب میں روایت ہے سمرہ سے اور اسماعیل کے اکثر اصحاب نے کہا ہے کہ روایت ہے اسماعیل سے انہوں نے روایت کی قیس بن ابی حازم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور روایت کی حماد نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے ابی معاویہ کی حدیث کی مانند اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے حدیث صحیح قیس کی ہے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی سمرہ بن جندب نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے مت ساتھ رہو مشرکوں کے اور مت اکٹھا ہو ساتھ ان کے اس لیے کہ جو رہا ان کے ساتھ اور اکٹھا ہوا ان کے ساتھ وہ مثل ان کے ہے۔ مترجم کہتا ہے ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں کہا ہے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ لازم ہے مسلمانوں کو کہ دور رکھے منزل اپنی منزل مشرکین سے یعنی حربیوں سے اور ایسی جگہ نہ اترے کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر آئے اس لیے کہ اس صورت میں وہ بھی ان کے ساتھ معدود ہوگا اور مقرر ہو چکا ہے کہ ہجرت دارالحرب سے واجب ہے اور جب مسلمان ان میں مقیم ہو تو ان کی تکثیر سواد کی اور اگر کوئی لشکر غازیوں کا ان کا قصد کرے اور ان کے فرودگاہ میں پر پہنچ جائے اور دیکھنا آگ کا اس کو مانع جہاد ہو اس لیے کہ عرب مقدار لشکر کا آگ سے معلوم کرتے تھے پس اس محذور عظیم کے سبب سے اقامت اور مسکنت کفار کے ساتھ منع ہوئی انتہیٰ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ۔ یعنی نہ بیٹھو ساتھ ان کے یہاں تک کہ وہ مشغول ہوں اور باتوں میں اس لیے کہ تحقیق تم اس وقت انہی کے مثل اور نسائی میں ہے: لا یقبل اللّٰه من مشرك عملاً بعد ما اسلم او یفارق المشرکین۔ مسک الختام مختصراً۔

١٠٦٥: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب: جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کے نکالنے کے بیان میں

١٦٠٥ ـ ١٦٠٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا۔

١٦٠٥ـ١٦٠٦: روایت ہے جابرؓ سے کہتے تھے خبر دی مجھ کو عمر بن خطاب نے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے البتہ میں نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے اور نہ چھوڑوں گا میں اس میں مگر مسلمان۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٠٧: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ۔

١٦٠٧: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر میں زندہ رہا ان شاء اللہ تعالیٰ نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے پھر بعد وفات حضرت ﷺ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نکال دیا۔

١٠٦٦: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: ترکہ نبی ﷺ کے بیان میں

١٦٠٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى

١٠٦٨: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ آئیں حضرت فاطمہ

اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ مَنْ یَرِثُكَ قَالَ اَهْلِیْ وَوَلَدِیْ قَالَتْ فَمَالِیْ لَا اَرِثُ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰکِنْ اَعُوْلُ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلٰی مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنْفِقُ عَلَیْهِ۔

زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور فرمایا کون وارث ہوگا تمہارا؟ کہا ابوبکر نے میرے گھر والے اور اولاد میری فرمایا حضرت فاطمہ زہرا نے پھر کیا ہے کہ میں وارث نہ ہوں اپنے باپ کی سو کہا ابوبکرؓ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں وارث ہوتا ہمارا کوئی لیکن روٹی کپڑا دوں گا میں جس کو رسول اللہ ﷺ دیتے تھے اور خرچ دوں گا میں جس کو رسول اللہ ﷺ دیتے تھے۔

ف: اس باب میں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا ہے اس کو صرف حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے دونوں روایت کرتے ہیں محمد بن عمر سے انہوں نے روایت کی ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے۔

١٦٠٩۔ ١٦١٠: عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ دَخَلَ عَلَیْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَآءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتَ اَنْتَ وَهٰذَا اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِیْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِیْكَ وَیَطْلُبُ هٰذَا مِیْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِیْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَکْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّهٗ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ۔

١٦٠٩۔ ١٦١٠: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا داخل ہوا میں پاس عمرو بن خطاب کے اور داخل ہوئے ان کے پاس عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما تکرار کرتے ہوئے سو فرمایا حضرت عمرؓ نے قسم دیتا ہوں میں اس اللہ کی جس کے حکم سے ٹھہرا ہے آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑا ہم نے صدقہ ہے؟ کہا سب حاضرین نے ہاں! فرمایا حضرت عمرؓ نے پھر جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابوبکرؓ نے میں خلیفہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر آئے تم اور یہ ابوبکرؓ کے پاس طلب کرنے لگے تم میراث اپنے بھتیجے کی اور طلب کرنے لگے یہ میراث اپنی بی بی کی ان کے باپ سے کہا ابوبکرؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا ہے صدقہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ سچے تھے اور سیدھی راہ پر حق کے تابع تھے اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مالک بن انسؓ کی روایت سے۔ مترجم کہتا ہے باقی قصہ بروایت بخاری ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے اور عباسؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس مال سے یعنی فدک وغیرہ سے نفقہ اپنی ازواج کا موافق ایک سال کے لے لیتے تھے اور باقی صلاح اور مصالح مؤمنین میں خرچ کرتے تھے پھر ابوبکر بھی بعد وفات آنحضرت کے اسی طرح خرچ کرتے رہے اور میں اسی طرح کرتا ہوں اگر تم دونوں موافق رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کے خرچ کرنے کا وعدہ کرو اور تصرف مالکانہ اس پر نہ سمجھو تو اس کا متولی تم کو

کروں جب یہ دونوں راضی ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ان کو سونپ دیا پھر انہوں نے چاہا کہ وہ آپس میں ان دونوں کے تقسیم ہو جائے تا کہ ہر ایک حصے پر بخوبی متصرف ہو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: لا اقضی فیھا قضاءً غیر ذلك یعنی اس حکم سابق کے سوا میں دوسرا حکم نہ دوں گا اگر تم دونوں اس کے تکفل سے عاجز ہو تو پھر مجھے پھیر دو یہ خلاصہ مضمون ہے بخاری کا اور اس میں ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما جانتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا نورث ما ترکناہ صدقۃ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس طلب میراث کو کیوں حاضر ہوئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ حدیث سنی تھی تو پھر حضرت عمرؓ کے پاس کیوں حاضر ہوئے۔ خلاصہ جواب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ اور علی اور عباس رضی اللہ عنہم سے ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ لا نورث ما ترکناہ صدقۃ کا حکم بعض افراد کے ساتھ خاص ہے جمیع افراد ترکہ کو شامل نہیں۔ خطابی نے کہا کہ ایک اور اشکال یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے اس شرط پر کہ مصارف صدقات میں اسے صرف کریں وہ مال حضرت علیؓ اور عباسؓ کو تفویض کر دیا اور انہوں نے حدیث ما ترکناہ صدقہ کو بخوبی سن لی اور مہاجرین کی گواہی اس حدیث پر پہنچ گئی پھر دوبارہ حضرت عمرؓ کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ مقصود ان کا اس بار آنے سے تصرفِ مالکانہ نہ تھا بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اگر یہ تقسیم ہو جائے تو ہر ایک اپنے حصہ کی تدبیر اور حفاظت باسانی کرے اور حضرت عمرؓ نے اس تقسیم کو بھی گوارا نہ کیا اور نہ چاہا کہ کسی طرح اس پر تقسیم کا لفظ آئے کہ ایسا نہ ہو بعد چند مدت کے اس تقسیم کے سبب سے لوگ اسے میراث اور ترکہ سمجھ لیں چنانچہ ابوداؤد میں مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی خلافت میں بھی اسے حالت اولیٰ پر باقی رکھا اور کچھ تغیر نہ کیا۔ یہ صریح دلیل ہے ان کی رضا کی حضرت عمرؓ کے زمانے میں پر اور مندفع ہو گئے اس ہماری تقریر سے کچھ اعتراضاتِ باطلہ فرقہ شعیہ شنیعہ کے الحمد للہ علی ذالک۔

۱۰۶۷: بَابُ مَاجَآءَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَنَّ هٰذِهِ لَا تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ

باب: اِس بیان میں کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ میں کہ اب جہاد نہ کیا جائے گا اس پر آج کے بعد

۱۶۱۱: عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَآءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۱۶۱۱: روایت ہے حارث بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے دن فرماتے تھے نہ جہاد کیا جائے گا اس پر آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک یعنی کبھی ایسا نہ ہوگا کہ یہ مسکن کفار اور دار الحرب ہو۔

ف: اِس باب میں ابن عباسؓ اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی یہ حدیث زکریا بن ابی زائدہ کی شعبی سے جو ابھی مذکور ہوئی نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

۱۰۶۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيْهَا الْقِتَالُ

باب: قتال کے مستحب وقت میں

۱۶۱۲: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ

۱۶۱۲: روایت ہے نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے جہاد کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نکلتی صبح ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوتا پھر جب نکل

النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَ يَدْعُوالْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔

آ تا آفتاب لڑتے پھر جب دو پہر ہوتی ٹھہر جاتے یہاں تک کہ ڈھلتا آفتاب پھر لڑتے عصر تک پھر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ پڑھ لیتے عصر پھر لڑتے اور فرماتے تھے اس وقت یعنی بعد عصر کے چلتی ہے ہوا مددِ الٰہی کی اور دعا کرتے مؤمن اپنے لشکروں کے لئے نمازوں میں۔

ف: اور مروی ہے یہ حدیث نعمان بن مقرن سے اور اسناد سے کہ وہ اس سے زیادہ اوصل ہے اور قتادہ نے نہیں پایا نعمان بن مقرن کو وفات پائی نعمان نے خلافت میں عمر بن خطابؓ کے روایت کی ہم سے حسن بن خلال نے انہوں نے عفان اور حجاج سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے ابوعمران جونی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا نعمان بن مقرن کو ہرمزی کی طرف پھر ذکر کی حدیث طویل سو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پس جب اوّل نہار میں نہ لڑتے انتظار کرتے زوالِ شمس کا اور ہوائے مدد اور نزولِ نصر کا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن عبداللہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے۔

۱۰۶۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الطِّيَرَةِ

باب: طیرہ کے بیان میں

۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

۱۶۱۳۔۱۶۱۴: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بدفالی پر عمل کرنا شرک ہے اور نہیں کوئی ہم میں سے جس کو خیال نہ آئے بدفالی کا مگر اللہ دور کر دیتا ہے اس کو ساتھ توکل کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب کہتے تھے کہ میرے نزدیک وَمَا مِنَّا سے اخیر تک قول عبداللہ بن مسعود کا ہے اور اس باب میں سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے بھی سلمہ سے یہ حدیث۔

۱۶۱۵: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَاْلَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْفَاْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ۔

۱۶۱۵: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نہ عدوی (متعدی بیماری) ہے نہ بدفالی اور دوست رکھتا ہوں میں نیک فال کو کہا گیا یا رسول اللہؐ! کیا ہے فالِ نیک؟ فرمایا کوئی اچھی بات۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۱۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُعْجِبُهٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَنْ يَّسْمَعَ يَارَاشِدُ يَا نَجِيْحُ۔

۱۶۱۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا نبی ﷺ دوست رکھتے تھے جب نکلتے تھے کسی اپنے کام کو کہ سنیں: يَا رَاشِدُ يَا نَجِيْحُ [1]۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: عدوی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا عرب کا عقیدہ باطل تھا کہ جب کھجلی والا اونٹ اچھے اونٹوں میں آ جاتا ہے تو سب کو کھجلی ہو جاتی ہے اور آدمیوں میں بھی ایسا ہی تھا ہند کے حمقاء چیچک، کھجلی، ہیضہ میں ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ تبلیغ نصاریٰ کی طرح طرح کے ظلم اس عقیدۂ باطلہ کے سبب سے جاری ہوتے ہیں اور راشد راہ یافتہ اور نجیح مراد کو پہنچا ہوا حضرت ان ناموں سے نیک فال لیتے تھے اور بدفالی کو شرک فرماتے تھے جیسے ہند کے حمقاء میں عقیدہ ہے کہ جب گھر سے نکلے اور سامنے آ گئی یا خالی مشک یا کسی نے چھینکا تو لوٹ آئے اور سمجھے کہ اگر اس وقت گھر سے گئے تو بے انجاح مرام گھر آئیں گے۔

[1] یعنی اے سیدھا راستہ پانے والے اے کامیاب۔ (حافظ)

۱۰۷۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقِتَالِ

باب: وصیت میں آنحضرت ﷺ کے قتال میں

۱۶۱۷: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوْابِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدُرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيْدًا فَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْخِلَالٍ اَيَّتُهَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْ هُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا فَاَخْبِرْ هُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِيْ عَلَى الْاَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَ ذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلُوْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوْهُمْ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ۔

۱۶۱۷: روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ بھیجتے کسی امیر کو کسی لشکر پر وصیت کرتے خاص اس کے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی اور ہمراہ کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے لڑو اللہ کی راہ میں مارو اس کو جو منکر ہو اللہ کا اور غنیمت میں چوری نہ کرو اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو اور قتل نہ کرو بچوں کو پھر جب مقابل ہو تم اپنے دشمن کے مشرکوں سے تو بلاؤ ان کو تین خصلتوں کی طرف راوی کو شک ہے کہ خلال فرمایا یا خصال اگر وہ ایک کو بھی مان لیں ان تینوں میں سے تو قبول کر ان سے اور باز رہ ان کے قتل اور قمع سے بلا ان کو اسلام کی طرف اور اٹھ آنے کی اپنے گھروں سے اور مہاجروں کے گھروں کی طرف اور خبر دے ان کو کہ اگر وہ یہ کریں کہا راوی نے تو ہے واسطے ان کے جو ہے واسطے مہاجروں کے یعنی حصہ مالِ غنیمت اور فے سے اور ہے ان پر جو ہے مہاجروں پر یعنی تائید دین سے اور اگر وہ تحول سے انکار کریں بعد اسلام کے تو خبر دے ان کو کہ ہوں گے وہ مانند گنوار مسلمانوں کے جاری ہوگا ان پر جو جاری ہوگا گنواروں پر نہ ہوگا حصہ ان کا غنیمت اور فئے میں مگر یہ کہ وہ جہاد کریں پھر اگر اسلام سے بھی انکار کریں تو مدد مانگ اللہ سے ان کے ہلاک پر اور لڑ ان سے اور جب گھیرے تو کسی قلعہ کو اور وہ ارادہ کریں کہ تو دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی تو مت دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور دے ان کو پناہ اپنی اور اپنے ساتھ والوں کی اس لئے کہ اگر تم توڑو پناہ اپنی اور اپنے ہمراہ والوں کی یعنی نقض عہد کرو بہتر ہے اس سے کہ توڑو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اسی طرح جب گھیرے تو کسی قلعہ والوں کو اور ارادہ کریں وہ کہ اتریں اوپر حکم اللہ کے تو نہ اتار ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر لیکن اتار ان کو اپنے حکم پر اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ پہنچے تو اللہ کے حکم کو ان کے باب میں یا نہیں اور اسی کے مانند اور کچھ فرمایا۔

ف: اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو

احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ سے مانند روایت مذکور کے اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ یعنی وسط حدیث میں فَاِنْ اَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ یعنی اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو لو ان سے جزیہ اور اگر وہ انکار کریں جزیہ سے بھی تو مدد مانگو اللہ سے ان پر یعنی اور لڑو۔ مترجم: یہ تیسری خصلت ہے جو روایت سابقہ میں مذکور نہیں ہوئی تھی انتہی اس طرح روایت کی وکیع وغیرہ اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور ذکر کیا اس میں امر جزیہ کا۔

۱۶۱۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيْرُ اِلَّا عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ۔

۱۶۱۸: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لوٹتے تھے مگر نمازِ صبح کے وقت پھر اگر سن لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان ٹھہر جاتے تھے ورنہ لوٹ لیتے تھے اور کان لگایا ایک دن تو سنا کہ ایک مرد کہتا تھا اللہ اکبر! اللہ اکبر! سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہے تو فطرتِ اسلام پر پھر کہا اس نے اشهد ان لا الٰہ الا اللہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلا تو دوزخ کی آگ سے۔

ف: کہا حسن نے روایت کی ہم سے ولید نے انہوں نے حماد سے اسی سند سے مثل اسی روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں فضائل جہاد کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

۱۰۷۱: بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

۱۶۱۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهٗ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهٗ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

باب: فضیلت جہاد میں

۱۶۱۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز برابر ہے جہاد کے یعنی ثواب واجر میں؟ فرمایا آپ ﷺ نے تم طاقت نہیں رکھتے اس کی پھر دوبارہ پوچھا آپ ﷺ سے یا سہ بارہ ہر بار آپ فرماتے تھے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر فرمایا تیسری بار میں مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند اس روزہ دار اور نمازی کی ہے کہ نہیں قصور کرتا نماز میں اور نہ روزہ میں یہاں تک کہ پھرے مجاہد فی سبیل اللہ۔

ف: اِس باب میں شفا اور عبداللہ بن حبشی اور ابوموسیٰ اور ابوسعید اور ام مالک بہزیہ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے نبی ﷺ سے بواسطہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کئی سندوں سے۔

۱۶۲۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ يَقُوْلُ اللّٰهُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِیْ هُوَ عَلَیَّ ضَمَانٌ اِنْ قَبَضْتُهٗ اَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ رَجَعْتُهٗ رَجَعْتُهٗ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

۱۶۲۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یعنی فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ مجاہد میرے راہ میں ہے اس کی ضمانت مجھ پر ہے اگر قبض کروں میں اس کی روح وارث کروں اس کو جنت کا اور اگر پھیرے جاؤں اس کو یعنی اس کے گھر کی طرف پھیرے جاؤں ساتھ اجر اور غنیمت کے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

۱۰۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

باب: مرابط کی موت کی فضیلت کے بیان میں

۱۶۲۱: عَنْ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ

۱۶۲۱: روایت ہے فضالہ بن عبید سے وہ روایت کرتے تھے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِىْ مَاتَ مُرَابِطًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ۔

اللہ ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا مہر کر دی جاتی ہے ہر میت کے عمل پر یعنی تمام ہو جاتے ہیں اور بڑھتے نہیں مگر جو مرے مرابطا اللہ کی راہ میں پس بڑھائے جاتے ہیں اس کے لئے عمل اس کے قیامت کے دن تک اور امن میں رہتا ہے وہ فتنہ قبر سے اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے مجاہد وہ ہے جو مجاہدہ کرے اپنے نفس سے یعنی طاعت الٰہی میں صبر اور نفس کی پیروی نہ کرے اور یہ جہادِ اکبر ہے۔

ف: اس باب میں عقبہ بن عامر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے حدیث فضالہ بن عبید کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ فَضْلِ الصَّوْمِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

۱۶۲۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا اَحَدُهُمَا يَقُوْلُ سَبْعِيْنَ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ اَرْبَعِيْنَ۔

۱۶۲۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں دور کر دے گا اللہ تعالیٰ اسکو آگ سے دوزخ کی ستر برس کی مسافت تک۔ ایک راوی کہتا ہے ستر برس دوسرا چالیس برس یعنی عروہ اور سلیمان بن یسار دونوں نے گنتی میں اختلاف کیا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابوالاسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی ہے اور وہ مدنی ہیں اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۲۳: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصُوْمُ عَبْدٌ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۱۶۲۳: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہیں روزہ رکھتا ہے کوئی بندہ ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں مگر دُور کرتا ہے وہ دن دوزخ کی آگ اس کے منہ سے ستر برس کی مسافت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۲۴: عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

۱۶۲۴: روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن کا اللہ کی راہ میں بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے اور دوزخ کے درمیان میں خندق ایسے جیسے آسمان و زمین۔ ف: یہ حدیث غریب ہے ابی امامہ کی روایت سے۔

۱۰۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں

۱۶۲۵: عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۶۲۵: روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

نے خرچ کیا کچھ نقد وجنس اللہ کی راہ میں لکھا جاتا ہے اس کے لئے اس کا سات گنا۔

ف: اِس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رکین بن ربیع کی۔

۱۰۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: عطیہ کی فضیلت میں جہاد میں

۱۶۲۶: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمِ الطَّائِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۶۲۶: روایت ہے عدیؓ بن حاتم طائی سے کہ انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا دینا غلام کا اللہ کی راہ میں یا سایہ خیمہ کا یا اونٹنی جوان اللہ کی راہ میں۔

ف: اور مروی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلاً اور خلاف کیا گیا زید پر بعض اسناد میں اس حدیث کے اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ حدیث زیاد بن ایوب نے انہوں نے یزید بن ہارون نے انہوں نے ولید بن جمیل سے انہوں نے قاسم ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل صدقوں میں کا سایہ خیمہ کا ہے اللہ کی راہ میں دینا خادم کا ہے اللہ کی راہ میں یا دینا اونٹنی کا ہے اللہ کی راہ میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور وہ صحیح تر ہے میرے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے۔

۱۰۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

باب: غازی کا سامان تیار کرنے کی فضیلت میں

۱۶۲۷ ۔ ۱۶۲۸ ۔ ۱۶۲۹ : عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزٰى۔

۱۶۲۷ تا ۱۶۲۹: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جو تیاری کر دے غازی کی یعنی ہتھیار وغیرہ دے اللہ کی راہ میں سو اس نے بھی جہاد کیا اور جو خلیفہ رہے غازی کا اس کے گھر والوں میں یعنی خبر گیری ان کی کرے اس نے بھی جہاد کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے سوا اس کے روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تیاری کر دے غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہو اس کا اس کے گھر والوں میں پس اس نے جہاد کیا۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں اس نے جہاد کیا یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

۱۰۷۷: بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب: جس کے قدم گرد آلود ہوں جہاد میں اس کی فضیلت کے بیان میں

۱۶۳۰ تا ۱۶۳۲: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ لَحِقَنِیْ عَبَایَۃُ بْنُ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ وَاَنَا مَاشٍ اِلَی الْجُمُعَۃِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ خُطَاكَ ھٰذِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَمِعْتُ اَبَاعَبْسٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُمَا حَرَامٌ عَلَی النَّارِ۔

۱۶۳۰ تا ۱۶۳۲: روایت ہے یزید بن ابی مریم سے کہا مجھ کو عبایہ بن رفاعہ ملے اور میں جاتا تھا جمعہ کی نماز کو سو کہا بے شک تمہارے یہ قدم ہیں اللہ کی راہ میں سنا میں نے اباعبس سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے گرد آلود ہوں دونوں قدم اللہ کی راہ میں پس وہ حرام ہیں آگ پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابوعبس کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر سے اور ایک مرد صحابی سے نبی ﷺ کے اور یزید بن ابی مریم ایک مرد ہیں شامی روایت کی ان سے ولید بن مسلم اور یحییٰ بن حمزہ اور کوئی لوگوں نے شام کے اور یزید بن ابی مریم کوفی ہیں ان کے باپ اصحاب نبی ﷺ ہیں اور نام ان کے باپ کا مالک بن ربیعہ ہے۔

۱۰۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْغُبَارِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب: جہاد کے غبار کی فضیلت کے بیان میں

۱۶۳۳: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ۔

۱۶۳۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف سے اللہ (عزوجل) کے یہاں تک کہ لوٹ جائے دودھ تھن میں اور نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آلِ طلحہ مدنی کے۔

۱۰۷۹: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب: اس کے بیان میں جو بوڑھا ہوا اللہ (عزوجل) کی راہ میں

۱۶۳۴: عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ اَنَّ شُرَحْبِیْلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ یَاکَعْبُ بْنَ مُرَّۃَ حَدِّثْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

۱۶۳۴: روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے اے کعب بن مرہ روایت کرو ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ سے اور زیادت ونقصان سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بوڑھا ہوا اسلام میں اس کے لئے ایک نور ہوگا قیامت کے پھر جو جہاد میں بوڑھا ہو تو اس کا کیا کہنا۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث کعب بن مرہ کی حسن ہے اسی طرح روایت کی اعمش نے بن مرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث منصور سے بروایت سالم بن ابی الجعد اور داخل کیا گیا درمیان سالم اور کعب کے ایک مرد اس

میں اور کبھی کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہتے ہیں اور مشہور صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرہ بن کعب بہزی ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں۔

۱۶۳۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۶۳۵[1]: عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا بوڑھا ہو گیا روزِ قیامت اس کیلئے نور ہو گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حیوۃ بن شریح بیٹے ہیں یزید بن حمصی کے۔

۱۰۸۰: بَابُ مَاجَآءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: گھوڑا رکھنے کی فضیلت میں بہ نیت جہاد کے

۱۶۳۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّ هَالَهُ هِيَ لَهُ اَجْرٌ لَا يُغِيْبُ فِيْ بُطُوْنِهَا شَيْءٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرًا۔

۱۶۳۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانی میں بندھی ہے خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک آدمی کے لئے اجر ہیں اور دوسرے پردہ پوشی اور تیسرے وزر یعنی عذاب و گناہ پس جو گھوڑا کہ اجر ہے وہ وہ ہے کہ لیا اس کو اللہ کی راہ میں اور تیار کیا اس کو اسی واسطے سو وہ اس کے لئے اجر ہے نہیں ڈالتا وہ اپنے پیٹ میں کوئی چیز یعنی دانہ، چارہ وغیرہ مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُس کے اجر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ کے مانند اس کے۔
مترجم کہتا ہے اور دو گھوڑوں کا ذکر مصنف نے یہاں نہیں فرمایا بنظر اختصار کے پہلا اس میں کا جو سبب ہے پردہ پوشی یعنی اس کے عیب ڈھانپنے کا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو اللہ کی راہ میں اور نہ بھولا حق اللہ کا اس کی سواری میں یعنی دوست آشنا سے مواسات بھی کی پس وہ سبب ہے مالک کے ستر کا اور وہ جو وزر ہے عذاب ہے وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو فخر اور ریا کے واسطے پس وہ اس پر بار ہے۔

۱۰۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الرَّمْيِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: تیر پھینکنے کی فضیلت میں واسطے جہاد کے

۱۶۳۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّبِهِ قَالَ

۱۶۳۷: روایت ہے عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ داخل کرتا ہے ایک تیر میں تین شخصوں کو جنت میں بنانے والا اس کا کہ ثواب چاہتا ہے اس کے بنانے میں اور خیر اور تیر پھینکنے والا اور اٹھانے والا پھر فرمایا تیر پھینکو اور سواری سیکھو اور

[1] یہ ترجمہ مترجم کی طرف سے نہیں بلکہ محشی کی جانب سے کیا گیا ہے یہاں پر اصل نسخے میں فقط یہ تحریر تھا کہ ترجمہ او پر گزر را۔ (حافظ)

ارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مَنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ مَايَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسٍ وَتَاْدِيْبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَا عَبَتَهُ اَهْلَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ ۔

اگر تیر پھینکو گے تو پیارا ہے میرے نزدیک سواری سے ہر چیز کہ جس سے کھیلتا ہے مرد مسلمان باطل ہے مگر تیر پھینکنا اس کا کمان سے اور ادب سکھانا اس کا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اس کا اپنی بیوی سے پس یہ تینوں حق میں داخل ہیں ۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلام سے انہوں نے عبداللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور اس باب میں کعب بن مر اور عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔

۱۶۳۸: عَنْ اَبِیْ نَجِيْحِ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عَدْلُ مُحَرَّرٍ ۔

۱۶۳۸: روایت ہے ابی نجیح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے مارا ایک تیر اللہ کی راہ میں پس اس کو ثواب ہے برابر ایک غلام آزاد کرنے کے ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ اسلمی ہے اور عبداللہ بن ازرق وہ عبداللہ بن زید ہے ۔

۱۰۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ فَضْلِ الْحَرْسِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت میں

۱۶۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

۱۶۳۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے دو آنکھیں کبھی نہ لگے گی ان کو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی ہے اللہ کے خوف سے دوسری وہ کہ رات کاٹی اس نے پہرہ دیتے ہوئے اللہ کی راہ میں ۔

ف: اس باب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے شعیب بن زریق کے ۔

۱۰۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ ثَوَابِ الشَّهِيْدِ

باب: شہید کے ثواب میں

۱۶۴۰ ـ ۱۶۴۱: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِىْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ اَوْشَجَرِ الْجَنَّةِ ۔

۱۶۴۰ ـ ۱۶۴۱: روایت ہے کعب بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ارواح شہداء کی سبز چڑیوں کے اندر ہے جو لٹکائی جاتی ہیں پھلوں میں جنت کے یا درختوں میں راوی کو شک ہے کہ پھل کہا یا درخت ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

۱۶۴۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۶۴۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے عرض کیے گئے میرے اوپر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ ۔

تین اشخاص جو جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں ایک شہید دوسرا پرہیز کرنے والا حرام سے بچنے والا شبہات سے تیسرا وہ بندہ جو اچھی عبادت بجالائے اللہ کی اور خدمت اپنے آقاؤں کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۴۲ (ل) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِلاَّ الدَّيْنَ ۔

۱۶۴۲ (ل): روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قتل ہونا اللہ کی راہ میں کفارہ ہو جاتا ہے ہر گناہ کا کہا جبرئیل نے مگر قرض کا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مگر قرض کا۔

ف: اِس باب میں کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ اور ابی قتادہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ابوبکر کی روایت سے مگر اسی شیخ کی روایت سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس حدیث کا سو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا یعنی ابوعیسیٰ نے گمان کرتا ہوں کہ محمد بن اسماعیل نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا جو مروی ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نہیں کوئی اہل جنت سے کہ دوست رکھتا ہو لوٹنا طرف دنیا کے مگر شہید یعنی بسبب اس کرامت کے دیکھتا ہے وہ شہادت میں۔

۱۶۴۳: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلاَّ الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى ۔

۱۶۴۳: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ مرے اور اللہ کے نزدیک اس کیلئے خیر ہو پھر دوست رکھے لوٹنا دنیا کی طرف اگرچہ ہو اسکی ساری دنیا اور جو کچھ ہے اس میں مگر شہید کو دوست رکھتا ہے لوٹنا دنیا میں بسبب اس بزرگی شہادت کے کہ دیکھتا ہے پس وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے دنیا میں اور مارا جائے دوبارہ۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۸۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ

باب: شہداء کی بزرگی جو اللہ کے نزدیک ہے اس کے بیان میں

۱۶۴۴: عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِّنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي

۱۶۴۴: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے شہداء چار ہیں: پہلا وہ مردِ مؤمن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب کا یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ ایسا بلند رتبہ ہے کہ اٹھائیں گے لوگ اس کی طرف آنکھیں اپنی قیامت کے دن اس طرح اور بلند کیا آپ نے سر اپنا یہاں تک کہ گر گئی ٹوپی آپ ﷺ کی راوی کہتا ہے نہیں جانتا میں کہ ٹوپی عمر کی گری یا رسول اللہ ﷺ کی اور دوسرا وہ مردِ مومن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے گویا کہ ماری گئی جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے جبن سے آیا اس پر تیر ازغیب سو مار ڈالا اس کو پس وہ دوسرے درجہ میں ہے اور تیسرا وہ

الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلاً صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ ۔

مؤمن کے ملائے اس نے نیک عمل اور بد ملاقات کی دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ تیسرے درجہ میں ہے اور چوتھا مردِ مؤمن کہ اسراف کیا اس نے اپنی جان پر یعنی بہت گنہگار تھا دشمن سے پھر تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا اور وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عطاء بن دینار کی روایت سے اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ روایت کی سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے انہوں نے اشیاخ خولان سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی یزید کا اور کہا عطاء بن دینار میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مترجم: طلح[1] ایک درخت ہے کانٹے دار اور مارے جلد اس کی ساتھ کانٹے اطلح کے یعنی پھڑک رہی ہے کھال اس کی اور کھڑے ہو رہے ہیں روئیں اس کے مارے خوف کے اور تیر غیبی یعنی اس کا مارنے والا معلوم نہیں اور حاصل تقسیم یہ ہے کہ مجاہد یا تو متقی شجاع ہے اور وہ درجہ اوّل میں ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور وہ دوسرے درجہ میں ہے یا شجاع غیر متقی پھر اگر نیکی اور بدی دونوں اس میں ہیں تو درجہ ثالث ہے اور اگر فاسق مسرف ہے تو وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

١٠٨٥: بَابُ مَاجَآءَ فِي غَزْوِالْبَحْرِ

باب: دریا کے جہاد کے بیان میں

١٦٤٥: عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَ كَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَ حَبَسَتْهُ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَ سِرَّةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَالَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا

١٦٤٥: روایت ہے اسحٰق بن عبداللہ سے کہ انس بن مالکؓ سے سنا انہوں نے کہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ داخل ہوتے تھے ام حرام بنت ملحان کے گھر میں اور وہ کھلاتی تھی ان کو کھانا اور وہ نکاح میں تھیں عبادہ بن صامت کے پس داخل ہوئے آنحضرت ﷺ ایک روز پس انہوں نے کھانا کھلایا اور روک رکھا آپ ﷺ کو اور جوئیں دیکھنے لگیں آپ ﷺ کے سر مبارک کی پس سو گئے آنحضرت ﷺ اور پھر جاگے اور ہنسنے لگے کہا حرام نے پوچھا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپ ﷺ کو اے رسول اللہؐ! فرمایا آپ ﷺ نے چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے یعنی خواب میں کہ جہاد کرنے والے ہیں اللہ کی راہ میں سوار ہیں بیچ دریا کے یعنی جہازوں پر بادشاہ ہیں اور پر تختوں کے یا فرمایا مثل بادشاہوں کے ہیں تختوں پر کہا میں نے یا رسول اللہؐ! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے کہ کر دے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں پس دعا کی آپؐ نے ان کے لئے پھر رکھا سر مبارک اور سو گئے پھر جاگے اور ہنسے پھر کہا میں نے کس نے ہنسایا آپ ﷺ کو اے رسول اللہ کے؟ کہا چند لوگ میری امت کے عرض کیے گئے میرے اوپر کہ جہاد کر رہے ہیں وہ اللہ کی راہ میں پھر فرمایا ویسا ہی جیسا فرمایا تھا پہلی بار یعنی تشبیہ دی ان کو ساتھ بادشاہوں کے پھر عرض کی میں

[1] ہمارے ہاں پاکستان میں اس پودے کو کیکٹس (Cactus) پکارا جاتا ہے۔ (حافظ)

رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ۔

نے یا رسول اللہؐ! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں کر دے فرمایا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تم پہلے گروہ میں ہو پھر سوار ہوئیں ام حرام دریا میں معاویہؓ کے زمانے میں پس گر گئیں اپنے جانور پر سے جبکہ نکلیں دریا سے اور شہید ہو گئیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان بہن ہیں ام سلیم کی اور خالہ ہیں انس بن مالک کی۔

۱۰۸۶: بَابُ مَا جَآءَ مَنْ يُّقَاتِلُ رِيَآءً اَوْ لِلدُّنْيَا

باب: اس کے بیان میں جو ریاء اور دُنیا کے لیے لڑے

۱۶۴۶: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَآءً فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۶۴۶: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے اظہارِ شجاعت کے یا واسطے حمیت کے یا واسطے ریا کے سو کون ان میں کا اللہ کی راہ میں ہے؟ فرمایا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جو لڑے خاص اس لئے کہ ہو جائے کلمہ اللہ کا بلند پس وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

ف: اس باب میں عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۴۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ۔

۱۶۴۷: روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ثواب عملوں کا موقوف ہے نیت پر اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو نیت کی پھر جس کی ہجرت ہو واسطے اللہ کے اور اس کے رسول کی پس ہجرت اس کی ہے طرف اللہ کے اور طرف رسول اسکے کے اور جس کی ہجرت ہو واسطے دنیا کے کہ لے اس کو یا واسطے کسی عورت کے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اس کی اسی کے لئے ہے جس کے لیے ہجرت کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن سعید کے۔

۱۰۸۷: بَابُ فِيْ فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد میں صبح اور شام چلنے کی فضیلت میں

۱۶۴۸: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ يَدِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِ

۱۶۴۸: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور موافق ایک کمان تمہاری کے یا موافق ایک ہاتھ کے جگہ جنت سے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتوں

اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَ ضَآءَ تْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

سے نکل آئے طرف زمین کے تو چمک جائے جو کچھ ہے آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور بھر جائے خوشبو سے اوڑھنی جو اسکے سر پر ہے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اسکے اندر ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۴۹: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۱۶۴۹: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور جگہ ایک کوڑا رکھنے کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابی ایوب اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۵۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۱۶۵۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں اور ایک شام کو چلنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوحازم جنہوں نے روایت کی ہے ابوہریرہ سے کوفی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں غرہ اشجعیہ کے۔

۱۶۵۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّرَجُلٌ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ ﷺ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَّآءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا فَقَالَ لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

۱۶۵۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا گزرے ایک مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گھاٹی میں پہاڑ کی اس میں ایک چھوٹا سا چشمہ تھا میٹھے پانی کا سو بہت پسند آیا ان کو بسبب لطافت کے سو کہا انہوں نے کاش کہ میں جدا ہو کر آدمیوں سے رہا کرتا اس گھاٹی میں اور نہ کروں گا ایسا جب تک نہ پوچھ لوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کر یعنی اعتزال و خلوت خلق سے اس لئے کہ ایک بار کھڑے ہونا تمہارے ایک کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اس کی نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں ستر برس تک کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ بخش دے تم کو اللہ تعالیٰ اور داخل کرے جنت میں جہاد کرو اللہ کی راہ میں جو لڑا اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہوگئی اسکے لیے جنت۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۸۸: بَابُ مَاجَاءَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ

باب: اس بیان میں کہ کون لوگ بہتر ہیں

۱۶۵۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا

۱۶۵۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو بہترین مردم کے بہتر سب سے وہ مرد ہے کہ پکڑی ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں کیا نہ خبر دوں میں اس کی جو درجہ میں مرد

اُخْبِرُکُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْہُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ لَہٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰہِ فِیْھَا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُّسْاَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ۔

اوّل کے قریب ہے کہ جدا ہو گیا خلق سے اپنی بکریاں لے کر ادا کرتا ہے حق اللہ تعالیٰ کے بیچ اس کے کیا نہ میں خبر دوں میں تم کو بدترین مردم کی بدترین مردم وہ ہے کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے اور نہیں دیا جاتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۱۰۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْمَنْ سَاَلَ الشَّھَادَةَ

باب: اس کے بیان میں جو شہادت مانگے

۱۶۵۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَادِقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اَجْرَ الشَّھِیْدِ۔

۱۶۵۳: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مانگے اللہ سے قتل ہونا اس کی راہ میں سچے دل سے دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب شہید کا۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۵۴: عَنْ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الشَّھَادَةَ مِنْ قَلْبِہٖ صَادِقًا بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّھَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ۔

۱۶۵۴: روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مانگے اللہ سے شہادت اپنے سچے دِل سے پہنچا دے گا اسے اللہ تعالیٰ مرتبوں پر شہید کے اگر چہ مرے بچھونے پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سہل بن حنیف کی روایت سے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے اور روایت کی یہ عبداللہ بن صالح نے عبدالرحمٰن بن شریح سے اور عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابا شریح ہے اور وہ اسکندرانی ہیں اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے۔

۱۰۹۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمُجَاھِدِ وَالْمُکَاتَبِ وَالنَّاکِحِ وَعَوْنِ اللّٰہِ اِیَّاھُمْ

باب: مجاہد اور مکاتب اور ناکح (نکاح کرنے والے پر) پر مددِ الٰہی کے بیان میں

۱۶۵۵: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَوْنُھُمْ اَلْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَآءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ۔

۱۶۵۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے براہ فضل کے حق ہے ان کی مدد کرنا مجاہد اللہ کی راہ میں اور مکاتب کہ ارادہ رکھتا ہے ادائے زر کتابت کا اور نکاح کرنے والا کہ چاہتا ہے پرہیز گاری۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۵۶: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ نُکِبَ

۱۶۵۶: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مرد مسلمان لڑے اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہوا سکے لیے جنت اور جسکو ایک زخم لگا اللہ کی راہ میں یا کوئی چوٹ کھائی پس وہ آئے گا قیامت

نَكْبَةٌ فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ۔

کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر جیسا دنیا میں تھا رنگ اسکا زعفران کا سا اور خوشبو اسکی مشک کی سی ہوگی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۹۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: زخمی فی سبیل اللہ کی فضیلت میں

۱۶۵۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔

۱۶۵۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی ہوتا اللہ کی راہ میں کوئی اور اللہ خوب جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر آئے قیامت کے دن رنگ اس کا ہوگا خون کا سا اور خوشبو مشک کی سی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۱۰۹۲: بَابُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

باب: اِس بیان میں کہ کونسا عمل افضل ہے؟

۱۶۵۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَاَيُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

۱۶۵۸: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لانا اللہ اور اس کے رسول پر پھر پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا جہاد کو ہاں ہے نیکیوں کا پوچھا پھر کونسا؟ یا رسول اللہؐ! فرمایا حج مقبول۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔

۱۶۵۹: عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ اٰاَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ۔

۱۶۵۹: روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں سو کہا ایک مرد نے قوم میں سے کہ میلا کچیلا تھا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ ﷺ سے کہ ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں کہا راوی نے پھر گیا وہ اپنے لوگوں میں اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں اور توڑ ڈالا میان اپنی تلوار کا پھر مارا اس سے کافروں کو یہاں تک کہ قتل ہوا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابی بکر بن موسیٰ کا نام احمد بن حنبل نے عمر یا عامر کہا۔

۱۰۹۳: بَابُ مَاجَآءَ اَيُّ النَّاسِ

باب: اِس بیان میں کہ کونسا

اَفْضَلُ

آدمی افضل ہے؟

۱۶۶۰: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَتَّقِیْ رَبَّہٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ۔

۱۶۶۰: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہؐ سے کونسا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں۔ پوچھا پھر کون؟ کہا مؤمن کہ جو کسی گھاٹی میں ہو گھاٹیوں سے کہ ڈرتا ہوا اپنے ربّ سے اور بچاتا ہو لوگوں کو اپنے شر سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۶۱ ـ ۱۶۶۲: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِلشَّھِیْدِ عِنْدَ اللّٰہِ سِتُّ خِصَالٍ یُغْفَرُلَہٗ فِیْ اَوَّلِ دَفْعَۃٍ وَیَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَیُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ یَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَ کْبَرِ وَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِہٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْیَاقُوْتَۃُ مِنْھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَیُزَوَّجُ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَۃً مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ وَیُشَفَّعُ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنْ اَقَارِبِہٖ۔

۱۶۶۱ـ۱۶۶۲: روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے شہید کیلئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھ باتیں ہیں: بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ پہلے ہی خون (کا قطرہ) گرنے میں یعنی اسکے بدن سے اور دکھائی جاتی ہے بیٹھک اسکی جنت سے اور بچایا جاتا ہے قبر کے عذاب سے اور بےخوف رہتا ہے فزعِ اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اسکے سر پر وقار کا تاج کہ ایک یاقوت اسکا بہتر ہے ساری دنیا سے جو کچھ اس میں ہے اور بیاہ دیا جاتا ہے بہتر بیبیوں، بڑی آنکھ والیوں، گوریوں سے اور شفاعت قبول کی جاتی ہے اسکی ستر قرابت والوں میں۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔

۱۶۶۳: عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَسُرُّہٗ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا غَیْرُ الشَّھِیْدِ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا یَقُوْلُ حَتّٰی اُقْتَلَ عَشْرَمَرَّاتٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِمَّا یَرٰی مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مِنَ بِالْکَرَامَۃِ۔

۱۶۶۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی نہیں ہے اہل جنت سے کہ چاہتا ہو لوٹنا دنیا میں سوا شہید کے اور وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے طرف دنیا کی اور کہتا ہے یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں میں دس بار اللہ تعالیٰ کی راہ بسبب اس کے کہ دیکھتا ہے وہ اس بزرگی کو کہ دی اسے اللہ تعالیٰ نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے معنی میں۔

۱۶۶۴: عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَالرَّوْحَۃُ یَرُوْحُھَا الْعَبْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوِالْغَدْوَۃُ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا۔

۱۶۶۴: روایت ہے سہل بن سعد سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ثغورِ اسلام پر گھوڑے باندھنا اور حدود کی حفاظت کرنا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس پر ہے اور ایک شام کو چلنا کہ چلتا ہے بندہ اللہ کی راہ میں یا صبح کو چلنا ساری دنیا سے بہتر ہے اور اس سے جو زمین پر ہے اور ایک کوڑے کی جگہ تمہارے ایک کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو زمین پر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۶۵: عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ وَ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ بِشُرَحْبِیْلَ بْنِ السِّمْطِ وَھُوَ فِیْ مُرَابَطٍ لَہٗ وَقَدْ شَقَّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَصْحَابِہٖ

۱۶۶۵: روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گزرے سلمان فارسی شرحبیل پر اور وہ اپنے مرابط میں تھے اور بار گزرا تھا ان پر اور ان کے ساتھ والوں پر یعنی مرابط میں رہنا سو کہا سلمان فارسی نے کیا نہ بیان کروں میں تم۔۔۔

فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَمَنْ مَاتَ فِيْهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِيَ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

ایک حدیث سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا شرحبیل نے ہاں کہا سلمان نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پہرہ ایک دن کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اور کبھی کہا بہتر ہے سارے مہینے روزے رکھنے سے اور رات کو نماز پڑھنے سے اور جو مر گیا اسی حالت میں بچایا جائے گا قبر کے فتنہ سے اور بڑھائے جائیں گے اس کے عمل قیامت کے دن۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۶۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ ۔

۱۶۶۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا نبیؐ نے جو ملے اللہ سے بغیر جہاد کے اثر کے ملے گا وہ اس سے اور اس میں ایک سوراخ ہوگا یعنی نقصان دین میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے مسلم کی روایت سے کہ وہ اسماعیل بن رافع سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل کو ضعیف کہا ہے بعض اہلحدیث نے سنا میں نے محمد بخاری سے وہ کہتے تھے اسماعیل ثقہ ہیں مقارب الحدیث اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور سلمان فارسی کی حدیث کی اسناد متصل نہیں محمد بن منکدر نے نہیں پایا سلمان کو اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں مکحول سے وہ شرحبیل بن سمط سے وہ سلمان سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۶۶۷: عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنِّيْ كَتَمْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّيْ ثُمَّ بَدَالِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمُوْهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهٖ مَابَدَ الَهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْ مَاسِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔

۱۶۶۷: روایت ہے صالح سے جو مولیٰ ہیں عثمان بن عفان کے کہا سنا میں نے عثمان سے اور وہ منبر پر تھے یعنی خطبہ پڑھتے تھے فرماتے تھے میں چھپاتا تھا تم سے ایک حدیث کہ سنی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس لیے چھپاتا تھا کہ تم جدا ہو جاؤ گے مجھ سے پھر پیچھے سوچا میں نے کہ میں بیان کر دوں وہ تم سے اور آدمی کر لے اپنے واسطے وہی جو اس کی سمجھ میں آئے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے پہرا دینا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ہزار دن سے اور منزلوں میں یعنی مکانوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے کہا محمد نے ابو صالح مولیٰ عثمان کا نام ترکان ہے۔

۱۶۶۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ۔

۱۶۶۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پاتا ہے شہید صدمہ قتل کا مگر اتنا جتنا پاتا ہوا ایک تم میں سے صدمہ چیونٹی کے کاٹنے کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۶۶۹: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ ۔

۱۶۶۹: روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے سب سے پیارے اللہ کے نزدیک دو قطرے اور دو اثر ہیں پہلا قطرہ آنسو کا جو اللہ کے خوف سے نکلے دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ کی راہ میں بہے اور پہلا اثر وہ اثر ہے کہ پہنچے اللہ کی راہ میں یعنی چوٹ چپٹ وغیرہ اور دوسرا اثر جو پہنچے اللہ کے کسی فرض ادا کرنے میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں جہاد کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۶۷۰: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِالْكَتِفِ اَوِاللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هَلْ لِیْ رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ اُوْلِی الضَّرَرِ۔

۱۶۷۰: روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس شانہ شتر یا تختی لاؤ پس لکھوایا: لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ ...... اور عمرو بن ام مکتوم پیچھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سو پوچھا کیا میرے لیے رخصت ہے پس اترا یہ لفظ: غَيْرُ اُوْلِی الضَّرَرِ۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے سلیمان تیمی کے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحٰق سے یہ حدیث۔ مترجم: پوری آیت یہ ہے: لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُوْلِی الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً۔ یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنے والے کو اپنے مال اور جان سے ان پر جو بیٹھتے ہیں درجہ میں۔ جب یہ آیت اتری غَيْرُ اُوْلِی الضَّرَرِ کا لفظ نہ تھا عمرو بن ام مکتوم نے جب پوچھا کہ میں نابینا ہوں مجھے ترکِ جہاد کی رخصت ہے یا نہیں؟ تب یہ لفظ بھی اترا اور اس میں رخصت مذکور ہوئی۔

۱۰۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ خَرَجَ اِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ

باب: اس کے بیان میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے

۱۶۷۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ يَسْتَاْذِنُهٗ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔

۱۶۷۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اجازت مانگتا تھا جہاد کی پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے ماں باپ ہیں؟ کہا ہاں! فرمایا پس انہیں کی خدمت میں کوشش کر۔

ف: اِس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعباس شاعر اعمی مکی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے۔

۱۰۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ يُبْعَثُ مِنْ سَرِيَّةٍ وَّحْدَهٗ

باب: ایک مرد کو بطور سریا بھیجنے کے بیان میں

۱۶۷۲: عَنِ الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهٖ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۶۷۲: روایت ہے حجاج بن محمد سے کہا انہوں نے کہ کہا ابن جریج نے تفسیر میں آیت مذکورہ کی کہ کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ بھیجا ان کو رسول اللہؐ نے اکیلا بطور سریا کے خبر دی اسکی ان کو یعلیٰ بن مسلم نے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے۔ (سریہ وہ چھوٹی ٹکڑی ہے جو بڑے لشکر سے جدا کر کے بھیجی جائے)۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن جریج کی۔

۱۰۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ

باب: اکیلے سفر کرنے کی کراہت میں

۱۶۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارٰى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَعْنِيْ وَحْدَهٗ۔

۱۶۷۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو میں جانتا ہوں تنہائی کے نقصان سے تو نہ چلتا کوئی سوار اکیلا رات کو۔

۱۶۷۴: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ۔

۱۶۷۴: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار یعنی رات کا چلنے والا ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار لشکر ہیں۔

ف: حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی عاصم کی روایت سے اور وہ بیٹے ہیں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرو کے اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے۔

۱۰۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْكَذِبِ وَ الْخَدِيْعَةِ فِی الْحَرْبِ

باب: لڑائی میں جھوٹ اور مکر کی رخصت میں

۱۶۷۵: عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

۱۶۷۵: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لڑائی میں فریب جائز ہے۔

ف: اِس باب میں علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٠٩٩: بَابُ مَاجَآءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمْ غَزٰى

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدد غزوات میں

١٦٧٦: عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ غَزَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ وَاَيَّتُهُنَّ كَانَ اَوَّلُ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرِ اَوِالْعُسَيْرِ۔

١٦٧٦: روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا تھا میں بازو میں زید بن ارقم کے سو کسی نے ان سے پوچھا کتنے جہاد کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ فرمایا اُنیس میں نے پوچھا تم نے کتنوں میں رفاقت کی؟ کہا سترہ میں کہا پہلا ان میں کون غزوہ تھا؟ فرمایا انہوں نے ذات العشیر ا یا ذات العسیر اءراوی کو شک ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١١٠٠: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب: صف بندی اور ترتیب لشکر کے بیان میں

١٦٧٧: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّاْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلاً۔

١٦٧٧: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کھڑا کر دیا ہم کو اپنے اپنے مقامات مناسبہ پر رسول اللہ نے جنگ بدر میں رات سے۔

ف: اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس حدیث کا تو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا محمد بن اسحٰق کو سماع ہے عکرمہ سے اور جب کہ دیکھا میں نے ان کو تو وہ اچھا جانتے تھے محمد بن حمید رازی کو پھر ضعیف کہنے لگے ان کو۔

١١٠١: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدُّعَآءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب: لڑائی کے وقت دعا کے بیان میں

١٦٧٨: عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ۔

١٦٧٨: روایت ہے ابن ابی اوفیٰ سے کہا انہوں نے سنا میں نے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اور بددعا کرتے تھے کفار کے لشکروں پر ان لفظوں سے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ! اتارنے والے کتاب کے جلد کرنے والے حساب کے شکست دے ان لشکروں کو اور پیر پھسلا دے ان کے۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١١٠٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَلْوِيَةِ

باب: لشکر کے نیزوں کے بیان میں

١٦٧٩: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

١٦٧٩: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں اور

وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُ هٗ اَبْيَضُ۔

نیزہ آپ ﷺ کا سفید تھا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کی وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث سو نہ جانی انہوں نے مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے شریک سے وہ روایت کرتے ہیں عمار سے وہ ابی زبیر سے وہ جابر سے وہ نبی ﷺ سے کہ داخل ہوئے آپ ﷺ مکہ میں اور آپ ﷺ پر عمامہ سیاہ تھا کہا محمد نے وہ یہی حدیث ہے اور دھن ایک بطن ہے بجیلہ کے قبیلہ سے اور عمار دھنی بیٹے ہیں معاویہ دھنی کے اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے اور وہ کوفی ہیں ثقہ ہیں نزدیک اہلحدیث کے۔

۱۱۰۳: بَابُ فِي الرَّايَاتِ

باب: لشکر کے نیزوں کے بیان میں

۱۶۸۰ : عَنْ يُوْنُسَ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْأَلُهٗ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ۔

۱۶۸۰: روایت ہے یونس بن عبید سے جو مولیٰ ہیں محمد بن القاسم کے کہا بھیجا مجھ کو محمد بن القاسم نے براء بن عازب کی طرف تا کہ پوچھوں میں کیسا تھا جھنڈا رسول اللہ ﷺ کا فرمایا براء نے سیاہ تھا پھریرا اس کا چوکور ایک چادر خطوں والی ہے۔

ف: اِس باب میں علی اور حارث بن حسان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابی زائدہ کے اور ابو ایوب ثقفی کا نام اسحق بن ابراہیم ہے اور روایت کی ہے عبیداللہ بن موسیٰ نے بھی۔

۱۶۸۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ ﷺ سَوْدَاءُ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ۔

۱۶۸۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے تھا رایت نبی ﷺ کا سیاہ اور لوا آپ ﷺ کا سفید۔

ف: مترجم رایت نشان ہے لشکر کا اور اسے ام الحرب کہتے ہیں کہ افواج اسی کے نیچے لڑتی ہیں اور وہ لوا سے بڑا ہوتا ہے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی ابن عباسؓ کی روایت ہے۔

۱۱۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي الشِّعَارِ

باب: پرول کے بیان میں

۱۶۸۲ : عَنِ الْمُهَلَّبِ ابْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔

۱۶۸۲: روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی کسی ایسے شخص سے کہ سنا اس نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے اگر آ جائے رات کو تمہارے اوپر دشمن تو پرول[1] تمہارا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ ہے۔

ف: اِس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ایسی ہی روایت کی بعضوں نے ابی اسحق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے ان سے اس طرح بھی کہ روایت ہے مہلت بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۱۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کی شمشیر کے بیان میں

[1] پرول: جنگ کے دوران استعمال ہونے والے''... کوڈ ورڈز'' (خفیہ الفاظ) کو کہا جاتا ہے۔ (حافظ)

١٦٨٣ : عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِىْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ حَنَفِيًّا۔

١٦٨٣: روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے بنائی میں نے اپنی تلوار سمرہ کی تلوار پر اور بنائی سمرہ نے اپنی تلوار رسول اللہ ﷺ کی تلوار پر اور تھی تلوار آپ ﷺ کی بنی حنیف کی جو ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب میں اور ضعیف کہا حافظہ کی طرف سے۔

١١٠٦: بَابُ فِى الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب: لڑائی میں افطار کے بیان میں

١٦٨٤ : عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِىُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاٰذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرْنَا اَجْمَعِيْنَ۔

١٦٨٤: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پہنچے نبی مرالظہران میں جس سال مکہ فتح ہوا اور خبر دی ہم کو آپ ﷺ نے دشمن کے مقابلہ کی تو حکم کیا افطار کا پس افطار کیا ہم سب نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١١٠٧: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

باب: گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں

١٦٨٥ :عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِىُّ ﷺ فَرَسًا لِاَبِىْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

١٦٨٥: روایت ہے انس بن مالک سے کہا سوار ہو گئے نبی ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا کہ نہ تھی کچھ گھبراہٹ اور پایا ہم نے اس کو سبک رو مانند دریا کے۔

ف: اس باب میں عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٨٦ - ١٦٨٧ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

١٦٨٦ ـ ١٦٨٧: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا تھی مدینہ میں کچھ گھبراہٹ سو مانگ لیا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ہمارا گھوڑا کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا نہ دیکھی ہم نے کچھ گھبراہٹ اور پایا اس گھوڑے کو تیز رو مانند دریا کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١١٠٨: بَابُ مَاجَاءَ فِى الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب: لڑائی کے وقت ثابت قدمی کے بیان میں

١٦٨٨ :عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَاوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ

١٦٨٨: روایت ہے براء بن عازب سے کہا اس شخص نے کیا بھاگ گئے تھے تم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اے ابا عمارہ! کہا انہوں نے نہیں قسم ہے اللہ کی پیٹھ نہیں موڑی رسول اللہ ﷺ نے لیکن پیٹھ موڑی بعضے جلد باز لوگوں نے کہ مقابلہ کیا ان سے کفار ہوازن نے ساتھ تیروں کے اور رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر تھے اور ابوسفیان اس کی لگام پکڑے ہوئے

بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

تھے اور رسول اللہ ﷺ یہ کہہ کر فرماتے تھے: اَنَا النَّبِيُّ سے آخر تک یعنی میں نبی ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں اور میں پوتا ہوں عبدالمطلب کا۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: خلاصہ جواب براء کا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو سردار تھے لشکر کے انہوں نے جب پیٹھ نہ موڑی تو اصحاب کے بھاگنے کا اعتبار نہ رہا اور وہ ذرا ہٹ کر پھر حضرت ﷺ سے ملے اور قرآن عظیم الشان میں صاف اللہ تعالیٰ نے ان کے اس پیچھے ہٹنے کو بھی معاف فرمایا پھر کیا جائے اعتراض ہے۔

۱۶۸۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ۔

۱۶۸۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا دیکھا ہم نے اپنے تائیں یعنی اصحاب کو کہ دونوں گروہ پیٹھ موڑنے والے تھے اور نہ تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو آدمی بھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبیداللہ کی روایت سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۱۶۸۹ (ل): عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ۔

۱۶۸۹ (ل): روایت ہے انسؓ سے کہا کہ تھے نبی ﷺ بہترین مردم اور سخی زیادہ لوگوں سے اور بہادر زیادہ سب لوگوں سے کہا اور ایک رات گھبرائے اہل مدینہ کسی دشمن کی خبر سن کر اور سنی لوگوں نے ایک آواز پھر ملے ان کو رسول اللہ ﷺ سوار تھے ایک گھوڑے پر ابوطلحہ کے ننگی پیٹھ اور لٹکائے تھے آپ ﷺ اپنی تلوار کو اور فرماتے تھے لوگوں سے مت ڈرو مت ڈرو پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے پایا اس کو چال میں مانند دریا کے یعنی گھوڑے کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم: یہ کمال شجاعت تھی آپ ﷺ کی کہ اکیلے آپ ﷺ جس طرف دشمن کا خوف تھا ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے اوّل چلے گئے اور لوگ مدینہ کے جب ہوشیار ہو کر ادھر کا قصد کر رہے تھے تو آپ ﷺ لوٹ آئے اور ان کو تسکین فرمائی اور وہ گھوڑا نہایت اڑیل تھا آپ ﷺ کی برکت سے بحر رواں ہو گیا۔ سبحان اللہ! یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔

۱۱۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي السُّيُوْفِ وَحِلْيَتِهَا

باب: تلوار کی زینت کے بیان میں

۱۶۹۰: عَنْ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً۔

۱۶۹۰: روایت ہے مزیدہ سے کہا داخل ہوئے رسول اللہؐ فتح مکہ کے دن یعنی مکہ میں اور انکی تلوار پر سونا چاندی لگا ہوا تھا کہا طالب نے پوچھا میں نے مزیدہ سے چاندی کو کہا انہوں نے قبیعہ آپؐ کی تلوار میں چاندی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی ہمام نے قتادہؓ سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کی بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے کہا تھی قبیعہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی چاندی سے۔ مترجم: قَبِيْعَه: ٹوپی ہے قبضہ تلوار کی اور اس حدیث سے زینت ہتھیار کی چاندی سے جائز ہے۔

۱۱۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدِّرْعِ
باب: زرہ کے بیان میں

۱۶۹۱ - ۱۶۹۲: عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ اُحُدٍ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ۔

۱۶۹۱-۱۶۹۲: روایت ہے زبیر بن عوام سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں احد کے دن سو چڑھنے لگے پتھر پر پس نہ چڑھ سکے پھر بیٹھ گئے طلحہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے اور چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ سیدھے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پتھر پر پھر سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ واجب ہوئی طلحہ کے لیے یعنی جنت یا شفاعت۔

ف: اِس باب میں صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحٰق کی روایت سے۔

۱۱۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِغْفَرِ
باب: خود کے بیان میں

۱۶۹۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ لَهُ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوْهُ۔

۱۶۹۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ابن خطل لپٹا ہوا ہے کعبہ شریف کے پردوں میں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی بڑے شخص کو کہ روایت کی اس نے یہ حدیث سوا مالک کے کہ انہوں نے روایت کی زہری سے۔

۱۱۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ
باب: گھوڑوں کی فضیلت میں

۱۶۹۴: عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

۱۶۹۴: روایت ہے عروہ بارقی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت کے دن تک یعنی اجر اور غنیمت۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور ابی سعید اور جریر اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عروہ بیٹے ہیں ابی الجعد بارقی کے اور ان کو عروہ بن الجعد کہتے ہیں کہا احمد بن حنبل نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جہاد ہر ایک کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔ مترجم: گھوڑوں سے بڑی تائید ہے مجاہدوں کو۔ اللہ تعالیٰ وَالْعَادِيَات میں ان کی قسم کھاتا ہے اور ثواب جہاد اور مالِ غنیمت گویا ان کے موئے پیشانی میں معلق ہے۔

۱۱۱۳: بَابُ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ
باب: بہتر گھوڑوں کے بیان میں

۱۶۹۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ۔

۱۶۹۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑوں کی سرخ رنگ گھوڑوں میں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شیبان کی روایت سے۔ مترجم: اشقر وہ گھوڑا ہے کہ جس میں سرخی صاف ہو اور اس کے ایال اور دُم بھی سرخ ہوں اور اگر ایال اور دُم سیاہ ہوئے تو وہ کمیت ہے۔

۱۶۹۶: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَ قْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْیَمِیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اَدْهَمَ فَکُمَیْتٌ عَلٰی هٰذِهٖ الشِّیَةِ۔

۱۶۹۶: روایت ہے ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بہتر گھوڑوں میں سیاہ رنگ ہیں جن کی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو پھر پنچ کلیاں یعنی جن کے چاروں پیر اور پیشانی سفید ہو پھر اگر سیاہ رنگ نہ ہوں تو کمیت اسی صورت کا یعنی سیاہی سرخی ملی ہوں یا دُم اور ایال اس کے سیاہ ہوں اور باقی سرخ ہوں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اس روایت کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۱۱۱۴: بَابُ مَایُکْرَهُ مِنَ الْخَیْلِ

باب: بری قسم کے گھوڑوں میں

۱۶۹۷ ۔ ۱۶۹۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَرِهَ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ۔

۱۶۹۷۔۱۶۹۸: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ نبی ﷺ مکروہ کہتے تھے شکار کو گھوڑوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے عبداللہ سے انہوں نے ابی زرعہ سے انہوں نے ابی ہریرۃؓ سے مانند اس کے اور ابو زرعہ بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے نام ان کا ہرم ہے روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب بیان کرے تو مجھ سے حدیث تو بیان کر ابوزرعہ سے اس لیے کہ انہوں نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث پھر پوچھی میں نے ان سے کئی برسوں بعد وہی حدیث تو نہ چھوڑا انہوں نے ایک حرف یعنی ایسے قوی الحافظہ تھے۔

۱۱۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرِّهَانِ

باب: گھوڑوں کی شرط کے بیان میں

۱۶۹۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَی الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَیْلِ مِنَ الْحَفْیَآءِ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ وَبَیْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْیَالٍ وَمَالَمْ یُضَمَّرْمِنَ الْخَیْلِ مِنْ ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَبَیْنَهُمَا مِیْلٌ وَکُنْتُ فِیْمَنْ اَجْرٰی فَوَثَبَ بِیْ فَرَسِیْ جِدَارًا۔

۱۶۹۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مضمر گھوڑے دوڑائے حفیہ سے ثنیۃ الوداع تک اور دونوں میں چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو غیر مضمر گھوڑے تھے ان کو دوڑایا ثنیۃ الوداع سے بنی زُریق کی مسجد تک اور دونوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا اور ابن عمرؓ کہتے ہیں میں بھی ان میں تھا جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے سو کود گیا میرا گھوڑا ایک دیوار مجھے لے کر۔

ف: اس باب میں ابی ہریرۃؓ اور جابر اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے۔

۱۷۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ۔

۱۷۰۰: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سبق نہیں ہے مگر تیر میں یا اونٹ میں یا گھوڑے میں۔

ف: مترجم: مضمر وہ گھوڑے ہیں جن کو ضمار سے تیار کیا ہو اور ضمار یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب دانہ چارہ دے کر فربہ کرنا پھر بتدریج

دانہ چارہ کم کرنا کہ لاغر ہو جائے اور قوت غذائی سابق باقی رہے اور وہ نہایت تیز رو ہوتا ہے اور سبق وہ مال ہے کہ سابق کو یعنی وہ سوار کہ شرط میں آگے بڑھ جائے اس کو ملے اور شرط مال کی انہیں تین میں درست ہے۔

١١١٦: بَابُ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ اَنْ تُنْزَی الْحُمُرُ عَلَی الْخَیْلِ

باب: گھوڑی پر گدھے چھوڑنے کی کراہت میں

١٧٠١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا مَاْمُوْرًا مَا اخْتَصَّنَادُوْنَ النَّاسِ بِشَیْءٍ اِلاَّ بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْکُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِیَ حِمَارًا عَلٰی فَرَسٍ۔

١٧٠١: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ بندہ مامور کسی چیز میں خاص نہ کیا ہم کو اور لوگوں سے مگر تین چیزوں میں حکم کیا ہم کو کہ وضو پورا کریں اور زکوٰۃ مال کی نہ کھائیں اور گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔

ف: اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے جہضم سے یہی حدیث سو کہا انہوں نے روایت ہے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی ابن عباسؓ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ثوری کی غیر محفوظ ہے اور وہم کیا ہے اس میں ثوری نے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی اسماعیل بن علیا نے اور عبدالوارث بن سعید نے ابی جہضم سے انہوں نے عبداللہ بن عبید اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعویٰ شیعہ کا باطل ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز امت سے چھپا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباسؓ ایسا نہ فرماتے اور وضو پورا کرنا اگرچہ سب کو ضرور ہے مگر اہل بیت کو پر ضرور اور گھوڑی پر اگر گدھے بہت چھوڑے جائیں گے تو گھوڑوں کی قلت ہوگی اور جہاد میں تکلیف ہوگی۔

١١١٧: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِ سْتِفْتَاحِ بِصَعَالِیْكِ الْمُسْلِمِیْنَ

باب: فقرائے مؤمنین سے دعائے خیر چاہنے کا بیان

١٧٠٢: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ۔

١٧٠٢: روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے تھے ڈھونڈو مجھ کو اپنے ضعیفوں میں اسلئے کہ تم کو رزق ملتا ہے اور مدد ملتی ہے بسبب ضعیفوں کے تمہارے یعنی ان پر رحم کرنے کے سبب سے تم کو برکت اور فتح ہوتی ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١١١٨: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِجْرَاسِ عَلَی الْخَیْلِ

باب: گھوڑوں میں گھنٹے لٹکانے کے بیان میں

١٧٠٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا کَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ۔

١٧٠٣: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ساتھ نہیں ہوتے فرشتے ان رفیقوں کے جن میں کتا ہو اور گھنٹی ہو۔

ف: اس باب میں عمر اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بعض اوقات منظور ہوتا ہے کہ لشکر دشمن پر اچانک جا پڑے اور ان کو خبر نہ ہو اس وقت گھنٹی یا گھنگرو مخل مقصود ہوتے ہیں یہ بھی ایک وجہ کراہت کی ہے اور سوا اس

کے اور بھی کچھ حکمت ہوگی۔ واللہ اعلم

۱۱۱۹: بَابُ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

باب: جنگ کا امیر مقرر کرنے میں

۱۷۰۴: عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰی اَحَدِ هِمَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخِرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِیٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِیٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِیَ خَالِدٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِیْ بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَاتَرٰی فِیْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ۔

۱۷۰۴: روایت ہے براء سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا دو لشکروں کو اور امیر کیا ایک پر علی بن ابی طالب کو اور دوسرے پر خالد بن ولید کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علیؓ امیر ہے کہا راوی نے فتح کیا علیؓ نے ایک قلعہ اور لی اس میں سے ایک لونڈی‘ سو خط بھیجا میرے ساتھ خالد نے نبی ﷺ کی طرف چغلی کھائی اس میں حضرت علیؓ کی سو آیا میں آنحضرت ﷺ کے پاس اور پڑھا آپ ﷺ نے خط سو بدل گیا آپ ﷺ کا رنگ مبارک یعنی سبب غصے کے پھر فرمایا کیا دیکھتا ہے تو اس شخص میں کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول اس کو عرض کیا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے غصے سے اور اس کے رسولؐ کے غصے سے اور میں تو فقط پیغام لانے والا ہوں پس چپ رہے آپ ﷺ۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حوص بن جوائب کی روایت سے اور معنی یشی کے چغل خوری ہے۔

۱۱۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِمَامِ

باب: امام کے مسئول ہونے کے بیان میں

۱۷۰۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِیْ بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

۱۷۰۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے پس وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے چرواہا ہے اور اس سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے اور مرد چرواہا ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور اس سے پوچھ ہونے والی ہے ان کی اور عورت چرانے والی ہے اپنے شوہر کے گھر میں اور وہ اس سے پوچھی جائے گی اور غلام چرانے والا ہے اپنے آقا کے مال کو اور وہ اس سے پوچھا جائے گا آگاہ ہو تحقیق ہر ایک تم میں سے چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور انسؓ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی موسیٰ کی غیر محفوظ ہے اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غیر محفوظ ہے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن بشار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے خبر دی مجھ کو اس روایت کی محمد بن ابراہیم بن بشار نے کہا محمد نے اور روایت کی کتنے لوگوں

نے سفیان سے انہوں نے برید ہ بن ابی بردہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور صحیح تر ہے کہا محمد نے اور روایت کی اسحٰق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے ہر چرواہے سے حال اس کا کہ جس کو چرایا اس نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ غیر محفوظ ہے کہ صحیح یہ ہے کہ روایت ہے معاذ بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۱۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي طَاعَةِ الْاِمَامِ

باب: اطاعتِ امام کے بیان میں

۱۷۰۶: عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ قَالَتْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا مَا اَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ۔

۱۷۰۶: روایت ہے ام حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپ پر ایک چادر تھی کہ اسے لپیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ اپنی بغل کے نیچے سے کہا ام حصین نے اور میں نظر کرتی تھی آپ ﷺ کے بازو کی بوٹی پر کہ وہ پھڑکتی تھی سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیوں ڈرو اللہ سے اور اگر حاکم کیا جائے تم پر ایک غلام حبشی چھوٹے کان والا یا کن کٹا تو سنو اس کی بات اور مانو اس کا حکم جب تک قائم کرے تمہارے لیے کتاب اللہ کے یعنی موافق قرآن کے حکم دے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہے کئی وجوہوں سے ام حصین سے۔

۱۱۲۲: بَابُ مَاجَآءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

باب: اس بیان میں کہ معصیت خالق میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں

۱۷۰۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ۔

۱۷۰۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بات سننا اور حکم ماننا مرد مسلمان پر واجب ہے خواہ دوست رکھے یا مکروہ جانے جب تک کہ حکم نہ کیا جائے ساتھ معصیت کے پھر اگر حکم کیا گیا ساتھ معصیت کے تو پھر بات سننا اور اطاعت ضرور ہے۔

ف: اس باب میں علی اور عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

باب: جانوروں کے لڑانے اور منہ پر داغ دینے کے بیان میں

۱۷۰۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔

۱۷۰۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کے لڑانے سے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی یحییٰ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے جانوروں کے لڑانے سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباسؓ کا

اور کہا جاتا ہے یہ صحیح تر ہے قطبہ کی روایت سے اور روایت کی یہ حدیث شریک نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکراش بن زویب سے بھی روایت ہے۔

۱۷۰۹: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ۔

۱۷۰۹: روایت ہے جابر سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا مُنہ پر داغ دینے اور مارنے سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَهٗ

باب: حصہ غنیمت کے وقت اور حد بلوغ کے بیان میں

۱۷۱۰ - ۱۷۱۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَابَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُّفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ۔

۱۷۱۰ - ۱۷۱۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ سامنے لائے مجھے حضرت ﷺ کے ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھ کو پھر سامنے لائے مجھے سال آئندہ میں ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو جہاد کے لئے اور مالِ غنیمت دینے کو کہا نافع نے پھر بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے سو کہا انہوں نے یہ حد ہے چھوٹے بڑے کی پھر لکھ بھیجا انہوں نے کہ حصہ دو غنیمت سے اس کو جو پہنچا ہو پندرہ برس کو۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند اسی روایت کے معنی میں مگر اس میں اتنا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: هٰذَا حَدُّ مَابَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتَلَةِ یعنی یہ حد ہے چھوٹوں اور لڑنے والوں کے درمیان اور نہیں ذکر کیا اس میں کتابت حصہ غنیمت کا حدیث اسحٰق بن یوسف کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سفیان ثوری کی روایت سے۔

۱۱۲۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يُّسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

باب: شہید کے قرض کے بیان میں

۱۷۱۲: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَامَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ

۱۷۱۲: روایت ہے ابوقتادہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ان کے درمیان یعنی خطبہ پڑھنے پھر نصیحت کی ان کو اور فرمایا کہ جہاد اللہ کی راہ میں اور ایمان سب عملوں سے افضل ہے سو کھڑا ہوا ایک شخص اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہ! خبر دو مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے گناہوں کا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہاں! اگر قتل ہو تو اللہ کی راہ میں تو صابر ہو طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تم نے؟ کہا اس نے خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے سب گناہوں کا؟ فرمایا رسول

اللّٰہِ اَیُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ۔

اللہ ﷺ نے ہاں! جب تو صابر ہو اور طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا بخشے جائیں گے تیرے سب گناہ مگر قرض۔ خبر دی مجھے جبرئیل نے۔

ف: اس باب میں انسؓ اور محمد بن جحش اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور روایت کی یحییٰ بن سعید اور کئی لوگوں نے مانند اس کے سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اور یہ صحیح تر ہے سعید مقبری کی حدیث سے جو مروی ہے ابو ہریرہؓ سے۔

۱۱۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَفْنِ الشُّهَدَآءِ

باب: شہیدوں کے دفن کے بیان میں

۱۷۱۳: عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ اَحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَمَاتَ اَبِيْ فَقَدَّمَهٗ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ۔

۱۷۱۳: روایت ہے ہشام بن عامر سے کہا شکایت کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے زخموں سے اُحد کے دن اور فرمایا آپ ﷺ نے کھودو یعنی قبر اور وسیع کرو یعنی اچھی بناؤ اور دفن کردو دو یا تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنی قبلہ کی طرف جسے قرآن زیادہ (یاد) ہو پھر وفات پائی میرے والد نے بھی پس آگے کیا ان کو دو شخصوں کے۔

ف: اِس باب میں خباب اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عامر سے انہوں نے ابوالدرہما سے کہ نام ان کا قرفہ بن بہیس ہے۔

۱۱۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَشُوْرَةِ

باب: مشورہ کے بیان میں

۱۷۱۴: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيْئَ بِالْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰى وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً۔

۱۷۱۴: روایت ہے عبداللہ سے کہا جب ہوا بدر کا دن اور لائے قیدیوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے باب میں اور ذکر کیا قصہ طویل۔

ف: اِس باب میں عمر بن ابی ایوب اور انس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ مشورہ لیتے ہوئے اپنے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر۔ مترجم: خلاصہ قصہ عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کے دن جب قیدی آئے اور حضرت ﷺ نے اصحاب سے مشورہ لیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ قوم آپ ﷺ کی ہے ان کو باقی رکھو اور نرم دِلی کرو ان پر اور ان سے فدیہ لو کہ ہم کو اور قوت ہو کفار پر اور عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انہوں نے جھٹلایا آپ ﷺ کو اور نکالا آپ ﷺ کو آگے کیجئے ان کو گردنیں ماریں ہم ان کی اور حکم دیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ گردن مارے عقیل کی اور اسی طرح مجھے حکم دیجئے کہ میں اپنے فلانے عزیز کی گردن ماروں اس لیے کہ یہ سردار ہیں کافروں کے عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایک جنگل سوکھی لکڑیوں کا دیکھئے اس میں انہیں ڈال کر آگ لگا دیجئے۔ عباسؓ نے ان

سے کہا قطع رحم کیا تو نے غرض حضرت ﷺ چپ ہو رہے اور لوگ آپس میں کہنے لگے دیکھئے حضرت ﷺ کس کی عرض قبول کریں؟ فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نرم کرتا ہے بعضے دِلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل دودھ کے ہو جاتے ہیں اور سخت کرتا ہے بعضے دِلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل پتھروں کے ہو جاتے ہیں۔ اے ابوبکر! مثال تیری ابراہیم سی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهُ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَإِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور مثل عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انہوں نے عرض کی: اَنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور مثال تیری اے عمر! مانند نوح کے ہے کہا انہوں نے: رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا اور مانند موسیٰ علیہ السلام کے کہ کہا انہوں نے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ...... پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آج کل تم تنگدست ہو پس نہ چھوڑ وان میں کسی کو مگر فدیہ لے کر یا مار کر گردنیں ان کی۔ عرض کیا عبد اللہ بن مسعود نے مگر سہیل بن بیضاء کی یارسول اللہ! اس لیے کہ میں نے سنا کہ اس کو کہ ذکر کرتا تھا اسلام کا سو چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ پھر مجھے ایسا ڈر معلوم ہوا کہ اگر آسمان سے پتھر برستے تو بھی اتنا خوف نہ ہوتا یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے فرمایا مگر سہیل بن بیضاء یعنی اس کے مستثنیٰ ہونے کو قبول فرمایا کہا ابن عباسؓ نے کہا عمر بن خطابؓ نے کہ پسند کی رسول اللہ ﷺ نے رائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور نہ پسند کی رائے میری پھر جب دوسرا دن ہوا تو میں آیا دیکھا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ بیٹھے رو رہے ہیں عرض کی میں نے یارسول اللہ! خبر دیجئے مجھ کو اپنے رونے کی اور اپنے صاحب یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے کی کہ کس نے رلایا آپ کو پھر مجھے اگر رونا آئے تو روؤں ورنہ رونے کی صورت بناؤں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں روتا ہوں اس عذاب کو دیکھ کر جو بسبب فدیہ لینے کے تیرے لوگوں پر آیا اور قریب ہو گیا تھا وہ عذاب اس درخت سے اشارہ کیا آپؐ نے ایک درخت کا جو بہت قریب تھا پس اتاری اللہ صاحب نے یہ آیت کریمہ: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ...... (بغوی)

۱۱۲۸: بَابُ مَاجَآءَ لَا تُفَادٰى جِيْفَةُ الْاَسِيْرِ

باب: جیفہ[۱] کافر کے عدم فدیہ میں

۱۷۱۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَهُمْ۔

۱۷۱۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ مشرکین نے چاہا خرید لیں لاش ایک شخص کی مشرکوں میں سے سو انکار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیچنے سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حکم کے اور روایت کی یہ حجاج بن ارطاۃ نے بھی حکم سے اور کہا احمد بن حسن نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے فرماتے تھے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل احتجاج نہیں کہا محمد بن اسماعیل نے ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں لیکن نہیں معلوم ہوتیں صحیح حدیثیں ان کی سقیم سے اور میں ان سے کچھ روایت نہیں کرتا اور ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں فقیہ ہیں اور اکثر وہم کر جاتے ہیں اسناد میں روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبد اللہ بن داؤد سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے فقہاء ہمارے ابن ابی لیلیٰ اور عبد اللہ بن شبرمہ ہیں۔

۱۱۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

باب: جہاد سے بھاگنے کے بیان میں

[۱] معاوضہ لے کر کافر قیدی کی لاش مشرکین کے حوالے کرنا اس کی حدیث مبارکہ میں ممانعت وارد ہوئی۔ (حافظ)

۱۷۱۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَرِیَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَکْنَا ثُمَّ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُکُمْ۔

۱۷۱۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا بھیجا مجھے رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر میں پس شکست کھا کر آ گئے ہم مدینہ میں اور چھپ رہے ہم یعنی سبب شرم کے اور کہا ہم نے ہلاک ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول اللہؐ کے پاس اور کہا ہم نے یارسول اللہؐ! ہم بھگوڑے ہیں پس فرمایا آپؐ نے نہیں بلکہ تم پیچھے ہٹ کر مارنے والے ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن ابی زیاد کی روایت سے اور معنی: فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَةً کے یہ ہیں کہ بھاگے لوگ لڑائی سے اور حضرت ﷺ نے فرمایا: بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ تو عکارون جمع ہے عکار کی اور عکار اسے کہتے ہیں کہ جو لوٹ کر اپنے امیر کے پاس آ جائے تاکہ اس سے مدد لے کر پھر لڑے اور ارادہ بھاگنے کا نہ رکھتا ہو۔ مترجم: وَاَنَا فِئَتُکُمْ جو حضرت ﷺ نے فرمایا تو فئۃ اس جماعت کو کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے مستعد رہے کہ جب لشکر پر ہزیمت ہو تو اس کی مدد کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ﴾ (الانفال: ۱۶) حضرت نے اس قول سے ان کی تسکین فرما دی اور تسلی کی سبحان اللہ! یہ آپ ﷺ کی خوش خلقی تھی۔

۱۷۱۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهُ فِیْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ۔

۱۷۱۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا آئی میری پھوپھی میرے باپ کو لے کر تاکہ دفن کریں ہماری بڑ داڑ میں۔ سو پکارا پکارنے والے نے رسول اللہ ﷺ کے کہ پھیر لے جاؤ مقتولوں کو انکی قتل گاہوں میں یعنی ان کو وہیں دفن کر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَلَقِّی الْغَائِبِ اِذَا قَدِمَ

باب: آنے والے کے استقبال میں

۱۷۱۸: عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْکَ خَرَجَ النَّاسُ یَتَلَقَّوْنَهُ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَاَنَا غُلَامٌ۔

۱۷۱۸: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا کہ جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے نکلے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے کو ثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے اور میں بھی نکلا ساتھ لوگوں کے اور میں لڑکا تھا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْفَیْءِ

باب: فئے[1] کے بیان میں

۱۷۱۹: عَنْ مَالِکِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ یُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْهِ بِخَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ فَکَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَالِصًا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْزِلُ نَفَقَةَ اَهْلِهٖ سَنَةً ثُمَّ یَجْعَلُ مَابَقِیَ فِی الْکُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

۱۷۱۹: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے فرماتے تھے کہ اموال بنی نضیر کے ان میں سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بطور فئے کے دیا تھا اپنے رسول کو اور نہیں دوڑائے تھے اس پر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور نہ اپنے اونٹ سو وہ سب خالصاً تھا رسول اللہ ﷺ کا اور تھے حضرت ﷺ کہ نکالتے تھے اس میں سے خرچہ اپنے گھر والوں کا ایک سال کا اور باقی خرچ کرتے تھے گھوڑوں میں اور جو سامان تھا اللہ کی راہ کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

[1] مترجم: فئے وہ مال ہے جو حاصل ہو مسلمانوں کو اموال کفار سے بغیر حرب و جہاد کے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں لباس کے بیان میں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۱۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

باب: ریشم اور سونے کے حرام ہونے میں مردوں پر

۱۷۲۰: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ۔

۱۷۲۰: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرام کیا گیا پہننا ریشمی کپڑوں کا اور سونے کا اوپر مردوں امت میری کے اور حلال کیا گیا ان کی عورتوں پر۔

ف: اِس باب میں عمر اور علی اور عقبہ بن عامر اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین اور عبداللہ بن زبیر اور جابر اور ابو ریحانہ اور ابن عمر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۲۱: عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِیَةِ فَقَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اُصْبُعَیْنِ اَوْثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

۱۷۲۱: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ نام ہے مقام کا اور کہا منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے یعنی مردوں کو مگر بقدر دو انگشت کے یا تین یا چار کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۳۳: بَابُ مَاجَآءَ الرُّخْصَةِ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ فِی الْحَرْبِ

باب: ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیان میں

۱۷۲۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَکَیَا الْقَمْلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا

۱۷۲۲: روایت ہے انسؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام دونوں نے شکایت کی جوؤں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جہاد میں پس اجازت دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کرتوں کی کہا راوی نے اور دیکھا میں

فِیْ قُمُصِ الْحَرِیْرِ قَالَ وَرَاَیْتُہٗ عَلَیْھِمَا۔

نے کرتوں کو ان کے بدنوں پر۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۳۴: بَابٌ

باب: اِسی بیان میں

۱۷۲۳: عَنْ وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍ وقَالَ فَبَکٰی وَقَالَ اِنَّکَ لَشَبِیْہٌ بِسَعْدٍ وَاَنَّ سَعْدًا کَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلَ وَاِنَّہٗ بُعِثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُبَّۃٌ مِّنْ دِیْبَاجٍ مَنْسُوْجٍ فِیْھَا الذَّھَبُ فَلَبِسَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْقَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ یَلْمِسُوْنَھَا فَقَالُوْا مَا رَاَیْنَا کَالْیَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ ھٰذِہٖ لَمَنَادِیْلُ سَعْدٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّمَّا تَرَوْنَ۔

۱۷۲۳: روایت ہے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے کہ آئے انس بن مالکؓ پس گیا میں ان کے پاس سو پوچھا انہوں نے کہ تو کون ہے؟ کہا میں نے میں واقد بن عمرو ہوں کہا واقد نے پھر روئے انس اور کہا تمہاری صورت ملتی ہے سعد سے اور سعد بہت بڑے آدمیوں میں تھے اور دراز قد اور انہوں نے بھیجا نبیؐ کی طرف ایک جبہ ریشمی کہ اس میں سونا بنا ہوا تھا سو پہنا اسکو رسول اللہؐ نے اور چڑھے منبر پر پھر بیٹھے یا کھڑے ہوئے یعنی راوی کو شک ہے سو لوگ اسکو چھونے لگے اور کہنے لگے ہم نے نہیں دیکھا آج کی مانند کوئی کپڑا کبھی سو فرمایا آپؐ نے کیا تعجب کرتے ہو اس میں بے شک رومال سعد کے جنت میں اس سے بہترین ہیں جیسے تم دیکھتے ہو۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : وہ جبہ بالکل ریشم کا نہ تھا بلکہ ریشم کے تار اور اسی طرح کچھ دُور دُور سونے کے تار بنے تھے۔

۱۱۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَۃِ فِی الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

باب: سرخ کپڑے کے جواز میں مردوں کے لئے

۱۷۲۴: عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَارَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّۃٍ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَآءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَہٗ شَعْرٌ یَضْرِبُ مَنْکِبَیْہِ بَعِیْدٌ مَابَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَمْ یَکُنْ بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالطَّوِیْلِ۔

۱۷۲۴: روایت ہے براء سے کہ انہوں نے نہ دیکھا میں نے کسی لمبے بالوں والوں کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بال تھے کہ لگتے تھے شانوں میں' دور تھے دونوں شانے ان کے نہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوتاہ قد اور نہ لمبے۔

ف: اِس میں جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : دور تھے دونوں شانے ان کے یعنی سینہ چوڑا تھا اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر وسعت صدر اور فراخ حوصلگی کے' جرأت اور بہادری کے اور لمہ وہ بال ہیں جو شانوں سے لگیں اس سے زیادہ آپؐ کے بال دراز نہ ہوتے اور سرخ جوڑے سے مراد یہ ہے کہ دو چادریں تھیں یعنی کہ اس میں خطوط سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں نہ یہ کہ بالکل سرخ تھا اور قد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے تو سب سے بلند نظر آتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۱۳۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے لئے کسم کا رنگ مکروہ ہونے کے بیان میں

۱۷۲۵: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

۱۷۲۵: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ۔

کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے یعنی مردوں کے لئے۔

ف: اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۳۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي لُبْسِ الْفِرَآءِ

باب: پوستین پہننے کے بیان میں

۱۷۲۶: عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَااَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفٰى عَنْهُ۔

۱۷۲۶: روایت ہے سلمان سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی اور پنیر اور پوستین کو سوفرمایا حلال وہی ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور حرام وہی ہے جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جس سے وہ چپ ہو رہا وہ معاف ہے۔

ف: اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے سلمان سے انہیں کا قول اور گویا کہ حدیث موقوف اصح ہے۔

۱۱۳۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب: مردار جانوروں کی کھالوں میں جب دباغت ہو

۱۷۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِهَا اَلَّا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ۔

۱۷۲۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے فرماتے تھے کہ مرگئی ایک بکری سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے لوگوں سے کیوں نہ نکال لی تم نے کھال اس کی کہ بعد دباغت کے کام میں لاتے تم اس کو۔

ف: اس باب میں سلمہ بن محبق اور میمونہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق کی مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے مانند اس کے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں میمونہؓ سے بواسطہ ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ صحیح کہتے تھے حدیث ابن عباسؓ کو جو نبیؐ سے مروی ہے اور حدیث ابن عباسؓ کی میمونہ سے وہ کہتے تھے کہ شاید ابن عباسؓ نے میمونہ سے بھی روایت کی ہو اور انہوں نے نبیؐ سے اور مروی ہوئی ہے ابن عباسؓ سے بغیر واسطہ میمونہؓ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۷۲۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

۱۷۲۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پاک ہوگیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور کہا ہے کہ کھالیں مردہ جانوروں کی جب دباغت کی جائیں پاک ہو جاتی ہیں اور کہا امام شافعیؒ نے جو کھال دباغت دی جائے پاک ہو جاتی ہے مگر کھال کتے اور سؤر کی اور مکروہ رکھا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبیؐ سے اور سوا انکے اور علماء نے درندوں کی کھالوں کو بہت برا کہا ہے اسکے پہننے کو اور اس میں نماز پڑھنے کو اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا حضرت نے جو فرمایا کہ اہاب مدبوغ پاک ہے مراد اس سے حلال جانور کی کھال ہے یہی تفسیر کی ہے نضر بن شمیل نے بھی اور کہا مراد اس سے وہی جانور ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور مکروہ کہا ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق اور حمیدی نے نماز پڑھنا درندوں کی کھالوں میں۔

۱۷۲۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۱۷۲۹: روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ خط آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس کہ نفع نہ لو مردہ کی کھالوں سے اور نہ پٹھوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے عبداللہ بن عکیم سے بواسطہ ان کے شیوخ کے اور اس پر عمل نہیں اکثر اہل علم کا اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن عکیم سے اس طرح بھی کہ آئی میرے پاس کتاب رسول اللہ ﷺ کی ان کی وفات کے دو ماہ پیشتر یعنی باقی وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ احمد بن حنبل اسی حدیث کی طرف جاتے تھے یعنی جلود میتہ کے استعمال کو منع فرماتے تھے اس لئے کہ اس روایت میں مذکور ہے کہ دو ماہ قبل وفات حضرت نے یہ حکم دیا اور فرماتے تھے یہ اخیر حکم ہے نبی ﷺ کا یعنی اور حکم منسوخ ہیں یہ ناسخ ہے پھر چھوڑی احمد نے حدیث بسبب اس اضطراب کے جو اس کی اسناد میں ہے کہ روایت کی بعضوں نے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اشیاخ جہنیہ سے۔

۱۱۳۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةَ جَرِّالْاِزَارِ

باب: تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی برائی میں

۱۷۳۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ۔

۱۷۳۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف جو لٹکائے ازار اپنی تکبر کی راہ سے۔

ف: اس باب میں حذیفہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور سمرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور وہیب بن معقل رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ ذُيُوْلِ النِّسَآءِ

باب: عورتوں کے دامنوں کے بیان میں

۱۷۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَهٗ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

۱۷۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے لٹکایا اپنا کپڑا تکبر سے نہ نظر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن۔ سو عرض کی امّ سلمہ نے عورتیں کیا کریں اپنے دامنوں کو؟ کہا لٹکائیں ایک بالشت انہوں نے عرض کی کہ کھل جائیں گے قدم کے ان کے فرمایا لٹکائیں ایک ہاتھ نہ بڑھائیں اس سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں رخصت ہے عورتوں کو ازار لٹکانے کی اس میں ان کا ستر بخوبی ہے۔

۱۷۳۲: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا۔

۱۷۳۲: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ نے اندازہ کر دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے نطاق کا ایک بالشت۔

ف: اور روایت کی بعضوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے امّ سلمہ سے۔

۱۱۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لُبْسِ الصُّوْفِ

باب: صوف پہننے کے بیان میں

۱۷۳۳: عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَۃُ کِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِیْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ ھٰذَیْنِ۔

۱۷۳۳: روایت ہے ابی بردہ سے کہا کہ نکال ہماری طرف حضرت عائشہؓ نے ایک چادر موٹی صوف کی اور ایک تہبند موٹی اور کہا کہ وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی دو کپڑوں میں۔

ف: اس باب میں علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۳۴: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کَانَ عَلٰی مُوْسٰی یَوْمَ کَلَّمَہٗ رَبُّہٗ کِسَاءُ صُوْفٍ وَجُبَّۃُ صُوْفٍ وَکُمَّۃُ صُوْفٍ وَسَرَاوِیْلُ صُوْفٍ وَکَانَتْ نَعْلَاہُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ۔

۱۷۳۴: روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ان پر تھی ایک چادر صوف کی اور ایک جبہ اور ایک ٹوپی اور ایک سراویل صوف کی اور جوتیاں ان کی مردہ گدھے کی کھال سے تھیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حمید اعرج کی روایت سے اور حمید بیٹے ہیں علی اعرج کے اور منکر الحدیث ہیں اور حمید بن قیس اعرج مکی رفیق مجاہد کے ثقہ ہیں اور کمہ ٹوپی ہے چھوٹی۔

۱۱۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعِمَامَۃِ السَّوْدَآءِ

باب: عمامہ سیاہ کے بیان میں

۱۷۳۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ۔

۱۷۳۵: روایت ہے جابر سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فتح کے دن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمامہ سیاہ تھا۔

ف: اس باب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور رکانہ سے روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۳۶: عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَرَاَیْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ۔

۱۷۳۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے لٹکاتے شملہ اپنے عمامہ کا اور دونوں شانوں کے درمیان کہا نافع نے اور تھے ابن عمرؓ لٹکاتے شملہ اپنا دونوں شانوں کے درمیان کہا عبید اللہ نے اور دیکھا میں نے قاسم کو اور سالم کو دونوں ہی ایسا کرتے تھے۔

ف: اس باب میں علیؓ سے بھی روایت ہے اور نہیں صحیح روایت علی کی من قبیل اسناد۔ مترجم: عمامہ باندھنا سنت ہے احادیث متعددہ اس کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں مروی ہے کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے ستر رکعت بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا افضل ہے رسول اللہؐ کبھی چھوڑتے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے اور کبھی شملہ کو گردن میں لپیٹ لیتے کہ تحنیک کی صورت یہی ہے اور کبھی ایک شملہ کو کھونس لیتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اکثر شملہ آپؐ کا پس پشت لٹکتا اور کبھی آپؐ دو شملہ بھی لٹکاتے درمیان دونوں شانوں کے اور کبھی جانب راس لٹکاتے اور جانب چپ لٹکانا بدعت ہے اور اقل مقدار شملہ کی چار انگل ہے اور اکثر ایک دست اور تطویل اس کی نصف پشت سے زیادہ بدعت ہے اور داخل اسبال اور شامل اسراف ممنوع ہے اور اگر بطریق تکبر اور خیلاء کے ہو تو حرام ہے و الا مکروہ خلاف سنت ھذا قال الشیخ فی شرح مشکوۃ اقول اور تحنیک یہ ہے

کہ ایک پیچ کا عمامہ کا گردن کے نیچے سے لے کہ یہ بھی سنت ہے اور امام مالکؒ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کو مسجد میں کہ اگر پانی مانگتے وہ اللہ سے تو پانی دیئے جاتے وہ سب کے سب تحنیک کئے ہوئے تھے اور اکثر تابعانِ سنت بھی اس زمانہ میں اس سے غافل ہیں۔

۱۱۴۳ بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی کی کراہت میں

۱۷۳۷: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ۔

۱۷۳۷: روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے کہ منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۳۸: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ ثَنَا اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

۱۷۳۸: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

ف: اِس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث عمران کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔ مترجم: قسی منسوب ہے طرف قس کے کہ نام ہے ایک قریہ کا ساحل بحر پر وہ کپڑا وہیں بنتا تھا یہاں مطلق ریشمی کپڑا امراد ہے اور نہی اس کی مخصوص بر جال ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ منسوب ہے طرف قز کے کہ ایک قسم ہے ابریشم کی اور زے اس کی سین سے بدل ہوگئی۔

۱۱۴۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

باب: چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں

۱۷۳۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا۔

۱۷۳۹: روایت ہے انسؓ سے کہ تھی انگوٹھی آپ ﷺ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا حبشی تھا۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۱۴۵: بَابُ مَاجَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ

باب: چاندی کے نگینہ کے بیان میں

۱۷۴۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهٗ مِنْهُ۔

۱۷۴۰: روایت ہے انسؓ سے کہ تھی انگوٹھی آپؐ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا چاندی سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۱۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لُبْسِ الْخَاتَمِ فِی الْيَمِيْنِ

باب: داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں

۱۷۴۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ

۱۷۴۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے بنائی انگوٹھی سونے کی اور

ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهٖ فِیْ یَمِیْنِهٖ ثُمَّ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِیْ یَمِیْنِیْ ثُمَّ نَبَذَهٗ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ۔

پہنا اس کو داہنے ہاتھ میں پھر بیٹھے او پر منبر کے اور فرمایا میں نے پہنی تھی اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پھینک دی آپ ﷺ نے وہ اور پھینک دی لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں یعنی جو سونے کی تھیں۔

ف: اس باب میں علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے مانند اسی کے اسی سند سے اور نہیں ذکر کیا اس میں داہنے ہاتھ میں پہننے کا۔

۱۷۴۲: عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَخَتَّمَ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَلَا اِخَالُهٗ اِلَّا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ۔

۱۷۴۲: روایت ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابن عباس کو کہ انگوٹھی پہنتے اپنے داہنے ہاتھ میں اور مجھے یہی خیال ہے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو انگوٹھی پہنے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

ف: کہا محمد بن اسماعیل نے حدیث محمد بن اسحٰق کی جو مروی ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۴۳: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِهِمَا۔

۱۷۴۳: روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ تھے حسن و حسین انگوٹھی پہنتے بائیں ہاتھ میں۔ **ف:** یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۴: عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ اَبِیْ رَافِعٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَیْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ۔

۱۷۴۴: روایت ہے حماد بن سلمہ سے کہا دیکھا میں نے ابن ابی رافع کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پوچھا میں نے ان سے تو انہوں نے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن جعفر کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں اور کہا آنحضرت انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

ف: کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے ان سب سے جو مروی ہیں نبی ﷺ سے اس باب میں۔

۱۱۴۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب: نقش خاتم کے بیان میں

۱۷۴۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ وَلَمْ یَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی فِیْ حَدِیْثِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ۔

۱۷۴۵: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا نقش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا تین سطر محمد ایک سطر میں اور رسول ایک اور اللہ ایک سطر میں اور محمد بن یحییٰ نے اپنی حدیث میں تین سطر نہیں کہا۔

ف: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۷۴۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوْا عَلَیْهِ۔

۱۷۴۶: روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی ﷺ نے بنوائی ایک انگوٹھی چاندی کی اور نقش کروایا اس میں محمد رسول اللہ پھر فرمایا کہ اور کوئی یہ نقش نہ کروائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد آپؐ کی اس فرمانے سے کہ نقش نہ کراؤ یہ ہے کہ منع کیا آپؐ نے کہ کوئی محمد رسول اللہ اپنی مہر پر نہ کھدوائے۔

۱۷۴۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ۔

۱۷۴۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ جب جاتے پائخانے میں اپنی انگوٹھی اتارتے جاتے اس لئے کہ اس میں اللہ کا نام تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۱۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصُّوْرَةِ

باب: تصویروں کے بیان میں

۱۷۴۸۔ ۱۷۴۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يُّصْنَعَ ذٰلِكَ۔

۱۷۴۸۔ ۱۷۴۹: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سے گھروں میں اور منع کیا اس کے بنانے سے۔

ف: اس باب میں علی اور ابن طلحہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۵۰: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعٰى اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَاكَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ نَفْسِيْ۔

۱۷۵۰: روایت ہے عبید اللہ سے کہ داخل ہوئے وہ ابوطلحہ انصاری کے پاس عیادت کو سو پایا ان کے نزدیک سہل بن حنیف کو کہا عبید اللہ نے پھر لایا ابوطلحہ نے ایک آدمی کو کہ نکال لے وہ چادر جو ان کے نیچے بچھی تھی سو کہا سہل نے کیوں نکالتے ہو کہا طلحہ نے اس میں تصویریں ہیں اور نبیؐ نے تصویروں کے باب میں جو فرمایا ہے وہ تمہیں معلوم ہے کہا سہل نے حضرتؐ نے یہ بھی تو کہا ہے مگر جو رقم ہو کپڑے کی کہا انہوں نے کہ ہاں یعنی حضرت نے اس کی اجازت دی ہے مگر میرے دل کو بھی بھاتا ہے یعنی میں چاہتا ہوں کہ عزیمت پر عمل کروں کہ رخصت سے بہتر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ

باب: مصوروں کے بیان میں

۱۷۵۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا يَعْنِي الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۷۵۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ عذاب کرے گا اسکو قیامت کے دن یہاں تک کہ پھونکے وہ اس میں یعنی روح اور کبھی پھونکنے والا نہیں یعنی اس طرح کبھی عذاب سے چھوٹنے والا نہیں اور جس نے کان لگائے کسی قوم کی بات پر اور وہ اس سے بھاگتے ہوں ڈالا جائے گا اسکے کان میں سیسہ پگھلا ہوا قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی جحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۵۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْخِضَابِ

باب: خضاب کے بیان میں

۱۷۵۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوا الشَّیْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ۔

۱۷۵۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صورت بدل دو بڑھاپے کی اور مشابہت مت کرو یہود کی یعنی وہ کبھی خضاب نہیں کرتے تم کرو۔

ف: اِس باب میں زبیر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ذر اور انس اور ابی رمثہ اور جہدمہ اور ابی الطفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔

۱۷۵۳: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُیِّرَ بِهِ الشَّیْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۱۷۵۳: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بہتر شے کی کہ بدلتے ہو اس سے صورت بڑھاپے کی مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۱۱۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

باب: بال رکھنے کے بیان میں

۱۷۵۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ اَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَیْسَ بِجَعْدٍ وَّلَا سَبْطٍ اِذَا مَشٰی یَتَكَفَّأُ۔

۱۷۵۴: روایت ہے انسؓ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ میانہ قد نہ بہت لانبے اور نہ بہت کوتاہ سڈول بدن گندم گوں بال ان کے نہ بالکل گھونگریالے نہ سیدھے یعنی متوسط جب چلتے پیر اٹھا کر چلتے جیسا کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور براء اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اِس سند سے یعنی حمید کی روایت سے۔

۱۷۵۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ۔

۱۷۵۵: روایت ہے حضرت امّ المؤمنین عائشہؓ سے کہ کہا تھی میں غسل کرتی اور آنحضرت ﷺ ایک برتن سے اور آپ ﷺ کے بال جمہ سے اوپر اور وفرہ سے کم تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا نہاتی تھی میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے اور نہیں ذکر کیا اس میں بالوں کا کہ جمہ سے اوپر تھے اور فقط ذکر کیا ہے اس کا عبدالرحمٰن ابوالزناد نے اور وہ ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ مترجم: جمہ وہ بال ہیں سر کے جو کندھوں میں لگتے ہوں اور وفرہ وہ ہیں جو کانوں کی لو سے لگیں اور لمہ جمہ سے ذرا کم ہیں اور مراد حدیث یہ ہے کہ بال آپؐ کے وفرہ سے لانبے اور جمہ سے چھوٹے تھے اور یہ اکثر حال ہے کبھی اس سے کم وبیش بھی ہوتے۔

۱۱۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

باب: ہر روز کنگھی کرنے کے بیان میں

۱۷۵۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلاَّ غِبًّا۔

۱۷۵۶: روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روز کنگھی کرنے سے مگر ایک دن بیچ (وقفہ) کر کے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

۱۱۵۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِكْتِحَالِ

باب: سرمہ لگانے کے بیان میں

۱۷۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ۔

۱۷۵۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ اثمد اس لئے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اُگاتا ہے پلکوں کو اور کہا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات میں تین تین سلائی اس (دائیں) آنکھ میں اور تین سلائی اس (بائیں) آنکھ میں۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے عباد بن منصور سے اور اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس لفظ سے مگر عباد بن منصور کی روایت سے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو تم لگانا اثمد کا۔ اس لئے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اُگاتا ہے پلکوں کو۔ مترجم: اثمد بکسر ہمزہ و سکون ثاء مثلثہ و کسر میم نام ہے سرمہ سنگ کا اور کحل بضم کاف بھی اسی کو کہتے ہیں (قاموس) ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اثمد مروح کے لگانے کا سونے کے وقت اور مروح وہ اثمد ہے کہ خوشبو کیا ہو ساتھ مشک کے اور مروی ہے کہ چشم راست میں تین بار اور چپ میں دو بار لگاتے اور ابتداء اور ختم دونوں چشم راست پر فرماتے اس طرح کہ پہلے دو میل چشم راست میں لگاتے اور پھر دو میل چشم چپ میں لگاتے اور پھر ایک میل چشم راست میں اور اس میں رعایت فضیلت یمین بھی ہے ان دونوں طریقوں میں ایتار حاصل ہے جیسا کہ فرمایا ہے: من اكتحل فليوتر یعنی طریق اوّل میں جو مؤلف نے ذکر کیا اس طرح پر کہ ہر آنکھ میں تین بار اور طریق ثانی اس طرح پر پانچ بار ہوا کذا نقل الشیخ من سفر السعادۃ۔

۱۱۵۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَآءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب: اشتمال صما اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی میں

۱۷۵۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۱۷۵۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پہناووں میں سے ایک صماء اور دوسرے یہ کہ احتباء کرے آدمی ساتھ ایک کپڑے کے کہ اس کے فرج پر اس میں سے کچھ نہ ہو۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے یہ کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے۔ مترجم: صما یہ ہے کہ بڑی چادر کو لے کر آدمی اپنے کندھوں پر

سے دونوں کونے لٹکا دے پھر داہنی طرف کا کونا بائیں شانے پر اور بائیں طرف کا داہنے شانے پر ڈال کر اپنے ہاتھ وغیرہ اعضاء اس طور پر لپیٹے گویا صخرہ صما ہو گیا اور صخرہ صما اس پتھر کو کہتے ہیں جس میں خرق وصدع نہ ہو اور یہ تفسیر صماء کی باعتبار اہل لغت کے ہے اور فقہاء کے نزدیک صما یہ ہے کہ لپیٹ لے آدمی ایک کپڑا اپنے اوپر اور ایک طرف سے اٹھا کر اس کے دونوں کنارے ایک شانہ پر رکھ لے اور بعض عورت اس کے کھل جائے اور صورتِ اوّل مکروہ ہے اس لئے کہ بعض ضرورت کے واسطے ہاتھ نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتا اور صورتِ ثانی میں اگر کشف عورت ہے تو حرام ہے ورنہ مکروہ ہے اور احتباء یہ ہے کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر چوتڑ (سرین) زمین پر رکھے اور کسی کپڑے کو گھٹنوں اور کمر پر لپیٹ لے۔ یہ اس صورت میں مکروہ ہے کہ سوا ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا اس کے ستر پر نہ ہو تو سامنے سے اسے عورت نظر آئے گی اور اگر دوسرا کپڑا اس کے ستر پر ہے تو مکروہ نہیں۔

۱۱۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

باب: بالوں کے جوڑ لگانے کے بیان میں

۱۷۵۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ۔

۱۷۵۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ لعنت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو کہا نافع نے اور دشم لثہ میں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور اسماء بنت ابی بکر اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ مترجم: باستقرار روایات معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی لعنت سات عورتوں کے واسطے آئی ہے چار جو حدیث بالا میں مذکور ہوئی ہیں تین یہ ہیں نامصات، متنمصات متفلجات للحسن واصلہ وہ عورت ہے جو بالوں میں جوڑ لگائے اور مستوصلہ جو جوڑ لگوائے اور واشمہ وہ جو گدنا گوندے اور مستوشمہ جو گدوائے اور نامصہ وہ جو پیشانی کے بال چنے تاکہ ماتھا چوڑا نظر آئے اور متنمصہ جو اپنے بال چنوائے اور متفلجہ جو اپنے دانتوں میں ریت کر سوراخ بڑھائے کہ یہ فعل عورتیں خوبصورتی کیلئے کرتی ہیں کہ کم سن نظر آئیں اور حسن کی قید متفلجات میں جو ہے اشارہ ہے اس طرف کہ حرام ہے یہ فعل واسطے حصولِ حسن کے اور واسطے کسی ضرورت یا بیماری کے ہو تو مضائقہ نہیں۔

۱۱۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ

باب: ریشمی زین پوش کی نہی میں

۱۷۶۰: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ۔

۱۷۶۰: روایت ہے براء بن عازب سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زین پوشوں پر سوار ہونے سے۔

ف: اِس باب میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے اشعث بن ابی اشعثاء سے مانند اس کے اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ مترجم: میاثر جمع ہے میثر کی بکسر میم وسکون یائے تحتانی وفتح ثانی مثلثہ اور رائے مہملہ ایک فرش ہے چھوٹا سا مثل مابش وسادہ کے روئی یا پشم سے بھرا ہوا کہ واسطے نرمی کے اس کو زین یا پیٹ پالان شتر پر ڈالتے ہیں اور بعضے حریر سرخ سے بناتے ہیں اور بعضے جلد سباع سے اور مراد نہی ہے اس حدیث میں نہی ریشمی کی ہے یا سرخ کی جیسے دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے لا ارکب الارجوان یعنی حضرتؐ نے فرمایا میں سوار نہیں ہوتا ہوں ارجوان پر اور ارجوان سے مراد بھی میثرہ ہے اکثر علماء کے نزدیک

کہ اصل اس کی ارغوان ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ شگوفہ اس کا سرخ رنگ ہے مراد اس سے مطلق سرخ رنگ ہے یا نہی وارد ہوئی بسبب جلد ہونے کے جیسے دوسری روایت میں ہے نہی عن رکوب النمور یعنی منع فرمایا چیتوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے یا بیٹھنے سے۔

۱۱۵۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فِرَاشِ النَّبِیِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کے بچھونے کے بیان میں

۱۷۶۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْهِ اَدَمَ حَشْوُهُ لِیْفٌ۔

۱۷۶۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ تھا بچھونا رسول اللہ ﷺ کا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے چمڑے کا بھرتی اس میں تھی پوست خرما کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں حفصہ اور جابر ؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقُمِیْصِ

باب: کرتوں کے بیان میں

۱۷۶۲ ـ ۱۷۶۳: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِیْصُ۔

۱۷۶۲ـ۱۷۶۳ روایت ہے ام سلمہ ؓ سے کہ بہت پیارا کپڑوں میں آنحضرت ﷺ کو کرتا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم جانتے ہیں اس کو فقط روایت سے عبدالمؤمن بن خالد کے وہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ اور وہ مروزی ہیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے انہوں نے ابی مؤمن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے فرماتے تھے حدیث ابن بریدہ کی ام سلمہ سے اصح ہے اور مذکور ہے اس میں ابوتمیلہ کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب نے انہوں نے ابوتمیلہ سے انہوں نے عبدالمؤمن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے کہا سب کپڑوں سے پیارا تھا آنحضرت ﷺ کو کرتا روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالمؤمن بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ سب کپڑوں سے زیادہ پیارا آپ ﷺ کو کرتا تھا۔ روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی الجہضمی نے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب پہنتے کرتا شروع کرتے اپنی داہنی طرف سے اور روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث شعبہ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا فقط عبدالصمد نے۔

۱۷۶۴ ـ ۱۷۶۵ : عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ ابْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ كَانَ كُمُّ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الرُّسْغِ۔

۱۷۶۴ـ۱۷۶۵: روایت ہے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یزید سے کہا انہوں نے کہ تھیں بانہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گٹوں تک۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۵۹: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا

باب: نیا کپڑا پہننے کے بیان میں

۱۷۶۶۔۱۷۶۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْرِدَآءً ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَ خَیْرَ مَاصُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّمَا صُنِعَ لَہٗ۔

۱۷۶۶۔۱۷۶۷: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے اس کا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے اللہ تیرے ہی لیے ہے تعریف تو نے پہنایا مجھے یہ مانگتا ہوں میں تجھ سے خیر اس کی اور خیر اس کام کی جس کے لیے یہ بنا اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لئے یہ بنا۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ہشام نے انہوں نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے جریر سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۶۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لُبْسِ الْجُبَّۃِ

باب: جبہ کے بیان میں

۱۷۶۸: عَنِ الْمُغِیْرَۃِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَبِسَ جُبَّۃً رُوْمِیَّۃً ضَیِّقَۃَ الْکُمَّیْنِ۔

۱۷۶۸: روایت ہے مغیرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومیہ تنگ بانہوں کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۶۹: عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَھْدٰی دِحْیَۃُ الْکَلْبِیُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ فَلَبِسَھُمَا وَقَالَ اِسْرَائِیْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّۃً فَلَبِسَھُمَا حَتّٰی تَخَرَّقَا لَایَدْرِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَکِیٌّ ھُمَا اَمْ لَا۔

۱۷۶۹: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ ہدیہ بھیجا دحیہ کلبی نے رسول اللہ کے پاس ایک جوڑا موزے کا پھر پہنا آپ نے اور کہا اسرائیل نے اپنی روایت میں جابرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے کہ بھیجا انہوں نے ایک کرتہ بھی پھر پہنا آپ نے یہاں تک کہ پھٹ گئے وہ دونوں اور آپ نہ جانتے تھے کہ وہ جانور مذبوح کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابواسحٰق جو روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبی سے وہ ابواسحٰق شیبانی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور حسن بن عیاش بھائی ہیں ابی بکر بن عیاش کے۔ مترجم: سخت حمقاء ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ! عقائد صحابہ کس قدر پاکیزہ تھے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرتؐ کو اپنے موزوں کا بھی حال معلوم نہ تھا کہ جلد مذبوح کے ہیں یا غیر مذبوح کے۔

۱۱۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شَدِّ الْاَسْنَانِ بِالذَّھَبِ

باب: سونے سے دانت باندھنے کے بیان میں

۱۷۷۰: عَنْ عَرْفَجَۃَ بْنِ اَسْعَدَ قَالَ اُصِیْبَ اَنْفِیْ یَوْمَ الْکُلَابِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَیَّ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَھَبٍ۔

۱۷۷۰: روایت ہے عرفجہ بن سعد سے کہا کٹ گئی میری ناک دن کلاب کے ایام جاہلیت میں سو بنائی میں نے ایک ناک چاندی کی اور وہ بدبودار ہوگئی اور حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا لوں میں ایک ناک سونے سے کہ اس میں بدبو نہیں آتی۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بن بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن طرفہ کے اور روایت کی سلم بن زریر نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے مانند حدیث ابی الاشہب کے جیسے روایت کی انہوں نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے اور کہا ابن مہدی نے سلم بن رزین سے اور وہ وہم ہے اور

زریر براء مہملتین اصح ہے اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ باندھے انہوں نے دانت اپنے سونے سے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔
مترجم: کلاب ایک پانی کا نام ہے درمیان کوفہ اور بصرہ کے ایام جاہلیت میں وہاں لڑائی ہوئی تھی اس میں عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی۔

۱۱۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهِي عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی کھال کی نہی میں

۱۷۷۱: عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ۔

۱۷۷۱: روایت ہے ابی الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا درندوں کی کھال بچھانے سے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا درندوں کی کھالوں سے اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے کہا ہو روایت ہے ابو الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے سوائے سعید بن ابی عروبہ کے اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید رشک سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے اور یہ صحیح تر ہے۔

۱۱۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نعل مبارک کے بیان میں

۱۷۷۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

۱۷۷۲: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کی نعلوں میں دو تسمے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: جزری نے کہا ہے آنحضرت ﷺ کی نعل مبارک میں کہ جسے اہل ہند تلے یا چپل کہتے ہیں اس میں دو تسمے تھے ایک تسمہ انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی کے بیچ میں رہتا اور دوسرا بیچ کی اور اس کے پاس کی انگلی میں رہتا اسی طرح دونوں نعل میں اور اسے شراک اور زمام نعل بھی کہتے ہیں۔

۱۱۶۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب: ایک نعل کے ساتھ چلنے کی کراہت

۱۷۷۳۔ ۱۷۷۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَمْشِیْ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیُحْفِهِمَا جَمِیْعًا۔

۱۷۷۳۔ ۱۷۷۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا نہ چلے کوئی تم میں سے ایک نعل (جوتی) پہن کر بلکہ چاہیے دونوں نعل پہن کر چلے یا ننگے پاؤں چلے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔

۱۷۷۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۱۷۷۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے

اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ۔ ہوئے نعل پہننے سے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی عبیداللہ بن عمرو رقی نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اور دونوں حدیثیں صحیح نہیں ہیں نزدیک اہلحدیث کے اور حارث بن نبہان ان کے نزدیک حافظ نہیں اور قتادہ کی حدیث انس سے تو ہم ہرگز نہیں جانتے روایت کی ہم سے ابوجعفر سمنانی نے انہوں نے سلیمان بن عبیداللہ ورقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھڑے کھڑے نعل پہننے کو۔ یہ حدیث غریب ہے کہا محمد بن اسماعیل نے نہیں صحیح یہ حدیث اور نہ حدیث معمر کی جو مروی ہے عمار سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۱۶۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب: ایک نعل سے چلنے کی اجازت میں

۱۷۷۶۔ ۱۷۷۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ۔

۱۷۷۶۔ ۱۷۷۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہا کبھی چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نعل پہن کر۔

ف : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آپ چلے ایک نعل پہن کر اور یہ صحیح تر ہے ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے۔

۱۱۶۶: بَابُ مَاجَاءَ بِاَيِّ رَجُلٍ يَبْدَأُ اِذَا انْتَعَلَ

باب: جوتی پہلے کس پیر میں پہنے اس بیان میں

۱۷۷۸۔ ۱۷۷۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيَمِيْنُ اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرُهُمَا تُنْزَعُ۔

۱۷۷۸۔ ۱۷۷۹: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی نعل پہنے تم میں کا تو شروع کرے داہنے پیر سے اور جب اتارے تو شروع کرے بائیں پیر سے کہ داہنا پیر پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَرْقِيْعِ الثَّوْبِ

باب: کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں

۱۷۸۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِيْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَ مُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَآءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِيْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ۔

۱۷۸۰: روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا مجھ سے آنحضرت ﷺ نے اگر چاہے تو مجھ سے ملنا تو کفایت کر تو دنیا سے سوار کے توشہ کے برابر اور بچ تو امیروں کے ساتھ بیٹھنے سے اور پرانا نہ جان کسی کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگا لے تو اس میں۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صالح بن حسان کی روایت سے سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے صالح بن حسن جو منکر الحدیث ہے اور صالح بن ابی الحسان کہ روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے ثقہ ہیں اور مراد اِيَّاكِ وَ مُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَآءِ سے یہ ہے کہ جیسا کہ مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو دیکھے ایسے شخص کو کہ فضیلت رکھتا ہے اس سے صورت میں اور رزق میں تو چاہیے

کہ دیکھ لے اپنے سے کم کو تو یقین ہے کہ حقیر نہ ہو اس کی نظر میں نعمت اللہ کی اور مروی ہے عون بن عبداللہ سے کہا انہوں نے صحبت میں رہا میں اغنیاء کے پاس نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ غمگین اور فکرمند اپنے سے دیکھتا تھا میں اوروں کی سواری بہتر اپنی سواری سے اور اوروں کے کپڑے بہتر اپنے کپڑوں سے پھر صحبت میں رہا فقراء کے تو راحت پائی میں نے۔

١٧٨١: عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ اَرْبَعُ غَدَآئِرَ (اَوْ ضَفَائِرُ)۔

١٧٨١: روایت ہے ام ہانی سے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ میں اور آپ ﷺ کی چار چوٹیاں تھیں۔ (ایک اور حدیث میں ضفائر آیا ہے اس کے معنی بھی چوٹی ہی کے ہیں)۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

١٧٨٢: عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا كَبْشَةَ الْاَ نْمَارِيَّ يَقُوْلُ كَانَتْ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا۔

١٧٨٢: روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا سنا میں نے ابو کبشہ انماری سے کہ تھیں ٹوپیاں رسول اللہ ﷺ کی اصحاب کی چوڑی ملی ہوئیں سروں سے نہ اونچی تھیں یا نہیں ان کی چوڑی ڈھیلی۔

ف: یہ حدیث منکر ہے اور عبداللہ بن بسر بصری ضعیف ہیں نزدیک اہلحدیث کے ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اور مراد بطح سے وسیع ہے۔ مترجم: کمام جمع ہے کمہ کی جیسے قباب جمع ہے قبہ کی تو مراد اس سے ٹوپیاں مدور ہیں اور اگر جمع ہے کم کی تو مراد اس سے بانہیں ہیں۔

١٧٨٣: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْسَاقِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِ زَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِ زَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ۔

١٧٨٣: روایت ہے حذیفہ سے کہ پکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوٹی میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کی اور فرمایا یہ موضع ازار کا ہے پھر اگر تیرا جی نہ مانے یعنی زیادہ لٹکائے تو اس سے نیچے پھر اگر تیرا جی نہ مانے تو ملا تہبند کو ٹخنوں تک یعنی اس سے نیچے نہ کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے ابو اسحق سے۔

١٧٨٤: عَنْ اَبِيْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ فَرْقَ مَابَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

١٧٨٤: روایت ہے ابی جعفر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رکانہ نے کشتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو پٹخ ڈالا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فرق ہمارے اور مشرکوں میں عماموں کا ہے ٹوپیوں پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قائم نہیں اور نہیں جانتے ہم اباالحسن العسقلانی کو اور نہ ابن رکاز کو مطلب یہ ہے کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر کذا فی شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔

١١٦٨: بَابٌ فِي خَاتَمِ الْحَدِيْدِ

باب: لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں

١٧٨٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ عَنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ

١٧٨٥: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا آیا ایک مرد آنحضرت ﷺ کے پاس اور اس پر انگوٹھی تھی لوہے کی فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہے میں دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں

اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَآءَهٗ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَ صْنَامِ ثُمَّ اَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالاً۔

کا پھر آیا وہ اس پر تھی انگوٹھی پیتل کی فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے بو بتوں کی۔ پھر آیا وہ اور اس پر انگوٹھی تھی سونے کی پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہے مجھے پاتا ہوں تجھ پر زیور جنت کا زیور دنیا میں پہننا کیا ضرور ہے پوچھا اس نے کس کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا آپ ﷺ نے چاندی کی اور مثقال پوری نہ کر یعنی اس سے کم ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور وہ مروزی ہیں۔

۱۷۸۶: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَاَنَّ اَلْبَسَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

۱۷۸۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ منع کیا نہ مجھے آپ ﷺ نے ریشمی کپڑے سے اور سرخ زین پوش سے اور اس میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور بیچ کی انگلی کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی موسیٰ ابوبردہ بن ابی موسیٰ ہیں نام ان کا عامر ہے۔

۱۱۶۹: بَابٌ

باب: (حبرہ کے بیان میں)

۱۷۸۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةَ۔

۱۷۸۷: روایت ہے انسؓ سے کہا بہت پیارا رسول اللہ ﷺ کو کپڑا جسے آپ ﷺ پہنتے تھے حبرہ تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: حبرہ چادر خط دار ہے کہ رنگ برنگ کے خطوط اس میں ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں کھانوں کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۱۷۰: بَابُ مَا جَآءَ عَلٰی مَا کَانَ یَاْکُلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: اِس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ کس پر کھانا کھاتے تھے

۱۷۸۸: عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ سُکُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَلَهٗ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلٰی هٰذِهِ السُّفَرِ۔

۱۷۸۸: روایت ہے انسؓ سے کہا نہیں کھایا نبی ﷺ نے خوان پر اور نہ چھوٹی تشتریوں میں اور نہ پکائی گئی آپ ﷺ کے لیے چپاتی پتلی پھر کہا میں نے قتادہ سے کس پر کھاتے تھے فرمایا انہوں نے انہیں دسترخوانوں پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد بن بشار نے یونس جو مذکور ہیں یونس اسکاف ہیں اور روایت کی ہے عبدالوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے مانند اس کے۔

۱۱۷۱: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْاَرْنَبِ

باب: خرگوش کے کھانے میں

۱۷۸۹: عَنْ هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَ انَ فَسَعٰی اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهَا فَاَدْرَکْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَیْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِیَ بِفَخِذِهَا اَوْبِوَرِکِهَا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَکَلَهٗ قَالَ فَقُلْتُ اَکَلَهٗ قَالَ قَبِلَهٗ۔

۱۷۸۹: روایت ہے ہشام بن زید سے کہا سنا میں نے انس سے کہتے تھے کہ پیچھا کیا ہم نے ایک خرگوش کا مرالظہران میں کہ نام ایک مقام کا ہے قریب مکہ کے سو دوڑے اصحاب آنحضرتؐ کے اسکے پیچھے اور میں نے پا لیا اسکو اور پکڑ لیا پھر اسکو ابوطلحہ کے پاس لایا سو ذبح کیا اس کو پتھر سے اور بھیجا میرے ساتھ سرین اس کا یا ران اسکی نبیؐ کی طرف سو کھایا آپؐ نے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا اپنے شیخ سے کیا کھا اسکو کہا قبول کیا اسکو۔

ف: اس باب میں جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اکل خرگوش میں کچھ مضائقہ نہیں اور بعضوں نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اس لیے کہ اس کو خون آتا ہے یعنی حیض کا۔ مترجم: کہتا ہے مگر عمل حدیث پر اولیٰ ہے اور حلت اس کی بحدیث ثابت ہے۔

۱۱۷۲: بَابٌ فِیْ اَکْلِ الضَّبِّ

باب: ضب (گوہ) کھانے کے بیان میں

۱۷۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَکْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰکُلُهٗ وَ لَا اُحَرِّمُهٗ۔

۱۷۹۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرتؐ سے کسی نے پوچھا گوہ کے کھانے کو فرمایا آپؐ نے میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی نہیں کہتا۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبدالرحمٰن بن حسنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے گوہ کے کھانے میں سو رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اصحاب وغیرہم سے اور مکروہ کہا بعضوں نے اور مروی ہوا ابن عباسؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کھائی گئی گوہ دسترخوان پر آنحضرت ﷺ کے اور چھوڑ دی آپ ﷺ نے سبب نفرت طبعی کے یعنی نہ بسبب حرمت شرعی کے۔ مترجم: غرض اس کی حلت میں کسی طرح شک نہیں اور حضرت ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے ہم کو اچھی نہیں معلوم ہوتی باقی اصحاب نے آپ ﷺ کے دسترخوان پر کھائی ہے۔

۱۱۷۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الضَّبُعِ

باب: کفتار[1] کے بیان میں

۱۷۹۱: عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ اَصَیْدٌ هِیَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ آکُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَقَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

۱۷۹۱: روایت ہے ابی عمار سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے جابرؓ سے کہ چرغ شکار ہے؟ کہا ہاں! یعنی اس کے مارنے سے محرم پر جنایت آتی ہے کہا میں نے کیا کھاؤں میں؟ کہا انہوں نے ہاں! پوچھا میں نے کیا فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے؟ کہا ہاں!۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اسی طرف اور کہا انہوں نے چرغ کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے آنحضرت ﷺ سے ایک حدیث کراہت میں چرغ کے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور بعضوں نے اہل علم سے مکروہ کہا اس کو اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔ کہا یحییٰ بن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمرؓ سے قول ان کا حدیث ابن جریج کی اصح ہے یعنی جو ابتداء باب میں مذکور ہوئی۔ مترجم: ضبع ایک مشہور جانور ہے ہے فارسی میں اسے کفتار اور ہندی میں ہنڈار اور چرغ کہتے ہیں۔

۱۷۹۲: عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَکْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَوَیَاْکُلُ الضَّبُعَ

۱۷۹۲: روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے چرغ کے کھانے کو فرمایا آپ ﷺ نے چرغ بھی کوئی کھاتا ہے پھر

---

[1] ایک جنگلی جانور ہے جس کے منہ میں دانتوں کی بجائے ایک ہی ہڈی ہوتی ہے جس کی شکل وشباہت کفتار جیسی ہے۔ منہ (۱)

(۱) ضبع، کفتار، ہنڈار اور چرغ یہ جو اوپر عربی متن میں اور اسکے بعد اردو میں مختلف نام مذکور ہوئے یہ ایک ہی جانور کے ہیں۔ ہمارے ہاں پاکستان میں اسکو بھیڑیا (یا لگڑ بھگا بمطابق فیروز اللغات) کہا جاتا ہے۔ اگرچہ تیندوا leapord کے متعلق بھی یہی الفاظ مستعمل ہیں لیکن زیادہ قرین قیاس ترجمہ بھیڑیا ہی ہے اور اسکے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں یہ جو حدیث ۱۷۹۲ میں اسکی ممانعت وارد ہے تو اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں، واللہ اعلم۔ (حافظ)

اَحَدٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ اَوَيَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ۔

پوچھا میں نے بھیڑیئے کے کھانے کو فرمایا آپ ﷺ نے بھیڑیا بھی کوئی نیک آدمی کھاتا ہے۔

ف: اِس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں' نہیں جانتے ہم اسے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبدالکریم ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے اسماعیل اور عبدالکریم میں اور عبدالکریم بیٹے ہیں قیس کے وہ بیٹے ہیں ابی المخارق کے اور عبدالکریم بن جزری ثقہ ہیں۔

١١٧٤: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کے کھانے کے بیان میں

١٧٩٣: عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

١٧٩٣: روایت ہے جابر سے کہا کھلایا ہم کو آنحضرت ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت اور منع کیا گدھوں کے گوشت سے۔

ف: اِس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی مروی ہے کئی شخصوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ جابر سے اور روایت کی حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جابرؓ سے اور روایت ابن عیینہ کی اصح ہے یعنی جو ابتدائے باب میں ہے اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ سفیان بن عیینہ احفظ ہیں حماد بن زید سے۔

١١٧٥: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب: اہلی گدھوں کے بیان میں

١٧٩٤: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

١٧٩٤: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے متعہ سے جب خیبر فتح ہوا تھا اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

ف: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور حسن سے کہ دونوں بیٹے ہیں محمد بن علی کے کہا زہری نے پسندیدہ تر ان دونوں میں حسن بن محمد ہیں اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمٰن نے روایت ہے ابن عیینہ سے اور تھے پسندیدہ تر ان دونوں میں عبداللہ بن محمد۔

١٧٩٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْاِنْسِيَّ۔

١٧٩٥: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا خیبر کی فتح کے دن ہر کچلی والے تیز دندان درندے سے اور ہر مجثمہ سے اور پلے ہوئے گدھوں سے۔

ف: کچلی والے جانور سے وہ جانور مراد ہے کہ جو دانت شکار رکھتا ہو اور اس کے تیز دانت مانند نشتر کے ہوں اور اس سے چیر پھاڑ کر کھائے مثل شیر' گرگ' چیتا' بلی کے اور مجثمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر ہدف بنائیں اور تیر لگائیں یعنی ذبح نہ کریں۔ انتہی قول المترجم: اس باب میں علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔ حدیث

حسن ہے اور روایت کی عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث اور ذکر کیا اس میں فقط اتنا کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر ذی ناب سے درندوں میں سے۔

۱۱۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَكْلِ فِيْ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ

باب: کفار کے برتنوں کے حکم میں

۱۷۹۶: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَ اطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِيْ نَابٍ ۔

۱۷۹۶: روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرت ﷺ سے مجوس کی ہانڈیوں کو فرمایا آپ ﷺ نے صاف کر وان کو دھو کر اور پکاؤ ان میں اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والے سے۔

ف: یہ حدیث مشہور ہے ابوثعلبہ کی روایت سے اور روایت کی گئی ان سے کئی سندوں سے سوا اس سند کے اور ابوثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور ان کو جرہم بھی کہتے ہیں اور ناشب بھی اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے روایت کی ابی اسماء الرحبی سے انہوں نے ابی ثعلبہ سے۔

۱۷۹۷: عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَآءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِيْ قُدُوْرِهِمْ وَ نَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَ هَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّيَ فَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ ۔

۱۷۹۷: روایت ہے ابوقلابہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسماء سے وہ ابی ثعلبہ سے کہا انہوں نے یارسول اللہؐ! ہم ایک ملک میں ہیں یہود اور نصاریٰ کے کہ پکارتے ہیں ان کی ہانڈیوں میں اور پیتے ہیں ان کے برتنوں میں فرمایا آپ ﷺ نے اگر نہ پاؤ تم سوا اس کے تو دھولو اس کو پانی سے پھر کہا یارسول اللہ ﷺ ہم ایک ملک میں ہیں کہ وہاں شکار بہت ملتا ہے پھر کیا کریں ہم؟ فرمایا آپ ﷺ نے جب چھوڑے تو اپنا کتا سدھایا ہوا اور لے تو نام اللہ کا پھر مارے وہ تو کھا اُسے یعنی ذبح کی صورت نہیں اور اگر سدھایا ہوا نہ ہو تو ذبح کرے جس کو ہو پکڑے پھر کھا اور جب مارے تو اپنے تیر سے اور نام لے تو اسی پر اللہ کا پھر قتل ہو وہ جانور تو کھا یعنی ضرورت ذبح کی نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: مروی ہے عدی سے کہ انہوں نے عرض کیا ہم شکار کرتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپ نے جو پھٹ جائے اس کے لگنے سے اسے کھاؤ اور جو اس کے چوڑان کے لگنے سے مرے اسے مت کھا کہ وہ وقیذ ہے متفق علیہ اور معراض ایک تیر ہوتا ہے چھوٹا کہ اس کے بال و پر نہیں ہوتے اور وقیذ وہ جانور ہے جو غیر محدد چیز سے مثل لاٹھی وغیرہ کے مرے اور اس میں اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اس کی تیزی کی طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اگر اس کے عوض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے اور کہا ہے فقہاء نے حلال نہیں جو مارا جائے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے اور مکحول اور اوزاعی وغیرہما فقہائے شام نے کہا ہے کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے۔ (مرقاۃ)

۱۱۷۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفَارَةِ تَمُوْتُ

باب: چوہے کے بیان میں جو گھی

فِی السَّمَنِ — میں مر جائے

۱۷۹۸: عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوْهُ۔

۱۷۹۸: روایت ہے میمونہ سے کہ ایک چوہا گر گیا گھی میں پھر پوچھا کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دو اس کو جو گرد اس کے ہے یعنی گھی سے پھر کھاؤ باقی کو۔

ف: اِس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نے اور ذکر نہیں کیا اس میں میمونہ کا اور روایت ابن عباسؓ کی میمونہ سے صحیح تر ہے اور مروی ہے معمر سے روایت کی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ روایت غیر محفوظ ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے حدیث معمر کی زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیّب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے اور عبیداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے وہ میمونہ سے۔

۱۱۷۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْاَكْلِ وَ الشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

باب: بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی میں

۱۷۹۹ ۔ ۱۸۰۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا یَاْكُلُ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا یَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ ۔

۱۷۹۹۔۱۸۰۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کھائے کوئی تم میں کا اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیئے بائیں ہاتھ سے اس لئے کہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے۔

ف: اِس باب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور اسی طرح روایت کی مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابی بکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے۔

۱۱۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لَعْقِ الْاَصَابِعِ بَعْدَ الْاَكْلِ

باب: اُنگلیاں چاٹنے کے بیان میں

۱۸۰۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ۔

۱۸۰۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھائے تم میں کا کوئی تو چاہیے کہ چاٹ لے انگلیاں اپنی اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کس میں برکت ہے۔

ف: اِس باب میں جابر اور کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سہیل کی روایت سے۔

۱۱۸۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

باب: گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں

۱۸۰۲: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَارَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ۔

۱۸۰۲: روایت ہے جابرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کھائے کوئی کھانا اور گر پڑے اس کا ایک نوالہ تو چاہیے کہ دور کر دے جس میں اس کو شک ہے پھر کھالے اسے اور نہ چھوڑ دے اسے شیطان کے لئے۔

ف: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۸۰۳: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰی وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ۔

۱۸۰۳: روایت ہے انس سے کہ نبی ﷺ جب کھانا کھاتے چاٹتے اپنی تینوں انگلیوں کو اور فرماتے جب گر پڑے کسی کا لقمہ تو دور کرے اس سے جو بھر گیا ہو اور کھالے اس کو اور نہ چھوڑے اس کو شیطان کے لئے اور حکم کیا ہم کو کہ پونچھ لیں ہم رکابی کو اور فرماتے تم نہیں جانتے کس کھانے میں تمہارے لیے برکت ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۸۰۴: عَنْ اُمِّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِیْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِیْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ۔

۱۸۰۴: روایت ہے ام عاصم سے کہ ام ولد ہیں وہ سنان کی کہا آئے ہمارے پاس نبیشہ الخیر اور ہم کھانا کھاتے تھے ایک پیالہ میں سو حدیث بیان کی ہم سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کھائے کسی برتن میں پھر پونچھ لے یعنی چاٹ لے مغفرت مانگتا ہے اس کے لئے وہ برتن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معلیٰ بن راشد کی روایت سے اور روایت کی یزید بن ہارون اور کئی اماموں نے معلیٰ بن راشد سے یہ حدیث۔

۱۱۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے بیچ سے کھانے کی کراہت میں

۱۸۰۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسْطِهٖ۔

۱۸۰۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت نازل ہوتی ہے کھانے کے بیچ سے سو کھاؤ کناروں سے اور نہ کھاؤ بیچ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے معروف ہے فقط روایت سے عطاء بن السائب کے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن السائب سے اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۱۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ

باب: لہسن اور پیاز کھانے کے بیان میں

۱۸۰۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہٖ قَالَ اَوَّلَ مَرَّۃٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلُ وَالْکُرَّاثِ فَلَا یَقْرَبْنَا فِیْ مَسَاجِدِنَا۔

۱۸۰۶: روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھائے راوی نے پہلے لہسن کہا پھر کہا لہسن اور پیاز اور گندنا سو نزدیک نہ آئے ہماری مسجدوں کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب اور ابی سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر ؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَۃَ فِیْ اَکْلِ الثُّوْمِ مَطْبُوْخًا

باب: لہسن کی اباحت میں جب پکا ہوا ہو

۱۸۰۷: عَنْ جَابِرَ بْنَ سَمُرَۃَ یَقُوْلُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ اَیُّوْبَ وَکَانَ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَیْہِ بِفَضْلِہٖ فَبَعَثَ اِلَیْہِ یَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ یَاکُلْ مِنْہُ النَّبِیُّ ﷺ فَلَمَّا اَتٰی اَبُوْ اَیُّوْبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْہِ الثُّوْمُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَرَامٌ ھُوَ قَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَکْرَھُہٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِہٖ۔

۱۸۰۷: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہتے تھے کہ اترے رسول اللہؐ ابی ایوب کے مکان پر اور جب کھانا کھاتے تو آپؐ بھیجتے تھے بقیہ اس کا ابو ایوب کے پاس سو بھیجا ایک دن آپؐ نے ایک کھانا اور نہیں کھایا تھا اس میں سے آنحضرتؐ نے پھر جب آئے ابو ایوب آنحضرت ﷺ کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے اس کا تو فرمایا نبیؐ نے اس میں لہسن ہے۔ سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہؐ! کیا حرام ہے وہ؟ فرمایا نہیں لیکن میں اسے مکروہ کہتا ہوں بسبب بو اسکی کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۸۰۸: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نُھِیَ عَنْ اَکْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا۔

۱۸۰۸: روایت ہے علی ؓ سے کہا منع ہے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔

ف: اور مروی ہوا یہ علی سے کہ کہا انہوں نے منع ہے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا قول انہی کا یعنی موقوفاً روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے علیؓ سے کہ مکروہ کہا انہوں نے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہوئی شریک بن حنبل سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۸۰۹ ۔ ۱۸۱۰ : عَنْ اُمِّ اَیُّوْبَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَیْھِمْ فَتَکَلَّفُوْا لَہٗ طَعَامًا فِیْہِ بَعْضُ ھٰذِہِ الْبُقُوْلِ فَکَرِہَ اَکْلَہٗ فَقَالَ لِاَ صْحَابِہٖ کُلُوْہُ فَاِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِ کُمْ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِیَ صَاحِبِیْ۔

۱۸۰۹۔۱۸۱۰: روایت ہے ام ایوب سے خبر دی انہوں نے کہ آنحضرت ﷺ اترے ان کے مکان پر یعنی جب ہجرت کر کے مدینہ میں داخل ہوئے تھے پھر تیار کیا لوگوں نے آپ کے لئے کھانا کہ اس میں بعضی سبز سبز چیزیں تھیں مثل گندنا وغیرہ کے پس مکروہ جانا آپ ﷺ نے اس کا کھانا اور فرمایا اپنے اصحاب سے تم کھاؤ اس لئے کہ میں تمہارے کسی کے برابر نہیں ہوں میں ڈرتا ہوں کہ تکلیف دوں اپنے رفیق کو یعنی فرشتے کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور امّ ایوب بی بی ہیں ابوایوب انصاری کی روایت کی ہم سے محمد بن حمید نے انہوں نے یزید بن حباب سے انہوں نے ابی خلدہ سے انہوں نے ابی العالیہ سے کہا ابو العالیہ نے اَلثُّوْمُ مِنْ طَیِّبَاتِ الرِّزْقِ یعنی لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے یعنی حلال ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں نزدیک اہلحدیث کے اور ملاقات کی انہوں نے انس بن مالک سے اور سنی

ہیں ان سے حدیثیں اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہیں کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابوخلدہ نیک مسلمان تھے۔

۱۱۸٤: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَخْمِیْرِ الْاِنَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب: برتنوں کے ڈھانپنے اور چراغ اور آگ بجھانے میں سوتے وقت

۱۸۱۱۔۱۸۱۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْکِئُوا لسِّقَآءَ وَاَکْفِئُوا الْاِنَاءَ وَ خَمِّرُ والْاِ نَآءَ وَاَطْفِئُوا لِمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا یَحِلُّ وِکَاءً وَلَا یَکْشِفُ اٰنِیَۃً فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ عَلَی النَّاسِ بَیْتَھُمْ۔

۱۸۱۱۔۱۸۱۲: روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے بند کردو دروازہ اور باندھ دو مشک اور اوندھا کردو برتن یا ڈھانپ دو یعنی راوی کو شک ہے کہ اکفؤا کہا یا خمرا کہا اور بجھا دو چراغ اس لئے کہ شیطان نہیں کھولتا بند دروازہ کو اور نہیں کھولتا کسی برتن کو اور چراغ بجھانا اس لئے کہ چھوٹا فاسق یعنی چوہا جلا دیتا ہے گھر لوگوں کے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے۔

۱۸۱۳: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُکُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ۔

۱۸۱۳: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جب سوؤ یعنی بجھا دو۔

۱۱۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْقِرَانِ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ

باب: دو کھجور کا ایک لقمہ کرنے کے بیان میں

۱۸۱٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَقْرِنَ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ صَاحِبَہٗ۔

۱۸۱٤: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا منع کیا آنحضرت ﷺ نے دو کھجور ملا کر کھانے سے یہاں تک کہ اجازت لے اپنے ساتھی سے جو اس کے ساتھ کھجور کھاتا ہے۔

ف: اس باب میں سعد مولیٰ ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں تعلیم ادب ہے کہ کھانے میں اپنے رفیقوں سے زیادہ کھانے کا قصد نہ کرے سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات نہ چھوڑی جو اپنی امت کو تعلیم نہ کی اور اللہ آپ کے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہیں جزاء اللہ عنا خیر الجزاء اللّٰھم ارزقنا اتباعہ۔

۱۱۸٦: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

باب: فضیلت میں تمر کے

۱۸۱۵: عَنْ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ۔

۱۸۱۵: روایت ہے عائشہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس گھر میں تمر (کھجور) نہیں بھوکے ہیں اس کے لوگ۔

ف: اور اس باب میں سلمیٰ بن ابی رافع کی بیوی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ہشام بن عروہ مگر اسی سند سے۔

۱۱۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ اِذَا فُرِغَ مِنْهُ

باب: کھانے کے بعد حمد الٰہی کے بیان میں

۱۸۱۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ[1] اَوْيَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا۔

۱۸۱۶: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا نبی نے بے شک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے کہ کھائے ایک لقمہ یا پیئے ایک گھونٹ پھر تعریف کرے اللہ کی اس کے اوپر۔

ف: اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے زکریا ابن ابی زائدہ سے مانند اس کے اور ہم نہیں جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے۔

۱۱۸۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ

باب: جذامی کے ساتھ کھانا کھانے کے بیان میں

۱۸۱۷: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهٗ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔

۱۸۱۷: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پکڑا ہاتھ کوڑھی کا اور داخل کیا اپنے ساتھ پیالے میں پھر فرمایا کھا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے ہیں مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور مفضل بن فضالہ مصری دوسرے شخص ہیں ان سے اوثق اور مشہور زیادہ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے کہ عمر نے ہاتھ پکڑا مجذوم کا اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے۔ مترجم: مجذوم کے باب میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں اور بادی النظر میں اختلاف معلوم ہوتا ہے مگر محققین نے اس میں کئی طرح پر تطبیق دی ہے۔ اس کا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔ جابر بن عبداللہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مرد مجذوم تھا کہ نبیؐ نے اسے کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لی تو لوٹ جا اور اپنے پاس نہ بلایا اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: فرمن المجذوم کما یفرمن الاسد۔ یعنی بھاگ مجذوم سے جیسا بھاگتا ہے آدمی شیر سے اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: لا تدیموا النظر الی المجذومین۔ یعنی بہت نظر نہ کرو طرف مجذومین کے اور صحیحین میں ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: لا یوردون ممرض علی مصح یعنی کوئی مریض اونٹوں والا کسی تندرست اونٹوں والے کے گھر نہ اترے اور مذکور ہے: کلم المجذوم بینك و بینه قدر رمح او رمحین۔ یعنی کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اسکے ایک یا دو نیزے کا فرق ہو اور اس مرض کو اطباء کی اصطلاح میں داء الاسد کہتے ہیں اسلئے کہ یہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اس کا شیر کی طرح بافتراش یدین بیٹھتا ہے اور یہ مرض اطباء کے نزدیک علل متعدیہ سے ہے اور نبیؐ نے بسبب کمالِ

[1] اکلہ یکبار خوردن تا سیری اکلہ بضم لقمہ۔ ۱۲ صراح یہ پہلا ترجمہ موافق ہے باب سے بھی کہ حمد کرے بعد فارغ ہونے کھانے سے شربہ یک خوردنے آب و جز آں و یکبار خوردن۔ ۱۲ صراح

شفقت کے اپنے امت پر اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سد باب فساد کے ارادہ یہ احادیث ارشاد فرمائی کہ ابدان کے علل اور امراض سے محفوظ رہیں اور بے شک آنحضرتؐ طبیب الابدان ہیں جیسے طبیب الارواح ہیں اور کبھی رائحہ علیل کا صحیح کو پہنچتا ہے اور اس کو بیمار کر دیتا ہے چنانچہ اکثر امراض میں اس کا معائنہ ہوتا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ حدیث باب میں اور ان روایات میں کسی طرح کا تعارض نہیں بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ میں رسول اللہؐ کے کبھی تعارض نہیں ہوتا اور معاذ اللہ کلام صادق و مصدوق میں تعارض کیونکر واقع ہو کہ جس کی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ۔ جس کی شان ہے پھر جہاں تعارض معلوم ہو تین حال سے خالی نہیں یا یہ کہ احدالحدیثین کلام نبی نہیں اور سستی کی اس میں بعض رواۃ نے اور ایسا ہوتا ہے کہ کبھی راوی ثقہ سے بھی غلطی واقع ہو جاتی ہے یا ایک ناسخ ہے دوسری منسوخ اگر وہ قابل نسخ ہے یا تعارض فہم سامع میں ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہیں۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عدویٰ دو قسم ہے ایک عدویٰ جذام کا کہ طویل مجالست اور کثرتِ اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور سل و دق بھی اسی کے مانند ہے اور جرب رطب جو اونٹوں میں ہوتی ہے وہ بھی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی سے آپ نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا تندرست اونٹوں والوں کے پاس نہ اترے اور دوسرا طاعون کہ ایک شہر میں واقع ہو تو آپؐ نے فرمایا کہ جب کہیں ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب کسی شہر میں سنو تو وہاں مت جاؤ اس لیے کہ تم خیال کرو گے کہ فرار تقدیر الٰہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور نہ جاؤ طاعون کے شہر میں یعنی اقامت تمہاری جہاں طاعون نہیں ہے تمہارے اطمینانِ دلی اور خاطر جمعی کا سبب ہے۔ پس یہ وہ عدویٰ ہے کہ جس کے واسطے آپ نے فرمایا: لا عدویٰ اور بعضوں نے کہا امر اجتناب مجذوم کا استحباباً ہے اور کھانا اس کے ساتھ بیانِ جواز کے لیے اور دوسرا قول ہے اس کی تطبیق میں اور بعضوں نے کہا یہ دونوں حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعضے لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہیں ان کے واسطے ساتھ کھانے کی اجازت دی اور بعضے ضعیف الایمان ضعیف التوکل ان کو اجتناب کا حکم فرمایا کہ بے فائدہ خلجان میں نہ پڑیں اور یہ تیسرا قول ہے اور ابن قیمؒ نے اسی تطبیق کو پسند فرمایا اور بعضوں نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور دفور مجالست پر موقوف ہے اور یہ احادیث نہی اسی پر محمول ہیں اور ایک دو بار اس کے ساتھ کھانا پینا مضر نہیں جیسا کہ روایت باب میں واقع ہوا ہے اور یہ چوتھا قول ہے اور بعضوں نے کہا ہر مجذوم کا مرض متعدی نہیں شاید جس کے ساتھ آپؐ نے کھایا اس کی ابتدائی مرض ہوگی اور جس سے منع فرمایا اس سے قدیم المرض لوگ مراد ہیں کہ تعدی ان کے مرض کی یقین ہو اور یہ پانچواں قول ہے اور بعضوں نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد میں تھا کہ امراض خود بخود متعدی ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ اس تعدی کو مضاف کریں قادر مطلق کی طرف پس آنحضرتؐ نے باطل کیا اس عدویٰ کو اور کھا لیا مجذوم کے ساتھ تاکہ یقین ہو جائے کہ مؤثر وہی اللہ ہے لاغیر اور نہی کی اس کے قرب سے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ اسباب مفضیہ سے ہے کہ افضاء اسی کا بامر الٰہی ہوتا ہے اور ترتب مسببات کا انہیں اسباب پر موقوف ہے مگر اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ چاہے تاثیر اس کی سلب کرے اور چاہے باقی رکھے اور یہ چھٹا قول ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ روایات ناسخ و منسوخ ہیں پھر اگر تاریخ سے تقدم احدھما کا علیٰ غیرھما معلوم ہو جائے تو ہم قائل ہوں گے ساتھ نسخ کے ورنہ توقف کریں گے ہم اس میں اور بعضوں نے کہا کہ ان روایات میں بعض غیر محفوظ ہیں اور کلام کیا حدیث لا عدویٰ میں اور کہا انہوں نے کہ ابو ہریرہ پہلے روایت کرتے تھے پھر رجوع کیا اس کی روایت سے۔ ابو سلمہ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ابو ہریرہؓ بھول گئے یا احدالحدیثین منسوخ ہوگئی اور حدیث جابر کی جو باب میں مذکور ہے پس وہ ثابت نہیں۔ ہے نہ صحیح غایت مافی الباب یہ ہے کہ ترمذی نے اس کو غریب کہا ہے نہ حسن نہ صحیح اور شعبہ نے کہا بچو ان غرائب سے اور کہا ترمذی نے کہ مروی ہوا یہ فعل حضرت عمرؓ سے اور وہ اثبت ہے سو یہ حال ہے ان دو حدیثوں کا جو معارض ہوئیں احادیث نہی کے کہ ایک سے تو رجوع کیا ابو ہریرہؓ نے اور دوسری ثابت نہیں آنحضرت ﷺ سے پس احادیث نہی اختلاط کی ساتھ مجذوم کے اولیٰ بالاتباع اور یہ آٹھواں قول ہے۔ (ہذا خلاصہ مافی زاد المعاد لابن القیمؒ)

١١٨٩: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ

باب: اس بیان میں کہ مؤمن ایک

يَاْكُلُ فِيْ مِعًا وَّاحِدٍ — آنت میں کھاتا ہے

۱۸۱۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ۔

۱۸۱۸: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مؤمن کھاتا ہے ایک آنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسیٰ اور جہجاہ انصاری اور میمونہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۸۱۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

۱۸۱۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ کے یہاں ایک مہمان آیا کافر پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا اس کے لئے ایک بکری کا کہ وہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے پھر دوسری دوہی اور پی لیا پھر تیسری دوہی اور پی لیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن اسلام لایا تو حکم کیا آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دوہی گئی سو پی لیا اس نے اس کا دودھ پر حکم کیا آپ ﷺ نے دوسری کا تو تمام نہ کر سکا اس کے دودھ کو پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ مؤمن پیتا ہے ایک آنت میں اور کافر پیتا ہے سات آنتوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث میں کئی وجہوں کا احتمال ہے: (۱) یہ کہ یہ فرمانا آپ کا اسی شخص خاص کی نسبت تھا جس کا قصہ اوپر مذکور ہوا۔ (۲) یہ کہ مؤمن بسم اللہ کہتا ہے اور شیطان اس کا شریک نہیں ہوتا کھانے پینے میں بخلاف کافر کے۔ (۳) یہ کہ مؤمن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر وفور حرص وشرہ سے تھوڑے پر قانع نہیں ہوتا۔ (۴) یہ کہ یہ ارشاد آپ کا بعض مؤمنین اور بعض کفار کے واسطے ہے نہ ہر ایک کے لیے۔ (۵) یہ کہ مراد سات آنتوں سے سات خصلتیں ہیں یعنی حرص، شرہ، طولِ امل، طمع، سوء طبع، حسد، سمن کہ کافر کو طعام وشراب سے یہ ساتوں مقصود ہیں بخلاف مؤمن کے کہ اس کو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے۔ (۶) یہ کہ مؤمن سے کامل الایمان معرض عن الشہوت نافرعن اللذات مقتصر علیٰ قدر الضرورت مراد ہے۔ (۷) یہ کہ بعض مؤمن معاء واحد میں کھاتے ہیں اور اکثر کفاء سبعہ امعاد میں، نہ یہ کہ یہ حکم ہر مؤمن وکافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہ ہے کہ مؤمن کو دنیا میں زہد اور بے رغبتی اس کی لذتوں سے ہے اور کافر کو انہاک اور استغراق اسی میں ہے۔ (طیبی)

۱۱۹۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

باب: اس بیان میں کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے

۱۸۲۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ۔

۱۸۲۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کھانا دو شخصوں کا تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہ فرمایا آپؐ

نے کھانا ایک کا کافی ہے دو کو اور چار کا آٹھ کو اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے یہی حدیث۔

۱۱۹۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الْجَرَادِ

باب: ٹڈی کھانے کے بیان میں

۱۸۲۱ ـ ۱۸۲۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْ کُلُ الْجَرَادَ ـ

۱۸۲۱ـ۱۸۲۲: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کسی نے پوچھا ان سے ٹڈی کھانے کو کہا انہوں نے چھ جہاد کیے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھاتے رہے ٹڈی۔

ف: ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابو یعفور سے یہ حدیث اور ذکر کیا چھ جہادوں کا اور روایت کی سفیان ثوری نے ابو یعفور سے یہ حدیث اور کہے اس میں سات غزوات اس باب میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو یعفور کا نام واقد ہے اور وقدان بھی کہتے ہیں اور دوسرے ابو یعفور کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور مومل سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے ابو یعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفی سے کہا سات جہاد کیے ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کھاتے تھے ٹڈی اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابو یعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفی سے کہا کئی جہاد کیے ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کھاتے تھے ہم ٹڈی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے۔

۱۱۹۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الْحُوْمِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا

باب: جلالہ کے گوشت اور دودھ کے بیان میں

۱۸۲۳ ـ ۱۸۲۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَکْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا۔

۱۸۲۳ـ۱۸۲۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے سے اور اس کے دودھ سے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن ابی نجیح نے مجاہد سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۸۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِمَّا فِی السِّقَاءِ۔

۱۸۲۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

ف: کہا محمد بن بشار نے روایت کی ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ مترجم: جلالہ جلہ سے مشتق ہے جلہ مینگنی کو کہتے ہیں جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خوار ہو اکثر اوقات اس کی خوراک نجاست ہو مثلاً گوہ وغیرہ کے یہاں تک کہ اس کے دودھ اور پسینے میں اس کا اثر و بو ظاہر کرے پس حرام ہے اس کا کھانا اس حال میں جب تک چند روز نجاست خواری سے روکا نہ جائے کہ اثر اس کا دور ہو جائے۔ (مجمع البحار) اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسے باندھ کر تیروں سے یا اور کسی ہتھیار سے نشانہ ٹھہرا کر ہلاک کریں اور ذبح شرعی اس میں نہ ہو اس کا بھی کھانا حرام ہے اس لیے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہیں کیا گیا۔

۱۱۹۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الدَّجَاجِ

باب: مرغی کے کھانے کے بیان میں

۱۸۲۶: عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰى وَهُوَيَاْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُهٗ۔

۱۸۲۶: روایت ہے زہدم جرمی سے کہا داخل ہوا میں ابی موسیٰ کے پاس اور وہ مرغی کھا رہے تھے کہا انہوں نے نزدیک ہو اور کھاؤ اس لئے کہ میں نے دیکھا ہے آنحضرت ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے زہدم سے اور ہم نہیں جانتے اس روایت کو مگر زہدم سے اور ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔

۱۸۲۷: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ۔

۱۸۲۷: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو کہ کھاتے تھے گوشت مرغی کا۔

ف: اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ایوب سختیانی نے یہ حدیث قاسم سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے زہدم جرمی سے۔

۱۱۹۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الْحُبَارٰى[1]

باب: حباریٰ کے کھانے کے بیان میں

۱۸۲۸: عَنْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارٰى۔

۱۸۲۸: روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہا کھایا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ گوشت حباریٰ کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ نے روایت کی عمر بن ابی فدیک سے اور کہتے ہیں ان کو جریہ[2] بن عمر بن سفینہ۔

۱۱۹۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الشِّوَاءِ

باب: بھنا ہوا گوشت کھانے کے بیان میں

۱۸۲۹: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّاَ۔

۱۸۲۹: روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی راوی کو کہ لائیں آنحضرت ﷺ کے پاس گوشت بھنا ہوا بازو کا سو کھایا آپ ﷺ نے پھر کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور وضو نہ کیا۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

---

[1] حباری بضم اوّل و بعدہ رائے مہملہ والف مقصورہ بصورت نام الطائر یست برابر مرغابی و رنگ اور زرد سیاہ باشد بفارسی آں را چرز گویند۔ ۱۲ غیاث

[2] تصفیہ ابراہیم ہے۔

مترجم : بخاری میں خالد بن ولید سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ کے پاس ایک ضب مشوی لائے اور آپ ﷺ نے قصد کیا کھانے کا پھر خبر دی آپ کو کہ وہ ضب ہے تو آپ باز رہے اور خالد نے پوچھا کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے مجھے پسند نہیں آتی پھر خالد کھاتے تھے اور آنحضرت ﷺ دیکھتے تھے ابن شہاب کی روایت میں ضب محنوذ کا لفظ ہے اور مسلم میں بھی یہی ہے اور محنوذ کہتے ہیں اس گوشت کو عرب گرم پتھروں پر رکھ کر بھونتا ہے اور حنیذ بھی اسی کو کہتے ہیں اور اسی قبیل سے ہے فجاء بعجل حنیذٍ۔

۱۱۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ الْاَکْلِ مُتَّکِئاً

باب: تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت میں

۱۸۳۰: عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا۔

۱۸۳۰: روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو کہ میں نہیں کھاتا ہوں تکیہ لگا کر۔

ف: اِس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن اقمر کی روایت سے اور روایت کی زکریا بن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی لوگوں نے علی بن اقمر سے یہ حدیث اور روایت کی شعبہ نے سفیان ثوری سے یہ حدیث انہوں نے علی بن اقمر سے۔ مترجم : یہ حدیث بخاری میں بھی علی بن اقمر سے مروی ہے۔

۱۱۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی حُبِّ النَّبِیِّ ﷺ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

باب: آنحضرت ﷺ کے حلوا اور عسل دوست رکھنے کے بیان میں

۱۸۳۱: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ۔

۱۸۳۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ دوست رکھتے تھے میٹھی چیز اور شہد کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ۔

۱۱۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی اِکْثَارِ الْمَرَقَةِ

باب: شور با زیادہ کرنے کے بیان میں

۱۸۳۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰی اَحَدُکُمْ لَحْمًا فَلْیُکْثِرْ مَرَقَتَهٗ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَیْنِ۔

۱۸۳۲: روایت ہے عبداللہ المزنی سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب خریدے کوئی تم میں کا گوشت تو زیادہ کرے اس میں شور با اس کا اس لئے کہ اگر نہ پائے گوشت تو ملے اس کو شور با اس کا کہ وہ بھی دو گوشتوں میں کا ایک ہے۔

ف: اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے محمد بن فضاء کی روایت سے اور محمد بن فضاء معبر (خواب کی تعبیر کہنے والا) ہے اور کلام کیا ہے اس میں سلیمان بن حرب نے اور علقمہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے۔

۱۸۳۳: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَحْقِرَنَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَلْیَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِیْقٍ وَاِذَا اشْتَرَیْتَ

۱۸۳۳: روایت ہے ابوذرؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے نہ حقیر سمجھے کوئی کسی نیک کام کو اور اگر نہ پائے کچھ تو ملاقات کرے اپنے بھائی سے بکشادہ روئی اور جب خریدے تو گوشت یا پکائے تو ہانڈی تو زیادہ کر اس میں شور با اسکا

لَحْمًا اَوْطَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهٗ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ۔

اور ایک چلو دے اس میں سے اپنے ہمسایہ کو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی عمران جونی سے یہ روایت حسن ہے۔

۱۱۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الثَّرِیْدِ

باب: ثرید کی فضیلت میں

۱۸۳۴: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِیْرٌ وَلَمْ یَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

۱۸۳۴: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کامل ہوئے مردوں میں بہت لوگ اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی اور فضیلت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کھانوں پر۔ **ف**: اس باب میں عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۰۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنْهَشُوا للَّحْمَ نَهْشًا

باب: گوشت دانت سے نوچ کر کھانے کے بیان میں

۱۸۳۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ فَدَ عَاانَا سَّافِیْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهْشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَاِنَّهٗ اَهْنَأُ وَاَمْرَءُ۔

۱۸۳۵: روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپ نے سو دعوت کی گئی لوگوں کی کہ ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے سو کہا انہوں نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانت سے گوشت نوچ کر کھاؤ کہ یہ بہت رچتا پچتا ہے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبدالکریم کی روایت سے اور عبدالکریم میں بعض علماء نے کلام کیا ہے بسبب حافظہ کے کہ انہیں میں ہیں ایوب سختیانی۔ مترجم نہس بسین مہملہ کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ ڈاڑھیوں سے نوچنا اور دونوں طرح مروی ہے اور بخاری میں کہا ہے باب النہش وانتشال اللحم اور انتشال کے معنی نکالنا اور لپیسنا اور کاٹنا ہے۔

۱۲۰۱ بَابُ مَاجَآءَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِنَ الرُّخْصَةِ فِی اللَّحْمِ بِالسِّكِّیْنِ

باب: چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی رخصت میں

۱۸۳۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰی اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

۱۸۳۶: روایت ہے عمرو سے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری سے کچھ گوشت بکری کے شانے سے پھر کھایا اس میں سے پھر چلے گئے نماز کو اور وضو نہ کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اگرچہ حز بھی چھری سے کاٹنے کو کہتے ہیں مگر بخاری میں تصریحاً سکین کا لفظ وارد ہوا ہے چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے: من كتف شاة فی یده فدعی الی الصلوٰة فالقها والسكین التی یحتز بها۔ یعنی آپ کاٹ رہے تھے گوشت بکری کے شانے کا جو ان کے ہاتھ میں تھا پھر بلائے گئے نماز کی طرف اور

رکھ دیا شانہ اور چھری کو کہ جس سے کاٹ رہے تھے اور بعض روایتوں میں جو چھری سے کاٹنا منع آیا ہے وہ محمول ہے اس پر کہ بے ضرورت نہ کاٹے اور ضرورت کے وقت منع نہیں اور بعضوں نے حدیث: لا تقطعوا اللحم بالسکین فانه من صنیع الاعاجم کو منکر کہا ہے چنانچہ ابی داؤد نے کہا وہ حدیث کچھ قوی نہیں اور ابی معشر جو اس کا راوی ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اس کی مناکیر میں سے یہ حدیث بھی ہے۔

١٢٠٢: بَابُ مَاجَآءَ اَیُّ اللَّحْمِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: اِس بیان میں کہ کونسا گوشت آپ ﷺ کو پسند تھا؟

١٨٣٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَکَانَ یُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا۔

١٨٣٧: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ پاس لائے گوشت اور دیا آپ ﷺ کو ہاتھ اور وہ بہت پسند آتا تھا آپ ﷺ کو پھر نوچ کر دانتوں سے کھایا آپ ﷺ نے۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حبان کا نام یحییٰ بن سعید بن حبان تیمی ہے اور ابو زرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

١٨٣٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا کَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا فَکَانَ یَعْجَلُ اِلَیْهِ لِاَنَّهٗ اَعْجَلُهَا نُضْجًا۔

١٨٣٨: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نہ تھا دست سب گوشتوں میں دوست زیادہ آنحضرت ﷺ کی طرف مگر اس واسطے کہ نہ پاتے تھے آپ گوشت لیکن ایک دن بیچ دے کر اور جلدی کرتے تھے آپ اس کے کھانے کی طرف اور وہ سارے گوشت سے جلدی گلتا ہے۔

ف: اِس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اس روایت سے۔ مترجم: ابن ماجہ میں ہے: یقول اطیب اللحم لحم الضهر۔ یعنی آپ فرماتے تھے کہ پاکیزہ تر گوشتوں سے پیٹھ کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ اس لیے دوست رکھتے تھے کہ وہ نجاست سے دور ہوتا ہے اور پشت بھی ایسے ہی۔

١٢٠٣: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْخَلِّ

باب: سرکہ کے بیان میں

١٨٣٩: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

١٨٣٩: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب سالن ہے سرکہ۔

ف: روایت کی ہم سے عبیدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابرؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کیا خوب سالن ہے سرکہ اور اس باب میں عائشہؓ اور ام ہانیؓ سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے مبارک بن سعید کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن سہل نے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا خوب سالن ہے سرکہ۔ روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سلیمان سے اسی سند سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا: نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاُدُمُ الْخَلُّ۔ یعنی ادام اور ادم میں راوی کو شک ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں معروف ہے ہشام بن عروہ کی سند مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے۔

۱۸۴۰ ـ ۱۸۴۱ : عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا كِسَرٌ یَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَرِّبِیْهِ فَمَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِیْهِ خَلٌّ۔

۱۸۴۰ـ۱۸۴۱: روایت ہے امّ ہانی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور پوچھا کچھ ہے تمہارے پاس؟ عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند ٹکڑے ہیں روٹی کے اور سرکہ فرمایا نبی ﷺ نے میرے پاس لاؤ اسلئے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر جس میں سرکہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو ام ہانی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ام ہانی کا انتقال بعد علی بن ابی طالب کے ہے۔ مترجم: ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ داخل ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتہ ہے؟ انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نعم الادام الخل اللھم بارك فی الخل فانه كان ادام الانبیاء قبلی۔ یعنی کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ! برکت دے سرکہ میں اس لیے کہ وہ سالن تھا ان پیغمبروں کا جو مجھ سے پہلے تھے۔ (الحدیث) اور ابن ماجہ میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: سید ادامکم الملح یعنی نمک سردار ہے تمہارے سالنوں کا۔

۱۲۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الْبِطِّیْخِ بِالرُّطَبِ

باب: خربوزہ تر کھجور کے ساتھ کھانے کا بیان

۱۸۴۲ ـ ۱۸۴۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْكُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ۔

۱۸۴۲ـ۱۸۴۳: روایت ہے عائشہ ام المومنین سے کہ نبی ﷺ کھاتے تھے خربوزہ کھجور کے ساتھ۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور روایت کی یزید بن ہارون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث۔

۱۲۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب: ککڑی کھجور کے ساتھ کھانے کے بیان میں

۱۸۴۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَاْكُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ۔

۱۸۴۴: روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے ککڑی ساتھ کھجور کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن سعد کے۔ مترجم: سبحان اللہ! اس ترکیب میں بڑی منفعت طبی ہے کہ کھجور کی گرمی اور ککڑی کی سردی مل کر اعتدالِ مزاج ہوتا ہے۔

۱۲۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب: اونٹوں کا پیشاب پینے کے بیان میں

۱۸۴۵: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا۔

۱۸۴۵: روایت ہے انسؓ سے کہ کچھ لوگ عرینین آئے مدینہ میں اور پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیجا ان کو رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں اور فرمایا کہ پیو دودھ اور پیشاب اونٹوں کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ثابت کی روایت سے اور جو مروی ہوئی ہے۔ یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے روایت کی ابو قلابہ نے انس سے اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ مترجم: اس قصہ میں دلیل ہے پاک وحلال ہونے پر بول مایوکل لحمہ کے اور جائز ہونے پر تداوی کے ساتھ اس کے اس لئے کہ دوا کرنا محرمات کے ساتھ جائز نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم نہیں کیا کہ اپنا منہ دھوڈالنا بعد پینے کے یا کپڑے اپنے جہاں وہ بول لگ جائے حالانکہ وہ لوگ نومسلم تھے اور شرائع اسلام سے اور احکام اس کے سے ناواقف تھے اور تاخیر بیان سے وقت حاجت کے جائز نہیں یہ کلمہ اصول کا ہے کذا فی زاد المعاد لابن القیم اور ابن رسلان نے فی شرح سنن میں کہا ہے کہ صحیح مذہب سے شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتھ جمیع نجاسات کے مسکر وغیرہ اس حکم میں برابر ہے بنا بر حدیث عرینین کے جو صحیحین میں مروی ہے کہ امر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابوال ایل پینے کے واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جن میں نہی وارد ہے حرام سے دوا کرنے کی وہ محمول ہیں اوپر عدم حاجت کے یعنی جب تک دوائے طاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہیں اور اگر موجود نہ ہو تو درست ہے بیہقی نے کہا احادیث نہی از تداوی بحرام محمول ہیں ضرورت نہ ہونے پر اور جب ضرورت ہو تو جائز ہے تاکہ جمع ہو جائے احادیث نہی اور حدیث عرینین میں۔ یہ خلاصہ ہے مسک الختام کا اور کرمانی میں ہے کہ اختلاف ہے بول مایوکل لحمہ میں سو بعضوں نے کہا کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سے استدلال کر کے اور ابوحنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوالی سب نجس ہیں اور اباحت ہوئی ان کے لیے فقط واسطے مرض کے۔ انتہی اور استدلال کیا ہے اصحاب مالک اور احمد نے ساتھ اسی حدیث کے اوپر پاک ہونے بول اور روث مایوکل لحمہ کے۔ (نووی)

١٢٠٧: بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ

باب: وضو کا قبل طعام اور بعد اس کے

١٨٤٦: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ۔

١٨٤٦: روایت ہے سلیمان سے کہا پڑھا میں نے توراۃ میں کہ برکت طعام کی ہے وضو بعد اس کے اور ذکر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پڑھا تھا میں نے توراۃ میں سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کھانے کی ہے وضو قبل اس کے اور بعد اس کے۔

ف: اس باب میں انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور ابو ہاشم رومانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

١٢٠٨: بَابُ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

باب: قبل طعام ترکِ وضو کے بیان میں

١٨٤٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

١٨٤٧: روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نکلے پائخانے سے اور لائے ان کے پاس کھانا سو لوگوں نے عرض کی کہ وضو کا پانی لائیں۔ فرمایا آپ نے مجھے حکم وضو کا جب سے ہوا ہے کہ کھڑا ہوں میں نماز کے لئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عمرو بن دینار سے سعید بن حویرث سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے تھے سفیان ثوری مکروہ جانتے ہاتھ دھونا قبل طعام کے اور مکروہ جانتے روٹی رکھنا نیچے پیالی کے۔

۱۲۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کھانے کے بیان میں

۱۸۴۸ ـ ۱۸۴۹: عَنْ اَبِیْ طَالُوْتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ یَاكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ یَقُوْلُ یَالَكِ شَجَرَةً مَا اَحَبُّكِ اِلَّا لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِیَّاكِ۔

۱۸۴۸ـ۱۸۴۹: روایت ہے ابو طالوت سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالکؓ کے پاس اور وہ کدو کھاتے تھے اور کہتے اے درخت، کس قدر ہے مجھے محبت تیری بسبب دوست رکھنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھ کو۔

ف: اس باب میں حکیم بن جابر سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۱۸۵۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ فِی الصَّحْفَةِ یَعْنِی الدُّبَّآءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ۔

۱۸۵۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو ڈھونڈتے تھے رکابی میں یعنی کدو کو جب سے میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں کدو کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس بن مالکؓ سے۔ مترجم: ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ھذا القرع وھو الدباء نکثر بہ طعامنا۔ یعنی کدو ہے کہ بڑھاتے ہیں ہم اس سے اپنا کھانا اور صحیحین میں انسؓ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آپ کی دعوت کی اور جو کی روٹی اور خشک گوشت آپ کے سامنے حاضر کیا اور آپ حوالی قصعہ سے تتبع دبا فرماتے تھے۔

۱۲۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الزَّیْتِ

باب: زیتون کے بیان میں

۱۸۵۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوا الزَّیْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

۱۸۵۱: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا وہ درخت مبارک سے ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ معمر سے روایت کرتے ہیں اور عبدالرزاق اضطراب کرتے ہیں اس روایت میں پھر کبھی ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے آنحضرت ﷺ سے بواسطہ عمر کے اور کبھی بصیغہ شک کہتے تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ روایت ہے آنحضرت ﷺ سے بواسطہ عمرؓ کے اور کبھی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس میں عمر رضی اللہ عنہ کا۔

۱۸۵۲: عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ كُلُوْا مِنَ الزَّیْتِ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

۱۸۵۲: روایت ہے ابی اُسید سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کھاؤ روغن زیتون اور تیل لگا اس کا کہ وہ درخت مبارک سے ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبید اللہ بن عیسیٰ کی روایت سے۔ مترجم: شجرۂ مبارکہ میں اشارہ ہے طرف سورۂ نور کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ۔

۱۲۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوْكِ

باب: لونڈی غلام جب کھانا پکا کر لائے اس کے بیان میں

۱۸۵۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ حَرَّهٗ وَ دُخَانَهٗ فَلْيَاْخُذْ بِيَدِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهُ اِيَّاهُ۔

۱۸۵۳: روایت ہے ابوہریرہؓ سے وہ خبر دیتے تھے لوگوں کو کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اٹھائے تم میں سے کسی کا خادم گرمی اور دھواں اس کے کھانے کا یعنی پکائے تو چاہیے کہ ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ بٹھا لے پھر اگر اس کا دل نہ مانے تو لے ایک لقمہ اور اسے کھلا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوخالد والد ہیں اسماعیل کے، نام ان کا سعد ہے۔

۱۲۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب: کھانا کھلانے کی فضیلت میں

۱۸۵۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ۔

۱۸۵۴: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث ہو جنان کے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور عبداللہ بن سلامؓ اور عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانیؓ سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی۔ **مترجم**: ظاہر کرو سلام کو یعنی ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو اور ہام یعنی کھوپری یعنی مارو کھوپری کافروں کی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ گے کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تھا۔

۱۸۵۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

۱۸۵۵: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کرو رحمٰن کی اور کھانا کھلاؤ اور جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: ابن ماجہ کی روایت میں: انشوا السلام و اطعموا الطعام وصلوا الارحام و صلوا بالليل والناس نيام وارد ہے یعنی اور سلوک نیک کرو ناتے داروں سے اور نماز پڑھو رات کو جب لوگ سوتے ہوں۔ (الحدیث)

۱۲۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْعَشَاءِ

باب: طعام شب کی فضیلت میں

۱۸۵۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ۔

۱۸۵۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے طعام شب کی عادت رکھو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ناقص ہو اس لئے کہ طعام شب کا چھوڑنا موجب ہے بڑھاپے کا۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عنبسہ ضعیف ہیں حدیث میں اور عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

مترجم: یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اس کے معلون ہیں مگر ابراہیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن بایاہ کہ وہ ضعیف ہیں۔

۱۲۱۴: بَابُ مَاجَآءَ فِى التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: کھانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان

۱۸۵۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَابُنَىَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

۱۸۵۷: روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوئے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے آگے کھانا تھا فرمایا آپ ﷺ نے اے چھوٹے بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے اللہ کا اور کھا اپنے داہنے ہاتھ سے اور کھا اپنے نزدیک سے۔

ف: اختلاف کیا اصحاب ہشام ابن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

۱۸۵۸: عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِىْ بَنُوْمُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُّهٗ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِىْ فَانْطَلَقَ بِىْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِىْ فِىْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِى الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ اَوِالرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِى الطَّبَقِ قَالَ يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَ رَاْسَهٗ وَقَالَ يَاعِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

۱۸۵۸: روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہا کہ بھیجا مجھ کو بنی مرہ نے اپنی زکوٰۃ کے مالوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سو میں آیا مدینہ میں اور ان کو بیٹھا پایا مہاجرین اور انصار میں پھر پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اور لے گئے مجھ کو ام سلمہ کے گھر کی طرف اور پوچھا آپ نے کچھ کھانا ہے سو لائے ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ کہ اس میں بہت ثرید تھا اور گوشت کی بوٹیاں پھر متوجہ ہوئے اور ہم کھانے لگے اس میں سے پھر مارنے لگا میں اپنے ہاتھ سے کناروں میں پیالہ کے اور کھانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے پھر پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا سیدھا ہاتھ پھر فرمایا اے عکراش! کھاؤ تم اس جگہ سے کہ یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لائے ہمارے پاس ایک طباق کہ اس میں کھجور تھے کئی قسم کے یا رطب! شک کیا عبیداللہ راوی نے پھر کہا عکراش نے کہ میں کھانے لگا اپنے آگے سے اور گھومنے لگا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طباق میں پھر فرمایا آپ نے اے عکراش کھاؤ تم جہاں سے چاہو یہ کھانا ایک طرح کا نہیں پھر لائے ہمارے پاس پانی اور دھوئے دونوں ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پونچھ لی تری ہتھیلیوں کی اپنے مُنہ پر اور دونوں بانہوں پر اور سر پر اور فرمایا اے عکراش! یہ وضو ہے اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں اور اس حدیث میں اور قصہ بھی ہے۔

۱۸۵۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا

۱۸۵۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب

اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ۔

کھائے کوئی تم میں کا کچھ کھانا تو چاہیے کہ بسم اللہ کہہ لے پھر اگر بھول جائے تو کہے: بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ ۔یعنی شروع ہے اللہ کے نام سے اوّل وآخر اس کھانے کا اور اسی اسناد سے مروی ہے عائشہؓ سے کہ تھے آنحضرت ﷺ کھا رہے تھے کھانا چھ آدمیوں میں اپنے اصحاب سے پھر آ گیا ایک گنوار اور کھا لیا اس نے سب کھانا دو لقمے میں سو فرمایا آنحضرتؐ نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کرتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم :بسم اللہ ابتدائے طعام میں مستحب ہے باجماع امت اور ایسے ہی حمد بھی آخر میں اور ایسے ہی پہننے کی ابتداء میں بلکہ ہر امر ذی بال کی ابتداء میں اور علماء نے کہا ہے مستحب ہے بجہر کہنا بسم اللہ کا اوروں کو تنبیہ ہو جائے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگر چہ پوری پڑھنا مستحسن ہے اور جنب اور حائض وغیرہما اس میں سب برابر ہیں اور چاہیے کہ ہر ایک شخص جماع سے بسم اللہ کہے مگر ایک شخص نے بھی کہہ لی تو سنت ادا ہو گئی نص کیا ہے اس پر شافعی نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے خبر دی کہ شیطان قابو پا لیتا ہے کھانے سے جبکہ اس پر نام اللہ کا نہ لیا جائے اور اس لیے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے۔(نووی) فقیر کہتا ہے: اذا اکل احدکم طعامًا فلیقل بسم اللہ کا عموم مقتضی ہے کہ ہر آدمی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے۔

١٢١٥: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوْتَةِ وَفِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ

باب: چکنے ہاتھ سو جانے کی کراہت میں

١٨٦٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

١٨٦٠: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ شیطان بڑا پانے والا اور تاڑنے والا ہے سو بچاؤ اس سے اپنی جانوں کو جو سویا اور ہاتھ میں اس کے چکنائی کی بو ہے پھر پہنچی اس کو کچھ بلا برا نہ کہے مگر اپنی جان کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سہیل بن ابی صالح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے محمد بن اسحٰق نے انہوں نے ابو بکر بغدادی سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے مصور بن ابی الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو رات کو سوئے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو پھر اسے کچھ بلا پہنچے تو ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو یہ حدیث ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سے۔مترجم :یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ میں چکنائی ہو گی تو ہوام اور حشرات الارض قصد کریں گے اور اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ چوہوں نے لوگوں کی انگلیاں کتر لی ہیں اور سوا اس کے جن اور شیاطین کی بھی کچھ ایذا ہوتی ہو گی بہر حال اطاعت آپ کی ضرور ہے اور احتراز آپ کی مناہی سے لازم۔اخر ابواب الاطعمة

حاصل کلام چند سنن و مستحبات طعام باختصار لکھے جاتے ہیں اور اس پر ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہے۔(١) اللّٰهم ارزقنا اتباع نبيك الكريم۔ شروع کرنا غسل ید اور اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب ہے۔(٢) تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے۔(٣) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتھ آ جائے تو اجازت صاحب خانہ ضرور ہے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا۔(۴) آنحضرت ﷺ

کی عادتِ مبارک تھی کہ کھانے کا نام دریافت فرماتے جب کھاتے۔ (۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور رومالوں کے بدلے ہتھیلیاں اپنی سواعد اور اقدام میں پونچھ لینا مسنون ہے۔ (۶) رفع مائدہ کے وقت یہ دعا مسنون ہے: الحمد لله الذی كفان وارو انا غير مكفی ولا مكفور۔ (۷) جب سفر سے گھر آئے تو اطعام طعام مسنون ہے۔ (۸) دعوت کے گھر میں کوئی امر منکر دیکھے تو لوٹ جانا مسنون ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک پردہ دیکھ کر حضرت فاطمہؓ کے گھر سے لوٹ گئے۔ (۹) جب داعی آدمی کئی ایک ہوں تو جس کا دروازہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرے یا جس کی دعوت پہلے پہنچے۔ (۱۰) الگ الگ کھانا پیٹ نہ بھرنے کا سبب ہے اور مل کر کھانا موجب برکت ہے۔ (۱۱) جب مکھی کھانے میں گرے تو اسے ڈبو کر نکالنا مسنون ہے۔ (۱۲) مہمان میزبان کے لیے یہ دعا کرے: افطر عندكم الصائمون واكل طعامكم الابرار وصلت عليكم الملائكة۔ (۱۳) پہلا پھل دیکھے تو یہ دعا مسنون ہے: اللهم بارك لنا فی مدينتنا وفی ثمارنا وفی مدنا وفی صاعنا بركةً مع بركةٍ۔ (۱۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب گھی، گوشت دونوں سامنے ہوتے تو ایک کھاتے ایک صدقہ کر دیتے۔ (۱۵) مسکہ اور کھجور ملا کر کھانا مسنون ہے اور اسی طرح رطب وقثاء اور رطب وبطیخ۔ (۱۶) سات کھجوریں عجوہ ہر روز کھانا دافع سم وسحر ہے۔ (۱۷) طاعم شاکر ثواب میں مثل صائم صابر کے ہے۔ (۱۸) مہمان کو دیکھ کر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الٰہی بجالانا اور مرحبا وسہلاً کہنا مستحب ہے۔ (۱۹) تقدیم فواکہ کی خبز ولحم پر مستحب ہے۔ (۲۰) طعمہ مسنونہ جن کا ذکر احادیث میں وارد ہوا ہے وہ کئی کھانے ہیں: ۱۔ حیس گھی اور کھجور ملا ہوا، ۲۔ قط چھاچھ سکھا کر بناتے ہیں، ۳۔ سویق، ستو، ۴۔ خزیرہ چھوٹی بوٹیاں گوشت کی روا ملا کر پکاتے ہیں اگر اس میں گوشت نہ ہو تو وہ عصیدہ ہے اور اگر میٹھا اور آٹا ہو تو حریرہ، ۵۔ تلبینہ آش جو اور حریرہ، ۶۔ ثرید روٹی سالن میں چوری ہوئے، ۷۔ دبا کدو ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھا، ۸۔ قدید گوشت جو نمک لگا کر سکھایا ہو، ۹۔ ساق چقندر ۱۳ اور جو ملا کر ایک صحابیہ پکاتی تھیں اور بروزِ جمعہ اصحابؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاتی تھیں، ۱۰۔ ذاك و كتف و حيت وظهرك۔ یعنی دست وشانہ وپسلی اور پیٹھ کا گوشت بکری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا، ۱۱۔ حسف ای ردی تمر یعنی ادنیٰ قسم کی کھجور، جمار کھجور کا گابھا نبات پیلو کا پھل کہ اس میں اچھا ہوتا ہے یہ سب پھل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھائے ہیں، جبن پنیر چھری سے کاٹ کر کھانا بھی ثابت ہے۔ (۲۱) پیٹ بھر کر کھانا احیاناً روا ہے دواماً مکروہ ہے اور خبز مرقق یعنی پتلی چپاتی کھانا بدعت ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں کھائی۔ (۲۲) خوان پر کھانا مکروہ ہے دسترخوان پر سنت۔ (۲۳) تکیہ لگا کر کھانا پینا مکروہ ہے۔ (۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے۔ (۲۵) آٹا چھاننا بدعت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو پیس کر پھونک لیا کرتے تھے۔ (۲۶) مناخل یعنی چھلنیاں گھر میں رکھنا خلافِ سنت ہے۔ (۲۷) چھوٹی چھوٹی تشتریوں اور پیالیوں میں کھانا خلافِ سنت ہے۔ (۲۸) کھجور میں اقران یعنی دو دو ملا کر کھانا مکروہ ہے مگر ساتھ کھانے والوں کی اجازت ہو تو جائز ہے۔ (۲۹) اوندھے لیٹ کر کھانا مکروہ ہے۔ (۳۰) جس دسترخوان پر شراب ہو اس پر کھانا حرام ہے۔ (۳۱) مسجد میں کھانا روا ہے۔ (۳۲) کھانا پھینکنا منع ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں پینے کی چیزوں اور اس کے آداب کے بیان میں

۱۲۱۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شارب خمر کے بیان میں

۱۸۶۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

۱۸۶۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر نشہ کرنے والی چیز خمر ہے اور نشہ کرنے والی چیز حرام ہے اور جس نے پی شراب دنیا میں اور مرا اور وہ اس کی عادت رکھتا ہے نہ پئے گا وہ شراب آخرت میں یعنی جنت میں۔

ف: اِس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی طرح سے اس سند سے عن نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۱۸۶۲: عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ

۱۸۶۲: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پی شراب نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پھر اگر اس نے دوبارہ پی نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی قبول کرے گا اللہ اس کی پھر اگر اس نے سہ بار پی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر توبہ کرے تو توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پھر اگر اس نے چوتھی بار پی لی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ توبہ اس کی یعنی ایسی قبول نہ ہوگی کہ کچھ سزا نہ ہو بلکہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَانَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ۔

سزا اس کی یہ (کنارہ پہاڑ کا) ہوگی کہ پلائے گا اس کو اللہ تعالیٰ نہر سے کیچڑ کے پوچھا لوگوں نے اے ابا عبدالرحمٰن! اور یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمرؓ کی کیا ہے نہر کیچڑ کی فرمایا نہر پیپ ہے دوزخیوں کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوا ہے مثل اس کے عبداللہ بن عمرؓ سے اور ابن عباسؓ سے کہ وہ دونوں روایت کرتے ہیں آنحضرت ﷺ سے۔ **مترجم**: خمر اور اس کے شارب کی برائی میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں بخاری میں ہے جس نے شراب پی اور توبہ نہ کی حرام ہے اس پر شراب آخرت کی اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ شب معراج میں آنحضرت ﷺ پر شراب اور دودھ عرض (پیش) کئے گئے آپ ﷺ نے دودھ اختیار کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اگر آپ ﷺ شراب پی لیتے تو گمراہ ہو جاتی امت آپ ﷺ کی اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حرام ہوئی شراب تو نہیں پاتے تھے ہم خمر انگور کا بلکہ اکثر خمر ہمارا بسر اور تمر سے تھا اور ابی مالک یا ابی عامر اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت سے ایک قوم حلال کرے گی فرجیں عورتوں کی یعنی یہ زنا اور ریشمی کپڑے اور شراب اس طرح استعمال کریں گے جیسے حلال کو اور اتریں گی ان میں سے کچھ تو میں نزدیک ایک علم (کنارہ پہاڑ کا) کے شام کو آئے گا ان کے پاس کوئی آنے والا کسی حاجت کو وہ کہیں گے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آنا پھر مسخ کر دے گا اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ لوگوں کو سوٗر اور بندر اور خمر باجماع امت حرام ہے۔ تحریم اللہ وتحریم رسولہ وبسوال الصحابہ اختلاف نہیں ہے اس میں کسی کا مگر اختلاف کیا ہے اس میں کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہے یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب کسی علت کے پاس حنیفہ اس طرف گئے ہیں کہ حرمت اس کی لذاتہا ہے اور سائر علماء کا مذہب ہے کہ حرمت اس کی بعلت سکر ہے اور یہی مذہب صحیح اور موافق احادیث اور روایات کے ہے اور بیان کی ہے اللہ تعالیٰ نے یہی علت اس کی۔ چنانچہ فرمایا: اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔ پس فرمائیں اس میں دو خرابیاں ایک وقوع عداوت فیما بینہا دوسرے روکنا ذکر الٰہی سے اور نماز سے اور یہ دونوں ہوتی ہیں حالت سکر میں اور قصہ حمزہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے انہوں نے حضرت علیؓ کی دو اونٹنیاں ماریں اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کو کہا: هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عُبَيْدٌ لِّيْ اَوْ لِاٰبَآئِيْ یعنی نہیں ہو تم مگر غلام میرے یا میرے ماں باپ دادوں کے اور علیٰ ہذا القیاس قصہ سعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پئے گا شارب خمر شراب آخرت کو تو شارب دو حال سے خالی نہیں یا تو توبہ کرے گا یا نہیں پھر اگر توبہ کی تو شارب نہ رہا بلکہ بمنطوق التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تائب ہو گیا۔ پھر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہلسنّت یہی ہے کہ اللہ مختار ہے خواہ اسے بخشے خواہ عذاب کرے پھر اگر عذاب کیا مخلد فی النار نہ ہوگا اور خواہ مخواہ بہ برکت توحید بفضل اللہ نار سے نکلے گا اور جنت میں جائے گا۔ پھر جب جنت میں پہنچا تو مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت میں بھی شراب نہ پئے گا اور ظاہر حدیث یہی ہے اس لیے کہ جلدی کی اس نے اس میں کہ تاخیر درکار تھی جیسے کہ قاتل وارث حصول میراث کے لیے جلدی کرتا ہے پھر اس کی سزا یہ ہوتی ہے کہ مطلقاً میراث سے محروم ہو جاتا ہے اور مراد قدم قبول توبہ سے چوتھی بار میں شاید یہ ہو کہ اس نے جو بار بار توبہ توڑی اور گویا حکم شرعی سے استہزاء کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں قساوت قلبی ایسی دیتا ہے کہ توفیق توبہ مقبولہ نہیں پاتا اور انوار و برکاتِ توبہ سے محروم رہتا ہے اور حنفیہ قائل ہیں کہ حرمت خمر انگوری کی قطعی ہے اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بغایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ اس لیے کہ روایات معتبرہ میں وارد ہے کل مسکر خمر و کل مسکر حرام۔ جیسا کہ آگے آتا ہے اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنی حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے۔ (احوذی)

۱۲۱۷: بَابُ مَاجَآءَ كُلُّ

باب: ہر مسکر کی حرمت قطعی کے

مُسْكِرٌ حَرَامٌ بیان میں

١٨٦٣: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

١٨٦٣: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے حکم بتع کا فرمایا آپ ﷺ نے جو پینے کی چیز میں نشہ کرے وہ حرام ہے۔

مترجم۔ بتع بکسر موحدہ وسکون فوقانیہ شراب ہے کہ شہد سے بنائی جاتی ہے اور شراب ہے اہل یمن کی۔

١٨٦٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

١٨٦٤: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسیٰ اور اشج عصری سے اور دیلم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ابی سلمہ نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اس حدیث میں صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیاء مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنفیہ ہے اور اس حدیث کے مضمون کو اتنے صحابہ نے روایت کیا۔ دودون ہذا خرط القتاد۔

١٢١٨: بَابُ مَاجَاءَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ

باب: اس بیان میں کہ جس کے بہت سے نشہ ہو اُس کا تھوڑا بھی حرام ہے

١٨٦٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ۔

١٨٦٥: روایت ہے جابرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔

ف: اس باب میں سعد اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابرؓ کی روایت سے۔

١٨٦٦: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

١٨٦٦: روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر نشہ کی چیز حرام ہے جس کی ایک فرق بھر سے نشہ ہو اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔

ف: عبداللہ یا محمد بن بشار ان دونوں میں سے کسی نے اپنی روایت میں کہا الحسوۃ منہ حرام یعنی ایک گھونٹ بھی اس میں سے حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی یہ لیث بن ابی سلیم و ربیع بن صبیح نے ابی عثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور کبھی ان کو عمر بن سالم بھی کہتے ہیں۔ مترجم: فرق بفاء وسکون راء ایک برتن ہے کہ تین صاع اس میں آتے ہیں اور ابن قتیبہ نے کہا اٹھائیس رطل سماتے ہیں۔

١٢١٩: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

باب: مٹکوں میں نبیذ بنانے کے بیان میں

١٨٦٧: عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ

١٨٦٧: روایت ہے طاؤس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمرؓ کے پاس اور کہا اس نے کہ منع کیا ہے آنحضرت ﷺ نے مٹکوں کی نبیذ سے؟ کہا انہوں

فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔ نے ہاں! سو کہا طاؤس نے کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی سنا ان سے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی اور سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
مترجم: اس جگہ مٹکے سے لاکھی برتن مراد ہیں کہ ان میں نبیذ جلدی نشہ لاتی ہے اور نبیذ یہ ہے کہ کھجور تر یا خشک رات کو پانی میں بھگو دے دن کو پی لے وہ جب تک نشہ نہ لائے حلال ہے نشہ لائے تو حرام ہے پھینک دینا چاہیے۔

۱۲۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّنْبَذَ فِی الدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ

باب: دُباء اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت میں

۱۸۶۸: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ وَاَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّآءِ وَهِيَ الْقَرَعَةُ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِی الْاَسْقِيَةِ۔

۱۸۶۸: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے زاذان کو کہتے تھے پوچھا میں نے ابن عمرؓ سے حال ان برتنوں کا کہ منع کیا ہے آنحضرت نے اس کے استعمال سے اور کہا ابن عمرؓ سے کہ خبر دو ہم کو ان کی اپنی زبان میں پھر تفسیر کرو ان کی ہماری زبان میں کہا ابن عمرؓ نے منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتمہ سے اور وہ مٹکا ہے اور منع فرمایا دُبا سے اور وہ کدو کی تونبی ہے اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہے کھجور کی کہ اس کو اندر سے خراد لیتے ہیں یا یوں کہا کہ اتار لیتے ہیں چھلکا اس کا اور صاف کر لیتے ہیں اور منع فرمایا مزفت سے اور وہ برتن ہے کہ جس پر روغن قیر ملا ہوا ہو یعنی لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبیذ بنائی جائے مشکوں میں۔

ف: اس باب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبدالرحمٰن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس لیے منع فرمایا کہ جلد سڑ جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال ان کا مخصوص تھا شراب کے لیے' اس لیے بھی منع فرمایا تھا کہ ان کی مشابہت نہ ہو اب استعمال جائز ہے۔ مسلم میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ولکن اشرب فی سقائك واوكه۔ یعنی نبیذ بنا تو اپنی مشک میں اور باندھ دے اس کو اور حکمت اس میں یہ ہے کہ مشک میں جب جوش آ جائے اور سکر پیدا ہوگا تو پھٹ جائے گی اور مالک کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ مسکر ہوگئی بخلاف ظروف مذکورہ۔ کے کہ اس میں سکر کا علم نہیں ہوتا۔ يُنْسَجُ نَسْجًا جو روایت میں وارد ہوا ہے صحیح حائے مہملہ سے ہے اور معنی نسح کے چھلکا اتارنا اور بجیم مہملہ غلط ہے کہ معظم نسخ مسلم وغیرہ میں بحاء مہملہ واقع ہوا ہے اور یہ نبیذ بنانا ان برتنوں میں بھی جو حدیث میں منہی عنہ ہے اس کی نہی منسوخ ہے۔ چنانچہ مسلم میں مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا اس میں نبیذ بنانے سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو۔ یعنی اختیار رکھو۔ (نووی)

۱۲۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِی الظُّرُوْفِ

باب: ظروف مذکورہ وغیرہا میں نبیذ بنانے کی اجازت میں

۱۸۶۹: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۸۶۹: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے منع کرتا تھا میں تم کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّی كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

برتنوں میں نبیذ بنانے سے اور بے شک ظرف کسی چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ حرام کرتا ہے اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے یعنی حرمت بسبب نشہ کے ہے نہ بسبب ظرف کے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۸۷۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا اِذًا۔

۱۸۷۰: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں سے پھر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہیں فرمایا آپ ﷺ نے ایسا ہے تو میں منع نہیں کرتا۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہی انتباذ جو باب مقدم میں مذکور ہوئی منسوخ ہے اور بخاری میں ایک عورت سے مروی ہے کہ اس نے کہا: انقعت له تمرات من الليل فی تور۔ یعنی بھگو رکھے تھے میں نے آنحضرت ﷺ کے لیے چند کھجوریں لوٹے میں اور تور لوٹے کو کہتے ہیں خواہ پتھر کا ہو خواہ تانبے کا یا لکڑی کا ہو پھر پلایا آنحضرت ﷺ کو۔

۱۲۲۲: مَاجَآءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

باب: مشک میں نبیذ بنانے کے بیان میں

۱۸۷۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَاءُ اَعْلَاهُ لَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً وَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً۔

۱۸۷۱: روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے کہ ہم نبیذ بنایا کرتے تھے آنحضرتؐ کیلئے مشک میں کہ باندھ دیا جاتا تھا اس کے اوپر کا منہ اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا منہ تھا بھگوتے تھے ہم صبح کو تو پیتے تھے آپ شام کو اور بھگوتے تھے ہم شام کو تو پیتے تھے آپؐ صبح کو۔

ف: اِس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہؓ سے اور سند سے بھی۔ **مترجم**: عزلاء توشہ دان چرمی کے نیچے کے منہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس مشک کے اوپر کا منہ تو باندھ دیتے تھے اور نیچے جو چھوٹا سوراخ بمنزلہ عزلاء کے تھا اس سے پیتے تھے۔

۱۲۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

باب: ان دانوں کے بیان میں جن سے شراب بنتی تھی

۱۸۷۲: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا۔

۱۸۷۲: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ دانے گیہوں سے شراب ہوتی ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہے یعنی ان سب میں جو چیز بنے اس میں نشہ ہو جائے سب خمر ہے۔

ف: اِس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یحیٰی بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اس کی اور روایت کی ابی حیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمرؓ سے کہا حضرت عمرؓ نے اور بے شک گیہوں سے خمر ہے پھر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہم کو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ

بن ادریس سے انہوں نے ابی حیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے اور یہ صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی یعنی علم حدیث میں از روئے روایت کے۔

۱۸۷۳ ـ ۱۸۷۴ ـ ۱۸۷۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةِ۔

۱۸۷۳ تا ۱۸۷۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہتے تھے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خمر ان دو درختوں سے ہے کھجور اور انگور سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو کثیر سحیمی غبری ہیں نام ان کا عبدالرحمٰن بن فضلہ ہے۔

۱۲۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خَلِیْطِ الْبُسْرِوَ التَّمْرِ

باب: بسر و تمر (تر و خشک) کو ملا کر نبیذ بنانے کے بیان میں

۱۸۷۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِیْعًا۔

۱۸۷۶: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا گدر کھجور اور تر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۷۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْبُسْرِوَ التَّمْرِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَنَهٰی عَنِ الْجِرَارِ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِیْهَا۔

۱۸۷۷: روایت ہے ابی سعید سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا گدر اور سوکھی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا انگور خشک اور سوکھی کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع کیا مٹکوں میں نبیذ بنانے سے۔

ف: اور اس باب میں انس اور جابر اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ اور معبد بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: مٹکوں اور ظرفوں کی تحقیق اوپر گزری غرض یہ بھی منسوخ ہے یا محمول ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے ان میں جلد نشہ ہو جانے کا۔

۱۲۲۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَّةِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہونے کے بیان میں

۱۸۷۸: عَنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی یُحَدِّثُ اَنَّ حُذَیْفَةَ اسْتَسْقٰی فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَآءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ قَدْ نَهَیْتُهٗ فَاَبٰی اَنْ یَّنْتَهِیَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَقَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَکُمْ فِی الْاٰخِرَةِ۔

۱۸۷۸: روایت ہے حکم سے کہا سنا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے تھے کہ حذیفہ نے پانی مانگا پھر ایک آدمی پانی لایا ایک برتن میں چاندی کے سو پھینک دیا اس کو حذیفہ نے اور کہا میں منع کر چکا تھا اس کو مگر نہ مانا اس نے کہ باز رہے بے شک آنحضرتؐ نے منع فرمایا ہے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور حریر و دیباج کے پہننے سے اور فرمایا کافروں کیلئے ہے دنیا میں اور تمہارے لیے ہے آخرت میں۔ **ف**: اس باب میں ام سلمہ اور براء اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

۱۲۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ

باب: کھڑا ہو کر پینے کی

الشُّرْبِ قَائِمًا | نہی میں

۱۸۷۹: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِیْلَ الْاَکْلُ قَالَ ذَاکَ اَشَدُّ۔

۱۸۷۹: روایت ہے انسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ پیئے آدمی کھڑے ہوکر پھر پوچھا آپ ﷺ سے اور کھانا' فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۸۰: عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْعَلَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۱۸۸۰: روایت ہے جارود سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا کھڑے ہوکر پینے سے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی مسلم سے انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ضَالَّۃُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ۔ یعنی گری ہوئی چیز مسلمان کی اٹھالینا سبب ہے دوزخ میں جلنے کا یعنی جب ہضم کرنے کی نیت سے اٹھائے اور بتانے کا قصد نہ ہو اور جارود بن المعلی کو ابن العلاء بھی کہتے ہیں اور صحیح ابن معلیٰ ہے۔

۱۲۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الشُّرْبِ قَائِمًا | باب: کھڑے ہوکر پینے کی رخصت میں

۱۸۸۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَاْکُلُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِیْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِیَامٌ۔

۱۸۸۱: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کھاتے پیتے تھے ہم زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلتے اور کھڑے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبیداللہ بن عمرؓ کی روایت سے وہ نافع سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمرؓ سے اور روایت کی عمران بن حدیر نے یہ حدیث ابی البزری سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور ابوالبزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

۱۸۸۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَھُوَ قَائِمٌ۔

۱۸۸۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے زمزم پیا کھڑے ہوکر۔

ف: اس باب میں علی اور سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۸۸۳: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا۔

۱۸۸۳: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو پیتے تھے کھڑے اور بیٹھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: تطبیق احادیث مابین میں اس طرح ہے کہ نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کریں اور فعل کو بیانِ جواز پر یا احدہما کو ناسخ ٹھہرائیں اگر تقدم و تاخر احدہما کا زمانہ معلوم ہو جائے۔

۱۲۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّنَفُّسِ فِی | باب: برتن میں دَم لینے کے بیان

الْاِ نَاءِ — میں

١٨٨٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَیَقُوْلُ هُوَ اَمْرَأُ وَاَرْوٰی۔

١٨٨٤: روایت ہے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دَم لیتے تھے برتن میں پانی پیتے وقت تین بار اور فرماتے تھے یہ گوارا ہے زیادہ سیر کرنے والا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ ہشام دستوائی نے ابی عصام سے انہوں نے انسؓ سے روایت کی عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ تھے آپ ﷺ دَم لیتے برتن میں تین بار اور روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ دَم لیتے تھے برتن میں تین بار یہ حدیث صحیح ہے۔

١٨٨٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ۔

١٨٨٥: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے مت پیو یا ایک دم میں جیسا اونٹ پیتا ہے لیکن پیو تم دو دَم میں یا تین میں اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو اور تعریف کرو اس کی جب کھانا اٹھاؤ۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابوفروہ ہادی ہے۔

١٢٢٩: بَابُ مَا ذُكِرَ فِی الشُّرْبِ بِنَفَسَیْنِ

باب: دو دَم میں پینے کے بیان میں

١٨٨٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ یَتَنَفَّسُ مَرَّتَیْنِ۔

١٨٨٦: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ جب پیتے دو دَم لیتے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین بن کریب کی روایت سے کہا یعنی مؤلف نے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے رشدین بن کریب کا حال کہ وہ قوی ہیں یا محمد بن کریب؟ کہا بہت قریب ہیں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشدین بن کریب ارجح ہے اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہیں اور بڑے ہیں پایا ہے انہوں نے ابن عباسؓ کو اور دیکھا ہے اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک مناکیر روایتیں ہیں۔

١٢٣٠: بَابُ مَاجَآءَ فِی كَرَاهِیَةِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ

باب: پینے کی چیز میں دَم لینے کی کراہت میں

١٨٨٧: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةَ اَرَاهَا فِی الْاِنَاءِ فَقَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ

١٨٨٧: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پھونکنے سے عرض کیا ایک شخص نے کچھ کوڑا دیکھتا ہوں میں برتن میں یعنی پھر اسے کیونکر نکالوں فرمایا آپؐ نے بہا دے پھر عرض کی میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایک دَم میں۔ آپؐ نے فرمایا تو دُور کر دے

الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِيْكَ۔

پیالہ اپنے مُنہ سے یعنی دَم لیتے وقت ۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۸۸۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَآءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ۔

۱۸۸۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دَم سے برتن میں اور اس میں پھونکنے سے یعنی اگر دَم لینا ہو تو برتن مُنہ سے جدا کر کے دَم لے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَاءِ

باب : برتن میں دَم لینے کی کراہت میں

۱۸۸۹: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَآءِ۔

۱۸۸۹: روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب پیئے کوئی تم میں کا تو دَم (سانس) نہ لے برتن میں۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

باب : مشک کے مُنہ میں پانی پینے کی کراہت میں

۱۸۹۰: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رِوَايَةً اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ۔

۱۸۹۰: روایت ہے ابوسعید خدری سے کہا انہوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آپ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی ذٰلِكَ

باب : اس کی رخصت میں

۱۸۹۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰی قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيْهَا۔

۱۸۹۱: روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے ایک مشک کی طرف جو لٹکی ہوئی تھی پھر جھکایا اس کو اور پی لیا اس کے منہ سے۔

ف: اس باب میں ام سلیم سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور عبداللہ بن عمر ضعیف ہیں از روئے حافظہ کے اور معلوم نہیں مجھ کو کہ ان کو عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

۱۸۹۲: عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔

۱۸۹۲: روایت ہے کبشہ سے کہا داخل ہوئے میرے پاس نبیؐ سو پیا آپؐ نے ایک لٹکی ہوئی مشک کے مُنہ سے کھڑے کھڑے پھر میں کھڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اس مشک کا منہ یعنی تا کہ تبرکاً اسے اپنے پاس رکھوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور یزید بن یزید بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن یزید کے اور وہ بیٹے ہیں جابر کے اور وہ عبدالرحمٰن سے مقدم ہے موت میں۔

۱۲۳۴: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاَيْمَنِيْنَ اَحَقُّ بِالشُّرْبِ

باب: اِس بیان میں کہ داہنے والے زیادہ مستحق ہیں پینے کے

۱۸۹۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ۔

۱۸۹۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبیؐ کے پاس لائے دودھ کہ ملایا گیا تھا پانی اسکے ساتھ اوران کی داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر پھر دیا آپؐ نے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا مستحق ہے چنانچہ نبیؐ نے اعرابی کو ابوبکرؓ پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمیع تقسیمات میں۔

۱۲۳۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

باب: اِس بیان میں کہ ساقیِ قوم سب کے آخر میں پیئے

۱۸۹۴: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا۔

۱۸۹۴: روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ساقی قوم (قوم کو پانی پلانے والے) کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۳۶: بَابُ مَاجَاءَ اَیُّ الشَّرَابِ كَانَ اَحَبُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: اِس بیان میں کہ مشروبات میں آنحضرت ﷺ کو محبوب کیا تھا

۱۸۹۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔

۱۵۹۵: روایت ہے حضرت عائشہ امّ المومنینؓ سے کہ بہت پیاری پینے کی چیزوں میں آنحضرت ﷺ کو میٹھی اور ٹھنڈی تھی۔

ف: ایسی ہی روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے ابن عینیہ سے مثل اس کے یعنی کہا روایت ہے معمر سے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ امّ المومنین رضی اللہ عنہا سے اور صحیح وہی ہے کہ روایت کی زہری نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۸۹۶: عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔

۱۸۹۶: روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا کسی نے کونسی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہے؟ فرمایا جو میٹھی اور ٹھنڈی ہو۔

ف: اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن عینیہ کی روایت سے۔ مترجم: مشروبات میں جب چیز سرد ہو محبوب ہوتی ہے حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! مجھے اپنی محبت دے ٹھنڈے پانی سے زیادہ اور جب حلاوت اور شیرینی بھی اسکے ساتھ ہو تو دو سبب پسندیدگی کے اس میں جمع ہو گئے اسلئے کہ حدیث میں آیا ہے: یحب الحلوا۔ یعنی آپ ﷺ دوست رکھتے تھے شیرینی کو۔ اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کیے جاتے ہیں۔

مسئلہ: صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا خمر کا خل بنالیں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اور طارق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے سوال ہوا اس کا پھر مکروہ جانا آپ ﷺ نے اس کو اور یہ دلیل ہے شافعی اور جمہور کی کہ جائز نہیں ان کے نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہیں ہوتا وہ سرکہ خمر سے بنا ہوا جب اس میں کوئی چیز ڈال کر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے اور اگر

فقط نقل سے سایہ کی طرف یا آفتاب کی طرف سرکہ ہو جائے تو اس میں شافعیہ کے دو اقوال ہیں اصح یہ ہے کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنے کے اگر بنے تو پاک ہے یہی مذہب ہے شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنے سے بنے تو ان کے نزدیک ناپاک ہے اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کہتے ہیں وہ بھی پاک ہے اور مالک سے اس میں تین اقوال مروی ہیں۔ اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے۔

پھر اگر کسی نے بنایا تو وہ گنہگار ہوا مگر سرکہ پاک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ پاک ہے غرض اس پر اجماع ہے کہ اگر خود بخود سرکہ ہو جائے ظاہر ہے اور مروی ہے سحنون مالکی سے کہ انہوں نے اسے بھی ناپاک کہا ہے اگر یہ روایت صحیح ہے تو قابل حجت نہیں بسبب مخالفت اجماع کے۔ (نووی)

مسئلہ: تداوی بالخمر حرام ہے اور مذہب شافعیہ کا یہی ہے۔ مسلم میں طارق بن سوید سے مروی ہے کہ انہوں نے اجازت چاہی دوا کے لیے شراب کہ سرکہ بنانے کی حضرت ﷺ نے اسے پسند نہ کیا اور فرمایا: انه ليس بدواء ولكنه داءٌ اور اسی طرح پینا خمر کا دوا کے لئے حرام ہے مگر نوالہ اٹک جائے اور کوئی چیز سوائے خمر کے نہ ہو تو اتارنے کو پینا جائز ہے اسی قدر کہ اس میں نوالہ اتر جائے کہ اس میں اس کا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطرار کی ہے بخلاف دوا کے کہ فائدہ اس میں یقینی نہیں۔ (نووی)

مسئلہ: تغطية الاواني ليلا (ڈھانپ دینا برتنوں کو رات کے وقت) سنت ہے اور اسی طرح باندھ دینا مشکوں کا اور بند کرنا دروازوں کا اور بجھا دینا چراغوں کا سوتے وقت اور آگ کا اور کف صبیان اور مواشی بعد مغرب کے اس میں احادیث بہت مروی ہیں کہ ذکر کرنا ان کا موجب طول ہے۔

مسئلہ: اشیائے ملعونہ میں شراب کے برابر کوئی چیز نہیں اس لیے کہ کسی پر لعنت ایک وجہ سے کسی پر دو وجہ سے جائز ہوتی ہے کہ بخلاف شراب کے کہ اس پر دس وجوہ سے لعنت ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے لعنت کی گئی ہے شراب پر دس وجہوں سے اس کی (۱) ذات پر لعنت ہے اور اس کے (۲) عاصر اور (۳) معتصر پر اور (۴) بائع پر اور (۵) مشتری پر اور (۶) حامل پر اور (۷) محمول الیہ پر اور اس کے (۸) آکل ثمن پر اور (۹) شارب پر اور (۱۰) ساقی پر فکیف بشاربها و مد منها نعوذ بالله منها۔

نوٹ ☆ یعنی: نچوڑنے والا' جس کے لیے نچوڑی جائے اٹھانے والا جس کی طرف لے جائیں قیمت کھانے والا۔ غرضیکہ شراب کے قبیح دھندے میں کسی طور پہ بھی بلا واسطہ یا بلواسطہ شامل ہونے والے پر اللہ عزوجل نے لعنت فرمائی ہے۔

مسئلہ: شیشے کے برتنوں سے پینا جائز ثابت السنۃ ہے چنانچہ ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک قدح تھا قواریر کا کہ آپ ﷺ اس میں پیتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں بر والدین اور صلہ رحم کے بیان میں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۲۳۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی بِرِّ الْوَالِدَیْنِ

باب: بر والدین (والدین سے حسن سلوک) کا بیان

۱۸۹۷: عَنْ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ۔

۱۸۹۷: روایت ہے حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ! کس سے نیکی کروں میں؟ فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا اپنے باپ سے پھر اور قریبیوں سے پھر اور قریبوں سے درجہ بدرجہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شیبانی اور شعبہ اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے روایت کی ابن مسعود سے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ مترجم: اس روایت میں صلوٰۃ کو مقدم فرمایا اور اعمالِ فاضلہ میں اور ابی ذر کی روایت میں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابی سعید کی روایت میں رجل یجاہد فی سبیل اللہ فرمایا۔ وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور ہے اوّلاً یہ کہ فرمانا آپ ﷺ کا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ جس میں لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتے اس کے لیے اسی عمل کو افضل اور اعلیٰ ٹھہراتے جیسے بہادر اور شجیع پاتے اُسے جہاد کی فضیلت سناتے' جسے مالدار دیکھتے اسے انفاق فی سبیل اللہ' جس کے والدین محتاج خدمت اولاد ہوتے اسے برّ والدین کی تعلیم فرماتے۔ ثانیاً یہ کہ اس فرمانے میں فضیلت اور تقدم ایک عمل کا دوسرے پر مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے۔ یہ امر بھی امورِ خیر میں داخل ہے۔ چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہے اس کو سب سے افضل فرماتا ہے جیسے کبھی فرماتا ہے سکوت و خاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق وصدق سب سے افضل ہے۔ علی ہذا القیاس۔ تیسرے یہ فرمانا آپ کا مختلف ہوتا تھا باختلاف احوال کہ جس وقت میں تائید اسلام میں جس کی ضرورت ہوتی صحابہ میں اس کی فضیلت بیان فرماتے۔

۱۲۳۸: بَابُ مَاجَآءَ مِنَ الْفَضْلِ فِيْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ

باب: رضائے والدین کی فضیلت میں

۱۸۹۸: عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ اِنَّ رَجُلاً اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ اِمْرَأَةً وَ اِنَّ اُمِّيْ تَأْمُرُنِيْ بِطَلاَ قِهَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ اِنَّ اُمِّيْ وَرُبَّمَا قَالَ اَبِيْ۔

۱۸۹۸: روایت ہے ابو درداء سے کہ آیا اُن کے پاس ایک مرد اور کہا اس نے میری ایک عورت ہے اور میری ماں حکم کرتی ہے اس کو طلاق دینے کا۔ سو کہا ابو الدرداء نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے باپ بیچ کا دروازہ ہے جنت کا پس تو ضائع کر اس کو یا حفاظت کر اور سفیان نے اس روایت میں کبھی ماں کا ذکر کیا اور کبھی باپ کا۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے اور عبدالرحمٰن اسلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

۱۸۹۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔

۱۸۹۹: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے مانند اس کے اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے اور ایسے ہی روایت کی اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطا سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے موقوفاً اور نہیں جانتے ہم کسی کو مرفوع کی ہو اس نے یہ روایت سوائے خالد بن حارث کے وہ شعبہ سے راوی ہیں اور خالد بن حارث ثقہ ہیں مامون ہیں سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے فرماتے تھے کہ نہ دیکھا میں نے بصرہ میں کسی کو خالد کے برابر اور نہ کوفہ میں عبداللہ بن ادریس کے برابر اور اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: پوری ہوتی ہے برّ والدین کئی امور کے ان کے کھانے کپڑے کی خبر گیری سے اور خدمت سے اگر محتاج ہوں اور جب بلائیں جواب دے اور حاضر ہو اور جب حکم فرمائیں بجالائے جب تک کہ حکم ان کا معصیت نہ ہو اور بہت کرے زیارت ان کی اور کلام کرے ان کے ساتھ بہ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملے ان سے جھک کر اور اُف نہ کہے اور ان کا نام لے کر نہ پکارے اور راہ میں پیچھے چلے مگر جہاں ضرورت ہو آگے چلنے کی اور برأت کرے ان کی جب کوئی غیبت کرے اور مدد کرے ان کی جب کوئی انہیں اذیت دے اور توقیر کرے ان کی مجلس میں اور آداب نشست و برخاست بجالائے اور دعا کرے ان کی مغفرت کی۔ (حجۃ اللہ)

۱۲۳۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ

باب: عقوق والدین کی مذمت میں

۱۹۰۰۔۱۹۰۱: عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلاَ اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ

۱۹۰۰۔۱۹۰۱: روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا نہ بیان کروں میں تم سے بڑے بڑے گناہ کا عرض کیا لوگوں نے کہ ہاں اے رسول اللہ کے فرمایا شریک کرنا یعنی اللہ کی ذات و صفات میں اور ناراض کرنا ماں باپ کا' کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ ﷺ اور تھے تکیہ

مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْقَوْلَ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

لگائے ہوئے اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی یعنی راوی کو شک ہے پھر یہی فرماتے رہے آنحضرت ﷺ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ چپ ہوتے اور یہ فرمانا تاکیداً تھا۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نقیع ہے۔

۱۹۰۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبَّ اَبَاهُ وَيَشْتُمُ اُمَّهٗ فَيَشْتُمُ اُمَّهٗ۔

۱۹۰۲: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کبیرہ گناہوں سے میں ہے گالی دینا مرد کا اپنے ماں باپ کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ بھلا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے گا۔ فرمایا ہاں! گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اس کے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو یعنی جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۴۰: بَابُ فِيْ اِكْرَامِ صَدِيْقِ الْوَالِدِ

باب: اکرام دوستِ پدر (والد کے دوست) کے بیان میں

۱۹۰۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّالْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ۔

۱۹۰۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ سب سے بہتر سلوک یہ ہے کہ سلوک کرے آدمی اپنے باپ کے دوست سے۔

ف: اس باب میں ابی اسید سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے۔

۱۲۴۱: بَابُ فِيْ بِرِّ الْخَالَةِ

باب: خالہ کے ساتھ حسن سلوک کے بیان میں

۱۹۰۴: عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ۔

۱۹۰۴: روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبیؐ نے فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔ **ف:** اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۰۴ (ل): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا۔

۱۹۰۴ (ل): روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک مرد آیا آنحضرت ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہؐ! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے پس آیا میرے لئے توبہ ہے؟ پوچھا آپ ﷺ نے تیری ماں ہے؟ کہا نہیں پوچھا آپؐ نے تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا ہاں فرمایا آپ ﷺ نے اس سے نیکی کر۔

ف: اس باب میں علیؓ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے ابی بکر بن حفص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند اور نہیں ذکر اس میں ابن عمرؓ کا اور یہ صحیح تر ہے ابی معاویہ کی حدیث سے اور ابوبکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

۱۹۰۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَاشَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ۔

۱۹۰۵: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں بددعا مظلوم کی دعا مسافر کی بددعا باپ کی بیٹے پر۔

ف: اور روایت کی حجاج صواف نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی روایت کے مانند اور ابوجعفر جو راوی ہیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو ابوجعفر مؤذن کہتے ہیں اور ہم نام ان کا نہیں جانتے اور روایت کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں۔پ

۱۲۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حَقِّ الْوَالِدَیْنِ

باب باب قطع رحم کی مذمت میں

۱۹۰۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّآ اَنْ یَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ۔

۱۹۰۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کوئی لڑکا باپ کے حق سے ادا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے اور خرید کر کے آزاد کر دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے اور روایت کی سفیان اور کئی لوگوں نے سہیل سے یہی حدیث۔

۱۲۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی صِلَةِ الرَّحِمِ

باب: صلہ رحم کی فضیلت میں

۱۹۰۷: عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَامِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ۔

۱۹۰۷: روایت ہے عبدالرحمٰن سے کہا سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں پیدا کیا میں نے رحم کو اور چیرا میں نے اس کو اپنے نام سے پھر جس نے ملایا اس کو ملاؤں گا میں اور جس نے کاٹا کاٹوں گا میں اس کو۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید اور ابی اوفی اور عامر بن ابی ربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو زہری سے مروی ہے صحیح ہے اور روایت کی معمر نے زہری سے یہ حدیث انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے رداد لیثی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے اور معمر نے ایسا ہی کہا کہ محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہے۔مترجم: بخاری کی روایت میں الرحم شجنة من الرحمٰن یعنی لفظ رحم کا اشتقاق کیا ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمٰن سے غرض کہ رحم و رحمٰن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنی ہوں یعنی قرابت رحم کہ جس کی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور شعبہ ہے رحمٰن کی رحمت سے اور ملانا رحم کا یہ ہے کہ رعایت کرے اور احسان کرے ناطے داروں سے اور کاٹنا اس کا بدسلوکی کرنا ہے اہل قرابت سے اور قطع رحم کی مذمت میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں بیہقی میں عبداللہ بن ادفی سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے رحمت نہیں اترتی اس قوم پر کہ جس میں ایک قاطع رحم ہو اور نسائی اور دارمی میں عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں منان اور نہ عاق اور نہ مدمن خمر اور بیہقی میں ابی بکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ میں سے اللہ جو چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر عقوق والدین کی جلدی سزا دیتا ہے اس کے مرتکب کو

زندگی میں قبل موت کے اور اکثر مفسرین نے اس آیت میں رحم ہی مراد لیا ہے جو فرمایا ہے باری تعالیٰ نے۔ وَ يَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ کہ خسران اور ضلال ہے ان لوگوں کو کہ قطع کرتے ہیں جس کے ملانے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے۔

١٩٠٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلُ الَّذِيْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا۔

١٩٠٨: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں کہ بدلہ دے نیکی کا بدلہ وہ ہے کہ جب کاٹا جائے ناتا اُسکا وہ جوڑے اس کو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سلمان اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: یعنی صلہ رحم یہ نہیں کہ جو ناتے دار تم سے احسان اور بھلائی کرے تم بھی اس کا بدلہ کرو بلکہ صلہ رحم یہ ہے کہ جو ناتے دار تم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو۔

١٩٠٩: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ قَاطِعَ رَحِمٍ۔

١٩٠٩: روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے داخل نہ ہوگا جنت میں کوئی کاٹنے والا کہا ابن ابی عمرؓ نے کہا سفیان نے یعنی کاٹنے والا قرابت کا یعنی اسکا حق نہ ادا کرنے والا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٢٤٤: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حُبِّ الْوَلَدِ

باب: لڑکوں کی محبت کے بیان میں

١٩١٠: عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَابْنَيِ ابْنَتِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ۔

١٩١٠: روایت ہے خولہ بنت حکیم سے کہ نکلے آنحضرت ﷺ ایک دن اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو گود میں لیے ہوئے اور وہ فرماتے تھے کہ تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بودا کر دیتے ہو اور تم جاہل کر دیتے ہو اور بے شک تم اللہ کے پیدا کئے ہوئے پھلوں سے ہو۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی سند سے اور عمر بن عبدالعزیز کو ہم نہیں جانتے کہ سماع ہو خولہ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہوگا۔ **مترجم**: یعنی بسبب اولاد کی محبت کے آدمی خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے کہ مال رہے گا تو میری اولاد کے کام آئے گا اور جرأت اور شجاعت کے مقام میں بخوف ضرر اولاد نامردی اور جبن کر جاتا ہے اور ان کی پرورش اور بہبودی کے خیال میں ہزاروں نادانیوں اور جہالت میں گرفتار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔ یہ کہ تحقیق مال اور اولاد تمہارے آزمانے کو دی گئی ہے۔ پھر دیندار متقی اس فتنہ سے بچتا ہے اور ضعیف الایمان اس میں پھنس جاتا ہے اور بے ایمان تو اس کے پیچھے اپنا جنم گنواتا ہے۔

١٢٤٥: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رَحْمَةِ الْوَلَدِ

باب: بچوں کے پیار کرنے کے بیان میں

١٩١١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبْصَرَالْاَ قْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْحَسَنَ اَوِالْحُسَيْنَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ مِنَ الْوَلَدِ عَشْرَةً مَاقَبَّلْتُ اَحَدًامِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ

١٩١١: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے آنحضرت ﷺ کو اور بوسہ لیتے تھے حسن کو اور کہا ابن ابی عمر نے کہ حسن کو یا حسین رضی اللہ عنہما کو سو کہا اقرع نے میرے دس بیٹے ہیں کہ نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے ایک کو بھی سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو رحم نہیں کرتا ہے اس پر

اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُ مَنْ لَايَرْحَمْ لَايُرْحَمْ۔ رحم نہیں کیا جاتا۔

ف: اِس باب میں انس اور عائشہ ؓ سے روایت ہے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: لڑکوں کو پیار کرنا' گود میں لینا' کندھے پر بٹھانا' ان کو گود میں لے کر نماز پڑھنا' سجدہ میں گردن پر سوار ہوں تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہے اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الٰہی نہیں جیسا کچھ صوفی خیال کرتے ہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مؤمنوں کے دِل میں ظہور فرماتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے: من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا۔ یعنی جو شخص شفقت اور پیار نہ کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت اور وقار نہ کرے ہمارے بوڑھے بڑوں کا وہ ہمارے سے نہیں۔

۱۲۴٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ

باب: لڑکیوں اور بہنوں کی پرورش کی فضیلت میں

۱۹۱۱ (ا): عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوْبِنْتَانِ اَوْاُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

۱۹۱۱: (ا): روایت ہے ابی سعید خدری سے فرمایا آنحضرت ﷺ نے جن کی ہوں تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں پھر اچھی طرح ان کا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ سے ان کی پرورش کرنے میں سو اس کے لئے جنت ہے۔

ف: اللہ سے ڈرا ان کی پرورش میں موافق شرع کا پالا یہ نہیں کہ چھٹی چلّہ کیا ہو یا سالگرہ میں روپیہ دیا ہو یا پیر کی چوٹی بیڑی ان کے بدن میں رکھے۔

۱۹۱۲: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَكُوْنُ لِاَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۱۹۱۲: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں پھر احسان کرے ان پر مگر داخل ہوگا جنت میں۔

ف: اِس باب میں عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس ؓ سے بھی روایت ہے ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعید بن ابی وقاص وہ سعید بن مالک بن وہب ہیں اور زیادہ کیا ہے بعض راویوں نے اس اسناد میں ایک مرد کو۔

۱۹۱۳: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ۔

۱۹۱۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو گرفتار ہو ان لڑکیوں کے بلا میں پھر صبر کرے ان کی پرورش کی مصیبتوں پر ہوں گی وہ اس کا پردہ دوزخ کی آگ سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۱۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ

۱۹۱۴: روایت ہے امّ المؤمنین حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں پھر سوال کیا اس نے سو نہ پایا اس نے میرے پاس سے کچھ سوا ایک کھجور کے پھر دے دی میں نے اس کو [illegible] اس نے بانٹ دی اپنی دونوں لڑکیوں کو اور آپ نہ کھائی پھر اٹھ کر چلی گئی اور تشریف لائے میرے پاس نبی ﷺ اور خبر دی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ بِشَیْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ کُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔

میں نے آپ کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں میں ہوں گی یہ اُس کے لیے پردہ دوزخ میں ۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۱۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ کَهَاتَیْنِ وَ اَشَارَ بِاَصْبُعَیْهِ۔

۱۹۱۵: روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پالے دو لڑکیوں کو داخل ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند ان کی اور اشارہ کیا آپ نے اپنی دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز سے کئی حدیثیں اسی سند سے اور کہا ان میں روایت ہے ابی بکر بن عبید اللہ بن انس سے اور صحیح عبید اللہ بن ابی بکر بن انس ہے۔ **مترجم**: ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دو لڑکیوں کو لے کر تو آپؐ نے اس کو تین کھجوریں عنایت کیں اور اس نے پہلے ایک ایک دونوں کو دی پھر ایک کو چیر کر دونوں پر تقسیم کر دیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا اچھا کام کیا اس نے داخل ہوگئی وہ بسبب اس حسنہ کے جنت میں اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی پرورش پر صبر کرے اور ان کو کھلائے، پلائے اور پہنائے اپنے مقدور کے موافق اس کے لیے پردہ ہوں گی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس کی دو لڑکیاں ہوں پس اچھی طرح اس نے ان کا ساتھ دیا داخل کریں گی وہ اس کو جنت میں، غرض فضائل بیٹیوں کی پرورش کے اس لیے زیادہ آئے ہیں کہ اس میں ماں، باپ کو صبر کرنا پڑتا ہے اوّل پرورش میں بعد جوانی کے سو دامادوں کے غم و زیادتی پر اور بہر حال سوائے صبر و ثبات کے کچھ چارہ نہیں ہوتا اور سوائے بار کے کسی طرح کی امید اعانت کی ان سے نہیں ہوتی۔

۱۲۴۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ رَحْمَةِ الْیَتِیْمِ

باب: یتیم پر مہربانی کے بیان میں

۱۹۱۶ ـ ۱۹۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ یَتِیْمًا مِنْ بَیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا یُغْفَرُ۔

۱۹۱۶ ـ ۱۹۱۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لے جائے یتیم کو مسلمانوں میں سے اپنے کھانے اور پینے کی طرف داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں بلا شک و شبہ مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے کہ بخشا نہ جائے یعنی شرک۔

ف: اور اس باب میں مرۃ الفہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہیل بن سعد سے بھی روایت ہے اور حنش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ان کی ابو علی رجبی ہے اور سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ حنش ضعیف ہیں حدیث میں نزدیک اہلحدیث کے۔

۱۹۱۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَكَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ کَهَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ یَعْنِی السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی۔

۱۹۱۸: روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اور کفالت کرنے والا یتیم کی مانند ان دو انگلیوں کے ہیں جنت میں اور اشارہ کیا آپ نے دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: یہ ایک تشبیہ ہے اس کے رفع درجہ کی نہ یہ کہ وہ شخص درجاتِ انبیاء پر یا درجہ سید الانبیاء علیہم والتحیۃ والثناء پر فائز ہو جائے گا اور آخر دونوں انگلیوں میں کچھ فرق بھی ہے انتہیٰ اور ابوداؤد اور بخاری میں بھی روایت آئی ہے اور ابن ماجہ میں ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں حرام کرتا ہوں حق دو ضعیفوں کا ایک یتیم کا دوسرے عورت کا یعنی ان کا حق کسی طرف تلف نہ کرنا چاہیے اور ان ہی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جس میں یتیم ہو اور وہ اس پر احسان کرتے

ہوں اور بدتر گھر وہ ہے کہ اس میں یتیم ہو اور اس پر ظلم کرتے ہوں اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو پرورش کرے تین یتیموں کو اس کو ثواب ہو گا مانند قائم اللیل و صائم النہار کے اور مانند اس شخص کے کہ صبح و شام چلا تلوار نکالے ہوئے اللہ کی راہ میں اور ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند دو بھائیوں کے اور مانند ان دونوں بہنوں کے اور ملائیں آپ ﷺ نے دونوں انگلیاں سبابہ اور وسطیٰ۔

۱۲۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

باب: لڑکوں پر مہربانی کرنے کے بیان میں

۱۹۱۹ ـ ۱۹۲۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَآءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَبْطَاَ الْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ يُوَسِّعُوْا لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا۔

۱۹۱۹ ـ ۱۹۲۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ وہ فرماتے تھے آیا ایک بوڑھا کہ ارادہ رکھتا تھا آنحضرت ﷺ سے ملنے اور دیر لگائی لوگوں نے اسے رستہ دینے میں سو فرمایا نبی ﷺ نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوڑے پر اور توقیر نہ کرے ہمارے بڑے کی۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور زر بی جو راوی ہیں ان کی منکر حدیثیں بہت ہیں انس بن مالکؓ وغیرہ سے، روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن اسحق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے شرف ہمارے بڑے کا۔ روایت کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور توقیر نہ کرے ہمارے بڑے کی اور امر معروف اور نہی منکر نہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن عمرو سے اور سندوں سے بھی سوا اس سند کے اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ حضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ادب کے موافق نہیں اور علی بن مدینی نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ لَيْسَ مِنَّا سے مراد لَيْسَ مِثْلَنَا ہے یعنی وہ ہماری مثل نہیں۔ مترجم: بخاری میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے اور رکھے اپنے پاس ننانوے حصے اور اتارا ایک حصہ زمین پر کہ اسی کے سبب سے مہربانی کرتی ہے خلق ایک دوسرے پر یہاں تک کہ گھوڑی اپنا کھر اٹھا لیتی ہے کہ اس کے بچے کو چوٹ نہ لگے اور تراجم ابواب بخاری میں تقبیل (بوسہ لینا) اور معانقہ (گلے لگانا) اور شم (سونگھنا) اور وضع صبی فی الحجر (گود میں لینا لڑکے کو) و علی الفخذ (بٹھانا ران پر لڑکے کو) مذکور ہے۔ یہ سب حقوق صغار ہیں کبار پر اور آنحضرت ﷺ نے امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر بٹھا کر امامت کی ہے کہ جب رکوع کرتے ان کو زمین پر رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے اٹھا لیتے۔

۱۹۲۱ ـ ۱۹۲۲: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ۔

۱۹۲۱ ـ ۱۹۲۲: روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے رحم نہ کیا آدمیوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۹۲۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ۔

۱۹۲۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے ابوالقاسم ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں نکال لی جاتی کسی کے دِل سے مگر جو شقی ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعثمان جس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ان کا نام ہم نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ والد ہیں موسیٰ بن ابی عثمان کے جن سے ابوالزناد نے روایت کی ہے اور روایت کی ابوالزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بہت سی حدیثیں۔

۱۹۲۴ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُكُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ۔

۱۹۲۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے رحمٰن، رحم کرو زمین والوں پر رحم کرے گا تم پر آسمان والا یعنی اللہ تعالیٰ نے جو اوپر ہے رحم شاخ ہے رحمٰن کی جس نے اس کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملادے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔**مترجم**: شجنہ بہ تثلیث معجمہ وسکون جیم وبنون عروق شجر جو آپس میں گھنی ہوئی ہوں۔مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمٰن سے مشتق ہے جس نے ملایا یعنی رعایت ومدارات کی عزیزوں کی اور کاٹا یعنی ان کے حقوق ادا نہ کیے۔

۱۲۴۹ :بَابُ فِی النَّصِیْحَةِ

باب :نصیحت کے بیان میں

۱۹۲۵:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِمْ۔

۱۹۲۵: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے دین نصیحت ہے فرمایا آپ ﷺ نے تین بار عرض کیا یا رسول اللہ! کس کے لئے فرمایا اللہ کے لیے اور اس کی کتاب کے لئے اور مسلمانوں کے حاکموں کے لیے اور عوام الناس کے لیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اس باب میں ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔**مترجم** :نصیحت ایک کلمہ ہے کہ بارادۂ خیر کہا جائے منصوح لہ کے لیے اور اصل میں خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لیے صحت اعتقاد سے ساتھ وحدانیت اس کے ہر فعل وحال وقال میں اور نصیحت ائمہ کی اطاعت ان کی امر حق میں اور خروج وبغی نہ کرنا ان پر عند الظلم اور نصیحت عام مسلمان کی سیدھی راہ بتلانا اور اچھی صلاح دینا اور عمدہ مشورہ سکھلانا۔

۱۹۲۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۱۹۲۶: روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا بیعت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔**ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۵۰ :بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ

باب :مسلمان کی شفقت مسلمان پر

عَلَى الْمُسْلِمِ

کے بیان میں

١٩٢٧ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهٗ وَلَا يَكْذِبُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهٗ وَمَالُهٗ وَدَمُهٗ التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

١٩٢٧: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی ہے مسلمان کا نہ خیانت کرے اس کی اور نہ جھوٹ بولے اس سے اور نہ محروم کرے اس کو اپنی تائید اور مدد سے مسلمان کی مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اس کی اور مال اس کا اور خون اس کا تقویٰ یہاں ہے یعنی اشارہ کیا آپؐ نے دل کی طرف' کافی ہے آدمی کو شر سے یہ کہ حقیر سمجھے اپنے مسلمان[1] بھائی کو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٩٢٨: عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

١٩٢٨: روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے مؤمن مؤمن کیلئے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہے بعض اس کا بعض کو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے۔

١٩٢٩: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ۔

١٩٢٩: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک تم میں کا آئینہ ہے اپنے بھائی کا پھر اگر دیکھے اس میں کچھ عیب تو دُور کر دے اس کو یعنی اطلاع کر دے اس کے عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کر دیتا ہے۔

ف: اور یحییٰ بن عبید نے ضعیف کہا ہے شعبہ کو اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

١٢٥١: بَابُ مَاجَآءَ فِى السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

باب: مسلمانوں کے عیب ڈھانپنے کے بیان میں

١٩٣٠: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِى الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِى الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِىْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِىْ عَوْنِ اَخِيْهِ۔

١٩٣٠: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھول دی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی تکلیفوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک تکلیف کو تکلیفوں سے قیامت کے دن کے اور جس نے آسانی کی کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے ڈھانپا عیب مسلمان کا دنیا میں ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے[2]۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اس میں اعمش کے اس قول کا کہا انہوں نے کہ روایت کیا ابی صالح سے۔

---

[1] یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ سب قسم کی ایذا مسلمان کی آپ نے حرام فرمادی تھوڑے سے لفظوں میں ۔١٢

[2] یعنی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ آپس میں تقویت اور تائید ایک دوسرے کی کرتے رہیں ۔١٢

۱۲۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان سے عیب دُور کرنے کے بیان میں

۱۹۳۱: عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّعَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّاللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۹۳۱: روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جوشخص رَد کرے اپنے بھائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اس کی عزت میں رَد کر دے گا اللہ تعالیٰ اُس کے مُنہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۵۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهِجْرِ

باب: ترکِ ملاقات کی برائی میں

۱۹۳۲: عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّهْجُرَاَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَ يَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُ هُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ۔

۱۹۳۲: روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑ دے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ ملیں وہ دونوں راہ میں پس وہ رکے اس سے اور یہ رکے اس سے اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند الداری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: صد کے معنی کنارہ اور اعراض کرنے کے بھی ہیں یعنی وہ اپنی جانب چلا جائے اور یہ اپنی جانب اور صد بضم صاد بمعنی جانب بھی آیا ہے۔

۱۲۵۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي مُوَاسَاةِ الْاَخِ

باب: بھائی کے ساتھ مروت و مدارات کرنے کے بیان میں

۱۹۳۳: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ اُقَاسِمْكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدَاهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهٗ شَيْءٌ مِنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ

۱۹۳۳: روایت ہے انسؓ سے کہا جب آئے عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ میں تو بھائی چارہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ان میں اور سعد بن ربیع میں پھر کہا ان سے سعد نے آ کہ بانٹ دوں میں تم کو اپنا مال آدھا اور میری دو بیبیاں ہیں سو طلاق دے دیتا ہوں ان میں سے ایک کو پھر جب گزر جائے اس کی عدت تو نکاح کر لینا تم اس سے سو جواب دیا عبدالرحمٰن نے برکت دے اللہ تعالیٰ تمہارے اہل وعیال میں۔ بتلا دو مجھے بازار سو بتلا دیا ان کو بازار سو نہ پھرے وہ اس دن مگر ساتھ ان کے تھوڑا سا قط (پنیر) تھا اور تھوڑا گھی اور وہ نفع میں لائے تھے یہ سب پھر دیکھا ان کو رسول اللہ

اسْتَفْضَلَهٗ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ اَوْقَالَ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ﷺ نے اس کے بعد اور ان پر نشان تھا زردی کا سو پوچھا آپ ﷺ نے کیا ہے یہ؟ عرض کیا انہوں نے میں نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے فرمایا آپ ﷺ نے کا مہر باندھا؟ عرض کیا انہوں نے ایک گٹھلی کہا حمید نے یا یہ کہا راوی نے کہ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا فرمایا آپ نے ولیمہ کروا گرچہ ایک بکری کا ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے گٹھلی بھر سونا تین درہم ہوتا ہے وزن میں اور ثلث درہم کا اور اسحٰق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا مجھے خبر دی اس کی اسحٰق بن منصور نے انہوں نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحٰق سے۔ **مترجم**: جب اصحاب مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے آئے تھے آنحضرت ﷺ ایک ایک انصار کے ساتھ ان کا بھائی چارہ کروا دیتے تھے۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم وارض عنھم۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور سعد کے بھائی ہوئے انہوں نے اپنی بی بی اور مال تقسیم کرنا چاہا انہوں نے قبول نہ کیا اور تجارت شروع کی۔ اقط ایک چیز ہوتی ہے کہ دہی سکھا کر بناتے ہیں اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا دھبہ ہے کہ عروسی کی حالت میں لگاتے تھے اور مہیم کلمہ یمانیہ ہے بمعنی ماشانك وما امرك کے یعنی کیا حال ہے تیرا اور نواۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے ہاں تولہ ماشہ چنانچہ وزن اس کا مؤلف کے قول میں گزرا اور بعضوں نے کہا ہے مراد اس سے گٹھلی ہے کھجور کی اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کروا گرچہ ایک بکری کا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکری کا ولیمہ اس وقت میں بہت کچھ تھا۔

١٢٥٥: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغِيْبَةِ

باب: غیبت کے بیان میں

١٩٣٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما الْغِيْبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَايَكْرَهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدِا غْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ ۔

١٩٣٤: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ پوچھا آنحضرت ﷺ سے یا رسول اللہ! کیا ہے غیبت؟ فرمایا آپ ﷺ نے ایسا یاد کرنا تیرا اپنے بھائی کو کہ وہ برا جانے' کہا بھلا فرمائیے اگر اس میں وہ عیب ہو جو میں کہتا ہوں فرمایا اگر اس میں وہ عیب ہے جو تو کہتا ہے جب ہی تو غیبت کی تو نے اس کی اور اگر وہ عیب نہ ہو تو جو کہتا ہے تو بہتان کیا ہے تو نے اس پر یعنی موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور مخالف واقع بہتان۔

ف: اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی برزہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: مسلم میں بھی یہی روایت ہے اور غیبت گناہِ کبیرہ ہے چنانچہ ابی سعید اور جابر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: الغيبة اشد من الزنا۔ یعنی غیبت سخت تر ہے زنا سے اور آفاتِ لسان کئی چیز ہیں کہ اگر آدمی اس سے محفوظ رہے تو بڑی بشارت ہے۔ چنانچہ سہل سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو ضامن ہو میرے لیے مابین لحییہ اور مابین رجلیہ میں اس کے لیے ضامن ہوں گا جنت کا۔ اوّل گالی دینا حدیث میں آیا ہے: سباب المسلم فسوق (متفق علیہ) دوسرے کافر کہنا کسی کو کہ ایک ان میں سے ضرور کافر ہوتا ہے۔ (متفق علیہ) اور یہی حال ہے فاسق کہنے کا یا عدوّ اللہ کہنے کا۔ مسلم میں انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: المستبان ما قالا فعلى البادى مالم يعتد المظلوم۔ یعنی دو گالیاں دینے والے جو کچھ انہوں نے کہا اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔ تیسرے لعنت کرنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا صدیق کو لائق نہیں کہ لعان ہووے۔ (مسلم) اور فرمایا تعانین شہداء اور

شفعاء نہ ہوں گے قیامت کے دن۔ (مسلم) چوتھے هلك الناس کہنا کہ مسلم میں مروی ہے جو ایسا کہے وہ ہلاک تر ہے سب لوگوں کا' پانچویں سخن چینی فرمایا آپ ﷺ نے لا يدخل الجنة قتات چھٹے مدح۔ فرمایا آپ نے احثوا التراب في وجوه المداحين یعنی خاک ڈالو مداحوں کے منہ میں' ساتویں ثنائے رجل اس کے منہ پر' آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص سے جس نے اپنے بھائی کی تعریف سامنے کی تھی و يلك قطعت عنق اخيك یعنی خرابی ہے تیری کاٹی ہے تو نے گردن اپنے بھائی کی' آٹھویں مراء یعنی جھگڑنا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: من ترك المراء وهو محق بنى له في وسط الجنة۔ یعنی جو چھوڑ دے جھگڑا اور وہ حق پر ہو بنایا جائے گا اس کے لیے ایک مکان اوسط جنت میں۔ نویں تضحیک باقوالِ کاذبہ حدیث میں آیا ہے: ويل لمن يحدث و يكذب ليضحك به القوم ويل له ويل له۔ یعنی خرابی ہے اس کی جو جھوٹی باتیں بنائے تاکہ ہنسے قوم سے خرابی ہے اس کی خرابی ہے اس کی۔ دسویں کلمات غیر ضروری حدیث میں ہے: من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه ۔ یعنی خوبی اسلام کی ہے مالایعنی کا چھوڑنا۔ گیارہویں کذب۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے فرشتہ اس کے منہ کی بدبو سے ایک کوس بھاگتا ہے۔ بارہویں ذی وجہین ہونا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لئے ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن۔ تیرہویں طعن و فحش و بدی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ليس المؤمن بالطعان ولا الفاحش ولا البذی۔ چودہویں کسی تائب کو اس کے منہ پر عار دلانا۔ من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله۔ یعنی جس نے عار دلائی اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک اس میں گرفتار نہ ہو۔ پندرہویں شماتت یعنی خوشی ظاہر کرنا کسی بلا پر کہ حدیث میں آیا ہے: لا تظهر الشماتت لاخيك فيرحم الله و بتليك۔ یعنی شماتت ظاہر نہ کر اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور تجھے بلا میں گرفتار کرے گا معاذ اللہ من ذلک اور ان سب کی دوا ہے سکوت و خاموشی کہ اس کے فضائل بے شمار ہیں۔ ایک حدیث میں ہے آپ نے فرمایا مقام مرد کا خاموشی میں افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اور آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! دو خصلتیں ہیں کہ پشت پر ہلکی میزان میں گراں ایک طولِ صمت دوسرے حسن خلق اور آنحضرت ﷺ نے ابوذر کو وصیت کی: عليك بطول الصمت فانه مطردة للشيطان و عون لك اعلى امر دينك۔ یعنی لازم پکڑ تو طولِ صمت کہ اس میں بھاگتا ہے شیطان کا اور مدد ہے تجھے تیرے دین پر اور فرمایا آپ ﷺ نے من صمت نجا جس نے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلّیاتِ لسانی اور آفاتِ دو جہانی سے۔

١٢٥٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَسَدِ

باب: حسد کے بیان میں

١٩٣٥: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

١٩٣٥: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ملاقاتیں نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور آپس میں بغض مت رکھو اور آپس میں حسد مت کرو اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے۔ بھائی ایک دوسرے کے اور حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑے ملاقات اپنے بھائی کی تین دن سے زائد۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی بکر الصدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر' ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

١٩٣٦: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآ

١٩٣٦: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے رشک نہ کرنا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک وہ مرد کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے رات کے وقتوں

النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ۔

میں اور دن کے وقتوں میں اور دوسرا مرد کہ دیا اللہ نے اس کو قرآن اور وہ ادا کرتا ہے اس کے حق کو رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود اور ابی ہریرۃؓ نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔ **مترجم**: ایک حسد ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے یہ معیوب ہے اور حدیث اوّل اسی سے نہی میں واقع ہوئی ہے اور ایک رشک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر اس کا زوال نہ چاہے بلکہ یہ ارادہ کرے کہ یہ نعمت اس پر قائم رہے اور مجھے بھی عنایت ہو اور یہ اُمور اخروی میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحاء میں جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اس سے یہی مراد ہے اور اسی کو غبطہ بھی کہتے ہیں اس حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونوں کا جمع ہونا بڑی نعمت ہے۔ قولہ اور دیا اللہ نے اسے قرآن یعنی علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قراءت بخشی اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد میں پڑھے اور دن کو اس پر عمل کرے یا رات کو تفکر اور دن کو مجاہدہ یا رات کو اشتغال بخلوت اور دن کو قراءت اور تبلیغ اس کی بجلوت۔

۱۲۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

باب: آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں

۱۹۳۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔

۱۹۳۷: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شیطان مایوس ہو گیا اس سے کہ پوجیں اسے نمازی لوگ لیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان میں۔

ف: اس باب میں انس اور سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ابو سفیان کا نام حسن بن نافع ہے اور روایت میں یہ لفظ وارد ہوئے ہیں: ان الشیطان قد ایس ان یعبد فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینھم۔ یعنی مایوس ہو گیا شیطان اس سے کہ پوجیں اسے جزیرۂ عرب میں لیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان کے درمیان اور شیطان کے پوجنے سے مراد غیر اللہ کی عبادت ہے اور اس روایت میں خاص کیا آپ ﷺ نے جزیرۂ عرب کو اس لیے کہ ایمان اس وقت اسی جزیرہ میں پھیلا تھا ایسا ہی کہا طیبی نے اور جدال وقتال امت میں قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہیں۔

۱۲۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باب: آپس میں صلح کے بیان میں

۱۹۳۸: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ۔

۱۹۳۸: روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں ہے جھوٹ مگر تین مقاموں میں ایک تو بات کرے آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اس کو اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی میں اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیوں میں اور محمود نے اپنی روایت میں کہا درست نہیں جھوٹ مگر تین جگہ میں۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسماء کی روایت سے مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔ خبر دی ہم کو اس کی ابو کریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے

انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور اس باب میں ابو بکرؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۹۳۹: عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمَا خَيْرًا۔

۱۹۳۹: روایت ہے امّ کلثوم بنت عقبہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کرائے آدمیوں میں اور کہے نیک بات یا بڑھایا خیر کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: نمی الحدیث عرب جب کہتا ہے کہ کوئی بات کرا صلاح کے واسطے اور طلب خیر اور اگر میم کو تشدید دیں تو چغل خوری اس کے معنی ہوں گے اور بات کہنا واسطے فساد کے اس سے مراد ہوگا۔

۱۲۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

باب: خیانت اور دغا کے بیان میں

۱۹۴۰: عَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۱۹۴۰: روایت ہے ابی صرمہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو ضرر پہنچائے کسی کو ضرر پہنچائے اسے اللہ تعالیٰ اور جو تکلیف دے کسی کو تکلیف دے اسے اللہ تعالیٰ۔

ف: اور اس باب میں ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۹۴۱: عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهِ۔

۱۹۴۱: روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے فرمایا آنحضرتؐ نے ملعون ہے جو ضرر پہنچائے کسی مؤمن کو یا مکر کرے اسکے ساتھ۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

باب: حق ہمسایہ کے بیان میں

۱۹۴۲: عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهٗ شَاةٌ فِي اَهْلِهٖ فَمَاجَاءَ قَالَ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

۱۹۴۲: روایت ہے مجاہد سے کہ عبداللہ بن عمرو کے لئے ان کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی پھر جب وہ آئے تو کہا ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو' کیا ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو سنا میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے ہمیشہ رہے جبرئیل مجھے وصیت کرتے احسان کی ساتھ ہمسایہ کے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث کر دیں گے اس کو۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ ؓ سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے روایت کی عائشہ اور ابی ہریرہ ؓ سے دونوں نے نبی ﷺ سے۔

۱۹۴۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ جِبْرَئِيْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ

۱۹۴۳: روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ سے کہ بے شک فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ رہے جبریل اللہ کی رحمتیں ہوں ان پر وصیت

عَلَيْهَا يُوْصِيْنِىْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

کرتے مجھے ہمسایہ کے ساتھ احسان کی یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث ٹھہرائیں گے اس کو[1]۔

۱۹۴۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ۔

۱۹۴۴: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہترین ساتھ والے اللہ کے نزدیک بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے اور بہترین ہمسایوں کے نزدیک اللہ کے بہتر ہیں اپنے ہمسایہ کے لئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوعبدالرحمن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

١٢٦١: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِحْسَانِ اِلَى الْخَادِمِ

باب: خادم پر احسان کرنے کے بیان میں

۱۹۴۵: عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ۔

۱۹۴۵: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے بھائی تمہارے ہیں کہ کر دیا ہے اللہ نے جوان کو جوان تمہارے ہاتھوں کے نیچے پھر جس کا بھائی اسکے ہاتھ کے نیچے ہو سو چاہیے کہ کھلائے اسکو اپنے کھانے میں سے اور پہنائے اسکو اپنے پہناوے سے اور تکلیف نہ دے اسکو ایسے کام کی جو غالب آجائے اس پر پھر اگر تکلیف دی اسکو ایسے کام کی جو غالب آئے اس پر تو مدد کرے اس کی یعنی آپ بھی ہاتھ لگائے۔

ف: اس باب میں علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہ ؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۴۶: عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ۔

۱۹۴۶: روایت ہے ابوبکر صدیق ؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں بدخلق یعنی سابقین کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے ابوایوب سختیانی اور کئی لوگوں نے فرقد سنجی میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

١٢٦٢: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

باب: خادموں کے مارنے اور برا کہنے کی نہی میں

۱۹۴۷: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بَرِيْئًا مِمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ۔

۱۹۴۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو نبی ہیں توبہ کے جس نے زنا کی تہمت لگائی اپنے لونڈی غلام کو جو پاک ہے اس بات سے جو اس نے کہی قائم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر حد قذف کی قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہے جیسا اس کے آقا نے کہا۔

---

[1] اگر فرضاً توریث آنحضرت ﷺ سے مراد رکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث اس کے قبل کی ہیں کہ آپ ﷺ پر وحی ہوئی کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے۔۱۲

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی ہے اور کنیت ان کی ابوالحکم ہے۔ مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ سید اگر اپنی لونڈی غلام کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف نہیں بلکہ جو کہ عبد کو زنا کی تہمت لگائے اس پر حد نہیں اس لیے کہ عبد اہل احصان سے نہیں۔

۱۹۴۸: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوْکًا لِّیْ فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِیْ یَقُوْلُ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلَیْهِ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْکًا لِّیْ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۱۹۴۸: روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا مار رہا تھا میں اپنے ایک غلام کو کہ سنا میں نے ایک کہنے والے کو میرے پیچھے سے کہتا تھا جان لے اے ابومسعود! جان لے اے ابومسعود! سو پھر کر دیکھا میں نے تو اچانک میرے پاس تھے رسول اللہ پھر فرمایا آپ نے بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس غلام پر ہے، کہا ابومسعودؓ نے پھر نہ مارا میں نے کسی لونڈی غلام کو اس کے بعد۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابراہیم تیمی بیٹے ہیں یزید بن شریک کے۔

۱۲۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَدَبِ الْخَادِمِ

باب: خادم کے سکھانے کے بیان میں

۱۹۴۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ خَادِمَهٗ فَذَکَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ۔

۱۹۴۹: روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مارے کوئی اپنے خادم کو پھر یاد کرے وہ اللہ کو تو چاہیے فوراً اپنا ہاتھ اٹھالے یعنی پھر نہ مارے۔

ف: اور ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے اور کہا یحییٰ بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو کہا یحییٰ نے اور ہمیشہ رہے ابن عون روایت کرتے ابو ہارون سے یہاں تک کہ انتقال فرمایا انہوں نے۔ مترجم: لوگ اس وقت میں اپنی لونڈی غلاموں پر بہت ظلم کرتے ہیں حالانکہ احادیث میں بہت ان کے ادائے حقوق کی تاکید آئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے قریب وفات کے فرمایا: الصلوٰة وما ملکت ایمانکم۔ یعنی خیال رکھو نماز کا اور جس کے مالک ہوئے ہیں تمہارے ہاتھ اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو بدترین لوگوں کی جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنے مال کو مستحقوں سے روکتا ہے علی الخصوص جو لونڈی غلام کہ مقید صوم وصلوٰة ہو اسے ایذا دینا اور زیادہ ممنوع ہے۔ چنانچہ ابی امامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لیے کہ منع کیا گیا ہوں نمازیوں کے مارنے سے اور میں نے دیکھا اس کو نماز پڑھتے اور غلاموں کے بیع میں ضرور ہے کہ ایک قریب کو دوسرے سے جدا کر کے نہ بیچے کہ ابوایوب سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس نے جدا کیا والدہ کو اس کے ولد سے جدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے۔

۱۹۵۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۹۵۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم سے سو چپ ہو رہے نبی ﷺ پھر عرض کی اس نے یا رسول اللہ! کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے

كَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ خادم کا؟ کہا ہر دن میں ستر بار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ عبداللہ بن وہب نے ام ہانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام ہانی خولانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی اسناد سے اور کہا اس میں کہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے۔

۱۲۶۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَدَبِ الْوَلَدِ — باب: اولاد کے ادب دینے کے بیان میں

۱۹۵۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ۔

۱۹۵۱: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ادب دے آدمی اپنے لڑکے کو بہتر ہے ایک صاع صدقہ دینے سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ناصح بن علاء کوفی اہلحدیث کے نزدیک قوی نہیں اور یہ حدیث نہیں معلوم ہوتی مگر اسی سند سے اور ناصح بصری ایک دوسرے شیخ ہیں کہ روایت کرتے ہیں عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ اثبت ہیں ان سے۔

۱۹۵۲: عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔

۱۹۵۲: روایت ہے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ایوب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عامر بن ابی عامر خزار کی روایت سے اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے۔

۱۲۶۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا — باب: ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے کے بیان میں

۱۹۵۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔

۱۹۵۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ قبول فرماتے تھے ہدیہ کو اور بدلہ دیتے تھے اس کا۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے۔

۱۲۶۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكَ — باب: محسن کے ادائے شکر کے بیان میں

۱۹۵۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَايَشْكُرِ اللّٰهَ۔

۱۹۵۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمیوں کا شکر ادا نہ کرے وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہ کرے گا۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۵۵: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ۔

۱۹۵۵: روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۶۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ

باب: اموراحسان کے بیان میں

۱۹۵۶: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

۱۹۵۶: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے آگے تیرے لیے صدقہ ہے اور حکم کرنا تیرا اچھی بات کو اور منع کرنا تیری بری بات سے صدقہ ہے اور راہ بتلا دینا کسی مرد کو بھولی ہوئی جگہ میں تیرے لئے صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس مرد کے کہ جس کی آنکھ نہ ہو صدقہ ہے اور دور کر دینا پتھر اور کانٹے اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور پانی ڈال دینا اپنے بھائی کے ڈول میں تیرے لیے صدقہ ہے۔

مترجم: یعنی یہ سب نیکیاں صدق ایمان اور تصدیق رحمٰن پر دلالت کرتی ہیں اس لیے ہر امر اس میں سے گویا صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس کے جس کی آنکھ نہ ہو یعنی اس کی دستگیری کر کے راہ میں لے چلنا یہ بھی صدقہ ہے دوسری روایت میں اماطة الاذی عن الطریق کو شعبۂ ایمان فرمایا ہے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زمیل کا نام سماک بن الولید حنفی ہے اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

۱۲۶۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمِنِیْحَةِ

باب: منیحہ کی فضیلت میں

۱۹۵۷: عَنْ الْبَرَآءَ بْنِ عَازِبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰی زُقَاقًا کَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔

۱۹۵۷: روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہتے تھے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس شخص نے دیا ایک مَنِیْحَة دودھ کا یا مَنِیْحَة چاندی کا یا بتائی کسی کو راہ ہوگا اس کو ثواب مثل آزاد کرنے لونڈی یا غلام کے۔

مترجم: مَنِیْحَة ...... دودھ کا یہ کہ اونٹنی یا بکری دودھ والی کسی کو دینا اس شرط پر کہ جب تک وہ چاہے اس کے دودھ سے منتفع ہو اور پھر مالک کو پھیر دے اور منیحہ چاندی کا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتانا راہ کا یہ کہ کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتا دیا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے غریب ہے ابی اسحٰق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی طلحہ بن مصرف سے یہ روایت کی ہے اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے اور مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ کا معنی قرض دینا درا ہم کا اور اَوْ هَدٰى زُقَاقًا سے مراد ہے ہدایت طریق یعنی راستہ بتانا۔

۱۲۶۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

باب: راہ سے تکلیف کی چیز دُور کرنے کے بیان میں

۱۹۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِي الطَّرِيْقِ اِذْوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔

۱۹۵۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس درمیان میں کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ میں پائی اس نے ایک شاخ کانٹے دار سو اسے ہٹادیا پس جزا دی اس کی اللہ تعالیٰ نے اور بخش دیا اس کو۔

ف: اس باب میں ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۷۰: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ

باب: اِس بیان میں کہ مجالس میں امانت ضرور ہے

۱۹۵۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ۔

۱۹۵۹: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب بات کہے تجھ سے کوئی آدمی اور پھر اور طرف التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔

۱۲۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّخَاءِ

باب: سخاوت کی فضیلت میں

۱۹۶۰: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُعْطِيْ قَالَ نَعَمْ لَاتُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ۔

۱۹۶۰: روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ! نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر لائے ہیں میرے پاس زبیر یعنی جو کچھ ہے انہیں کی کمائی ہے کیا دوں میں اس میں سے یعنی صدقات و خیرات میں فرمایا آپ ﷺ نے ہاں! مت گرہ لگا تو ورنہ گرہ لگائی جائے گی تجھ پر یعنی تو خلق کو نہ دے گی تو خدا تجھے نہ دے گا۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ایوب سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عباد بن عبداللہ بن الزبیر کا۔

۱۹۶۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ

۱۹۶۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے آدمیوں سے بعید (دُور) ہے دوزخ

بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ ۔

سے اور بخیل بعید ہے اللہ سے بعید ہے جنت سے بعید ہے آدمیوں سے قریب ہے دوزخ سے اور جاہل سخی پیارا ہے اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سعید کی روایت سے کہ وہ اعرج سے روایت کرتے ہیں وہ ابی ہریرہؓ سے اور نہیں مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے مگر سعید بن محمد کی روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت میں یحییٰ بن سعید کی سند سے بہ تحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہؓ سے بواسطہ یحییٰ بن سعید کے کچھ چیز مرسلاً۔

۱۲۷۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبُخْلِ

باب: بخل کی برائی میں

۱۹۶۲: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَاتَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ ۔

۱۹۶۲: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں مؤمن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں ایک بخل دوسرے بدخلقی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے۔

۱۹۶۳: عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ۔

۱۹۶۳: روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں یعنی سابقین کے ساتھ فریب کرنے والا اور نہ بخیل اور نہ احسان رکھنے والا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۹۶۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ❶ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ۔

۱۹۶۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے مؤمن بھولا عزت والا ہے اور فاجر یعنی بخیل ہے۔ ف: نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے۔

۱۲۷۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ

باب: نفقۂ اہل کی فضیلت میں

۱۹۶۵: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهِ صَدَقَةٌ ۔

۱۹۶۵: روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچہ آدمی کا اپنے گھر والوں پر صدقہ ہے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عمرو بن امیہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۶۶: عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بَدَاَ

۱۹۶۶: روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے لڑکے بالوں پر اور وہ دینار کہ خرچ کرتا ہے آدمی اس کو اپنے جانور پر اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں۔ ابوقلابہ نے کہا ذکر کیا لڑکے بالوں کا پھر کہا اور کس آدمی کو ثواب

ف: یعنی بسبب بھولے پن کے فریب میں آجاتا ہے اور بسبب کرم و حسن ظن کے ہے کہ یہ لوگوں سے بدگمان نہیں ہے۔۱۲

بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَهٗ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَ يُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ۔

زیادہ ہوگا اس شخص سے کہ جو خرچ کرتا ہے اپنے چھوٹے لڑکوں پر کہ محنت سے بچاتا ہے ان کو اللہ بسبب اس کے اور بے پرواہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بسبب اس کے۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۷۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي الضِّيَافَةِ

باب: ضیافت کے بیان میں

۱۹۶۷: عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ۔

۱۹۶۷: روایت ہے شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اور سنا میرے کانوں نے جب آپ ﷺ نے یہ کلام فرمایا، فرمایا آپ ﷺ نے جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر چاہیے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی اور بتکلف بنا دے جائزہ اس کا کہا صحابہؓ نے کیا ہے جائزہ کہا ایک دن اور ایک رات اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہو صدقہ ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو بات نیک کہے یا چپ رہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: قولہ بتکلف بنائے جائزہ اس کا یعنی ایک دن اور رات عمدہ مکلف کھانا اسے کھلائے عادت سے کچھ بڑھ کر اور تین دن ضیافت واجب ہے اور زیادہ مستحب ہے اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اسے تکلیف دینا جائز نہیں۔ شاید یہ مثل یہیں سے ہو۔ ایک دن مہمان تین دن مہمان چوتھے دن کا وبالِ جان۔

۱۹۶۸: عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا يَثْوِيْ عِنْدَهٗ يَعْنِي الضَّيْفُ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ وَهُوَ الضِّيْقُ اِنَّمَا قَوْلُهٗ يُحْرِجَهٗ يَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ۔

۱۹۶۸: روایت ہے ابو شریح کعبی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایک دن اور ایک رات اور جو اس کے بعد کھرچ کرے صاحب خانہ وہ صدقہ ہے اور حلال نہیں مہمان کو کہ ٹھہرا رہے اس کے پاس یہاں تک کہ حرج میں ڈال دے اس کو اور معنی اس کے یہی ہیں کہ قیام نہ کرے میزبان کے نزدیک یہاں تک کہ شاق گزرے اس پر اور حرج میں نہ ڈالے یعنی تنگ نہ کرے اس کو اور حرج کے معنی یہی ہیں کہ تنگی میں نہ ڈالے اس کو۔

ف : اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث مالک بن انس اور لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے یہ حدیث حسن ہے اور ابو شریح خزاعی وہ کعبی ہیں اور وہ عدوی ہیں اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

۱۲۷۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

باب: یتیموں اور رانڈوں کے حوائج میں سعی کرنے کے بیان میں

۱۹۶۹: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى

۱۹۶۹: روایت ہے صفوان سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو آنحضرت ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے سعی کرنے والا رانڈوں اور مسکینوں کی

الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ۔

حاجتوں میں مانند جہاد کرنے والے کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اس کی کہ روزہ رکھے دن کو اور نماز پڑھے رات کو۔

ف: روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابی الغیث سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن یزید شامی ہیں اور ثور بن زید مدنی۔

١٢٧٦: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ طَلَاقِهِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ[1]

باب: کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کا بیان

١٩٧٠: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ۔

١٩٧٠: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملے تو اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی اور ڈال دے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔

ف: اس باب میں ابی ذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٢٧٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ

باب: صدق اور کذب کے بیان میں

١٩٧١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّ الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

١٩٧١: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم صدق کو اس لئے کہ صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہے جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ڈھونڈتا ہے سچ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق اور بچو تم جھوٹ سے اس لئے کہ جھوٹ راہ بتاتا ہے بدی کی اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈھونڈتا ہے جھوٹ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا۔

ف: اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٩٧٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ

١٩٧٢: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل تک اس بدبو

[1] بِشْر: بالکسر روئے مردم حسن البشر طلق الوجہ ١٢ صراح

مِيْلاً مِنْ نَتْنِ مَاجَآءَ بِهٖ ۔

کے سبب سے جو اس کے پاس سے آتی ہے۔

ف: کہا یحییٰ نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے تو کہا انہوں نے ہاں یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور منفرد ہوئے ہیں اس کی روایت کے ساتھ عبدالرحیم بن ہارون۔

۱۲۷۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفُحْشِ

باب: بدگوئی کی برائی میں

۱۹۷۳ ـ ۱۹۷۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاكَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلاَّ شَانَهٗ وَمَاكَانَ الْحَيَآءُ فِيْ شَيْءٍ اِلاَّ زَانَهٗ ۔

۱۹۷۳ ـ ۱۹۷۴: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ ہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اس کو اور نہ ہوئی حیاء کسی چیز میں مگر زینت دے دی اس کو۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔

۱۹۷۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلاَقًا وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا ۔

۱۹۷۵: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھے خلق والے ہیں اور نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدگوئی کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً بدگوئی کرنے والے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي اللَّعْنَةِ

باب: لعنت کے بیان میں

۱۹۷۶: عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ ۔

۱۹۷۶: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کو مت کہو کہ تجھ پر لعنت ہو اللہ کی اور نہ یہ کہ تجھ پر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جائے۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۷۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيْءِ ۔

۱۹۷۷: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مؤمن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ گو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ سے اس سند کے سوا اور سندوں سے بھی۔

۱۹۷۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ ۔

۱۹۷۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد نے لعنت کی ہوا کو نبی ﷺ کے آگے تو فرمایا آپ ﷺ نے مت لعنت کر ہوا کو اس لئے کہ وہ تو فرمانبردار ہے اور بے شک جس نے لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہے لعنت اوپر اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر بشر بن عمر نے۔

۱۲۸۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَعْلِیْمِ النَّسَبِ

باب: تعلیم نسب کے بیان میں

۱۹۷۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوْامِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَکُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِی الْاَثَرِ۔

۱۹۷۹: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو تم ناتوں سے اس قدر کہ حسن سلوک کرسکو اپنے ناتے داروں سے اس لئے کہ حسن سلوک کرنا ناتے داروں سے موجب ہے محبت کا گھر والوں میں اور سبب ہے زیادتی مال کا اور سبب ہے تاخیر موت کا۔

۱۲۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَعْوَةِ الْاَخِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِالْغَیْبِ

باب: پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لئے دُعا کرنے کے بیان میں

۱۹۸۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَادَعْوَةٌ اَسْرَعَ اِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

۱۹۸۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونے والی نہیں جیسی دعا غائب کی غائب کے لئے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور افریقی جو راوی حدیث ہیں وہ ضعیف ہیں اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن زیادہ بن انعم افریقی ہے۔

۱۲۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الشَّتْمِ[1]

باب: سخت گوئی کے بیان میں

۱۹۸۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانُ مَاقَا لَا فَعَلَی الْبَادِیْ مِنْهُمَامَالَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ۔

۱۹۸۱: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو گالی گلوچ کرنے والوں نے جو کچھ کہا وبال اس کا شروع کرنے والے پر ہے ان دونوں میں سے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی بڑھ کر نہ بولے۔

ف: اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۸۲: عَنِ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْیَآءَ۔

۱۹۸۲: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت گالی دو مردوں کو کہ ایذا دو گے تم بسبب اس کے زندوں کو۔

ف: اختلاف کیا ہے اصحاب سفیان نے اس حدیث میں سو روایت کی بعضوں نے حضری کی مانند اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیاد نے کہ سنا میں نے ایک مرد سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ کے نبیؐ سے مانند اس کے۔

۱۹۸۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ کُفْرٌ قَالَ زُبَیْدٌ قُلْتُ لِاَبِیْ وَائِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ۔

۱۹۸۳: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالی دینا مسلمانوں کو فسق ہے اور قتل اس کا کفر ہے کہا زبید نے کہا میں نے ابی وائل سے تم نے سنا ہے عبداللہ سے انہوں نے کہا ہاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

[1] وصف الرجل بما فیہ ازراء ونقص سیما فیما یتعلق بالنسب ۱۲۔

١٢٨٣: بَابُ مَاجَآءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ

باب: شیریں زبانی کے بیان میں

١٩٨٤: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ اَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔

١٩٨٤: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں ان کی ان کے اندر سے اور باطن ان کے باہر سے سو کھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی اس نے کہ کس کے لئے ہیں وہ یا رسول اللہ! فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے اور کھلائے کھانا اور اکثر رکھے روزہ اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی روایت سے۔

١٢٨٤: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

باب: مملوک نیک کی فضیلت میں

١٩٨٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُطِيْعَ رَبَّهٗ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهٖ يَعْنِي الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

١٩٨٥: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب ہے ایک ان میں کے لئے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے آقا کا' مراد رکھتے تھے آپ ﷺ اس قول سے لونڈی غلام کو اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول (ﷺ) نے۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٩٨٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُوْنَ وَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ۔

١٩٨٦: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین اشخاص ہیں مشک کے ٹیلوں پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن ایک وہ بندہ کہ ادا کیا اس نے حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا اور دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اس نے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہیں اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچویں نماز کی رات اور دن میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

١٢٨٥: بَابُ مَاجَآءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

باب: معاشرتِ مردم (اچھے برتاؤ) کے بیان میں

١٩٨٧: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

١٩٨٧: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈرو اللہ سے

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَاكُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

جہاں کہیں ہوتو اور پیچھے کر ہر برائی کے ایک بھلائی کہ مٹا دے اس کو اور مل ساتھ لوگوں کے نیک خلقی سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابی ذر کی ہے۔

۱۲۸۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي ظَنِّ السُّوْءِ

باب: بدگمانی کے بیان میں

۱۹۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ۔

۱۹۸۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے تھے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو قسم ہے ایک گناہ سے ایک گناہ نہیں، سو گناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لائے اور فقط دِل میں گمان کرنا اور زبان سے ذکر نہ کرنا یہ کچھ گناہ نہیں۔

۱۲۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِزَاحِ

باب: خوش طبعی کے بیان میں

۱۹۸۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى اَنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِّیْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

۱۹۸۹: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ ہم سے اختلاط (محبت سے ہنسی مذاق، چھیڑ چھاڑ) کرتے تھے یہاں تک کہ فرماتے میرے چھوٹے بھائی سے اے ابا عمر! کیا کیا نغیر نے؟

ف: ابا عمیر! براہِ ظرافت آپ ﷺ انسؓ کے بھائی کو فرماتے تھے اور نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی کہ ہندی میں اسے لال کہتے ہیں اس حدیث سے گاہ گاہ مزاح مسنون ہوا اور دوام اس کا موجب قساوتِ قلب اور زوالِ ہیبت ہے اور وہ چڑیا ان صحابی نے پالی تھی پھر وہ مرگئی اور وہ رنجیدہ تھے حضرت ﷺ نے اس طرح ان کا دِل بہلایا اور اس حدیث سے پکڑنا جانور مدینہ کا لڑکوں کے لیے جائز ہوا جب کہ وہ ایذا نہ دیں اس کو اور استمالت صغیر کی اور دلجوئی اس کی مسنون ہوئی۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح سے انہوں نے انس سے مانند اس کے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۱۹۹۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔

۱۹۹۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ! آپؐ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں؟ فرمایا آپؐ نے میں نہیں کہتا ہوں مگر سچ بات۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مراد تداعبنا سے تمازحنا ہے یعنی مزاح کرتے ہیں آپ ﷺ ہم سے۔

۱۹۹۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ يَاذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ اِنَّمَا يَعْنِیْ بِهٖ اَنَّهٗ يُمَازِحُهٗ۔

۱۹۹۱: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اے دو کان والے کہا محمود نے کہا اُسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا۔

۱۹۹۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَامِلُكَ عَلٰی

۱۹۹۲: روایت ہے انسؓ سے کہ ایک مرد نے سواری مانگی رسول اللہ ﷺ سے فرمایا آپؐ نے میں تجھے سوار کروں گا اونٹنی کے بچہ پر اس نے عرض

وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔

کیا یا رسول اللہ! میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آیا اونوں کو کوئی اور بھی جنتا ہے سوا اونٹنیوں کے یعنی جتنے اونٹ ہیں سب اونٹنیوں ہی کے بچے ہیں۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

۱۲۸۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِرَاءِ

باب: تکرار کرنے کے بیان میں

۱۹۹۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِيْ اَعْلَاهَا۔

۱۹۹۳: روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے چھوڑ دیا جھگڑا اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جائے گا اس کے لئے ایک مکان کنارۂ جنت میں اور جس نے چوڑا جھگڑا اور وہ حق پر تھا بنایا جائے گا اس کے لئے ایک گھر جنت کے بیچ میں اور جس نے اپنے خلق اچھے کئے بنایا جائے گا اس کے لئے ایک گھر اعلیٰ جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن وردان کی روایت سے کہ وہ انس ؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۹۹۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِكَ اِثْمًا لَا تَزَالُ مُخَاصِمًا۔

۱۹۹۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھ کو یہ گناہ کہ ہمیشہ رہے تو جھگڑتا ہوا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مثل اس کی۔

۱۹۹۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ۔

۱۹۹۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور مت دل لگی کر اس سے اور نہ وعدہ کر تو اس کے ساتھ ایسا کہ خلاف کرے تو اس کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

۱۲۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُدَارَاةِ

باب: مداراتِ احباب کے بیان میں

۱۹۹۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْاَخُوا الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهٗ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْوَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔

۱۹۹۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ اجازت مانگی ایک مرد نے رسول اللہؐ کے پاس آنے کی اور میں آپؐ کے پاس تھی۔ سو فرمایا آپؐ نے برا ہے بیٹا قوم کا یا فرمایا بھائی قوم کا پھر اجازت دی اسے اور نرم کیں اس سے باتیں پھر جب نکلا وہ عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ! پہلے تو آپؐ نے فرمایا اس کو جو کچھ فرمایا یعنی برا کہا اسے پھر نرم کی اس سے بات' فرمایا آپؐ نے اے عائشہؓ بدترین آدمیوں کا وہ ہے جس کو چھوڑ دیا لوگوں نے یا فرمایا جس کو رخصت کر دیا ہو لوگوں نے اسکی بک بک کے خوف سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۹۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

باب: محبت اور بغض میں میانہ روی کے بیان میں

۱۹۹۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَ اَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّاعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَا ـ

۱۹۹۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے گمان کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے دوست رکھ تو اپنے دوست کو آسانی اور توسط سے کہ شاید ہو جائے وہ تیرا دشمن کسی دن اور دشمنی کر دشمن سے آسانی توسط کے ساتھ کہ شاید ہو جائے تیرا دوست کسی دن یعنی دوست کی دوستی اور دشمن کی دشمنی پر اعتمادِ کلی نہ کر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے اور روایت کی گئی یہ حدیث ایوب سے اور اسناد سے روایت کیا اس کو حسن بن ابی جعفر نے اور وہ بھی روایت ضعیف ہے اور حسن نے روایت کی اپنے استاد سے جو پہنچتی ہے علی تک انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہ حضرت علیؓ سے موقوفاً۔

۱۲۹۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْكِبْرِ

باب: تکبّر کی مذمت میں

۱۹۹۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ ـ

۱۹۹۸: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں جس کے دِل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبّر ہے اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں جس کے دِل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۹۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَايَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ ـ

۱۹۹۹: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں جس کے دِل میں ایک ذرّہ ہے کبر سے اور داخل نہ ہوگا دوزخ میں جس کے دِل میں ایک ذرّہ ہے ایمان سے کہا راوی نے عرض کیا ایک مرد نے کہ پسند آتا ہے مجھے کہ ہو کپڑا میرا اچھا اور جوتا میرا اچھا فرمایا آپ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جمال کو لیکن کبر اس میں ہے جس نے رَد کر دیا حق کو اور حقیر سمجھا لوگوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ **مترجم**: یعنی حلال چیزوں کے ساتھ زینت کرنا مثلاً نئے کپڑے نیا خوبصورت جوتا پہننا یہ تکبر نہیں تکبر یہی ہے کہ آدمی احکام الٰہی کو کسی طرح قبول نہ کرے بلکہ قبول کرنے والوں پر الٹا نظر حقارت سے دیکھے البتہ ایسا شخص جب تک اس حال پر ہے لائق جنت نہیں۔

۲۰۰۰: عَنْ سَلَمَةَ بِنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ

۲۰۰۰: روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ لیے جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے جبارین میں پھر

حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ۔ پہنچتا ہے اس کو وہ عذاب جو انہیں پہنچا تھا۔

ف: ہمیشہ لیے جاتا ہے اپنے نفس کو یعنی اپنے درجے سے بلندی ڈھونڈتا ہے اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کی راہ سے لکھا جاتا ہے جبارین میں شاید جبارین سے مراد وہ قوم کفار ہیں جو ملک شام پر مسلط تھے قوم عمالقہ سے جب جہاد کیا تھا بنی اسرائیل نے ان پر اور گرفتار ہوئے عذاب الٰہی میں اور یہ عذاب ان کو دنیا میں پہنچتا ہے یا آخرت میں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۰۰۱: عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ یَقُوْلُوْنَ لِیْ فِیَّ التِّیْهُ وَقَدْ رَکِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَیْسَ فِیْهِ عَنِ الْکِبْرِ شَیْءٌ۔

۲۰۰۱: روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا انہوں نے لوگ کہتے ہیں مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں چڑھتا ہوں گدھے پر اور پہنتا ہوں چادر موٹی اور دوہتا ہوں دودھ بکری کا اور فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے جس نے یہ کام کیے اس میں تکبر کچھ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: کچھ عوام نے ان پر بسبب زینت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اس پر انہوں نے یہ جواب دیا۔ غرض حلال سے زینت کرنا داخل تکبر نہیں اور یہ کام جو حدیث میں مذکور ہوئے مسنون ہیں اور جو تابع سنت ہے تکبر سے بدر جہا دور ہے تکبر یہی ہے کہ افعال نبوی ﷺ کو اور اس کے عالموں کو بنظر حقارت دیکھے۔

۱۲۹۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب: حسن خلق کے بیان میں

۲۰۰۲: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاشَیْءٌ اَثْقَلَ فِی الْمِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَبْغَضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ۔

۲۰۰۲: روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز بھاری نہیں مؤمن کے ترازو میں یعنی کفہ حسنات میں قیامت کے دن خلق حسن سے زیادہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بے حیاء بدگو کو۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۰۳: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ۔

۲۰۰۳: روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ کوئی شے نہیں کہ جو رکھی جائے میزان میں بھاری زیادہ حسن خلق سے اور تحقیق صاحب خلق پہنچتا ہے صاحب صوم و صلوٰۃ کے درجہ کو بسبب خلق حسن کے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۲۰۰۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَی اللّٰهِ وَ حُسْنِ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔

۲۰۰۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو جنت میں۔ فرمایا اللہ عزوجل سے ڈرنا اور حسن خلق اور پوچھا اس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ میں فرمایا منہ اور فرج۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور عبداللہ بن ادریس پوتے ہیں یزید بن عبدالرحمٰن اودی کے۔**مترجم**: یعنی مُنہ سے کلماتِ کفر نکلتے ہیں اور غیبت اور بہتان اور سبّ وشتم اور کذب وافتراء اور حرم خوری، حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج سے زنا لواطت سحاق زلق ہوتا ہے اور یہ سب دوزخ میں جانے کا سبب ہے اور اس کا روکنا بھی بہ نسبت اور اعضاء کے مشکل ہوتا ہے جب زبان پر چسکا حرام کا لگ جاتا ہے چھوڑنا اس کا دشوار ہوتا ہے علیٰ ہذا القیاس فرج میں، معاذ اللہ من ذلک کلھا۔

۲۰۰۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْاَذٰى۔

۲۰۰۵: روایت ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا حسن خلق یہ ہے کشادہ پیشانی سے ملنا لوگوں سے خرچ کرنا اس چیز کا کہ مسلمانوں کو نفع دے مال سے یا اور چیز سے اور دُور کرنا تکلیف آدمیوں کا۔

۱۲۹۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

باب: احسان اور عفو کے بیان میں

۲۰۰۶: عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ اَمُرُّ بِهٖ فَلَا يَقْرِيْنِيْ وَلَا يُضَيِّفُنِيْ فَيَمُرُّ بِيْ اَفَاَجْزِيْهِ قَالَ لَا اَقْرِهٖ قَالَ وَرَاٰنِيْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

۲۰۰۶: روایت ہے ابوالاحوص سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ! بعض شخص ایسا ہے کہ میں گزرتا ہوں اس پر یعنی سفر میں اور ضیافت نہیں کرتا میری اور میزبانی پھر کبھی وہ گزرتا ہے مجھ پر کیا میں بدلہ لوں اس سے یعنی میں بھی اس کی میزبانی نہ کروں فرمایا آپؐ نے نہیں میزبانی کر تو اس کی کہا راوی نے اور دیکھا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میلے کپڑوں میں تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے؟ عرض کی میں نے ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اونٹ بکریاں فرمایا آپؐ نے پھر چاہیے کہ دیکھا جائے تجھ پر یعنی اثر مال کا کپڑوں کی سفیدی اور زینت سے۔

ف: اِس باب میں عائشہ اور جابر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور مراد اقرہ سے اضفہ ہے۔ کیا ضیافت کروں میں اس کی اور قری بمعنی ضیافت ہے۔

۲۰۰۷: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔

۲۰۰۷: روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ہو تم امعہ یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے لوگ احسان کریں گے ہم بھی اور اگر ظلم کریں گے لوگ ظلم کریں گے ہم بھی لیکن خوگر کرو اپنے نفسوں کو اس امر کا کہ اگر احسان کریں تم پر تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کریں لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نہ کرو تم۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔**مترجم**: اِمَّعَۃً بکسر ہمزہ وتشدید وفتحہ عین مہملہ وآخر ہ باء وہ شخص ہے کہ ہر پکارنے والے کے پیچھے دوڑنے اور برا بھلا نہ سمجھے گویا ہر پکارنے والے سے وہ کہتا ہے۔ انا معک یعنی میں تیرے ساتھ ہوں اور یہ لفظ عورتوں کے لیے مستعمل نہیں ہوتا انہیں کہتے ہیں امراۃ امعۃ اور ترجمہ میں یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے ......اس کی تفسیر ہے۔

۱۲۹۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ

باب: بھائیوں کی ملاقات میں

۲۰۰۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْزَارَ اَخًالَهٗ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً۔

۲۰۰۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی بھائی کی اللہ کے لیے پکارتا ہے اسے ایک پکارنے والا یعنی فرشتوں میں سے کہ مبارکباد دی ہو تجھے اور مبارک ہو تیز چلنا اور جگہ بنائی تو نے جنت میں اترنے کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ابو سنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس میں سے کچھ تھوڑا سا مضمون۔

۱۲۹۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَيَاءِ

باب: حیاء کے بیان میں

۲۰۰۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَآءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَآءُ فِي النَّارِ۔

۲۰۰۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حیاء ایک ٹکڑا ہے ایمان کا اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بے حیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابو امامہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّاَنِّيْ وَالْعَجَلَةِ

باب: تامل اور جلدی کے بیان میں

۲۰۱۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۲۰۱۰: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چوبیس ٹکڑوں میں کا۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابو امامہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے نوح بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ بن سرجس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عاصم کا اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے یعنی جس کا متن اوپر گزرا۔

۲۰۱۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔

۲۰۱۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اشج قاصد عبدالقیس سے تم میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ ایک بردباری اور دوسرے تامل۔

ف: اس باب میں اشج عصری سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اشج عبدالقیس باضافت مروی ہے اور بعضے نسخوں میں بالفتح آیا ہے غیر منصرف ہونے کے سبب سے سو لفظ عبدالقیس بدل ہے اس سے اور مضاف محذوف ہے یعنی وافد عبدالقیس کے اے قاصد اس کے اور نام

ان کا منذر ہے یہ قائد اور رئیس تھے قبیلہ عبدالقیس کے قاصدوں کے۔ مروی ہے کہ جب قاصد اس قبیلہ کے مدینہ میں حاضر ہوئے اپنے کو سواریوں پر سے گرایا اور زمین پر کود کر باظہارِ شوق و وجد دوڑ کر حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اشج اترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد میں آ کر دو رکعت نماز ادا کی پھر حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث سنائی۔ (لمعات) مروی ہے کہ جب حضرت ﷺ نے ان دو صفتوں کی ان کو خبر دی انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ صفتیں دونوں میری کسب و محنت سے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی خلق سے اور میری جبلت سے فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے خلق سے وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھ میں وہ صفتیں پیدا کیں جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

۲۰۱۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

۲۰۱۲: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تامّل و تاخیر اور آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی اور شتابی شیطان کی طرف سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے عبدالمہیمن بن عباس سے اور ضعیف کہا ان کو بسبب قلت حافظہ کے۔

۱۲۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرِّفْقِ

باب: نرم دِلی کے بیان میں

۲۰۱۳: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَيْرِ۔

۲۰۱۳: روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس کو ملا حصہ اس کا نرمی سے بے شک ملا اس کو حصہ خیر سے اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصہ سے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب: مظلوم کی دُعا کے بیان میں

۲۰۱۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

۲۰۱۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور فرمایا ڈر تو اور بچ بد دعا سے مظلوم کی اس لیے کہ نہیں ہے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو معبد کا نام نافذ ہے اور اس باب میں انس اور ابی ہریرہ اور اللہ بن عمر اور ابی سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۲۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: خلق نبی ﷺ کے بیان میں

۲۰۱۵: عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ قَطُّ وَمَاقَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَهٗ وَلَالِشَيْءٍ تَرَكْتُهٗ لِمَ تَرَكْتَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا

۲۰۱۵: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے خدمت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس برس سو کبھی نہ کہا مجھے اُف اور نہ کہا کسی کام کو کہ کیا میں نے کیوں تو نے اور نہ کسی چیز کو کہ چھوڑ دیا میں نے کیوں چھوڑا تو نے اور تھے رسول اللہ ﷺ سب آدمیوں سے بہتر خلق میں اور نہ چھوا میں نے کوئی

وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

ریشم کبھی اور نہ حریر اور نہ کوئی چیز کہ نرم ہو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر جس کی خوشبو زیادہ ہو رسول اللہ ﷺ کے پسینہ سے۔ **ف**: اس باب میں عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۱۶: عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِیِّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِیْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ۔

۲۰۱۶: روایت ہے ابی عبداللہ جدلی سے کہتے تھے کہ وہ پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے خلق رسول اللہ ﷺ کا سو فرمایا انہوں نے کہ نہ تھے فحش کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً فحش کہنے والے اور نہ بازاروں میں چیخنے والے اور بدلہ نہ دیتے تھے برائی کا برائی سے لیکن عفو کرتے، درگزر فرماتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور ان کو عبدالرحمن بن عبد بھی کہتے ہیں۔

۱۳۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُسْنِ الْعَهْدِ

باب: خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں

۲۰۱۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰی خَدِيْجَةَ وَمَا بِیْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ۔

۲۰۱۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھے کسی بی بی پر رسول اللہؐ کی بیبیوں میں سے اتنا جتنا کہ رشک آیا مجھے خدیجہؓ پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں انکے زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نہ تھا اس رشک کا مگر بہت یاد کرنا رسول اللہؐ کا ان کو اور بے شک تھے آنحضرتؐ کہ ذبح کرتے بکری پھر ڈھونڈتے خدیجہ کی کسی سہیلی کو عورتوں میں سے اور ہدیہ دیتے ان کو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے۔

۱۳۰۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَعَالِی الْاَخْلَاقِ

باب: عمدہ اخلاق کے بیان میں

۲۰۱۸: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الثَّرْثَارُوْنَ[1] وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِيْنَ[2] وَالْمُتَشَدِّقِيْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ[3] قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔

۲۰۱۸: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور بہ تحقیق کہ تم میں سے دشمن زیادہ میرے اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن بڑے باتونی بڑ مارنے والے دہن دراز ہیں۔ عرض کی لوگوں نے کہ یا رسول اللہؐ! معلوم کیا ہم نے ثرثارین اور متشدقین کیا ہیں متفیہقون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تکبر سے باتیں کرنے والے۔

حاشیہ اگلے صفحہ پر ...=

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ترثار کے معنی کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں میں بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر نہ کیا اس سند میں عبدربہ کا جو بیٹے ہیں سعید کے اور یہ حدیث صحیح تر ہے۔

۱۳۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

باب: لعن اور طعن کے بیان میں

۲۰۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا۔

۲۰۱۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مؤمن نہیں ہوتا لعنت کرنے والا۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اس اسناد سے اور کہا اس میں کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا یعنی لائق نہیں ہے مؤمن کو کہ لعنت کرنے والا ہو۔

۱۳۰۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

باب: کثرتِ غضب کے بیان میں

۲۰۲۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا وَّلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّيْ اَعِيَهٗ قَالَ لَاتَغْضَبْ۔

۲۰۲۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آیا ایک مرد نبیؐ کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھایئے مجھ کو اور بہت نہ فرمایئے شاید کہ میں یاد کر لوں فرمایا آپؐ نے غصہ مت کر وہ کئی بار یہی پوچھتا تھا آپؐ یہی فرماتے تھے غصہ مت کر۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۲۰۲۱: عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَآءَ۔

۲۰۲۱: روایت ہے معاذ بن انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ضبط کر جائے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کے جاری کرنے کی بلائے گا اسے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے تاکہ پسند کر لے وہ جس حور کو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۳۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِجْلَالِ الْكَبِيْرِ

باب: بڑوں کی تعظیم میں

۲۰۲۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۲۰۲۲: روایت ہے مالک بن انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں

حواشی بر صفحہ گزشتہ ...=

❶ المتوسعون فی الکلام بالا احتیاط۔ ۱۲ مجمع ❷ ھم الذین یکثرون الکلام تکلفا و خروجاً عن الحق و کثرۃ خثرۃ الکلام و تردید ❸ ھم الذین یتوسعون فی الکلام و یفتحون بافواھھم من الفقھن و ھو ان مبتلاء و لا تسامح من افھقت الاناء ففھق۔ ۱۲

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ۔

تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب سن وسال اس کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کرے گا اس کے لئے ایک ایسا شخص کہ تعظیم کرے اس کی وقت بڑھاپے کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یزید بن بیان اور ابو الرجال انصاری کی روایت سے۔

۱۳۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُتَهَاجِرِيْنِ

باب: تارکانِ ملاقات کے بیان میں

۲۰۲۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ رُدُّوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يُصْطَلِحَا۔

۲۰۲۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اور بخش دیئے جاتے ہیں وہ لوگ کہ شرک نہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مگر وہ دونوں اشخاص جنھوں نے ترک ملاقات کی ہو فرماتا ہے اللہ پھیردو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بعضے روایتوں میں لفظ ذروا کا بجائے ردوا کے اور مراد متہاجرین سے متصارمین ہیں اور یہ روایت مثل اس روایت کے ہے کہ مروی ہے آنحضرت ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔ یعنی حلال نہیں مسلمان کو کہ ترک ملاقات اور قطع محبت کرے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ۔ مترجم متصارمین صرم سے ہے بمعنی قطع کے یعنی متہاجرین سے وہ دو اشخاص مراد ہیں کہ جنھوں نے قطع ملاقات کی ہو اور صاحب سلامت چھوڑ دی ہو نہ یہ کہ بسبب کسی ضروریات کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہ ہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہیں اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہو یعنی بغیر اس کے کہ اپنے بھائی سے کوئی امر خلاف شرع فسق وفجور و بدعت ظہور میں آئے ترک ملاقات کی ہو اور بصورتِ وقوع ان امور کے مہاجرت جائز ہے قابل ملامت نہیں اور سلف سے ثابت ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان تین شخصوں سے جنھوں نے غزوۂ تبوک میں تخلف کیا تھا پچاس روز تک صحابہ کو ترکِ ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں سے ایک ماہ تک کامل ترکِ ملاقات کی اور حضرت عائشہؓ نے ابن زبیرؓ سے ایک مدت تک بات نہ کی اور امام احمد بن حنبلؒ نے حارث محاسبی سے ترکِ صحبت کی بسبب اس کے کہ اس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی علم کلام میں مگر ان سب میں نیت بخیر چاہیے جیسے کہ ان بزرگوں کی تھی۔ (کذا ذکر الشیخ فی شرح المشکوٰۃ)

۱۳۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّبْرِ

باب: صبر کے بیان میں

۲۰۲۴: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْا فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَايَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اَعْطٰى اَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَاَوْسَعُ مِنَ

۲۰۲۴: روایت ہے ابی سعید سے کہ چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول اللہ ﷺ سے پھر آپ ﷺ نے ان کو دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا جو ہوتا ہے میرے پاس کچھ مال تو جمع نہیں رکھتا میں اس کو تم سے چھپا کر اور جو غنا ظاہر کرے یعنی قناعت کرے غنی کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور جو ترکِ سوال کرے لوگوں سے اس کو سوال سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اور جو صبر کی عادت ڈالے اس کو صبر کی توفیق دیتا ہے اللہ تعالیٰ اور کسی کو کوئی چیز

الصَّبْرِ۔ نہ ملی بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے۔

ف: اِس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث مالک سے اور دونوں لفظ مروی ہیں فلن ادخرہ او فلم ادخرہ معنی دونوں کے ایک ہیں غرض یہی ہے کہ تم سے روکتا نہیں مال کو جو آتا ہے تمہیں کو دیتا ہوں۔

۱۳۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ذِی الْوَجْهَیْنِ

باب: مُنہ دیکھے بات کہنے والے کے بیان میں

۲۰۲۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ذَاالْوَجْهَیْنِ[1]۔

۲۰۲۵: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین آدمیوں کا قیامت کے دن ذاالوجہین ہے۔

ف: اِس باب میں عمار اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّمَّامِ

باب: چغل خور کے بیان میں

۲۰۲۶: عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّ هٰذَا یُبَلِّغُ الْاُمَرَآءَ الْحَدِیْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْیَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ۔

۲۰۲۶: روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گزرا ایک مرد حذیفہ بن یمان کے پاس سے سو کہا ان سے کسی نے یہ لوگوں کی باتیں لگاتا ہے امیروں کے پاس سو کہا حذیفہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے داخل نہ ہوگا جنت میں قتات' کہا سفیان نے قتات چغل خور ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعِیِّ

باب: تامل سے کلام کرنے کے بیان میں

۲۰۲۷: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَیَآءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَآءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔

۲۰۲۷: روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور تامل کرنا کلام میں دو شاخیں ہیں ایمان کی اور بیہودہ گوئی اور بہت کلام کرنا دو شاخیں ہیں نفاق کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی غسان محمد بن مطرف کی روایت سے' کہا ابوعیسیٰ نے اور عی کے معنی قلت کلام کے ہیں اور بذاء فحش گوئی اور بیان کثرتِ کلام جیسے کہ خطباء خطبہ پڑھتے ہیں اور بہت باتیں بناتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں یعنی فساق کی مدح وثناء کرتے ہیں۔

۱۳۱۰: بَابُ مَاجَآءَ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

باب: اِس بیان میں کہ بعض بیان جادو ہے

۲۰۲۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَیْنِ قَدِ مَافِیْ زَمَانِ

۲۰۲۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ دو مرد آئے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] ذی الوجہین وہ ہے کہ دو دشمنوں میں ہر ایک سے ظاہر کرے کہ میں تیرا دوست ہوں اور معاون ہوں۔۱۲

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ۔

کے اور خطبہ پڑھا ان دونوں نے سو تعجب کیا لوگوں نے ان کے کلام پر سو مخاطب ہوئے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا بعض بیان جادو ہے یعنی مؤثر ہے مثل جادو کے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان۔

ف: اس باب میں عمار اور ابن مسعود اور عبداللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّوَاضُعِ

باب: تواضع کے بیان میں

۲۰۲۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

۲۰۲۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ گھٹایا صدقہ کسی نے مال کو اور نہ بڑھی معاف کرنے والے مرد کی مگر عزت اور تواضع نہ کی کسی نے اللہ تعالیٰ کے واسطے مگر بلند کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے۔

ف: اِس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابی کبشہ الانماری سے بھی روایت ہے اور ابو کبشہ کا نام عمر بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الظُّلْمِ

باب: ظلم کے بیان میں

۲۰۳۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۰۳۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت کے دن۔

ف: اِس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

۱۳۱۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

باب: نعمت کے عیب نہ کرنے کے بیان میں

۲۰۳۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ۔

۲۰۳۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ عیب نہیں کیا رسول اللہؐ نے کسی کھانے کو عادتِ مبارک یہ تھی کہ اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہیں تو چھوڑ دیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں عزۃ اشجعیہ کے۔

۱۳۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْظِيْمِ الْمُؤْمِنِ

باب: تعظیم مؤمن کے بیان میں

۲۰۳۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۰۳۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور پکارا

الْمِنبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ قَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِهٖ لَاتُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْ هُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ یَفْضَحْهُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِهٖ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ یَوْمًا اِلَی الْبَیْتِ اَوْ اِلَی الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكَ۔

آواز بلند سے اور فرمایا اے گروہ ان لوگوں کے کہ اسلام لائے ہو اپنی زبان سے اور نہیں پہنچتا ایمان ان کے دل تک مت ایذا دو مسلمانوں کو اور مت عار دلاؤ ان کو اور مت ڈھونڈو عیب ان کے اس لئے کہ جو ڈھونڈے اپنے بھائی مسلمان کا عیب ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے اور جس کے عیب اللہ ڈھونڈے گا ذلیل کر دے گا اس کو اگرچہ وہ اپنے مکان میں ہو کہا راوی نے اور نظر کی ابن عمرؓ نے ایک دن طرف بیت اللہ کے یا کہا طرف کعبہ اور کہا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مؤمن تجھ سے اللہ کے نزدیک بڑھ کر ہے بزرگی میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے اور روایت کی اسحق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اس کے اور مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

۱۳۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّجَارِبِ

باب: تجربہ کے بیان میں

۲۰۳۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاحَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِیْمَ اِلَّا ذُوْتَجْرِبَةٍ۔

۲۰۳۳: روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہیں مگر صاحب ذلت اور حکیم نہیں مگر صاحب تجربہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ **مترجم:** حلیم نہیں مگر صاحب زلت یعنی حلیم کامل نہیں ہوتا جب تک خطاء خلل اس سے واقع نہ ہوا اور وہ خجالت کھینچ کر لوگوں سے امیدوار مغفرت نہ ہو پھر جب وہ خجل ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی خطا بخشیں تب وہ اوروں کی خطا بھی بخشتا ہے اور حکیم کامل نہیں ہوتا ہے اور حکیم حکمت سے ہے حکمت کے معنی محکم کرنا کسی چیز کا اصلاح کرنا اس کا خلل سے اور یہ حاصل نہیں ہوتا کسی کو جب تک معرفت اشیاء کی اور نفع اس کا اور مصالح و مفاسد کاموں کے بخوبی نہ جانے اور بغیر تجربہ امور کے محال ہے پس حکیم وہی ہے کہ جس کو ان امور کا تجربہ کامل ہے۔

۱۳۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ یُعْطَهٗ

باب: اپنے پاس جو چیز نہ ہو اُس پر اترانے کے بیان میں

۲۰۳۴: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَآءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِبِهٖ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَكَرَوَ مَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَوَمَنْ تَحَلّٰی بِمَالَمْ یُعْطَهٗ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔

۲۰۳۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جس کو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اس نے قدرت تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنی اس کا بدلہ دے اور اگر نہ پائی قدرت بدلے کی تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنی دینے والے کی اسلئے کہ جس نے تعریف کی وہ شکر بجالایا اور جس نے نعمت کو چھپایا تو اس نے کفرانِ نعمت کیا اور جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ جو اسے نہیں ملی وہ گویا مکر کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد قول: مَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ

کی یہ ہے کہ ناشکری کی اس نے اس نعمت کی۔ مترجم: قولہ پائی اس نے قدرت یعنی طاقت بدلہ دینے کی قولہ جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ...... یعنی مثلاً علم وفضل وتفقہ اس کو نہ تھا اور علماء کے کپڑے پہن کر قصد کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم وتوقیر مثل علماء کے کریں اور بسبب ظاہرداری کے زمرۂ علماء میں معدود ہو پس جو شخص اپنے پاس ایک چیز نہ رکھتا ہو اور لوگوں میں اس کا ہونا ظاہر کرے اس کی مثال بھی ویسی ہی ہے۔

۱۳۱۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب: احسان کے عوض میں ثنا کرنے کا بیان

۲۰۳۵: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ۔

۲۰۳۵: روایت ہے اُسامہ بن زیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتھ کسی نے احسان کیا اور اس نے محسن سے کہا جزاک اللہ خیرا۔ یعنی بدلہ دے اللہ تعالیٰ تجھ کو نیک تو اس نے پوری پوری کر دی تعریف اس کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بروایت اسامہ بن زید کے مگر اسی سند سے مروی ہوئی ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی۔ مترجم: بعون اللہ وقدرتہ چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال وجواب تحریر ہوتے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو۔

سوال: ماں باپ اگر مشرک ہوں تو صلہ رحم ان سے کرے یا نہیں؟

جواب: صلہ رحم کرے اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی میرے صلہ اور بر کی طرف راغبہ ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے کیا میں احسان کروں اس کے ساتھ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان کر۔ (رواہ البخاری)

سوال: برادر مشرک کے صلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے بھی صلہ رحم جائز ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک حلہ سیرا خریدا اور اسے ایک بھائی مشرک کے پاس ہدیۃً بھیج دیا کہ جو مکے میں تھا۔ (رواہ البخاری)

سوال: غیبت اہل فساد کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیبت اہل فساد کی اور فاسق معلن کی جائز ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: بئس اخو العشیرۃ او ابن العشیرۃ ..... (بخاری)

سوال: غصہ میں کونسے الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ ان کا بولنا سنت ہے؟

جواب: کئی الفاظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں انہیں استعمال فرماتے تھے اور متبع سنت کو ضرور ہے کہ اپنے تئیں اور فحش باتوں سے بہت بچائے اور ان کا خوگر بنائے کہ سنت نبویؐ اس وقت بھی ہاتھ سے جانے نہ پائے چنانچہ وہ الفاظ یہ ہیں: تربت یمینك و تربت یداك۔ یعنی تیرے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا دونوں ہاتھوں میں۔ عورتوں کو فرماتے عقری حلقی۔ یعنی بن جوئی مرمنڈی۔ ویلك: خرابی ہے تیری۔ ویحك۔ ابن صائد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخسا: یعنی پھٹکار ہے تجھ پر۔ رغم انفك۔ یعنی تیری ناک

میں خاک بھرے۔

سوال: حق ہمسایہ جو قرآن وحدیث میں مذکور ہے اس کی حد کہاں تک ہے؟

جواب: حدِ جوار میں کئی اقوال ہیں علماء کے حضرت علیؓ سے مروی ہے: من سمع النداء فهو جارٌ۔ یعنی جہاں تک آواز جائے وہاں تک ہمسایہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے: من صلی معك صلوة الصبح في المسجد فهو جارٌ۔ یعنی جس نے تیرے ساتھ صبح کی نماز پڑھی مسجد میں وہ تیرا جار (ہمسایہ) ہے اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے حق جار چالیس گھر تک ہے ہر جانب سے اور اوزاعی سے ایسا ہی مروی ہے اور بخاری نے ادب المفرد میں حسن سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: الا ان اربعين دارًا جارٌ۔ یعنی چالیس گھر تک حق جوار ہے اور روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ چالیس گھر تک داہنے اور بائیں اور آگے اور پیچھے حق جوار ہے اور اس میں دونوں احتمال ہیں یعنی یہ بھی مراد ہوسکتا ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گھر تک حق جوار ہے یا توزیع وتقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس دس گھر تک حق جوار ہے کہ مجموعہ ان کا چالیس گھر ہوئے۔ (فتح الباری)

سوال: جوازِ غیبت کے اسباب کون کونسے ہیں؟

جواب: چھ سبب ہیں: (۱) اوّل تظلم۔ یعنی مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہے اور روا ہے کہ سلطان اور قاضی کے پاس اپنا حال ظاہر کرے اور کہے کہ فلانے شخص نے مجھ پر یہ ظلم کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے: لا يحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم ... (۲) دوم استغاثہ یعنی تشہیر منکر کے لیے اسکے پاس کہ جو اس کی قدرت رکھتا ہے کہ یہ کہنا اس سے کہ فلاں شخص فلانی معصیت کرتا ہے اسے منع کردو۔ (۳) سوم استفتار یعنی فتویٰ طلب کرنا کہ مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہے کہ میرے باپ نے یا بھائی نے مجھ پر یہ ظلم کیا ہے اس پر کیا فتویٰ ہے اور اگر تعیین نہ کرے اور یوں پوچھے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو کیا حکم ہے تو یہ اولیٰ اور احسن ہے مگر تعیین بھی جائز ہے بدلیل حدیث ہندہ کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ ابوسفیان رجل بخیل ہیں۔ الحدیث۔ (۴) چہارم تحذیر مسلمین عن الشر: یعنی بچانا مسلمانوں کا شر وفساد سے اور یہ کئی طرح ہوتا ہے اوّل یہ کہ جرح کرنا راویوں پر حدیث کے یا گواہوں پر یا مصنفوں پر کہ باجماعِ مسلمین جائز ہے کہ واجب ہے صوناً للشریعۃ۔ دوسرے یہ کہ خبر کردینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لے اس سے نکاح کرنے کا۔ تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کوئی شے کو خریدتا ہو اور اس کے عیب سے آگاہ نہ ہو تو خریدار کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ مثلاً کسی غلام میں چوری کی عادت ہے یا شراب خوری کی یا زنا کی تو اس کے خریدار کو آگاہ کردے بہ نیت اصلاح نہ بعزم فساد۔ (۴) چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم وفقیہ کو دیکھے کہ کسی بدعقیدہ اہل بدعت کے پاس تحصیل علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اس کے عقائد باطلہ اس میں اثر کریں تو ضرور ہے کہ اسے اطلاع کردے۔ بنظر خیر خواہی پانچویں یہ کہ کسی حاکم نے کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اس کے عیب پر آگاہ نہیں رکھتا اور خوف ہے اس کہ اس سے ضرر پائے تو اسے آگاہ کرنا بھی ضرور ہے۔ پنجم مجاہرت فسق وبدعت یعنی ظاہر کرنا اپنے فسق وبدعت کا اور فخر کرنا شراب خوری اور زناکاری پر پس جس گناہ میں کہ وہ پردہ پوشی اور ستر نہیں چاہتا اس میں غیبت اس کی درست ہے۔ ششم: تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتھ کسی لقب کے جیسے اعمش ہے یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمیٰ یا اقطع وغیر ذالک مگر اس کا جواز جب ہی تک ہے کہ صاحب لقب اس سے برا نہ مانے اور جب برا جانے اور ناراض ہو تو جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ... (نووی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں طبّ کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

شرح الالفاظ مترجم: طبّ بحرکاتِ ثلاثہ علاج کرنا اور فارسی میں پزشکی اور طبیب کو فارسی میں پزشک کہتے ہیں اور طب بفتح طاء طبیب اور ہر حاذق اپنے کام میں اور مطبب علم طب خوانندہ کہ ابھی حاذق نہ ہوا ہو اور طب بکسر بمعنی سحر بھی آیا ہے اور مطبوب بمعنی مسحور اور طب جسمانی بھی ہے اور نفسانی بھی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق ردیہ سے اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتھ ادویہ بھی دو قسم ہیں حسیہ طبیعہ' مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار الٰہی مثل تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید و تمجید وغیرہ کے اور آنحضرت ﷺ علاج کرتے تھے اپنی امت مرحومہ کا دونوں قسم کی دواؤں سے اور نصیب نہیں ہوئی یہ بات کسی طبیب کو اور کبھی مرکب کرتے تھے کسی کے علاج کو دونوں قسم کی ادویہ سے اور کبھی منضم فرماتے تھے اس کے ساتھ پرہیز کو بھی اور کبھی اصلاح فرماتے تھے ستہ ضروریہ کی اور تفصیل ان سب کی ابواب کے ضمن میں مذکور ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۳۱۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحِمْیَةِ [1]

۲۰۳۶ ـ ۲۰۳۷: عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالٍ [2] مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ وَمَعَهٗ عَلِیٌّ یَاْکُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَهْ مَهْ یَاعَلِیُّ فَاِنَّکَ نَاقِهٌ [3] قَالَ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ قَالَتْ

باب: پرہیز کے بیان میں

۲۰۳۶ ـ ۲۰۳۷: روایت ہے ام منذر سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ہماری ایک شاخ کھجور ٹنگی ہوئی تھی کہا ام منذر نے پھر کھانے لگے رسول اللہ ﷺ اور ساتھ ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے ٹھہر جا ٹھہر جا اے علی! اس لیے کہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور ضعیف ہو رہے ہو۔ کہا ام منذر نے پھر بیٹھ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور کھانے لگے رسول اللہ ﷺ۔ کہا راویہ نے پھر تیار کیا ہم نے

[1] الحمیۃ والحموۃ بالکسر پرہیز کردن یقال حمیت المریض الطعام یعنی باز داشتم مریض۔ از طعام۔۱۲

[2] جمع دالیۃ وہی العذق من البسر یعلق فاذا رطب اکل۔۱۲

[3] ناقہ بکسر قاف مریضے کہ قریب العہد از مرض بود و بکمال قوت و طاقت خود نرسیدہ باشد یقال نقہ المریض ینقہ فھو ناقہ۔۱۲

فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّ شَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَاعَلِیُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ۔

ان کے واسطے چقندر اور جو' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے علی! اس میں سے لو کہ یہ تمہارے مزاج کے موافق ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے اور مروی ہے یہ فلیح بن سلیمان سے وہ روایت کرتے ہیں ایوب بن عبدالرحمٰن سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بھی چند رعایت پرہیز کی اور خیال رکھنا مزاج کا ضرور ہے کہ پھر بیماری عود نہ کرے اور یقین ہے کہ بیماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کے تھی کہ کھجور کا مزاج گرم ہے وہ ان کو نقصان کرتی اور چقندر اور جو ان کو مفید تھے اور مہمان بغیر اجازت کے بھی اگر کھانے لگے جو چیز کہ کھانے کے لیے تیار ہے اس صورت میں کہ کسی کا انتظار نہ ہو اور قرینہ سے رضا بھی میزبان کی معلوم ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جیسے آپ شاخ سے کھجور کھانے لگے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ حضرت ﷺ کھڑے کھڑے کھا رہے تھے چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علیؓ کا بیٹھ جانا منع کے بعد اس پر دلالت واضح رکھتا ہے اور سلق و شعیر دونوں ملا کر پکاتے ہوں گے یا جو کی روٹی اور سلق کا سالن اور ابوداؤد کی روایت میں اوفق لک کی جگہ انفع لک ہے اور ام منذر کا نام سلمٰی ہے۔ انتہی قول مترجم۔ ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر سے اور ابوداؤد سے دونوں نے روایت کی فلیح سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب سے انہوں نے ام المنذر سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت ﷺ سو ذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو مروی ہے فلیح سے مگر اس میں یہ کہا: انفع لك اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں روایت کی مجھ سے ایوب بن عبدالرحمٰن نے یہ حدیث جید ہے غریب ہے۔

۲۰۳۸: عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِیْ سَقِيْمَهُ الْمَآءَ۔

۲۰۳۸: روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو اللہ تعالیٰ تو روکتا ہے اس کو دنیا سے جیسے روکتا ہے ایک تم میں کا اپنے بیمار کو پانی سے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔

ف: اس باب میں صہیب سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمود بن لبید سے انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے مرسلاً' روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے مانند اس کی اور ذکر نہ کیا اس میں قتادہ بن نعمان کا اور قتادہ بن نعمان ظفری اخیافی بھائی ابی سعید خدری کے ہیں اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی ﷺ کو اپنے لڑکپن میں اور دیکھا ہے ان کو۔ مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے سلق و شعیر کھانے کا حکم فرمایا' سلق کا مزاج حار ہے یابس ہے اوّل درجہ میں اور بعضوں نے کہا ہے رطب ہے اوّل درجہ میں اور بعضوں نے کہا مرکب ہے دونوں سے اور وہ محلل و مفتح ہے اور اسود اس کا قابض ہے اور نفع دیتا ہے داء الثعلب کو اور کلف اور خوار اور ثآلیل کو جب طلا کیا جائے اور اس کا پانی قتل کرتا ہے قمل کو اور کھولتا ہے سدہ کبد کا اور طحال کا اور سیاہ قسم اس کی قابض بطن ہے خصوصاً عدس کے ساتھ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذا اردی الکیموس ہے اور محرق دم ہے اور مصلح اس کا سرکہ اور رائی اور اکثار اس کا مولد قبض و نفخ ہے اور جو نافع سعال ہے اور نافع خشونت حلق دافع حدتِ فضول مدر بول جلا کرنے والا معدہ کا' قاطع عطش ملطف حرارت اور اس میں ایک قوت ہے کہ تلطیف و تحلیل کرتا ہے اور تلبینہ یعنی آشِ جو کہ اکثر احادیث میں ذکر اس کا آیا ہے اس طرح بناتے ہیں کہ جو عمدہ قسم کے جو کوب ایک حصہ اور پانی شیریں پانچ حصہ ڈال کر آتش نرم میں پکائیں جب دو خمس باقی رہ جائے اتاریں اور صاف کر کے بقدرِ حاجت استعمال کریں۔

١٣١٩: بَابُ مَاجَاءَ فِى الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب: دوا کرنے اور اس کی فضیلت میں

٢٠٣٨ (ل) : عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَاعِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً اَوْقَالَ دَوَاءً اِلَّا دَاءً وَّاحِدًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ۔

٢٠٣٨ (ا): روایت ہے اُسامہ بن شریک سے کہ اعراب نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا دوا نہ کریں ہم فرمایا ہاں! اے بندو اللہ کے دوا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا کوئی مرض یعنی دنیا میں مگر رکھی ہے اس کے لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض، عرض کیا یا رسول اللہؐ! وہ کونسا مرض ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپا۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابی خزاعہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :حقیقت میں بڑھاپے کی کچھ دوا نہیں پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند شاہ اکبر آبادی نے بڑھاپے کی حالت لکھی ہے اور احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپے سے پناہ مانگی ہے۔

١٣٢٠: بَابُ مَاجَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيْضُ

باب: طعام مریض کے بیان میں

٢٠٣٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعَكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسُوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيَرْتُوْا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا اِحْدَ اكُنَّ الْوَسْخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا۔

٢٠٣٩: روایت ہے حضرت عائشہ امّ المؤمنینؓ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے کسی کو تپ (بخار) حکم کرتے اس کے لئے ہریرہ کا سو بنایا جاتا اس کے لئے پھر ایک چلو لیتے اس میں سے اور فرماتے کہ وہ تسکین دیتا ہے غمگین کے دِل کو اور زائل کر دیتا ہے اس کے دِل سے اَلم بیماری کا جیسے دُور کرتا ہے ایک تم میں سے میل اپنے مَنہ پر سے ساتھ پانی کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مضمون اس میں سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین جریری نے انہوں نے ابواسحٰق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس حدیث کے روایت کیا ہم سے یہ ابواسحٰق نے۔ مترجم : حساء بالفتح والمد حریرہ ہے آٹے اور پانی اور گھی سے بناتے ہیں اور کبھی اس کو میٹھا بھی کر دیتے ہیں اور پتلا ہوتا ہے اور تلبینہ [1] بھی اسے کہتے ہیں اور ابن ماجہ میں حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اس کی دیگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چڑھی رہتی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تھا یہاں تک کہ وہ مر جائے یا اچھا ہو جائے اور سیدنا ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں کہ وہ آش جو ہے چنانچہ ابن ماجہ میں تصریح بھی آئی ہے کہ حساء شعیر سے ہے اور تاثیر اس کی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے۔

---

[1] تلبینہ ہے لبن سے چونکہ وہ سفیدی میں مشابہ لبن کے ہوتا ہے اس لیے اسے تلبینہ کہتے ہیں۔١٢

۱۳۲۱: بَابُ مَاجَآءَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

باب: مریض پر کھانے اور پینے کے لیے جبر نہ کرنے کے بیان میں

۲۰۴۰: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ۔

۲۰۴۰: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبردستی مت کرو اپنے بیماروں پر کھانے کے لیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ مترجم: یعنی جیسے بعضے نادان کہتے ہیں آدمی اناج کا کیڑا ہے اور یہ سمجھ کر بیماروں کو زبردستی کچھ کھلاتے ہیں اور منت وساجت کر کے ان کو دق کرتے ہیں حضرت ﷺ نے ان کے مفہوم باطل کو رد کر دیا واقع میں جس نے کھانے اور پینے سے قوت عنایت کی ہے وہ بے کھائے پئے بھی قوت دے سکتا ہے۔

۱۳۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب: کلونجی کے بیان میں

۲۰۴۱: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ فَإِنَّ فِيْهَا شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ إِلَّا السَّامَّ وَالسَّامُّ الْمَوْتُ۔

۲۰۴۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لازم پکڑو تم اس کالے دانہ یعنی کلونجی کو اس لیے کہ اس میں شفاء ہے ہر مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے۔

ف: اِس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حبۃ السوداء کو فارسی میں شونیز کہتے ہیں۔ ہندی میں کلونجی اور کمون اسود اور کمون ہندی بھی اسے کہتے ہیں اور حسن سے مروی ہے کہ وہ خردل ہے اور ہروی سے منقول ہے کہ وہ حبہ خضراء ہے مگر یہ دونوں قول غلط ہیں صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے اور وہ کثیر المنافع ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا: شفاء من کل داءٍ۔ یہ کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیہ مبارک کا: تدمر کل شی بامر ربھا۔ کہ مراد اس سے وہی اشیاء ہیں جو قابل تدمیر تھیں اور نافع ہے جمیع امراضِ باردہ کو اور کبھی داخل ہوتی ہے بالعرض امراضِ حارہ یالبسہ کے نسخوں میں پس پہنچا دیتی ہے ادویہ باردہ رطبہ کی قوتوں کو طرف اعضاء کی بسرعت تنفیذ اپنے کے جیسے کہ صاحب قانون نے تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کافور میں اسے لیے ڈالتی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیرات ادویہ کو جلد اعضاء میں پہنچا دے اور نظائر اس کے بہت ہیں کہ اطباء حذاق اسے خوب جانتے ہیں اور منفعت اس کی امراضِ حارہ میں محل تعجب نہیں اس لیے کہ بعض ادویات بعض امراض کو بالخاصہ نفع بخش ہوتی ہیں جیسے کہ انزروت اور مرکب ہوتی ہیں اس کے ساتھ ادویہ رمد سے مثل سکر وغیرہ کے مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حار ہے باتفاق اطباء اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندھک کھجلی میں اور مزاج شونیز کا حار یابس ہے تیسرے درجہ میں اور وہ دافع نفخ ہے کدو دانہ کو پیٹ سے نکال دیتی ہے نافع برص ہے اور چوہاری بخار اور بلغمی بخاروں کو نفع بخشتی ہے اور سدون کو کھولتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے اور اگر کوٹ کر شہد میں گوندھ کر گرم پانی میں ملا کر پئیں تو ان کنکریوں کو گلاتی ہے جو گردہ اور مثانہ میں ہوں اور مدرِ بول وحیض ہے اور اگر چند روز اس پر التزام کریں اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر نیم گرم پیٹ پر طلاء کریں کدو دانہ کی قاتل ہے پھر اگر آب حنظل تازہ یا مطبوخ حنظل میں تر کریں تو عمل اس کا اخراج کدو دانہ اور کرم بطن میں قوی ہو جاتا ہے اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتھ لیں بہر اور ضیق النفس کو نافع ہے اور ضماد اس کا پیشانی اور نافع صداع بارد ہے اور اگر سات دانہ اس کے عورت کے دودھ میں بھگو کر پیس کر ناس لیں تو صاحب یرقان کو نفع بلیغ ہو اور اگر سرکہ میں پکا کر نیم گرم سے کلی کریں دردِ دندان کو مفید ہے اور اگر پیس کر ناس لیں تو اس پانی کو نفع دیتا ہے جو آنکھ میں ابتداءً اترا ہو

اور اگر پیس کر سرمہ کے ساتھ پھوڑے پر ضماد کریں تو اسے بخوبی توڑے اور جرب متقرح کو نافع ہو اور اورام مزمنہ بلغمیہ کو تحلیل کرے اور ورام صلبہ کو نرم کر دے اور اس کا تیل اگر ناک میں ڈالیں تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک کوٹیں اور حبہ خضراء کے تیل میں تحق کر کے تین چار قطرے کان میں ٹپکا دیں تو سردی کے درد کو اور ریح اور سدہ کو دور کرے اور اگر کوٹ کر روغن زیت میں بھگو کر تین چار قطرے ناک میں ٹپکائیں تو اس زکام میں نفع دے کہ جس میں کثرت سے چھینکیں آتی ہیں اور اگر جلا کر موم کو گلا کر دہن سوس یا دہن حنا میں ملا کر مرہم بنائیں اور ان پھوڑوں میں لگائیں جو رانوں میں نکلتے ہیں بخوبی نافع ہے مگر پہلے ان پھوڑوں کو سرکہ سے دھولیں اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں اور طلا کریں تو برص اور بہق اسود کو نافع ہے اور اگر باریک پیسیں اور دو درہم ہر روز ٹھنڈے پانی سے اس شخص کو پھکا دیں جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع بلیغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے اور اگر اس کے تیل کی ناس لیں تو فالج اور کزاز کو نافع ہے اور ان کا مواد کاٹ دیتا ہے اور اگر اس کی دھونی دی جائے تو ہوام بھاگ جائیں اور اگر انزورت کو نیم گرم کر کے اوپر اس کے شونیز چھڑکیں تو صاحب بواسیر کو بغایت نافع ہے اور منافع اس کے اس سے دونے چوگنے ہیں ہم نے کچھ تھوڑا سا بیان کیا اور شربت اس کا دو درہم سے اور زیادہ کا استعمال بعضوں نے کہا قاتل ہے۔ (زاد المعاد)

۱۳۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب: اونٹوں کے پیشاب پینے کے بیان میں

۲۰۴۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْھَا فَبَعَثَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِھَا وَاَبْوَالِھَا۔

۲۰۴۲: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ کچھ لوگ آئے عرینہ کے کہ نام ہے ایک قبیلہ کا مدینہ میں پھر پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیج دیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں میں زکوٰۃ کے اور فرمایا پیو ان کے دودھ اور پیشاب۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم:** تحقیق اونٹوں کے پیشاب کے شرب ابوال الابل کے باب میں گزری۔ فتح الباری میں ہے کہ وہ سب آٹھ آدمی تھے چار قبیلہ عکل سے تین عرینہ سے ایک ان کے اتباع میں پس سب کو عرینین (عرینہ بضم عین وفتح رائے مہملہ وسکون یائے تحتانیہ وآخر ہاہاء ایک قبیلہ ہے معروف) رکھنا باعتبار بعض افراد کے ہے۔ اور یہ جو کچھ احادیث میں آیا ہے کہ ان کو اپنے اونٹوں میں بھیج دیا اور کچھ احادیث میں آیا ہے کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا تطبیق اس طرح ہے کہ اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اونٹ تھے اور زکوٰۃ کے بھی۔

۱۳۲۴: بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسَمٍّ اَوْغَیْرِہٖ

باب: زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالنے کے بیان میں

۲۰۴۳: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اُرَاہُ رَفَعَهٗ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّأُ بِھَا بَطْنَهٗ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسَمٍّ فَسَمُّهٗ فِیْ

۲۰۴۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے خیال کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس روایت کو یعنی یہ کہا کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جس نے ماری اپنی جان لوہے سے یعنی چھری یا تلوار وغیرہ سے آئے گا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اسکے ہاتھ میں ہوگی بھونکتا رہے گا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ

يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا۔

کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اسکے ہاتھ میں ہے کہ پی رہا ہے اسکو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

۲۰۴۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِي يَدِهٖ يَتَوَجَّأُبِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِجَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسُمٍّ فَسَمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِجَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِي نَارِجَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔

۲۰۴۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جس نے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ بھونک رہا ہوگا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اس کے ہاتھ میں ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے گرا دیا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنے کو پس وہ گر رہا ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن علاد نے انہوں نے وکیع سے اور ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث شعبہ کے جو مروی ہے اعمش سے یہ حدیث صحیح ہے اور اصح ہے حدیث اوّل سے' اسی طرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جائے گا وہ نارِ جہنم میں اور اس میں خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا مذکور نہیں اور اسی طرح روایت کی یہ ابوالزناد نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح تر ہے یعنی جس میں خلود کا ذکر نہیں اس لیے کہ روایات متعددہ آئی ہیں اس مضمون میں کہ اہل توحید معذب ہوں گے دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اور یہ مذکور نہیں کہ ہمیشہ رہیں گے اس میں غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہیں' فقیر کہتا ہے یا خلود سے مدتِ مدیدہ مراد ہے اور عرصہ طویلہ نہ وہ زمانہ کہ جو کبھی منقطع نہ ہو' یا قاتل سے وہ قاتل مراد ہے کہ جو قتل کو حلال جان کر مرتکب ہوا کہ محلل حرام کا کافر ہے اور کافر مخلد فی النار۔ انتہی قول المترجم۔

۲۰۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِيْثِ يَعْنِي السُّمَّ۔

۲۰۴۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے دواء خبیث سے یعنی جس میں سمیّت ہو۔ (دواء خبیث میں داخل ہے نجس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تنفر ہو)۔

۱۳۲۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِيْ بِالْمُسْكِرِ

باب: نشہ کی چیز سے دوا کرنے کے بیان میں

۲۰۴۶: عَنْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ وَسَاَلَهٗ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ اَوْ طَارِقُ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّا لَنَتَدَاوٰى بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَآءٍ وَّلٰكِنَّهَا دَآءٌ۔

۲۰۴۶: روایت ہے وائل سے کہ وہ حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ کے پاس اور پوچھا آپ سے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا سو منع فرمایا آپ نے اس سے کہا انہوں نے کہ ہم دوا کرتے ہیں اس سے فرمایا آپ نے وہ دوا نہیں ہے بلکہ داء ہے یعنی مرض ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود نے انہوں نے نضر اور شبابہ سے انہوں نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۲۶: مَاجَآءَ فِی السَّعُوْطِ

باب: سعوط کے بیان میں

۲۰۴۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَ الْمَشِیُّ فَلَمَّا اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهٗ اَصْحَابُهٗ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْهُمْ قَالَ فَلُدُّوْا کُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ۔

۲۰۴۷: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارے دواؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی سے پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منہ میں ڈالی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اصحاب نے پھر جب فارغ ہوئے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا ڈالوان کے منہ میں پھر سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی سوا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

مترجم: سعوط بالفتح وہ دوا ہے جو ناک میں ڈالی جائے جسے اہل ہند ناس کہتے ہیں اور لدود بالفتح وہ دوا ہے جو مریض کو ایک جانب سے منہ کے پلائی جائے اور حجامت پچھنے لگانا اور مشی سے ادویہ مسہلہ مراد ہیں اور جب آنحضرت ﷺ کے دہن مبارک میں دوا ڈالنے لگے تو آپ ﷺ نے منع فرمایا تھا لوگوں نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دوا سے کراہت فرماتے ہیں جیسے اکثر مریضوں کو نفرت ہوتی ہے پھر جب دوا ڈال چکے اور آپ ﷺ ہوشیار ہوئے تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم نے منع کیا تھا اب تم نے جو دوا ڈالی اس کے قصاص میں جتنے حاضر ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور چونکہ حضرت عباسؓ اس وقت حاضر نہ تھے وہ بچ گئے اور یہ حکم آپ ﷺ کی کمال شفقت کی راہ سے تھا آپ ﷺ کو منظور نہ ہوا کہ صحابہ پر اس نافرمانی کا مواخذہ رہے۔ (مجمع البحار)

۲۰۴۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَ السَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِیُّ وَخَيْرَ مَا اکْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَهٗ مُکْحَلَةٌ يَکْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِی کُلِّ عَيْنٍ۔

۲۰۴۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دوا تمہاری دواؤں کی لدود ہے اور سعوط ہے اور حجامت اور مشی اور تفصیل ہر ایک کی اوپر گزری اور بہتر جس کا سرمہ لگاؤ تم اثمد ہے اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بصر کو اور اگاتا ہے پلکوں کو کہا راوی نے اور آنحضرت ﷺ کی سرمہ دانی تھی کہ سرمہ لگاتے تھے آپ ہر روز اس سے سوتے وقت تین سلائیاں ہر آنکھ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے یعنی حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس سے مروی ہے۔ **مترجم**: اثمد بکسر ہمزہ پتھر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتے ہیں اور وہ عمدہ ہے اور کبھی مغرب سے بھی لاتے ہیں اور عمدہ تر اس میں وہ ہے کہ جلدی ٹوٹے اور املس ہو اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہ ہو اور مزاج اس کا بارد یابس ہے نافع ہے آنکھ کو اور مقوی بصر ہے اور حافظ صحت چشم ہے اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکھ میں متولد ہو اور مدمل قروح چشم ہے اور مجلی بصر ہے اور دافع صداع ہے اگر ساتھ عسل رقیق کے آنکھ میں کھینچے اور اگر باریک پیس کر چربی میں ملا کر بدن پر لگائیں تو بہت نافع ہے اور بوڑھوں اور ضعیف البصر لوگوں کی عادت اس سے اکتحال کی بہت مفید ہے اس میں کچھ مسک بھی ملائیں۔ (زاد المعاد)

۱۳۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی كَرَاهِیَةِ الْكَیِّ

باب: داغ دینے کی کراہت میں

۲۰۴۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْكَیِّ قَالَ فَابْتُلِیْنَا فَاكْتَوَیْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا۔

۲۰۴۹: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا داغ دینے سے کہا راوی نے پھر گرفتار ہوئے ہم یعنی مرض میں پھر داغ دلوایا سو نہ چھٹکارا پایا ہم نے اور نہ مراد کو پہنچے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۴۹ (ل) :عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ نُھِیْنَا عَنِ الْكَیِّ۔

۲۰۴۹ (ل) : روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم داغ دینے سے۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

داغ دینے کی رخصت میں

۲۰۵۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ۔

۲۰۵۰: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ **مترجم** : کیّ یعنی داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض میں اور روایات اس میں بہت ہیں چنانچہ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیجا ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب پس اس نے ایک رگ کاٹی اور اسے داغ دیا اور جب تیر لگا سعد بن معاذ کی رگِ اکحل میں داغ دیا ان کو نبی ﷺ نے پھر وہ ورم کر گئی پھر داغ دیئے آپ ﷺ نے اور کہا ابو عبید نے ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بیان کیا اس نے داغ کا تو فرمایا آپ ﷺ نے داغ دو اور گرم پتھروں سے سینک دو اور مروی ہے ابی زبیر سے کہ آنحضرت ﷺ نے داغ دیا ان کی اکحل میں اور صحیح بخاری میں انسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے داغ دیا ذات الجنب میں اور آنحضرت ﷺ زندہ تھے اور احادیث نہی کی بھی کئی ہیں۔ چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار اشخاص داخل ہوں گے آپ ﷺ کی امت سے جنت میں بغیر حساب کے کہ وہ جھاڑ پھونک نہ کرتے ہوں گے اور نہ داغ دیتے ہوں اور بدفال نہ لیتے ہوں اور اپنے ربّ پر توکل کرتے ہوں گے۔ غرض یہ کہ جمیع روایات اس باب میں چار طرح پر ہیں اوّل میں فعل اس کا دوسری میں عدم محبت اس کی تیسری میں ثناء اس کی تاریک پر' چوتھے میں نہی اس سے اور کچھ تعارض نہیں ان سب روایتوں میں بحمد اللہ والمنہ اس لیے کہ فعل اس کا دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اس کی منع پر دال نہیں اور ثناء اس کی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اس کا اولیٰ اور افضل ہے اور نہی اس سے علی سبیل الاختیار ہے یا نہی محمول ہے اس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطاً عمل میں آئے۔ (زاد المعاد) اور نہ پائے گا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۳۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحِجَامَةِ

باب: حجامت کے بیان میں

۲۰۵۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَحْتَجِمُ فِی

۲۰۵۱: روایت ہے انسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگاتے تھے

الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

اخدعین میں اور کاہل ہیں اور پچھنے لگاتے تھے سترہویں، انیسویں، اکیسویں میں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: اخدعین تثنیہ ہے اور اخدع کا اور وہ دونوں رگیں ہیں جانبین میں گردن کے اور کاہل دونوں شانوں کے بیچ میں اور حجامت اخدعین پر نفع دیتی ہے امراض سر اور جمیع اجزاء کو اس کی مثل منہ اور دانتوں اور کانوں اور آنکھوں کے اور ناک اور حلق کے جبکہ حدوث ان کا کثرتِ دم کے سبب سے یا فسادِ خون سے یا دونوں سے ہو اور حجامت کاہل پر نفع دیتی ہے شانوں کے درد کو اور حلق کو اور صحیحین میں ہے کہ حضرت تین جگہ پچھنے لگاتے تھے ایک شانوں کے بیچ میں اور دو اخدعین پر اور تاریخا ہائے مذکورہ میں لگانا مسنون ہے اور خون ان دنوں میں جوش اور تزاید پر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اس کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہے بہ نسبت فصد کے اور فصد مفید ہے داخل بدن کو اور بلادِ حارہ میں کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطہ عرب کے حجامت زیادہ تر مفید ہے اس لیے فرمایا آپؐ نے ان خير ما تداويتم به الحجامة و الفصد۔ (زاد المعاد)

۲۰۵۲: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ اَنْ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ۔

۲۰۵۲: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے حال اس شب کا کہ سیر کرائی گئی ان کو یعنی معراج کا کہ نہ گزرے وہ کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر حکم کیا انہوں نے کہ آپ حکم کر دیجئے اپنی امت کو حجامت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود کی روایت سے۔

۲۰۵۳: عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ اَهْلِهٖ وَوَاحِدٌ يَحْجِمُهٗ وَيَحْجِمُ اَهْلَهٗ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبُ وَيَجْلُوْا عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيْثُ عُرِجَ بِهٖ مَامَرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَاتَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اَنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِىْ فَكُلُّهُمْ

۲۰۵۳: روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباسؓ کے تین غلام تھے، پچھنے لگانے والے سو دو اس میں سے مزدوری کرتے تھے اور اجرت پر پچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباسؓ اور ان کے گھر والوں کے پچھنے لگاتا تھا، کہا راوی نے اور کہا ابن عباسؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانے والا لے جاتا ہے خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیٹھ کو اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت ﷺ جب معراج کو تشریف لے گئے نہ گزرے کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر کہا انہوں نے لازم پکڑو حجامت کو اور فرمایا حضرت نے بہتر تاریخ جس میں حجامت کرو تم سترہویں، انیسویں، اکیسویں تاریخ ہے اور بہترین دوا سعوط ہے لدود ہے اور حجامت اور مشی اور تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ کے لدود کیا عباس اور اصحاب ان کے نے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کس نے مجھے لدود کیا ہے پس سب خاموش ہو گئے پھر فرمایا نہ رہے کوئی گھر میں مگر لدود کیا جائے سوا عم (چچا) آنحضرتؐ کے جو عباس ہیں کہا نضر نے لدود بمعنی وجور ہے اور وجور بھی وہی دواء ہے جو منہ میں ڈالی جائے۔ ف: اس باب میں عائشہؓ

اَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِّمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّغَيْرُ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوُجُوْرُ۔

سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے۔

۱۳۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

باب: مہندی سے دوا کرنے کے بیان میں

۲۰۵۴: عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهِ وَكَانَتْ تَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ مَاكَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّآءَ۔

۲۰۵۴: روایت ہے علی بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول اللہ ﷺ کی کہا ان کی دادی نے کہ نہ ہوتا تھا رسول اللہ ﷺ کے کوئی زخم یا پتھر یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے تھے مجھے آنحضرت ﷺ مہندی رکھنے کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر فائد کی روایت سے اور بعضوں نے فائد سے یوں روایت کی ہے کہ روایت ہے فائد سے کہ کہا فائد نے روایت ہے عبداللہ بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سلمیٰ سے اور عبیداللہ بن علی اصح ہے یعنی بہ نسبت علی بن عبیداللہ کے روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے فائد سے جو مولیٰ ہیں عبیداللہ بن علی کے انہوں نے اپنے مولیٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔ مترجم: حنا بارد ہے درجہ اولیٰ میں یابس ہے ثانیہ میں اور شجر حنا اور اغصان اس کے مرکب ہیں قوۃ محللہ سے کہ جو آئی ہے اس میں بسبب جوہر مائی کے کہ حار ہے باعتدال اور قوت قابضہ سے کہ جو آئی ہے اس میں جوہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اس کے بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ جلے ہوئے کو اور مقوی اعصاب ہے ضماداً اور نافع قروح فم کو مضغاً اور نافع ہے اورام حارہ کو ضماداً اور جراحات میں دم الاخوین کی تاثیر رکھتی ہے اور سفوف اس کا اگر موم میں ملا کر باختلاط روغن گل ضماد کریں تو اوجاع جنب کو مفید ہے اور اس کے خواص مجربہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو چیچک نکلتی ہو اور اس کے تلووں میں خوب مہندی لگائیں اس کی آنکھیں ضرر سے محفوظ رہیں اور اگر پتے اس کے پانی میں بھگو کر صاف کر کے بیس درہم اور شکر دس درہ ملا کر پئیں اور چالیس دن تک ایسا ہی کریں اور غذا ضان صغیر کا گوشت رکھیں تو ابتدائے جذام میں فائدہ عجیبہ ظاہر ہو اور حکایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے ناخن بگڑ گئے تھے اور اس نے بہت کچھ مال خرچا مگر صحت حاصل نہ ہوئی آخر بتائی اس کو ایک عورت نے حنا کہ دس دن تک پئے اسے پانی میں بھگو کر پس پی اس نے اور اچھے ہو گئے ناخن اس کے اور نفع بخشتی ہے ضماداً چھالوں اور پھوڑوں کو جو ساقین اور جلبن میں نکلیں اور یہ مجرب ہے مترجم کا۔

۱۳۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ

باب: رقیہ کی کراہت میں

مترجم: رقیہ وہ دعا ہے کہ جس کو بیمار پر پھونکیں اور صاحب آفت کو اس سے جھاڑیں جیسے صرع وغیرہ انتہی قول المترجم

۲۰۵۵: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى اَوِاسْتَرْقٰى فَهُوَبَرِئٌ مِنَ التَّوَكُّلِ۔

۲۰۵۵: روایت ہے ابن مغیرہؓ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے داغ دلوایا یا جھاڑ پھونک کی وہ نکل گیا اہل توکل سے۔ ف: اس باب میں ابن مسعودؓ ابن عباس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس کی رخصت میں

۲۰۵۶: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ۔

۲۰۵۶: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نظر بد اور نملہ میں۔

ف: مترجم کہتا ہے نملہ کچھ دانے ہیں نکلتے ہیں پسلی میں اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث آگے آتی ہے۔

۲۰۵۶ (ل) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَ النَّمْلَةِ۔

۲۰۵۶ (ل): روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نملہ میں۔

ف: اور یہ میرے (امام ترمذی ؒ کے) نزدیک صحیح تر ہے معاویہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے سفیان سے یعنی جو اوپر گزری اس باب میں بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی حزامہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۵۷: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ۔

۲۰۵۷: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا حضرت ﷺ نے رقیہ نہیں ہے مگر نظر بد اور بچھو سے۔

ف: روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے بریدہ سے۔ مترجم: رقیہ کے باب میں احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہیں بعضی دلالت کرتی ہیں جواز پر چنانچہ احادیث باب اور اسی طرح مسلم میں مروی ہے کہ بیمار ہوئے حضرت ﷺ اور رقیہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر اور بہت سی روایتیں وارد ہوئیں اس کے جواز میں اور بعضی احادیث دال ہیں اس پر کہ ترک اس کا اولیٰ ہے چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے کہ رقیہ نہ کرتے ہوں گے اور اسی طرح روایت باب سابق کی اور کچھ مخالفت نہیں ہے ان حدیثوں میں بلکہ جس میں اس کے ترک کی روایت اور تارک کی تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اس سے وہ رقیہ ہیں جن کے معنی معلوم نہیں یا کلام کفار سے ہیں یا غیر عربی میں ہیں یا کسی اور زبان غیر معلومہ میں کہ احتمال ہے اس میں شرک کا اور استعانت بلا غیر کا سوائے باری تعالیٰ شانہٗ کے اور جس میں جواز مذکور ہے مراد اس سے وہ رقی ہیں جو ماخوذ ہیں الفاظِ قرآن اور اسمائے الٰہی سے کہ وہ منع نہیں ہیں بلکہ مسنون ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہی محمول ہے افضیلت پر اور بیان توکل کے لیے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیانِ جواز کے لیے اور ابن عبدالبر بھی اسی کے قائل ہیں مگر مختار مذہب اوّل ہے یعنی مسنون ہونا رقی قرآنیہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہے بعضوں نے اجماع جواز رقی قرآنیہ پر اور اسی طرح جو ماخوذ ہوں اذکارِ الٰہی سے اور مازری نے کہا جمیع رقی جائز ہیں جب کتاب اللہ سے ہوں اور منع وہ ہیں جو لغت عجمی میں ہوں یا معنی اس کے معلوم نہ ہوں اس واسطے کہ احتمال ہے اس میں کفر کا اور کہا ہے رقیہ اہل کتاب میں اختلاف ہے پس ابوبکر صدیق ؓ نے اسے جائز رکھا اور مکروہ کہا اس کو مالک نے اس خوف سے کہ انہوں نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا اللہ کی کتابوں کو اور جنہوں نے ان کو جائز رکھا انہوں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہوا نہوں نے رقی کو اس لیے کہ غرض ان کی اس کے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام شرع کے اور مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اعرضوا علی رقاکم لاباس بالرقی مالم یکن فیھا شیٔ انتھی مافی النوی۔ فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس قول نے جو فیصلہ کر دیا رقی کے باب میں وہ سب سے بہتر ہے۔

١٣٣٣: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ

باب: رقیہ معوذتین کے بیان میں

٢٠٥٨: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوَّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَبِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا۔

٢٠٥٨: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں سے اور آدمیوں کی نظر بد سے یہاں تک کہ اتریں معوذتین پھر جب یہ اتریں لے لیا آپ نے اس کو اور چھوڑ دیا اس کے سوا اور دعاؤں کو استعاذہ کی۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا اور فضائل ان دو سورتوں کے بہت ہیں چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے بیچ میں کہ سخت آندھی اور ظلمت نے ہم کو گھیر لیا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے لگے معوذتین اور فرمایا اے عقبہ پناہ مانگو یہ دو سورتیں پڑھ کر کہ کسی پناہ مانگنے والے نے مثل اس کے پناہ نہ مانگی۔ (ابوداؤد) اور عبداللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ہم ایک اندھیری رات میں رسول اللہ کو ڈھونڈنے نکلے اور ہم نے پایا ان کو تب فرمایا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہہ دیں میں نے کہا کیا فرمایا کہ قل ھواللہ احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجھے ہر شے سے یعنی پناہ ہوگی تجھے ہر بلا سے۔

(النسائی وابوداؤد)

١٣٣٤: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

باب: نظر بد کے رقیہ (دم جھاڑ) میں

٢٠٥٩: عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِي لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ لَوْكَانَ شَيْءٌ سَابِقُ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔

٢٠٥٩: روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہؐ! جعفر کے لڑکوں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے کیا دم جھاڑ کیا کروں ان کے لیے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں! اس لیے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو جاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر پر غالب نہیں ہو سکتی ورنہ قوت اس میں ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہو جا سکتی ہے۔

ف: اس باب میں عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اسماء بنت عمیس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے۔

٢٠٦٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُوْلُ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ

٢٠٦٠: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ کی دعا کرتے امام حسنؓ اور امام حسین کیلئے ان کلمات سے اُعِیْذُکُمَا سے لَامَّۃٍ تک اور معنی اسکے یہ ہیں پناہ مانگتا ہوں میں واسطے تمہارے بوسیلہ کلماتِ خدا کے

شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ اِسْحَاقَ وَاِسْمَاعِيْلَ۔

پورے ہیں یعنی صدق و بلاغت میں ہر شیطان یعنی سرکش سے اور ہر فکر میں ڈالنے والی چیز سے اور ہر آنکھ جنون میں ڈالنے والی سے اور فرماتے تھے کہ ابراہیمؑ بھی انہی الفاظ سے تعوذ فرماتے تھے اسحٰق اور اسماعیلؑ کو۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے ہم معنی اس کے' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم** : ہامہ کل ذات ہم یعنی وہ چیز کہ فکر وغم میں ڈالے مثل مرض و آفات و بلیات کے اور لامۃ ای ذات لمم یعنی لمم والی چیز اور لمم ایک قسم ہے جنون کی یلم بالانسان ای تقرب منہ اور مراد عین لامہ سے نظر بد ہے اور مزید تفصیل اور تحقیق اس کی آگے آتی ہے۔

۱۳۳۵: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

باب: اثباتِ نظر میں

۲۰۶۱: عَنْ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ لَاشَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ۔

۲۰۶۱: روایت ہے حابس تمیمی سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب میں مشہور ہے اور نظر بد کا اثر سچ ہے۔

۲۰۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔

۲۰۶۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پر تو نظر بد غالب ہوتی ہے اور جب حکم کریں تم کو لوگ غسل کرنے کا تو غسل کرو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیہ بن حابس کی یعنی حدیث اوّل غریب ہے اور روایت کی شعبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حیہ بن حابس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہیں ذکر کرتے ہیں اس سند میں ابی ہریرہؓ کا۔ **مترجم** : اثر نظر بد کا حق ہے اور بہت روایات سے اس کا ثبوت ہے اور اجماع امت سے ثابت ہے کسی نے انکار نہ کیا اس کا مگر ایک فرقہ مبتدعہ نے اور کوئی محذور عقلی اس کے ثبوت میں لازم نہیں آتا اور شارع نے اس کی خبر دی ہے پھر وجہ کیا عدم قبول کی مگر جہالت اور غباوت اور اثر اس کا کئی احتمال رکھتا ہے اول یہ کہ عائن کی آنکھ سے ایک قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے کہ اس سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے اور یہ ممتنع نہیں جیسا کہ انبعاث قوت سمیہ کا سانپ کی آنکھ سے ممتنع نہیں بلکہ بعضے سانپوں میں واجب الوجود نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ اس کے نگاہ کرنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے یا حمل گر جاتا ہے چنانچہ ابتر اور ذی الطفتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح میں آنحضرت ﷺ سے مروی ہے اور اسی طرح حاسد کی آنکھ سے محسود کو ضرر پہنچتا ہے ظاہر ہے دوئم یہ کہ منبعث ہوتے ہیں جواہر غیر مرئیہ اللطیفہ عائن کی آنکھ سے اور نفوذ کر جاتے ہیں مسامات میں اور معین کے اور باعث ہوتے ہوں اس کے فساد و ہلاک کا۔ سوم یہ کہ پیدا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ ایک قوت سمیہ معین کے جسم میں جبکہ مقابل ہو وہ عائن کے اور نہ ہو کسی قسم کی تاثیر عائن کی آنکھ میں اور یہ قول منکرانِ تاثیراتِ اشیاء کا ہے اور اس گروہ نے بند کر لیا اپنے اوپر دروازہ اسباب وعلل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد نے اور تضعیف کی اس کی اور کہا کہ عاقل کبھی انکار نہ کرے گا تاثیراتِ ارواح کا اجسام میں اور ارواح قوی ہیں اور طبائع مختلفہ رکھتے ہیں اور ہر ایک میں تاثیر جداگانہ ہے پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بھی متعذر نہیں اور صحیح تر قول اوّل ہے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عائن پر جبر کیا جائے کہ معین کے لیے وضو کرے یا نہیں پس احتجاج کیا ہے جن لوگوں نے واجب کہا ہے

ساتھ قول آنحضرت ﷺ کے جو مروی ہوا ہے: اذا استغسلتم فاغسلوا اور بروایت مؤطا وضو کا امر بھی آیا ہے اور امر ہوتا ہے وجوب کے لیے اور مازری نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک وجوب ہے اور بعید ہے اختلاف کرنا اس کے وجوب میں جبکہ معین کے ہلاک ہونے کا خوف ہو اور عادۃً وضوء عائن کا موجب صحت ہووے اور کیفیت وضو کی جس نے نظر بد لگائی ہو ایک کیفیت خاصہ ہے کہ مسوی میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہ کہا زہری نے لائیں ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا عائن کے آگے اور وہ اس میں اپنی ہتھیلیاں ڈال کر دھوئے اور اسی میں کلی کرے پھر دھوئے اپنا منہ اسی پیالہ میں یعنی غسالہ باہر نہ گرائے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر پانی لے اور داہنی ہتھیلی پر ڈالے اس طرح کہ پیالہ ہی میں گرے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر پانی لے اور بائیں ہاتھ پر ڈالے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر کہنی پر پانی بہائے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی بہائے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پر پانی بہادے۔ پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں ہاتھ پر پانی بہائے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پر پانی ڈالے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں گھٹنے پر پھر دھوئے اسی میں داخل ازار اپنا یکبارگی اور وہ پانی معین کے سر پر ڈال دیا جائے اور داخل ازار سے یہاں بعضوں نے کہا ہے تہمت مراد ہے یعنی ایک کونا تہمت کا جو اندر کی طرف ہو اور بدن لگا ہوا سے بھی دھوئے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ بدن ہے جو ازار میں ڈھنا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا مراد مذاکیر یعنی خصیہ اور ذکر ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے دَرِک ہے کہ ازار وہیں باندھی جاتی ہے۔ (ہذا خلاصۃ مافی النووی' زادالمعاد و مسوی) اور حجۃ اللہ میں ہے کہ العین حق اور حقیقت تاثیر ہے الم امام نفس عائن اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اس کی الم ام سے متعین کو اور ایسے ہی نظر جن کی انتہی۔

۱۳۳۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی اَخْذِ الْاَجْرِ عَلَی التَّعْوِیْذِ

باب: تعویذ پر اُجرت لینے کے بیان میں

۲۰۶۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَاَلْنَاهُمُ الْقِرٰی فَلَمْ یَقْرُوْنَا فَلُدِغَ سَیِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ فِیْكُمْ مَنْ یَّرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰكِنْ لَا اَرْقِیْهِ حَتّٰی تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالُوْا فَاِنَّا نُعْطِیْكُمْ ثَلَاثِیْنَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَاْتُ عَلَیْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِیْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَیْءٌ فَقُلْنَا لَاتَعْجَلُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَیْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِیْ صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ اَنَّهَا رُقْیَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

۲۰۶۳: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بھیجا ہم کو رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر میں پھر اترے ہم ایک قوم کے پاس اور مانگی ہم نے ان سے مہمانی پھر مہمانی نہ کی ہماری انہوں نے سو کاٹ کھایا کسی بچھو نے ان کے سردار کو سو آئے وہ ہمارے پاس اور کہا کوئی ہے تم میں کہ جھاڑتا ہو بچھو کو کہا ابی سعید نے کہ میں نے کہا ہاں میں جھاڑتا ہوں لیکن نہ جھاڑوں گا میں جب تک نہ دو تم ہم کو کچھ بکریاں کہا انہوں نے ہم تم کو دینگے تیس بکریاں سو قبول کیں ہم نے اور پڑھی میں نے اس پر الحمد سات بار سو اچھا ہو گیا وہ اور لے لیں ہم نے بکریاں کہا راوی نے کہ پھر ہمارے دِل میں خیال آیا سو دکہا ہم نے اپنے یاروں سے مت جلدی کرو یہاں تک کہ آؤ تم رسول اللہؐ کے پاس کہا جب آئے ہم آنحضرتؐ کے پاس ذکر کیا میں نے اپنے کام کا فرمایا آپؐ نے کیونکر معلوم ہوا تم کو کہ سورۂ فاتحہ رقیہ ہے پھر فرمایا آپؐ نے لو بکریوں کو اور لگاؤ میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے اور رخصت دی شافعی نے معلم کو کہ تعلیم قرآن پر اجرت لے اور کہا جائز ہے کہ چکالے اور شرط کر لے وہ اپنی اجرت کو اور احتجاج کیا ہے اسی حدیث سے اور روایت کی شعبہ نے اور ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے ابی المتوکل سے انہوں نے ابی سعید سے یہ حدیث۔

۲۰۶۴: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْابِحَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَلَمْ یَقْرُوْهُمْ وَلَمْ یُضَیِّفُوْهُمْ فَاشْتَکٰی سَیِّدُ هُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْاهَلْ عِنْدَکُمْ دَوَآءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰکِنَّکُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضَیِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلاً فَجَعَلُوْا عَلٰی ذٰلِكَ قَطِیْعًا مِنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا یَقْرَأُ عَلَیْهِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَمَا یُدْرِیْكَ اَنَّهَا رُقْیَةٌ وَلَمْ یَذْکُرْنَهْیًا مِنْهُ وَقَالَ کُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ بِسَهْمٍ۔

۲۰۶۴: روایت ہے ابوسعید سے کہ کچھ لوگ اصحاب آنحضرت ﷺ سے گزرے ایک قبیلہ پر عرب کے پھر نہ مہمانی کی انہوں نے اور نہ ضیافت کی ان کی پھر کچھ شکایت ہوگئی ان کے سردار کو یعنی بیماری وغیرہ کی سو آئے وہ ہمارے پاس اور پوچھا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے؟ ہم نے کہا ہاں لیکن تم نے نہ مہمانی کی ہماری اور نہ ضیافت کی سو ہم دوا نہ کریں گے جب تک تم ہمارے لیے کچھ مزدوری نہ ٹھہرالو سو مقرر کیا انہوں نے ایک گلہ بکریوں کا۔ سو لگا ایک مرد ہم میں کا اس پر سورۂ فاتحہ پڑھنے سو اچھا ہو گیا وہ سردار پھر جب حاضر ہوئے ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا ہم نے اس کا اور فرمایا آپ ﷺ نے کس نے بتایا تجھ کو کہ وہ سورۂ رقیہ ہے اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ حضرت ﷺ نے ان بکریوں کے لینے سے کچھ منع کیا ہو یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو اور فرمایا آپ ﷺ نے کھاؤ وہ بکریاں اور میرا بھی ایک حصہ اس میں لگاؤ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور یہ روایت صحیح تر ہے اعمش کی روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی البشر سے کہ نام جن کا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی المتوکل سے وہ ابی سعید سے اور جعفر بن ایاس وہی جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔ **مترجم**: اس حدیث میں تصریح ہے رقیہ کی اجرت کے جواز پر اور اس پر کہ اجرت اس کی حلال وطیب ہے کراہت تک بھی اس میں نہیں اور اسی پر قیاس کیا ہے بعضوں نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جائز کہا ہے اس کو اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحٰق اور ابی ثور اور دوسرے لوگوں کا سلف سے اور جو ان کے بعد تھے اور منع کیا ہے اجرت تعلیم کو ابوحنیفہؒ نے اور جائز کہا ہے رقیہ کی اجرت کو بمنطوق حدیث مذکور کے اور تقسیم کرنا ان بکریوں کا اپنے یاروں پر تبرعاً اور باعتبار مروت کے تھا اور نہ وہ سب حق تھا انہیں صحابی کا جنہوں نے رقیہ کیا تھا اور حضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ میرا بھی حصہ لگاؤ اس میں مقصود تھا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تھا اس کی حلت میں کہ صحابہ کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کوئی شائبہ کراہت بھی نہیں حرمت کا کیا ذکر ہے اور آنحضرت ﷺ کی عادتِ مبارک اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی ہی تھی۔ چنانچہ عنبر سے جو ایک بڑی مچھلی تھی اور اصحاب نے اس میں سے کھایا تھا اور حمار وحشی جو ابوقتادہ نے شکار کیا تھا اس میں سے بھی آپ نے حصہ مقرر کر دیا اور قطیعاً من الغنم جو حدیث میں وارد ہے اہل لغت نے کہا ہے کہ قطعیہ غالباً مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکریوں کے لیے اور بعضوں نے کہا ہے پندرہ سے پچیس تک کے لیے اور جمع اس کی اقطاع اور اقطع اور اقطعان اور قطاع اور اقاطیع آتی ہے مثل حدیث و احادیث کے اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سے پڑھنا فاتحہ کا لدیغ اور مریض اور آفت رسیدہ پر اور صاحب اسقام پر اور مسلم کی روایت میں ہے سید الحی سلیم یعنی لوگوں نے آن کر کہا سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم ہے یعنی لدیغ ہے اور لدیغ یعنی کاٹے ہوئے کو سلیم کہنا باعتبار تفاول کے ہے جیسے دار المرضی والمرض کو شفاخانہ کہتے ہیں۔ (کذا ذکرالنووی فی شرح مسلم)

۱۳۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّقٰى وَالْاَدْوِيَةِ

باب: رقی اور ادویہ تقدیر میں داخل ہے اس بیان میں

۲۰٦۵: عَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَآءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔

۲۰٦۵: روایت ہے ابی خزامہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یارسول اللہ! بھلا خبر دیجئے مجھ کو یہ رقیہ جس سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور بچاؤ کی چیزیں کہ جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر اور قلعہ وغیرہ آیا پھیر دیتے ہیں اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خود تقدیر میں داخل ہے یعنی ان کا ہونا بھی تقدیر میں لکھا ہے مثلاً فلانی بیماری فلانی دوا سے جائے گی اور فلانی بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی سے مانند اس کے اور ابن عینیہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں سو بعضوں نے کہا عن ابی خزامہ عن ابیہ اور بعضوں نے کہا عن ابی خزامہ عن ابیہ اور روایت کی ابن عینیہ کی سوا اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور ہم نہیں جانتے ابی خزامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے۔ مترجم: اس حدیث سے اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ تاثیر ادویات وغیرہ بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسی طرح اور اسباب کے ساتھ متوسل ہونا خلافِ توکل نہیں جیسا کہ بعض نادان کہتے جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے جو بھی ہوگا وہ بھی تقدیر کے موافق ہے۔

۱۳۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَمْاَةِ وَالْعَجْوَةِ

باب: کماۃ اور عجوہ کے بیان میں

۲۰٦٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ۔

۲۰٦٦: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے کہ عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اور اس میں شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم کی من ہے جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اور پانی یعنی عرق اس کا شفا ہے آنکھ کے درد کی۔

ف: اس باب میں سعید بن ابی سعید اور جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے محمد بن عمر کی روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے۔

۲۰٦۷: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا ؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ۔

۲۰٦۷: سعید بن زید نبیؐ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کماۃ ایک قسم ہے من کی اور پانی یعنی عرق اسکا شفاء ہے آنکھ کے درد کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰٦۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ

۲۰٦۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ چند لوگوں نے اصحاب میں سے کہا کہ کماۃ چیچک ہے زمین کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کماۃ من سے ہے اور عرق اس کا شفا ہے آنکھ کی اور عجوہ جنت کے میووں سے ہے اور

وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِیَ شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ۔

شفا ہے اس میں زہر سے۔

۲۰۶۹: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْخَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ فِیْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِیْ فَبَرَأَتْ۔

۲۰۶۹: روایت ہے قتادہ سے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لیے میں نے تین کماۃ (کھمبیاں) یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے ان کا عرق اور رکھ دیا اس کو ایک شیشہ میں پھر آنکھوں میں لگایا ایک لڑکی کے تو اچھی ہوگئی ہو۔

ف: کماۃ بفتح کاف وسکون میم وفتح ہمزہ ایک نبات خوردہ ہے کہ زمین میں خود بخود بغیر جوتے بوئے اُگتی ہے ہندی میں اسے کھنبی کہتے ہیں۔ حضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ وہ من میں سے ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ حقیقتاً وہ من ہے اس لیے کہ من تو مثل ترنجبین کے ایک شے آسمان سے برستی تھی بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر جوتے بوئے جیسے ان کو من عنایت فرمایا ویسے ہی تم کو یہ عنایت کی اور بعضوں نے کہا من المن سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امتنان اور احسان فرمایا اس کے ساتھ اپنے بندوں پر اور یہ جو فرمایا کہ پانی اس کا شفا ہے آنکھ کے لیے اس میں تین اقوال ہیں: اوّل یہ کہ عرق اس کا ملائیں ادویہ چشم میں نہ یہ اکیلا اسے استعمال کریں۔ یہ ذکر کیا ابو عبید نے۔ دوسرے یہ کہ اسے گرم کر کے عرق نچوڑ لیں اور اکیلا ہی استعمال کریں کہ آگ اس سے اخلاط فاسدہ کو دور کر دیتی ہے اور باقی رہ جاتے ہیں منافع اس کے گرم کرنے سے۔ تیسرے یہ کہ آب کماۃ سے مراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کماۃ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایام بارش میں برستا ہے اور اس قول میں اضافت ماء کی اضافت اقترانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزی نے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر فقط تبرید آنکھ کی منظور ہو تو صرف اس کا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اس کے سوا کچھ مقصود ہو تو مرکب کیا جائے اور ادویات سے۔ (زاد المعاد) اور عجوہ ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے مدینہ کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حضرت ﷺ کی بوئی ہوئی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو ہر صبح کو سات عجوہ کھجور کھائے اس کو سحر وسم اثر نہ کرے (الحدیث) اور دفع سحر وسم کی خاصیت اسی نوع میں ہے یا یہ دعا ہے آنحضرت ﷺ کی اور صبح سے مراد نہار منہ کھانا اور اس کے درخت کو عین کہتے ہیں۔ (کرمانی) اور بعضوں نے کہا کہ یہ فقط دعا ہے آنحضرت ﷺ کی' اس کھجور میں خاصیت دفع سم کی نہیں اور عدد سات کے توقیفی ہیں جیسے عدد رکعات نماز کے یعنی مہر اس کا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اس کے رسول ﷺ کو (نہایہ)

۲۰۷۰: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّوْنِيْزُ دَوَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى عِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِيْ خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهٗ فَيَسْتَعِطُ بِهٖ كُلَّ يَوْمٍ فِیْ مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِی الْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِیْ فِی الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِی الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِی الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِی الْاَيْسَرِ قَطْرَةً۔

۲۰۷۰: روایت ہے قتادہ سے کہا حدیث پہنچی ہے مجھ کو کہ ابا ہریرہؓ نے کہا شونیز (کلونجی) دوا ہے ہر مرض کی مگر موت۔ کہا قتادہ نے یعنی ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑے میں پوٹلی باندھ کر بھگو دیتے پانی میں پس ناک میں ڈالے ہر روز داہنے نتھنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک اور دوسرے دن بائیں میں دو بوندیں اور داہنے میں ایک اور تیسرے دن داہنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک۔

۱۳۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی اَجْرِ الْكَاهِنِ

باب: ثمن کلب اور اجر کاہن کی حرمت میں

۲۰۷۱: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۰۷۱: روایت ہے ابی مسعود سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے کتے کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

قیمت لینے سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے یعنی اس کی مزدوری سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہانت کاف کی زیر اور زبر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے از باب نصر ینصر وکرم یکرم جب کہا جائے کہ فلاں شخص کاہن ہوگیا تو اس وقت باب کرم سے کہن کہا جاتا ہے اور کہانت عرب میں تین قسم تھی ایک یہ کہ جنوں میں سے کوئی دوست ہوتا تھا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امورِ غیب سے باستراق سمع اور یہ فنا ہوگئی بعث سے رسول اللہ ﷺ کے دوسرے یہ کہ اقطارِ ارض اور اکناف عالم میں جو وقائع اور حوادث ہوں ان سے خبر دے اور ان دونوں قسموں کا معتزلہ اور بعض متکلمین نے انکار کیا حالانکہ اس میں کسی طرح کا استحالہ نہیں بلکہ ممکن ہے عقلاً اور بعید نہیں وجود اس کا لیکن وہ جن جھوٹ سے کہتے ہیں اور سچ سے اور نہی وارد ہوئی ہے ان کی تصدیق سے اور اعتبار کرنے سے ان کے قول کا اور تیسرے قسم علم نجوم ہے کہ یہ بھی داخل کہانت ہے مگر اس میں کذب بہت واقع ہوتا ہے اور عرافت بھی ایک شعبہ ہے اس کا اور وہ یہ ہے کہ استدلال کرے امور پر ساتھ اسباب ومقدمات کے کہ دعویٰ کرے اس کے پہچاننے کا اور کبھی مدد ہوتی ہے ان تینوں علوم کو ایک دوسرے سے کہ زجر اور طرق نجوم اور اسباب معتادہ ہیں اور یہ سب موسوم ہے کہانت کے ساتھ اور تکذیب کی ان سب کی شرع نے اور منع فرمایا اس کی تصدیق سے۔ (نووی) فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اس نہی میں رمال، جفار، پنڈت، اہل فال، بدمال جوتشی، اشتی اور باطل ہے قول ان سبھوں کا نہیں لائق تصدیق کے ان میں سے کوئی مصدق ان کا منکر ہے قرآن وحدیث کا معاذ اللہ من ذالک اور یہ بلا پھیلی اکثر بلادِ اسلام اور خواص وعام میں، اعاذنا اللہ من ذلک کلہا اور ضرور ہے اہل علم کو انکار ان کے معتقدین بے دین پر اور جملہ اہل بدع وملحدین ہداہم اللہ رب العالمین ووفقہم باصالح الاعمال والعقائد الی یوم الدین۔

۱۳۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيقِ

باب: گلے میں گنڈہ یا تعویذ لٹکانے کے بیان میں

۲۰۷۲: عَنْ عِيْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِيْ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ اَعُوْدُهٗ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ۔

۲۰۷۲: روایت ہے عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے گیا میں عبداللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور ان کے بدن پر سرخی تھی یعنی مرض کی سو کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے آپ کچھ تعویذ فرمایا انہوں نے موت اس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے جس نے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپ دیا جائے گا اسی کو یعنی پھر تائید غیبی نہ ہوگی۔

ف: حدیث عبداللہ بن عکیم کی جانتے ہیں ہم اسے فقط ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے ہم معنی اس کی اور اس باب میں عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔ مترجم: ابوداؤد میں عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا: الرقا و التمائم و التولۃ شرك، یعنی رقا اور تولہ اور تمائم سب شرک ہے۔ رقا جمع ہے رقیہ کی مراد اس سے وہ رقیہ ہے کہ اس میں نام ہوں اصنام کے جیسے اہل ہندلونا چماری اور کلوا بیر وغیرہ کی دوہائی دیتے ہیں مگر جو اللہ عز وجل کے اسماء حسنیٰ یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہاں مراد نہیں اور تمائم جمع تمیمہ کی اور تمیمہ کچھ کنکر، پتھر اور شیر کے ناخن وغیرہ اسی قسم کی چیزیں ہیں کہ عورتیں مشرکات اس کو گلے میں لڑکوں کے ڈال دیتی ہیں اور خیال کرتی ہیں کہ یہ لغویات دافع بلیات اور رافع آفات ہیں اور تولہ ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اس لیے کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہو جائے اسے ہندی میں ٹوٹکہ کہتے ہیں اور اکثر مالنیں وغیرہ کیا کرتی ہیں،

ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمیوں کو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال درجہ کا بے شعور ہے کہ ایک ادنیٰ تو ہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کر کے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی چھوڑ دے وماہذا الاحمق خفی او جهل جلی اور ابن ماجہ میں یہی عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈوران کے بدن پر پایا پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے رقیہ کیا ہے حمرہ سے سو انہوں نے اسے توڑ کر پھینک دیا اور کہا آل عبداللہ غنی ہیں شرک سے پھر یہی حدیث پڑھی جو ہم نے ابوداؤد سے نقل کی اور عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے گلے میں پیتل کا حلقہ دیکھا پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ واہنہ سے ہے فرمایا آپ نے اتار ڈال اس کو کہ نہ بڑھائے گا تیرے لیے مگر وہن اور واہنہ ایک رگ ہے شانہ اور ہاتھ میں کہ اس کے جھاڑنے کو کچھ لٹکاتے ہیں اس کو حرز الواہنہ کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ میں' غرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی فصاحت اور خوش طبعی سے جواب دیا کہ یہ لٹکانا موجب تیرے دہن کا ہے یعنی سستی اور ضعف کا دین میں۔ (ابن ماجہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ جس حدیث میں رقی' تمائم اور تولہ سے نہی وارد ہوئی ہے محمول ہے اوپر ان چیزوں کے جن میں شرک ہو اور انہماک اور استغراق ہو آدمی کو اسباب میں اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ و شانہ' غرض یہ کہ لٹکا کسی چیز کا (تعویذ) جو اسمائے الٰہی سے ہو شرک نہیں۔ چنانچہ بسند عمرو بن شعیب مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو تعلیم کرتے تھے اپنے بالغ لڑکوں کو اعوذ بکلمات الله التامات من غضبه و عقابه و شر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون اور جو نابالغ ہوتے تھے ان کے گلے میں لکھ کر لٹکا دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۳۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَبْرِيْدِ الْحُمّٰى بِالْمَآءِ

باب: پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرنے کے بیان میں

۲۰۷۳: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى فَوْرٌ مِنَ النَّارِ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ۔

۲۰۷۳: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جوش سے ہے جہنم کے سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بی بی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

۲۰۷۴: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ۔

۲۰۷۴: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار جوش سے ہے جہنم کے سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔

ف: روایت کی ہم سے ہارون بن اسحٰق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ سے جو بیٹی ہیں منذر کی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اسماء کی حدیث میں کچھ اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۰۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ

۲۰۷۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے صحابہ کو بخار اور سب دردوں میں اس دعا کے پڑھنے کو بسم اللہ سے آخر تک معنی اس کے یہ ہیں شروع کرتا ہوں میں جھاڑنا اس مرض کا ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ بزرگ کے ہر بھڑکتی رگ سے اور آگ کی

النَّارِ۔ گرمی سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے اور ابراہیم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور مروی ہے اس حدیث میں عرق نعار یعنی رگ آواز کرتی ہوئی۔ مترجم: اس حدیث کو باب سے کچھ ایسا تعلق نہ تھا مگر مؤلف رحمہ اللہ نے اس لیے ذکر کر دیا کہ اس میں مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں آگ کی گرمی سے اور یہ دعا آپ ﷺ نے بخار کے لیے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار میں اثر ہے نار کا' انتہی اور جس بخار کی تبرید آپ ﷺ نے پانی سے فرمائی ہے شاید اس سے مراد بخار صفراوی ہو کہ اطباء اس میں ٹھنڈا پانی پلاتے ہیں اور برف میں ادویات کو سرد کرتے ہیں اور اطراف مریض آب سرد سے دھوتے ہیں پھر بعید نہیں کہ حضرت ﷺ نے یہی نوع مراد لی ہو۔ (نووی)

فقیر کہتا ہے اگر سب بخار آپ ﷺ نے مراد لیے ہوں تو بھی کچھ اشکال نہیں اس لیے کہ آپ ﷺ نے اس کی حرارت کو حرارت جہنم فرمایا اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطباء غافل ہوں اور اسے نہ سمجھیں کہ وہ بغیر نور نبوت کے سمجھ میں نہیں آ سکتی اور ہم نے کلمہ پڑھا ہے آنحضرت ﷺ کا نہ کہ حکیموں کا' اگر تمام جہان کے حکیم خلاف حضرت ﷺ کے کہیں سب جھوٹے ہیں اور فرمانا آپ ﷺ ہی کا قابل تسلیم اور لائق تعلیم ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

١٣٤٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغِيلَةِ

باب: زنِ مرضعہ (دودھ پلاتی) سے صحبت کرنے کے بیان میں

٢٠٧٦ . ٢٠٧٧: عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جُدَامَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ۔

٢٠٧٦۔٢٠٧٧: روایت ہے بنت وہب سے اور نام ان کا جدامہ ہے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے ارادہ کیا میں نے کہ منع کروں میں اپنی امت کو غیلہ سے پھر دیکھا میں نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور نہیں ضرر پہنچاتے اپنی اولاد کو یعنی بسبب غیلہ کے ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

ف: اس باب میں اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی مالک نے ابی الاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے جدامہ بنت وہب سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اس زمانہ میں کہ دودھ پلاتی ہو لڑکے کو۔

فقیر کہتا ہے اور اس میں احتمال ہوتا ہے کہ حمل رہ جائے اور دودھ فاسد ہو اور بسبب فساد دودھ کے رضیع کو ضرر پہنچے' روایت کی ہم سے عیسیٰ بن احمد نے انہوں نے وہب سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے اور محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے جدامہ سے جو بیٹی ہیں وہب اسدیہ کی کہ سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے کہ قصد کیا میں نے کہ منع کروں غیلہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں نے فارس و روم کو کہ وہ کرتے ہیں غیلہ اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت رضاع میں جیسا اوپر گزرا کہا ابو عیسیٰ بن احمد نے اور روایت کی ہم سے اسحٰق بن عیسیٰ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے مانند اس کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۳۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب: ذات الجنب کے علاج میں

۲۰۷۸: عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَنْعَتُ الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَۃُ وَیَلُدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِیْ یَشْتَکِیْهِ۔

۲۰۷۸: روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب میں قتادہ نے کہا اور منہ میں ڈالی جائے یہ دوا اسی جانب سے کہ جس طرف درد ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہیں۔

۲۰۷۹: عَنْ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰی مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ وَالزَّیْتِ۔

۲۰۷۹: روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا کریں ہم ذات الجنب کی قسط بحری اور زیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی میمونؒ سے کئی اہل علم نے یہ حدیث اور ذات الجنب سے مراد سل کا مرض ہے۔مترجم: ذات الجنب اطباء کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی اور غیر حقیقی سو حقیقی ایک ورم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب میں اس جھلی میں کہ باطل اصلاح میں ہے اور غیر حقیقی ایک درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب میں ریاح غلیظہ سے کہ بند ہو جاتے ہیں صفاقات میں سو پیدا ہوتا ہے اس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب حقیقی کے اور صاحب قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب میں ظاہر ہو مسمّٰی بذات الجنب ہے تسمیۃ للشئی باسم مکانہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے ہر درد ہے خواہ جنب میں ہو یا ریہ میں سوء مزاج سے یا اخلاط غلیظہ سے یا اخلاط لذاعہ سے اگر چہ ورم اور بخار سے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزیں عارض ہوتی ہیں حمی یعنی بخار اسعال یعنی کھانسی' وجع ناخس' ضیق نفس یعنی تنگی دم اور نبض منشاری یعنی وہ نبض جو آرہ کی طرح چلے اور علاج مذکور فی الحدیث اس قسم کا علاج نہیں لیکن قسم ثانی جو ریح غلیظ سے پیدا ہو اس کو قسط بحری یعنی عود ہندی مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات میں وراد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اسے باریک پیسیں اور روغن زیت میں ملا کر نیم گرم مقام ریح پر ضماد کریں یا لعوق فرمائیں نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو قوی کرتا ہے اعضائے باطنی کو تنقیح کرتا ہے سدوں کو مسیحی نے کہا کہ عود حار یابس قابض ہے قبض کرتا ہے بطن کو' مقوی ہے اعضائے باطنہ کا دور کرتا ہے' ریاح کو کھولتا ہے سدوں کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لے جاتا ہے فضل رطوبت کو اور عود مذکور جید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا مسیحی نے جائز ہے کہ قسط ذات الجنب کو بھی مفید ہو جبکہ حدوث اس کا مادۂ بلغمیہ سے ہو خصوصاً وقت انحطاط علت کے۔ (زاد المعاد)

۲۰۸۰: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِیْ وَجَعٌ قَدْ کَادَ یُهْلِکُنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِیَمِیْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّمَا

۲۰۸۰: روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت ﷺ اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا چھو درد کی جگہ سات بار اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہو اعوذ سے اجد تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت اور حکومت کے ساتھ اس چیز کے شر سے جسے میں پاتا ہوں کہا راوی نے ویسا ہی کہا میں

اَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُبِهٖ اَهْلِیْ وَغَیْرَهُمْ۔

نے پس دُور کی اللہ تعالیٰ نے جو بلا میرے ساتھ تھی پھر ہمیشہ بتاتا رہا میں یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۸۱: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ [1] قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْاَنَّ شَیْئًا كَانَ فِیْهِ شِفَآءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِی السَّنَا۔

۲۰۸۱: روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی انہوں نے شبرم کا فرمایا آپ نے گرم ہے ظالم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا میں نے سنا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی چیز میں ہوتی موت سے تو سنا میں ہوتی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اس سے کچھ بڑا اس کی شاخیں سرخ ہیں سفیدی ملی ہوئی اور سرہانے شاخوں پر گچھا ہے پتوں کا اور اس میں پھول آتا ہے کچھ زردی سفیدی ملا ہوا پھر جب پھول گر جاتا ہے کچھ پھل آتے ہیں چھوٹے چھوٹے کہ اس میں دانے صغیر ہوتے ہیں مثل بطم کے مقدار میں سرخ رنگ اور اس کی شاخوں پر سرخ چھال ہے اور مستعمل اس میں سے چھال ہے یا دودھ اس کی شاخوں کا اور وہ حار یابس ہے چوتھے درجہ میں مسہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے کیموسات غلیظ کو اور ماء اصفر اور بلغم کو اور آکل کو اس سے کرب پیدا ہوتی ہے غشیان ہوتا ہے اور اکثار اس کا قاتل ہے اور چاہیے کہ جب اسے استعمال کریں تو خالص دودھ میں بھگودیں ایک رات اور دن میں دوبار اس کا دودھ بدل دیں یا تین بار پھر نکال کر سایہ میں سکھائیں اور اس میں درد یا کتیرا ملا کر استعمال کریں یا ماءعسل کے ساتھ پئیں یا عصارہ انگور کے ساتھ اور شربت اس کا دو دانگ سے چار دانگ تک ہے قوت مریض کے موافق اور بعضے حکما نے کہا ہے کہ لبن شبرم یعنی عرق اس کا اس میں خیر نہیں اگر اسے نہ پئے تو بہتر ہے کہ ناتجربہ کار لوگ اسے پلا کر مار ڈالتے ہیں خلاصہ یہ کہ مسہل قوی ہے اور چوتھا درجہ سمیات کا درجہ ہے اور اشیائے سمیہ کے استعمال میں احتیاط ضرور ہے ورنہ موت کا سامنا ہے اور سنا دوائے معروف ہے عمدہ ترین مسہلات سے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اس کی تعریف فرمائی۔ ولخالقہ الحمد و الثناء

۱۳۴۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعَسَلِ

باب: شہد کے بیان میں

۲۰۸۲: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِی اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَقَیْتُ عَسَلًا فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْسَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَ اللّٰهُ وَ كَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ۔

۲۰۸۲: روایت ہے ابی سعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد حضرت کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتے ہیں فرمایا پلاؤ اسے شہد پھر آیا وہ عرض کی یا رسول اللہ! پلایا اس کو شہد اور دست اور بڑھ گئے فرمایا آپ نے پلاؤ اس کو شہد کہا راوی نے پھر پلایا اسے پھر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! پلایا میں نے مگر اس سے اور بڑھ گئے دست فرمایا آپ نے سچا ہے اللہ تعالیٰ اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پلا اس کو شہد پھر پلا اس کو تیسری بار اور اچھا ہو گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا شفا تین چیزوں میں ہے شہد پینے

[1] حارٌّ جارٌّ اور بعضی روایتوں میں آیا ہے اور ابوعبید نے کہا اکثر کلام ان کا حار یار ہے اور جار بجیم بمعنی سدید الاسہال یعنی گرم ہے بہت دست لانے والا اور حار جار میں تاکید لفظی ہے جیسے کہتے ہیں حسن بسن اور شیطان لیطان۔ ۱۲ (زاد المعاد)

میں یا پچھنے لگانے میں یا داغ دینے میں آگ سے اور منع کرتا ہوں میں اپنی امت کو داغ سے ابو عبداللہ مازری نے کہا امراض تین قسم کے ہیں اول یہ کہ امتلاء دم سے ہوں اس کی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اس میں داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلاء صفراء یا بلغم و سوداء سے ہو اس کی دوا اسہال مناسبہ ہے کہ ہر خلط سے نسبت رکھتی ہو سو حضرت نے اشارہ کیا عسل سے گویا مسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جائیں ان دواؤں سے تو آخر دوا کی کی ہے یعنی داغ دینا اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ میں جو تابع ہیں کیفیات اخلاط کے حرارت ہے یا برودت پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے۔ معالجہ میں باردہ و حارہ علیٰ طریق التمثیل سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اس کی دوا ہوگی مثل فصد و حجامت کے اس لیے کہ اس میں استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارد ہے علاج ہوگا تسخین موجود ہے عسل میں پس اگر حاجت ہوگی استفراغ مادہ بارہ کی تو عسل قوت اسہال بھی رکھتا ہے اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور مادۂ غلیظہ مزمنہ ہے تو کی یعنی داغ سے بہتر علاج نہیں اس لیے کہ جز ناری اس کا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادۂ غلیظ کو۔

(زاد المعاد بتغییر یسیر)

۲۰۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًالَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ۔

۲۰۸۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ مسلم ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اس کی موت آئی نہ ہو اور سات بار کہے اسالک سے یشفیک تک مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے تندرست کر دے گا اور معنی اس دعا کے یہ ہیں مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ مالک سے بڑے تخت کے شفا دے تجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر منہال بن عمر کی روایت سے۔

۲۰۸۴: عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَلْيَغْمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَاتَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

۲۰۸۴: روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جب آئے کسی کو تم میں سے بخار اور بخار ایک ٹکڑا ہے نار کا تو چاہیے کہ اسے بجھا دے پانی سے یعنی جیسے آگ بجھائی جاتی ہے سو چاہیے کہ اسے بجھا دے پانی سے یعنی جیسے آگ بجھائی جاتی ہے سو چاہیے کہ اترے بہتری نہر میں اور منہ کرے جدھر سے پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسولک تک یعنی شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہیے کہ اس میں تین غوطے لگائے تین دن تک ایسا ہی کرے پھر اگر اچھا نہ ہوا تین دن میں تو پانچ دن پھر اگر اچھا نہ ہوا پانچ دن میں تو سات دن پھر اگر اچھا نہ ہوا تو نو دن سکتا ہے کہ نو دن سے اس کا مرض متجاوز نہ ہو اللہ کے حکم سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت دے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی تصدیق ضرور کرتا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں بار اپنی عادت مبارک اس کی تصدیق کے لیے خرق فرماتا ہے اس طرح اگر بطور معتاد نہ ہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہوگی الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۰۸۵: عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ بِاَیِّ شَیْءٍ دُوْوِیَ جَرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَقِیَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ کَانَ عَلِیٌّ یَاْتِیْ بِالْمَآءِ فِیْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَاُحْرِقَ لَهٗ حَصِیْرٌ فَحُشِیَ بِهٖ جُرْحُهٗ۔

۲۰۸۵: روایت ہے ابی حازم سے کہ پوچھا کسی نے سہل بن سعد کو اور میں سنتا تھا یہ پوچھا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسول اللہ ﷺ کے تو فرمایا سہل نے نہیں باقی رہا کوئی اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ اور یہ بیان واقعی تھا نہ تعریف اپنی پھر یہ کیفیت گزری کہ حضرت علیؓ پانی لاتے تھے اپنی سپر (ڈھال) میں اور حضرت فاطمہؓ زخم مبارک دھوتی تھیں اور میں بوریا جلاتا تھا پھر چھڑکی راکھ بوریئے کی آپ کے زخم مبارک پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔**مترجم**: کیا عالم بے تکلفی تھا کہ جس کو سلاطین ہدیئے بھیجیں اس کے سر میں بوریئے کی راکھ لگائی جائے۔ اللّٰھم صل علی محمد والہ وبارك وسلم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی وقت میں بیان واقعی اپنے علم کا جائز ہے اگر خوف عجب کا نہ ہو جیسا کہ سہل نے کہا مگر عجب سے بچنا سہل نہیں اور پانی سے خون بند بھی ہو جاتا ہے اس لیے دھونا مفید ہے۔

۲۰۸۶ تا ۲۰۸۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِیْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَایَرُدُّ شَیْئًا وَیُطَیِّبُ نَفْسَهٗ۔

۲۰۸۶ تا ۲۰۸۹: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تم مریض پر تو دعا کرو اس کی درازئ عمر کی اس لیے کہ یہ کچھ تقدیر کو نہیں بدلتی اور اس کا دل خوش کر دیتی ہے۔**ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

مسائل ملحقہ: (مترجم)

① **مسئلہ**: مریض کو تبدیل آب و ہوا کے لیے نقل مکانی مسنون ہے۔ چنانچہ بخاری نے اس پر استدلال کیا ہے حدیث عرینین سے کہ ان کو آپ نے حکم دیا مدینہ سے باہر جانے کا۔

② **مسئلہ**: محرم کو پچھنے لگانا جائز ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے لحی جمل (مکہ ومدینہ کے بیچ میں ایک مقام کا نام ہے) میں پچھنے لگائے ہیں اپنے سر مبارک میں اور آپ ﷺ محرم تھے۔ (رواہ البخاری)

③ **مسئلہ**: بخاری میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب سنو تم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل نہ ہو اس میں اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں انتہی اور طاعون بروزن مفعول طعن سے ہے اس لفظ میں عرب نے عدل کیا ہے یعنی صیغہ اصلیہ سے نکال لیا ہے اور دال ہے یہ لفظ موت عام پر مانند وبا کے اور تہذیب النووی میں ہے کہ طاعون ثبور ہے کہ ورم مولم کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کا گرداگرد سرخ ہو جاتا ہے یا سبز ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی خفقان وقے شروع ہوتا ہے اور وہ پھوڑے اکثر بغلوں میں نکلتے ہیں بلکہ سارے بدن میں خلیل نے کہا طاعون وباء ہے اور وباء ہر مرض عام ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہو اور ابو بکر بن عربی ابوالولید کا بھی قول اسی کے قریب ہے اور حضرت عمرؓ کے وقت میں جو وبا کہ شام میں واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ بمشورہ مشائخانِ قریش کے راہ سے لوٹ آئے۔ (بخاری)

④ **مسئلہ**: البان اتن یعنی گدھی کا دودھ ابن شہاب سے مروی ہے کہ پوچھا انہوں نے حکم اس کا ابوادریس سے سو کہا انہوں نے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے گوشت سے منع فرمایا اور خاص اس کے لبن میں کوئی حکم ہمیں نہیں پہنچا۔ (رواہ البخاری) کرمانی نے کہا ہے کہ حرمت لبن بسبب حرمت لحم کے ہے اس لیے کہ متولد ہوتا ہے دودھ گوشت سے۔

⑤ **مسئلہ**: حقیقت سحر کی اور تاثیر اس کی ثابت ہے اور گئے ہیں اس کے اثبات کی طرف اہلسنت اور جمہور علمائے اُمت اور نہیں منکر اس

کے مگر اہل بدعت اور ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اور فرمایا ہے کہ وہ مفرق ہے بین المرء وزوجہ اور اشارہ کیا ہے اس کے مرتکب کی طرف کفر کا اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہیں اس کے اثبات تاثیر میں اور جس نے سحر کیا تھا آنحضرتؐ پر نام اس کا لبید بن الاعصم تھا اور ایک مدت تک تھی تاثیر اسکی آپ پر اور بعض مبتدعین معترض ہیں کہ یہ امر منصب نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اس کا منافی ثقابت انبیاء ہے مگر یہ اعتراض ان کا باطل ہے اس لیے کہ دلائل قطعیہ قائم ہوئے ہیں صدق وصحت وعصمت پر آنحضرت ﷺ کے اس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکام الٰہی کے اور خطا کرنا امور دنیا میں یا مؤثر ہو جانا کسی سم سے یا متضرر ہو جانا کسی اور ضرر پہنچانے والی چیز سے ہرگز منافی منصب نبوت نہیں بلکہ یہ کمال منصب نبوت ہے اس لیے کہ یہ لازم بشری ہیں اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے اور تاثیر سحر میں اختلاف ہے۔ مازری نے کہا ہے کہ بعضوں کا قول ہے کہ تاثیر سحر تفرقہ بین الزوجین سے زیادہ نہیں ہوتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اثر نہیں اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ اور تاثیر بھی سوا اس کے بلکہ اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرقِ عادت جب ساحر اور نبی وولی سب کے واسطے ہوئے تو پھر ان میں فرق کیا ہے؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ اگر چہ خرق عادت سب کو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتھ خلق کے اور عاجز کرتا ہے اور خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ خرق عادت کے کہ واقع ہوئی ہے وہ اس کی تصدیق کے واسطے پھر اگر وہ جھوٹا ہو تو واقع نہ ہوگا اس کے لیے خرقِ عادت اور اگر خرقِ عادت مکذبانِ رسل کے لیے واقع ہوتے تو جتنے معارضین تھے انبیاء کے سب سے وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی وساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہیں کرتے اور اگر دعویٰ نبوت کرتے ہیں تو خرقِ عادت واقع نہیں ہوتے اور فرق ولی اور ساحر میں دو وجوں سے ہے اوّل یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہیں ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہیں ہوتی فاسق پر اور ظاہر ہوتی ہے ولی اور متقی پر۔ دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور مشقت ومحنت بخلاف کرامت کے اور سحر میں اگر کوئی قول وفعل کا نہیں تو گناہِ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے۔ پھر جس میں کفر نہیں اس کی توبہ قبول ہے شافعیہ کے نزدیک اور قتل نہ کیا جائے اگر توبہ کرے اور امام مالکؒ نے فرمایا کہ ساحر قتل کیا جائے اور توبہ نہ لی جائے اس سے اور اگر توبہ کرے تو بھی مقبول نہیں بلکہ متحتم ہے قتل اس کا اور احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسان کو اور اقرار کرے کہ اسکے سحر سے مرا ہے اور اکثر اسکے سحر سے لوگ مرجاتے ہیں تو قصاص واجب ہے اور اگر وہ کہے کہ مرگیا بسبب سحر کے مگر لوگ کبھی مرتے ہیں اس سحر سے اور کبھی نہیں مرتے تو قصاص نہیں اس پر بلکہ دیت اور کفارہ اس پر واجب ہے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ ثبوتِ قتل ساحر بہ بینہ ممکن نہیں جب تک وہ اقرار نہ کرے۔ (نووی)

﴿۶﴾ مسئلہ: ادعیات رقیہ پڑھ کر پھونکنا بھی مسنون ہے چنانچہ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ تھے آنحضرتؐ جب کوئی بیمار ہوتا تو آپؐ کے گھر والوں میں تو پھونکتے معوذات اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے دوسرے نفخ ہے تیسرے تفل ہے اور اجماع ہے جوازِ نفث پر اور مستحب کہا ہے اسے جمہور صحابہ اور تابعین نے کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیوں میں اور جائز رکھا ہے نفخ کو اور نفخ وہ ہے جس پھونکنے میں تھوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے وہ بغیر تھوک کے نہیں ہوتے۔ ابوعبید نے کہا کہ تفل کے معنوں میں تھوک کا نکلنا شرط ہے اور نفث میں شرط نہیں اور بعضوں نے اس کے برعکس کہا ہے اور سوال کیا گیا حضرت عائشہؓ سے نفث نبی ﷺ کا فرمایا انہوں نے کہ ایسا پھونکتے تھے آپؐ جیسا کوئی پھونکتا ہے انگور خشک کھاتے وقت کہ اس میں تھوک نہیں نکلتا اور جو بے اختیار کچھ نکلے اس کا اعتبار نہیں اور جس حدیث میں فاتحۃ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اس میں یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تھے اپنے تھوک کو اور پھینکتے تھے اس بیمار پر۔ قاضی نے کہا اور فائدہ تھوکنے کا برکت لینا ہے ساتھ اس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو ملا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتھ اور امام مالک پھونکتے تھے اپنے رقیہ میں اور مکروہ جانتے تھے رقیہ لوہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس میں گرہ لگائی ہو جیسے گنڈہ وغیرہ اور جس میں لکھے جاتے ہیں خاتم سلیمان کے اور گرہ لگانا ان کے نزدیک نہایت مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: النفاثات في العقد۔ واللہ اعلم۔ (نووی باختصار)

﴿۷﴾ مسئلہ: مسلم میں مروی ہے آنحضرت ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لا عدوی ولا طیرۃ ولا صف ولا ہامۃ اور مروی ہے ولا نوء ولا غول اور عدوی اوپر مذکور ہوا ہے اور طیرہ مشہور ہے بدفالی اور صفر میں دو اقوال ہیں اوّل یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے نسی فرمایا ہے۔ دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کیڑا ہے کہ صفر اس کا نام ہے اور وہ ہیجان کرتا ہے بھوک کے وقت اور اکثر مار ڈالتا ہے اس جانور کو اور کھجلی سے زیادہ اس میں عدوی کا خیال رکھتے تھے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابوعبید اور اکثر علمائے حدیث اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے الو کہتے ہیں عرب اس سے بدفالی لیتے تھے اور بعضوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر الو بن جاتی ہیں اور یہ تفسیر اکثر علماء کی ہے اور نوء یعنی نچھتر مشہور ہے مراد اس کی نفی سے یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکھو کہ فلانے نچھتر نے پانی برسایا اور غول کو عرب جانتا تھا کہ وہ بھی ایک قسم شیاطین کی ہیں کہ راہ میں ملتے ہیں اور راہ رو کو بھلاتے ہیں اور متلون بالوان عجیب ہو کر ان کو ہلاک کرتے ہیں حضرت ﷺ نے ان سب اوہامِ باطلہ کا ابطال کیا اور اپنی امت کو اس مرض سے نکالا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْفَرَائِضِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب تقسیم ترکہ کے ہیں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

شرح الالفاظ ۞ مترجم: فرائض جمع ہے فریضہ کی اور مشتق ہے فرض سے اور فرض لغت میں تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے اور اصطلاحِ شرع میں فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اس واسطے نام رکھا کہ سہام مقدر مقطوع مبین ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہیں تو اس میں لغوی معنی اور شرعی دونوں یکجا ہو گئے۔ کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن العالم۔

اور موضوع علم فرائض کا ترکات ہیں‘ غرض اس علم کی ایصالِ حقوق ہے اہل استحقاق کو اور ارکان اس کے تین ہیں وارث اور مورث اور موروث اور شرط اس کی تین ہیں‘ مورث کی موت اور وارث کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری چنانچہ حمل اور علم وجہ ارث کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب میں مذکور ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور اس علم کے استخراج کے تین اصول ہیں کتاب اللہ اور حدیث رسول چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کی شہادت سے ثابت ہے اور اصل ثالث اجماعِ امت ہے چنانچہ دادی کے ارث عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے اصحابِ کرام کا اور قیاس کو فرائض میں کچھ دخل نہیں۔ کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن الطحاوی مختصراً۔

۱۳۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ

باب: اِس بیان میں کہ ترکہ کے مستحق وارث ہیں

۲۰۹۰: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ مَالاً فَلِوَرَثَتِہٖ وَ مَنْ تَرَکَ ضِیَاعًا فَاِلَیَّ۔

۲۰۹۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے چھوڑا مال تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو چھوڑے ضیاع تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

ف: حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث اور اس میں طول ہے اور وہ پوری ہے بہ نسبت اسکے اس باب میں جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور مراد مَنْ تَرَکَ ضِیَاعًا سے وہ ضیاع ہیں کہ جس کی پرورش کے لیے میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کی پرورش کروں گا اور خرچ اٹھاؤں گا۔ مترجم: ضیاع مصدر ہے ضاع یضیع کا بروزن سحاب بمعنی زن و فرزند اور جو آدمی کے نفقہ اور مؤونت میں ہوں اور ہر ضعیف و نیاز مند کہ امور و حوائج میں محتاج ہو کسی کا اور بمعنی ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے اور یہاں زن و فرزند مراد ہیں‘ نووی نے کہا ہے جو چھوڑ جائے دین اور

ضیاع اس کا ادا اور پرورش حضرت ﷺ کے خصائص میں تھا اور حکام پر واجب نہیں گویا ان کے نزدیک یہ فرمانا حضرت ﷺ کا تبرعاً تھا۔

۱۳۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَعْلِیْمِ الْفَرَائِضِ

باب: تعلیم فرائض کی فضیلت میں

۲۰۹۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ۔

۲۰۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اسے لوگوں کو اس لیے کہ میں وفات پانے والا ہوں۔

ف: اس حدیث میں اضطراب ہے اور روایت کی اسامہ نے یہ حدیث عوف سے انہوں نے سلمان بن جابر انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین نے انہوں نے ابو اسامہ سے اس کے معنوں میں **مترجم**: دارقطنی اور ابن ماجہ میں ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور بھلایا جاتا ہے اور پہلے وہی چھینا جائے گا میری امت سے اور ابوداؤد میں ہے کہ علم تین ہیں اور سوا اس کے حاجت سے زیادہ ہے۔ اوّل آیت محکمہ دوم سنت قائمہ سوم فریضہ عادلہ اور مراد فریضہ سے سہم ہے اصحاب فرائض کا اور فرمایا آپ نے اعلم تر امت میں علم فرائض میں زید بن ثابت ہیں رواہ احمد وابن ماجہ والترمذی والنسائی' اقول مراد نصف علم سے یہ ہے کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اس پر حیات دنیوی پر عمل کرے اور دوسرے یہ کہ وہ اس کے وارث بعد اس کے موت کے اس پر عامل ہوں اور علم میراث ایسا ہے ہی' پس نصف علم ہوا۔

۱۳۴۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْبَنَاتِ

باب: لڑکیوں کے میراث میں

۲۰۹۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ بِابْنَتَیْهَا مِنْ سَعْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ یَوْمَ اُحُدٍ شَهِیْدًا وَّاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ یَدَعْ لَهُمَا مَالاً وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ یَقْضِی اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتَیْ سَعْدٍ الثُّلُثَیْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَكَ۔

۲۰۹۲: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا کہ آئیں بی بی سعد بن ربیع کی اپنی دو لڑکیوں کو لے کر جو بیٹیاں تھیں سعد کی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ! یہ دونوں بیٹیاں ہیں سعد بن ربیع کی شہید ہوئے ان کے باپ آپ کی رفاقت میں احد کے دن اور ان کے چچا نے لے لیا سب مال ان لڑکیوں کا اور نہ چھوڑا ان کے لیے کچھ مال اور ان کا نکاح نہیں ہوسکتا جب تک ان کا کچھ مال نہ ہو فرمایا آپ ﷺ نے اللہ حکم کر دے گا اس باب میں سو اتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کو کہ دے دیں سعد کی بیٹیوں کو دو ثلث اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور باقی تیرا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے اور روایت کی یہ شریک نے بھی عبداللہ بن محمد بن عقیل سے۔ **مترجم**: اولاد کی میراث میں اصل یہ آیت ہے جس کا شانِ نزول اس روایت میں مذکور ہوا: قَالَ اللّٰهُ یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ......

یعنی اللہ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتوں کے پھر اگر نری عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں ہیں جو چھوڑ مرا اور ایک ہے تو اس کو آدھا...... مترجم کہتا ہے اگر دو لڑکیاں ہوں تو یہ مسئلہ منصوص قرآنِ عظیم میں نہیں اور اجماع سلف منعقد ہے کہ جب مر جائے باپ یا ماں اور چھوڑ جائے لڑکا اور لڑکی یعنی اولاد ذکور و اناث دونوں قسم پس مرد کو اس میں سے حصہ ہے برابر دو عورتوں کے یعنی مرد کو دو راس اعتبار کریں اور عورت کو ایک راس اور اگر فقط لڑکیاں ہوں اور لڑکا ان کے ساتھ نہ ہو تو دو لڑکیاں یا ان سے زیادہ کو دو ثلث ہیں ترکہ سے اور اگر ایک لڑکی ہے تو اسے نصف ہے کل مال کا پھر اگر شریک ہو جائے اولاد کے ساتھ کوئی اور اصحابِ فرائض اور اولاد میں کوئی نر بھی ہو تو پہلے اسے حصہ دے لیں مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا ماں باپ میت کے۔ واللہ اعلم اور اس کے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اس طرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک حصہ۔ **حاصل کلام** یہ ہے کہ بنات ابناء کے ساتھ مل کر عصبہ بالغیر ہو جاتے ہیں' واللہ اعلم اور اولاد نر کا مرتبہ جبکہ خاص میت کی اولاد نہ ہو مانند حالت اولاد بالواسطہ کے ہے یعنی جیسا بیٹا بیٹی میت کے نہ ہو تو پوتا پوتی ورثہ لینے میں ان کے قائم مقام ہیں کہ مردان کے مثل مردان اولاد بےواسطہ کے ہیں اور عورتیں ان کی مثل زنان بےواسطہ اور وارث ہوتے ہیں یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہیں اولاد بےواسطہ اور محجوب کرتے ہیں جیسا کہ محجوب کرتی ہیں اولاد بواسطہ پس اگر جمع ہو جائیں اولاد بےواسطہ اولاد پسر کے ساتھ اور اولاد بےواسطہ میں کوئی مرد بھی ہو تو حکم یہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہیں اولاد بےواسطہ کے ہوتے ہوئے اور اگر اولاد بےواسطہ میں کوئی مرد نہ ہو اور ہوویں اولاد بےواسطہ دو لڑکیاں یا زیادہ تو میراث نہیں ہے دختران پسر کو ان کے ہوتے ہوئے مگر جب کہ ہووے اولاد پسر میں کوئی مرد کہ برابر ہو دخترانِ پسر کے درجہ نسب میں یا نیچے ہو ان سے تو باز رکھے گا یا مرد مال زیادہ کو دختران بےواسطہ سے اور تقسیم ہوگا یہ مال زیادہ دخترانِ پسر اور اس مرد پر للذکر مثل حظ الانثیین اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بےواسطہ سے بچے پھر اگر کچھ نہ بچے تو دخترانِ پسر کو کچھ نہیں اور اگر اولاد بےواسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اسے نصف ہے اور دختر پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکوں کی دختر سے یعنی جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ میں ہیں تو ان کا کچھ مقرر نہیں اس صورت میں جیسا کہ اوپر کی صورت میں چھٹا حصہ تھا لیکن اہل فرائض سے اگر کچھ باقی رہے گا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اس کے مرتبہ میں ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہو جائے گا مرد کو دو حصہ' عورت کو ایک اور جو اس مرد سے نیچے کے درجے کے ہیں اس کو کچھ نہ ملے گا اور اگر اہل فرائض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا۔ (مصفّٰی شرح موطأ)

۱۳۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي مِيْرَاثِ بِنْتِ الْاِبْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

باب: پوتیوں کی میراث میں بیٹیوں کے ساتھ

۲۰۹۳: عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى مُوْسٰى وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَسَاَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ فَقَالَا لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَ لِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ مَا بَقِيَ وَقَالَا لَهٗ انْطَلِقْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ سَيُتَابِعُنَا فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ وَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنِّيْ اَقْضِيْ فِيْهَا كَمَا

۲۰۹۳: روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایک مرد ابی موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچھی ان دونوں نے میراث بیٹی اور پوتی اور حقیقی بہن کی سو انہوں نے کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن کو باقی اور کہا دونوں نے کہ تو جا عبداللہ کے پاس اور پوچھ ان سے سو وہ بھی جواب میں ہمارا ساتھ دیں گے سو آیا وہ عبداللہ کے پاس اور ذکر کیا اس کا اور خبر دی ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی عبداللہ نے کہا میں اگر یہی حکم دوں گا تو گمراہ ہو گیا میں اور نہ ہوا راہ پانے والوں میں لیکن فتویٰ دیتا ہوں تجھ کو

قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَکْمِلَةَ الثُّلُثَیْنِ وَلِلْاُخْتِ مَابَقِیَ۔

جیسا فتویٰ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ کہ کامل ہو جائیں یہ دونوں حصہ مل کر دو ثلث اور ما بقی بہن کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو قیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہیں اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی ابی قیس سے۔ **مترجم:** لڑکے اور پوتے کے حصوں کی تحقیق ہمارے قول میں اوپر مذکور ہو چکی اور بہن حقیقی قائم مقام بیٹی کے ہے یعنی نہ ہو تو حقیقی بہن کا حال بیٹی کا سا ہے کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو جاتے ہیں اور بھائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے اور علاتی بہن بجائے پوتی کے ہے یعنی جو حکم پوتی کے میراث کا ساتھ بیٹے کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے جیسے پوتی بوقت نہ ہونے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہو جاتی ہے اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتھ اپنے بھائی کے میراث بعصوبت پاتی ہیں' یہی حال بعینہٖ علاتی بہنوں کا ہے بروقت نہ ہونے حقیقی بہن کے اور جس طرح ایک بیٹی کے ساتھ پوتے کو سدس ملتا ہے ایسے ہی ایک علاتی بہن کو ساتھ حقیقی بہن کے اور جس طرح دو بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں بالکل محروم ہو جاتی ہیں ایسے ہی دو حقیقی بہنوں کے ساتھ علاتی بہن بالکل محروم ہو جاتی ہے اسی طرح باوصف ہونے دو بہنوں حقیقی کے اگر ساتھ علاتی بہنوں کے بھائی علاتی پایا جائے تو یہ بہنیں بھی عصبہ ہو جائیں گی۔

۱۳۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ

باب: حقیقی بھائیوں کی میراث میں

۲۰۹۴: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذَا الْاٰیَةَ: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَیْنٍ﴾ [النساء: ۱۲] وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالدَّیْنِ قَبْلَ الْوَصِیَّةِ وَاَنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَرِثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ یَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِیْهِ لِاَبِیْهِ۔

۲۰۹۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انہوں نے پڑھتے ہو تم یہ آیت: مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ ...... اور تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ادائے دین کا قبل وصیت کے اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بھائی ہیں حقیقی ایک ماں باپ سے وہ وارث ہوتے ہیں نہ برادرانِ اخیافی کہ بھائی ہیں ایک باپ سے یعنی مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بھائی کا کہ ایک ماں باپ سے ہو نہ علاتی بھائی کا کہ ایک باپ سے ہو۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں' نہ بنی العلات کہ برادرانِ اخیافی ہیں' اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ابی اسحٰق کی سند سے کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا بعض اہل علم نے حارث میں اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک۔ **مترجم:** یعنی حضرت علیؓ نے فرمایا کہ شاید تمہیں اس آیت میں شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین اس کے بعد مذکور ہے تو اجرائے وصیت قبل ادائے دین ضرور ہے اور حضرت نے ادائے دین مقدم کیا وصیت پر' سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکماً اگرچہ مؤخر ہے ذکراً اور تقدیم وصیت کا ذکراً فقط مزید اعتنا کے واسطے ہے کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادرانِ حقیقی کو ایک ماں باپ سے' اگر برادرانِ علاتی کے ساتھ جمع ہوں تو میراث برادرانِ حقیقی کو ہے سو تمہیں وہم نہ ہو کہ قرآن میں تو اللہ تعالیٰ نے سب بھائیوں کو برابر ذکر کیا ہے اور

برادرانِ اخیافی کہ ایک ماں سے ہیں اصحاب فرائض سے ہیں یہاں کلام ہے عصبات میں اور الرجل یرث اخاہ سے آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق سے۔ (شرح مشکوٰۃ) تفصیل آگے آتی ہے۔

۲۰۹۵ ـ ۲۰۹۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نِبِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِيْضٌ فِیْ بَنِیْ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْسِمُ مَالِیْ بَيْنَ وَلَدِیْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ: ﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾ [النساء: ۱۱] اَلْاٰيَةَ۔

۲۰۹۵ ـ ۲۰۹۶: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میری اور میں بیمار تھا بنی سلمہ کے محلہ میں سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے کیونکر تقسیم کروں میں اپنا مال اپنی اولاد میں سو جواب نہ دیا آپ نے کچھ اور اتری یہ آیت: يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ......۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے۔

۲۰۹۷: عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِیْ فَوَجَدَنِیْ قَدْاُغْمِیَ عَلَیَّ فَاَتَانِیْ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْءِهٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ اَوْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ يُجِبْنِیْ شَيْئًا وَكَانَ لَهٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ [النساء: ۱۷۶] اَلْاٰيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِیَّ نَزَلَتْ۔

۲۰۹۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ بیمار ہوا میں اور آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو اور پایا مجھے کہ بیہوشی آ گئی تھی مجھ پر سو آئے آپ اور ابوبکر دونوں پیدل تھے سو وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ڈال دیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجھ پر سو ہوش میں آیا میں اور عرض کی میں نے یارسول اللہؐ! کیا حکم کروں میں اپنے مال میں یا یہ کہا کیا کروں میں اپنا مال؟ یعنی یہ شک راوی ہے پھر حضرت نے کچھ جواب نہ دیا مجھ کو اور ان کی یعنی جابر کی نو بہنیں تھیں یہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہاں تک کہ نازل ہوئیں آیت میراث کی یَسْتَفْتُوْنَکَ سے آخر تک کہا جابر نے یہ آیت میرے باب میں اتری۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: ان دونوں باب میں مصنفؒ نے بھائی بہنوں کا ذکر کیا ہے پہلے ہم ان کا خلاصہ احکام کرتے ہیں بعد اسکے آیت مبارکہ یَسْتَفْتُوْنَکَ کی شرح کریں گے فاقول بعون اللہ وقوتہ۔ بھائی اگر ایک ماں باپ سے ہیں تو حقیقی ہیں اور اگر باپ ایک ہیں تو علاتی ہیں اور اگر ماں ایک ہے تو اخیافی ہیں پس حقیقی اگر میت کا فرزند نرینہ موجود ہے یا فرزند فرزند کہ نر ہو تو اس صورت میں انکو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح جب کہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہیں میت کی لڑکیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ مگر جبکہ میت کا دادا نہ ہو اس طرح کہ وہ اس صورت میں عصبہ ہیں کہ پہلے ذوی الفروض پر انکے حصوں کے موافق ترکہ تقسیم کیا جائے اور بعد جو باقی رہے وہ ان کو ملے اس طرح سے کہ مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا اور اگر میت نے باپ (یعنی بھائی کو) اور دادا اور فرزند اور اولاد (یعنی بہن کو) فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھ نہ چھوڑا تو اس صورت میں حقیقی بہن اگر ایک ہے تو اسے آدھا ہے کل مال کا اور اگر دو ہیں یا دو سے زیادہ تو انہیں دو ثلث ہیں اور اگر انکے ساتھ کوئی بھائی حقیقی ہے میت کا تو پھر یہ بہنیں ذوی الفروض نہیں بلکہ عصبہ ہیں اب جو ذوی الفروض سے بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے بٹے گا اس صورت میں ان کا یہی

حکم ہے مگر ایک مسئلہ میں کہ برادرانِ عینی کو کچھ نہیں بچتا اس لیے کہ ان کو شریک کر دیے ہیں برادرانِ اخیافی میں تا کہ بالکل بے نصیب نہ رہیں اور صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً ہندہ نے وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادرانِ اخیافی اور عینی کو تو پہنچا شوہر ہندہ کو نصف اور مادر کو سدس اور برادرانِ اخیافی کو ثلث اور باقی نہ رہا برادرانِ عینی کو کچھ تو اس صورت میں برادرانِ عینی کو برادرانِ اخیافی کے شریک کر دیں گے اسی ثلث میں اور مردوں کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک ایک حصہ تقسیم کر دیں گے اس لیے کہ یہ سب بھائی ہیں متوفی یعنی ہندہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بھائیوں کا۔ اب علاتی کا حکم سنئے کہ حال ان کا مثل برادرانِ حقیقی کے ہے جبکہ میت کا کوئی برادرانِ حقیقی میں سے نہ ہو ان کے مرد برابر ہیں ان کے مردوں کے اور ان کی عورتیں برابر ہیں ان کی عورتوں کے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ شریک نہیں ہوتے برادرانِ اخیافی کے پاس اگر جمع ہو جائیں برادرانِ علاتی اور عینی اور عینی میں کوئی نر ہو تو میراث نہیں ہے علاتیوں میں سے کسی کو اور اگر نہ ہو ان میں سے کوئی نر اور ہو عینی ایک بہن تو دیا جائے اسے ایک نصف اور خواہر علاتی کو ایک سدس کہ تمام ہو جائیں دو ثلث کہ انتہا ہے بہنوں کے حصوں کی اور اگر خواہرانِ علاتی کے ساتھ کوئی مرد ہے تو اس صورت میں وہ اصحابِ فرائض میں سے بلکہ عصبہ کچھ نہ ملے گا اور اگر خواہرانِ عینی دو ہیں یا زیادہ ان کے لیے دو ثلث اور میراث نہیں ان کے ہوتے ہوئے علاتی بہنوں کو مگر جبکہ ہو ان کے ساتھ کوئی بھائی علاتی، پھر اگر ہے انکے ساتھ علاتی بھائی تو یہ عصبہ ہیں اوّل اصحاب فرائض پر تر کہ تقسیم ہو پھر جو بچے ان پر تقسیم ہو للذکر مثل حظ الانثیین کے حساب سے اور برادرانِ اخیافی کو حصہ پہنچتا ہے برادرانِ علاتی کے ساتھ اس طرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو سے زیادہ کو ثلث اور اس میں مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے نہ دو، مرد اور عورت اس میں سب برابر ہیں بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادرانِ علاتی کا۔

اب برادرانِ اخیافی کا حال سنو کہ برادرانِ اخیافی جو ایک ماں سے ہوں وارث نہیں ہوتے ساتھ فرزند میت کے نہ ساتھ پوتا پوتی کے اور اسی طرح وارث نہیں ہوتے باپ اور دادا کے ہوتے ہوئے اور ان کے سوا اور صورتوں میں وارث ہوتے ہیں بطریق فرضیت نہ بطریق عصوبت ایک کو ان میں سے سدس ہے بہن ہو یا بھائی اور اگر دو ہوں تو ہر ایک کو ایک سدا اور اگر دو سے زیادہ ہیں تو وہ سب شریک ہیں ثلث میں مرد کو حصہ ہے برابر ایک عورت کے اور آیہ مبارک: اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً سے یہی مراد ہے اور کلالہ کے باب میں دو آیتیں نازل ہوئیں ایک اوّل سورۂ نساء میں ایک آخر میں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہٗ نے اگر جس مرد کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اس کا ایک بھائی ہے یا بہن تو دونوں میں ہر ایک کو چھٹا حصہ پھر اگر زیادہ ہو اس سے تو سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یہ کہہ رکھا ہے اللہ نے اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا۔ انتہیٰ۔

لغوی تشریح ۞ کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت میں پشت کا رد اور پشت شمشیر اور وکیل اور ستم اور سختی کو کہتے ہیں اور کلالہ بروزن صحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکھتا ہو نہ والد۔ قولہ اس کا ایک بھائی ہے یا بہن اور مراد اس جگہ برادر یا خواہر اخیافی ہے باجماع امت قولہ جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یعنی حصہ زیادہ ثلث سے نہ ہو۔

١٣٥٠: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ

باب: عصبات کی میراث میں

٢٠٩٨: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٢٠٩٨: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو

مترجم: عصبات جمع ہے عصبہ کی اور عصبہ مطلقاً لغت میں عبارت ہے محیط بالشیٔ سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی میں موجود ہے کیونکہ عصبات کو ہر طرف سے گھیرے ہیں اور تفصیل عصبات کی آخر باب میں مذکور ہوگی۔

وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ۔ حصے اہل فرائض کو پھر جو باقی رہے وہ اس کا حق ہے جو مرد قریب تر ہو میت سے۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً ۔مترجم: عصبہ نسبی ہے یا سببی ہے نسبی میں قسم ہے عصبہ بنفسہ یا عصبہ لطغیرہ یا عصبہ مع غیرہ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم میں ہے کہ ثبوت عصبیت میں غیر کے ملنے کی حاجت نہیں تو وہ عصبہ بنفسہ ہے یعنی بذات خود بلا انضمام شخص آخر عصبہ ہے اور ثبوتِ عصبیت میں اگر غیر کا محتاج ہے اور یہ غیر بھی اس عصوبت میں شریک ہیں تو عصبہ مع غیرہ ہے اور اگر غیر اس کے ساتھ شریک نہیں تو عصبہ لغیرہ ہے اور عصبہ بنفسہ لیتا ہے جمیع مال میت کا عندالانفراد یعنی بصورت نہ ہونے ذوالفروض کے اور عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہو اس کے نسب میں میت تک کوئی انثیٰ اور وہ چار قسم ہے اول جزءِ میت پھر اصل میت پھر جزء اصل میت پھر جزء جد میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی اور جزءِ میت جیسے فرزند میت پھر پوتا اگرچہ سافل ہو یعنی پردتا اور پوتے کا پرپوتا مقدم ہے اصل میت پر اس کے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ اور صاحب فرض پھر اس کے بعد ہے اور جو اس سے اوپر ہو یعنی پردادا الیٰ غیر ذالک اور نانا جد فاسد ہے اور ذوی الارحام میں ہے' پھر ان کے بعد میت کا جزء اب ہے جیسے سگا بھائی پھر علاتی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا پھر اس کے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا اگرچہ ابن الاخ سافل ہو یعنی بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائیوں کو دادا سے اگرچہ دادا عالی ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے' مفتی بہ برخلاف صاحبین اور شافعی کے بعضوں نے کہا کہ صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے یعنی بھائی مقدم ہیں دادا پر۔طحاوی نے کہا قول امام کا معتمد ہے پھر ان کے بعد میت کا جزءِ جد یعنی سگا چچا مقدم ہے پھر سوتیلا چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ چچیرے بھائی سافل ہوں اعمام پدری سے مقدم ہیں پھر سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلا چچا دادا کا پھر جد کے اعمام کے بعد ان کا بیٹا اسی طرح مقدم ہے یعنی سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم پدری کے فرزند اور عم جدی کے فرزند سافل ہوں پس معلوم ہوا کہ عصوبت کے چار سبب ہیں بنوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومت پھر قرب درجہ کے بعد عصبات میں جب تفاوت ہو سگے کو سوتیلے پر ترجیح دی جاتی ہے قرابت کے قوی ہونے کی وجہ سے سو عصبات میں سے جو عصبہ میت کا سگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلے بھائی پر اور خلاصہ یہ ہے کہ درجہ برابر ہونے کے وقت دو قرابت والے کی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ میں تفاوت ہونے سے اعلیٰ یعنی اقرب مقدم ہوتا ہے۔ برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہوگا کہ دو طرح سے قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے بھی اور ماں کی طرف سے بھی اور سوتیلا فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے نہ ماں کی طرف سے اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اسی کے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قریب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں بیٹیاں بیٹوں کے ہونے سے اور پوتیاں پوتوں کے ہونے سے اگرچہ درجات میں سوفل ہوں' چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد میں وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کے برابر یعنی اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے قسمت ہوگی دو سہم بیٹا لے گا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لے گی اور دو سہم بیٹا لے گا اسی طرح بنین اور بنات ابن کو سمجھنا چاہیے اور سگی سوتیلی بہنیں عصبہ لغیرہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائی کے

ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ تو عصبہ لغیرہ چار عورتیں ہیں نصف اور ثلثین کے حصہ والیاں وہ عصبہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کے ہونے سے اگرچہ ان کا بھائی حکمی نہ ہو نہ حقیقی چنانچہ میت کے ابن الابن کا بیٹا یعنی پروتہ عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اس بہن کو جو اس سے اونچے درجہ والی ہو اور عصبہ مع غیرہ بہنیں ہیں بیٹیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کے بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاعنہ (یعنی جس عورت نے لعان کیا ہوا پنے شوہر سے اور جدا ہو گئے ہوں) کا عصبہ ان کی ماں کا مولیٰ ہے اور مولیٰ سے مراد اس مقام میں وہ ہے کہ عصبہ اور آزاد کرنے والے دونوں کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولیٰ ہے غلام کا آزاد کرنے والا پھر مولی العتاقہ کے بعد اس کا عصبہ بنفسہٖ مقدم ہے اس کے عصبہ سببی پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہاں بھی لحاظ ضرور ہے چنانچہ ابن معتق مقدم ہے پھر ابن الابن علیٰ ہذا القیاس اور جبکہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولیٰ کا یعنی آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولیٰ کے فرزند کا ہے اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے یا غلام آزاد نے اپنے مولیٰ کا دادا اور اس کا بھائی چھوڑا تو تمام مال دادا کا ہے بنا بر اس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہٖ میں مذکور ہے اور صاحبین نے کہا ہے کہ دونوں کے مابین مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولاء عتاقت میں عصبہ بغیرہ نہیں نہ عصبہ مع غیرہ بدلیل قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ عورتوں کو ولاء میں سے کچھ حصہ نہیں مگر اس غلام کا ولاء ہے جس کو خود عورتوں نے آزاد کیا ہو۔ (الی آخر الحدیث) انتہی۔ (غایۃ الاوطار)

۱۳۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْجَدِّ

باب: دادا کی میراث کے بیان میں

۲۰۹۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِيْرَاثُهٗ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ لَكَ عَصْبَةٌ۔

۲۰۹۹: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ آیا ایک مرد نبیؐ کے پاس اور کہا اس نے میرے بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا مر گیا ہے سو میرا حصہ کیا ہے اسکے مال سے؟ فرمایا آپؐ نے تجھے چھٹا حصہ ہے یعنی باعتبار فرضیت کے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا اس کو اور کہا تجھے چھٹا حصہ اور ہے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا آپؐ نے اسکو اور فرمایا یہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنی حصہ مفروضہ سے زائد ہے اور یہ سبیل عصبیت تم کو ملا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے اور اس باب میں معقل بن یسار سے بھی روایت ہے۔ **مترجم**: صورتِ مسئلہ لمعات میں یوں مرقوم ہے کہ ایک مرد مرا اور اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہ دادا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دو ثلث بیٹیوں کو پہنچے اور ایک ثلث بچا جس میں سے ایک ثلث دادا کو علیٰ سبیل الفرضیت پھر دوسرا سدس بھی اسی کو دیا علیٰ سبیل العصبیت اور دونوں سدس ایک مرتبہ نہ دیئے کہ کسی کو یہ شبہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہے اور اس واسطے سدس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض ہر زائد تھا اور باپ اور دادا کے تین حال ہیں، اول فرض مطلق یعنی خالی تعصیب سے اور وہ چھٹا حصہ سے ولد کے ساتھ یا ولد لابن کے ساتھ، دوسری تعصیب مطلق یعنی خالی فرض سے دونوں کے نہ ہونے کے وقت یعنی جبکہ ولد اور ولد الابن نہ ہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو باپ دادا لے گا۔ بطریق عصوبت، تیسرے یہ کہ فرض اور تعصیب دونوں وہ بیٹی یا پوتے کے ساتھ اور اس صورت میں باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنی سدس لے گا اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنی نصف لے گی اور جو باقی رہا اس کو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لے گا۔ انتہی۔ (غایۃ الاوطار)

۱۳۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ

باب: دادی اور نانی کی

مِيْرَاثُ الْجَدَّةِ

میراث میں

۲۱۰۰: عَنْ قَبِيْصَةُ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ اَوْاُمُّ الْاَبِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ اَوْاِنَّ ابْنَ ابْنَتِيْ مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِيْ فِي الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اَجِدُلَكِ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى لَكِ بِشَيْءٍ وَسَاَسْئَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَ تِ الجَدَّةُ الْاُخْرَى الَّتِيْ تُخَالِفُهَا اِلٰى عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَنِيْ فِيْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلٰكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا۔

۲۱۰۰: روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی ماں کی ماں یا باپ کی ماں ابوبکر کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسہ میرا مر گیا اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچھ کتاب اللہ میں سو کہا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں نہیں پاتا اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حق اور نہیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم دیا ہو انہوں نے تمہارے واسطے کچھ اور میں پوچھتا ہوں لوگوں سے کہا راوی نے پھر پوچھا انہوں نے لوگوں سے پھر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اس کو سدس فرمایا ابوبکرؓ نے کس نے سنی یہ حدیث تمہارے ساتھ؟ کہا محمد بن مسلمہ نے کہا راوی نے پھر دے دیا اس کو سدس پھر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکھتی تھی حضرت عمرؓ کے پاس کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کی معمر نے زہری سے مگر مجھے یاد نہیں رہا جو کچھ انہوں نے کہا زہری سے لیکن یاد رکھتا ہوں میں معمر سے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو وہی سدس تم دونوں کو ہے اور جو منفرد ہو تم دونوں سے وہ سدس اسی کا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عثمان بن اسحٰق بن خزیمہ سے انہوں نے قبیصہ بن ذویب سے کہا آئی ایک جدہ ابی بکرؓ کے پاس اور پوچھی اس نے میراث اپنی فرمایا انہوں نے نہیں تیرا کتاب اللہ میں کچھ حصہ اور نہ سنت رسول میں کچھ حصہ پھر تو جا یہاں تک کہ میں دریافت کروں لوگوں سے پھر دریافت کیا لوگوں سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ نے میں حاضر تھا رسول اللہؐ کے پاس کہ دیا آپؐ نے جدہ کو سدس فرمایا ابوبکرؓ نے کوئی تمہارے ساتھ اور بھی ہے تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تھا مغیرہ نے پھر جاری کر دیا سدس جدہ کو ابوبکرؓ نے کہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمرؓ کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی میراث کو سو فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں ہے تیرا اللہ کی کتاب میں کچھ حصہ لیکن وہی سدس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہو یعنی نانی دادی دونوں وارث ہوں تو وہی تقسیم ہو تم دونوں پر اور جو ان دونوں میں سے اکیلی ہو تو اس کا وہی سدس ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہ اصح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے اور اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: جدّہ کی دو قسم ہے صحیحہ اور فاسدہ۔ جدہ صحیح وہ ہے جس کی نسبت الی المیت میں ایک باپ دو ماؤں میں داخل نہ ہو اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤں کے مابین میں باپ داخل ہو اس واسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتھ ناتا رکھتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جد فاسد ہے اب اس کی ماں خواہ نخواہ جدہ فاسدہ ہوگی۔ چنانچہ نانا یعنی ماں کا باپ تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہے اس واسطے کہ دو ماؤں میں یعنی میت کی ماں اور نانا کی ماں میں نانا واسطہ واقع ہوا اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی اس کا چھٹا حصہ ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہوں گی تو شریک ہوں گی اس سدس میں بشرطیکہ جدات صحیحہ ہوں اور جدہ فاسدہ ذوی الارحام میں ہے نہ ذوی الفروض میں دوسری شرط جدات میں یہ ہے کہ جمیع جدات درجہ میں مساوی ہوں اس واسطے کہ جدۂ قریبہ جدۂ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جدہ حاجبہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں اسی طرح جدۂ بعیدہ محجوبہ خواہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں انتہیٰ۔ (غایۃ الاوطار)

۱۳۵۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي مِيْرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

باب جدہ کی میراث اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے

۲۱۰۱ ۔ ۲۱۰۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ ۔

۲۱۰۱ : ۲۱۰۲ : روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ انہوں نے کہا جدہ کی میراث میں اس کے بیٹے ہوتے ہوئے کہ وہ پہلی جدہ تھی کہ اس کو کھلایا یعنی دلوایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سدس اس کے بیٹا ہوتے ہوئے اس وقت میں کہ بیٹا اس کا زندہ تھا۔

ف : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر اسی سند سے اور وارث کیا ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو اس کا بیٹا ہوتے ہوئے اور نہیں وارث کیا اس کو بعضوں نے ۔ مترجم : مراد یہاں جدہ سے دادی ہے اور بیٹا اس کا یعنی باپ میت کا زندہ تھا' جان تو کہ جدات ابویات ہوں یا امیات محروم و محجوب ہو جاتی ہیں ماں کے ہوتے ہوئے امیات اس لیے کہ ماں قریب ہے میت سے اور سبب کا بھی اتحاد ہے یعنی سبب ارث کا ماں ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور ماں میں قرب بھی میت کا ہے نہ نانی میں' پس نانی اس لیے محروم ہو گی اور ابویات اس لیے کہ اتحادِ سبب بھی ہے اور زیادتِ قرب بھی یعنی دادی باپ کی ماں ہے اور میت کی خود ماں موجود ہے پس دادی خود محجوب ہو جائے گی اور باپ کے ہوتے ہوئے ابویات محروم ہوتی ہیں اس لیے کہ باپ قریب ہے میت سے نہ امیات اور یہ مذہب ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت وغیرہم کا اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ دادی وارث ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئے اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے' حدیث باب کو نظر کرتے ہوئے اور بعضوں کا قول ہے کہ یہ جو حضرتؐ نے اس جدہ کو دلوایا بطور اطعام و انعام کے تھا اور نہ جدہ کے لیے کچھ میراث نہیں اور اقرب و ابعد تقدیم میراث میں برابر ہیں' مگر یہ قول ضعیف ہے ۔ (لمعات) اور امام مالکؒ نے موطا میں فرمایا ہے کہ ماں کے ہوتے ہوئے نانی محروم اور اگر ماں نہیں ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے اور دادی ماں کے ہوتے ہوئے محروم ہے اور باپ کے ہوتے ہوئے بھی اور اگر ماں باپ دونوں نہیں ہیں تو دادی کو سدس ہے بطریق فرضیت اور اگر جمع ہو جائیں دادی اور نانی اور میت کا قریب تر کوئی ان سے نہ ماں ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہے میت سے بہ نسبت دادی کے تو اسے سدس ہے اور دادی محروم اور اگر دادی نزدیک تر ہے تو میت سے یا دونوں برابر ہیں قرب میں میت سے تو سدس منقسم ہے دونوں پر اور میراث نہیں اور جدات کو سوائے دو جدہ کے' اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کیا ایک جدہ کو بعد ازاں ابوبکرؓ نے اصحابؓ سے سوال کیا حکم جدہ کا پھر پہنچی ان کو خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دلوایا اسے ایک سدس پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمرؓ کے پاس تو آپ نے فرمایا میں بڑھانے والا نہیں فرائض میں خدا تعالیٰ کے کچھ اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو سدس منقسم ہو گا تم پر ورنہ جو تنہا ہو سدس اسی کا ہے اور کہا مالک نے میں نے نہ جانا کہ کسی نے وارث کیا ہو سوائے دو جدہ کے ابتدائے اسلام سے آج تک ۔ (انتہی مافی الموطا)

۱۳۵۴: بَابُ مَا جَآءَ فِي مِيْرَاثِ الْخَالِ

باب : ماموں کی میراث میں

۲۱۰۳: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّ

۲۱۰۳ : روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا انہوں نے کہ لکھ کر بھیجا میرے ساتھ عمر بن خطابؓ نے ابوعبیدہ کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ۔ رسول رفیق ہے اس کا جس کا کوئی رفیق نہیں اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

ف: اِس باب میں عائشہؓ اور مقدام بن معدی کرب سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۰۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخَالُ وَارِثُ مَّنْ لَا وَارِثَ لَهٗ۔ ۲۱۰۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعضوں نے اور یہ نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور اختلاف ہے اس میں اصحاب رسول اللہ کا کہ بعضوں نے وارث کیا ہے خالہ اور ماموں کو اور پھوپھی کو اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنے کے باب میں لیکن زید بن ثابت نے روایت نہیں کیا ذوی الارحام کو اور میراث کو بیت المال میں بھیجنے کا حکم کیا۔

مترجم: معرب میں ہے کہ رحم اصل میں منبت ہے ولد کا اور اس کا ظرف پھر قرابت اور وصلت من جہۃ الاولاء و مسمیٰ برحم ہوگئی اس واسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے طحطاوی نے کہا ذورحم عبارت ہے لغت میں صاحب قرابت سے مطلقاً خواہ قرابت من جہۃ الولاد ہو یا نہ ہو مصنف رحمہ اللہ نے چونکہ خال کا ذکر اس مقام میں کیا ہے اس لیے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال انہیں میں معدود ہے ضرور چاہیے اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہوئے اور معنی شرعی یہ ہیں کہ ذورحم وہ قرابت والا ہے جو صاحب فرض اور عصبہ نہ ہو تو ذورحم وارثوں کی تیسری قسم ٹھہری اس وقت میں اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام مانند حضرت فاروق اور مرتضٰی اور ابن مسعود اور ابوعبیدہ اور معاذ اور ابو الدرداء اور ابن عباسؓ بروایت مشہورہ رضی اللہ عنہم توریث ذوی الارحام کے قائل ہیں اور یہی قول ہے امام اعظم اور صاحبین کا اور جو ان کے اتباع ہیں اور زید بن ثابتؓ اور ابن عباسؓ ایک روایت شاذہ میں میراث ذوی الارحام کے قائل نہیں، ان کے نزدیک جب اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہوں تو متروکہ بیت المال میں رکھا جائے گا اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذورحم وارث نہیں ہوتا صاحب فرض اور نہ عصبہ کے ساتھ سوائے زوجین کے یعنی زوجین اگرچہ صاحب فرض ہیں مگر ذورحم انکے ساتھ وارث ہوتا ہے اس واسطے کہ ان پر رد کرنا فرض کا نہیں، پس اکیلا ذورحم تمام مال کو لے گا قرابت کی وجہ سے اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی عصبات کی مانند ہے اس میں اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب بعد کا حاجب ہوتا ہے، عصبات کی ترتیب کی مانند اور کل ذوی الارحام چار قسم ہیں جزء میت پھر اصل میت پھر جزء ابوین پھر جزء جدین یا جدتین اور مراد جزء میت سے بیٹوں اور پوتیوں کی اولاد ہے خواہ مرد ہوں خواہ عورت اگرچہ درجہ سافل کے ہوں یہ مقدم ہیں اصل میت پر پھر انکے بعد اصل میت ہیں یعنی جد فاسد[1] اور جدات فاسدات[2] اگرچہ بچند درجہ عالی ہوں، پھر ان کے بعد والدین میت کا جز مقدم ہیں یعنی سگی بہنوں یا سوتیلی بہنوں کی اولاد اور اخیافی بھائیوں اور بہنوں کی اولاد اور سگے بھائیوں یا سوتیلے بھائیوں کی بیٹیاں اگرچہ سافل اور نافل ہوں اور مقدم ہے نانا ان پر یعنی اخوات کی اولاد پر اور بنات اخوہ پر برخلاف صاحبین کے پھر جدین یا جدتین کی اولاد مقدم ہے اور مراد جدین سے باپ کا باپ یعنی دادا ہے یا ماں کا باپ یعنی نانا اور جدتین سے باپ کی ماں یعنی دادی اور ماں کی ماں یعنی نانی مراد ہے اور اولاد انکی ماموں اور خالہ ہیں اور اخیافی چچا ہیں یعنی میت کے باپ کے مادری بھائی اور اخیافی کی قید اسلئے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلا عصبات میں داخل ہیں نہ ذوی الارحام اور پھوپھیوں میں ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہوں یا سوتیلی یا مادری، خلاصہ یہ کہ اخوال و خالات اور عمات اور اعمام مادری درجے میں برابر ہیں یہاں کوئی اقرب اور ابعد نہیں اور ان میں حکم یہ ہے کہ ان میں سے جو منفرد ہوگا جمیع مال کا مستحق ہوگا اور اگر چند لوگ ہیں تو دیکھنا چاہیے کہ قرابت انکی متحد ہے یا نہیں،

---

[1] جد فاسد وہ ہے جو قرابت رکھے میت کی بواسطہ عورت کے چنانچہ نانا اور نانا کا باپ۔۱۲

[2] جدہ فاسدہ وہ ہے جس کی نسبت میں میت کی طرف جد فاسد داخل ہو چنانچہ میت کے نانا کی ماں یا نانی کی نانی۔

اگر متحد ہے اس طرح کہ سب کی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اولیٰ ہے باجماع یعنی سگا اولیٰ ہے سوتیلے پر اور سوتیلا اولیٰ ہے اخیافی سے خواہ اقویٰ عورت ہو یا مرد اور اگر اقوای میں بھی تعدد ہو یعنی مع اتحاد القرابت فللذکر مثل حظ الانثیین اور اگر قرابت مختلف ہے اس طرح کہ بعض کی قرابت باپ کی جہت سے اور بعض کی ماں کی جہت سے تو قرابت پدری کے واسطے متروکہ کی دو تہائیاں ہیں اور قرابت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے اور منجملہ قسم رابع چچاؤں کی بیٹیاں ہیں اور ان اولادان اشخاص مذکورین کی یعنی اخوال اور خالات اور اعمام اخافی اور عمات اور بنات اعمام کی اولاد بھی ذوی الارحام کی قسم رابع میں داخل ہے پھر اشخاص مذکورین اگر موجود نہ ہوں تو مستحق ہونگے میت کے باپوں اور ماؤں کی پھوپھیاں اور انکے ماموں اور خالائیں اور باپوں کے اخیافی چچا اور ماؤں کے چچا بالکل خواہ سگے ہوں یا سوتیلے یا اخیافی اور اولادان اشخاص مذکورین کی اگرچہ بعید ہوں بالعلو والسفول اور مقدم ہوگا میت کا اقرب تر اقسام اربعہ کے ہر قسم میں اور جبکہ ذوی الارحام درجہ میں برابر ہوں اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم[1] ہوگی غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والوں کے واسطے دو تہائیاں ہیں اور ماں کی قرابت والوں کے واسطے ایک تہائی۔ (انتہیٰ' یہ مضمون ہے غایۃ الاوطار کا)

١٣٥٥: بَابُ مَا جَآءَ فِی الَّذِیْ یَمُوْتُ وَلَیْسَ لَهٗ وَارِثٌ

باب: لاوارث کی موت میں

٢١٠٥: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ انْظُرُوا هَلْ لَهٗ مِنْ وَارِثٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَادْفَعُوْهُ اِلٰی بَعْضِ اَهْلِ الْقَرْیَةِ۔

٢١٠٥: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ایک غلام آزاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گر پڑا کھجور کے درخت پر سے اور مر گیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کوئی اس کا وارث ہو؟ عرض کی صحابہؓ نے کوئی اس کا وارث نہیں کیا دے دو اس کا مال اس کے گاؤں والوں کو۔

ف: اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ **مترجم**: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس کا مال گاؤں والوں کو دلوانا بطور صدقہ اور تبرعاً تھا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تھا اور مصرف اس کا مصالح مؤمنین ہیں پھر آپ نے اس کے گاؤں والوں میں خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اس میت سے یا اور کوئی مصلحت آپؐ کی نظر مبارک میں ہوگی اور حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہیں ہوتا اسی طرح وہ بھی کسی کے وارث نہیں ہوتے اس سبب سے آپ نے وہ مال اوروں پر تقسیم کر دیا اور آپ نہ لیا۔

٢١٠٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَّاتَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ یَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِیُّ ﷺ مِیْرَاثَهٗ۔

٢١٠٦: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد مر گیا زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ چھوڑا اس نے کوئی وارث مگر ایک غلام کہ اس نے آزاد کیا تھا پھر دیا اس کو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکہ اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے اس باب میں کہ جب مر جائے کوئی شخص اور نہ چھوڑے کوئی عصبہ بھی تو میراث اس کی بیت المال میں مسلمانوں کے داخل ہے۔ **مترجم**: مصنف نے بھی اس قول میں اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ یہ غلام آزاد کو ترکہ دلوانا تبرعاً اور صدقۃً تھا گویا بیت المال میں اسے دلوایا نہ یہ کہ وہ غلام وارث تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

---

[1] اولاد وارث سے مراد صنف اول میں صاحب فرض کی اولاد سے اور صنف ثالث میں عصبہ کی اولاد مراد ہے اور صنف ثانی اور رابع میں یہ نہیں ہوتا ہاں ان کی اولاد میں تقدیم اقرب کی ہوتی ہے پھر قوی تر کی پھر ولد عصبہ کی اتحاد قرابت کے وقت۔

۱۳۵۶: بَابُ مَا جَآءَ فِی اِبْطَالِ الْمِیْرَاثِ بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْکَافِرِ

باب: کافر اور مسلمان میں میراث نہ ہونے کے بیان میں

۲۱۰۷: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

۲۱۰۷: روایت ہے اُسامہ بن زیدؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے مانند اس کے اور اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اُسامہ بن زید سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور حدیث مالک کے وہم ہے وہم کیا اس میں مالک نے اور روایت کی بعضوں نے مالک سے سو کہا اس سند میں عن عمرو بن عثمان اور اکثر اصحاب مالک نے کہا عن مالک عن عمرو بن عثمان اور عمرو بن عثمان بن عفان مشہور ہیں اولادِ عثمان سے اور نہیں جانتے ہم عمرو بن عثمان کو اور عمل اس حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک اور اختلاف کیا بعضوں نے مرتد کی میراث میں سو بعض اہل علم و صحابہ وغیرہم نے داخل کر دیا اس کے مال کو بیت المال میں مسلمانوں کے اور کہا بعضوں نے وارث نہ ہو ع اس کے مال کا کوئی شخص مسلمانوں میں سے اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث مذکورہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ وارث ہو کوئی مسلمان کافر کا اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۲۱۰۸: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَیْنِ۔

۲۱۰۸: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتے دو ملت والے آپس میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جابر کی روایت سے کہ روایت کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے۔ **مترجم**: موانع ارث چار ہیں ایک اختلاف ملتین جو اس حدیث میں مذکور ہوا دوسرے رق یعنی ملک ہونا اگرچہ ملک ناقص ہو جیسے مکاتب اور اسی طرح جس غلام کا نصف یا ربع آزاد ہو چکا ہو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک میراث سے محروم ہے تیسرے قتل جو قصاص اور کفارہ کا موجب ہے اگرچہ قصاص اور کفارہ بسبب حرمت پدری کے ساقط ہو جائے مگر مانع میراث ہے چوتھے اختلاف دارین حنفیہ کے نزدیک خلافاً للشافعی حقیقتاً ہو جیسے حربی اور ذمی میں یا حکماً چنانچہ مستامن اور ذمی دارالاسلام میں یا چنانچہ دو حربی دو ملکوں مختلف کے چنانچہ ترکی اور ہندی میں کہ ان میں توارث نہیں بسبب عصمت منقطع ہونے کے درمیان کے انتہی۔ (غایۃ الاوطار)

۱۳۵۷: بَابُ مَا جَآءَ فِی اِبْطَالِ مِیْرَاثِ الْقَاتِلِ

باب: قاتل کو میراث نہ ہونے کے بیان میں

۲۱۰۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا یَرِثُ۔

۲۱۰۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث صحیح نہیں پہچانی نہیں جاتی مگر اسی سند سے اور اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو چھوڑ دیا ہے بعض اہل علم نے یعنی ان سے حدیث لینا اور روایت کرنا ترک کر دیا انہیں میں ہیں احمد بن حنبل اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قاتل نہیں ہوتا، قتل خطا ہو یا عمداً اور بعضوں نے کہا قتل خطا میں وارث ہوتا ہے اور یہی قول ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ کا۔ **مترجم**: باقی موانع ارث بھی اس باب کے اوپر گزر رہے۔

۱۳۵۸: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْمَرْاَۃِ مِنْ دِیَۃِ زَوْجِھَا

باب: شوہر کی دیت سے بیوی کو میراث ملنے کے بیان میں

۲۱۱۰: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّیَۃُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَۃُ مِنْ دِیَۃِ زَوْجِھَا شَیْئًا فَاَخْبَرَہُ الضَّحَّاکُ بْنُ سُفْیٰنَ الْکِلَابِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَتَبَ اِلَیْہِ اَنْ وَرِّثِ امْرَءَ ۃَ اَشْیَمَ الضِّبَابِیِّ مِنْ دِیَۃِ زَوْجِھَا۔

۲۱۱۰: روایت ہے سعید بن مسیّب سے کہ کہا انہوں نے عمرؓ نے دیت ہے عاقلہ پر اور نہیں وارث نہیں ہوتی ہے عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ بھیجا ان کو کہ وارث کر واشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۵۹: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمِیْرَاثَ لِلْوَرَثَۃِ وَ الْعَقْلَ عَلَی الْعَصَبَۃِ

باب: اِس بیان میں کہ میراث وارثوں کی ہے اور دیت عصبہ پر

۲۱۱۱: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَضٰی فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَۃٍ مِنْ بَنِیْ لِحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْاَمَۃٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَۃَ الَّتِیْ قُضِیَ عَلَیْھَا بِغُرَّۃٍ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ مِیْرَاثَھَا لِبَنِیْھَا وَزَوْجِھَا وَاَنَّ عَقْلَھَا عَلٰی عَصَبَتِھَا۔

۲۱۱۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے حکم دیا ایک عورت کے جنین کے لیے بنی لحیان میں سے کہ گر گیا تھا اس کے پیٹ سے مردہ ہو کر ایک غرہ کا یعنی ایک لونڈی یا غلام پھر وہ عورت کہ جس کے باب میں حکم کیا تھا آپؐ نے غرہ کا مرگئی سو فرمایا رسول اللہؐ نے کہ میراث اسکی اسکے لڑکوں کیلئے اور اس کے شوہر کے لئے ہے اور دیت اس کی عصبہ پر ہے۔

ف: روایت کی یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ **مترجم**: قولہ پھر وہ عورت جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ ﷺ نے غرہ[1] کا مرگئی اس عبارت کی شرح میں کلام ہے اس طرح کہ عورت سے مراد یہاں وہ عورت ہو کہ جس نے جنین کو ضائع کیا تھا اور اس کی عاقلہ پر آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا تو اس صورت میں علیہا سے علٰی ماقلتہا مراد ہے یعنی مضاف یہاں محذوف ہے پس ضمائر بنیہا اور زوجہا میں اسی جانیہ[2] کی طرف راجع ہوں گی اور تخصیص توریث کی اس کے لڑکوں نے اور زوج کے لیے اس واسطے فرمائی کہ اس کا اور کوئی وارث نہ ہوگا مگر اس میں ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ وفاتِ جانیہ کے ذکر سے یہاں چنداں فائدہ نہیں بلکہ مراد ظاہر امرنا جنین کا ہے اور اس کی ماں کا چنانچہ ایک روایت میں یہ لفظ وارد ہوا ہے فَقَتَلَھَا وَمَا فِیْ بَطْنِھَا یعنی مار ڈالا اس عورت کو اور اس کے پیٹ کے بچے کو سو طیبی نے اس کی توجیہ یوں کی ہے کہ مراد قضی علیہا سے قضیٰ لہا ہے آنحضرت ﷺ نے لام کے مقام میں علٰی فرمایا جیسے اس آیت کریمہ میں: لِتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ کہ علٰی بمعنی لازم ہے غرضیکہ اس صورت میں مراد وہ عورت ہے کہ جس پر جنایت واقع ہوئی اور موت اس کی بیان ہوئی جس کا حمل گرایا گیا تھا اور سب ضمائر اسی کی طرف راجع ہیں مگر علٰی عصبہا میں ضمیر جانبیہ کی طرف ہے مگر یہ توجیہ صحیح جب ہوگی کہ دونوں روایتوں میں قضیہ ایک ہی ہو اور طیبی نے کہا یہ توجیہ ظاہر ہے خلاصہ یہ کہ عبارت حدیث میں

[1] غرہ ایک لفظ ہے کہ لونڈی غلام دونوں کو شامل ہے جیسے مملوک ۱۲

[2] جانیہ جنایت سے ہے جانیہ وہ عورت ہے کہ جس نے حمل گرادیا تھا اور جس کا حمل گرا وہ مجنیۃ علیہا ہے۔ ۱۲

حتمال ہے کہ حمل گرانے والی عورت مرے یا جس کا حمل گرا تھا' غرض جو مری ہو آنحضرت ﷺ نے میراث اس کی اس کے وارثوں کو دلوائی اور دیت عاقلہ پر واجب کی۔

۱۳۶۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدِ الرَّجُلِ

باب: اس شخص کے بیان میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

۲۱۱۲: عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهٖ۔

۲۱۱۲: روایت ہے تمیم داری سے کہ کیا حکم ہے سنت کا اس اہل شرک کے حق میں جو مسلمان ہو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں میں سے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ سب لوگوں سے زیادہ مستحق ہے اس کی موت اور زندگی کا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم عبداللہ بن وہب کی روایت سے اور بعضوں نے ابن موہب کہا ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں تمیم داری سے اور بعضوں نے عبداللہ بن موہب اور تمیم داری کے بیچ میں قبیصہ بن ذویب کو ذکر کیا ہے اور روایت کی یحییٰ بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر سے اور زیادہ کیا اس میں قبیصہ بن ذوہب کو اور میرے نزدیک سند متصل نہیں اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور بعضوں نے کہا اسکی میراث بیت المال میں رکھی جائے اور یہی قول ہے شافعی کا اور استدلال کیا انہوں نے اس حدیث سے کہ فرمایا نبیؐ نے ان الولاء لمن اعتق۔

۲۱۱۳: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ۔

۲۱۱۳: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مرد نے زنا کیا کسی حرہ یا لونڈی سے تو لڑکا لڑکا ہے زنا کا نہ وہ وارث ہوتا ہے کسی کا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔

ف: اور روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے بھی عمرو بن شعیب سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولدالزنا وارث نہیں ہوتا اپنے باپ کا۔ مترجم: یعنی وارث نہیں ہوتا وہ باپ سے مگر وارث ہوتا ہے اپنی ماں سے اور اسی طرح وارث ہوتی ہیں اس کی ماں اس سے۔ (کذا ذکرالشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

۱۳۶۱: بَابُ مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ

باب: ولاء کی میراث میں

۲۱۱۴: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ۔

۲۱۱۴: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولاء کا جو شخص کہ وارث ہوتا ہے مال کا۔ ف: اس حدیث کی سند کچھ قوی نہیں۔

۲۱۱۵: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ تَحُوْزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ۔

۲۱۱۵: روایت ہے واثلہ بن اسقع سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اکٹھا کرتی ہے تین ترکوں کو اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کا اور جس لڑکے کو راہ میں سے اٹھا کر پال لیا اور اس لڑکے کا جس کو لے کر اپنے شوہر سے لعان کیا اور جدا ہوگئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْوَصَايَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں وصیتوں کے جو وارد ہیں

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم: وصایا جمع ہے وصیۃ کی جیسے خطایا جمع ہے خطیئۃ کی اور وصیت اصل میں عہد وقرار اور نصیحت کو کہتے ہیں لغت اور اصطلاح میں وہ عہد وقرار ونصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو اور شرعاً تملیک بعد الموت کا نام ہے اور وصیت اسم ہے بمعنی مصدر کے اور موصیٰ بہ کو یعنی جس کی وصیت کی جائے اس کو بھی وصیت کہتے ہیں اور ایصاء عبارت ہے غیر کو وصی کرنے سے تاکہ غیر اس کی غیبت میں کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مردہ مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے اور مکان موصیٰ بہ اور خالد موصیٰ لہ اور باقی مسائل وصیت کے ابواب میں مذکور ہوں گے یہاں اتنا جاننا ضروری ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہل ظواہر اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں اور پیش از نزول میراث واجب تھی بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہو گیا اس لیے وصیت وارث کو درست نہیں اور فقہاء نے کہا ہے کہ جس پر دَین ہو یا ودیعت کسی کی اس کے پاس ہے تو لازم ہے اس کو وصیت کر کے گواہ کرنا اس پر۔ (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

۱۳۶۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب: وصیت بالثلث (یعنی تہائی مال کی وصیت) میں

۲۱۱۶: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ

۲۱۱۶: سعد نے کہا میں بیمار ہوا جس سال مکہ فتح ہوا ایسا کہ قریب ہو گیا میں موت کے سو آئے آنحضرت ﷺ میری عیادت کو سو میں نے کہا یا رسول اللہ! میرا مال بہت ہے اور وارث کوئی نہیں مگر بیٹی میری یعنی عصبات وغیرہ بہت ہیں تو وصیت کر جاؤں میں اپنے سارے مال کی یعنی اللہ کی راہ میں؟ فرمایا آپ ﷺ نے نہیں کہا میں نے پھر دو ثلث مال کی وصیت کروں فرمایا آپ ﷺ نے نہیں میں نے کہا پھر نصف مال کی فرمایا آپ ﷺ نے نہیں میں نے

فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ اِنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَ صْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

کہا پھر نصف تہائی مال کی فرمایا آپؐ نے کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے البتہ اگر تو چھوڑ جائے اپنے وارثوں کو غنی بہتر ہے کہ چھوڑ جائے تو ان کو تنگ دست کہ ہاتھ پھیلاتے پھریں لوگوں کے سامنے تو خرچ نہ کرے گا کسی اہل حقوق پر کوئی خرچ کرنے کی چیز مگر بدلہ دیا جائے تجھ کو اس کا یہاں تک کہ ایک لقمہ کہ اٹھائے گا اس کو اپنی بی بی کے مُنہ کی طرف کہا راوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ! کیا میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے فرمایا آپؐ نے نہ زندہ رہے گا تو بعد میرے کہ عمل کرے تو کچھ کہ ارادہ کرے ساتھ اس کے رضائے الٰہی کا مگر بڑھائی جائے گی تیرے لئے بلندی اور درجہ اور شاید کہ تو جئے میرے بعد میرے یہاں تک کہ منتفع ہوں گی تجھ سے کچھ قومیں اور نقصان اٹھائیں گے تجھ سے دوسرے لوگ پھر آپؐ دعا کرنے لگے اور فرمانے لگے یا اللہ! رواں کر دے میرے اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا ان کی ایڑیوں پر لیکن بیچارہ سعد بن خولہ کہ افسوس کرتے تھے ان کیلئے رسول اللہؐ اس پر کہ وہ انتقال کر گئے ہیں وہ مکہ میں۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے سعد بن ابی وقاص سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ میں وصیت کرنا اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے ثلث سے کم وصیت کرنے کو اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے ثلث کو بہت فرمایا۔ مترجم: قولہ وارث کوئی نہیں یعنی ایسا وارث نہیں کہ جس کی پرورش مجھ کو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصبات ان کے بہت تھے قولہ یتکففون کف سے مشتق ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں یعنی سوال کریں دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پھریں قولہ میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے یہ مہاجرین میں سے تھے مکہ سے ہجرت کی تھی اپنی بیماری میں ان کو یہ خوف ہوا کہ اگر میں مکہ میں مر جاؤں تو ہجرت میری قبول نہ ہو حضرت ﷺ نے ان کو طول حیات کی بشارت دی ارباب سیر نے لکھا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہے اور کفار کی ہزیمت اور مسلمانوں کی نصرت ان کے ہاتھ پر ہوئی قولہ لیکن بیچارہ سعد بن خولہ...... اس قول میں حضرت ان پر افسوس فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کر کے پھر حجۃ الوداع میں مکہ میں آ کر انتقال فرما گئے اور ترحماً یہ کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول یہی ہے اور بعضوں نے کہا حضرت ﷺ کی مراد اس قول سے مذمت ان کی تھی کہ انہوں نے ہجرت نہ کی یہاں تک کہ وہیں انتقال فرمایا۔

۲۱۱۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمُ الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ

۲۱۱۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا شہر بن حوشب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد یا عورت عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے موافق ساٹھ برس تک پھر آتی ہے ان کو موت پس وہ نقصان پہنچاتے ہیں وصیت میں یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں کہ وارثوں کا نقصان ہو پس واجب ہو جاتی ہے ان دونوں کے لیے دوزخ پھر پڑھی

اِلٰی قَوْلِهٖ: ﴿ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾ [النساء: ۱۲، ۱۳] ابوہریرہؓ نے یہ آیت: مِنْ بَعْدِ وَصِیَّتِهٖ سے اَلْفَوْزُ الْعَظِیْمُ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نضر بن علی جو اشعث بن جابر سے راوی ہیں دادا ہیں نضر جہضمی کے۔ مترجم: غیر مضار یعنی وصیت ایسی ہو کہ ضرر نہ دیا ہو بسبب اس کے کہ کسی کو بیضاوی نے کہا ضرر سے مراد یہ ہے کہ وارثوں کو نقصان نہ ہو مثلاً یہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی کہ وارثوں کو کم مال پہنچایا کسی کے قرض کا جھوٹ اقرار کر لیا کہ وہ اس کے مال سے ادا کرنا پڑا اس میں بھی وارثوں کا نقصان ہوا اور ابوہریرہؓ نے اس حدیث کی تائید کے لیے یہ آیت قراءت کی۔

۱۳۶۳: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحَثِّ عَلَی الْوَصِیَّةِ

باب: وصیت کی ترغیب میں

۲۱۱۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاحَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ وَلَهٗ مَایُوْصِیَ فِیْهِ اِلَّا وَ وَصِیَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ۔

۲۱۱۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہیے مرد مسلمان کو دو رات رہے اور اس کو وصیت کرنا ہو کسی چیز میں مگر یہ کہ وصیت اس کی لکھی ہوئی ہو اس کے پاس۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۳۶٤: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یُوْصِ

باب: اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ نے وصیت نہ کی

۲۱۱۹: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِاِبْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَوْصٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَیْفَ كُتِبَتِ الْوَصِیَّةُ وَكَیْفَ اَمَرَ النَّاسَ قَالَ اَوْصٰی بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

۲۱۱۹: روایت ہے طلحہ سے کہا انہوں نے ابن ابی اوفی سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہؐ نے فرمایا انہوں نے نہیں پھر پوچھا انہوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا حکم کیا آپؐ نے آدمیوں کو فرمایا انہوں نے وصیت کی آنحضرتؐ نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول کی روایت سے۔

۱۳٦٥: بَابُ مَاجَآءَ لَاوَصِیَّةَ لِوَارِثٍ

باب: وارث کے لیے وصیت نہ ہونے کے بیان میں

۲۱۲۰: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی قَدْ اَعْطٰی كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی

۲۱۲۰: روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں کہ اللہ بزرگ اور برتر نے مقرر کر دیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثوں میں سے سو اب وصیت نہیں جائز وارث کے لئے اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش کی طرف اور زانی مستحق ہے پتھر کا اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے اپنے تئیں مشہور کیا ولد کسی اور کا اپنے باپ کے سوا یا منسوب کیا اپنے تئیں اپنے

غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِانْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّا بِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّ يْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ۔

موالی کے سوا اور کی طرف اس پر لعنت ہے اللہ کی پے در پے قیامت کے دن تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ مگر شوہر کی اجازت سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کھانا بھی' فرمایا آپ نے کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے یعنی اس کی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے اور فرمایا مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منحہ پھیر دینا ہے اور قرض ادا کرنا ہے اور ضامن ذمہ دار ہے یعنی اس چیز کا جس کی ضمانت کی ہے۔

ف: اس باب میں عمرو بن خارجہ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی امامہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی اور روایت اسماعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے کچھ قوی نہیں وہ روایت کہ جس میں وہ منفرد ہوں اس لیے کہ انہوں نے اہل عراق و حجاز سے مناکیر روایتیں کی ہیں اور روایت ان کی اہل شام سے صحیح تر ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسماعیل بن عیاش صحیح تر ہیں بدن میں یعنی ہوش وحواس میں بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث منکر ہیں ثقات سے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہتے تھے کہا ابواسحٰق فزاری نے لو تم بقیہ سے وہ حدیثیں جو روایت کی ہیں انہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کی ہیں انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہوں یا غیر ثقات سے ہوں۔

۲۱۲۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ① بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَا بَهَا يَسِيْلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

۲۱۲۱: روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور میں اس کی گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا تھوک میرے دونوں شانوں کے بیچ میں بہہ رہا تھا اس وقت سنا میں نے آپ ﷺ کو کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نے مقرر کر دیا ہر حق والے کا حصہ سو اب وصیت نہیں ہے وارث کے لئے اور ولد صاحب فراش کی طرف منسوب ہے اور زانی کو پتھر ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: قولہ اب وصیت نہیں جائز وارث کیلئے یعنی قبل نزول آیت میراث تو وارثوں کیلئے وصیت واجب تھی اب بعد نزول وجوب نہ رہا اور در صورت کہ ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کیلئے وصیت کرتے ہیں تو یہ وصیت ناجائز ہوگی بمنطوق قرآن کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غیر مضار اور اگر کوئی وارث نہ ہو سوا ایک کے تو وصیت اسے جائز ہوگی اسلئے کہ اس میں کسی کا نقصان نہیں جیسے مثلاً وصیت کی زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہاں اور کوئی وارث نہیں تو وصیت صحیح ہوگی کذا ذکرہ ابن الکمال اور محیط میں کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اسکا ہوگا یعنی جبکہ زوجہ کا کوئی وارث نہ ہو (غایۃ الاوطار) قولہ اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش الخ یعنی جب کسی نے کسی کی زوجہ منکوحہ سے یا امہ موطوءہ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اسکا اس عورت کے زوج اور سید سے لگے گا نہ اس زانی سے بلکہ زانی کو پتھر ہیں اور اسکے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ فرمانا زجراً ہے جیسے کہتے ہیں فلانے پر خاک ہے' دوسرے یہ کہ یہ بیان واقعی ہے یعنی وہ مستحق ہے رجم کا' قولہ اور جس نے اپنے کو ولد ٹھہرایا مراد یہ ہے کہ خود انکار کیا اپنے باپ سے کہ یہ میرا باپ نہیں

① قصع فلان قصعا فرو برد فلاں جرعہ آب را وقصعت الناقۃ بجرتہا فرو برد ناقہ نشخوار خود را یا خائید آں را یا برآورد نشخوار را از شکم دہن و نخوانید یا پر کرد دہن را از آں میانکیو و نرم خوائید وفی الحدیث انہ خطب علی راحلتہ انہا لتقصع بجرتہا۔ ۱۲ منتہی الارب

اور کسی کو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بن جاتے ہیں یا بزرگوں کی اولاد اپنے تئیں بناتے ہیں اور منیحہ وہ جانور ہیں کہ کسی کو دیا اسکے واسطے کہ اسکے دودھ سے منتفع ہو پھر مالک جب چاہے اسے پھیر لے یا کسی درخت سے پھل کھانے کی یا کسی زمین میں زراعت کی اجازت دے۔

۱۳۶۶: بَابُ مَاجَآءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

باب: اِس بیان میں کہ ادائے دین وصیت پر مقدم ہے

۲۱۲۲: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَؤُنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ۔

۲۱۲۲: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انہوں نے حکم کیا نبی ﷺ نے ادائے دین کا قبل وصیت کے اور تم پڑھتے ہو قرآن میں وصیت کو قبل دین کے یعنی اگر چہ وصیت قراءۃ مقدم ہے مگر اداءً مؤخر ہے۔

ف: اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادائے دین ضرر ہے قبل اجرائے وصیت کے۔

۱۳۶۷: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ اَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: اِس کے بیان میں جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے قریب

۲۱۲۳: عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ اَوْصٰى اِلَيَّ اَخِيْ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَالِهِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنَّ اَخِيْ اَوْصٰى اِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَاَيْنَ تَرٰى لِيْ وَضْعَهٗ فِي الْفُقَرَاءِ اَوِالْمَسَاكِيْنِ اَوِالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْكُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِيْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ۔

۲۱۲۳: روایت ہے ابی حبیبہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بھائی نے ایک ٹکڑے کی اپنی مال میں سے پھر ملاقات کی میں نے ابا الدرداء سے اور کہا میں نے کہ میرے بھائی نے وصیت کی ہے مجھے تھوڑے مال کی اپنے مال سے پھر تم کہاں مناسب دیکھتے ہو خرچ کرنا اس کا فقراء یا مساکین یا مجاہدین میں جو اللہ کی راہ میں ہوں تو کہا ابوالدرداء نے میں اگر ہوتا یعنی تمہاری جگہ تو برابر نہ کرتا مجاہدوں کے ساتھ کسی کو یعنی انہیں میں خرچ کرنا اولیٰ ہے پھر بیان کی یہ حدیث کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے مثال اس کی جو آزاد کرے موت کے وقت مانند اس شخص کے ہے جو ہدیہ دے جب اپنا پیٹ بھر جائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یعنی ثواب اس کا کم ہے اس مال کے ثواب سے جو حالت صحت اور عافیت میں اور محبت مال کے وقت میں دیا جائے جیسا انصار کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا یعنی کھلاتے ہیں کھانا جس وقت میں کہ کھانے کی ان کو محبت ہے مسکین ویتیم واسیر کو چنانچہ اکثر مفسرین نے حبہ کی ضمیر کو طعام کی طرف راجع کیا ہے اور یہی اولیٰ ہے۔

۱۳۶۸: بَابٌ

باب:

۲۱۲۴: عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ

۲۱۲۴: روایت ہے عروہ سے کہ حضرت عائشہ امّ المومنینؓ نے خبر دی ان کو کہ بریرہ آئیں تائید چاہتی تھیں حضرت عائشہؓ سے اپنی زرِ کتابت ادا

قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاءُ كِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَ تْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاءُ كِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

کرنے میں اور اس میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا سو فرمایا ان سے حضرت عائشہؓ نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگوں میں پھر کہو ان سے کہ اگر وہ چاہیں کہ ادا کروں زرِ کتابت تیرا اور ہوگا ولا میرے لئے تو میں ابھی کروں سو ذکر کیا بریرہ نے اپنے لوگوں سے اور نہ مانی انہوں نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہیں وہ ثواب تجھے زرِ کتابت دے کر اور ہوگی ولا تیری ہماری لئے تو خیر کریں، سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان سے تم خرید کر کے آزاد کرو اور ولا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے اور فرمایا کیا حال ہے ان قوموں کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں، جس نے شرط کی ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں تو اس کی وفا اس کو نہ ملے گی اگر چہ سو بار اس نے شرط باندھی ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ **مترجم**: اس میں داخل ہیں وہ شرطیں کہ جو اکثر متفقہین بغیر استدلال شرعی کے عبادات و طاعات میں مقرر فرماتے ہیں جیسے شرائط صحت جمعہ کے یا شرائط طہارت بیر کے یا تفاوت فیما بین ماء قلیل و کثیر کے یا متصوفین وظائف و اوراد میں یوم وقت و اثواب و ماکل و مشارب میں شروط بیجا مقرر فرماتے ہیں کہ سب کے سب از قبیل لا يلتفت اليها و لا ايعباء بها میں انتہی اور ولا کی تفصیل آگے آتی ہے۔

{۱} **مسئلہ**: وصیت چار قسم ہے واجب ہے وصیت زکوٰۃ و کفارات اور فدیہ صیام اور مسائل ملحقہ۔ مترجم۔ صلوٰۃ کے جن کے ادا کرنے میں مسلمانوں نے قصور کیا اور وصیت مباح ہے مالدار کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق و فاجر کے واسطے اور ان کے سوا مستحب ہے حموی نے قاضی خان سے نقل کیا ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اس کی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اس کو وصیت کرنا لائق نہیں اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہیں تو امور سے وصیت کی ابتدا کرے اور اگر اس پر کچھ واجب نہیں رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے اور اگر اقرباء اغنیاء ہیں تو پڑوسیوں کے واسطے وصیت کرے۔ (کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن الطحاوی)

{۲} **مسئلہ**: نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علماء کا کہ جس کا وارث ہو اس کی وصیت جاری نہیں ہوتی ثلث سے زیادہ میں مگر باجازت ورثا اور اجماع ہے کہ اگر اجازت دے دیں وارث تو نافذ ہو جائے گی اگر چہ جمیع مال میں ہو اور لیکن جس کا کوئی وارث نہ ہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہیں وصیت اس کی ثلث سے زیادہ میں اور جائز رکھا ہے اسے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب ان کے نے اور اسحٰق اور احمد رحمۃ اللہ علیہما نے ایک روایت میں اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے۔

{۳} **مسئلہ**: ثواب صدقات میت کو پہنچتا ہے چنانچہ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ میرا باپ انتقال کر گئے ہیں اور مال چھوڑ گئے ہیں اور کچھ وصیت نہ کی کیا میں اگر صدقہ دوں تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور اسی طرح اور بھی رواتیں آئی ہیں۔ نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہوا بلکہ مستحب اور

معلوم ہوا کہ ثواب اس کا پہنچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اس کو اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ احادیث مخصص ہیں عموم کو اس آیت کے: وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی اور اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ واجب نہیں وارث پر صدقہ دینا میت کی طرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اس کا دینا لیکن حقوقِ مالیہ جو میت پر ثابت ہوں ان کی قضا واجب ہے اگر اس کا ترکہ ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو اس نے یا نہ کی ہو اور یہ سب راس المال سے ہوں گے عام ہیں کہ دیونِ الٰہی ہوں مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر و کفارہ کے اور بدلِ صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہوں پھر اگر میت نے کچھ ترکہ نہ چھوڑا تو وارث پر قضائی دین لازم نہیں مگر استحباباً اور تبرعاً۔

۴ **مسئلہ**: وصیت اللہ تعالیٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا۔ یعنی وصیت کی ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کی اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کی مگر یہ کہ شرک میں اُن کی اطاعت نہیں اور اسی طرح اور امورِ خلافِ شرع میں اور وصیت یہاں بمعنی امر و حکم کے ہے اور وصیت ابراہیم و یعقوب علیہم السلام کی اس آیت میں جو آخر پارہ الٓمٓ میں ہے مذکور ہے وَوَصّٰی بِهَا اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ اور یہ وصیت ہے توحید پر قائم رہنے کی اور وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی: الصلوٰة وما ملکت ایمانکم یعنی نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت پس مؤمن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی انہیں آیات و احادیث میں ہوگی اور چاہیے کہ اسی طرح دینیات کی وصیت کرے علی الخصوص اہل پاک کو اس وقت اس امر کی وصیت ضرور ہے کہ عزیز و اقارب پر نوحہ نہ کریں اور تیجہ دسواں بطور بدعت نہ کریں پھولوں کی چادر جنازہ اور قبر پر نہ ڈالیں اور اسی طرح جمیع منکرات و بدعات سے محترز رہیں انتہی چنانچہ مترجم کی بھی وصیت یہی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں ولاء اور ہبہ کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

لغوی تشریح ولا لغت میں بمعنی نصرت اور محبت کے ہیں اور مشتق ہے ولی بفتح واؤ وسکون لام سے اور شرع میں عبارت سے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء عتاقت کے یا بسبب ولاء موالات کے اور ولاء عتاقت سے مراد وہ حقوق ہیں جو آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتے ہیں آزاد کئے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اسکا اور اسکے نکاح کرنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ولایت کہ آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتی ہے اور ولا موالات بقول استیجابی یہ ہے کہ مراد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری برداری نہیں اور نہ کوئی مددگار سو مجھ کو اپنی طرف بلالے اور اپنی قوم کی طرف تاکہ میں تیری جماعت میں گنا جاؤں سو تو میری مدد کیجیو اور میرے اوپر سے نوائب اور مصائب دور کیجیو اور اگر میں مرجاؤں تو میرے مال کا وارث ہے تو دونوں شخصوں میں عقد موالات منعقد ہوگی یعنی بشرط قبول شخص ثانی۔ (غایۃ الاوطار)

۱۳۶۹: بَابُ مَاجَآءَ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

باب: اِس بیان میں کہ ولا معتق کا حق ہے

۲۱۲۵: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَی الثَّمَنَ اَوْلِمَنْ وَلِیَ النِّعْمَةَ۔

۲۱۲۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کو خریدنے کا اور شرط کی ان کے مالکوں نے ولاء کی سو فرمایا نبی ﷺ نے ولاء اُسی کا حق ہے جو قیمت دے یا یہ فرمایا کہ جو ولی نعمت ہو یعنی متکفل ہو آزاد کرنے کا نعمت سے۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک

۱۳۷۰: بَابُ النَّهْیِ عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

باب: ولاء کی بیع اور ہبہ کی نہی میں

۲۱۲۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

۲۱۲۶: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے

اور روایت کی یہ شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبداللہ بن دینار سے اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا انہوں نے کہ عبداللہ بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے ہیں اگر مجھے اجازت دیں تو میں کھڑا ہو کر ان کا سر چوموں اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سلیم نے عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ کہا انہوں نے نبی ﷺ سے اور وہ وہم ہے وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہ سند ہے عن عبیداللہ بن عمر عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی ﷺ اسی سند سے روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمرو سے اور متفرد ہوئے عبداللہ بن دینار اس حدیث کی روایت کے ساتھ۔

۱۳۷۱: بَابُ مَا جَآءَ فِي مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ اَوِادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ

باب: معتق اور باپ کے سوا اور کسی کو معتق اور باپ کہنے کی برائی میں

۲۱۲۷: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهٗ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةٌ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَآءٌ مِّنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَابَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْآوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْتَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ۔

۲۱۲۷: روایت ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے خطبہ پڑھا ہم پر حضرت علیؓ نے اور فرمایا جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے کہ جسے پڑھتے ہیں ہم کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کہ جس میں سن لکھے ہوئے ہیں اونٹوں کے اور کچھ حکم ہیں جو جراحتوں کے تو بے شک اس نے جھوٹ بولا یعنی کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا ہمارے پاس کوئی چیز نہیں اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے درمیان پھر جس نے جگہ دی کسی نئے کام خلاف سنت کو یا جگہ دی کسی نئے کام کرنے والے بدعتی کو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کوئی فرض نہ نفل اور جس نے اپنے کو منسوب کیا اپنے باپ کے سوا اور کسی کی طرف یا مولیٰ بنایا اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور تمام فرشتے اور تمام آدمیوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض اور نہ نفل اور پناہ دینا مسلمانوں کا ایک ہے کہ چلتا ہے اسکے ساتھ ادنیٰ کا یعنی ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو اسکی رعایت سب کو لازم ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارثؓ سے انہوں نے علی سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔

۱۳۷۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهٖ

باب: لڑکے کی نفی کے بیان میں

۲۱۲۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ

۲۱۲۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آیا ایک مرد بنی فزارہ کے قبیلہ سے

بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَأَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُھَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَھَلْ فِیْھَا اَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِیْھَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰی اَتَاھَا ذٰلِکَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَھَا قَالَ فَھٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَہٗ۔

آنحضرتؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہؐ! میری بیوی نے جنا ہے ایک لڑکا کالا تو فرمایا اس سے نبی نے آیا ہیں تیرے پاس کچھ اونٹ؟ عرض کی اس نے کہ ہاں! فرمایا آپؐ نے کیا رنگ ہیں ان کے؟ اس نے کہا سرخ۔ فرمایا کیا اس میں کوئی کالا بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں! ان میں کالے بھی ہیں فرمایا پھر کالا ان میں کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کہ شاید آ گئی ہوگی اس میں کوئی رگ یعنی ان اونٹوں کے باپ دادوں میں کوئی کالا ہوگا اس کی رگ سے سرخ اونٹوں میں کچھ کالے پیدا ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا شاید تیرے لڑکے میں بھی کوئی رگ آ گئی ہوگی اس کے باپ دادوں کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۷۳: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقَافَةِ

باب: قیافہ شناس کے بیان میں

۲۱۲۹: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلَیْھَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْھِہٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ ھٰذِہِ الْاَقْدَامُ بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ۔

۲۱۲۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ آئے ان کے پاس خوشی خوشی کے چمک رہی تھیں جھریاں ان کی پیشانی کی اور فرمایا آپ ﷺ نے تم نے دیکھا کہ مجزز نے دیکھا اس وقت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو پھر کہا یہ پیر بعض ان کے بعض سے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور زیادہ کیے اس میں یہ الفاظ: اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَقَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَھُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُھُمَا فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَقْدَامَ بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ۔ یعنی فرمایا آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے کہ مجزز گذرا زید بن حارثہ اور اُسامہ بن زید پر سے اور وہ دونوں ڈھانکے ہوئے تھے اپنے سروں کو اور کھلے تھے ان کے پیر سو کہا مجزز نے کہ یہ اقدام بعض ان کے بعض سے ہیں انتہی اسی طرح روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی لوگوں سے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے اور استدلال کیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے امر قیافہ کے معتبر ہونے میں۔ مترجم: اہل جاہلیت قدح کرتے تھے نسب میں اُسامہ بن زید کے اس لیے کہ اسامہ کالے تھے اور باپ ان کے زید گورے تھے جب قیافہ شناس کہ نام ان کا مجزز تھا اس نے کہا دونوں کے پیر دیکھ کر کہ ان دونوں میں ابوت اور نبوت ثابت ہے تو آنحضرت ﷺ بہت خوش ہوئے کہ قادحین کی تکذیب اور اُن کے نسب کی تصدیق ہوئی۔

۱۳۷۴: بَابُ مَا جَآءَ فِی حَثِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْھَدِیَّةِ

باب: آنحضرت ﷺ کی ترغیب دلانے میں ہدیہ پر

۲۱۳۰: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تَھَادَوْا فَاِنَّ الْھَدِیَّةَ تُذْھِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِھَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ

۲۱۳۰: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں ہدیہ بھیجو اس لیے کہ ہدیہ لے جاتا ہے دل کی خفگی اور حقیر نہ سمجھے کوئی عورت اپنی ہمسایہ کی عورت کو اگرچہ

شَاۃٍ۔ ایک ٹکڑا ہو بکری کے کھر کا یعنی ہدیہ دینے میں شرمائے نہیں اگرچہ ادنیٰ چیز ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے اور بعض اہل علم نے ان میں کلام کیا ہے بسبب حافظہ ان کے۔

۱۳۷۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

باب: ہدیہ یا ہبہ دے کر پھیر لینے کی کراہت میں

۲۱۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۲۱۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال اس شخص کی کہ دیتا ہے کوئی چیز پر پھیر لیتا ہے مانند اکتے کے ہے کہ کھایا اس نے یہاں تک کہ خوب آسودہ ہو گیا اور قے کی پھر لوٹا اور رجوع کیا اپنی قے کی طرف یعنی کھالی۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۲۱۳۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۲۱۳۲: روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے دونوں مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو کہ فرمایا آپ ﷺ نے حلال نہیں کسی مرد کو کہ دے کوئی چیز پھر پھیرے اس کو مگر والد کو درست ہے پھیر لینا اس چیز کا کہ دے اپنے ولد کو مثال اس شخص کی کہ دے کر پھیر لے مانند کتے کے ہے کہ کھا کر جب آسودہ ہو تے کرے اور پھر اپنی قے کو کھا جائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا امام شافعیؒ نے حلال نہیں کسی کو ہبہ کا لوٹا لینا مگر باپ کو حلال ہے جو بیٹے کو دیا ہو اس کا لوٹا لینا اور استدلال کیا شافعی نے اسی حدیث سے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ الْقَدْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب قدر کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم : قدر بحرکت دال قضا وحکم اور نہایہ میں ہے کہ قدر وہ ہے جو حکم کیا باری تعالیٰ شانہ نے اور سکون دال سے بھی آیا ہے اور لیلۃ القدر وہ رات ہے کہ جس میں حکم فرمایا اور اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے کاموں کا اور بندوں کے رزق وعمر اور خیر وشر کا اور صراح میں ہے کہ قدر اندازہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا بندہ کے اوپر حکم ہے اور اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قضا اور قدر دونوں کے ایک ہی معنیٰ ہیں اور کبھی دونوں میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قضا حکم ازلی ہے اور قدر وقوع اس کا اور اس معنی سے قضا سابق ہوئی قدر پر جیسا کہ فرمایا: یمحوا الله ما یشاء و یثبت و عنده ام الکتاب۔ محو واثبات عبارت ہے قدر سے اور عندہ ام الکتاب میں اشارہ ہے طرف قضا کی اور اس کے برعکس بھی اطلاق ہوتا ہے ایمان قدر پر لانے سے یہ مراد ہے کہ یقین کریں ہم کہ جو کچھ عالم میں واقع ہوتا ہے خیر وشر سے یا افعال سے بندوں کے اور سوا اس کے اور چیزوں سے سب تقدیر الٰہی سے ہے اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرّہ اس کی تقدیر اور اندازہ سے باہر نہیں اور باوجود اس کے بندوں کو اپنے کام میں اختیار بھی ہے کہ ثواب وعقاب اسی پر مرتب ہوتا ہے اور تقدیر اور اختیار کے جمع ہونے میں جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور جس کا جاننا یہاں ضرور ہے وہ اتنا ہے کہ آدمی میں ایک صفت ہے کہ اسے اختیار کہتے ہیں کہ دیدہ ودانستہ ایک فعل کو اس کے ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اس کے ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے۔ بخلاف حرکت مرتعش کے اصلاً اس میں اختیار نہیں ہے پس مذہب جبریہ کا کہ کہتے ہیں حرکات آدمی کے مثل حرکات جماد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدہ سے بھی معلوم ہوا اور کتاب وسنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا کہ ہر چیز کا ازل میں اندازہ ہوا ہے اور ہر چیز ارادہ اور مشیت الٰہی سے ظہور میں آئی ہے اور اس سے مذہب قدریوں کا کہ کہتے ہیں آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہے پس حقیقت میں حال درمیان قدر و جبر کے ہے جیسا کہ امام عارفین ابوعبداللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لا جبر و لا قدر ولکن امر بین امرین اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق و ایجاد واشیاء میں اسباب وشرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کیے ہیں جیسے کہ آگ جلانے کو اور پانی بجھانے کو اور کھانا کھانے کو اور تلوار سراڑانے کو یہ سب اس کی خلق وایجاد سے ہے لیکن اس میں اسباب کو بھی دخل ہے پھر جب چاہے بغیر اسباب کے بھی جسے چاہے پیدا کر دے اور چاہے تو باوجود جمعیت اسباب کے ایجاد نہ کرے آدمی اور قصد اور اختیار اس کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے افعال پیدا کرنے کا اور پیدا کرنے والا وہی ہے ہر چیز کا اور وجود اسباب مسببات اور شرائط اور مشروطات کا سب اس کے حیطہ قضا وقدر میں داخل ہے اور اس کے قضا وقدر سے منافات نہیں رکھتا اور امر ونہی کا مبنیٰ ربوبیت وعبودیت پر ہے اور ثواب وعقاب تصرف اس کا ہے اپنے ملک میں: من یفعلك ما یشاء ویحکم ما یرید و لا یسال عما یفعل وھم یسالون ہے۔ (انتہی ماذکرہ الشیخ فی شرح مشکوۃ)

۱۳۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

باب: تقدیر میں خوض کرنے کی برائی میں

۲۱۳۳: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِي هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ۔

۲۱۳۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا نکلے ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے قدر میں سو غصے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ سرخ ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ ایسا کہ گویا توڑا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گالوں پر انار کے دانوں کو پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اس کا حکم کیے گئے ہو تم یا میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف سوا اس کے نہیں ہے کہ ہلاک ہوئیں میں تم سے اگلی قومیں جبکہ بحث کی انہوں نے اس اَمر میں قسم دیتا ہوں میں تم کو کہ مت بحث و تکرار کرو تم اس میں۔

ف: اِس باب میں عمر اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کے بہت غرائب ہیں کہ وہ متفرد ہیں ان کے ساتھ۔

۲۱۳۴: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَ اَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰى الَّذِيْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى عَمَلٍ عَمِلْتُهٗ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ قَالَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى۔

۲۱۳۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقریر کی آدم و موسیٰ علیہما السلام نے سو کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے آدم! آپ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپ کو اپنے ہاتھ سے اور پھونکی اپنی روح آپ میں پھر گمراہ کیا آپ نے لوگوں کو اور نکالا ان کو جنت سے فرمایا آپ نے پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے کہ تم موسیٰ ہو کہ خاص کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اس عمل پر کہ کیا میں نے حالانکہ لکھ رکھا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسمان و زمین کی پیدائش کے قبل فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جیت گئے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تقریر میں۔

ف: اِس باب میں عمر اور جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی سلیمان تیمی کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے اور روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور بعضوں نے سند میں یوں کہا ہے عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **مترجم**: مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی تعریف میں یہ بھی کہا تم کو سجدہ کیا فرشتوں نے اور بسایا اللہ تعالیٰ نے تم کو جنت میں اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم وہ موسیٰ ہو کہ دی تم کو الواح کہ اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور قریب کیا تم کو پروردگار نے کان میں باتیں کرنے کو پھر تم نے توراۃ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میری پیدائش کے کتنے سال آگے لکھا کہا موسیٰ علیہ السلام نے چالیس برس پھر فرمایا آدم علیہ السلام نے بھلا تم نے یہ بھی پڑھا اس میں وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى۔ انہوں نے کہا ہاں باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی انتہی مگر اس حدیث میں ایک

اشکال ہے تقریر اشکال یہ ہے کہ ہر فاسق و فاجر اسی طرح تقدیر کے ساتھ متمسک ہو کر کہہ سکتا ہے کہ مجھے ملامت مت کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہ کہنے والا دار التکلیف میں ہے کہ جاری ہیں وہاں احکام تکلیفیہ شرعیہ عقوبت زجر و توبیخ سے اور اس لوم و عقوبت میں ایک فائدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں روکنا ہے اس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہے زجر کا جب تک کہ مرا نہیں جیسے محتاج ہے تریاق کا زہر کھانے کے بعد جب تک کہ مرا نہیں بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ ان سے جب یہ گفتگو ہوئی وہ خارج تھے دار تکلیف سے اور محتاج نہ تھے زجر و توبیخ کی بلکہ مغفور و مرحوم تھے اور کفارہ ہو چکا تھا ان کے خطا کا اب زجر کرنا ان کی خطا پر بے فائدہ ہے کہ بجز ان کے خجل اور شرمندہ کرنے اور کچھ حاصل نہیں اور ظاہر ہے کہ جب وہ بھی دارِ تکلیف میں تھے اس وقت تمسک اس قول کے ساتھ نہ ہو بلکہ عاجزانہ ربنا ظلمنا انفسنا کے سوا زبان پر کچھ نہ لائے اور ابوالحسن قالبسی نے کہا ہے کہ ارواح دونوں کی آسمان میں جمع ہوئیں اور وہاں یہ تقریر ہوئی۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی اشخاص کو مجتمع کر دیا ہو اور ثابت ہے کہ لیلۃ الاسراء میں مجتمع ہوئے انبیاء علیہم السلام آسمانوں اور بیت المقدس میں اور حضرت ﷺ نے امامت کی ان کی نماز میں اور احتمال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دار التکلیف میں اور آدم علیہ السلام عالم ارواح میں اور یہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت پسند ہے اس لئے کہ اس صورت میں موسیٰ علیہ السلام نے مواخذہ خطا پر کیا یہ حق ہے دار التکلیف کا اور حضرت آدم علیہ السلام نے جو اپنے تئیں معذور کیا یہ حق ہے بندہ مغفور کا اور مناسب ہے دار السرور کے۔ (خلاصۃ مافی النووی)

۱۳۷۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

شقاوت اور سعادت کے بیان میں

۲۱۳۵: عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ فِيْهِ اَمْرٌ مُبْتَدَعٌ اَوْ مُبْتَدَاءٌ اَوْفِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ۔

۲۱۳۵: روایت ہے کہ عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! خبر دیجئے ہم کو کہ ہم جو عمل کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا نکلا ہوا یا کہا نیا شروع ہوا یا ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے فرمایا آپؐ نے ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے اے ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز کہ پیدا کیا گیا ہے وہ اس کیلئے سو جو اہل سعادت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے سعادت کے اور جو اہل شقاوت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے شقاوت کے۔

ف: اِس باب میں علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۳۶: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ اِذْ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَامِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ عُلِمَ قَالَ وَكِيْعٌ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا اَفَلَا نَتَّكِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

۲۱۳۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا ایک دن ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور آپؐ زمین میں کرید رہے تھے کہ یکبارگی آپؐ نے سر اٹھایا آسمان کی طرف پھر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں کہ جس کا حال معلوم نہ ہو چکا ہو یعنی مقرر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی کہا وکیع نے کوئی ایسا نہیں ہے مگر کہ لکھی ہے جگہ اسکی دوزخ سے یا جگہ اسکی جنت سے کہا صحابہ نے پھر کیا بھروسہ کریں ہم یا رسول اللہ! یعنی اپنی قسمت کے لکھے پر؟ فرمایا آپؐ نے نہیں عمل کرو کہ ہر ایک آسان کیا گیا ہے اس کام کیلئے کہ جس کیلئے وہ پیدا ہوا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم:** اوّل روایت میں حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہ عمل جو ہم کرتے ہیں یہ ایک اَمر ہے نیا...... یعنی ہمارے اعمال پہلے سے مقدر اور مکتوب ہو چکے ہیں کہ اس کے موافق ظہور میں آتے ہیں یا اوّل کچھ تحریر و تقدیر نہ تھی تو حضرت نے جواب دیا کہ نہیں پہلے سے مکتوب تھی اور اس کی کتابت و اندازہ اور ہر صاحب عمل کا انجام و خمیازہ مقرر ہو چکا ہے اور دوسری روایت میں قولہ آپ زمین کرید رہے تھے یعنی جیسے کوئی تفکر کی حالت میں لکڑی وغیرہ سے زمین پر کچھ نقش بناتا ہے قولہ ہر ایک آسان کیا گیا ہے...... یعنی سعید کو اعمالِ صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمالِ سیئہ کی۔

۱۳۷۸: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيْمِ

باب: خاتمہ کے بیان میں

۲۱۳۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ فِي اَرْبَعِيْنَ يَوْماً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

۲۱۳۷: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا روایت کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور وہ سچے ہیں اور سچے کہے گئے یا سچی بات کہی گئے ان سے اور مراد اس سے وحی ہے کہ جمع کیا جاتا ہے نطفہ ایک تم میں کا ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک پھر ہو جاتا ہے وہ علقہ مثل اس کے پھر ہو جاتا ہے وہ مضغہ مثل اس کے یعنی چالیس روز کے بعد یہ حالتیں اس کی بدلتی رہتی ہی پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ سو وہ پھونکتا ہے اس میں روح اور حکم کیا جاتا ہے اس کو چار چیزوں کا یعنی لکھتا ہے وہ رزق اس کا اور موت اس کی اور عمل اس کا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ ایک تم میں کا کرتا ہے کام جنت والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اس کے اور جنت کے بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا دوزخیوں کے کام پر پھر داخل ہوتا ہے وہ اس میں اور ایک تم میں کا عمل کرتا ہے دوزخ والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اسکے اور دوزخ کے بیچ میں ایک ہاتھ پھر آگ بڑھتی ہے اس کی تقدیر سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا جنت والوں کے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا بیان فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور ذکر کی حدیث مثل اس کے اس باب میں ابی ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے یحیٰی بن سعید قطان کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اس کے روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید سے مانند اس کے۔

۱۳۷۹: بَابُ مَاجَآءَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ عَلَی الْفِطْرَةِ

باب: اِس بیان میں کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر

۲۱۳۸: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْمِلَّةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ وَیُنَصِّرَانِهٖ وَیُشَرِّکَانِهٖ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ بِهٖ۔

۲۱۳۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر مولود پیدا ہوتا ہے اوپر ملت اسلام کے سو ماں باپ اس کے یہودی کر دیتے ہیں اس کو اور نصرانی کر دیتے ہیں اس کو اور مشرک کر دیتے ہیں اس کو عرض کیا یا رسول اللہ! جو ہلاک ہو گیا اس سے پہلے یعنی قبل بلوغ کے اور یہودی نصرانی ہونے سے پہلے فرمایا آپ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب اور حسن بن حریث نے دونوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں اور اس میں ملت کی جگہ فطرت کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے شعبہ وغیرہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ۔ **مترجم**: ہر مولود پیدا ہوتا ہے ملت اسلام پر یا فطرت پر اور فطرت اور فطر لغت میں چیرنا ہے اور نو پیدا کرنا اور پیدا کرنا اور معنی فطرت کے یہاں وہ خلقت و ہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد اور آمادہ ہے بسبب اس ہیئت کے معرفت حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لیے اور طیار ہے تمیز کرنے کو حق اور باطل میں اس لیے کہ ودیعت رکھی ہے اس میں صفت عقل کی اور مرکب کیا ہے اس کو اس کے جوہر ذات میں کہ اس کی وجہ سے قادر ہوتا ہے قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر و غور کرے اور عوارض و موانع نہ آئیں اور انہی موانع کا بیان ہے **فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ** سے آخر تک قولہ کہ اگر وہ بڑے ہوتے کیا عمل کرتے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو جنت کے لیے اور وہ اصلاب آباء میں ہیں اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لیے اور وہ اصلاب آباء میں ہیں اور اجماع اہل دین کا اس پر منعقد ہوا ہے کہ اطفال مسلمانوں کے بہشت میں ہیں اور کفار کے اطفال میں تین اقوال ہیں اوّل جانا دوزخ میں دوسرے توقف تیسرے جانا بہشت میں اور یہی قول صحیح تر ہے اس لیے کہ ضرورۃً معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ بے گناہ کسی کو عذاب نہ کرے گا اور اس حدیث میں آپ ﷺ نے تفویض کیا ان کے حال کو باری تعالیٰ کے علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اس قول کا حضرت نبوت سے قبل اس کے تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کرے آپ ﷺ کی طرف کہ اطفال مشرکین بھی جنت میں جائیں گے اور بعد اس کے وحی آئی کہ وہ جنتی ہیں اور ماں باپ ان کے اگر مسلمان ہیں تو وہ ان کے شفیع ہیں۔ (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

نوٹ ☆ اور مؤید اس قول کا جو مروی ہے بخاری میں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شب معراج میں جنت میں اور گرد ان کے اولاد ناس سے بہت کچھ تھے پوچھا صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ! وہ اولاد تھی مشرکین کی؟ کہا ہاں! اولاد مشرکین کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے: وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ یعنی ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک نہ بھیجیں اور ظاہر ہے کہ تکلیف شرعی نہیں ہوتی قبل بلوغ کے جیسے نہیں ہوتی قبل مجئی رسول کے۔۱۲

۱۳۸۰: بَابُ مَاجَآءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَآءُ

باب: اِس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتی مگر دُعا

۲۱۳۹: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمَرِ اِلَّا الْبِرُّ۔

۲۱۳۹: روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رد کرتی ہے قضاء کو کوئی چیز مگر دعا اور نہیں بڑھاتی ہے عمر کو مگر نیکی۔

ف: اس باب میں ابی اسید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن ضریس کی روایت سے ابومودو ہیں ایک کو ان میں سے فضہ کہتے ہیں اور دوسرے کو عبدالعزیز بن سلیمان اور ایک ان میں سے بصری ہیں اور دوسرے مدنی دونوں ایک زمانہ میں تھے اور ابومودود جنہوں نے یہ روایت کی وہ فضہ بصری ہیں۔ مترجم: اس حدیث میں مبالغہ ہے تاثیر دعا کا اور دفع بلا کا گویا مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد رد قضاء سے آسان اور سہل ہو جانا ہے مرد کثیر الدعاء پر کہ گویا قضاء نازل ہی نہیں ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد قضاء سے بلا ہے کہ اس کے مکروہ ہونے اور اس سے ایذا اٹھانے سے آدمی ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے مگر یہ سب تکلف ہے معنی حقیقی یہ ہیں کہ مراد قضا سے قضائے معلق ہے اور وہ قضا ہے کہ جس کا رد ہو جانا بسبب دعا کے علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے اس لیے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سے اسباب پر اور یہ سب قضا ہے اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جائے گی اگر کہیں پھر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر جو قضا میں ہے وہی وقوع میں آیا تو جواب اس کا یہ ہے کہ شائد مبالغہ اثر دعا میں منظور ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ انتہی۔

۱۳۸۱: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اُصْبُعَيِ الرَّحْمٰنِ

باب: اِس بیان میں کہ قلوب رحمٰن کی دو اُنگلیوں میں ہیں

۲۱۴۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَآءَ۔

۲۱۴۰: روایت ہے انسؓ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ اکثر فرماتے تھے اے مقلب القلوب ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر سو کہا میں نے اے نبی اللہ کے ایمان لائے ہم آپ ﷺ پر اور اس چیز پر کہ آپ ﷺ لائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے ہیں ہم پر فرمایا آپ ﷺ نے ہاں! دِل دو انگلیوں میں ہیں اللہ کی انگلیوں میں سے پھیرتا ہے انہیں جیسا چاہتا ہے۔

ف: اس باب میں نواس بن سمعان سے ام سلمہؓ اور عائشہؓ اور ابی ذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث ابی سفیان کی انسؓ سے صحیح تر ہے۔

۱۳۸۲: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ

باب: دوزخیوں اور جنتیوں کی

كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

کتابوں کے بیان میں

۲۱۴۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ وَقَالَ لِلَّذِيْ فِي شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَ اِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَ هُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِّنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔

۲۱۴۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا نکلے ہم پر رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہیں یہ دونوں کتابیں؟ کہا ہم نے نہیں یارسول اللہ! مگر آپ ﷺ خبر دیں ہم کو سو فرمایا آپ ﷺ نے اس کتاب کو جو ان کے داہنے ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں جنت والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قربیوں کے پھر میزان لگائی گئی ہے اس کے اخیر میں پھر نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز پھر فرمایا اس کو جو ان کے بائیں ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں دوزخ والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قبیلوں کے پھر میزان لگا دی گئی ہے اس کے آخر میں سو نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز سو کہا اصحاب نے پھر کیا فائدہ ہے عمل سے یارسول اللہ! بے شک یہ تو ایک ایسا اَمر ہے کہ فراغت ہو چکی اس سے یعنی دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پھر عمل سے کیا حاصل فرمایا آپ ﷺ نے متوسط چال چلو سیدھے رہو اور صواب کے قریب ہوتے جاؤ اس لیے کہ جنت والا ختم کیا جائے گا عمل پر جنت والوں کے اور اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیسا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جائے گا دوزخ کے عمل پر اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کیسا ہی عمل پر پھر اشارہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور پھینک دیا ان دونوں کتابوں کو پھر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندوں سے ایک فرقہ جنت میں ہے اور ایک فرقہ دوزخ میں۔

۲۱۴۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ۔

۲۱۴۲: روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کسی بندے کی بھلائی عمل میں لگاتا ہے اس کو پوچھا کیسے عمل میں لگاتا ہے یارسول اللہ! فرمایا توفیق دیتا ہے اس کو عمل نیک کی قبل موت کے۔

ف: یہ حدیث حسنؔ ہے صحیح ہے۔**مترجم**: یہ دو کتابوں کا ہونا آنحضرت ﷺ کے دست مبارک میں تو تشبیہ و تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپ ﷺ نے تشبیہ دی امر محسوس سے تاکہ ذہن سامع مضمون اس کا بخوبی آ جائے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہو اور اہل مشاہدہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں کتابیں خارج ہیں موجود و محسوس تھیں بلکہ صحابہ کرامؓ نے بھی دیکھیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت ﷺ کے

فرمانے کے حاصل نہ ہوئی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

۱۳۸۳: بَابُ مَاجَآءَ لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

باب: عدویٰ اور صفر اور ہامہ کی نفی میں

۲۱۴۳: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِىْ شَيْءٌ شَيْئًا فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ اَجْرَبُ الْحَشَفَةِ نُدْبِنُهٗ فَيُجْرِبُ الْاِبِلَ كُلَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا۔

۲۱۴۳: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا کہ کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا نہیں لگ جاتی ہے کسی کی بیماری کسی کو سو کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہؐ! ایک اونٹ جس کی فرج میں کھجلی ہو جب حظیرہ میں آتا ہے کھجلی والا کر دیتا ہے سب اونٹوں کو سو فرمایا یا رسول اللہ! نے کہ پھر کس کی کھجلی لگی پہلے اونٹ کو ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر ہے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ہر جان کو اور لکھی اس کی زندگی اور رزق اور مصیبتیں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور سنا میں نے علی بن مدینی سے کہتے تھے اگر مجھے قسم دلائی جائے رکن اور مقام کے بیچ میں تو میں قسم کھاؤں کہ میں نے نہ دیکھا کسی کو علم میں زیادہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔ مترجم: تحقیق عدوی اور صفر کی اور ہامہ اور غول اور انوار کی کتاب الطب کے آخر میں گزری اور تطبیق حدیث عدوی کے ساتھ حدیث فر من المجزوم کی بھی کتاب الاطعمہ میں گزری فلا نطیل باعادتھا۔

۱۳۸۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

باب: تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان میں

۲۱۴۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ۔

۲۱۴۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں مؤمن ہوتا ہے کوئی بندہ یہاں تک کہ ایمان لائے ساتھ تقدیر کے کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے اور یہاں تک کہ یقین کرے کہ جو کچھ پہنچا اس کو اس سے خطا کرنے والا نہ تھا اور جس نے خطا کی اس سے وہ ہرگز اس کو پہنچنے والا نہ تھا۔

ف: اس باب میں عبادہ اور جابر اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے جابر کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن میمون کی اسناد سے اور عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہے۔

۲۱۴۵: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّىْ

۲۱۴۵: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں مؤمن ہوتا کوئی شخص جب تک ایمان نہ لائے چار چیزوں پر اول گواہی دے کہ کوئی معبود بحق نہیں سوائے اللہ عزوجل کے اور میں رسول ہوں

رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَ یُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔

اللہ تعالیٰ کا بھیجا اس نے مجھے حق کے ساتھ دوسرے ایمان لائے موت پر یعنی تیاری کرے اس کی عقائد صحیحہ اور اعمالِ صالحہ تیسرے ایمان لائے موت کے بعد زندہ ہونے پر اور حشر ونشر پر چوتھے ایمان لائے تقدیر پر کہ خیر وشر سب تقدیر سے ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کے لیکن کہا ربعی نے روایت ہے ایک مرد سے وہ روایت کرتے ہیں علی سے اور حدیث ابی داؤد کی جو شعبہ سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح تر ہے نضر کی حدیث سے اور اسی طرح روایت کی ہے کئی لوگوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے علی سے روایت کی ہم سے جارود نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے خبر پہنچی ہے مجھے کہ ربعی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہ بولا اسلام میں ایک بار بھی۔

١٣٨٥: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَیْثُ مَا کُتِبَ لَهَا

باب: اِس بیان میں کہ ہر شخص کی موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی تھی

٢١٤٦ ـ ٢١٤٧: عَنْ مَطَرِ بْنِ عُکَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ یَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَیْهَا حَاجَةً۔

٢١٤٦ ـ ٢١٤٧: روایت ہے مطر بن عکامس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے موت کا کسی زمین میں مقرر کر دیتا ہے اس کے لیے وہاں کوئی حاجت یعنی وہ اس حاجت کے لیے وہاں جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

ف: اس باب میں ابی عزۃ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مطر بن عکامس کی کوئی حدیث ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے مومل اور ابی داؤد حضرمی سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی روایت کی ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اور معنی دونوں کی روایتوں کے ایک ہی ہیں دونوں نے کہا روایت کی ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے ابی الغرۃ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تقدیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے مرنا کسی زمین میں مقرر کرتا ہے اس کے لیے کوئی حاجت طرف اس کی اِلَیْهَا حَاجَةً کی جگہ بِهَا حَاجَةً کہا۔ یہ شک راوی ہے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو غرۃ کو صحبت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نام اس کا یسار بن عبدہ ہے اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ ہے اور اسامہ بیٹے ہیں عمیر ہذلی کے۔

١٣٨٦: بَابُ مَاجَآءَ لَا تَرُدُّ الرُّقٰی وَلَا الدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَیْئًا

باب: اِس بیان میں کہ رقیہ اور دوا اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتے

٢١٤٨: عَنِ ابْنِ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی وَتُقَاةً نَتَّقِیْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَیْئًا قَالَ هِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔

٢١٤٨: روایت ہے ابی خزامہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی بھلا خبر دیجئے ہم کو کہ یہ رقیہ جن سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوائیں جن سے علاج کرتے ہیں ہم اور وہ بچاؤ کی چیزیں جن سے بچاؤ اپنا کرتے ہیں ہم یعنی مثل زرہ اور سپر کیا لوٹا دیتے ہیں یہ اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں۔

ف: یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں جانتے اسے ہم مگر زہری کی روایت سے روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ مترجم: یعنی یہ سب چیزیں اللہ کی تقدیر سے بنی ہیں اور ان میں اور ان کی مقاصد و اغراض میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سبب ٹھہرایا ہے پھر وہ مسبب الاسباب ان کے بعد مسبب کو ظاہر فرماتا ہے اور جہاں چاہتا ہے باوجود سبب کے مسبب کا ظہور نہیں کرتا اور جب چاہتا ہے بغیر سبب کے مسبب کو ظاہر فرماتا ہے۔ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اس کی شان ہے۔

١٣٨٧: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقَدَرِیَّةِ
باب: قدریوں اور مرجیوں کی مذمت میں

٢١٤٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَھُمَا فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ۔

٢١٤٩: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں میری امت سے ان کو حصہ نہیں اسلام میں سے کچھ۔ ایک مرجیہ دوسرے قدریہ۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور ابن عمرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے سلام بن ابی عمرہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا محمد بن رافع نے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے علی سے انہوں نے نزار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ مترجم: مرجیہ ایک فرقہ ہے فرق ضالہ میں سے کہ اعتقاد رکھتا ہے کہ افعال سب اللہ کی تقدیر سے ہیں اور بندے کو کسی طرح کا مطلق اختیار نہیں بلکہ جمادات کی طرح اپنے افعال میں مجبور محض ہے اور کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی معصیت ضرر نہیں کرتی جیسے کفر کے ساتھ کوئی طاعات نفع نہیں دیتی (لمعات) اور قدریہ منکران تقدیر ہیں کہتے ہیں کہ افعالِ عباد مخلوق عباد ہیں کہ بقدرت ان کے مخلوق ہوئے ہیں نہ بقدرت و ارادۂ الٰہی اور ان کو قدریہ اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے عقیدۂ تقدیر میں افراط کی جیسے مرجیوں نے تفریط کی اور مرجیہ کو مرجیہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے رجا میں افراط کی یعنی کہا مؤمن کو کوئی گناہ نقصان ہی نہیں کرتا ہے اور عقیدۂ اہلسنّت کا بین الافراط والتفریط اور بین الغالی والجای چنانچہ کچھ تفصیل اس کی ابتدائے باب میں گزری۔

٢١٥٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِہٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِیَّۃً اِنْ اَخْطَاَتْہُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْھَرَمِ حَتّٰی یَمُوْتَ۔

٢١٥٠: روایت ہے عبداللہ بن الشخیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنائی گئی ابن آدم کی اس طرح پر کہ اس کے بازو میں ننانوے موت ہیں اگر بچا وہ ان موتوں سے تو گرفتار ہوا بڑھاپے میں یہاں تک کہ مرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔ مترجم: منیہ یعنی موت اور مراد اس سے بلیات نہ آفات مہلکہ ہیں کہ ہر ایک میں ہلاکت اور فنا متصور ہے اگر ان سب بلیات و آفات سے بچا تو بڑھاپے نے لیا۔ مصرعہ پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ رسول اللہ ﷺ نے ہرم یعنی بڑھاپے سے اپنی ادعیات میں پناہ مانگی ہے اور اللہ تعالیٰ نے لِکَیْلَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا بوڑھوں کی شان میں ارشاد کیا ہے شاید یہ مثل یہیں سے لوگوں نے نکالی ہے کہ بوڑھا بالا برابر ہے۔

۱۳۸۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرِّضَآءِ بِالْقَضَآءِ

باب: رضاء بالقضاء کے بیان میں

۲۱۵۱: عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهٗ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سُخْطُهٗ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ۔

۲۱۵۱: روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعادت سے ابن آدم کے ہے راضی رہنا اس کا اللہ کی تقدیر پر اور شقاوت سے آدم کے ہے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر نہ کرنا اور شقاوت سے ابن آدم کے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ناراض ہونا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن ابی حمید کی روایت سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں اور وہ ابو ابراہیم مدنی ہیں اور وہ اہلحدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۳۸۹: بَابٌ

باب: (قدریوں پر سلام نہ کرنے کے بیان میں)

۲۱۵۲ ـ ۲۱۵۳: عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْفِيْ اُمَّتِي اَلشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْقَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ۔

۲۱۵۲ـ۲۱۵۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ آیا انکے پاس ایک شخص اور کہا کہ فلانا تم کو سلام کہتا ہے سو کہا ابن عمرؓ نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے دین میں پھر اگر اس نے نیا عقیدہ نکالا ہو دین میں تو میرا سلام ان کو نہ کہنا اسلئے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے اس امت میں یا میری امت میں راوی کو شک ہے خسف ہوگا یا مسخ یا قذف منکرانِ قدر میں۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

۲۱۵۴ ـ ۲۱۵۵: عَنْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدْرِ قَالَ يَا بُنَيَّ اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَءِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَاْتُ: ﴿حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهٗ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ [الزخرف: ۱ ـ ٤] قَالَ اَتَدْرِيْ مَا اُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَآءَ وَقَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْاَرْضَ فِيْهِ اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَفِيْهِ ﴿تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ [اللهب: ۱] قَالَ عَطَآءٌ فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۲۱۵۴ـ۲۱۵۵: روایت ہے عبدالواحد بن سلیم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں مکہ میں اور ملاقات کی میں نے عطاء بن ابی رباح سے اور کہا میں نے ان سے اے ابو محمد اہل بصرہ کچھ گفتگو کرتے ہیں تقدیر میں یعنی بر سبیل انکار کچھ کہتے ہیں کہا انہوں نے اے بیٹے میرے کیا تو قرآن پڑھتا ہے؟ میں نے کہا ہاں! فرمایا پڑھ تو سورۂ زخرف پھر پڑھی میں نے حٰم سے علی حکیم تک تو فرمایا انہوں نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکھی اللہ نے آسمان پیدا کرنے سے پیشتر زمین پیدا کرنے سے پیشتر اس میں لکھا ہے کہ فرعون دوزخیوں میں سے ہے اور اس میں لکھا ہے کہ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کہا عطا نے پھر ملا میں ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پوچھا میں نے ان سے کیا تھی وصیت تمہارے والد کی موت کے وقت کہا انہوں نے بلایا مجھ کو اور کہا میرے بیٹے ڈر اللہ

فَسَاَلْتُهٗ مَاکَانَتْ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَا بِيْ فَقَالَ يَابُنَيَّ اِتَّقِ اللّٰهَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ اَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَاِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ اُكْتُبْ قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ۔

سے اور جان رکھ کہ تو نہ ڈرے گا اللہ سے یہاں تک کہ ایمان لائے تو اس پر اور ایمان لائے تقدیر پر کہ خیر وشر سب اسی سے ہے سو اگر مرا تو اس کے سوا اور عقیدہ پر داخل ہوا تو دوزخ میں بے شک میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پھر فرمایا اس کو لکھ عرض کیا اس نے کیا لکھوں فرمایا لکھ اندازہ ہر چیز کا جو ہوئی اور ہونے والی ہے ابد تک یعنی قیامت تک۔

مترجم: ان آیتوں کے معنی یہ ہیں قسم ہے کتابِ مبین کی ہم نے کیا ہے اس کتاب کو قرآنِ عربی تاکہ تم سمجھو اور بے شک وہ امّ الکتاب میں ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بھرا ہے اور امّ الکتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے امّ الکتاب اس کو اس لیے کہا گیا کہ گویا وہ اصل ہے ان سب کتابوں کی جیسی ماں اصل ہوتی ہے اولاد کی ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ صدر میں اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے دین اس کا اسلام ہے اور محمد ﷺ بندہ اس کا ہے اور رسول اس کا جو ایمان لایا اللہ عزوجل پر اور سچا جانا اس کے وعدے کو اور اطاعت کی اس کے رسولوں کی داخل ہوا جنت میں اور کہا ابن عباسؓ نے لوحِ محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اس کا ہے برابر آسمان زمین کے اور چوڑان اس کی مشرق سے مغرب تک کنارے اس کے در ویاقوت کے ہیں اور دونوں دفتی اس کے یاقوت سرخ سے ہے اور قلم اس کا نور ہے اور کلام اس کا قدیم ہے اور ہر شئی اس پر لکھی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا ہے اعلیٰ اس کا عرش میں لٹکا ہوا ہے اور اصل اس کی ایک فرشتہ کی گود میں ہے اور مقاتل نے کہا ہے لوحِ محفوظ عرش کے داھنی طرف ہے۔ (بغوی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جس کی انتہا نہ ہو اس لیے کہ انحصار بے انتہا چیز کا فی الحال محال ہے چنانچہ درمنثور میں اس کی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پہلے جو چیز بنائی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پھر نون یعنی دوات پھر فرمایا قلم سے لکھ اس نے کہا کیا لکھوں فرمایا لکھ: مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ یعنی جو ہوا ہے اور ہونے والا ہے قیامت کے دن تک۔ (مرقاۃ)

۲۱۵۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ۔

۲۱۵۶: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے اندازہ کیا اللہ نے مخلوقات کا آسمان اور زمینیں پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پیشتر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۲۱۵۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: ۴۸، ۴۹]

۲۱۵۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ آئے مشرکین قریش کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے تقدیر میں سو اتری یہ آیت: يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ سے اخر تک یعنی جس دن گھسیٹے جائیں گے آگ میں اپنے مونہوں پر اور کہیں گے ان سے فرشتے چکھو مزہ دوزخ کا ہم نے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس آیت کریمہ میں تصریح ہے اثباتِ تقدیر کی اور تصریح ہے اس کی کہ تقدیر عام ہے اور سب کچھ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا اور معلوم ہے اس کو اور کوئی مخلوق اس کے اندازہ سے باہر نہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں فتنوں کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

لغوی تشریح ۞ مترجم: فتن جمع ہے فتنہ کی جیسے محن جمع ہے محنت کی بمعنی آزمائش اور خوش رکھنا کسی شئی کا اور فریفتہ ہونا اس پر اور گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پگھلانا سونا چاندی کا اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیوں کی رائے میں اور فعل اس کا باب نصر ینصر سے آتا ہے اور فتن بفتح فاء دسکون تا حال وگونہ اسی سے ہے قولِ عرب کا العیش فتنان یعنی عیش دو قسم ہے شیریں اور تلخ اور تفتین فتنہ میں ڈالنا کسی کو اور یہی معنی ہیں افتنان کے۔ (منتہی) اور پناہ مانگی ہے رسول اللہ ﷺ نے فتنہ دنیا اور فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور فتنہ غنی وفقر اور فتنہ محیا وممات اور فتنہ نار وغیرہ سے اور فتنہ دنیا یہ ہے کہ محبت میں اس کی اللہ کو بھول جانا اور حرام وحلال میں پرہیز نہ کرنا اور اس کی زینت اور لذات وشہوات میں مشغول ہو کر لذت ذکر ومناجات سے محروم رہنا اور تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا اور اس کو اپنا گھر اور وطن ٹھہرانا اور سرائے فانی نہ جاننا اور بازارِ آخرت نہ سمجھنا اور معبر نہ جاننا اور فتنہ قبر سوال ہے منکر ونکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غدوًا اور عشیًا اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت و مال و جاہ وحشم پر اور غم ہے عزیز واقارب کے فراق اور جدائی کا الی غیر ذلک من التکالیف والشدائد اور فتنہ دجال بچانا ہے دین سے اور پھسلنا ہے صراطِ مستقیم سے اور سستی وتہاون ہے ادائے فرائض وواجبات میں اور گھس جانا ہے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ کا قلوب عوام وخواص میں اور غافل ہو جانا ہے اکثر ناس کا کتاب وسنت سے بلکہ طعن کرنا اس کے متمسکین اور عاملین پر اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معازف ومزامیر میں اور غنا اور لبس حریر میں اور کثرتِ زنا کی اور قلت علم وحیا کی اور رفع امانت قلوب سے اور کثرتِ شرب خمر کی اور وفور مسکرات کا اور ہجوم مغنیات کا اور نفرت زوجات صالحات سے اور رغبت زانیات سے الی غیر ذلک من الفتن ماظہر منہا ومابطن اور فتنہ غنا رسمجھنا ہے مال پر اور عجب کرنا ہے اپنے حال پر اور حقیر جاننا فقیر کا اور مداہنت فی الدین کرنا امیر سے اور مجالست امراء کی اور مجانبت غرباء سے اور غفلت وبطر آخرت سے اور قلت فرصت عبادت کے لیے الی غیر ذلک من الافات والبیات اور فتنہ فقر راضی نہ رہنا تقدیر پر اور معترض ہونا تقسیم رب قدیر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالاتِ فاسدہ اور انکار کاسدہ کی یہاں تک کہ خوف ہے اس میں کفر کا معاذ اللہ من ذلک اور فتنہ محیا جو کچھ مذکور ہوا سوائے فتنہ قبر کے اور فتنہ ممات سدت سکرات کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذلک اور فتنہ نار احراق اور عذاب اس کا اور تبدیل جلود محرقہ مکرر سہ کر کر آنا فانًا اعاذنا اللہ من ذلک کلہا۔

۱۳۹۰: بَابُ مَاجَاءَ لَايَحِلُّ دَمُ

باب: حرمت میں خونِ

امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ

مسلم کے

۲۱۵۸: عَنْ اَبِی اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ یَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ اِرْتِدَادٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْقَتْلِ نَفْسٍ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَیْتُ فِی جَاهِلِیَّةٍ وَلَا فِی اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُّ مُنْذُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنِیْ۔

۲۱۵۸: روایت ہے ابی امامہ سے کہ عثمان بن عفان چڑھے کوٹھے پر ان دنوں میں کہ وہ بیٹھ رہے تھے اپنے گھر میں بخوف اہل فتنہ اور فرمایا قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتوں کے عوض اوّل زنا ہے احصان کے بعد دوسرے مرتد ہونا ہے اسلام کے بعد تیسرے مار ڈالنا کسی کا ناحق پس قتل کیا جاتا ہے وہ شخص اس کے بدلے سو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا میں جب سے کہ بیعت کی رسول اللہ ﷺ کی اور نہ قتل کیا میں نے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اس کا سو تم کس کے عوض میں مجھے قتل کرتے ہو۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث اور مرفوع کیا اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث سو موقوف کیا انہوں نے اور مرفوع نہیں کیا اس روایت کو اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رعایت کی نبی ﷺ سے۔

مترجم: خلاصہ قصہ حضرت عثمانؓ کے محبوس و مقتول ہونے کا یوں مروی ہے ابی سعید سے کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ وفد اہل مصر آئے ہیں اور ان کے استقبال کو آپ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے اور جب ان سے ملے انہوں نے کہا قرآن منگاؤ اور سورۂ یونس میں یہ آیت نکالی: قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ اور کہا یہ جو آپ نے رمنہ مقرر کیے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم کیا ہے یا آپ جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نے کہ یہ آیت فلاں باب میں اتری ہے اور رمنہ مقرر کیا ہے حضرت عمرؓ نے اور میں نے صدقہ کے اونٹوں کی کثرت کے سبب سے اور بڑھا دیا غرض اسی طرح جو انہوں نے اعتراض کیا آپ نے معقول جواب دیا اور کچھ شرط بھی انہوں نے چاہی آپ نے وہ بھی ان کو لکھ دی پھر انہوں نے فرمائش کی کہ اموالِ غنیمت میں سے کسی کو کچھ نہ جائے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجھا جائے اور شیوخ اصحاب کا آپ نے اس کا بھی خطبہ پڑھ دیا اور لوگوں کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کریں اور اس مال سے کچھ نہ لیں جب ان سب امور سے وہ وفد فارغ ہو کر مصر کو لوٹے راہ میں ایک شخص کو پایا اور اس کو تہمت لگائی کہ تیرے پاس کوئی خط ہے غرض کہ اس کے پاس سے ایک خط نکالا کہ اس پر مہر تھی حضرت عثمانؓ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تھا اور مضمون اس کا یہ تھا کہ یہ گروہ وفود جب تمہارے پاس پہنچیں تو ان کو قتل کرنا یا ہاتھ پیر کاٹنا غرض جب ان لوگوں نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمانؓ سے کہا کہ یہ خط آپ نے لکھا انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ دو امر ہیں اثبات کے اوّل یہ کہ تم دو گواہ اس پر لاؤ کہ میں نے یہ خط بھیجا ہے دوسرے یہ کہ مجھ سے قسم لو اور یہ بھی قرینہ فرمایا اگر میرا خط ہوتا تو میری لسان میں ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب میں ہوتا اور یہ دونوں باتیں اس میں نہ تھیں پس ان نالائقوں کا فریب ثابت ہوا مگر انہوں نے آپ کو گھیرا اور ایک مدت محاصرہ کیا آپ اس عرصہ میں کوٹھے (چھت) پر چڑھتے تھے اور اپنی براءت کی احادیث اور فضائل کی روایات ارشاد کرتے تھے چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے مگر لوگوں کا یہ حال تھا کہ پہلے پہل ان کو نصیحت اثر کرتی تھی اور پھر دوبارہ جب آپ

نصیحت فرماتے تھے اثر نہ کرتی تھی آپ نے دروازہ کھول دیا اور قرآن شریف لے کر گھر میں بیٹھے کہ اتنے میں محمد بن ابی بکر آئے اور آپ کی ریش مبارک پکڑی اور چھاتی پر چڑھے حضرت ذی النورینؓ نے فرمایا کہ تم ایسی جگہ بیٹھے ہو کہ تمہارے باپ ابوبکرؓ کبھی ایسی جگہ نہ بیٹھے تھے غرض یہ کہ وہ میرا احترام فرماتے تھے اور تم اس طرح پیش آتے ہو اس پر وہ لوٹ گئے اور حضرت کو چھوڑ دیا اور دوسرا شخص گھر میں گھسا کہ اس کا نام موت الاسود تھا اس بےادب نے آپ کا گلا گھونٹا اور باہر نکال کر لوگوں سے کہنے لگا میں نے ایسی نرم چیز کوئی نہ پائی جیسا گلا عثمان کا اور میں نے اس کا گلا یہاں تک گھونٹا کہ جان ان کی سانپ کی طرح بدن میں تڑپنے لگی پھر تیسرا شخص گھسا اور آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اس مردود نے تلوار نکال کر آپ پر حملہ کیا آپ نے ہاتھ سے روکا اور دست مبارک اس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا راوی کو شک ہے۔ پس آپ نے فرمایا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل (سورۂ حجرات سے آخر تک کو مفصل کہتے ہیں) قرآن کو لکھا ہے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گھسا اور اس نے مشقص سے آپ کو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی بھال کا اور خون مبارک آپ کا اس آیت پر گرا: فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور اس کا ایک داغ مدور مصحف مطہر میں ہو گیا اور آپ کی زوجہ پاک بنت القرافصہ نے آپ کو گود میں لے لیا تھا قبل قتل کے اور بعد قتل کے ان میں سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اس پر کیا بڑے سرین ہیں اس کے راوی کہتے ہیں مجھے یقین ہوا کہ نہ مارا انہوں نے اس خلیفہ رسول کو مگر دنیائے دنی کے واسطے معاذ اللہ من ذلك انا لله و انا اليه راجعون رضی الله عنه و خذل الله اعداء ہ۔ (ازالۃ الخفاء)

۱۳۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْاَمْوَالِ

باب: جان و مال کی حرمت میں

۲۱۵۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَايَجْنِي جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ اَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلٰى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهِ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَادِكُمْ هٰذِهِ اَبَدًا وَّلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ۔

۲۱۵۹: روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حجۃ الوداع میں آدمیوں سے کونسا دن ہے یہ بولے حج اکبر کا فرمایا آپ ﷺ نے سو بے شک خون تمہارے اور مال تمہارے سو عزتیں تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہیں اور حرمت ان کی ایسی ہے جیسی حرمت تمہاری اس دن کی اس تمہارے شہر میں آگاہ ہو کہ جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنے نفس پر یعنی اس کا وبال وسزا اسی پر ہوتے ہیں آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر آگاہ ہو کہ شیطان مایوس ہو گیا ہے اس سے کہ عبادت کی جائے اس کی تمہارے ان شہروں میں کبھی لیکن کچھ اطاعت اس کی ہوگی ان عملوں میں کہ جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو اور اس پر وہ راضی ہوگا۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ اور ابن عباس اور جابر ؓ اور خذیم بن عمرو السعدی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے شبیب بن غرقدہ کی سند سے۔ مترجم: جنایت یعنی زخمی کرنا قتل وغیرہ اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلد مکہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اسلئے حرمت دماء وغیرہ کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جائے اور شیطان مایوس ہو گیا۔ ۔ ۔ یعنی

جیسے زمان جاہلیت بت پرستی پھیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے یک قلم منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہ ہوگا اگر چہ بعض افراد میں محقرات ذنوب مصغرات عیوب کا ارتکاب پایا جائے۔

١٣٩٢: بَابُ مَاجَاءَ لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا

باب: مسلمان کو ڈرانے کی حرمت میں

٢١٦٠: عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذْ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا اَوْجَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ۔

٢١٦٠: روایت ہے عبداللہ بن السائب سے آخر بسند تک کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ لے کوئی شخص لاٹھی اپنے بھائی کی دل لگی سے اس کے ستانے کے لئے اور جس نے لی ہو لاٹھی اپنے بھائی کی تو چاہیے کہ پھیر دے اس کو۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے اسے ہم مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے اور سائب بن یزید کو صحبت ہے اور سنا ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اور وفات ہوئی آنحضرت ﷺ کی جب سائب سات برس کے تھے اور ابو یزید بن سائب وہ اصحاب نبی ﷺ سے ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے کئی احادیث۔

١٣٩٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِشَارَةِ الْمُسْلِمِ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ

باب: ہتھیار سے اشارہ منع ہونے کے بیان میں

٢١٦١ - ٢١٦٢: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ۔

٢١٦١-٢١٦٢: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اشارہ کیا اپنے بھائی پر لوہے سے یعنی چھری، تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہیں اس پر فرشتے۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ اور عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذاء کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور زیادہ کئے اس کو اور زیادہ کئے اس میں یہ لفظ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں فرشتے لعنت کرتے ہیں اگر چہ حقیقی بھائی پر اشارہ کرے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے یہی حدیث۔ مترجم: اور حقیقی بھائی کی قید اس لیے فرمائی کہ مستبعد ہے ان میں عداوت اور خواہ مخواہ ان میں ڈرانا علی سبیل الاستہزاء ہوگا مگر اسے بھی احتیاطاً موجب لعن فرمایا پھر کسی اور پر اشارہ بدرجہ اولیٰ منع ہوا اور جب استہزاء میں یہ لعن ہو تو پھر عداوت کی راہ سے اگر اس کا مرتکب ہوگا تو کیا عذاب ہوگا۔ معاذ اللہ من ذالک۔

١٣٩٤: بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

باب: ننگی تلوار لینے دینے کے بیان میں

٢١٦٣: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

٢١٦٣: روایت ہے جابرؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تلوار کے ننگا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا ۔

لینے اور دینے سے بغیر میان کے۔

ف: اور اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے بنہ الجہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث حماد بن سلمہ کی میرے نزدیک صحیح ہے۔ **مترجم:** تلوار ننگی لینے دینے کی نہی سے یا تو مجازاً قتل وقمع مراد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ ماریں اور یا حقیقتاً بغیر قتال کے بھی تلور کسی کو نہ دینا چاہیے بلکہ ضرور ہے کہ میان میں کر دے کہ اس میں اندیشہ ہے کہ پھیل جائے تو زخمی کرے یا لینے والا عدو ہو اور بے محابا مار بیٹھے۔

۱۳۹۵: بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اس بیان میں کہ جس نے نماز صبح (فجر) پڑھی امانِ الٰہی میں آیا

۲۱۶۴: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَتَّبِعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ۔

۲۱۶۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پھر دیکھو درپے نہ ہو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کا اس کی پناہ توڑنے کے سبب سے۔

ف: اس باب میں جندب اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۳۹۶: بَابُ فِي لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

باب: لزومِ جماعت میں

۲۱۶۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ۔

۲۱۶۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمرؓ نے جابیہ میں پھر کہا اے لوگو! میں تمہارے بیچ میں کھڑا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کرتا ہوں میں اپنے اصحاب کے اطاعت پر پھر ان کی جو ان سے ملے ہوں یعنی تابعین کی پھر ان کی جو ان سے ملے ہوں یعنی تبع تابعین کی پھر ان زمانوں کے بعد مروج ہو جائے گا کذب یہاں تک کہ قسم کھانے لگے گا آدمی بے قسم کھلائے اور گواہی دینے کو موجود ہوگا بے بلائے خبردار ہو تنہا نہیں ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا ان کا شیطان لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جس کو خوش لگے اس کی نیکی اور بری لگے اس کی برائی وہی مؤمن ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بوسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔

۲۱۶۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۱۶۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمع نہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ۔

کرتا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ضلالت پر اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا آگ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور میرے نزدیک سلیمان بن مدنی سلیمان بن سفیان ہیں اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۱۶۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُاللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ۔

۲۱۶۷: (روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباسؓ کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

۱۳۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي نُزُوْلِ الْعَذَابِ اِذَا لَمْ يُغَيِّرِ الْمُنْكَرُ

باب: نزولِ عذاب میں جب تغییر منکر نہ ہو

۲۱۶۸: عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدہ: ۱۰۵] وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ۔

۲۱۶۸: روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ انہوں نے فرمایا اے آدمیو! تم پڑھتے ہو یہ آیت: اے ایمان والو لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانوں کی نہیں ضرر کرے گا تم کو جو گمراہ ہوا جبکہ تم نے ہدایت پائی اور خیال کرتے ہو بمنطوق آیہ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہیں حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے لوگ جبکہ دیکھیں ظلم یعنی فسق و فجور اور نہ روک لیں ہاتھ اس کے مرتکب کے قریب ہے کہ عام کر دے اللہ تعالیٰ ان پر عذاب کو یعنی عذاب عام بھیجے کہ ظالم و غیر ظالم سب ہلاک ہوں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل سے یزید کی روایت کی مانند اور مرفوع کیا اس کو بعضوں نے اسماعیل سے اور موقوف کیا اس کو بعضوں نے۔ **مترجم:** ظاہرآیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی عن منکر ضرور نہیں ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پا چکا پھر سارا عالم اگر گمراہ رہے تو اسے کچھ نقصان نہیں مگر علماء نے اس آیت میں کئی تاویلیں ذکر کیں ہیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہوئیں گویا انہوں نے اشارہ کیا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ نسخ کچھ ضرور نہیں بلکہ آیت سے مراد افعال ہیں ذمیوں کے اور شرک ان کا انکار اس پر ضرور نہیں اس لیے کہ صلح کی ہے مسلمانوں نے ان سے اسی پر باقی رہے فسق فجور اہل اسلام کے وہ اس آیت میں داخل نہیں پس کچھ منافات نہ رہی آیت و حدیث میں اور یہ قول ہے ابوعبیدہ کا اور مجاہد اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہود و نصاریٰ ہیں گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہو گئے تو ان کا یہودیت نصرانیت پر قائم رہنا تم کو مضر نہیں ان سے جزیہ لو اور ان کے حال پر چھوڑ دو اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جب تک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہو جائے قبول سے اور رد کیا جائے قول تمہارا تم پر تو لازم پکڑو اپنی جانوں کو پس گویا مراد آیت کی وقت مایوسی ہے اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونے

کا امر معروف اور نہی منکر کے جب بھی منافات نہ رہی پھر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہیں۔ اول وہ آیات ہیں کہ تاویل ان کی گزر گئی قبل نزول کے دوسرے وہ کہ تاویل ان کی واقع ہوئی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل ان کی بعد زمانہ مبارک کے چوتھے وہ ہیں کہ واقع ہوگی تاویل ان کی آخر زمانہ میں اور پانچویں وہ ہیں کہ واقع ہوں گی تاویل ان کی قیامت کے دن جیسے وہ آیتیں جن میں حساب و کتاب و جنت و نار کا مذکور ہے پھر جب تک کہ قلوب اور خواہشیں تمہاری ایک رہیں اور پھوٹ نہ ہو تمہارے درمیان اور لڑائی نہ ہو ایک دوسرے سے جب تک معروف کرو اور نہی منکر اور جب مختلف ہو جائیں دل اور جدا ہو جائیں خواہشیں اور لڑائی پڑے آپس میں پس لازم کرے ہر شخص فکر اپنی جان کی اور جان لو کہ اس وقت آئی تاویل اس آیت کی اور ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور کہا میں نے اے ابو ثعلبہ کیا کہتے ہو تم اس آیت میں پوچھا انہوں نے کونسی آیت؟ کہا میں نے قول اللہ عزوجل کا: عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ ...... سو کہا انہوں نے آگاہ ہو کہ میں نے پوچھی میں آیت جبیر سے انہوں نے کہا میں نے پوچھی رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے امر معروف کرو اور نہی منکر یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ اطاعت کی جاتی ہے اور ہوائے نفسانی ایسی کہ اتباع کیا جاتا ہے اس کا اور دنیا مقدم سمجھی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دینیہ پر اور معجب ہے ہر شخص اپنی رائے پر اور دیکھے تو ایسا کام کہ لابد ہے وہ پس لازم پکڑ لے تو اپنے نفس کی تہذیب کو اور چھوڑ دے خیال عوام کا اس لیے کہ بعد تمہارے دن ہیں صبر کے پھر جس نے کہ صبر کیا ان دونوں میں یعنی باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہوگا مانند اس شخص کے کہ لیے ہو آگ اپنی مٹھی میں عامل سنت کو ان دونوں میں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو اس کے مانند عمل کرتے ہوں۔ کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راوی نے یہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! پچاس آدمیوں کا اس زمانہ کے لوگوں میں سے یعنی جو ثابت قدم رہے گا آخر زمانہ میں دین پر اس کو پچاس صحابہ کے برابر اجر ہوگا اور بعضے لوگوں نے کہا مراد آیت کی یہ ہے کہ ضرر نہیں کریں گے تم کو اہل ہوا یعنی اصحاب فرق باطلہ چنانچہ ابو جعفر سے مروی ہے کہ داخل ہوا صفوان بن محرز ایک جوان اہل ہوا سے اور اس نے ذکر کیا کچھ اپنے ہوائے باطل کا پس پڑھی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو اسی آیت میں یعنی ان کو اہل اہوا سے کچھ ضرر نہیں۔ (بغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس و غم کرتے تھے اور حسرت کھاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسکین اس آیت میں فرمائی کہ تم کو ان کی گمراہی کچھ مضر نہیں ہے اور مراد آیت یہ نہیں ہے کہ ترک امر معروف کرے بلکہ باوجود قدرت کے ترک اس کا جائز نہیں انتہیٰ اور ابن مسعودؓ سے پوچھا اس آیت کو تو فرمایا انہوں نے کہ یہ زمانہ نہیں ہے اس آیت کا ابھی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اس کا بعد چندے آئے گا کہ امر بالمعروف کے ساتھ ایسا ایسا کیا جائے گا اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ پڑھی میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے آگے تو فرمایا ابھی تاویل اس کی آئی نہیں ہے نہ آئے گی تاویل اس کی جب تک کہ قریب نہ ہو نزول عیسیٰ بن مریم کا یعنی نہ آجائے زمانہ فتن کا جیسا کہ اب ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جس قدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی تو کسی سے ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ یعنی فکر کرو اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جانوں کی تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمان کی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اس کی لازم سمجھنا اور ہر ایک کو رغبت دلانا خیر کی اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قبائح اور منکرات سے اور باز رکھنا زمائم اور سیئات سے (فتح البیان) اور احادیث امر معروف میں بہت ہیں اور اس قدر نقل سے تطبیق ان احادیث میں اور آیہ مبارکہ میں معلوم ہوگئی الحمد للہ علی ذالک۔

۱۳۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب: امر معروف اور نہی منکر کے بیان میں

۲۱۶۹: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْلَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔

۲۱۶۹: روایت ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے امر کرو ساتھ اچھی بات کے اور منع کرتے رہو بری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا تم پر عذاب بہت بڑا اپنی درگاہ سے پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ قبول نہ کرے گا تمہاری دعا کو۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اس کی یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۷۰: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ۔

۲۱۷۰: روایت ہے حذیفہ بن یمان سے کہ رسول اللہ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اسکے مبارک ہاتھ میں ہے نہ قائم ہوگی قیامت جب تک نہ قتل کرو گے تم امام اپنے کو اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ مارو گے اپنی تلواروں سے اور وارث نہ ہوں گے جب تک تمہاری دنیا کے تم میں سے بدتر لوگ یعنی حکومت اور امارت فساق کو ہوگی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۷۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

۲۱۷۱: روایت ہے امّ سلمہ سے کہ نبیؐ نے ذکر کیا ایک لشکر کا کہ وہ دھنس جائے گا یعنی بسبب اپنے ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا تو عرض کی امّ سلمہ نے کہ شاید اس میں بعضے لوگ مجبور ہوں اور گناہ سے اپنے ساتھیوں کے ناراض ہوں فرمایا آپ نے اٹھائے جائینگے وہ اپنی نیتوں پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی گئی یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ **مترجم**: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا اپنے گناہ اور شامت اعمال سے عذابِ عام میں ہلاک ہوتے ہیں اور اس میں کچھ لوگ صالحین ان کے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہیں اگرچہ وہ بھی اس وقت عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں مگر آخرت میں ان کی نیتوں کے موافق ان کا حشر ہوگا اور اپنی نیک نیتی سے نجات پائیں گے۔ الحمد اللہ علی ذالک۔

۱۳۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ اَوْ بِاللِّسَانِ اَوْبِالْقَلْبِ

باب: تغیر منکر کے درجات میں

۲۱۷۲: عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ

۲۱۷۲: روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز

الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَاكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِ يْمَانِ۔

سے پیشتر مروان تھا سو کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے مروان سے خلاف کیا تو نے سنت کا تو کہا مروان نے اے فلانے چھوڑ دی گئی یعنی وہ سنت جسے تو ڈھونڈتا ہے سو کہا ابی سعید نے آگاہ ہو کہ اس شخص نے پورا کر دیا جو اسکے ذمہ تھا یعنی حق امر معروف کا سنا میں نے نبیؐ سے فرماتے تھے جو کوئی منکر دیکھے تو چاہیے کہ بدل دے اسکو اپنے ہاتھ سے اور جو نہ ہو سکے تو اپنی زبان سے یعنی اسکی برائی بیان کر دے اور جو نہ ہو سکے تو اپنے دل سے اسے برا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۰۰: بَابٌ مِّنْهُ

باب: دوسرا اسی بیان میں

۲۱۷۳: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي الْبَحْرِ اَسْفَلَهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَقُوْنَ الْمَآءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّا نَنْقُبُهَا فِيْ اَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِيْ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا وَاِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا۔

۲۱۷۳: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس کی جو قائم ہے حدود الٰہی پر اور جو سستی کرتا ہے اس میں اس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈال کر دریا میں ایک کشتی پر سوار ہوئے سو ملی بعضوں کو جگہ اوپر کی اور بعضوں کو نیچے کی پھر نیچے والے چڑھ کر پانی لینے کو اوپر آتے تھے اور گر جاتا تھا پانی اوپر والوں پر سو اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں نہ چھوڑیں گے کہ تم چڑھ کر ہمیں تکلیف دو سو نیچے والوں نے کہا ہم ایک سوراخ کر لیں کشتی کے نیچے اور اس میں سے پانی لے لیں پھر اگر سب کشتی والے ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور روکیں نجات پائیں سب کے سب اور اگر چھوڑ دیں ان کو ڈوبیں سب کے سب۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب و سنت اس کے ساتھ ناطق ہے اور مراتب اس کے تین ہیں جیسا حدیث میں مذکور ہے یعنی بالید واللسان والقلب اور جس نے ادائے واجب کیا اور مخاطب نے قبول نہ کیا واجب اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا اور علماء نے کہا ہے کہ فرضیت اس کی بطریق کفایت ہے چنانچہ آیت: ولتکن منکم امة بھی اسی پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے آثم ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے ایک زمین میں کوئی شخص ہو اور اس کے سوا کوئی اس مسئلہ سے واقف نہ ہو پس اسی کے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر اور وجوب امر معروف میں یہ شرط نہیں کہ آمر خود بھی عامل ہو بغیر عمل بھی امر معروف درست ہے۔ اس لیے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر اول فوت ہو تو ضرور نہیں کہ ثانی کو بھی چھوڑ دے اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارک میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ اگر تسلیم بھی کیا جائے کہ ورود اس کا امر معروف اور نہی منکر میں ہے تو مراد اس سے زجر کرنا اپنے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کر کے دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اس لیے کہ امر اس شخص کا جو خود عامل نہیں چنداں اثر نہیں رکھتا اور امر معروف اور نہی منکر حکام کے ساتھ مخصوص

نہیں ادنیٰ مسلمان بھی کر سکتا ہے لیکن مار پیٹ کے لیے امر والی ضرور ہے اور امر نہی ضرور ہے کہ امور متفق علیہ میں ہو نہ مختلف میں علی الخصوص اس کے نزدیک جو کہتا ہے ہر مجتہد مصیب ہے اور ضرور ہے کہ رفق و ملائمت سے ہو اور اللہ کے لیے نہ طلب جاہ و مال اور جلب عز و منال کے لیے کہ ثواب اس پر مرتب ہو اور کہا ہے کہ نصیحت ملا مین فضیحت ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)

١٤٠١: بَابُ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

باب: اِس بیان میں کہ کلمہ خیر سلطان ظالم سے کہہ دینا افضل جہاد ہے

۲۱۷۴: عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ۔

۲۱۷۴: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد کلمہ عدل ہے سلطان ظالم کے سامنے۔

ف: اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: سلطان ظالم بدمزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اس پر خلاف شرع میں انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے اور چونکہ اس میں اتلاف جان و مال کا اور عزت و جاہ کا یقین ہے اس لیے افضل جہاد ہے۔ اللّٰھم و فقنا بہ۔

١٤٠٢: بَابُ سُوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِي اُمَّتِهٖ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلاثہ کے بیان میں

۲۱۷۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ ابْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا۔

۲۱۷۵: روایت ہے خباب بن ارت سے کہ ایک نماز پڑھی رسول اللہؐ نے اور دراز کیا اس کو سو عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہؐ! آج آپؐ نے ایسی نماز پڑھی کہ روز نہ پڑھتے تھے فرمایا آپؐ نے ہاں! بے شک یہ نماز تھی امید و خوف کی میں نے مانگیں اللہ سے اس میں تین چیزیں سو عنایت کیں مجھے دو اور باز رکھی مجھ سے ایک سو سنو کہ مانگا میں نے اس سے یہ کہ ہلاک نہ ہو میری ساری امت' قحط میں سو عنایت کیا مجھے اور مانگا میں نے یہ کہ مسلط نہ ہو ان پر کوئی دشمن انکے غیر میں کا سو عنایت کیا مجھ کو اور مانگا میں نے کہ نہ چکھا انکے بعض کو مزہ بعض کی لڑائی کا سو نہ دیا مجھے یہ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعد اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۱۷۶: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ

۲۱۷۶: رویت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دی میرے لیے زمین اور میں نے دیکھا اس کے مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پہنچے گی جہاں تک کہ لپیٹی گئی ہے میرے لیے زمین اور دیئے گئے مجھے دو خزانے ایک سرخ اور

الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكُهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْقَالَ مَنْ بَيْنِ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

ایک سفید اور میں نے مانگا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک نہ کرے میری امت کو قحط عام میں اور نہ مسلط ہوان پر کوئی دشمن سوا ان کے لوگوں کے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا اے محمد جب مقرر کر چکا میں کوئی حکم تو پھر وہ لوٹتا نہیں اور میں نے عنایت کی تیری امت کو کہ ہلاک نہ کروں گا میں ان کو قحط عام سے اور مسلط نہ کروں گا ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں سے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا یعنی ہلاک کر دے ان کی ساری جماعت کو اگرچہ جمع ہو جائیں زمین کے کناروں کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہیں زمین کے کناروں میں یہاں تک کہ انہیں کے لوگ بعض ہلاک کریں گے بعض کو اور قید کریں گے بعض کو یعنی باہر کا دشمن ان پر مسلط نہ ہوگا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: لپیٹ دی میرے لیے زمین اس میں استدلال ہے اہل مکاشفہ کو اور آپ کو بوحی معلوم ہوا کہ جہاں تک زمین دیکھی ہے وہاں تک سلطنت آپ ﷺ کی امت کی ہوگی ازمنہ مختلفہ میں اور دیئے گئے مجھے دو خزانے یعنی روپیہ اور اشرفی یا چاندی سونے کی کہ برکات اس کی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالم مثال میں آپ ﷺ کو عنایت ہوئے تھے اور حقیقت اس کی بعد میں ظاہر ہوئی اور ایسا قحط آپ ﷺ کی امت میں نہ ہوا ہے نہ ہوگا کہ جس سے ساری امت ہلاک ہو جائے اور کوئی دشمن ان پر مسلط ہونے سے ارادہ ہلاک مراد ہے کسی کافر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہیں کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر ہو بھی تو بھی وہ قادر نہ ہوگا قولہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب جانور کے انڈے تلک توڑ ڈالے جائیں تو ان کی نسل منقطع ہو جاتی ہے اور بیخ و بنیاد باقی نہیں رہتی۔ پس انڈے کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے قولہ۔ یہاں تک کہ ہلاک کریں گے بعض ان کے بعض کو یعنی آپس میں جنگ و جدال رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتھ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہیں پہنچی ہے جتنی کلمہ گویوں سے۔

۱۴۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ کے بیان میں

۲۱۷۷: عَنْ اُمِّ مَالِكِ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَا شِيَتِهِ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهُ۔

۲۱۷۷: روایت ہے ام مالک سے کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اس کا ظاہر ہونا کہا راویہ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! کون شخص بہتر ہوگا سب لوگوں میں اس وقت فرمایا آپ نے ایک تو وہ شخص کہ اپنے جانوروں میں ہو ادا کرتا ہو حق اس کا یعنی چراتا ہو اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کی اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سر اپنے گھوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو یعنی کافروں کو اور ڈراتے ہوں وہ اس کو۔

ف: اس باب میں ام مبشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کی لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۱۷۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكُوْنُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ۔

۲۱۷۸: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گھیرے گا عرب کو مقتول اس کے دوزخی ہیں زبان کھولنا اس میں تلوار مارنے سے زیادہ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے فرماتے تھے نہیں جانتے ہم زیاد بن سمیین گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے لیث سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی حماد بن زید نے لیث سے اور موقوف کیا۔ مترجم: مراد اس فتنہ سے وہ حروب ہیں جو سلاطین و حکام میں فقط بغرض دنیا واقع ہوئے نہ بہ نیت اعلائے کلمۃ اللہ اور زبان تلوار سے زیادہ ہے یعنی کلمہ حق کہنا اس وقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے یا وہ لوگ ایسے بدمزاج و مغرور و متکبر ہیں کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہیں جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار کھینچنے والے کو مارے۔

۱۴۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي رَفْعِ الْاَمَانَةِ

باب: رفع امانت کے بیان میں

۲۱۷۹: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلُ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفَطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِي بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَحَتّٰى يُقَالَ لِرَجُلٍ مَا اَجْلَدَهُ وَاَظْرَفَهُ وَاَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ

۲۱۷۹: روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا انہوں نے کہ بیان فرمائیں ہم سے رسول اللہؐ نے دو حدیثیں کہ دیکھ لی میں نے ان میں سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہوں میں دوسری کا پہلی حدیث ان میں کی یہ کہ فرمایا آپؐ نے اتری ہے مردوں کے دلوں میں امانت پھر اترا قرآن اور پہچانا انہوں نے حق امانت کا قرآن سے اور پہچانا سنت سے یعنی دونوں میں تاکید ہے ادائے امانت کی دوسری حدیث ان میں کی یہ ہے ذکر کیا ہم سے رفع امانت کا اور فرمایا سوئے گا آدمی ایک بار بس چھین لی جائے گی امانت اسکے دل سے سو رہ جائیگا اثر اس کا مثل دھبہ کے پھر سوئے گا ایک بار اور چھین لی جائیگی امانت اور رہ جائیگا اثر اس کا مثل گھٹے کی جیسے کہ گھمائے اور پھیرے تو اپنے پیر پر چنگاری اور چھالا پڑ جائے اس سے پھر دیکھے تو اسے اٹھا ہوا اور اس میں کچھ نہیں ہے پھر لی آپ نے ایک کنکری اور پھیرا اسکو اپنے پیر پر اور فرمایا پھر صبح کریں گے لوگ خرید و فروخت کرتے ہونگے کوئی ایسا معلوم نہ ہوگا کہ ادا کرے امانت کو یہاں تک کہ کہا جائیگا تحقیق فلانے قبیلے میں ایک شخص امین ہے اور کہا جائیگا مرد کو یعنی اسکی تعریف میں کیا چست و چالاک آدمی ہے یعنی کاروبارِ دنیا میں اور کیا ہوشیار و خوش تقریر ہے اور کیا عقلمند اور دانا ہے اور اسکے دل میں ایک رائی کے برابر

بَايَعْتُ فِيهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَى دِينِهِ وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا۔

ایمان نہیں اور بے شک آ چکا مجھ پر ایک زمانہ کہ میں پرواہ نہ رکھتا تھا جب کسی سے معاملہ کروں کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تھا دلواتا تھا حق میرا دین اس کا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا تو دلواتا تھا مجھ کو حق میرا سردار اسکا مگر آج کے دن میں معاملہ کرنے والا نہیں ہوں کسی سے مگر فلاں فلاں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: قولہ دیکھ لی میں نے الخ یعنی جیسے حضرت نے خبر دی تھی ویسا ہی وقوع میں آیا قولہ اتری ہے مردوں کے دل میں امانت الخ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اس کی طرف آخر حدیث میں کہ فرمایاو ما فی قلبہ من خردل من ایمان۔ قولہ سورہ جائے گا اثر اس کا مثل دھبّہ کے الخ یہ مثال فرمائی آپ نے امانت کے دِل سے نکل جانے کی کہ جیسے آگ کا اثر اور چھالا بدن پر رہ جاتا ہے اور اونچا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی آدمی بلندرتبہ معلوم ہوگا مگر اس میں امانت کا نام نہ ہوگا۔ قولہ اور بے شک آ چکا مجھ پر زمانہ الخ یعنی وہ زمانہ تھا رسول اللہ ﷺ کا کہ اس میں بلا خوف وخطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تھا اور اگر میرا حق کسی مسلمان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نہ کرتا اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اس کے دلواتے تھے اور اب کوئی لائق اطمینان نہیں مگر فلاں فلاں۔

١٤٠٥: بَابُ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

باب: امم سابقہ کے عادات اس امت میں منتشر ہونے کے بیان میں

۲۱۸۰: عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ قَالُوْ ايَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

۲۱۸۰: روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نکلے حنین کو گزرے ایک درخت پر مشرکوں کے کہ اس کو ذاتِ انواط کہتے تھے لٹکائے تھے اس میں مشرک لوگ ہتھیار اپنے پس عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہؐ! مقرر کر دیجئے ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط جیسا کہ مشرکوں کا ایک ذات انواط ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے یہ تو ویسی بات ہوئی جیسے موسیٰ کی قوم نے کہا: اِجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا یعنی بنا دے ہمارے لیے ایک معبود قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے تم مرتکب ہو گے اپنے اگلوں کے افعال کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ **مترجم**: ذات انواط ایک درخت تھا جھاؤ کا اور حضرت ﷺ کو برا معلوم ہوا سوال صحابہ ؓ کا ایسی چیز کے لیے جس میں مشابہت ہو مشرکین کی اور فرمایا کہ مرتب ہو گے تم افعال امم سابقہ کے اور متبع ہو گے ان کی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس جز و زمان میں محافل علماء سوء کے مثل محافل یہود کے ہیں اور محافل مشائخاں مبتدعین کے مثل محافل نصاریٰ کے اور عقائد اور اعمال ان کے طابق النعل بالنعل مثل اہل کتاب کے ہو گئے ہیں اور شادی اور بیاہ اور موت وغمی میں ہزاروں رسمیں یہود ونصاریٰ کی مسلمانوں نے اختیار کر لیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اور تفصیل اس کی دراز ہے کہ یہ ترجمہ مختصر محل اس کا نہیں۔

١٤٠٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کے کلام کے بیان میں

۲۱۸۱: عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ۔

۲۱۸۱: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح جس کے قبضہ میں ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ بات نہ کریں درندے آدمیوں سے اور جب تک کلام نہ کرے مرد سے پھندنا اس کے کوڑے کا اور تسمہ اس کی نعل کا اور خبر دے گی ران اس کی اس نئے کام سے کہ کیا اس کی بیوی نے اس کے بعد یعنی اس کی غیبت میں

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کی روایت سے اور قاسم بن فضل ثقہ ہیں مامون میں اہلحدیث کے نزدیک اور ثقہ کہا ان کو یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے۔

١٤٠٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب: چاند کے شق ہونے کے بیان میں

۲۱۸۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اشْهَدُوْا۔

۲۱۸۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے پھٹ گیا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے گواہ رہو۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور انس اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی بھی ہے اور آنحضرت ﷺ کا معجزہ بھی تفصیل اس کی یہ ہے کہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے کہ ہم کو کوئی معجزہ دکھاؤ پس دکھایا آپ ﷺ نے ان کو پھٹنا چاند کا یہاں تک کہ دیکھا انہوں نے حرا کو اس کے بیچ میں اور قتادہ سے مروی ہے کہ دکھایا ان کو شق القمر دو بار اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ پھٹا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جبل پر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے گواہ رہو۔ عبداللہ سے مروی ہے کہ یہ معاملہ مکہ میں ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچھا مسافروں سے اس گمان پر کہ شاید محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہو پھر مسافروں نے کہا ہم نے بھی چاند پھٹتے دیکھا پھر یہ آیت اتری: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ پس پھٹنا چاند کا مقدمہ ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والتیام اجرام لو یہ میں جائز ہے۔ اس نظر سے یہ نشانی قیامت کی ہے اور چونکہ کفار نے فرمائش کی تھی معجزہ کی اور اس کے بعد اس کا ظہور ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا یہی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت ﷺ کا اور ہزاروں درجہ یہ معجزہ بڑھ کر ہوا دریائے نیل کے شق ہونے سے اس لیے کہ اول تو دریا کا پھٹنا چنداں خلافِ عادت نہیں ہے دوسرے خرق والتیام اجزائے ارضیہ چنداں مستبعد نہیں بخلاف اجرام علوم کے۔ و ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔

١٤٠٨: بَابٌ فِي الْخَسْفِ

باب: خسف کے بیان میں

۲۱۸۳: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۲۱۸۳: روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا جھانکا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے غرفہ سے اور ہم آپس میں چرچہ کر رہے تھے قیامت کا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نہ دیکھو گے تم اس سے پیشتر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ اٰيَاتٍ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَيَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَالدَّابَّةُ وَثَلٰثُ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْتَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْ اوَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا۔

دس نشانیاں اوّل نکلنا آفتاب کا مغرب سے دوسرے یاجوج ماجوج تیسرے نکلنا دابۃ الارض کا اور تین جگہ زمین کا دھنسا ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرۂ عرب میں اور یہ چھ نشانیاں ہوئیں ساتویں نکلنا ایک آگ کا عدن کی جڑ سے کہ ہانکے گی آدمیوں کو یا فرمایا جمع کرے گی لوگوں کو یعنی ملک شام میں شب کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ ٹھہریں گے اور دوپہر کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ قیلولہ کریں گے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کے اور بڑھائی اس میں آٹھویں چیز دخان یعنی دھواں روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیع کی ہے انہوں نے سفیان سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان سے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے اور مسعودی سے دونوں نے منا فرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمٰن کے جو مروی ہے سفیان سے انہوں نے روایت کی ہے فرات سے اور زیادہ کی اس میں نویں نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دخان کا بھی روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے ابوالنعمان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے فرات سے ابوداؤد کی روایت کے مانند جو مروی ہے شعبہ سے اور زیادہ کی اس میں دسویں چیز ہوا کہ اڑا کر پھینک دے گی ان کو دریا میں یا اترنا عیسیٰ بن مریم کا فقط اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور صفیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۸۴: عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُ وَ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ اَوْبِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خَسَفٌ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى فِي اَنْفُسِهِمْ۔

۲۱۸۴: روایت ہے صفیہ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے باز نہ رہیں گے لوگ لڑنے سے اس گھر میں یہاں تک کہ آئے گا ایک لشکر اور جب پہنچے گا بیداء میں یا یہ فرمایا کہ پہنچے زمین بیداء میں دھنس جائیگا اسکا اوّل اور آخر اور نہ بچے گا اسکا بیچ یعنی سب ہلاک ہونگے عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ! جو برا جانتا ہے ان میں سے انکے فعلوں کو فرمایا آپؐ نے اٹھائے گا اللہ تعالیٰ انکو اس حال پر جو انکے دِلوں میں ہے یعنی وہاں نیک و بد ممتاز ہونگے مگر یہاں سب ہلاک ہونگے۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۸۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِي اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنُهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ۔

۲۱۸۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا آخر میں اس امت کے زمین میں دھنسنا اور صورت کا بدلنا اور پتھروں کا آسمان سے برسنا کہا انہوں نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہؐ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے باوجود اس کے کہ ہم میں صالحین ہوں؟ فرمایا آپؐ نے ہاں جب کہ غالب ہوجائے خباثت یعنی فسق و فجور۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عمرؓ میں کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔ **مترجم:** ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ہمیشہ جاری رہے گی آفتاب کا نکلنا

مطلع سے اور جانا مغرب کو یہاں تک کہ وہ وقت آئے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اپنے بندوں کی توبہ کے لیے پس اجازت چاہے گا آفتاب کہ کہاں سے طلوع کرے اور اسی طرح چاند اذن مانگے گا کہ کہاں سے نکلے سو اذن نہ ملے گا ان میں سے کسی کو اور محبوس رکھے گا آفتاب تین شب اور چاند دو شب اور نہ پہچانیں گے مقدار جس کو مگر تھوڑے لوگ بقیۃ الارض حاملانِ قرآن کو پڑھ لے گا ہر شخص ورد اپنا پھر دیکھے گا کہ رات اپنے اپنے حال پر ہے اور نہ معلوم ہو گا مقدار رات کا مگر حاملانِ قرآن عظیم الشان کو اور پکارے گا بعض ان کا بعض کو اور جمع ہو جائیں گے مسجدوں میں اور کاٹیں گے بقیہ شب آہ وزاری وتضرع وبکار میں بعد اس کے بھیجے گا اللہ جل جلالہ جبرئیل کو سورج اور چاند کی طرف اور کہیں گے وہ کہ امر فرماتا ہے تم کو باری تعالیٰ شانہ کہ تم دونوں لوٹ جاؤ اپنے مغارب کی طرف اور طلوع کرو وہاں سے اور نہیں ہے آج تمہارے لیے ہماری درگاہ میں نور اور نہ چمک دمک سو رونے لگیں سورج اور چاند قیامت کے خوف سے اور اپنی موت کے ڈر سے لوٹ کر طلوع کریں گے دونوں مغرب پس سو اسی حال میں کہ لوگ تضرع وزاری کر رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور غافل اپنے نشہ غفلت میں مست ہوں گے کہ یکبارگی آواز آئے گی بار تعالیٰ شانہ کی طرف سے کہ آگاہ ہو دروازہ توبہ کا بند ہو گیا اور مہر و ماہ نے مغرب سے طلوع کیا سو لوگ دیکھیں گے ان دونوں کو کہ وہ دونوں علم کی مانند ہیں کہ نہ ان میں روشنی ہے اور نہ آب وتاب اسی کی خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے قول مبارک میں وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یعنی اکٹھا کیے گئے مہر و ماہ اور علم خرجی ہے اونٹ پر لادیں گے یا گٹھری کپڑوں کی سو بلند ہوں گے یہ دونوں مانند دو اونٹوں کے کہ نزاع کرتا ہے ہر ایک دوسرے سے اور چاہتا ہے ہر ایک کہ میں آگے بڑھ جاؤں اس وقت فریاد کرنے لگیں گے دنیا کے لوگ اور غافل ہو جائیں گے مائیں اپنی اولاد سے اور گر پڑیں گے حمل اور صالحوں اور ابرار کو نفع دے گا رونا اور لکھی جائے گی ان کی عبادت مگر ظالموں اور فاجروں کے رونے سے کچھ فائدہ نہ ہو گا اور لکھی جائے گی ان پر حسرت وندامت اور جب یہ دونوں مہر و ماہ ناف آسمان میں پہنچیں گے جبرئیل آ کر ان دونوں کے قرون پکڑ کر مغرب کی طرف لوٹا دیں گے اور مشرق کو جانے نہ دیں گے بلکہ مغرب ہی میں لوٹ کر ڈوب جائیں گے جہاں وہ دروازہ ہے توبہ کا۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دروازہ توبہ کا کیا ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمر! پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک دروازہ توبہ کے لیے مغرب کے پیچھے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے ہے۔ اس کے دو پیٹ ہیں سونے کے مکلل جواہرات سے ان دونوں پٹوں میں مسافت ہے چالیس برس کی راہ کی سوار تیز رو کے لیے اور یہ دروازہ کھلا ہوا ہے جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے اور کھلا رہے گا اس شب کو صبح تک کہ شمس وقمر مغرب سے طلوع کریں اور توبہ نہ کی کسی بندے نے خدا کے بندوں میں سے توبہ نصوح آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس دن تلک مگر یہ کہ توبہ آتی ہے اسی دروازہ سے اور اوپر چڑھ جاتی ہے باری تعالیٰ شانہ کی طرف پوچھا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اے رسول اللہ کے کیا ہے توبہ نصوح؟ فرمایا نادم ہوتا ہے بندہ اپنے گناہوں پر اور بھاگتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف اور پھر نہیں لوٹتا گناہوں کی طرف جیسے دودھ پستان سے نکل کر پھر عود نہیں کرتا اس کی طرف پس ڈوبا دیں گے جبرئیل ان دونوں کو اس دروازہ میں پھر بند کر دیئے جائیں گے وہ دونوں پٹ اور مل جائیں گے وہ دونوں ایسے کہ گویا کبھی ان میں شگاف و دراڑ نہ تھی اور جب دروازہ توبہ کا بند ہو گا قبول نہ ہو گی کسی بندے کی توبہ اس کے بعد اور فائدہ نہ دے گا اسے کوئی حسنہ مگر وہ حسنہ کہ اس سے پہلے کیا ہے کہ وہ جاری رہے گا ان کے لیے بعد اس کے جیسا کہ جاری تھا قبل اس کے اور اسی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں: يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ ..... پھر عرض کی ابی بن کعب نے اے رسول اللہ تعالیٰ کے میرے ماں باپ فدا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا معاملہ ہو گا اس کے بعد سورج اور چاند سے اور کیا حال ہو گا آدمیوں کا اور دنیا کا اس کے بعد فرمایا آپ نے اے ابی پہنایا جائے گا شمس وقمر کو اس کے بعد جامہ نور رضیا اور پھر طلوع کریں گے آدمیوں پر اور ظاہر ہوں گے جیسا کہ اس سے پیشتر تھے لیکن لوگ جب اس آیہ کبریٰ کو دیکھ لیں گے اور عظمت اس کی مشاہدہ کر لیں گے پھر مشغول ہوں گے دنیا میں اور آباد کریں گے اس کو اور جاری کریں

گے اس میں نہریں اور لگائیں گے اس میں درخت اور بنائیں گے اس میں لیکن عمر دنیا کی ایسی ہوگی بعد طلوع شمس کے مغرب سے کہ اگر جنے گی کسی کی گھوڑی تو وہ بچہ سواری کے لائق نہ ہوگا کہ صور پھونکا جائے گا انتہٰی اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ اشرار بعد اخیار کے ایک سو بیس سال تک ہیں یعنی بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے کہ وہ زمانہ اشرار کا ہے ایک سو بیس سال تک عمر دنیا ہے اور روایت اس باب میں مختلف ہیں وجہ تطبیق یہ ہے کہ باعتبار بقائے مؤمنین مدت قلیل ہے اور باعتبار بقائے کفار و شرار ایک صد و بست سال اور دابۃ الارض ایک مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات عجیبہ سے کہ ابن زبیرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے وصف کیا اس کا اس طرح پر کہ سر اس کا گائے کا سا ہے اور چشم خوک کی سی اور کان فیل کے اور سینگ بز کوہی کے اور گردن شتر مرغ کی اور سینہ شیر کا اور رنگ پلنگ کا اور کمر بلی کی اور دم بکری کی اور پیر اونٹ کے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ گردن اس کی دراز ہے کہ دیکھے گا اس کو جو مشرق میں ہے جیسا کہ دیکھتا ہے اسے جو کہ مغرب میں ہے اور اس کا منہ ہے مثل انسان کے منہ کے اور چونچ ہے مثل طائر کے بر وریش ہے یعنی پشم و پر رکھتا ہے اور ہر رنگ میں موجود ہے اور اس کے چار پیر ہیں اور حذیفہ نے کہا: لن یدرکھا طالب و لا یفوتھا ھارب۔ یعنی نہ پائے گا اسے ڈھونڈنے والا یعنی بسبب تیز روی کے اور نہ بھاگ سکے گا اس سے کوئی بھاگنے والا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ لوگوں کو گمان ہے کہ دابۃ الارض آپ ہی ہیں انہوں نے فرمایا کہ واللہ دابہ کو پر و موئے کو چک زرد ہوں گے اور مجھے پر و زغب نہیں اور اسے سم ہوگا مجھے سم نہیں اور وہ نکلے گا سپ تیز رو کے مانند تین بار اور ابھی دو ثلث بھی اس کے باہر نہ آئے ہوں گے اور عمر بن عاص سے مروی ہے کہ سر اس کا آسمان میں لگے گا اور باہر نہ آئے ہوں گے پیر اس کے زمین سے اور ابن عمرؓ نے کہا وہ نکلے گا دوڑتے گھوڑے کی مانند تین دن تک اور ابھی اس کا ایک ثلث بھی نہ نکلا ہوگا یعنی تین دن کے عرصہ میں اور ابو ہریرہؓ نے کہا: مابین قرنیھا فرسخ للراکب المجد۔ یعنی درمیان دونوں شاخ اس کے کے فاصلہ ہے ایک فرسخ کا سوار تیز رو کے لیے اور یہ سب قدرت ہے مصورِ حقیقی کی کیونکہ تصویر کی اس کی اور نقش طرازی اور عجوبہ کاری ہے اس باری تعالیٰ شانہ کی کہ کیونکہ تقدیر کی اس کی فتبارك اللہ احسن الخالقین اور نکلنا اس کا سو وارد ہوا ہے کہ خروج اس کا عالم میں تین بار ہوگا ایک بار اقصائے بادیہ میں اور ایک روایت میں منتہائے یمن میں اور داخل نہ ہوگا ذکر اس کا قریہ میں یعنی مکہ میں پھر چھپا رہے گا زمانہ دراز تک پھر دوبارہ نکلے گا اول سے کمتر اور پہنچے گا ذکر اس کا اہل بادیہ میں اور آئے گی خبر اس کی مکہ میں پھر تیسری بار نکلے گا ایسے وقت میں کہ لوگ مجتمع ہوں گے افضل مساجد میں اور مراد اس سے مسجد الحرام ہے اور نہ ڈرائے گا ان کو مگر یہ کہ وہ چرتا ہوگا رکن و مقام میں اور جھاڑتا ہوگا اپنے سر پر خاک اور جدا ہو جائیں گے اس سے ایسا ہی مروی ہوا ہے ابن عباسؓ اور حذیفہؓ سے اور حذیفہؓ کی روایت کے بعض طرق صحیح ہیں اور ابن عباسؓ نے کہا کہ باہر آئے گا دابہ بعض او دیہ تہامہ سے اور ابن عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا آپ ﷺ نے میں دیکھتا ہوں اس جگہ کو کہ نکلے گا جہاں سے دابہ اور وہ جگہ شگاف ہے صفا کا اور ابن عمرؓ نے کہا کہ خروج اس کا صفا سے ہوگا منیٰ کی شب میں اور صبح کریں گے لوگ اس کے سر اور دُم کے بیچ میں اور نہ پھسلے گا کوئی پھسلنے والا اور نہ باہر آئے گا اس سے کوئی باہر آنے والا یہاں تک کہ فارغ ہوگا اس کام سے کہ حکم فرمایا ہے اس کا حکم الحاکمین نے پھر ہلاک ہوگا ہلاک ہونے والا اور نجات پائے گا نجات پانے والا اور اول قدم جور کھے گا وہ انطاکیہ میں رکھے گا اور رسالہ ہشر یہ میں ہے کہ طلوع شمس مغرب سے جب ہوگا اسی دن کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور دابۃ الارض نکلے گا اور ایک ہاتھ میں اس کے عصائے موسیٰ اور دوسرے میں خاتم سلیمان ہوگی سیر کرے گا تمام شہروں میں کمال سرعت سے اور نشان کرے گا عصائے موسیٰ سے مؤمن کی پیشانی پر اور ایک خط نورانی کھینچ دے گا کہ تمام چہرہ اس کا نورانی ہو جائے گا اور کافر کے ناک پر یا گردن پر مہر کر دے گا سلیمان کی کہ سارا چہرہ اس کا ظلماتی اور مکدر ہو جائے گا انتہٰی اور دخان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دھواں آسمان سے ظاہر ہوگا اور زمین پر اترے گا اور مؤمنوں کو اس سے زکام ہو جائے گا اور تشنگی دماغ اور کدورت حواس کی لاحق ہوگی اور منافقوں اور کافروں کو بے ہوشی آ

جائے گی اور بعضے ایک روز اور بعضے دو روز اور بعضے تین روز میں افاقہ پائیں گے اور وہ دھواں چالیس روز تک رہے گا بعد اس کے آسمان صاف ہو جائے گا ہٰکذا فی الرسالۃ الحشریہ اور احمد اور مسلم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد ایک ہوائے سرد شام کی طرف سے روئے زمین پر کہ جس کے دِل میں ایک ذرّہ بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض ہو جائے گی یہاں تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا وہاں بھی وہ ہوا پہنچے گی اور اس کی روح قبض کرے گی اور باقی رہ جائیں گے لوگ بدترین خلق کے چڑیوں اور درندوں کی عقل والے نہ نیکی کو پہچانیں گے نہ برائی سے انکار کریں گے اور متمثل ہوں گے ان کے آگے شیطان اور کہیں گے تم قبول نہیں کرتے وہ کہیں گے کیا حکم کرتے ہو تم پس سکھا دیں گے وہ انہیں عبادت بتوں کی اور بت پرستی کریں گے اور رزق دیا جائے گا انہیں اس حال میں بھی بہت اور عیش خوش کہ ناگاہ صور پھونکے گا۔ انتہیٰ۔

- اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدائے باب میں مذکور ہے اصحابِ ستہ نے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ یہ تینوں خسف واقع ہو چکے چنانچہ سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں ابن ہبیرہ نے انہیں لکھا کہ بخارا میں صبح کے وقت ایک آوازِ عظیم آسمان سے آئی اور ایک صوت مہیب مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اس سے حاملہ عورتوں کے حمل گر گئے جب نظر کی تو آسمان میں ایک شگاف عظیم تھا اور اس میں بڑے بڑے قد و قامت کے لوگ اترے کہ سر اُن کے آسمان میں تھے اور پیر زمین میں اور ان میں ایک کہنے والا کہتا تھا اے اہل زمین عبرت پکڑو اور اے اہل آسمان ڈرو کہ یہ صفوائیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل کی اور معذب ہوا جب روز روشن ہوا لوگ اس جگہ جمع ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک خسف عظیم ہے کہ اس کو قرار نہیں ہے اور اس سے سیاہ دھواں نکل رہا ہے۔ قاضی بخارا نے اس واقعہ کو چالیس شخصوں کی گواہی سے پایہ ثبوت کو پہنچایا صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ اس قصہ میں نظر ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ مگر ہوسکتا ہے کہ جس طرح مستثنیٰ ہیں ان سے ہاروت و ماروت اسی طرح جائز ہے کہ یہ بھی ہو اور اللہ ہر شے پر قادر ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قول اللہ کا باعتبار غالب و اکثر ملائکہ کے ہو نہ باعتبار ہر ہر فرد کے ملائکہ سے واللہ اعلم۔

اور ۲۰۸ء میں دو سو آٹھ ہجری میں تیرہ دیہہ خسف ہو گئے مغرب میں اور ۳۲۴ھ تین سو چوبیس میں ماہ شعبان میں غرناطہ میں زلزلہ واقع ہوا کہ اس سے اماکن اور بہت جگہ خسف ہو گئیں اور بعض قلاع منہدم ہوئے اور ۳۴۶ھ میں بلدہ رے اور اس کے نواحی میں زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ ڈیڑھ سو قریہ اس سے خسف ہو گئے اور نقصان اس کا حلوان تک پہنچا اور اکثر لوگ حلوان کے بھی خسف ہو گئے اور زمین نے مردوں کی ہڈیاں باہر پھینک دیں اور مقام خسف سے چشمے پانی کے جاری ہوئے اور بلدہ طالقان تمام خسف ہو گیا قریب تیس آدمیوں کے اس سے نجات پائی اور پھٹ گیا رے میں ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان و زمین میں مع اہل قریب دوپہر کے وقت اور پھر خسف ہو گیا اور زمین پھٹ گئی اور اس سے پانی بہنے لگا بدبودار دھوں نکلنے لگا بہت۔ کذا نقلہ السیوطی عن ابن الجوزی اور ۵۹۷ھ میں ایک قریہ نواحی بصرہ سے خسف ہوا اور ۵۴۳ھ میں بلدہ بحیرا خسف ہوا اور اس جگہ کالا پانی ہو گیا صاحب اشاعہ نے کہا کہ اس کے بعد ہمارے زمانہ میں نواحی آذربائی جان کے دیہات خسف ہوئے جو دیارِ عجم سے تھے۔ انتہیٰ اور نار کی تفصیل یہ ہے کہ نکلے گی وہ نار قریہ عدن میں سے چنانچہ ایک روایت میں من قعر عدن ابین وارد ہوا ہے اور ابین بروزن احمر نام ہے اس بادشاہ کا جس نے اسے آباد کیا ہے اور کھینچ لے جائے گی لوگوں کو محشر میں مراد محشر سے زمین شام ہے کہ اسے ارضِ مقدس بھی کہتے ہیں اور مراد اس سے وہ زمین ہے جو درمیان عرفات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی اسے طول میں اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض میں اور کیفیت اس کے ہانکنے کی لوگوں کو خود حدیث میں مذکور ہے اور دجال اور یاجوج ماجوج کا حال آگے مذکور ہے۔ (حج الکرامۃ)

۱۴۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي طُلُوعِ   باب: مغرب سے آفتاب طلوع

الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

ہونے کے بیان میں

۲۱۸۶: عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِہٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَاْذِنَ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَکَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ لَهَا اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّلَهَا وَقَالَ ذٰلِكَ قِرَآءَ ةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ۔

۲۱۸۶: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب ڈوب گیا آفتاب اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا آپ ﷺ نے اے ابا ذرؓ! آیا جانتا ہے تو کہ کہاں گیا یہ آفتاب؟ کہا راوی نے عرض کی میں نے کہ اللہ اور رسول (ﷺ) خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے وہ جاتا ہے تاکہ اجازت مانگے سجدہ کی سو اجازت ملتی ہے اس کو اور گویا اس کو حکم ہوتا ہے پھر طلوع کر جہاں سے آیا تو پس طلوع کرے گا وہ مغرب سے کہا راوی نے پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: وَ ذٰلِكَ اور کہا راوی نے یہی ہے قراءت عبداللہ بن مسعود ؓ کی۔

ف: اس باب میں صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: تفصیل اس کی اوپر خوب مذکور ہوئی۔

۱۴۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی خُرُوْجِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

باب: یاجوج و ماجوج کے بیان میں

۲۱۸۷: عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اِسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ وَهُوَ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِہٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَیْنَبُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلَكُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخُبْثُ۔

۲۱۸۷: روایت ہے زینب بنت جحش سے کہا جاگے رسول اللہ ﷺ خواب سے کہ سرخ تھا چہرۂ مبارک آپ ﷺ کا اور فرماتے تھے آپ ﷺ تین بار لا الٰہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس شر سے جو قریب ہوگیا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ کھل گیا آج کے دن ایک سوراخ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں مثل اس کے اور عقد کیا آپ ﷺ نے دس کا یعنی دائرہ بنایا کلمہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے کہا زینب نے عرض کی میں نے یارسول اللہؐ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! جب زیادہ ہوجائے گی خباثت یعنی فسق و فجور۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے جید کہا سفیان نے اس حدیث کو اور کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا میں نے اس اسناد میں زہری سے چار عورتوں کو زینب بنت ابی سلمہ کو کہ وہ راویہ ہیں حبیبہ سے اور یہ دونوں ربیبہ ہیں رسول اللہ ﷺ کی اور روایت کرتی ہیں حبیبہ ام حبیبہ سے وہ زینب بنت جحش سے کہ دونوں بیبیاں ہیں نبی ﷺ کی اور روایت کی معمر نے یہی حدیث زہری سے اور انہیں ذکر کیا حبیبہ کا۔ **مترجم**: یاجوج و ماجوج اولاد سے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی بقول صحیح چنانچہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیٹے نوح علیہ السلام کے تین تھے سام اور حام اور یافث۔ پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سوڈان اور اولاد یافث بن نوح کی یاجوج

و ماجوج و ترک و صقالبہ رسالہ حشریہ میں ہے کہ ملک ان کا اقصائے بلادِ شمالیہ میں ہے ہفت اقلیم سے باہر اور جانب شمال ان کے دریائے شور ہے کہ پانی اس کا بسبب شدت برد کے ایسا غلیظ ہے کہ گزارہ کشتی کا دشوار ہے اور جانب میں شرق و غرق کے دو کوہ عظیم ایسے واقع ہیں کہ چڑھنا اترنا بھی ان پر ممکن نہیں اور جڑیں ان کی پانی میں ہیں اور جنوب کی طرف وہ دونوں پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتے جاتے ہیں کہ درمیان ان کے فاصلہ قلیل رہ گیا ہے اسکندر یہ ذوالقرنین نے اسی فاصلہ پر دیوارِ آہنی بنائی ہے جو سدِ سکندری معروف ہے بلندی اس کی قلہ کوہ کے برابر ہے اور عرض اس کا ساٹھ گز ہے اور وہ خبیث ہمیشہ اسے کودتے ہیں مگر باری تعالیٰ شب کو پھر درست فرما دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دو انگشت کے حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا تھا جیسا کہ اوپر گزرا اور وہ تین قسم ہیں: ایک قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا' دوسرے چار بالشت طول و عرض میں' تیسرے اپنا ایک کان بچھاتے ایک اوڑھتے ہیں اور قتادہ سے مروی ہے کہ یاجوج و ماجوج بائیس قبیلہ ہیں۔ ذوالقرنین نے اکیس پر سد بنائی ہے اور ایک قبیلہ کہ غائب تھا اور جہاد کو گیا تھا وہ باہر رہ گیا اور وہی ترک ہیں روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور کثیر اولاد ایسے کہ کوئی نہیں مرتا ان میں سے جب تک کہ نہیں دیکھ لیتا اپنے ہزار فرزند صلبی اور نہایت کثیر الجماع ہیں چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یاجوج و ماجوج کی عورتیں ہیں وہ جماع کرتے ہیں جب چاہتے ہیں بلکہ وہ مانند درخت کے ہیں کہ پھل لاتے ہیں جب چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں۔ انتہیٰ۔

اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے الجن و الانس عشرۃ اجزاء فتسعۃ اجزاء یاجوج و ماجوج و جزء سائر الناس۔ یعنی جن و انس سب دس حصہ ہیں نو حصے ان میں سے یاجوج و ماجوج ہیں اور ایک حصہ اور سب لوگ اور جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا نکلنا ان کا کہے گا حاکم ان کا شام کو کہ چھوڑ دو جو باقی ہے سد سے ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کل پوری کھود لیں گے پس ان شاء اللہ تعالیٰ کی برکت سے وہ درست نہ ہو گی اور ویسی ہی رہے گی کہ دوسرے روز جب وہ آئیں گے بخوبی کھود کر اپنی راہ بنائیں گے چنانچہ کیفیت ان کے خروج کی جو بہ روایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل میں مفصل آگے مذکور ہے۔ ابن عربی نے کہا ہے کہ حدیث استثناء سے تین آیاتِ الٰہی معلوم ہوئی ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو باوصف اس قوت کے اس پر قادر نہ کیا کہ روز و شب برابر سد کو کھود یں اور نکل آئیں دوسرے یہ بھی قدرت نہ دی کہ وہ نردبان وغیرہ سے اوپر چڑھ کر ادھر اتر آئیں اور بندگانِ الٰہی کو ضرر پہنچائیں تیسرے یہ کہ قدرت نہ دی ان کو ان شاء اللہ کہنے کی جب تک کہ وقت معہود نہ پہنچے۔ حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت و سلطنت و رعیت ہیں اور ان میں سے ایسے بھی لوگ ہیں کہ اللہ عزوجل کو پہچانتے ہیں اور اقرار اس کی قدرت و مشیت کا رکھتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ ان شاء اللہ ان کی زبان سے بے ساختہ نکل جائے اگرچہ اس کے معنی و مطلب سے واقف نہ ہوں اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بھی اپنا کام کر جائے اور اختلاف ہے اسباب میں کہ اشتقاق یاجوج و ماجوج کا کس مادہ سے ہے بعضوں نے کہا ہے اجیج نار سے مشتق ہے اور اجیج التہاب اور شعلہ مارنا ہے آگ کا اور بعضوں نے کہا اجہ سے کہ بمعنی اختلاط اور شدتِ گرما کی ہے اور بعضوں نے کہا اج سے کہ تیز دوڑنے کے معنی ہیں اور بعضوں نے کہا اجاجہ سے کہ بمعنی آبِ شور کے ہے اور بہت تقدیر دونوں یفعول اور مفعول کے وزن پر ہیں اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے۔ یج اور مج سے اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے اماج سے بمعنی اضطراب کے فقط اور پوچھنا زینب کا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے تعجب سے ہے کہ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزولِ عذاب ہم پر ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کی کثرت ہوتی ہے طالحین ان کے ذیل میں عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح جب طالحین کی کثرت ہوتی ہے صالحین ان کے ساتھ معذب ہو جاتے ہیں اور آفاتِ دنیا مثل قحط و وباء و خسف و مسخ میں گرفتار ہو جاتے ہیں پھر آخرت میں اپنے بواطن کے موافق محشور ہوتے ہیں۔ عادتِ الٰہی یونہی جاری ہے اور یہ جو فرمایا خرابی ہے عرب کی الخ بنظر مزید عنایت ہے ورنہ فساد خروج یاجوج کا ساری دنیا میں منتشر ہو جائے گا اور ظاہر ہے کہ اس وقت اسلام عرب ہی میں تھا آپ کو بھی انہی کی فکر تھی۔ (نجح)

۱۴۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ الْمَارِقَةِ

باب: فرقہ خوارج کے بیان میں

۲۱۸۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

۲۱۸۸: روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم ہوں گے لوگ ان کے جوان ہلکی عقلوں والے پڑھیں گے قرآن نیچے نہ اترے گا ان کے گلوں سے کہیں گے بات خیر البریہ کی نکل جائیں گے دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے۔

ف: اس باب میں علی اور ابی سعید اور ابی ذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس کے سوا اور حدیثوں میں نبی ﷺ سے وصف اس قوم کا کہ وہ پڑھتے ہیں قرآن نہیں تجاوز کرتا ان کے چنبر گردن (حلق) سے نکل جاتے ہیں دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور حقیقت میں وہ خوارج حروریہ ہیں یا اور خوارج ان کے سوا۔ مترجم: فرقہ جاریہ کو فرقہ مارقہ اس لیے کہتے ہیں کہ حدیث میں ان کی صفت یمرقون من الدین آئی ہے کیفیت ان کے ظہور کی اور حقیقت ان کے خروج کی اس طرح ہے کہ جب حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہؓ نے جنگ صفین میں ابوموسیٰ اور عمر بن العاص کو حکم کیا اور بعد اس کے حضرت علی ؓ کوفہ اور حضرت معاویہؓ شام کو لوٹ گئے اور لڑائی موقوف ہوگئی اسی درمیان میں ایک جماعت قاریان قرآن کی اس حکم کرنے سے ناراض ہوئی اور معاذ اللہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں کی تکفیر کرنے لگے اور حضرت علیؓ کی رفاقت سے منہ موڑ کر رشتہ بیعت توڑ کر حرورا چلے گئے کہ نام ہے ایک موضع کا اور خوارج کو حروریہ کہنے کا سبب بھی یہی ہے کہ اوّل اقامت ان کی وہاں ہوئی اور وہ جماعت دس ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔ ابن عباسؓ نے ان کی طرف آدمی بھیجا اور پیغام بھیجا کہ تم لوٹ آؤ اور خلیفہ برحق سے نقض بیعت نہ کرو انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ ہم ڈرتے ہیں فتنہ سے آخر الامر کچھ لوگ حضرت علی ؓ کی اطاعت میں آگئے اور اس ضلالت سے تائب ہوئے اور باقیوں نے بغاوت پر کمر باندھی اور کہنے لگے کہ اگر حضرت علیؓ اور معاویہؓ قضیہ تحکیم کو قبول کریں گے ہم دونوں سے لڑیں گے غرضیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تم ان سے لڑو گے تو دس شخص بھی تم میں سے مارے نہ جائیں گے اور ان میں کے دس بھی نجات نہ پائیں گے اور بعونہ تعالیٰ ویسا ہی ہوا کہ عند المقابلہ فتح و فیروزی نصیب اصحاب علی کرم اللہ وجہہ ہوئی اور وہ سب مقتول ہوئے پھر بعد فتح آپ ﷺ نے فرمای اڈھونڈو اس شخص کو جس کی صفت بیان کی تھی رسول اللہ ﷺ نے اور دوبارہ ڈھونڈا تیسری بار میں وہ ملا اور خبر دی تھی کہ آنحضرت ﷺ نے فرقہ مارقہ کی علامت یہ ہے کہ ہوگا ان میں ایک مرد کہ شانہ پر اس کے ہاتھ نہیں بلکہ مثل پستان ہے اور اس پر کچھ بال ہیں سفید اور حسن سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ سے پوچھا آیا یہ کفار ہیں اے امیر المؤمنین! فرمایا آپ نے نہیں یہ تو کفر سے بھاگے ہیں پوچھا منافق ہیں۔ فرمایا آپ نے منافق ذکر نہیں کرتے خدا کا مگر تھوڑا اور یہ تو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں یعنی منافق بھی نہیں پھر پوچھا کون ہیں فرمایا حضرت علیؓ نے ایک لوگ ہیں کہ پہنچا ان کو فتنہ اور یہ کوڑا کرکٹ ہو گئے۔ اشاعہ میں ہے کہ بقایائے جمہور یہ میں سے ہیں قرامطہ اور باطنیہ اور اسماعیلیہ اور فتنہ ان کا مشہور ہے ہلاک کیا انہوں نے عباد کو تباہ کیا بلاد کو۔ (حج الکرامۃ)

اور خوارج کو خوارج اس لیے کہا کہ خروج کیا انہوں نے امام برحق یعنی حضرت علیؓ پر اور حکمیہ بھی انہیں کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے انکار کیا حکم ہونے پر ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص کے اور کہا: لا حکم الا اللہ اور شراۃ بھی انہی کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے کہا شربنا انفسنا فی اللہ۔ یعنی بیچ ڈالا ہم نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مارقہ اور حروریہ کی وجہ تسمیہ اوپر گزری اور انہوں نے مفارقت کی ملت کی چھوڑ دیا جماعت کو خروج کیا سلطان پر نکالی تلوار اپنی ائمہ پر اور حلال کیا ان کے دماء و اموالی کو اور کافر کہا اپنے مخالف کو

اور تبرا کیا اصحابِ رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصہار پر اور نسبت کی ان کی طرف کفر کے معاذ اللہ من ذالک اور قائل نہیں وہ عذابِ قبر کے اور نہ حوض کے اور نہ شفاعت کے اور قائل نہیں اس بات کے کہ کوئی دوزخ میں سے جا کر پھر نکلے گا اور کہتے ہیں کہ جس نے جھوٹ بولا ایک بار یا مرتکب ہوا کسی صغیرہ یا کبیرہ کا گناہوں میں سے اور بغیر توبہ کے مر گیا ہے وہ کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور نماز جماعت کسی کو جائز نہیں جانتے مگر اپنے امام کے پیچھے اور جائز جانتے ہیں تاخیر کرنا نماز کا اس کے وقت سے اور روا جانتے ہیں تقدیم صوم رمضان کی رؤیت ہلال پر اور فطر کے بھی اسی طرح اور روا جانتے ہیں نظر اور نکاح بغیر ولی کے اور حلال جانتے ہیں متعہ کو اور بیع درہم کو بعوض درہمین کے اور جائز نہیں کہتے موزے پہن کر نماز پڑھنے کو اور نہ مسح موزے کو اور نہ اطاعت سلطان کو اور نہ خلافت قریش کو اور اکثر خوارج جزیرۂ عمان اور موصل اور حضرت موت اور نواحی عرب میں ہیں اور اصاحبان کتاب ان میں عبداللہ بن زید اور محمد بن ہرب اور یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون ہیں اور وہ پندرہ گروہ ہیں نجدات کہ منسوب ہیں نجدہ بن عامر کی طرف اور وہ اصحاب ہیں عبداللہ بن ناصر کے عقیدہ ان کا یہ ہے کہ جس نے ایک جھوٹ بولا ایک صغیرہ کا مرتکب ہوا وہ مشرک ہے اگر اس پر اصرار کیا اور اگر زنا اور چوری اور شرب خمر کا مرتکب ہوا بغیر اصرار کے تو وہ مسلم ہے اور کہتے ہیں کہ حاجت نہیں کسی امام کی فقط علم کتاب اللہ کافی ہے اور ازارقہ کہ اصحاب ہیں نافع بن ازرق کے مذہب ان کا یہ ہے کہ ہر کبیرہ کفر ہے اور تمام دنیا دار کفر ہے اور معاذ اللہ ابو موسیٰ اور عمرو بن العاص نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب تحکیم کی انہوں نے حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے بیچ میں اور جائز جانتے ہیں قتل اولاد مشرکین کا اور حرام جانتے ہیں رجم کو اور قاذف محصن کو حد نہیں مارتے بخلاف قاذف محصنات کے کہ اُسے حد مارتے ہیں۔

اور فونکیہ کہ منسوب ہیں ابن فرنک کی طرف اور عطرویہ کہ منسوب ہیں عطیہ بن اسود کی طرف اور عجاردہ کہ منسوب ہیں عبدالرحمٰن بن عجرد کی طرف اور یہ بہت فرقے ہیں اور مواقف میں کہا ہے کہ دس گروہ ہیں اور میمونیہ کہ اصحاب ہیں میمون بن عمر کے یہ سب حلال جانتے ہیں پوتیوں کے ساتھ نکاح کرنے کو اور نواسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں کے ساتھ اور کہتے ہیں کہ سورۂ یوسف قرآن میں داخل نہیں اور حازمیہ کہ اصحاب حازم بن عاصم کے منفرد ہوئے اس کے ساتھ کہ ولایت اور عداوت دو ذاتی صفتیں ہیں باری تعالیٰ شانہ کی اور منشعب ہوئے حازمیہ سے معلومیۃ وہ کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو بجمیع اسماء نہ جانے وہ جاہل ہے اور کہا انہوں نے کہ افعالِ عباد مخلوق الٰہی نہیں اور کہتے ہیں کہ قدرت اور توانائی فعل کے مقارن نہیں بلکہ اس پر مقدم ہیں اور مجھولیہ کہتے ہیں کہ جس نے بعض اسماء الٰہیہ کو جانا وہ عالم بخدا ہے نہ جاہل اور صلتیہ کہ منسوب ہے عثمان بن صلت کی طرف انہوں نے دعویٰ کیا کہ جس نے ہمارے مذہب کو مانا اس کے اطفال صغار کو اسلام نہیں جب تک کہ بالغ نہ ہوں اور ہماری دعوت مذہب کو قبول نہ کریں اور اخنیسیہ کہ منسوب ہیں ایک شخص کی طرف کہ اخنس اس کا نام تھا۔ ان کا مذہب ہے کہ سید لے لے زکوٰۃ اپنے غلام کی اور دے اس کو اپنی زکوٰۃ اگر محتاج ہوا اور ظفریہ کو حفصیہ بھی ایک طائفہ انہیں میں سے ہے کہتے ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اگرچہ منکر ہوا اس کے سوا اور چیزوں کا مثلاً رسالت آنحضرت ﷺ کا اور جنت اور نار کا اور مرتکب ہوا تمامی جنایات کا مثل قتل نفس اور استحلال زنا وغیرہ کے پاس وہ شرک سے بری ہے اور مشرک وہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو نہ جانے اور انکار کرے اس کا فقط اور عقیدہ رکھتے ہیں وہ کہ حیران جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے: کالذی استھوتہ الشیاطین فی الارض لہ اصحاب یدعونہ الی الھدیٰ ...... مراد اس سے حضرت علی ؓ اور حزب واصحاب ان کے ہیں اور یدعون الی الھدیٰ سے اہل نروان ہیں اور اباضیہ کہ اصحاب عبداللہ بن اباض کے ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرض کیا ہے اپنے بندوں پر وہ ایمان ہے اور ہر کبیرہ کفر نعمت ہے نہ کفر و شرک اور بہنسیہ کہ منسوب ہے بہنس بن جابر خارکی کی طرف منفرد ہوئے ہیں وہ اس میں کہ آدمی مسلمان نہیں ہوتا ہے جب تک کہ جمیع حلال و حرام سے واقف نہ ہو جو اس کے نفس پر ہیں اور بعضے بہنسیہ قائل ہیں کہ جو مرتکب ہوا احرام کا کافر نہیں جب

تک کہ نہ لے جائیں سلطان کی طرف پھر جب سلطان کی طرف لے گئے اور اس پر حد قائم کی حکم کیا جائے گا اس پر کفر کا اور شمراخیہ منسوب ہیں عبداللہ بن شمراخ کی طرف وہ کہتے ہیں کہ قتل ابوین حلال ہے اور جب اس کا دعویٰ کیا اس نے دار التقیہ میں خوارج اس سے بیزار ہو گئے اور ایک گروہ خوارج کا بدعیہ ہیں کہ قول ان کا ازارقہ کے قول کے مانند ہے مگر متفرد ہوئے ہیں وہ اس کے ساتھ کہ نماز دو رکعت ہے صبح اور شام اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اقم الصلوٰة طرفي النهار و زلفًا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ...... اور متفق ہوئے وہ ازارقہ سے قید زنان کفار کے جواز میں اور قتل اطفال کفار میں بقولہ تعالیٰ: لا تذر على الارض من الكفرين ديارًا اور متفق ہوئے ہیں جمیع خوارج کفر پر علی رضی اللہ عنہ کے بوجہ تحکیم کے اور تکفیر پر مرتکب کبیرہ کے مگر نجدات کہ وہ ان سے موافق نہیں اس میں یہ عقائد ان کے ہیں مفصلاً۔ (غنیۃ الطالبین) فقیر کہتا ہے منشاء ان کی گمراہی کا اعراض کرنا ہے حدیث رسول معصوم سے اور نہ لینا قرآن کو اور نہ سمجھنا اس کو حسب تفہیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اکتفا کرنا اپنی فہم پر اور بہتر جاننا اس کو اصحاب کرام کے فہم بلکہ نبی علیہ السلام کے فہم سے معاذ اللہ من ذلک کلھا اور دیکھیے تو ہر گمراہ کو ان مرضوں میں سے ایک نہ ایک میں گرفتار ہوگا۔ اللّٰهم اعصمنا من الفتن ما ظهر منها و ما بطن۔

١٤١٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَ ثَرَةِ

باب: اثرہ کے بیان میں

۲۱۸۹: عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

۲۱۸۹: روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! عامل کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانے شخص کو اور مجھ کو عامل نہ کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ پس صبر کرو تم یہاں تک کہ ملاقات کرو مجھ سے حوضِ کوثر پر۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۹۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ۔

۲۱۹۰: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم دیکھو گے میرے بعد اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہیں تم برا جانو گے پوچھا صحابہؓ نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں آپ ہم کو اس وقت میں؟ فرمایا آپؐ نے دو تم حق ان کا یعنی حاکموں کا ان کے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: اثرہ لغت میں مقدم کرنا ہے کسی کو کسی پر اور یہاں یہ مراد ہے کہ میرے بعد اور حاکم تمہارے اوپر غیروں کو مقدم کریں گے مالِ غنیمت اور فئی میں اور جو میں تم کو دیتا ہوں وہ اوروں کو دیں گے حالانکہ تم زیادہ تر مستحق ہو گے قولہ فرمایا دو تم حق ان کا یعنی حکام کا جو حق ہے کہ ان پر خروج نہ کرنا اور اطاعت ان کی بجالانا جب تک کہ وہ خلاف شرع حکم نہ کریں یہ تم ادا کرو اور بیت المال وغیرہ میں جو تمہارا حق ہے وہ اگر نہ دیں تو صبر کرو اور اللہ سے اس کی جزا چاہو فقط۔

١٤١٣: بَابُ مَا اَخْبَرَ نَا النَّبِيُّ ﷺ اَصْحَابَهٗ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب: قیامت تک کی اخبار (واقعات) میں

۲۱۹۱: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ

۲۱۹۱: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن عصر کی پھر کھڑے ہوئے ہمارے درمیان خطبہ

الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّآ اَخْبَرَ نَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا وَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَكَانَ فِيْهَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اِلَّآ اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِیْٓئُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْئِ وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْئِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِیْٓئُ الْفَيْئِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِیْٓئُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْئِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِیْٓئُ الْفَيْئِ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَآءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّئَ الْقَضَآءِ السَّيِّئَ الطَّلَبِ اَ لَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنَ الْقَضَاءِ الْحَسَنَ الطَّلَبِ اَ لَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ

پڑھنے کو اور نہ چھوڑی کوئی چیز قیام ساعت تک مگر خبر دی ہم کو اس کی یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا سو اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا بے شک دنیا ہری ہری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالیٰ تم کو اگلوں کا خلیفہ کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیا عمل کرتے ہو آگاہ ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ باز رکھے کسی شخص کو ہیبت لوگوں کی حق کہنے سے جبکہ وہ جان لے حق کو کہا راوی نے کہ رو لئے ابوسعید جب روایت کرنے لگے یہ بات اور کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم بہت چیزوں کو دیکھ کر ڈر گئے اور تھا ان مقولوں میں سے جو حضرت نے فرمایا کہ آگاہ ہو بے شک ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہے قیامت کے دن اس کی عہد شکنی کے موافق اور کوئی عہد شکنی نہیں امام عام کی عہد شکنی سے بڑھ کر کھونس دیا جائے گا وہ جھنڈا اس عہد شکن کے سرین کے پاس اور تھی ان حدیثوں میں جو ہم نے یاد کر لی اس دن کہ فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ ہو بے شک بنی آدم پیدا ہوئے ہیں کئی درجوں پر پھر بعضا ان میں سے پیدا ہوتا ہے مؤمن اور جیتا ہے مؤمن اور مرتا ہے مؤمن (اور یہ سب کامل تر ہے ایمان میں) اور بعضا ان میں پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ ہے کفر میں) اور اس میں بعضا پیدا ہوتا ہے مؤمن زندہ رہتا ہے مؤمن اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ عذاب میں ہے) اور ان میں سے بعضا پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے مؤمن (اور وہ مغفور مرحوم ہے) آگاہ ہو ان میں سے بعضا شخص دیر میں غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے اور بعضا جلدی غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے سو یہ برابر برابر ہے اور بعضا ان میں جلدی غصہ کرتا ہے دیر میں ملتا ہے آگاہ ہو بہتر ان میں وہ ہے جو دیر میں غصہ کرے جلد ملے اور بدتر ان میں وہ ہے جو جلدی غصہ کرے دیر میں ملے۔ (مترجم باقی رہی ایک صورت یعنی دیر میں غصہ کرے اور دیر میں ملے سو وہ برابر برابر ہے انتہی) اور فرمایا کہ ان میں سے بعضا قرض جلد ادا کرتا ہے اور تقاضا سہولت اور سہولت اور خوبی سے ادا کرتا ہے اور بعضا اچھی طرح ادا کرتا ہے شدت سے تقاضا کرتا ہے اور بعضا اچھی طرح ادا کرتا ہے شدت سے تقاضا کرتا ہے سو وہ برابر

الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَارَأَ يْتُمْ إِلَى حَمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ۔

ہےاور آ گاہ ہو بعض ان میں بری طرح ادا کرنے والا ہےاور بری طرح تقاضا کرنے والا ہےاور یہ سب سے بدتر ہے کہ اپنا حق لے لے اور پرایا نہ دے اور آ گاہ ہو بہتر ان میں اچھی طرح ادا کرنے والا اور سہولت سے تقاضا کرنے والا اور آ گاہ ہو کہ بدتر ان میں بری طرح ادا کرنے والا بری طرح شدت سے تقاضا کرنے والا آ گاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن ادم کے دل میں کیا تم دیکھتے نہیں اسی کی آنکھوں کی سرخی اور اس کی رگہائے گردن کے پھولنے کو پھر جس کو کچھ بھی اس کا اثر معلوم ہو تو چاہیے زمین سے لپٹ جائے تا کہ یقین ہو کہ میں خاکی ہوں نہ ناری۔ کہا راوی نے اور ہم کنکھیوں سے دیکھتے تھے آفتاب کو کہ کچھ باقی ہے یا نہیں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آ گاہ ہو باقی نہ رہا دنیا سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہے تمہارے دن سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا اس میں سے۔

ف: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے بھی روایت ہے اور ذکر کیا ہے ان راویوں نے کہ نبی ﷺ نے خبر دی ان کو اس چیز کی کہ ہونے والی تھی قیامت تک۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں اوّل مسنون ہونا خطبہ کا قیاماً دوسرے جائز ہونا نسیان کا انسان کے لیے حتی کہ صحابہؓ رسول اللہ ﷺ کے لئے بھی تیسرے مذمت دنیا چوتھے اخبار ساتھ خلافت اور حکومت امت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا پانچویں یہ کہ حکومت میں آزمائش ہے بندے کی چھٹے تخویف دنیا اور عورتوں کے شر و فساد و مکر و عناد سے ساتویں نہ ڈرنا خلق سے اظہارِ حق میں اور مامور ہونا ہر انسان کا اس کے ساتھ آٹھویں مذمت نقض عہد کی نویں درجاتِ مردم کفر و ایمان میں اور تفاوت فیما بینہم دسویں تفاوت درجات غضب وفئی میں گیارہویں تفاوت درجات ادائے دین اور تقاضا میں بارہویں مذمت غضب کی تیرہویں دوا اس کی چودہویں استدلال جائز ہونا حالت قلبی پر آثار سے چہرہ کے پندرہویں قلت عمر باقیہ دنیا۔

۱۴۱۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَهْلِ الشَّامِ

باب: اہل شام کی فضیلت میں

۲۱۹۲: عَنْ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔

۲۱۹۲: روایت ہے قرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب بگڑ جائیں شام کے لوگ پھر خیر نہیں تم میں ہمیشہ رہے گا ایک فرقہ میری امت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کرے گا جو ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ قائم ہوگی قیامت کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہا علی بن مدینی نے وہ فرقہ اصحابِ حدیث ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۹۲ (ل): عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ هٰهُنَا

۲۱۹۲ (ل): بسند مذکور کے دادا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کہاں حکم فرماتے ہیں آپ مجھ کو یعنی ہجرت کا یا قیام کا؟ فرمایا آپ

وَنَحَا بِيَدِهٖ نَحْوَا لشَّامِ۔ نے اس طرف اور اشارہ کیا آپؐ نے مبارک ہاتھ سے شام کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: طول وعرض ملک شام کا باب الخسف کے آخر میں گزرا اور فضیلت میں اس کی بہت سی احادیث وارد ہوئیں ہیں اللہ تعالیٰ اس کی شان میں فرماتا ہے: وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ یعنی نجات دی ہم نے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کو اس زمین کی طرف کہ برکت رکھی ہے ہم نے اس میں تمام جہان والوں کے لیے۔ ف: برکت رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ارزانی غلہ کے اور کثرتِ اشجار وثمار کے اور جریان عیون وانہار کے اور مبعوث ہوئے اکثر انبیاء وہیں سے اور ابی بن کعب نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو مبارک اس لیے فرمایا کہ کوئی میٹھا پانی دنیا میں نہیں مگر جڑ اس کی پھوٹی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کعب احبار سے فرمایا کہ تم سکونت کیوں نہیں اختیار کرتے مدینہ مبارک کی کہ مہجر رسول اللہ ﷺ ہے اور مدفن مطہر آپ ﷺ کا انہوں نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین میں نے کتاب منزل من اللہ یعنی تورات میں پایا ہے کہ ارضِ شام کنز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا زمین میں اور اس میں ایک خزانہ ہے اللہ کے بندوں کا یعنی عمدہ عمدہ بندگانِ خدا کی بود و باش ہے اور عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت پر ہجرت سو بہترین مہاجرین وہ ہیں کہ ملک شام کو ہجرت کریں جو مہجر ہے ابراہیم علیہ السلام کا۔ (بغوی) یہ فقیر بفضل رب قدیر حرم محرم میں پہنچا اور یہاں کی برکات سے فیضاب ہوا۔ اب آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ مہجر ابراہیم کو بھی دکھلا دے کہ اسکی زیارت سے آنکھیں اس مسکین کی روشن اور نورانی ہوں آمین یارب العالمین۔

۱۴۱۵: بَابُ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب: مقاتلہ بین المسلمین کی نہی میں

۲۱۹۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۲۱۹۳: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہو جانا تم بعد میرے کافر کہ مارنے لگو گردن ایک دوسرے کی۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور جریر اور ابن عمر اور کرز بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت نے مقاتلین فیما بینہم کو کافر تنبیہاً اور تشدیداً فرمایا ہے مراد ہے مستحل اس قتال کا۔

۱۴۱۶: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّهٗ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

باب: اِس فتنہ کے بیان میں کہ قاعد اس میں بہتر ہے قائم سے

۲۱۹۴: عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمِ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ قَالَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ وَبَسَطَ

۲۱۹۴: روایت ہے بسر بن سعید سے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا اس فتنہ کے وقت میں جو واقع ہوا تھا حضرت عثمان ذی النورین کے عہد مبارک میں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ اس میں بیٹھ رہنے والا بہتر ہوگا کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے کہا راوی نے عرض کی میں نے خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر گھس آئے کوئی میرے گھر

يَدَهٗ اِلَيَّ لِيَقْتُلَنِيْ قَالَ كُنْ كَابْنِ اٰدَمَ۔ میں اور چلائے مجھ پر اپنا ہاتھ کہ قتل کرے مجھے تو میں کیا کروں؟ فرمایا آپ نے ہو جا تو مانند ابن آدم کے یعنی مثل ہابیل کے کہ مقتول ہو گیا اور اپنے بھائی پر ہاتھ نہ اٹھایا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور خباب بن ارت اور ابی بکرہ اور ابن مسعود اور ابی واقد اور ابی موسیٰ اور خرشہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور زیادہ کیا اس اسناد میں ایک مرد اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے بواسطہ سعد کے کئی سندوں سے سوا اس سند کے۔ **مترجم:** قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقتول اور شہید ہونے کا اوپر مذکور ہو چکا۔

۱۴۱۷: بَابُ مَاجَآءَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

باب: اس فتنہ کے بیان میں کہ مشابہ ہے شب تاریک کے

۲۱۹۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَحَدُهُمْ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔

۲۱۹۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرلو اعمالِ صالحہ ان فتنوں سے پہلے کہ شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند ہیں صبح کو ہوتا ہے مرد مؤمن اور شام کو ہوتا ہے کافر اور شام کو ہوتا ہے مؤمن اور صبح کو ہوتا ہے کافر بیچے گا ایک ان میں کا اپنا دین سامان دنیا کے بدلے۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۹۶: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَارُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۲۱۹۶: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاگے ایک رات اور فرمایا سبحان اللہ! کتنے اترے ہیں آج کی رات فتنہ کتنے اترے ہیں خزانہ کون ہے کہ جگا دے حجروں کی عورتوں کو یعنی امہات المومنین کو کہ بہت سی اوڑھنی پہننے والیاں ہیں دنیا میں کہ ننگی ہوں گی آخرت میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم:** بہت سی اوڑھنی والیاں...... مراد اس سے وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہے یا مالِ حرام سے لباس بناتی ہیں کہ آخرت میں لباسِ تقویٰ سے محروم رہیں گی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہیں زینت کے لیے لیکن اپنے اعضاء نہیں ڈھانپتی ہیں جیسے اکثر اس زمانہ کی عورتیں ہیں۔

۲۱۹۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا۔

۲۱۹۷: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوں گے قیامت کے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند صبح کو ہوگا مرد اس میں مؤمن اور شام کو کافر اور شام کو ہوگا مؤمن اور صبح کو کافر بیچیں گی بہت سی قومیں اپنے دین مالِ دنیا کے عوض میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جندب بن نعمان بن بشیر اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۲۱۹۸: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ

۲۱۹۸: روایت ہے حسن سے کہ وہ کہتے تھے یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ صبح کو ہوگا مرد مؤمن اور شام کو کافر اور شام کو مؤمن اور صبح کو کافر

كَافِرًا وَّيُمْسِىْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَيُمْسِىْ مُسْتَحِلًّا لَّهٗ وَيُمْسِىْ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَّهٗ۔

مطلب اس کا یہ ہے کہ صبح کو حرام سمجھے گا خون اپنے بھائی کا اور عزت اور مال اس کا اور شام کو حلال سمجھے گا ان تینوں کو اور شام کو ہوگا حرام سمجھنے والا اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو اور صبح کو ہوگا حلال سمجھنے والا ان تینوں کو۔

ف: خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال محرمات کا کفر ہے۔ انتہی

۲۱۹۹: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهٗ فَقَالَ اَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ۔

۲۱۹۹: روایت ہے وائل بن حجرؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ایک مرد آپ ﷺ سے پوچھتا تھا پھر کہا اس سائل نے خبر دیجئے مجھے اگر ہوں تم پر ایسے حاکم کہ نہ دیں ہمارا حق اور طلب کریں ہم سے اپنا حق تو میں کیا کروں؟ فرمایا آپ ﷺ نے سنو تم ان کی بات اور کہا مانو ان کا کہ ان پر ہے جو کچھ انہوں نے اٹھایا یعنی جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اٹھایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: غرض یہ کہ اگر وہ تمہارا حق نہ دیں اموالِ غنیمت وغیرہ میں سے جب بھی تم ان کی اطاعت کرو اور ان پر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت میں ملے گا جیسے ان کو ان کے ظلم کی سزا ملے گی۔

۱۴۱۸: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْهَرَجِ
باب: قتل کے بیان میں

۲۲۰۰: عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ وَّرَآئِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔

۲۲۰۰: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے بعد ایک زمانہ ہے کہ اٹھا لیا جائے گا اس میں علم اور زیادہ ہوگا اس میں ہرج عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہؐ! کیا ہرج ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۰۱: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِى الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ۔

۲۲۰۱: روایت ہے معقل بن یسار سے پہنچائی انہوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے عبادت ایام قتل میں ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف۔

مترجم: ایام قتل سے ایام فتنہ مراد ہیں۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہیں ہم اسے فقط معلی بن زیاد کی روایت سے۔

۲۲۰۲: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِىْ اُمَّتِىْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۲۲۰۲: روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب رکھی جائے گی تلوار میری امت میں نہ اٹھائی جائے گی ان کے درمیان سے قیامت تک۔

۱۴۱۹: بَابُ مَاجَآءَ فِى اِتِّخَاذِ
باب: لکڑی کی تلوار بنانے

السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ — کے حکم میں

۲۲۰۳: عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ اُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اِلٰى اَبِي فَدَعَاهُ اِلَى الْخُرُوْجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي اِنَّ خَلِيْلِيْ وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهٖ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ۔

۲۲۰۳: روایت ہے عدیسہ سے کہا انہوں نے کہ آئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میرے باپ کے پاس اور بلایا ان کو کہ نکلیں وہ ان کے ساتھ یعنی لڑائی میں تو کہا ان سے میرے باپ نے کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا مجھ سے کہ جب اختلاف پڑے لوگوں میں تو بناؤں میں تلوار لکڑی کی پھر اگر آپ چاہیں تو میں نکلوں آپ کے ساتھ کہا راویہ نے پھر چھوڑ دیا ان کو حضرت علیؓ نے۔

ف: اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عبید کی روایت سے۔

۲۲۰۴: عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ۔

۲۲۰۴: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں توڑ ڈالو اپنی کمانیں اور کاٹ ڈالو ان کی زین اور لازم پکڑو گوشہ مکان کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنی ہابیل کی مثل کہ مقتول ہونے پر صبر کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ثروان ابوقیس اودی کا نام ہے۔ مترجم: لکڑی کی تلوار بنانا کنایہ ہے ترکِ قتال سے اور زمانہ فتن میں خلوت بہتر ہے جلوت سے۔

۱۴۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب: علاماتِ قیامت کے بیان میں

۲۲۰۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِيْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَ يَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ۔

۲۲۰۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا کہ بیان کروں میں ایک حدیث کہ سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہ بیان کرے گا کوئی تم سے بعد میرے تحقیق کہ سنی میں نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں سے ہے علم کا اٹھ جانا اور جہل کا پھیل جانا اور زنا کا فاش ہو جانا اور شراب بہت پیا جانا اور کثرتِ نساء کی اور قلت رجال کی یہاں تک کہ ہوگا پچاس عورتوں پر حاکم ایک مرد۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۰۶: عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۰۶: روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور شکایت کی ہم نے ان امور کی جو پہنچی ہم کو حجاج سے سو کہا انس نے کوئی سال ایسا نہیں ہے کہ بعد اس کے اس سے بدتر نہ ہو یہاں تک کہ ملاقات کرو گے تم اپنے ربّ سے سنا میں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۰۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالُ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ ۔

۲۲۰۷: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین ایسی جہل سے بھر نہ جائے کہ کہا جائے گا اس میں اللہ اللہ[1]۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اوّل سے۔

۲۲۰۸: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ ۔

۲۲۰۸: روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بڑا نصیب ور دنیا میں لکع بن لکع ہو۔ (یعنی آبائی احمق و بیوقوف)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے۔ مترجم: لکع بضم لام۔ وفتح کاف لئیم اور غلام اور احمق و بیوقوف کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ حمقا کو امارت اور تونگری ہوگی جن کی پشت ہا پشت سے بیوقوفی اور حماقت وراثتاً چلی آتی ہو۔

۲۲۰۹: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ وَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِي قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا ۔

۲۲۰۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے قے کر دے گی زمین اپنے جگر گوشوں کو مثل کھنبوں کے سونے اور چاندی سے فرمایا آپ نے پھر آئے گا چور اور کہے گا اسی کیلئے کاٹا گیا میرا ہاتھ اور آئے گا قاتل اور کہے گا اسی کیلئے میں نے خون کیا اور آئے گا قاطع رحم اور کہے گا اسی لیے میں نے قطع رحم کیا پھر چھوڑ دینگے یہ سب لوگ اور کچھ نہ لینگے اس میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

۲۲۱۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا اَوْ مَسْخًا ۔

۲۲۱۰: روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کرنے لگے میری امت پندرہ کام اتریں گی اس پر بلائیں پوچھا صحابہ نے کونسے کام ہیں وہ یا رسول اللہؐ! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو جائے مالِ غنیمت دولت اور ہو جائے امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور کہا مانے آدمی اپنی بیوی کا اور ناراض کرے اپنی ماں کو اور احسان کرے اپنے دوست سے اور ظلم کرے اپنے باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور چودھری قوم کا رذالہ ہو اور تعظیم کی جائے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے اور پیے جائیں شراب اور پہنے جائیں ریشمی کپڑے اور لے جائیں گانے والی لونڈیاں اور باجے اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا کے یا خسف و مسخ کے۔

[1] اس حدیث سے ذاکرین کی کمال فضیلت معلوم ہوئی گویا عالم انہی کے لیے ہے اور سب طفیلی ہیں ۱۲

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے سوا فرخ بن فضالہ کے اور کلام کیا ہے ان میں بعض اہلحدیث نے اور ضعیف کہا بسبب حافظہ ان کے اور روایت کی ان سے وکیع اور کئی اماموں نے۔

۲۲۱۱: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ۔

۲۲۱۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جبکہ ٹھہرایا جائے مالِ غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی (جرمانہ) اور علم سیکھا جائے غیر دین کے لئے اور (ناجائز) کہا مانے مرد اپنی بیوی کا اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملے دوستوں سے اور دور بھاگے باپ سے اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق ان کا اور چودہری ہوں قوم کا رذالہ ان میں کا اور تعظیم کی جائے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے اور پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جائے شراب اور لعنت کرے آخر امت اوّل کو پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر برسنے کے اور ظہور آیات کے کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تاگا کسی لڑی کا۔ سو پے در پے گرنے لگیں دانے یعنی ایسا جلدی جلدی آثارِ قیامت کا ظہور ہوگا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

۲۲۱۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَتٰى ذٰلِكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ۔

۲۲۱۲: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہے سو عرض کی ایک مرد نے مسلمانوں میں سے یا رسول اللہ! کب ہوگا یہ؟ فرمایا جب کہ پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جائے شراب۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ اعمش سے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۴۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

باب: بعثت نبی ﷺ اور قیامت کے قرب میں

۲۲۱۳: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادِ الْفِهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

۲۲۱۳: روایت ہے مستورد بن شداد سے روایت کی انہوں نے یہ حدیث نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بھیجا گیا ہوں میں نفس قیامت میں پھر آگے بڑھ گیا میں اس سے جیسا کہ آگے بڑھ گئی یہ انگلی اس انگلی سے اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف۔

ف: یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ مترجم: نفس قیامت سے مراد ہے وقت

قیام وقرب اس کا اور بعضوں نے کہا کہ مجازاً آپ ﷺ نے قیامت کو ذی نفس ٹھہرایا مثل انسان کے یعنی قرب سے گزرنے والا اپنے نزدیک والے کے دم سے آگاہ ہوتا ہے ویسا ہی میں قیامت کے دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا میں اس کے ظہور واشراط کے وقت میں اور بعض روایتوں میں نسم الساعة بھی وارد ہوا ہے۔

۲۲۱۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ اَبُوْدَاوُدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضْلُ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى۔

۲۲۱۴: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا میں اور قیامت مانند اس کے اور اشارہ کیا ابوداؤد نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھر کیا ہے زیادتی ایک کی دوسرے پر یعنی بہت تھوڑی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے قربِ قیامت کی طرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمانِ آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کریں تو جو فرق اس کی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نکلے گا اتنا ہی زمانہ آنحضرت ﷺ کے وقت سے قیامت تک ہے۔

۱۴۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي قِتَالِ التُّرْكِ

باب: تُرک سے قتال کے بیان میں

۲۲۱۵: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمُجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

۲۲۱۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایک قوم سے کہ نعلین ان کی بالوں کی ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ منہ ان کے مثل ڈھالوں تہ برتہ کے ہیں۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیق ؓ اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں خطاب ہے عرب کو اور کئی روایتوں میں عرب اور ترک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے اور بخاری میں مروی ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے تم خود وکرمان سے کہ ایک قوم ہے اعاجم سے سرخ رو اور ایک لفظ میں چوڑے منہ چھوٹی ناک خورد چشم آیا ہے گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ برتہ اور اشاعہ میں کہا ہے کہ نعلین ان کی جلود موئدار سے ہے جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالوں کی مراد ہو کہ بال ان کے پامال ہوتے ہیں جیسے کہ نعل پامال ہوتی ہے انتہی مگر یہ احتمال اخیر ظاہر حدیث سے بعید معلوم ہوتا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ترک کرو ترک کو جب تک کہ ترک کریں وہ تم کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اصحاب باس شدید ہیں اور صاحبانِ غنائم قلیلہ اور چھٹی صدی میں خروج کیا چنگیز خان نے اور فتنہ اس کا تمامی قریٰ وامصار میں پہنچا اور اس کے قبل بھی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقابلے ہوئے اور تاج الدین سبکی نے طبقات میں کہا ہے کہ نہیں ہوا کوئی فتنہ مثل فتنہ تاتار کے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس لیے کہ ویران کیا انہوں نے مساجد کو خراب کیا معابد کو بے چراغ کیا امصار کو برباد کیا دیار کو جلایا مصاحف کو اور کتب کو قتل کیا مردوں کو قید کیا عورتوں کو پیٹ پھاڑ ڈالے مستورات کے اور نکالا اولاد کو ان کے بطنوں سے۔ انتہی۔ (مجمع)

۱۴۲۳: بَابُ مَاجَآءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ

باب: کسریٰ کے بیان میں

۲۲۱۶: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

۲۲۱۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہلاک ہو جائے گا کسریٰ تو کسریٰ نہیں اس کے بعد اور جب ہلاک ہو جائے گا قیصر تو پھر کوئی قیصر اس کے بعد نہیں اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اس کے قبضہ قدرت میں ہے بے شک تم خرچ کرو گے خزانے کسریٰ و قیصر کے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: کسریٰ لقب ہے شاہِ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطانِ روم کا اور زمانہ میں حضرت عمر و عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہما کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوئے بعض صلحاً بعض عنوۃً کہ تفصیل اس کی کتب تواریخ میں مذکور ہے۔

۱۴۲۴: بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

باب: نارِ حجاز کے بیان میں

۲۲۱۷: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ اَوْمِنْ نَحْوِ بَحْرِحَضْرَمَوْتَ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا تَاْمُرُنَا فَقَالَ عَلَیْكُمْ بِالشَّامِ۔

۲۲۱۷: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ نکلے گی ایک آگ حضر موت سے یا یہ فرمایا کہ نکلے گی حضر موت کے دریا کی طرف سے روزِ قیامت کے پہلے کہ جمع کر دے گی لوگوں کو عرض کیا صحابہؓ نے پھر آپؐ کیا حکم فرماتے ہیں ہم کو فرمایا آپؐ نے لازم پکڑو تم سکونت شام کی۔

ف: اس باب میں حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ ابن عمر کی روایت سے۔

۱۴۲۵: بَابُ مَاجَآءَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى یَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ

باب: خروجِ کذابین کے بیان میں

۲۲۱۸: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى یُنْبَعَثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلَاثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۲۲۱۸: رویت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ نہ اٹھیں کذابون دجالون قریب تیس شخصوں کے کہ ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالیٰ کا۔

ف: اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: انہیں میں سے ہے اسود عنسی صاحب صنعا اور مسیلمہ کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں سونے کے پھر برے لگے وہ آپ ﷺ کو تو حکم ہوا کہ پھونک دو اس کو پھر پھونک دیا آپ ﷺ نے اور وہ اڑ گئے سو تاویل کی آپ ﷺ نے کہ یہ دونوں کنگن سے مراد کاذبان مذکور ہیں پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تھا اور دو شیطان اس کے مسخر تھے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تھے ایک شفیق دوسرا سحیق نامی اور ایک خر معلم اس کے ساتھ تھا کہ جب اسے کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اسے سجدہ کرتا تھا اس لئے اسے ذوالحمار کہتے تھے اہل نجران مرتد ہو کر اس کے مطیع ہوئے اور وہ اس میں سے چھ سو آدمی لے کر صنعا میں اترا اور فیروز کے ہاتھ سے مارا گیا نام اس کا عیہلہ

بن کعب تھا دوسرا مسیلمہ کذاب کہ وحشی قاتل حمزہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور وہ جہنم میں پہنچا اور وہ معلوم سجع ہائے ناموزون گھڑتا تھا اور مقابلۂ قرآن کا قصد کرتا تھا۔ چنانچہ یہ عبارت کفر اشارت اسی کی ہے۔ الفيل ما الفيل له خرطوم طويل ان ذلك من خلق ربنا الجليل۔ تیسرا ان میں ابن صیاد ہے مگر اسے دجال کبیر نہ کہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ترجیح بھی اسی کو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہیں چنانچہ روایت تمیم داری کی بھی اسی پر دال ہے چوتھا طلیحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد میں ظاہر ہوا کہ نواحی خیبر میں ہے اور غطفان نے اس کی مدد کی اور بعد دعویٰ نبوت کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکر میں اور پانچویں سجاع بنت سوید عورت نے دعویٰ نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اس کی نصرت پر مجتمع ہو گئے وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح میں آئی اور اپنی نبوتِ باطلہ اپنے خصم کو بخش دی اور اپنے مہر میں نمازِ عصر اپنی امت ملعونہ پر معاف کر دی رشاطی نے کہا بنو تمیم اب تک نمازِ عصر نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ یہ مہر ہے ہماری کریمہ کا اس کو ہم ہاتھ سے نہ دیں گے پھر سجاع زمانِ معاویہ میں مشرف باسلام ہوئی۔ چھٹا مختار ثقفی کہ ابن زبیرؓ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور میں رسول اللہ ﷺ کا مختار ہوں چنانچہ اسماءؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نکلیں گے ثقیف سے تین اشخاص کذاب وزیال ومبیر روایت کیا اس کو ابونعیم بن حماد نے اور ایک روایت میں ہے کہ نکلے گا ثقیف سے کذاب ومبیر کہا گیا ہے کہ مراد کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد مبیر سے حجاج بن یوسف۔ ساتواں متنبی شاعر مشہور کہ بعد نبوت تائب ہوا۔ آٹھواں یہود بہبود کہ معتمد باللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھے خلق کی طرف بھیجا ہے مگر رسالت کو رد کیا اور دعویٰ کرتا تھا کہ مجھے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے۔ نواں یحییٰ رکرویہ قرمطی کہ مکتفی باللہ کی خلافت میں ظاہر ہوا۔ دسواں بعد اس کے بھائی اس کا ظاہر ہوا حسین اس کے بعد ابن عم اس کا عیسیٰ بن مہرویہ کہ اس نے گمان کا کہ آیت: یاایھا المدثر میں لفظ مدثر خطاب اسی کو ہے اور غلام مطوق کو اپنے نور کے ساتھ مسمیٰ کر کے ملک شام پر غالب ہوا۔ اور بہت تباہی وخرابی کی اور لوگوں نے اس کے لیے منابر پر بددعا کی کہ وہ مارا گیا لعنہ اللہ علیہ اور زمانہ مقتدر میں ابوطاہر قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کھود کر لے گیا اور زمانہ راضی باللہ میں محمد بن علی شلمعانی ظاہر ہوا کہ اسے ابن ابی العراق کہتے تھے اور اس نے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مردہ کو پس ایک جماعت کے ساتھ مقتول ومصوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ میں ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور اس میں ایک جوان تھا کہ گمان کرتا تھا کہ روح حضرت علیؓ کی نے اس میں انتقال کی ہے اور اس کی بیوی حضرت فاطمہ کے انتقال روح کی مدعی تھی اپنے میں اور اس نے یہ بھی گمان کیا تھا کہ میں جبرئیل ہوں اور پھر بعد زدوکوب کے اس نے اپنے کو سیدوں میں منسوب کیا اور بحکم معز الدولہ رہا ہوا اور خلافت مستظہر میں ایک شخص ظاہر ہوا نواحی نہاوند میں اور دعویٰ نبوت کیا اور ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی پھر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت مردوں عورتوں کی نے مغرب میں ظہور کیا ان میں ایک مرد تھا موسوم بہ لا اور مدعی تھا کہ حدیث میں جو وارد ہوا ہے لا نبی بعدی اس لا سے میں ہی مراد ہوں یعنی مسمیٰ باسم لا نبی ہے اور نہی میں ہے غازاری ساحر کہ ابوجعفر کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور انہی میں ایک عورت ہے کہ مدعیہ نبوت تھی جب اس سے کہتے تھے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے لا نبی بعدی وہ کہتی کہ حضرت ﷺ نے نفی کی ہے نبی کی نہ نبیہ کی اور میں تو نبیہ ہوں۔

بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہما السلام ہے مرد خوش باش شیریں زبان تھا جب اسے گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ گیا بعد گرفتاری مسلمان ہوا۔ ایک اور مرد نے دعویٰ مہدی ہونے کا کیا اور مقتول ہوا اور ہندوستان میں ۱۰۰۰ھ میں اکبر بادشاہ ظاہر ہوا دعویٰ نبوت بلکہ خدائی کا کیا اور علماء ومشائخان دیندار پر ظلم وجفا کیا اور ایک نیا دین نکال کر دین الٰہی کے ساتھ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغائے فخیم اس سے ظاہر ہوا ابوالفضل اور فیضی دونوں اس کے خوشامد خوروں میں سے تھے اور لوگوں کو اس کے باطل کی طرف دعوت کرتے تھے۔ چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

خدپناہ وبداز جلیس بدمذہب ☆ خراب کردابوالفضل شاہ اکبررا

اور از انجملہ رتن ہندی ہے کہ اس نے دعویٰ صحابیت کیا حالانکہ ظہور اس کا قرن سادس میں ہوا اور بہت سی خرافات لوگوں نے اس کے باب میں کہیں اور وہ ایک جھوٹا خبیث تھا اور منجملہ مدعیانِ نبوت اسحٰق اخرس کہ آخر میں خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعویٰ نبوت کیا اور خلق کثیر اس کے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ میں غالب ہوا۔ آخر مقتول ہوا اور فارس بن یحییٰ ساباطی خلافت معز میں بلدۂ تنیس میں مدعی نبوت ہوا اور بذریعہ شعبدہ احیاء اموات وابراء برص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا اور ایک مرد راعی نے ایک عصا بنایا اور مسلک موسوی اختیار کیا اور عصا نظر خلائق میں اژدہا ہو جاتا تھا اور نظارگی مسحور ہو جاتی تھی اور مامون کے زمانہ میں عبداللہ بن میمون نے دعویٰ نبوت کیا مامون نے اس کو قید کیا یہاں تک کہ قید ہی میں دار لبوار کو واصل ہوا۔ (جج)

۲۲۱۹: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُ والْاَوْثَانَ وَاَنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِي اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

۲۲۱۹: روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ملحق ہو جائیں گے کئی قبیلہ میری امت کے مشرکوں سے اور یہاں تک کہ پوجیں اوثان کو اور قریب ہے کہ ہوں گے میری امت میں تیس جھوٹے کہ ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا میں خاتم النبیین ہوں کوئی نبی نہیں میرے بعد۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم**: اوثان جمع ہے وثن کی جیسے اوطان جمع ہے وطن کی اور وثن وہ ہے کہ جس کو جثہ ہے بنایا گیا جواہر ارض سے یا خشب وحجارہ سے مثل صورت آدمی کی اور صنم تصویر ہے بغیر جثہ کے کاغذ یا دیوار پر کھچی ہو یا کسی اور چیز پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ دونوں برابر ہیں اور کبھی وثن کو غیر صورت کے لیے استعمال کرتے ہیں اس صورت میں عام ہوگا معنیٰ اوّل سے اور اسی قبیل سے ہے حدیث عدی کی کہ کہا انہوں نے حاضر ہوا میں خدمت میں آنحضرت ﷺ کے اور میرے گلے میں صلیب تھی سونے کی سو فرمایا آپ ﷺ نے الق هذا الوثن عنك یعنی دور کر اس وثن کو اپنے سے اور بعضوں نے کہا ہے ہر معبود باطل اگر جسم وصورت رکھتا ہے صنم ہے ورنہ وثن ہے اور جمع اس کی اوثان بھی آتی ہے چنانچہ ابن عباسؓ نے ان یدعون من ادونه الا انثًا پڑھا ہے کہ اصل میں وثنا تھا واؤ ہمزہ سے بدل گیا اور قراءت مشہور اناثا ہے اور داخل ہیں اس خبر میں بے جثہ پرست ستارہ پرست گور پرست پیر پرست شجر پرست حجر پرست چلہ پرست جھنڈا پرست چھڑی پرست غرضیکہ جو غیر خدا کے ساتھ افعالِ عبادت بجالاتے ہیں مثل سجدہ ورجوع وغیرہ کے جو مخصوص ہیں باری تعالیٰ کے ساتھ سب ملحق بالمشرکین ہیں۔ نعوذ بالله منهم ومن افعالهم اور تفصیل کذابوں کی اوپر گزری۔

۱۴۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

باب: بنی ثقیف کے کذاب ومبیر کے بیان میں

۲۲۲۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ۔

۲۲۲۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بنی ثقیف کے قبیلہ میں ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنے والا۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن واقد نے انہوں نے شریک سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے تھے راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عصم اور اسرائیل کہتے تھے عبداللہ بن عصمہ اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے اور مبیر سے مراد حجاج

بن یوسف ثقفی روایت کی ہم سے ابوداؤد سلیمان بن سلم بلخی نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہ کہا ہشام نے شمار کیا مقتولانِ حجاج کو جن کو اس نے باندھ کر مارا تھا تو پہنچی گنتی ان کی ایک لاکھ بیس ہزار تک۔ معاذ اللہ من ھذا الظلم۔

۱۴۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقَرْنِ الثَّالِثِ

باب: قرن ثالث کے بیان میں

۲۲۲۱: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاتِىْ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْئَلُوْهَا۔

۲۲۲۱: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے بہتر سب لوگوں میں میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جوان کے بعد ہوں پھر جوان کے بعد ہوں پھر آئیں گے بعد ان کے ایک لوگ کہ فربہی چاہیں گے اور دوست رکھیں گے فربہی کو گواہی دیں گے قبل طلب کے۔

ف: ایسی ہی روایت کی محمد بن فضیل نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ہلال بن یسف سے اور روایت کی کئی لوگوں نے حفاظ سے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے اور نہیں ذکر کیا اس میں علی بن مدرک کا روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر کی حدیث مانند اس کے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور تحقیق کہ روایت کی گئی یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۲۲۲۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِىْ الْقَرْنُ الَّذِىْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَنْشَوُ اَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

۲۲۲۲: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول اللہ نے میری امت کے لوگوں میں بہتر اس زمانہ کے لوگ ہیں جس میں مبعوث ہوا میں اور پھر جوانکے بعد ہیں کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہیں یعنی ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا پیدا ہونگے اسکے بعد قومیں کہ گواہی دینگی اور کوئی طلب نہ کریگا ان سے گواہی اور خیانت کرینگے اور امین نہ ہونگے اور ظاہر ہوگی ان میں فربہی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یلسمنون فربہی چاہیں گے یا دعویٰ کریں گے ان بزرگیوں کا کہ ان میں نہ ہونگی اور بعضوں نے کہا جمع کریں گے مال کو اور بعضوں نے کہا کہ بہت ہوتے جائینگے یا دوست رکھیں گے توسع کو آکل و مشارب میں کہ موجب فربہی ہے۔

۱۴۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْخُلَفَآءِ

باب: خلفاء کے بیان میں

۲۲۲۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ بَعْدِىْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَىْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ الَّذِىْ يَلِيْنِىْ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ۔

۲۲۲۳: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہوں گے میرے بعد بارہ امیر کہا راوی نے پھر کلام کیا حضرت نے کہ میں نہ سمجھا سو پوچھا میں نے اپنے پاس والے سے تو کہا اس نے کہ فرمایا آپ ﷺ نے وہ بارہ امیر سب کے سب قریش میں سے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے جابر بن سمرہؓ سے روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے

نے عمرو بن عبید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکر بن ابی موسیٰ سے انہوں نے جابرؓ بن سمرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے' غریب سمجھی جاتی ہے جابرؓ کی روایت سے بواسطہ ابی بکر بن ابی موسیٰ کے اور اس باب میں ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

۲۲۲۴: عَنْ زِيَادِ ابْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلَى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔

۲۲۲۴: روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا کہ تھا میں ساتھ ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑھتا تھا اور اسکے بدن پر باریک کپڑے تھے۔ سو کہا ابو بلالؓ نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے سو کہا ابوبکرہ نے چپ رہ کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین میں ذلیل کرے گا اسکو اللہ تعالیٰ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۴۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخِلَافَةِ

باب: خلافت کے بیان میں

۲۲۲۵: عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخِلَافَةُ فِي اُمَّتِي ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ اَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِيْنَ سَنَةً قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ بَنِي اُمَيَّةَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ قَالَ كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَآءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ۔

۲۲۲۵: روایت ہے سفینہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ میری امت میں تیس برس تک ہے پھر ہو جائے گی سلطنت بعد اس کے پھر کہا مجھ سے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابی بکر کو پھر خلافت عمر اور عثمان کو پھر گن لے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سو گنا ہم نے اور پایا اسے تیس سال کہا سعید نے پھر کہا میں نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خلافت ان میں ہے کہا سفینہ نے جھوٹے ہیں بنی الزرقاء بلکہ وہ بادشاہ ہیں بدترین بادشاہوں میں سے۔

ف: اس باب میں عمر اور علی سے بھی روایت ہے اور کہا ان دونوں نے کہ ولی عہد مقرر نہیں کیا کسی کو رسول اللہ ﷺ نے خلافت کے واسطے یہ حدیث حسن ہے روایت کی اس کو کئی لوگوں نے سعید بن جمہان سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی روایت سے۔

۲۲۲۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْبَكْرٍ وَاِنْ لَمْ اَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

۲۲۲۶: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا گیا حضرت عمرؓ سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسی کو تو فرمایا انہوں نے اگر میں خلیفہ کروں تو خلیفہ کیا ہے ابوبکرؓ نے یعنی ان کی اقتداء ہو گی اور اگر نہ خلیفہ کروں تو خلیفہ نہیں کیا ہے رسول اللہؐ نے یعنی انکی سنت ہو گی اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے۔

۱۴۳۰: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

باب: خلافت قریش میں ہونے کے بیان میں

۲۲۲۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَیْلِ یَقُوْلُ كَانَ نَاسٌ مِّنْ رَّبِیْعَةَ عِنْدَ عَمْرِو وبْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِیَنَّ قُرَیْشٌ اَوْ لَیَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ فِی جُمْهُوْرٍ مِّنَ الْعَرَبِ غَیْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو وبْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ قُرَیْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

۲۲۲۷: روایت ہے عبداللہ بن ابی الہذیل سے کہتے تھے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ایک مرد نے بکر بن وائل سے چاہیے کہ باز رہیں قریش نہیں تو کر دے گا اللہ تعالیٰ نے اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا انکے سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہے میں نے نبیؐ سے فرماتے تھے قریش حاکم ہیں آدمیوں کے خیر و شر میں قیامت کے دن تک یعنی مستحق حکومت ہیں۔ **ف**: اس باب میں ابن عمر ' ابن مسعود و جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ' صحیح ' غریب ہے۔

۲۲۲۸: عَنْ عُمَرَو بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَذْهَبُ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰی یَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ جَهْجَاهُ۔

۲۲۲۸: روایت ہے عمرو بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جائیں گے رات اور دن یہاں تک کہ سلطنت کرے گا ایک مرد موالی میں سے کہ کہتے ہوں گے اسے جہجاہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ **مترجم**: طبرانی میں علیاء سلمی سے بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ مالک ہو آدمیوں کا غلاموں سے جہجاہ نامی۔ شیخین سے مروی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک مرد بنی قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگوں کو اپنے عصا سے اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے قیس بن جابر سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہوں گے میرے بعد خلیفہ اور ان کے بعد امیر اور ان کے بعد ملوک جبارین پھر نکلے گا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھر دے گا زمین کو عدل سے جیسا کہ بھر گئی ہو گی ظلم سے پھر امیر ہو گا قحطانی سو قسم ہے اس پروردگار کی جس نے مجھے بھیجا ہے ساتھ حق کے کہ وہ کچھ مہدی سے کم نہیں یعنی حسن سیرت میں پس احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ بنی قحطان سے ہے اور ملک اس کا بعد امام مہدی کے ہے اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے۔ (حجج الکرامۃ)

۱۴۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّیْنَ

باب: حکام مضلین (گمراہ حکمران) کے بیان میں

۲۲۲۹: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اَئِمَّةً مُضِلِّیْنَ قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ۔

۲۲۲۹: روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر گمراہ حاکموں سے کہا راوی نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت سے حق پر غالب اپنے اعداء پر ضرر نہ کرے گا ان کو جو کہ ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ آ جائے حکم اللہ تعالیٰ کا یعنی قیامت۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم**: ائمہ مضلین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ اور قانونِ عقلی پر چلے اور انفصال مقدمات میں قواعد عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم رکھے

اور ترویج بدعات اور تشہیر سیئات اور احداث فی الدین اور تاویہ مبتدعین اور اعزاز فاسقین کا مرتکب ہوا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے اور اپنی رعایا اور توابع و برایا کو کتاب و سنت کے موافق نہ کھینچے معاذ اللہ من ذلک۔

۱۴۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَهْدِيِّ

باب: مہدی کے بیان میں

۲۲۳۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ۔

۲۲۳۰: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں جائے گی دنیا یعنی ملک عدم میں یہاں تک کہ حاکم ہوگا ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

ف: اس باب میں علی اور ابی سعید اور اُم سلمہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۳۰ (ل): عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ۔

۲۲۳۰ (ل): روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا والی ہوگا ایک مرد یعنی دنیا کا میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

۲۲۳۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ۔

۲۲۳۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا اگر باقی نہ رہی دنیا میں سے مگر ایک دن تو دراز کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن کو تا کہ حکومت کر لے وہ شخص یعنی مہدی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۳۲: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَشِيْنَا اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَاَلْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ اُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْسًا اَوْسَبْعًا اَوْتِسْعًا زَيْدُ الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيْئُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ۔

۲۲۳۲: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ڈرے ہم اس سے کہ ہو ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نئی بات سو پوچھا ہم نے نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے میری امت میں مہدی نکلے گا' زندہ رہے گا پانچ یا سات یا نو زید جو راوی حدیث ہے وہی شک کرنے والا ہے اس عدد میں۔ کہا راوی نے وہ گنتی کس کی ہے کہا برسوں کی فرمایا آپ ﷺ نے پھر آئے گا آدمی ان کے پاس اور کہے گا یا مہدی دو مجھے دو مجھے فرمایا آپ نے پھر لپ بھر دے گا وہ اس کے کپڑے میں یعنی دینار و درہم جہاں تک کہ وہ اٹھا نہ سکے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ان کو بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔

۱۴۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

باب: نزول عیسیٰ بن مریم کے بیان میں

۲۲۳۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ

۲۲۳۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کہ اترے گا تمہارے

اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ اِبْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

درمیان ابن مریم حاکم عادل اور توڑے گا صلیب کو اور مارے گا خنزیر کو اور موقوف کردے جزیہ کو اور یہاں تک کہ کثرت سے دے گا لوگوں کو مال کہ قبول نہ کرے گا کوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حلیہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا جو احادیث متفرقہ میں وارد ہوا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ میں مرغوں موئے پہنا سینہ خوبصورت ترین مردم بال سر کے لٹکے ہوئے اور کنگھی کیے ہوئے گویا پانی ان سے ٹپک رہا ہے اور ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا دیکھا میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو میانہ قد سرخ وسفید رنگ لٹکے ہوئے موئے سر اور ابو ہریرہؓ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ گویا نکلے ہیں حمام سے اور سیرت پاکیزہ ان کی یہ ہے کہ صلیب کو توڑ دیں گے خوک کو ماریں گے اور بوزینہ کو اور موقوف کردیں گے جزیہ کو اور قبول نہ کریں گے مگر اسلام کو اور ایک ہو جائے گا ان کے وقت میں دین اور عبادت نہ ہوگی کسی کو سوا اللہ کے اور نہ دی جائے گی زکوٰۃ اس لیے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ہوگا اور ظاہر ہو جائیں گے کنوز وخزائن ان کے زمانہ میں اور رغبت نہ کرے گا کوئی جمع اموال میں بسبب قربِ قیامت کے اور جاتا رہے گا لوگوں کے دِل سے بغض وکینہ وعداوت وحسد بسبب فقدانِ اسباب ان کے اور جاتی رہے گی سمیت ہر ذی سم کی یہاں تک کہ اطفالِ حیات وعقارب سے کھیلیں گے اور گرگ وگوسفند ایک جگہ پر چریں گے اور بھر جائے گی زمین صلح سے اور منعدم ہو جائے گا جنگ وجدال اور اُگائے گی زمین اپنی روئید گی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند یہاں تک کہ لوگ جمع ہوں گے ایک خوشہ انگور پر اور سیر کرے گا وہ ان کو آسودہ ہوگی ایک انار سے جماعت اور ارزاں ہوں گے گھوڑے بسبب عدم قتال کے اور گراں ہوں گے بیل بسبب حرث کے کہ ساری زمین محروث ہوگی اور مدت حکومت ان کی اس میں روایات مختلف ہیں چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے اتریں گے عیسیٰ بن مریم اور ٹھہریں گے زمین میں چالیس سال اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داؤد اور ابن جریر اور ابن حبان نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ چالیس برس تک رہیں گے وہ زمین میں پھر وفات پائیں گے اور نماز پڑھیں گے ان پر مسلمان اور دفن کریں گے ان کو نبی ﷺ کے پاس اور حضرت عائشہؓ سے بھی چالیس ہی برس مذکور ہے اور ایک روایت میں پینتالیس برس آئے ہیں اور قلیل منافی کثیر نہیں ہے اور شاید کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کر کے فرمایا ہو اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آئیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام موضوع روحا میں اور وہاں سے عمرہ لائیں گے یا حج کریں گے یا دونوں کو جمع فرمائیں گے اور روحاء ایک مقام کا نام ہے مابین مدینہ طیبہ اور وادئ صفرا کے راہ میں مکہ کے ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اے بھتیجو! اگر دیکھو تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو کہو کہ ابو ہریرہؓ نے تم کو سلام کہا ہے اور حاکم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پائے تم میں سے عیسیٰ بن مریم کو تو میرا اسلام کہے ملا علی قاریؒ نے مشرب وردی میں کہا ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا رویت انبیاء کی اور صلحاء کی ہر آدمی کو ضرور ہے اور اس میں بڑے فوائد اخروی ہیں۔

۱۴۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدَّجَّالِ

باب: دجال کے بیان میں

۲۲۳۴: عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهُ لَنَا

۲۲۳۴: روایت ہے ابو عبیدہ بن جراح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اس نے اپنی قوم کو دجال لعین سے اور میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اس سے پھر بیان کیا حال اس کا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اور فرمایا شاید

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِيْ اَوْسَمِعَ كَلَامِيْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ اَوْخَيْرٌ۔

کہ پائے اس کو ہمارے دیکھنے والوں میں سے کوئی یا ہماری بات سننے والوں میں سے کوئی پھر پوچھا صحابہؓ نے یا رسول اللہ ﷺ کیسا ہوگا اس دن ہمارا دل؟ سو فرمایا حضرت ﷺ نے مثل اس کے یعنی جیسا کہ آج ہے یا اس سے بہتر۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن معقل اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابوعبیدہ بن جراح کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر خالد حذا کی سند سے اور ابوعبیدہ بن عامر کا نام عامر بن عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں جراح کے۔

۲۲۳۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ وَلَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُوَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهٗ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ وَاَنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهٗ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهٗ۔

۲۲۳۵: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ کی جیسے اسکے لائق ہے پھر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ میں تم کو ڈراتا ہوں اس سے اور کوئی نبی نہیں جس نے ڈرایا نہ ہو اپنی قوم کو اس سے اور ڈرایا نوح نے اپنی قوم کو اس سے لیکن میں اسکے باب میں ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ نہیں کسی نبی نے اپنی قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہیں یعنی پس دعویٰ الوہیت اس کا باطل ہے کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو عمر بن ثابت نے کہ ان کو خبر دی بعض اصحاب نبیؐ نے کہ آپؐ نے فرمایا اسی دن ایسے حال میں کہ وہ ڈرا رہے تھے اس کے فتنے سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ نہ دیکھے گا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہاں تک کہ مرے یعنی اس نظر سے بھی اس کا دعویٰ باطل ہے کہ وہ حیاۃ دنیا میں نظر آئے گا اور اسکی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھا ہوا ہے لفظ کافر کا پڑھ لے گا اسکو جو برا جانے گا اسکے کرتوت کو یعنی وہی لوگ اسکے کفر سے آگاہ ہونگے جو اسکے عمل سے بیزار ہونگے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۳۶: عَنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا الْيَهُوْدِيُّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ۔

۲۲۳۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑیں گے تم سے یہود اور مسلط ہو جاؤ گے تم ان پر یہاں تک کہ کہے گا پتھر اے مسلم! یہ یہودی ہے میرے پیچھے سو قتل کر تو اس کو۔

۱۴۳۶: بَابُ مَاجَاءَ مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

باب: اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلے گا

۲۲۳۷: عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ

۲۲۳۷: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال نکلے گا مشرق کی ایک زمین سے کہ اسے خراسان

يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ۔

کہتے ہیں ساتھ ہوں گی اس کے قو میں گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ بہ تہ۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور عائشہؓ سے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ عبداللہ بن شوذب نے انہوں نے ابو التیاح سے اور معلوم نہیں ہوتی یہ روایت مگر ابو التیاح سے۔ مترجم: مجاج جمع ہے مجن کی بمعنی ڈھال اور مطرقہ بضم میم وفتح راء مخففہ طارقت النعل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت النعل یعنی ایک چمڑے پر دوسرا چمڑہ جوڑا میں نے مراد اس سے یہ ہے کہ منہ ان کے چوڑے چوڑے ہوں گے۔

١٤٣٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي عَلَامَاتِ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

باب: علامات خروجِ دجال میں

٢٢٣٨: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ اَشْهُرٍ۔

٢٢٣٨: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور خروجِ دجال سات مہینے میں ہیں۔

ف: اس باب میں صعب بن جثامۃ اور عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

٢٢٣٩: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنَةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ۔

٢٢٣٩: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے۔

ف: کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہے فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے اور قسطنطنیہ فتح ہو چکا ہے یعنی اصحاب کے زمانہ میں۔ مترجم: یعنی ایک بار مسلمانوں کے قبضہ میں قسطنطنیہ اصحاب کے وقت سے آ چکا ہے اور فی الحال اہل اسلام ہی کے ہاتھ میں ہے مگر امام مہدی کے وقت میں نصاریٰ کے قبضہ میں ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے اور اس کے فتح کے بعد دجال خروج کرے گا چنانچہ احادیث باب میں یہی فتح مراد ہے نہ فتح اول۔

١٤٣٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

باب: فتنہ دجال کے بیان میں

٢٢٤٠: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا اِلَيْهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَانُكُمْ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ وَرَفَّعْتَ

٢٢٤٠: روایت ہے نواس بن سمعان کلابی سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن پس ذلت اور حقارت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ اور خوارق عادت کی یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ وہ کھجوروں کے آڑ میں ہے کہا راوی نے پھرے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھر گئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پہچانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں اثر خوفِ دجال کا سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا کہا راوی نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہ! ذکر کیا آپ نے

حَتّٰی ظَنَنَّاہُ فِی طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ لِی عَلَیْکُمْ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرُؤٌ حَجِیْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُهٗ قَائِمَةٌ شَبِیْهٌ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَاٰہُ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ اَصْحَابِ الْکَهْفِ قَالَ یَخْرُجُ مَا بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَشِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰهِ اثْبُتُوْا قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَةٍ وَیَوْمٌ کَشَهْرٍ وَیَوْمٌ کَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَیَّامِهٖ کَاَیَّامِکُمْ قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ الْیَوْمَ الَّذِیْ کَالسَّنَةِ اَتَکْفِیْنَا فِیْهِ صَلٰوةُ یَوْمٍ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اُقْدُرُوْا لَهٗ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا سُرْعَتُهٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ کَالْغَیْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّیْحُ فَیَاْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْهُمْ فَیُکَذِّبُوْنَهٗ وَیَرُدُّوْنَ عَلَیْهِ قَوْلَهٗ فَیَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهٗ اَمْوَالُهُمْ فَیُصْبِحُوْنَ لَیْسَ بِاَیْدِیْهِمْ شَیْءٌ ثُمَّ یَاْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْهُمْ فَیَسْتَجِیْبُوْنَ لَهٗ وَیُصَدِّقُوْنَهٗ فَیَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَیَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ فَتَرُوْحُ عَلَیْهِمْ سَارِحَتُهُمْ کَاَطْوَلِ مَا کَانَتْ ذُرًی وَاَمَدِّہٖ خَوَاصِرَ وَاَدَرِّہٖ ضُرُوْعًا ثُمَّ یَاْتِی الْخَرِبَةَ فَیَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِیْ کُنُوْزَكِ فَیَنْصَرِفُ مِنْهَا فَیَتْبَعُهٗ کَیَعَاسِیْبِ النَّحْلِ ثُمَّ یَدْعُوْ رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَیَضْرِبُهٗ بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُهٗ جِزْلَتَیْنِ ثُمَّ یَدْعُوْهُ فَیُقْبِلُ یَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ یَضْحَكُ فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِكَ اِذْ هَبَطَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ بِشَرْقِیِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ بَیْنَ

دجال کا کل اور اہانت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ کی یہاں تک کہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے یعنی یہاں تک اس کے آنے کا یقین ہو گیا فرمایا آپ ﷺ نے دجال کے سوا اور چیزوں کا خوف تم پر اس سے زیادہ ہے اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہارے درمیان ہوا تو میں حجت کرنے والا ہوں اس سے تمہارے سوا اور اگر وہ نکلا اور میں نہ ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کی طرف سے حجت کرنے والا ہے اس سے اور اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ وہ جوان ہے گھونگرالے بالوں والا ایک آنکھ اس کی قائم ہے یعنی باقی ہے اپنے حقہ میں ہمشکل ہے عبدالعزیٰ بن قطن کے پھر جو دیکھ پائے اسے تم میں سے ضرور ہے کہ پڑھ دے شروع سورۂ کہف کا اس پر پھر فرمایا کہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے پھر خراب کر دے گا داہنے اور بائیں۔ اے بندو اللہ کے ثابت رہو یعنی دین حق پر عرض کی ہم نے کہ یا رسول اللہ! کتنی مدت ٹھہرنا اس کا ہے زمین میں فرمایا آپ ﷺ نے چالیس دن ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے سب دنوں کے برابر کہا راوی نے پھر عرض کی ہم نے یا رسول اللہ! بھلا خبر دیجئے ہم کو کہ وہ دن جو سال کے برابر ہو گا کیا کافی ہو گی ہم کو نماز ایک دن کی فرمایا آپ ﷺ نے نہیں لیکن اندازہ کر لینا تم اوقات نماز کا غرضیکہ پورے سال کی نماز پڑھنا عرض کی ہم نے یا رسول اللہ! کیسی ہے چال اس کی زمین میں فرمایا مانند مینہ کے ہے کہ پیچھے رہ جاتی ہے اس سے ہوا یعنی لمبا تیز رو ہو گا اور آئے گا ایک قوم کے پاس اور دعوت کرے گا ان کو اپنی خرافات کی طرف سو وہ جھٹلائیں گے اس کو اور رد کریں گے اس کی بات کو پس پھرے گا وہ ان کے پاس سے سو اس کے ساتھ ہو جائیں گے اموال اس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھیں گے کہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں پھر آئے گا دوسری قوم کے پاس پھر دعوت دے گا ان کو اور قبول کر لیں گے اس کی بات کو اور تصدیق کریں گے اس کی سو وہ حکم کرے آسمان کو کہ برسائے ان پر پھر وہ برسائے گا اور حکم کرے گا زمین کو کہ اگائے پھر وہ اگائے گی پھر پھریں گے ان پر جانور ان کے یعنی چراگاہ سے بہت لمبے کوہان والے اور کوکھیں

مَهْرُ وْدَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ قَالَ وَلَا يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهٖ يَعْنِيْ اَحَدًا اِلَّا مَاتَ وَرِيْحُ نَفْسِهٖ مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ قَالَ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهُ قَالَ فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُوْحِي اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ حَوِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ قَالَ يَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ قَالَ وَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبْرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا وَيُحَاصَرُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَاَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسٰى اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ قَالَ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ وَيُرْسِلُ اللّٰهُ

پھلائی ہوئے اور دو دھیرے تھن والے پھر آئے گا ویرانہ پر اور کہے گا: کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھرے گا وہاں سے اور خزانے اس کے ساتھ ہوں گے۔ یعاسیب نحل کی مانند۔ پھر بلائے گا ایک مرد جوان کو کہ بھرا ہوگا جوانی سے پھر مارے گا اسے تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا پھر پکارے گا اسے اور وہ زندہ ہو کر سامنے آ جائے گا کہ چمکتا ہوگا منہ اس کا اور ہنستا ہوگا پھر وہ اسی حال میں ہوگا کہ اتریں گے عیسیٰ بن مریم جانب شرقی میں دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو کپڑوں زرد میں ہاتھ رکھے ہوئے بازوؤں پر دو فرشتوں کے جب جھکائیں گے سر عرق ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے اترے گا ان سے مثل جمان کے کہ چمک ان کی مانند موتی کے ہوگی کہا نہ پائے گا ہوا ان کے دم کی یعنی کوئی شخص کافروں میں سے مگر مر جائے گا اور پہنچتی ہے ہوا ان کے دم کی جہاں تک پہنچتی ہے نظر ان کی فرمایا سو وہ ڈھونڈیں گے دجال کو اور پائیں گے اس کو باب لد پر اور قتل کریں گے اس کو فرمایا پھر رہیں گے وہ زمین پر اسی حال میں جب تک چاہے گا اللہ فرمایا پھر وحی کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف کہ جمع کرو میرے بندوں کو طور کی طرف اس لیے کہ میں نے اتارے ہیں اپنے کچھ ایسے بندے کہ نہیں تاب ہے ان سے کسی کو لڑنے کی فرمایا آپ ﷺ نے پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج اور وہ اس طرح چلے آئیں گے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ: وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ یعنی وہ ہر بلندی سے پھیل پڑیں گے۔ فرمایا اور گزرے گا پہلا فرقہ ان کا بحیرہ طبریہ پر اور پی جائے گا جو کچھ اس میں ہے پانی پھر گزرے گا اس پر سے دوسرا گروہ ان کا اور وہ کہیں گے کہ کبھی تھا اس مقام میں پانی پھر چلیں گے وہ یہاں تک کہ پہنچیں گے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کہیں گے بے شک قتل کیا ہم نے تمام زمین والوں کو سوآ ؤ قتل کریں ہم آسمان والوں کو پھر پھینکیں گے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دے گا اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو سرخ کر کے خون سے اور گھرے رہیں گے عیسیٰ بن مریم اور اصحاب ان کے یعنی کوہ طور پر یہاں تک کہ ہووے گی ایک سری گائے کی بہتر اس دن سو دینار سے فرمایا پھر متوجہ ہوں گے عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ کی طرف اور اصحاب ان کے فرمایا پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر نغف کہ نکیل

عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَّانَةَ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْاِبِلِ وَاِنَّ الْقَبِيْلَةَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَاِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا فَقَبَضَتْ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقٰى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

گا ان کی گردنوں میں سو صبح کو ہو جائیں گے وہ سب مقتول مردہ گویا ایک آدمی تھا کہ مر گیا فرمایا پھر اتریں گے عیسیٰ اور اصحاب ان کے پھر نہ پائیں گے ایک بالشت بھر جگہ کہ بھری نہ ہوگی ان کی چربیوں سے اور بدبوؤں سے اور خونوں سے فرمایا آپ ﷺ نے پھر التجا کریں گے عیسیٰ علیہ السلام اور اصحاب ان کے پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر چڑیاں کہ ہوں گی گردنیں ان کی جیسے گردنیں اونٹوں کی پھر اٹھائیں گے وہ ان کی لاشوں کو اور پھینک دیں گے انہیں مہبل میں اور ایندھن جلائیں گے مسلمان ان کی کمانوں اور تیروں اور ترکشوں سے سات برس اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک مینہ ایسا کہ نہ روک سکے گا اس کو گھر پشم کا یعنی خیمہ اور نہ گھر مٹی کا فرمایا پھر دھو جائے گی زمین اور صاف کر دے گا مینہ اسے مانند آئینہ کے فرمایا پھر حکم ہوگا زمین کو کہ نکال تو پھل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنی جو بذنوب عباد کم ہو گئی تھی پھر اس دن کھائے گا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کریں گے اس کے چھلکے اور برکت دی جائے گی دودھ میں یہاں تک کہ ایک جماعت آدمیوں کی سیر ہو جائے گی ایک اونٹنی کے دودھ میں اور ایک قبیلہ کو کفایت کرے گا دودھ ایک گائے کا اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا دودھ ایک بکری کا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت میں ہوں گے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک ہوا پس قبض ہو جائے گی روح ہر مؤمن کی اور باقی رہ جائیں گے ایسے لوگ کہ جماع کریں گے راہوں میں جیسا کہ جماع کرتے ہیں گدھے پھر انہیں پر قائم ہوگی قیامت۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: قولہ اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے الخ۔ یعنی وہ اس کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے اور اس کے شبہات کا جواب تفصیل سے ہر مسلم کو الہاماً تعلیم کرنے والا ہے قطط لغت میں ان بالوں کو کہتے ہیں جو انبوہ کے ساتھ ہو بہت گھنگر والے اور قط بھی آیا ہے عینه قائمة یعنی آنکھ اس کی حدقہ چشم میں باقی ہے مگر بے نور اور عبدالعزیٰ ایک شخص تھا خزاعہ سے کہ بادشاہ تھا عہد جاہلیت میں اور بعضوں نے کہا کہ نام ہے ایک یہودی کا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورۂ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الٰہی کے اور اثبات رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان تینوں کا پاش پاش کر دیتا ہے جمیع فتنوں کو کہ واقع ہوں دین میں اور ایک روایت میں آیا ہے: فانها جوار من فتنته ۔یعنی ان آیتوں کا پڑھنا پناہ ہے اس کے فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دقیانوس منحوس سے پناہ ہوئی قولہ وہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے اور ایک روایت میں آیا ہے: خارج خلة من الشام و العراق۔ یعنی وہ نکلنے والا ہے اس راہ سے کہ جو درمیان ہے شام و عراق کے اور خل بفتح خار اور تشدید لام وہ راہ ہے کہ درمیان ریگستان کے ہو فقط قولہ فعاث يمينًا و شمالاً بعضے لوگوں نے اس کو بصیغہ ماضی پڑھا ہے اور بعضوں نے بصیغہ اسم فاعل یعنی فساد کرنے والا ہے وہ داہنی اور بائیں اور اس میں عموم فساد اس کا بیان کرنا مقصود ہے کہ فساد اس کا ایسا نہیں کہ فقط اس کے ممر پر اثر کرے یمیناً و شمالاً خلق اس سے متضرر ہو رہی ہے۔ قولہ ایک دن ایک سال کے برابر طول ایام کا سبب یہ ہوگا کہ وہ ملعون باستدراج اپنے آفتاب کو کبد سماء میں روک دے گا اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ نے اس لیے دی ہوگی کہ بندوں کا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہے: وعند الامتحان یعز الرجل او یهان پھر جو اس امتحان میں صراط مستقیم پر قائم رہا نعمت ابدی کا مستحق ہوا اور جو بچلا وہ یہ جہنم میں گرا قولہ یعاسیب نحل کے یعاسیب جمع ہے یعسوب کے اور نحل شہد کی مکھی اور یعسوب نام ہے

ان مکھیوں کے سردار کا قاعدہ ہے کہ یعسوب جہاں کہیں جاتا ہے سب مکھیاں اس کے ساتھ ہوتی ہیں آپ ﷺ نے تشبیہ دی کہ خزانے دجال کے ساتھ بھی ایسے ہی پھریں گے چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں یعسوب ہوں مؤمنوں کا اور مال یعسوب ہے کافروں کا کہ کفار درپے مال ہیں اور مؤمن میری صحبت میں خوشحال قولہ جب جھکائیں گے سر عرق ٹپکے گا الخ۔ جمان بروزن غراب دانے چاندی کے کہ مثل موتی کے بنائیں اور بعضوں نے بہ تشدید میم چھوٹے موتی کو کہتے ہیں اور یہاں معنی اول مراد ہیں یعنی جب وہ سر جھکا دیں گے تو ان کے موئے سر سے قطرات نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر اونچا کرتے ہیں تو نیچے اتر آتے ہیں وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت اور نضارت اور طراوت سے ان کے جمال با کمال کے قولہ باب لد پر اور لد نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریٰ سے اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ ہے فلسطین میں کہ ماریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اسی جگہ قولہ پر پھینک دیں گے انہیں مہل میں الخ قاموس میں باب اللام اور فصل المہم میں ہے بروزن منزل گرنا سرکوہ سے اور بعضوں نے بنون مفتوحہ اور بسکون ہاء اور بفتح باء کہا ہے کہ ایک موضع ہے بیت المقدس اور بعضوں نے کہا نام ہے اس جگہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے۔ مگر صحیح بمیم ہے اور نون سے تصحیف ہے کاتبوں کی کذا قال الشیخ شرح المشکوٰۃ قولہ فلیتر کہا کا لزلفہ۔ زلفلہ کے کئی معنی ہیں کہ یہاں مناسب ہیں اول وہ جگہ ہے کہ جہاں پانی ٹھہرے اور اسے پاک کردے دوسرے کاسئہ سبز اور خم سبز رنگ کا جب اس میں پانی بھرو سبز معلوم ہوتا ہے اس تشبیہ سے بھی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف و سنگ ہموار اور زمین جھاڑو دی ہوئی:۔ قولہ تاکل العصابة الرمانة۔ یعنی کھائے گا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ و جماعت ہے کہ عدد اس کے دس سے چالیس تک ہوں قولہ اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا الخ فخذ بفتح فاء وسکون خاء چھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بمعنی ران کے ہے وہ بکسر خاء ہے احوذی نے کہا ہے کہ احادیث باب میں کئی فوائد ہیں۔

اوّل یہ کہ ہر نبی نے امت کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اس میں بہت تحذیر ہے قلوب کے فتن سے۔ دوسرے یہ کہ نبی ﷺ نے بھی براہ زیادت تحذیر اس سے خوف دلایا کہ اگر فتنہ دجال قریب نہ بھی ہو تو اتباع ائمہ مضلین اس کے فتنہ سے کم کیا ہے تیسرے یہ کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی پوچھا کہ ہمارا دن اس دن کیسا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے اور کیوں کر نہ ہو کہ دجال اس کے مستور الحال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب مفارقت کے وقت نبی ﷺ کے ویسے نہیں رہے تھے نہ کہ بعد موت آنحضرت ﷺ کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ انسؓ سے مروی ہے کہ نہیں جھاڑے ہم نے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی تربیت مبارک سے یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا ہم نے اپنے دِلوں میں یعنی وہ انوار و برکات جو آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تھے نہ رہے چوتھے یہ کہ وہ دجال اعور ہے پس وہ درست نہیں کرسکتا اپنی صورت و خلقت کو تو پھر دعویٰ کیا کرے گا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اس کا امتحان ہے بندوں کا۔ پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ داھنی آنکھ اس کی کانی ہے اور مسلم میں بائیں آنکھ مذکور ہے اور ابوداؤد میں بھی بائیں آنکھ کا ذکر ہے تطبیق اس میں یوں ہے کہ یہ عیوب مختلف ہوتے رہیں گے اس پر باختلافِ اوقات تا کہ جن کی چشم بصیرت وا ہو دیکھ لیں کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کرسکتا اور کیا کر سکے گا چھٹے یہ کہ فرمایا کہ نہ دیکھے گا کوئی تم میں سے اپنے رب کو جب تک نہ مرے اس میں کئی فائدے ہیں۔

اول ابطال اس کی الوہیت کا۔ دوسرے اثبات خدا تعالیٰ کی رویت کا آخرت میں بچشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا۔ تیسرے ابطال مثبتان رویت الٰہی کا دنیا میں جیسا مذہب ہے جہلہ صوفیاء کا۔

ساتویں یہ جو فرمایا کہ تم اندازہ کرلینا اوقاتِ نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحری اور تقدیر اوقات صلوٰۃ میں جائز ہے۔

انتہی بتغییر یسیر۔

۱۴۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی صِفَةِ الدَّجَّالِ

باب: صفت میں دجال کے

۲۲۴۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّهٗ اَعْوَرُ عَیْنُهُ الْیُمْنٰی كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ۔

۲۲۴۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے حال دجال کا سو فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ ہو کہ رب تمہارا کانا نہیں اور بے شک اس کی تو داھنی آنکھ کانی ہے۔ گویا کہ وہ ایک انگور ہے پھولا ہوا۔

ف: اس باب میں سعد اور حذیفہ اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابوبکرہ اور عائشہ اور انس اور ابن عباس ؓ اور فلتان بن عاصم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن عمر ؓ کی روایت سے۔

۱۴۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی اَنَّ الدَّجَّالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِینَةَ

باب: اس بیان میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں دخل نہ ہو سکے گا

۲۲۴۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الدَّجَّالُ الْمَدِیْنَةَ فَیَجِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ یَحْرُسُوْنَهَا فَلَا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔

۲۲۴۲: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے گا دجال قریب مدینہ کے سو پائے گا فرشتوں کو کہ حفاظت کر رہے ہیں اس کی پس داخل نہ ہو گا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ بن یزید اور سمرہ بن جندب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۴۳: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِیْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّیَآءُ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلُ الْخَیْلِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ یَاْتِی الْمَسِیْحُ اِذَا جَآءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ یَهْلِكُ۔

۲۲۴۳: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر و ریاء فدادین میں ہے گھوڑے والے ہوں یا اونٹوں والے آئے گا مسیح دجال جب پیچھے احد کے پھیر دیں گے فرشتے منہ اس کا شام کی طرف اور وہیں ہلاک ہو گا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم**: فدادون جمع ہے فدادکی بمعنی شتربان اور چوپان اور جو کہ ہمیشہ اونٹوں میں رہے اور جو کہ آوز بلند درشت رکھے کھیتوں میں اور اپنے بیلوں میں اور ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں ان الفحاء و القسوة فی الفدادین ۔یعنی جفا اور سختی دل کی فدادین میں ہے اور تخفیف دال بھی مروی ہے۔ معنی اسکے اہل بقر ہیں کہ حراثت کرتے ہیں اور وہ جمع ہے فدان کی کہ نام ہے ہل وغیرہ کا کہ بیل جس سے حراثت کرتے ہیں اور وبر اونٹ کے بالوں کو کہتے ہیں۔ اہل وبر سے مراد اونٹ والے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بکری والوں میں عجز ہے اور گھوڑے اور اونٹ والوں مین تکبر اور غرور۔ **لطیفہ**: جانور کی صحبت میں یہ اثر ہے افسوس ہے کہ آدمی کی صحبت میں کچھ اثر نہ ہو۔

۱۴۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی قَتْلِ عِیسَی بْنِ مَرْیَمَ الدَّجَّالَ

باب: قتل دجال میں

۲۲۴۴: عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِیَةَ الْاَنْصَارِیِّ یَقُوْلُ

۲۲۴۴: روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ ۔

اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے قتل کریں گے ابن مریم دجال کو باب لد میں اور تحقیق باب لد کی او پر گزری۔

ف: اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۴۵: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ۔

۲۲۴۵: روایت ہے قتادہ سے بواسطہ انسؓ کے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں کوئی نبی مگر ڈرایا اس نے اپنی امت کو اعور کذاب سے آگاہ ہو وہ یعنی دجال کانا ہے اور بے شک رب تمہارا کانا نہیں لکھا ہوا ہے دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنی پیشانی پر کافر۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

باب: ابن صیاد کے ذکر میں

۲۲۴۶: عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ اِمَّا حُجَّاجًا وَاِمَّا مُعْتَمِرِيْنَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ اَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ اقْشَعْرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَبْصَرَ غَنَمًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ اَتَانِي بِلَبَنٍ فَقَالَ لِي يَا اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِشْرَبْ فَكَرِهْتُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ شَيْئًا لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَاِنِّي اَكْرَهُ فِيْهِ اللَّبَنَ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُوْثِقَهُ اِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ اَخْتَنِقَ لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ لِي وَفِيَّ اَرَاَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثِي فَلَنْ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ

۲۲۴۶: روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ ساتھ رہا میرے ابن صیاد حج میں یا عمرہ میں اور آگے بڑھ گئے لوگ اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے پھر جب میں اکیلا رہ گیا اس کے ساتھ روئیں کھڑی ہوگئی میری اور متوحش ہوا میں اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تھے اسکے حق میں یعنی یہ کہتے تھے کہ دجال وہی ہے پھر جب میں اترا کہا میں نے رکھ دے اپنا اسباب یعنی تو بھی ٹھہر اس درخت کے پاس کہا ابوسعید نے پھر دیکھا اس نے کچھ بکریوں کو پس اٹھا لیا ایک پیالہ اور گیا اور دودھ دوہا اور لایا وہ دودھ میرے پاس اور کہا مجھ سے اے ابوسعید پیو سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اسکے ہاتھ سے کچھ پیوں۔ اس خیال سے کہ لوگ اس کے حق میں کہتے تھے یعنی اسے دجال جانتے تھے سو کہا میں نے کہ آج کا دن گرمی کا دن ہے اور میں بہتر نہیں جانتا آج دودھ پینے کو سو کہا اس نے اے ابوسعید میں نے قصد کیا کہ لوں میں ایک رسّی اور باندھوں اسے درخت میں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں میں اس خیال سے جو بدگمانی کرتے ہیں لوگ میرے لئے اور کہتے ہیں وہ میرے حق میں بھلا دیکھو تو میری بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نہ رہے گی اسلئے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول اللہؐ کے اے گروہ انصار کے کیا نہیں کہا ہے رسول اللہؐ نے کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان ہوں اور کیا نہیں کہا ہے رسول اللہؐ نے کہ وہ بجونٹا ہے کہ اسکی اولاد نہ ہوگی اور میں نے چھوڑی ہے اپنی اولاد مدینہ میں اور کیا نہیں کہا

عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوْذَا اَنْطَلِقُ مَعَكَ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَازَالَ يَجِيُّ بِهٰذَا حَتّٰى قُلْتُ فَلَعَلَّهٗ مَكْذُوْبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَاللّٰهِ لَاَ عْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ وَالِدَهٗ اَيْنَ هُوَ السَّاعَةُ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ۔

ہے رسول اللہؐ نے کہ نہ اتارے گا اسکو مکہ یعنی اس میں داخل نہ ہو سکے گا اور میں تو اہل مدینہ سے ہوں اور میں تو تمہارے ساتھ چلا جاتا ہوں مکہ تک کہا ابوسعید نے پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ ایسی ہی دلیلیں لاتا رہا کہ میں نے کہا شاید لوگ اس پر جھوٹی باتیں باندھتے ہیں پھر کہا اس نے اے ابا سعید! قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم کو خبر دوں سچی قسم اللہ تعالیٰ کی میں پہچانتا ہوں دجال کو اور اسکے باپ کو اور جانتا ہوں یہ بھی کہ وہ اس گھڑی کس زمین میں ہے جب اس نے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل جاتا رہا اور میں نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن یعنی اخیر میں تو نے ایک بات کہہ دی کہ پھر مجھے تجھ سے بدگمانی ہوگئی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۴۶ (ل) : عَنِ ابْنِ عَمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَأَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ يَكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَا يَكُ فَلَا خَيْرَلَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ۔

۲۲۴۶ (ل) : روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ابن صیاد پر اور آپ ﷺ کے ساتھ چند اصحاب تھے کہ تھے ان میں عمرؓ بن خطاب بھی اور ابن صیاد کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ لڑکا تھا سو اس کو خبر نہ ہوئی آنحضرت ﷺ کے آنے کی یہاں تک کہ مارا رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا پس نظر کی آپ ﷺ کی طرف ابن صیاد نے اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول ہو امتیوں کے کہا راوی نے پھر کہا ابن صیاد نے نبی ﷺ سے آپ ﷺ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ کا فرمایا نبی ﷺ نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر پھر پوچھا اس سے نبی ﷺ نے کیسے آتی ہیں تجھ پر خبریں کہا ابن صیاد نے آتی ہیں میرے پاس جھوٹی بھی سچی بھی۔ سو فرمایا نبی ﷺ نے مختلط ہو گیا تیرا کام۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے کچھ دل میں بات لی ہے تیرے لیے اور آپ ﷺ نے اپنے دل میں اس آیت کا خیال کیا: يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۔ پس کہا ابن صیاد نے وہ دخ ہے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پھٹکار رہی ہے تجھ کو تیری قدر کچھ زیادہ نہ ہوگی عرض کی عمرؓ نے یا رسول اللہؐ! اجازت دیجئے مجھ کو کہ گردن ماردوں میں اس کی فرمایا رسول اللہؐ نے اگر حقیقت میں یہ وہی ہے تو تم اس پر قادر نہ ہوسکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے مارنے میں تمہارے کچھ خیر نہیں کہا عبدالرزاق نے مراد لیا آپؐ نے اس شخص سے دجال کو۔

مترجم: ابن صیاد ایک ایسا شخص تھا کہ جنّ اس کو جھوٹی سچی خبریں جیسے کاہنوں کو دیتے ہیں دیا کرتے تھے اور حضرت ﷺ نے آیہ مذکورہ اپنے دِل میں چھپائی اور اس سے فرمایا کہ بتاؤ میرے دِل میں کیا ہے؟ تو گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یا آپ ﷺ کے اصحاب نے کسی نے اس کے ساتھ تکلم کیا تھا شیطان نے اس پر مطلع ہو کر اسے خبر کر دی مگر خبر کامل اس کو نہ پہنچی یا وہ قراءت آیت پر بسبب شامت نفس کے قادر نہ ہوسکا مگر اس ناقص بے معنی لفظ دخ پر کہ جزہے دخان کا۔

۲۲۴۷: عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ فِی بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ یَهُوْدِیٌّ وَلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَا ئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاتَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقًا وَکَاذِبَیْنِ اَوْ صَادِقَیْنِ وَکَاذِبًا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لُبِّسَ عَلَیْهِ فَدَعَهٗ۔

۲۲۴۷: روایت ہے ابی سعید سے کہ ملے رسول اللہ ﷺ ابن صیاد کو بعض راہوں میں مدینہ کے سو روکا اس کو اور وہ ایک لڑکا تھا یہودی اور اس کے سر پر چوٹی تھی اور حضرت کے ساتھ تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا تو کہا اس نے آپ ﷺ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا فرمایا نبی ﷺ نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر اور آخرت کے دن پر پھر فرمایا اس سے نبی ﷺ نے کیا دیکھتا ہے تو یعنی مغیبات سے کہا اس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر فرمایا نبی ﷺ نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر پھر فرمایا اور بھی کچھ دیکھتا ہے یعنی اخبار مغیبات سے کہا اس نے دیکھتا ہوں ایک سچ اور دو جھوٹ یا دو سچ اور ایک جھوٹ فرمایا نبی ﷺ نے مشتبہ ہو گیا ہے اس کا کام پھر چھوڑ دیا اس کو۔

ف: اس باب میں عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: صحابہ و من بعد ہم نے اختلاف کیا ہے اس باب میں کہ ابن صیاد وہی موعود ہے یا دوسرا سوا اس کے فتح الباری نے دونوں قول میں تطبیق دی ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جابرؓ سے مروی ہے کہ وہ قسم کھاتے کہ ابن صیاء وہی دجال موعود ہے اور کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ وہ بھی اس بات پر قسم کھاتے تھے آنحضرت ﷺ کے آگے اور آپ ﷺ ساکت تھے اور ابوسعید سے جو کیفیت سفر میں ابن صیاد کی گزری اوپر مذکور ہوئی ہے اور ایک روایت میں اسی کی اخیر میں وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نے کہا کہ اگر مجھ پر عرض کریں کہ میں دجال ہوں تو میں مکروہ نہ رکھوں بلکہ قبول کرلوں۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ سب احادیث نص صریح نہیں ہیں اس کے دجال ہونے پر اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے حق میں ایک شبہ کی بات فرمادی کہ ان یکن ھو۔ چنانچہ یہ لفظ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ابھی اوپر گزرا اور یہ سب اس وقت کی حدیثیں ہیں کہ جب آپ ﷺ نے اوّل مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تھا اور امر دجال میں متردد تھے پھر جب تمیم داری نے آپ کو دجال محبوس کی خبر دی آپ نے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمر کی بنا پر غلبہ ظن تھی اور سکوت حضرت کا مبنی بر تردد اور حلف جابر کی مبنی بر حلف عمر اور رغایت حدیث ابوسعید یہ ہے کہ ابن صیاد ایک دجاجلہ کذابین سے ہو یا اتباع دجال کبیر سے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابوسعید نے حدیث تمیم داری کی نہ سنی ہو اور اسی طرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونے کی طرف گئے ہیں ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور حافظ نے کہا کہ بعضوں نے گمان کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے ساتھ منفرد ہوئی ہیں فاطمہ بنت قیس حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لئے کہ فاطمہ کے ساتھ ہیں ابو ہریرہ اور عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم کہ ان سب نے بھی روایت کیا ہے اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے۔ غرض خلاصۂ مقصود او،

حاصل کلام ابن حجر کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہے اور بقیہ تحریر ابن صیاد تمیم داری کی روایت کے باب میں مذکور ہوگی ان شاء اللہ۔ (نجح)

۲۲۴۸: عَنْ اَبِی بَكْرَةَ عَنْ اَبِیهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْكُثُ اَبُو الدَّجَّالِ وَ اُمُّهٗ ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَایُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ یُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَیْءٍ وَاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّهٗ اِمْرَاَةٌ فِرْضَاخِیَّةٌ طَوِیْلَةُ الثَّدْیَیْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْتُ بِمَوْلُوْدٍ فِی الْیَهُوْدِ بِالْمَدِیْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَیْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْهِمَا قُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكُثْنَا ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَیْءٍ وَاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ فِی قَطِیْفَةٍ لَهٗ وَلَهٗ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ ۔

۲۲۴۸: روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رہیں گے ماں باپ دجال کے تیس برس اس طرح کہ نہ ہوگا ان کو لڑکا پھر ہوگا ان کو ایک لڑکا کہ کانا کہ جس میں ضرر زیادہ ہوگا اور منفعت کم سوئیں گی آنکھیں اس کی اور نہ سوئے گا دِل اس کا پھر حال وحلیہ بیان کیا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے ماں باپ کا اور فرمایا باپ اس کا بہت دراز قد ہے دبلا پتلا یعنی بدن میں گوشت کم ہے ناک اس کی گویا مرغ کی چونچ ہے اور ماں اس کی ایک عورت ہے لمبی چوڑی دراز پستان اور مشکوٰۃ کے بعض نسخوں میں طویل الیدین ہے یعنی لمبے ہاتھوں والی کہا ابوبکرہ نے پھر سنا ہم نے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ میں سو گیا میں اور زبیر بن عوام یہاں تک کہ داخل ہوئے ہم دونوں اس کے ماں باپ پر بس ناگہاں وہ تو ویسے ہی تھے جیسی تعریف کی تھی رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کی پھر پوچھا ہم نے ان سے کہ تمہارے کوئی لڑکا ہے انہوں نے کہا تیس برس تک تو ہمارے کوئی لڑکا نہ ہوا اب ایک لڑکا ہوا ہے کانا جس میں ضرر زیادہ ہے منفعت کم۔ سوتی ہیں دونوں آنکھیں اس کی اور نہیں سوتا دِل اس کا کہا راوی نے پھر نکلے ہم ان کے پاس سے تو یکایک وہ پڑا ہوا تھا دھوپ میں ایک موٹی روئیں دار چادر میں اور وہ کچھ گنگناتا تھا سو اس نے اپنا سر کھولا اور پوچھا کہ کیا کہا تم نے ہم نے کہا کہ تو نے سن لیا جو ہم نے کہا اس نے کہا ہاں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا دِل میرا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال یہی مولود ہے اور تمیم داری کی روایت باطل صوت پکارتی ہے کہ وہ محبوس ہے جزائر میں پس جواب اس روایت کا بیہقی نے یوں دیا ہے کہ منفرد ہوا ہے اس کے ساتھ علی بن زید بن جدعان اور وہ قوی نہیں ہے پس یہ روایت قابل احتجاج نہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ ایک وجہ اس روایت کے ضعف کی یہ بھی ہے کہ اسلام ابوبکرہ کا طائف سے نزول کے وقت میں ہے جب محاصرہ ہوا اس کا ۸ھ میں اور صحیحین میں مروی ہے کہ جب مجتمع ہوئے اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نخلستان میں تو وہ محتلم تھا یعنی قریب البلوغ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ قد قارب الحلم۔ پس ابوبکرہ نے زمان مولد اس کا کہاں سے پایا حالانکہ وہ مدینہ میں ساکن نہیں ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دو برس پیشتر پس کیونکر زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے محتلم ہوگا پس جو کچھ صحیحین میں ہے وہ معتبر ہے انتہیٰ ما قال ساقط ابن حجر کذا فی انجح۔

۲۲۴۹۔۲۲۵۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ یَعْنِی الْیَوْمَ

۲۲۴۹۔۲۲۵۰: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نفس منفوسہ نہیں ہے یعنی آج کے دن کہ گزرے اس پر یعنی سو برس تک

تَاْتِی عَلَیْهَا مِائَةُ سَنَةٍ۔

سب ہلاک ہو جائیں گے۔

ف: اس باب میں ابی عمرو اور ابی سعید اور بریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۵۱: عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِی اٰخِرِ حَیَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ هٰذِهٖ عَلٰی رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَایَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِی مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِیْمَا یَتَحَدَّثُوْنَهٗ بِهٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ نَحْوَمِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَایَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ یُرِیْدُ بِذٰلِكَ اَنْ یَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ۔

۲۲۵۱: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی اپنے آخر حیات میں پھر جب سلام پھیرا کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا بھلا دیکھو تو تم اس رات کو اپنی کہ اس کے سو برس کے بعد کوئی باقی نہ رہے گا پشت زمین پر ان میں سے جو اس پر اب موجود ہیں کہا ابن عمرؓ نے پھر غلطی کی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرنے میں سو برس کی اور یہ جو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باقی نہ رہے گا زمین کی پیٹھ پر کوئی شخص مراد اس سے یہ تھی کہ تمام ہو جائیں گے اس قرن کے لوگ۔

مترجم: غرض یہ کہ لوگوں نے سمجھا کہ سو برس کے بعد قیامت ہوگی حالانکہ ان کی غلطی تھی حضرت ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ سو برس کے بعد اس قرن کے لوگ نہ رہیں گے بلکہ سب مر جائیں گے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّهْیِ عَنْ سَبِّ الرِّیَاحِ

باب: ہوا کو برا کہنے کی نہی میں

۲۲۵۲: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا الرِّیْحَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مَا تَکْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْهَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔

۲۲۵۲: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے برا مت کہو ہوا کو پھر جب دیکھو تم اس سے کچھ مکروہ تو کہو اللّٰهم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! ہم مانگتے ہیں بہتری اس ہوا کی اور جو بہتری کہ اس میں ہے اور بہتری اس چیز کی جس کی وہ مامور ہے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی سے اس ہوا کی اور جو برائی کہ اس میں ہے اور برائی اس چیز کی جس کا اسے حکم ہوا ہے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور عثمان بن العاص اور انس اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۵۳: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنَّ تَمِیْمَ الدَّارِیَّ حَدَّثَنِیْ بِحَدِیْثٍ

۲۲۵۳: روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ نبیؐ چڑھے منبر پر اور ہنسے اور فرمایا کہ تمیم داری نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث اور میں اس سے خوش ہوا پس آرزو کی میں نے کہ تم سے کہوں اور وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ فلسطین

فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِي جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَا شِرَةٌ شَعْرُهَا فَقَالُوْا مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا فَاَخْبِرِيْنَا قَالَتْ لَا اُخْبِرُكُمْ وَلَا اَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ اِئْتُوْا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفِقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفِقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِيْ بَيْنَ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ فِيْ كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ قَالَ فَنَزٰى نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ قُلْنَا فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ وَاِنَّهٗ يَدْخُلُ الْاَمْصَارَ كُلَّهَا اِلَّا طَيْبَةَ وَطَيْبَةُ الْمَدِيْنَةُ۔

کے سوار ہوئے کشتی میں دریائے شور میں پس وہ طوفان میں آ گئے یہاں تک کہ ڈال دیا انکو دریا نے ایک جزیرہ میں جزائر بحر سے پھر انہوں نے دیکھا ایک چلنے والی فربہی عورت کو لمبے لمبے تھے بال اسکے پھر لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا میں جساسہ ہوں اور جساسہ شاید اسے اسلئے کہا گیا ہے کہ وہ جاسوسی کرتی ہے اور لے جاتی ہے خبریں دجال کے پاس کہا انہوں نے پھر تو ہم کو خبر دے اس نے کہا نہ میں تم کو کچھ خبر دونگی اور نہ تم سے خبر پوچھوں گی لیکن تم آ ؤ کنارہ پر قریہ کے کہ وہاں ایک شخص ہے کہ تم کو خبر دیگا اور خبر تم سے پوچھے گا بھی پھر گئے ہم کنارہ پر قریہ کے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مرد ہے زنجیروں میں بندھا ہوا سو اس نے پوچھا خبر دو مجھے چشمہ زغر سے کہا ہم نے وہ بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے کہا اس نے خبر دو مجھ کو بحیرہ سے کہا ہم نے وہ بھرا چھلک رہا ہے کہا اس نے خبر دو مجھ کو بیسان کی کھجوروں سے جو کہ اُردن و فلسطین کے درمیان ہیں کہ وہ میوہ لاتی ہیں یا نہیں کہا ہم نے ہاں کہا خبر دو ہم کو نبی[1] سے کہ مبعوث ہوئے یا نہیں کہا ہم نے ہاں مبعوث ہوئے کہا خبر دو مجھ کو کہ لوگ انکی طرف کیسے آتے ہیں کہا ہم نے دوڑتے ہوئے کہا تمیم نے پھر جنبش کی اس نے بہت بڑی یہاں تک کہ قریب ہوا یعنی قید سے نکل جانے کے پھر پوچھا ہم نے کہ تو کون ہے؟ کہا اس نے کہ میں دجال ہوں اور وہ یعنی میں داخل ہونگا سب شہروں میں مگر طیبہ میں اور طیبہ سے مراد مدینہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے۔ **مترجم**: تمیم داری کی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اور ابو داؤد میں بھی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ملاقات کی ان سے دابہ اہلب نے یعنی ایک حیوان نے کہ بہت بال تھے اس کے بدن پر اور نہایت غلیظ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ ناگاہ ملی ان کو ایک عورت کہ کھینچتی تھی وہ بالوں اپنے کو اور جساسہ بفتح جیم اور تشدید سین اول مشتق ہے تجسس سے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ دابۃ الارض جو آخر زمانہ میں نکلے گا وہی ہے اور مروی ہے کہ جب پہنچی کشتی دجال کے پاس دیکھا اسے کہ ایک مرد ہے عظیم الجثۃ دونوں ہاتھ اس کے گردن میں بندھے ہوئے ہیں اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک زنجیر میں کسا ہے اور پوچھا اس نے چشمہ زغر سے زغر بضم زاء وغین معجمہ بروزن صرد ایک بلدہ معروف ہے جانب مشرقی میں دمشق کے اور اس میں ایک چشمہ آب ہے کہ اہل بلدا سے زراعت کرتے ہیں پھر پوچھا اس نے حال آنحضرت ﷺ کے نازل ہونے کا یثرب میں اور بہتر کہا عرب کے حق میں اطاعت رسول کو اور آخرت میں اس روایت کے ہے کہ کہا اس نے میں مسیح ہوں اور نزدیک ہے کہ اذن دیا جائے مجھے نکلنے کا اور باہر نکلوں میں اور سیر کروں زمین میں اور نہ چھوڑوں

[1] یعنی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم۔

میں کوئی قریہ کہ نہ اتروں وہاں چالیس شب میں سوا مکہ اور طیبہ کے اور میں چاہوں گا کہ داخل ہوں ان میں مگر انقاب پر ان کے ملائکہ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں ان کی پھر اشارہ کیا اور کونچا رسول اللہ ﷺ نے اپنی چوبدستی کو جو ہاتھ میں تھی تین بار اور فرمایا یہی ہے طیبہ پھر فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ رہو تم کہ میں نے بیان کر دیا تم سے حال اس کا کہا لوگوں نے ہاں پھر فرمایا وہ بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں نہیں بلکہ جانب مشرق میں ہے پھر اشارہ کیا آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے دست مبارک سے اور بعض طرق میں بیہقی کے وارد ہوا ہے کہ یہ بھی فرمایا آپ ﷺ نے وہ کہنہ سال ہے اور سند اس کی صحیح ہے اور بیہقی نے کہا اس میں تصریح ہے کہ دجال اکبر جو آخر زمانہ میں خروج کرے گا وہ غیر ابن صیاد ہے اور ابن صیاد دجالین کذابین میں سے ہے نہ دجال اکبر اور جن لوگوں نے اسے دجالِ اکبر کہا ہے گویا تمیم کے روایت ان کے گوش مبارک میں نہیں پہنچی ورنہ جمع دونوں روایت میں بہت دشوار ہے اس واسطے کیونکر ہو سکتی ہے یہ بات کہ اثنائی حیات میں نبی ﷺ کے وہ قریب الاحتلام ہو جیسا کہ حال میں ابن صیاد کے مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے اس نے ملاقات بھی کی ہو مدینہ میں پھر آپ ﷺ کے آخر حیات میں وہ شیخ کبیر السن مسجون ہو جزیرۂ عرب میں جزائر بحر سے اور موثوق بحدید ہو اور پھر لوگوں سے نبی ﷺ کا حال پوچھتا ہو کہ آیا ان کا ظہور ہوا یا نہیں پس اولیٰ یہی ہے کہ وہ غیر ابن صیاد ہوا الی آخر ما قال البیہقی۔ (نج)

۲۲۵۴: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ۔

۲۲۵۴: روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ؐ نے لائق نہیں مؤمن کو کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو پوچھا لوگوں نے کہ کیونکر ذلیل کرے اپنے نفس کو فرمایا ذلیل کرنا اپنے نفس کا یہ ہے کہ اپنے کو معرض بلا میں ڈال دے کہ جسکے اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ **ف**: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۲۵۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَصَرْتُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ۔

۲۲۵۵: روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مدد کر تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم پوچھا کسی نے یا رسول اللہ! مدد کی میں نے اس کے مظلوم ہونے کے وقت پھر کیونکر مدد کروں میں اس کے ظالم ہونے کے وقت فرمایا روک تو اس کو ظلم سے پس یہی اس کا مدد کرنا ہے۔

ف: اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۵۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ۔

۲۲۵۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے سکونت اختیار کی جنگل کی سخت خو اور بدخلق ہو گیا اس لیے کہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہ ہوا اور جس نے پیچھا کیا شکار کا غافل ہو گیا اور جو گیا دروازوں پر سلاطین کے فتنہ میں پڑا یعنی مداہنت میں گرفتار ہوا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ثوری کے اسناد سے۔

۲۲۵۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ

۲۲۵۷: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ؐ سے فرماتے تھے تم کو مدد دی جائیگی یعنی تمہارے دشمنوں پر اور تم کو ملنے والے ہیں یعنی اموالِ کثیرہ اور تمہارے لیے کھولے جائینگے یعنی حصون مستحصنہ و

وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

بلاد متعددہ پھر جو شخص پائے تم میں سے مال و امارت وغیرہ کو تو چاہیے کہ ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے برے کام سے اور جو جھوٹ باندھے گا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے گا دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں پیشینگوئی ہے امت مبارک کے لیے کہ تم کو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوں گی اور غنائم اور فئی میں اموالِ کثیرہ ہاتھ آئیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ میں زمین پر کوئی حاکم نہیں سوائے امت محمدیہ کے یا نصاریٰ کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب سے حکومت مسلوب ہے اور نصاریٰ بھی تھوڑے عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوئے ہیں ورنہ ایک مدت تک اس امت نے بلا شرکت غیر زمین پر حکومت کی اور ظہورِ مہدی کے وقت سے پھر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہے گی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے آمران بالمعروف و ناہیان عن المنکر بہت کم ہوئے اور تھوڑوں نے اس وصیت پر حضرت ﷺ کے عمل کیا اور جھوٹ باندھنا حضرت ﷺ پر احادیث موضوعہ بیان کرنا ہے یا اس پر عمل کرنا اور تحریض و ترغیب کرنا عوام کو۔

۲۲۵۸: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْأَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ۔

۲۲۵۸: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے کون شخص یاد رکھتا ہے حضرت ﷺ کے قول کو جو فتنہ کے باب میں ہے کہا حذیفہ نے پھر بیان کیا حذیفہ نے فتنہ مرد کا اس کے اہل و مال میں اور ولد و ہمسایہ میں کہ کفارہ ہو جاتے ہیں ان کے فتنوں کے نماز و روزہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کہا عمر نے میں اس کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا مثل دریا کے موج کے کہا حذیفہ نے اے امیر المؤمنین! تمہارے اور اس فتنہ عظیم الشان کے بیچ میں ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا پوچھا عمرؓ نے کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حذیفہ نے کہا کہ توڑا جائے گا۔ فرمایا عمرؓ نے پھر بند نہ ہوگا قیامت کے دن تک کہا ابو وائل نے حماد کی روایت میں کہا میں نے مسروق سے پوچھو حذیفہ سے کہ وہ دروازہ کون ہے؟ سو پوچھا انہوں نے اور کہا حذیفہؓ نے کہ وہ دروازہ حضرت عمرؓ کی ذاتِ مقدس ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ فتنہ مرد کا اس کے اہل و عیال و مال میں الخ یعنی آدمی گرفتار اور مبتلا ہے ان کے ادائے حقوق میں اور واقع ہوتی ہے اس میں تقصیریں اور مرتکب ہوتا ہے ان کے سبب سے منہیات کا اور محنت و تعب کھینچتا ہے ان کی پرورش میں قولہ جو موج مارے گا مثل دریا کے الخ مراد اس فتنہ سے محاربہ و مقاتلہ ہے کہ واقع ہوا درمیان امت کے اور رکھی گئی تلوار ان کے بیچ میں کہ نہ اٹھی قیامت تک اور پھیل گیا اس کا شر اور محنت سائر امت میں قولہ اے امیر المؤمنین تمہارے اور اس فتنہ کے بیچ میں ایک دروازہ ہے الخ۔ یعنی وجود یا وجود تمہارا جب تک درمیان ہے اس فتنہ عظیم الشان سے امن و امان ہے اور جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے وہ فتنہ اٹھے گا اور دنیا میں پھیل پڑے گا قولہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یہ پوچھا حضرت عمرؓ نے اس لیے کہ دروازہ جب کھولا جائے تو پھر بند ہو سکتا ہے اور اگر توڑ دیا جائے تو امید بند ہونے کی نہیں مراد اس سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے اور کسر باب سے طرف اپنے قتل کے اور گویا یہ پوچھا کہ میں اپنی موت سے مروں گا یا مقتول ہوں گا کہا حذیفہؓ نے آپ مقتول ہوں گے اور صحیحین کی روایت میں یہ بھی

ہے کہ حذیفہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ پہچانتے تھے اس دروازہ کو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ایسا پہچانتے تھے جیسا جانتے تھے کہ فردا سے پہلے رات ہے۔

۲۲۵۹: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اِسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ ۔

۲۲۵۹: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا نکلے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ اور ہم نو آدمی تھے پانچ اور چار اور ایک گنتی[1] والے اس میں سے عربی تھے اور دوسرے عجمی سو فرمایا آپ ﷺ نے آیا سنا تم نے کہ ہوں گے بعد میرے حاکم پھر جو داخل ہوا ان پر اور تصدیق کی ان کی جھوٹی باتوں کی اور اعانت کی ان کے ظلم میں پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آنے والا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل ہوا ان پر اور نہ اعانت کی ان کے ظلم پر اور نہ تصدیق کی ان کے جھوٹ کی پس وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ آنے والا ہے میرے حوض پر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مسعر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عاصم عدوی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے کہا ہارون نے اور روایت کی مجھ سے محمد نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم نخعی نہیں ہیں یعنی کوئی اور ابراہیم ہیں انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث مسعر کے مانند اور اس باب میں حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۲۲۶۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ ۔

۲۲۶۰: رویت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صابر اس وقت اپنے دین پر ایسا مصیبت میں ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمر بن شاکر سے روایت کی ہے کئی لوگوں نے اہل علم سے اور وہ شیخ بصری ہیں۔

۲۲۶۰ (ل) : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ

۲۲۶۰ (ل) : روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ کھڑے ہوئے چند آدمیوں کے پاس جو بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا کیا خبر نہ دوں میں تم کو تمہارے اچھوں کی بروں سے یعنی کون اچھا ہے کون برا ہے کہا راوی نے پس چپ ہو رہے سب لوگ پھر فرمایا نبیؐ نے اس بات کو تین بار تب عرض کی ایک مرد نے یا رسول اللہ! خبر دیجئے ہم کو کہ کون ہم میں نیک ہے کون بد ہے؟ فرمایا آپؐ نے نیک تم میں وہ ہے جس کی نیکی کی اُمید رکھی جائے اور اسکے شر سے لوگ بے خوف ہوں اور بد وہ ہے کہ جسکی نیکی کی امید نہ رکھی

[1] یعنی راوی کو شک ہے کہ چار عجمی تھے پانچ عربی یا اس کے برعکس ۔۱۲

شَرُّہٗ۔ جائے اور لوگ اسکے شر سے بےخوف نہ ہوں۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۶۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءَ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا۔

۲۲۶۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ چلے امت میری اکڑ اکڑ کر اور خدمت کریں ان کی بادشاہوں کی اولاد یعنی بادشاہانِ فارس وروم کی اولاد تب مسلط کر دیئے جائیں گے بدترین لوگ امت کے نیکوں پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسماعیل نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور نہیں معلوم ہوتی ہے ابی معاویہ کی حدیث کے لیے جو مروی ہے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے روایت کی ہے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کچھ اصل یعنی معتبر نہیں اور مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ کی ہے اور روایت کی مالک بن انسؒ نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں عبداللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے۔

۲۲۶۲: عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا ابْنَتَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ۔

۲۲۶۲: روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ بچایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی برکت سے جو سنی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسریٰ یعنی بادشاہ فارس کا فرمایا آپ ﷺ نے کسی کو خلیفہ کیا گیا لوگوں نے کہا اس کی بیٹی کو تب فرمایا نبی ﷺ نے کبھی مراد کو نہ پہنچے گی وہ قوم جس کے کام کی متولی ہو عورت کہا ابی بکرہ نے جب آئیں عائشہؓ بصرہ میں یاد کیا میں نے آنحضرت ﷺ کے اس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھ کو ان کی معیت سے اس قول کی برکت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: اس حدیث میں اشارہ ہے قصہ جمل کی طرف اور مختصر کیفیت اس کی یہ ہے کہ جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے اور حضرت علیؓ اپنے گھر سے نکلے اشتر نے اور چند لوگوں نے آپؓ سے بازار میں بیعت کی بعد اس کے آپ نے کسی کو طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا انہوں نے بھی آپ ﷺ سے بیعت کی اور پھر یہ دونوں بیعت علیؓ سے اور خذلان عثمان سے نادم ہو کر طالب قتل قاتلانِ عثمان ہوئے اور حضرت علیؓ منتظر تھے کہ لوگ اس کی فریاد کریں تو دریافت عمل میں آئے اس میں طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما دونوں نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی۔ آپ نے ان سے اقرار واثق لے کر اجازت دی اور یہ دونوں حضرت عائشہؓ سے متفق ہو کر حضرت عثمان کے قصاص کے طالب ہوئے اور یعلی بن امیہ کہ آدمی متمول تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے عامل تھا صنعاء پر وہ حج کے لیے آیا ہوا تھا اس نے ان کی تائید کی اس طرح پر کہ چار لاکھ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور حضرت عائشہؓ کے واسطے ایک اونٹ خریدا کہ اسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہوئے بصرہ کی طرف اور اترے ایک پانی پر ابن عامر کے اور وہاں آواز کرنے لگے کتے' پوچھا حضرت عائشہؓ نے کہ اس مقام کا کیا نام ہے حواب لوگوں نے کہا بروزن کوکب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور دمیری نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض حضرت عائشہؓ نے یہ سن کر فرمایا کہ یقین ہے کہ میں لوٹ جاؤں اور اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا حال ہو گا تم میں سے ایک بی بی کا جبکہ آواز کریں گے اس کے پاس کتے حواب کے روایت کیا اس کو احمد اور یعلی بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے پھر جب بصرہ میں داخل ہوئے آدمی بصرہ کے تعجب

کرنے لگے اور پوچھنے لگے ان سے وجہ آنے کی انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان کے قصاص لینے کو خشمناک ہوئے ہیں اور ابن الاحنف جو حضرت علیؓ کی طرف سے حاکم بصرہ تھے ان کو قید کرلیا اس طرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ نو اسی سوار سے نہضب فرما ہوئے اور امام حسن اور عمار کو کوفہ کی طرف بھیجا کہ وہاں سے مدد لائیں۔ امام حسن کوفہ میں داخل ہو کر منبر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پھر امام حسنؓ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین حضرت عائشہؓ کی دنیا اور آخرت میں لیکن خدائے تعالیٰ ہم کو آزماتا ہے کہ ہم اطاعت کرتے ہیں ان کی یا اطاعت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی اور فرمایا ہے حضرت علیؓ نے تم میری طرف نکلو اگر میں مظلوم ہوں تو میری مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھ سے انتقام لو اور طلحہ اور زبیر نے اوّل مجھ سے بیعت کی اور پھر نقض بیعت کیا حالانکہ میں نے نہیں لیا کسی مال کو اور نہیں بدلا کسی حکم کو پس آئے حضرت علیؓ کی طرف کوفہ سے بارہ ہزار آدمی جنگی پھر انہوں نے بعد ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حال پوچھا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کا۔ حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے بیعت کی میری مدینہ میں پھر خلع کیا مجھ سے بصرہ میں پھر دعوت کی ان کی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلانِ عثمانؓ کے دونوں لشکروں میں تھے۔ ڈرے اس امر سے کہ یہ دونوں لشکر اتفاق نہ کرلیں ہمارے قتل پر۔ پس لڑائی شروع کروادی انہوں نے اور حضرت علیؓ نے فرمایا اپنے ساتھیوں سے کہ اگر لڑو تم تو پیچھا نہ کرو بھاگنے والے کا اور حملہ نہ کرو زخمی پر اور نہ لو ان کے اموال سے کچھ مگر جو پاؤ مقتل میں باقی سب ان کے وارثوں کا ہے۔ پھر حضرت علیؓ نے حضرت زبیرؓ کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تم کو امان ہے جب وہ آئے آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تمہیں یاد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ لڑو گے تم علیؓ سے اور تم ظالم ہو گے۔ پھر مدد کی جائے گی علیؓ کی پس زبیرؓ نے کہا یاد دلائی تم نے مجھے وہ بات کہ میں بھول گیا تھا پس پھرے وہ لڑائی سے اور ان کے صاحبزادہ نے کہا نہیں آئے تھے تم لڑائی کو بلکہ آئے تھے صلح کو اب ایک غلام آزاد کر دو اور لوٹ جاؤ پس انہوں نے اپنا غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہوئے دونوں لشکروں سے جدا ہو گئے اور اصحاب امیر المؤمنین غالب آئے طلحہ پر اور تیرہ ہزار آدمی ہمراہیانِ طلحہؓ سے مقتول ہوئے حاکم نے ثور بن مجزاہ سے روایت کی ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوئے میں ان کے پاس گیا حالانکہ آخر رمق ان میں باقی تھا مجھ سے پوچھا کہ تم کس کے ہمراہیوں میں سے ہو؟ میں نے کہا امیر المؤمنین علیؓ کے انہوں نے اللہ اکبر صدق رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہوا کہ طلحہ جنت میں جائے بغیر اس کے کہ بیعت میری اس کے گلے میں ہو پھر جمع کیا حضرت علیؓ نے باقی لوگوں کو اور بیعت لی ان سے اور گئے عبداللہ بن یزید بن ورقاء خزاعی حضرت ام المؤمنین کے پاس اور کہا میں حاضر ہوا تھا آپ کے پاس جبکہ مقتول ہوئے تھے حضرت عثمانؓ اور پوچھا تھا آپ سے کہ میں کس کے ساتھ رہوں تو آپ نے وصیت فرمائی تھی حضرت علیؓ کی رفاقت کی پس ام المؤمنین چپ ہو گئیں پس کونچیں کاٹ دیں اونٹ کی اور بٹھا لیا اس کو اور ابوبکر ان کے بھائی اور ایک اور مرد اترے اور ہودج مبارک ان کا لا کر حضرت علیؓ کے روبرو رکھ دیا اور آپ نے باکرام تمام اور تعظیم تام مدینہ طیبہ میں ام المؤمنین کو روانہ فرمایا اور کسی طرح کی سرزنش اور توبیخ نہ کی اور جب زبیر دونوں لشکروں سے باہر گئے عمر بن جرموز ان کے پیچھے گیا اور ان کو قتل کیا پھر جب حضرت علیؓ کے پاس آن کر ظاہر کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہ دوزخ میں عدروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ سے میں نے عرض کیا کہ کیا سبب تھا آپ کے خروج کرنے کا حضرت علیؓ پر فرمایا کہ کیا سبب تھا جو تیری ماں کو جورو بنایا تیرے باپ نے انہوں نے عرض کی تقدیر الٰہی آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر الٰہی تھے ابوبکرہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے خروج کرے گی ایک قوم ہلاک ہونے والی کی نجات نہ پائے گی قائد ان کی ایک عورت ہو گی اور قائد جنتی ہے مراد اس سے حضرت ام المؤمنین اور پوچھا حضرت علیؓ سے اہل جمل کا فرمایا آپ نے نہ وہ کافر ہیں نہ منافق بلکہ ہمارے بھائی ہیں لیکن ہم پر بغاوت کی انہوں نے اخواننا بزوا علینا یہ تھا اصل قصہ جس کی طرف اشارہ ہوا ابی بکرہ کی روایت میں نقل کیا ہم نے اس کو حجج الکرامہ سے باختصارِ تلخیص۔

۲۲۶۳۔۲۲۶۴: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ اُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِ هِمْ وَخِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ لَكُمْ وَشِرَارُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ۔

۲۲۶۳۔۲۲۶۴: روایت ہے عمرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو تمہارے نیک حاکموں کی اور بد کی نیک حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دوست رکھتے ہو تم انکو اور دوست رکھتے ہو وہ تم کو اور دعائے خیر کرتے ہو تم انکے واسطے اور وہ تمہارے واسطے اور بد حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دشمن رکھتے ہو تم انکو اور وہ تم کو اور لعنت کرتے ہو تم ان پر اور لعنت کرتے ہیں وہ تم پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہیں حافظہ کی طرف سے۔

۲۲۶۵: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَانُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

۲۲۶۵: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ ہوں گے تم پر کچھ حاکم کہ اچھا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض افعال کے اور برا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض دوسرے فعلوں کے پھر جس نے کہ برا جانا انکے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جس نے برا جانا انکے سیات کو وہ بچا انکی آفتوں سے یا انکی شراکت کے گناہ سے لیکن جو راضی ہو گیا اور انکے ساتھ ہو گیا یعنی پس وہ ہلاک ہو گیا پھر پوچھا کسی نے یا رسول اللہ! کیا نہ لڑیں ہم ان سے فرمایا نہ لڑو ان سے جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۶۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ اُمَرَاءُ كُمْ خِيَارُكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءُ كُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَ كُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَاءِ كُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌلَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا۔

۲۲۶۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوں حاکم تمہارے نیک لوگ تم میں کے اور غنی تمہارے سخی تر تم میں کے اور کام تمہارے آپس کے شوریٰ سے تو زمین کی پیٹھ بہتر ہے تمہارے لیے اس کے پیٹ سے یعنی زندگی اولیٰ ہے موت سے اور جب ہو جائیں حاکم تمہارے بدتر لوگ تم میں کے اور امیر تمہارے بخیل تم میں کے اور کام تمہارے سپرد ہوں عورتوں کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے یعنی موت بہتر ہے زندگی سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر صالح مروی کی روایت سے اور صالح مری کی روایتوں میں ایسی غریب روایتیں ہیں کہ ان کو کسی اور نے روایت نہیں کیا اور وہ مرد صالح نیک ہیں۔

۲۲۶۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَبِهٖ نَجَا۔

۲۲۶۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو شخص چھوڑ دے دسواں حصہ اس چیز کا جس کا حکم کیا گیا ہے ہلاک ہو جائے پھر آئے گا ایک زمانہ کہ جو عمل کرے گا دسویں حصہ پر اس کے جس کا حکم ہوا ہے نجات پائے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سے کہ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے اس باب میں ابی ذر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

۲۲۶۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هٰهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ ۔

۲۲۶۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا اس طرف ہے زمین فتنوں کی اور اشارہ کیا مشرق کی طرف جہاں سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہاں سے نکلتا ہے سینگ آفتاب کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۶۹: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُوْدٌ فَلَا يَرُدُّهَا شَیْءٌ تُنْصَبُ بِاِيْلِيَآءَ ۔

۲۲۶۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکلیں گے خراسان سے سیاہ جھنڈے پس نہ دور کرے گی ان کو کوئی چیز یہاں تک کہ نصب ہوں گی بیت المقدس [1] میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ **مترجم**: چونکہ قیامت نہایت قریب ہے اور اشراط متوسطہ ساعت نے بدرجہ کمال رواج پایا ہے کہ کوئی قریہ اور مصر و بدو خالی نہیں جہاں اشراط مشتہر نہ ہو چکے ہوں اور مردانِ زماں سے فقیر و نمیر و صغیر و کبیر کوئی ایسا نہیں رہا جس میں یہ اثر نہ کر چکے ہوں لہٰذا کچھ تفصیل اشراط متوسطہ کی بغایت اختصار بیان کی جاتی ہے کہ اہل بصیرت کو عبرت ہو اور اہل اوراک کو خبرت منجملہ ان اشراط کے ہے (۱) کثرتِ عباد جہال کی اور (۲) قاریان فاسق کی اور (۳) فخر و مباہات لوگوں کا ساتھ مساجد کے اور (۴) فحش و تفحش و (۵) قطیعت رحم و (۶) حیانت (۷) امین ہونا خائن کا اور (۸) انتفاخ [2] اہلہ اور (۹) کثرتِ باراں اور قلت نبات اور (۱۰) کثرت قراء یعنی عباد و قلت فقہاء و (۱۱) کثرت امراء و قلت امناء اور (۱۲) باقی رہنا ان لوگوں کا جو مانند سلبوس جو کے ہیں یا تمر کے اور (۱۳) زہد کا رایت [3] ہو جانا اور (۱۴) ورع کا تفضع ہو جانا اور (۱۵) ہونا فرزند [4] کا غیظ اور (۱۶) باران کا قبض اور (۱۷) ہونا کاذب کا صادق اور صادق کا کاذب یعنی لوگ صادق کو کاذب جانیں و برعکس اور (۱۹) پیوند کریں اباعد و اجانب سے اور (۲۰) قطع کریں عزیز و اقارب سے اور (۲۱) سردار ہوں ہر قبیلہ کے منافق اور ہر (۲۲) بازار کے فاجر و فاسق اور (۲۳) مؤمن قبیلہ میں ذلیل ہو نقد سے اور (۲۴، ۲۵) تزئین محارب و تخریب قلوب اور (۲۶) مشغول ہونا مردوں کا مردوں سے اور (۲۷) عورتوں کا عورتوں سے اور (۲۸) آبادی ویرانہ اور (۲۹) ویرانی آبادی اور (۳۰) ظہور معارف و (۳۱) شراب خمور اور (۳۲) کثرتِ شرائط اور (۳۳) ہمازون (۳۴) غمازون اور (۳۵) لمازون اور (۳۶) کثرت اولاد زنا کی اور (۳۷) فشو تجارت اور (۳۸) فشو قلم یعنی کثرت کاتباں اور (۳۹) ظہور شہادت زور اور (۴۰) کتمانِ شہادت حق اور (۴۱) تحلیل شراب بہ تسمیہ بہ نبیذ و تحلیل (۴۲) ربا بہ تسمیہ بہ بیع و تحلیل (۴۳) سحت بہ تسمیہ بہ ہدیہ اور (۴۴) تجارت کرنا مالِ زکوٰۃ میں اور (۴۵) مالِ غنیمت کا دولت ہونا اور (۴۶) امانت کا غنیمت ہونا اور (۴۷) زکوٰۃ کا تاوان ہونا اور (۴۸) علم سیکھنے جانا غیر دین کے لیے اور (۴۹) اطاعت زوجات اور عقوق امہات اور (۵۰، ۵۱) نزدیک کرنا یار و رفیق کا اور (۵۲) دور کرنا پدر شفیق کا اور (۵۳) رفع اصوات مساجد میں اور (۵۴) اعزاز و اکرام یاروں کا اور (۵۵) توہین اور تذلیل ماں باپ کی اور (۵۶) کثرتِ کلام دنیا کی مساجد میں اور (۵۷) زعیم قوم ہونا اور اراذل کا اور (۵۸) سردار ہونا فاسق کا اور (۵۹) باہر پھرنا عورتوں کا ساتھ زینت اور زیور کے اور (۶۰) لعنت

---

[1] یہ رایات سود امام مہدی کے وقت نکلیں گے اور صاحب رایات ان کے مددگاروں میں ہوں گے جب وہ سنیں گے کہ امام نے مکہ میں ظہور کیا وہ لوگوں کو جمع کر کے شام میں آ کر حضرت سے مل جائیں گے۔

[2] یعنی پہلی رات کا چاند معلوم ہو کہ دوسری یا تیسری شب کا۔

[3] یعنی فقط زبانی جمع خرچ رہ جائے یا حکایتیں اس کی زبانوں پر ہوں۔

[4] یعنی فرزند فقط والدین کے غصہ دلانے کا سبب ہو اور کسی کام کا نہ ہو

کرنا آخرامت کا اول امت کو اور (۶۱) کثرت لبس طیلسان کے اور (۶۲) کثرت تاجراں اور (۶۳) کثرت مال اور (۶۴) تعظیم کیے جانا لوگوں کی بسبب مال کے اور (۶۵) امارت لڑکوں کی اور (۶۶) کثرت عورتوں کی اور (۶۷) جور بادشاہ کا اور (۶۸) کمی ملکیاں اور میزان کی اور (۶۹) متمثل ہونا شیطان کا بصورت آدمی اور آنا کلام کرنا اور پھر جب متفرق ہو جائیں گے لوگ کہیں ہم نے سنا ہے ایسے شخص سے کہ پہچانتے ہیں ہم اس کی صورت اور نہیں جانتے نام اس کا۔ رواہ مسلم۔ اور (۷۰) نکلنا ان شیاطین کا لوگوں پر جن کو بند کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریا میں اور پڑھنا ان کا قرآن کا لوگوں پر رواہ مسلم۔ اور (۷۱) تقارب زمان اور (۷۲) بہتر ہونا بچہ سگ کی پرورش کا اپنی اولاد کی پرورش سے (۷۳) اور توقیر نہ ہونا کبیر کی۔ (۷۴) اور رحم نہ کیے جانا صغیر پر اور (۷۵) اور زنا کرنا لوگوں کا شاہراہوں میں اور (۷۶) پہننا چمڑوں کا اور (۷۷) ہونا دلوں کا مانند گرگوں کے اور (۷۸) افضل ہونا ان لوگوں کا جو مداہن ہوں دین میں اخرجہ الحاکم والطبرانی عن ابی ذر اور (۷۹) ہونا فواحش کا کبار میں اور (۸۰) ملک کا صغار میں اور (۸۱) علم کا رذال میں اور (۸۲) مداہنت کا خیار میں (احمد) (۸۳) اور تنقیہ کرنا موت کا اخیار امت کو جیسے چنتا ہے ایک تم میں کا خیار رطب کو طبق سے اور (۸۴) تطاول مردم بنیان میں ماور (۸۵) تفاخر کرنا ننگے پیر برہنہ تن چرواہوں کا بنیاد و مکان میں اور (۸۶) تفویض امور بہ نااہل و بے شعور اور (۸۷) تدافع اہل مساجد کا امامت کے لیے یہاں تک کہ نہ پائیں کسی کو نماز پڑھائے ان کو اور (۸۸) لوٹنا اہل اسلام کا قبروں پر اور آرزو کرنا کہ کاش میں اندر ہوتا اور (۸۹) نہ ہونا دین کا سوا بلا کے اور (۹۰) قتال کرنا امت کا اپنے امام سے اور (۹۱) وارث دنیا ہونا بدوں کا اور (۹۲) قتل کرنا بھائی کا اور (۹۳) کثرت وعاظ کی منابر پر اور (۹۴) میلان علماء کا والیان ملک پر اور (۹۵) تحلیل محرمات کی ان کے لیے اور (۹۶) برعکس اور (۹۷) دینا فتووں کا موافق خواہش ان کی کے اور (۹۸) سیکھنا علم کا طلب دراہم و دنانیر کے لیے (۹۹) اور بنا لینا قرآن کو آلہ تجارت اور (۱۰۰) پڑھنا قرآن کا اجرت پر اور (۱۰۱) مقبوض ہونا علم کا اور (۱۰۲) کثرت سقارون [1] کی اور (۱۰۳) نکاح کرنا کمینہ عورتوں سے۔ بطمع مال اور ترک کرنا بنت عم کو اور (۱۰۴) قطع ارحام اور (۱۰۵) اخذ مال بوجہ ناجائز اور (۱۰۶) وفور قتل ناحق اور (۱۰۷) جریان شکایات مابین اہل قرابات اور (۱۰۸) گردش سائل کے اور نہ ہاتھ آنا کسی شئے کا رواہ ابن ابی شیبہ عن عبداللہ اور (۱۰۹) کتاب اللہ کا عار ہو جانا اور (۱۱۰) اسلام کا غریب ہو جانا اور (۱۱۱) ظہور عداوت مردم میں اور (۱۱۲) کم ہونا عمروں کا اور (۱۱۳) قلت اولاد کی اور ثمرات کی اور (۱۱۴) امین ہونا اہل تہمت کا اور (۱۱۵) متہم ہونا امین کا اور (۱۱۶) کثرت غرف اور مکانات کی اور (۱۱۷) غمگین ہونا زنانِ صاحبان اولاد کا یعنی بسب عقوق اولاد کے اور (۱۱۸) شاد ہونا زنان عقیمہ کا (۱۱۹) اور کثرت بغی اور (۱۲۰) حمیت اور (۱۲۱) بخل اور ہلاک اور (۱۲۲) صدق اور کثرت (۱۲۳) دروغ کی (۱۲۴، ۱۲۵) اتباع ہوا کا اور (۱۲۶) حکم کرنا گمان پر اور (۱۲۷) کثرتِ باران اور قلت بار اور (۱۲۸) گم ہونا علم کا اور (۱۲۹) زیادہ ہونا جہل کا اور جہر بالفحشاء اور قیام خطباء کا ساتھ کذب کے اور تسافد جماع مردم مانند بہائم اور پر شوارع عام کے چنانچہ حاکم نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ عورتوں سے دن کو جماع نہ کیا جائے راستوں کے بیچ میں اور انکار نہ کرے اس پر کوئی شخص افضل ان میں کا وہ ہوگا کہ کہے گا کاش کہ راہ سے ذرا الگ ہو جاتے پس یہ شخص ان میں ایسا ہوگا جیسے تم میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما۔ انتہی دیلمی نے حذیفہ سے روایت کی کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ تین چیز کمیاب نہ ہو جائیں اور درہم حلال کا اور علم مفید اور دوستی اللہ کے واسطے اور گراں و کم ہونا صدقات کا اور خراب ہونا عمرانات کا اور بازی کرنا مرد کا امانات سے یا دین سے جیسا کہ اونٹ بازی کرتا ہے شجر سے اور حیف ائمہ اور تصدیق نجوم اور تکذیب قدر کی اور از انجملہ یہ

---

[1] وہ لوگ ہیں کہ تحیت ان کی ملاقات کے وقت آپس میں لعنت کرنا ہے اشاعہ میں کہا ہے کہ یہ فلاحین نعالین سفلوں میں بہت ہے اور اس زمانہ میں تو شہرتاء میں بھی اس کثرت سے ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں بجائے سلام سب وشتم کرتے ہیں۔

ہے کہ نہ جائیں گے مردم جب تک کہ نہ کہیں کہ قرآن مخلوق ہے نہ خالق لیکن کلام خدا ہے کہ اسی سے ظاہر ہوا اور اسی کی طرف عود کرے گی رواہ اللالکائی والاصبہانی عن علی کرم اللہ وجہہ اور یہ امام احمد بن حنبل کے وقت واقع ہوا اور فتنہ عظیم اس امر پر برپا ہوا اور بہت لوگ مقتول و محبوس و مسجون ہوئے اور ازانجملہ یہ ہے کہ جمع ہوں گے بیس شخص یا ان سے زیادہ اور ایک ان میں ایسا نہ ہوگا کہ جو اللہ سے ڈرا ہو۔

اور ازانجملہ یہ ہے کہ گزرے گا مرد مسجد میں اور ادا نہ کریگا وہاں دو رکعت اور جماع کرنا بی بی یا لونڈی سے اسکے دبر میں اور مشورہ کرنا لونڈیوں سے اور حکومت عورتوں کی اور امارت نادانوں کی اور منحصر ہونا سلام کا موقت پر اور راستہ ٹھہرانا مسجدوں کو اور سجدہ نہ ہونا ان میں خالص اللہ کے واسطے اور بھیجنا لڑکوں کا بڈھوں کو بطور قاصد کے درمیان دونوں افق کے اور پھرنا سوداگر کا دونوں افق میں اور نہ پانا فائدہ کا اور قائم ہونا خیار عراق کا شام میں اور شرار شام کا عراق میں اور سلامتی نہ ہونا دین کی مگر اس میں کہ بھاگے آدمی شاہق بشاہق اور سوراخ بسوراخ مانند روباہ کے کہ اپنے بچوں کو لے بھاگتی ہے اور ہو ہلاک مردم کا ماں باپ کے ہاتھ سے اگر اسکے ماں باپ ہوں ورنہ بیوی کے ہاتھ سے ورنہ عزیز و اقارب اور جار کے ہاتھ سے اور عار دیں اسکو یہ لوگ تنگی معاش پر اور تکلیف دیں مالایطاق کی یہاں تک کہ جان اپنی ہلاکت میں ڈالے۔

ازانجملہ چھپتے پھرنا مؤمن کا جیسے پھرتے تھے زمان سابق میں منافق رواہ ابن السنی۔ ازانجملہ یہ کہ آئے گا آدموں پر ایک زمانہ کہ ہوگی ہمت ان کی شکم پروری اور خواہش ان کی متاع دنیا اور قبلہ ان کا عورتیں اور دین ان کا درہم و دینار اور وہ بدترین خلق ہیں نہیں بہرہ ان کا اللہ سے رواہ السلمی عن علیؓ اور ازانجملہ یہ کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ قتل کئے جائیں گے علماء جیسے قتل کیے جاتے ہیں کتے سو کاش کہ علماء اس وقت تحامق کریں رواہ الدیلمی وابن عساکر عن علیؓ اور آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ علماء کو موت عزیز ہوگی زرسرخ سے زیادہ۔ (رواہ ابو ہریرہؓ عن نعیم عن ابی ہریرہ) اور بغداد ے رات اور دن یہاں تک کہ پرانا ہو جائے گا لوگوں کے سینوں میں جیسا کہ پرانا ہو جاتا ہے کپڑا اور ماسوای قرآن عجب ہوگا ان کی طرف اور بالکل طمع ہوگی ان کے دلوں میں کہ نہ ملے گا اس سے خوف اگرچہ حقوق الٰہیہ میں کمی کرتے ہوں اور منتہای نفس ان کا آرزوئیں ہوں اگرچہ متجاوز ہو جائیں وہ منہیات الٰہی تک اور کہیں گے کہ امید رکھتے ہیں ہم اللہ سے کہ درگزر کرے گا وہ ہم کو پہنیں گے پوست گوسفندوں کے گرگوں کے دلوں پر افضل ان کا وہ ہوگا کہ مداہن ہو نہ امر معروف کرے اور نہ نہی عن المنکر رواہ ابو نعیم عن معقل بن یسار اور آئے گا لوگوں پر ایک وقت کہ پیروی نہ کیا جائے گا علیم اور شرم نہ کیا جائے گا حلیم اور توقیر نہ ہو کبیر کی اور رحم نہ ہو صغیر پر ماریں بعض ان کے بعض کو دل ان کے عجمی اور زبان عربی نہ پہچانیں معروف کو اور نہ انکار کریں منکر کا صالحین ان کے پوشیدہ ہیں وہ بدترین خلق خدا ہیں نظر نہ کرے گا خداوند تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن رواہ الدیلمی عن علیؓ اور جب کہ مزخرف کرو تم مسجدوں کو اور محلی کرو مصحفوں کو ہلاکی ہے تمہاری رواہ الحکیم عن ابی الدرداء اور نماز پڑھیں گے پچاس آدمی اور قبول نہ ہوگی کسی کی ایک بھی نماز رواہ ابو الشیخ عن ابن مسعود اور قیامت قائم نہ ہو جب تک کہ تقسیم نہ ہو میراث اور خوشی نہ ہو ساتھ غنیمت کے۔ (رواہ مسلم)

اور تقارب [1] اسواق اور افشای غیبت اور ظہور اہل منکر اور سوء جواز اور تعطیل سیف جہاد ہے اور اختیار دینا بعوض دین اور سوء خلق و موت بدارنا گہاں ہونا عورتوں کا کاسیات عاریات کا سر اُن کے مانند کوہان شتر بختی کے ہیں لعنت کرو ان کو کہ وہ ملعونات ہیں اخرجہ احمد اور نکلیں گے اس امت میں وہ کہ ان کے ساتھ تازیانہ ہیں مانند دم گاؤ [2] کے صبح کرتے ہیں وہ خدا کے سخط میں اور شام کرتے ہیں اس کے غضب میں اخرجہ احمد اور باقی نہ رہنا اسلام سے سوا نام کے اور قرآن کے سوا نقش کے اور تحلیہ مصحف بزر اور فربہی ذکور امت اور خطبہ پڑنا لڑکوں کا تیروں پر اور کثرت صفوف [3] کی دلہائے متباغضہ اور السنہ مختلفہ اور ہوا ہائے متکاثرہ کے ساتھ حذیفہ بن

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ ایک دوسرے سے شکایت کریں گے قلت نفع کی۔ ۱۲

[2] مراد اس سے چوبدار ہیں کہ امراء اور حکام اور ملوک وقضات ونواب کے دروازوں پر مقرر ہیں کہ فریادیوں اور مظلوموں کو ہانکتے ہیں اور کسی کو ان کے پاس جانے نہیں دیتے کہ اپنا عرض حال کرے۔ ۱۲

حاشیہ اگلے صفحہ پر۔ =

الیمان سے مروی ہے کہ اقتراب ساعت سے ہیں بہتر خصلتیں جب دیکھو تم لوگوں کو کہ مارتے ہیں نماز کو ضائع کرتے ہیں امانت کو کھانے میں ربوا اور کہتے ہیں دروغ کو سبک جانتے ہیں خونریزی کو مشغول ہیں ساتھ بنا تعمیر کے بیچتے ہیں دین کے ساتھ دنیا کے اور قطع کرتے ہیں رحم کو اور ہوا حکم ضعف اور کذب صدق اور حریر لباس اور ظاہر ہوا جور اور بہت ہوئی طلاق اور بہت ہوا قذف اور بہت ہوئے لئام اور کم ہوئے کرام اور امیر ہوئے فاجر اور وزیر کاذب اور عرفاء ظلمہ اور قراء فسقہ اور ظاہر ہوئے اشرفی اور مطلوب ہوئے بیضاء روپیہ اور دراز ہوئیں منابر اور خراب ہوئیں قلوب اور مشرب سو شراب اور معطل ہوں حدود اور جنئے لونڈی اپنے مالک کو اور پیادہ پا برہنہ تن سلطان ہوں اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت میں اور تشبہ کریں مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے اور قسمیں کھائیں غیر خدا کی اور گواہی دیں بدون طلب اور نفقہ کریں برائے غیر خدا اور طلب کی جائے دنیا عمل آخرت سے اور لے جائیں مغنیات اور معارف اور ظلم پر فخر کریں اور حکم ❶ بیچا جائے، قرآن کو مزامیر ٹھہرائیں پس انتظار کرو بادِ سرخ اور مسخ وقذف کا الحدیث وفیہ آیاتِ کثیرة حذفتھا لتکرار اخرجہ ابو نعیم فی الحلیة اور اظہار علم اور تضیع عمل اور دوستی بزبان اور دشمنی بدل رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم اور حضرت علیؓ سے مروی ہے علامات اقتراب ساعت میں (١٢٦) استحلال کبائر کا ور (١٢٧) اکل ربوا اور (١٢٨) اکل رشا اور (١٢٩) تشیید بنیان اور تہاوان (١٣٠) بطلاق و (١٣١) استحلال معازف و (١٣٢) نقص شہور (١٣٣) ونقض مواثیق اور (١٣٤) صعود جہاں کا منابر پر اور (١٣٥) پہننا مردوں کا ٹوپیوں کو یعنی بغیر عمامہ کے اور (١٣٦) تضییق طرقات اور (١٣٧) رکون علماء بسوی ولاۃ اور (١٣٨) لعب ساتھ میسر کے اور (١٣٩) بجانا طبل وساز مزامیر کا اور اختلاف اہواء کا اور سواء اس کے اور بہت علامات ہیں کہ اگر جمع کیے جائیں ایک بحر طویل درکار ہو عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خبیر کو اس قدر وافی غرض بہر حال ظہورِ منکرات ورواج سیئات ونشر بدعات اور فشو سیئات اور احداث محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے اور بہت کم لوگ ہیں جو ان امراض سے آگاہ ہوں اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان سے نفور ہوں اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان امراض سے دور ہوں غرض صلحاء اقل قلیل ہیں اور نظر خلائق میں اذل ذلیل ہم لوگ انہی فتنوں کے ذیل میں بازارِ دنیا میں آئے ہیں دیکھئے آگے اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے حتیٰ المقدر بندوں کو خوفِ خدا ضرور ہے اور عزلت عن الخلق موجب فروح وسرور دیکھئے وخالق کون ومکان پردہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استمالت کب فرماتا ہے اور بظہورِ مہدی مقدس اور بہ نزول عیسیٰ علیہ السلام غربت اسلام کا علاج کب کرتا ہے۔ اللھم اجعلنا من رفقاء المھدی و اجعلنا من خدم العیسٰی اللھم احینا معھم و امتنامعھم و احشرنا فی الآخرة معھم و ادخلنا فی الجنة معھم امین یا رب الغلمین و یا مجیب دعوة المفطرین و الصلوة و السلام علی خیر الخلائق محمد و اله و اصحابه اجمعین۔

......= حاشیہ برصفحہ گزشتہ

❸ مراد اس سے صفوں کا تمام نہ کرنا ہے اور قبل اتمام صفوف مقدمہ صف نماز کا قائم کرتا ہے۔ ١٢

❶ مسئلہ نہ بتائیں جب تک کہ کچھ روپیہ نہ لے لیں یا حاکم فیصلہ نہ کرے جب تک کہ رشوت نہ لے۔ ١٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الرُّؤْيَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں خوابوں کے بیان میں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مترجم: رؤیا اصل میں مصدر ہے بمعنی رؤیت کے مگر مستعمل ہو گیا ہے اس چیز کے لیے کہ دیکھی جائے خواب میں صورتوں سے قاموس میں ہے الرؤیا ما رایته فی منامك یعنی رویا وہ ہے جو کہ دیکھے تو خواب میں اور رؤیا مقصور و مہموز ہے اور کبھی ہمزہ کو واو سے بدل کر دیتے ہیں تخفیف کے لیے اور رؤیا میں اختلاف ہے عقلاء کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے پس جو کوئی مرئی ہوتا ہے وہ کیا ہے اکثر متکلمین اشاعرہ سے اور معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ وہ خیالِ باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ دیکھنے کے شرائط ہیں مثلاً مقابلہ رائی اور مرئی میں اور خروج شعاع باصرہ سے اور توسط ہوای شفاف کا مانند اس کی اور یہ سب مفقود ہیں منام میں پس سوائے خیالاتِ فاسدہ اور اوہامِ باطلہ کے اور کچھ نہیں اور اشاعرہ کہتے ہیں چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہیں ہوئی عادتِ الٰہی ساتھ خلق ادارک کے نائم ہیں پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک نہیں ہے بلکہ خیالِ باطل اور وہم باطل ہے اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے ان کے نزدیک اتنا ہے کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادارک اور یہ مراد نہیں کہ رؤیا صحیح نہیں یا اعتبار اس کا کچھ نہیں۔

اِس لیے کہ صحت پر رؤیا صالحہ کے اور حقیقت پر اس کے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتے ہیں کہ رؤیا حقیقت ادارک نہیں ہے لیکن باوجود اس کے ثبوت رکھتا ہے اور اس کی تعبیر ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ لفظ باطل رؤیا کی حق میں نہ کہیں بلکہ بجائے اس کے محض یا صرف کا استعمال کریں تو اولیٰ ہے اور ابواسحٰق اسفرائی نے کہا ہے کہ رؤیا ادراک ہے حقیقتاً بے شبہ اس لیے کہ کچھ فرق نہیں اس چیز میں جو پاتا ہے نائم نوم میں اور مستیقظ یقظہ میں ادراکات سے پس تشکیک ادراک نائم میں مستلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستیقظ میں اور یہ مستلزم ہے انکار بدیہی کو اور استاد مذکور بھی قائل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر کہتا ہے کہ نوم قائم ہے بعض اجزائے انسان سے اور ادراک قائم ہے بعض دوسرے کے ساتھ اس کے اجزاء سے اس لیے اجتماع ضدین مقام واحد میں لازم نہ آیا۔ کذا فی المواقف وشرحہ اور طیبی نے کہا ہے حقیقت رؤیا کی پیدا کرنا ہے حق تعالیٰ کا دِل نائم میں علوم وادراکات کو جیسا کہ پیدا کرتا ہے اس کا دل یقظان میں اور وہ تعالیٰ خالق ہے علوم و ادراکات کا نہ یقظہ موجب اس کا نہ نوم مانع اس کا خلق ان ادراکات کا نائم میں علامات اس کی دوسرے امور ہیں کہ عارض ہوتے ہیں ثانی الحال میں جیسے کہ تعبیر اس کی ہے اور خواب مانند ابر کے ہے کہ دلیل ہے باران کی اور اس قول کی رو سے رؤیا حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک میں ضدیت نہیں اور فقیر یعنی مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب وسنت سے قریب تر معلوم ہوتا ہے۔ شرح مشکوٰۃ

۱۴۴۴: بَابُ اَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

باب: اِس بیان میں کہ خواب مؤمن کا چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا

۲۲۷۰۔ ۲۲۷۱: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ. وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَامِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهٗ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ۔

۲۲۷۰۔ ۲۲۷۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب قریب ہو جائے زمانہ نہ ہوں گا خواب مؤمن کا جھوٹا اور سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے یعنی جو صادق ہے اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہے ایک خواب نیک کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور دوسرا وہ خواب حدیث نفس ہے مرد کی یعنی خیالات ہیں کہ متصور ہوتے ہیں پھر جب دیکھے کوئی خواب میں وہ چیز کہ مکروہ رکھے تو کھڑا ہو جائے اور تھوکے اور نہ بیان کرے لوگوں سے اور فرمایا دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو دیکھنا خواب میں اور مکروہ جانتا ہوں طوق کو دیکھنا یعنی گلے میں اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۷۲: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

۲۲۷۲: عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی رزین عقیلی اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمر اور عوف بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔ **مترجم**: قولہ جب قریب ہو جائے زمانہ اس میں تین قول میں بعضوں نے کہا مراد قرب ساعت ہے کہ جب قیامت قریب ہو گی خواب صحیح بہت کثرت سے ہوں گی اور یہ پہلا قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اقتراب زبان سے برابر ہونا دن اور رات کا ہے چنانچہ معبرین کا قول ہے: اصدق الا زمان للعبارة وقت انفتاق الانوار و ادراك الثمار وحينئذٍ يستوى الليل والنهار۔ تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے زمانہ کا چھوٹا ہونا ہے قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کے اور ماہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور دن برابر ایک گھڑی کے۔ قولہ اور سچا خواب اس کا جس کی بات سچی الخ یعنی جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچے کذب سے اور حاصل کرے عقائد صحیحہ اور اعتقادات صادقہ اور صدق احوال وافعال واقوال کا اس کا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہے اور بشارات غیبیہ سے اس کی تائید ہوتی جاتی ہے اور بڑے بڑے عدم علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رؤیا اسے تعلیم ہوتے ہیں اور لقاء انبیاء وصلحاء اور فیوض ارواح شہداء اور طرح طرح کے نعماء غیبیہ اور الاء لاریبیہ سے حاصل ہوتے ہیں کہ ابنائے زمان اس کے سننے سے متحیر اور اخوان دوران اس کے استماع سے ششدر ہوں۔ قولہ اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے اس میں روایات مختلف ہیں چنانچہ مسلم کی روایت میں پینتالیسویں حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت میں جزء من سبعين جزءًا من النبوة مذکور ہے اربعین جزءًا بھی وارد ہوا ہے اور تسعة و اربعین بھی اور حضرت عباسؓ سے ایک روایت میں خمسین بھی آیا ہے اور ابن عمرؓ کی روایت میں ستة وعشرین اور عبادہ کی روایت میں اربعة و اربعین قاضی عیاض سے مروی کہ طبریؒ نے کہا کہ یہ اختلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کہ مؤمن صالح کا رؤیا چھیالیسواں جزء ہے اور

مؤمن فاسق کا ستر اجزاء کا ایک جزء ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس کی تعبیر جلی ہو وہ چھیالیسواں جزء ہے۔ خطابی نے کہا ہے کہ بعضے علماء نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول اللہ ﷺ پر تئیس برس ہیں دس برس مدینہ میں اور تیرہ برس مکہ میں اور اس سے قبل چھ مہینے خواب صالح میں آپ ﷺ کو وحی ہوتی تھی اور چھ مہینے چھیالیسواں حصہ ہیں تئیس برس کا پس اس حدیث میں اشارہ اس کی طرف ہے اور بعضوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رؤیا صالح کی نقل سے ثابت نہیں اور بصورتِ ثبوت بھی بعد اس کے بہت سے خواب آنحضرت ﷺ نے دیکھے ہیں پھر ان خوابوں کی مدت اگر ملائی جائے تو چھ مہینے سے زیادہ ہوں گے اور نسبت متغیر ہو جائے گی مگر مازری نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اس لیے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بارہ سال ملک ہوئے ہیں وہ وحی میں داخل ہیں اور بعضوں نے کہا چونکہ خواب میں اکثر اخبار بالغیب بھی ہوتا ہے اس لیے آپ نے اسے جزو نبوت فرمایا ہے خطابی نے کہا یہ حدیث موکد ہے امر رؤیا کی اور محقق ہے اس کی منزلت کی اور کہا جز نبوت ہونا رؤیا کے حق میں ہے یعنی انہیں کے خواب جزو نبوت ہیں نہ ان کے غیر کے اس لیے کہ انبیاء پر وحی بھیجی جاتی ہے خواب میں جیسا کہ جاگنے میں اور خطابی نے کہا بعض علماء کا قول ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ رؤیا آتے ہیں موافقت پر نبوت کے اس لیے کہ وہ ایک جزو باقی ہے نبوت کا یعنی قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح تر ہے اور مؤید ہے اس کی بہت حدیثیں یعنی تخصیص رؤیا انبیاء کی جز نبوت ہونے میں خوب نہیں، واللہ اعلم۔ (نووی)

قولہ جب دیکھے خواب میں کوئی چیز مکروہ الخ۔ نوویؒ نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب روایتوں کو یعنی جب کچھ مکروہ دیکھے تو تھوکے بائیں طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شرہا پڑھتا جائے اور کروٹ بدل لے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھ لے پھر جس نے ایسا کیا اس نے سب روایتوں پر عمل کیا جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں اور اگر اقتصار کیا بعض پر تو بھی دفع ضرر کو کافی ہے جیسا کہ مصرح ہے حدیثوں میں انتہی۔ قولہ اور نہ بیان کرے لوگوں سے اس لیے کہ شاید اگر تعبیر دی اس کی کسی دشمن نے خواب تو واقع ہوگی اس لیے کہ کہا گیا ہے کہ رؤیا بمنزلہ طائر کے ہے جب تعبیر دی گئی اس کی اتر آیا اور اگر تعبیر نہ دی گئی اڑ گیا۔ قولہ دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو الخ۔ اس لیے کہ زنجیریں پیروں میں ہوتی ہیں اور اشارہ ہے اس میں معاصی اور شرور اور انواع باطل سے باز رہنے کا اور طوق کا محل گردن ہے اور وہ زیور ہے اہل نار کا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اور فرمایا: اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اور اہل تعبیر نے اس میں ایک تفصیل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیکھے کوئی شخص زنجیرا پنے میں اور وہ مسجد میں ہے یا کسی مشہد خیر میں یا کسی اور اچھی حالت میں پس وہ دلیل ہے اثبات کی اس کی حالت مذکورہ پر اور اسی طرح اگر دیکھے اسے صاحب ولایت تو وہ دلیل ہے اس کے اثبات ولایت پر اور اگر دیکھے مریض ومسجون ومسافر ومکروب وغیرہ تو دلیل ہے اس کے ثبات پر ان حالتوں میں اور کہا ہے کہ اگر ملحق ہو جائے اس کے ساتھ کوئی اور مکروہ بھی مثلاً زنجیر کے ساتھ طوق بھی دیکھا تو تعبیر ہے زیارۃ مکروہ کی اس لیے کہ وہ صفت ہے معذبین کی اور طوق اگر گردن میں ہے مذموم ہے اور اگر ہاتھ میں ہے تعبیر اس کی کف عن الشر ہے اور کبھی دلالت اس کے بخل پر بھی ہے اور کبھی منع پر ان فعلوں کے جس کی نیت کی ہے۔ (نووی) فقیر کہتا ہے دونوں ہاتھوں کو اپنے مغلول دیکھنا گردن میں اشارہ ہے بخل کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ ...... اشارہ ہے مواخذہ الٰہی کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ۔

۱۴۴۵: بَابُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

باب: ذہاب نبوت اور بقائے مبشرات کے بیان میں

۲۲۷۲ (ا): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۲۲۷۲ (ا): روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ ۔

کہ رسالت اور نبوت تمام ہوگئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی۔ کہا راوی نے پس گراں ہوئی لوگوں پر یہ بات تب فرمایا آپ ﷺ نے لیکن مبشرات باقی ہیں عرض کی لوگوں نے یا رسول اللہ! مبشرات کیا چیز ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے خواب مسلمان کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکڑوں سے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہ، حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی مختار بن فلفل کی روایت سے۔

۲۲۷۳ :عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ [يونس : ٦٤] فَقَالَ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرَكَ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرَكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْتُرٰى لَهٗ ۔

۲۲۷۳ : روایت ہے عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل مصر کے کہا اس مرد نے پوچھا میں نے ابو الدرداء سے معنی اس قول اللہ تعالیٰ عزوجل کے لَهُمُ الْبُشْرٰى ...... سو فرمایا ابو الدرداء نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچھ رکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے جب سے اتری یہ آیت سوا تیرے مراد بشریٰ سے اس آیت میں خواب نیک ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا فرمایا دکھایا جاتا ہے اس کو یعنی من جانب اللہ۔

ف: اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ **مترجم**: بشریٰ قرآن عظیم الشان میں پندرہ جگہ آیا ہے اور منجملہ اس کے یہ آیت ہے کہ گیارہویں سپارے کے بارہویں رکوع میں واقع ہے۔ لهم البشرى في الحيٰوة الدنيا في الاخرة اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشریٰ میں کہ مراد اس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی ہے جو اوپر گزرا اور عبادہ بن صامت سے بھی یہی مروی ہے یعنی وہ خواب صالح ہے اور ابو ہریرہؓ سے بھی ایک روایت میں آیا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے ثناء حسن ہے دنیا میں اور جنت ہے آخرت میں چنانچہ ابوذرؓ سے منقول ہے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آدمی عمل کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور لوگ دوست رکھتے ہیں اس کو فرمایا آپ نے تلك عاجل بشرى المؤمنين۔ یعنی یہ دنیا میں بشریٰ ہے مؤمن کا اور زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ مراد اس سے نزولِ ملائکہ ہے ساتھ بشارت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کے قریب۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تتنزل عليهم الملئكة ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون۔ اور عطا نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ بشریٰ دنیوی سے مراد ہے آنا فرشتوں کا قریب قریب موت کے بشارت کے ساتھ اور آخرت میں بعد خروج نفس مؤمن کے کہ لے چڑھتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور بشارت دیتے ہیں اسے رضوانِ الٰہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور چوتھا حسن بصری سے منقول ہے کہ مراد اس سے وہ بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کے لیے اپنی کتاب کریم میں فرمائی ہیں ثوابِ عظیم سے اور انواعِ نعیم سے جیسا ان آیتوں میں و بشر الذين امنوا و عملوا الصالحات و بشر المومنين وابشروا بالجنة الى غيرها من الايات۔ (بغوی) فقیر کہتا ہے۔ قولین اولین مؤید بالحدیث ہیں پس وہی اولیٰ ہیں قبول کے لیے اگر چہ قولین آخرین میں بھی استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے۔

۲۲۷۴ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ۔

۲۲۷۴: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچی وہ خواب ہیں جو سحر کے وقت دیکھے جائیں۔

ف: سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزولِ برکات کا اور قبولِ ادعیات اور ہوتا ہے اس وقت باری تعالیٰ شانہ آسمانِ اوّل پر اور رجوع ہے تمام عالم قدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کی طرف اور نورانی ہوتے ہیں اس وقت دِل اور نکلتی ہیں اس وقت دعائیں صالحین کی اور مشغول بعبادت ہوتے ہیں اس وقت مخلصین بے ریا صاحبانِ اخلاص بندگانِ باوفا پس ایسی تاثیر ہے اس وقت میں کہ اثر کر جاتی ہے نائمین میں یعنی وہ صداقت ہے خوابوں کی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اس وقت میں بیداروں کو وہ کب تحریر میں آ سکتا ہے۔

۲۲۷۵ : عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا قَالَ ھِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاھَا الْمُؤْمِنُ اَوْتُرٰی لَہٗ۔

۲۲۷۵: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ پوچھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد آیہ لَھُمُ الْبُشْرٰی کی فرمایا آپؐ نے وہ خواب صالح ہیں کہ دیکھتا ہے اسے مؤمن یا دکھایا جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ف: حرب نے اپنی روایت میں حدثنا یحیٰی کہا یعنی بجائے عن یحیٰی کے۔

۱۴۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ

باب: رؤیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں

۲۲۷۶ : عَنْ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

۲۲۷۶: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو دیکھا خواب میں سو بے شک مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت کے ساتھ۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم اور ابی مالک اشجعی سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ابی بکرہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: الفاظ اس حدیث کے کئی طرح مروی ہیں چنانچہ ایک روایت میں: من رانی فی المنام فقد رانی اور ایک روایت میں لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی اور من رانی فقد رای الحق اور من رائی فی المنام فبیر انی فی الیقظۃ او کانما رانی فی الیقظۃ۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ فقد رانی سے کیا مراد ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا اور وہ خواب اس کا اضغاث احلال سے نہیں اور نہ تشبیہات شیطانیہ سے اور مؤید ہے اس معنی کی روایت فقد رای الحق کہ مراد اس سے رؤیت صحیحہ ہے اور کبھی دیکھتا ہے دیکھنے والا ان کی صفت کے خلاف اور حلیہ مبارک کے مخالف اور اس میں کچھ اشکال نہیں اس لیے کہ ذاتِ مقدس ان کی مرئی ہے اور صفاتِ متخیلہ غیر مرئی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض صور متخیلہ کو گمان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے حالانکہ اس نے دیکھا نہیں ہوتا اور اسی طرح کچھ اشکال نہیں اس میں کہ وقت واحد میں دیکھا دو شخصوں نے اپنی جگہوں میں اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں اس لیے کہ خواب فقط ادراک ہے اور شرط نہیں اس میں تصدیق ابصار کی اور نہ قرب مسافت کا اور نہ مدفون ہونا مرئی کا زمین میں اور نہ ظہر زمین پر ہونا فقط کافی ہے ادراک صحیح واقعی کے لیے وجود جسم مبارک کا اور موجود ہونا جسم مبارک کا اور فنا سے محفوظ ہونا اس کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اگر دیکھا کسی نے کہ آپ نے حکم کیا کسی کے قتل کا کہ حرام ہے اس کا قتل پس دیکھنا اس کا ذاتِ مقدس کو صحیح ہے اور وہ فرمان تخیل اس کا ہے اور قصور ہے رائی کا نہ مرئی کا اور قاضی نے کہا احتمال ہے کہ فقد رانی اور فقد رای الحق سے یہ مراد ہو کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت میں

یعنی جب کہ دیکھا آپ کو اس صفت پر جو معروف تھی آپ کی حیوۃ مبارک میں پھر اگر اس کے خلاف دیکھا تو رؤیا تاویل ہوا نہ رؤیا حقیقی مگر یہ قول قاضی کا ضعیف ہے صحیح یہی ہے کہ رؤیت آپ کی بہر حال حقیقی ہے خواہ صفت معروفہ پر دیکھیں یا اور طرح پر جیسا کہ ذکر کیا مازری نے کہا قاضی نے کہ قول ہے بعض علماء کا کہ خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فضیلت سے کہ رؤیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اور صدق ہے اور روکا شیطان کو کہ متصور ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں تا کہ جھوٹ نہ باندھ سکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خواب میں بھی جیسے کہ خرق عادت ہے انبیاء کے واسطے معجزہ کے لیے اور جیسے کہ محال کیا متصور ہونا شیطان کا ان کی صورت میں بیداری میں اور اگر واقع ہوتا یہ امر تو مشتبہ ہوتا حق ساتھ باطل کے اور وثوق نہ ہوتا انبیاء کے فرمودوں کا پس روک دیا اللہ تعالیٰ نے نزغ شیطان کو اور وسوسہ اور القاء اور کید اس کے کو ع اور کہا قاضی نے اتفاق کیا ہے علماء نے جواز رؤیت الٰہی پر اور صحت پر اور اس کے خواب میں اگر چہ بندہ دیکھے اس صفت پر کہ جو اس کے حال کے لائق نہیں صفات اجسام سے اس لیے کہ یہ مرئی غیر ذات الٰہی ہے اور جائز نہیں اس تعالیٰ پر تجسیم غرض جو کچھ کہ مرئی ہے وہ تجلیات الٰہیہ ہے نہ ذات الٰہیہ اور وہ قادر ہے کہ جس طرح پر چاہے تجلی فرمادے اور جس صورت میں چاہے متجلی ہو ابن باقلانی نے کہا ہے کہ رؤیت الٰہی خواب میں خواطر قلبیہ ہیں یا دلالات ہیں رائی کو امور ما کان او یکون کی طرف مانند سائر مرئیات کی انتہیٰ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من رانی فی المنام نسیرانی فی الیقظۃ۔ اس میں تین اقوال ہیں:

اوّل یہ کہ مراد اس سے حضرت کے ہم عصر لوگ ہیں گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری طرف ہجرت نہ کی اور مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ موافق ہجرت کے ہوگا اور عالم بیداری میں مجھے دیکھے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تصدیق اس خواب کی آخرت میں ہوگی کہ وہاں سب لوگ آپ کو دیکھیں گے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جس نے آپ کو یہاں خواب میں دیکھا اس کو آخرت میں ایک رؤیت خاص ہوگی اور قرب واختصاص بہ نسبت سائر ناس کے زیادہ ہوگا اور دولت شفاعت سے بھی فیض یاب ہوگا۔ (نوویؒ)

۱۴۴۷: بَابُ مَاجَآءَ اِذَا رَاٰی فِی الْمَنَامِ مَایَکْرَهُ مَا یَصْنَعُ

باب: بدخوابی کے علاج میں

۲۲۷۷: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُ کُمْ شَیْئًا یَکْرَهُ هٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا یَضُرُّهٗ۔

۲۲۷۷: روایت ہے ابو قتادہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی ایسی چیز کو کہ بری لگے اسکو تو تھوکے اپنی بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے اللہ سے اس خواب کے شر سے پس وہ ضرر نہیں کرے گا اس کو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: کچھ بیان اس کا ابھی اوپر گزرا اور خاص کیا آپ نے بائیں طرف کو کہ جانب ہے شیطان کے آنے کی اور نجاسات کی اور منسوب کیا خواب بد کو شیطان کی طرف منسوب کرنا مسببات کا اسباب کی طرف اور منسوب کیا خواب نیک کو باری تعالیٰ کی طرف تادبا حالانکہ خلق ادراک کا دونوں قسم کے خوابوں میں باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے بلا شرکت احدی وھوالح الصریح۔

۱۴۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی تَعْبِیْرِ الرُّؤْیَا

باب: تعبیر خواب میں

۲۲۷۸: عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعَقِیْلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۲۲۷۸: روایت ہے ابی رزین سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب

اللّٰہ ﷺ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رَجُلِ طَائِرٍ مَالَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا تُحُدِّثَ بِهَا سَقَطَتْ قَالَ وَاَحْسَبُهُ قَالَ وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا لَبِيْبًا اَوْحَبِيْبًا۔

مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور یہ مرد پر ایسا ہے جیسے کہ کسی کے سر پر چڑیا ہو جب تک کہ بیان نہیں کیا اس کو پھر جب بیان کر دیا اس کو گر پڑی کہا راوی نے اور گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی فرمایا آپ نے کہ مت بیان کر خواب کو مگر کسی عقلمند سے یا کسی دوست سے۔

۲۲۷۹ : عَنْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ يُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ۔

۲۲۷۹: روایت ہے ابی رزین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خواب مسلمان کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور وہ مرد پر بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے جب تک کہ بیان نہ کرے اور جبکہ بیان کیا وہ گر پڑا یعنی واقع ہوئی جو تعبیر اس کی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے اور کہا روایت ہے وکیع بن حدس سے اور کہا شعبہ اور ابوعوانہ اور ہشیم نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے وکیع بن عدس سے اور یہ صحیح تر ہے۔ مترجم: خواب بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے یہ کنایہ ہے عدم استقرار سے یعنی ساقط ہے اور قرار پانے والا نہیں جب تک کہ دِل میں پوشیدہ ہے اور زبان پر نہیں آیا اس کا اعتبار نہیں اور وقوع نہیں پاتا جب اسے زبان پر لایا اور غیر سے ذکر کیا اور اس نے تعبیر دی واقع ہوا پس اسے کسی سے کہنا نہ چاہیے اور یہ اس خواب کا حکم ہے کہ جس کے وقوع سے آدمی ڈرتا ہے اور متضمن ہے وہ کسی شر کا اور باقی رہا خواب نیک اس کو بھی دشمن اور بدخواہ اور سفیہ اور بے شعور سے نہ کہنا چاہیے کہ وہ الٹی تعبیر دے گا کہ موجب حزن ہوگا بلکہ اپنے خیر خواہ ذی علم فہمیدہ آدمی سے ذکر کرنا چاہیے کہ وہ تعبیر نیک دے اور طبیعت اس سے محظوظ ہو۔

۲۲۸۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى مَايَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُوْلُ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِيْ فَاِنِّيْ اَنَا هُوَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطٰنِ اَنْ يَتَمَثَّلَ بِيْ وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تَقُصُّ الرُّؤْيَا اِلَّا عَلٰى عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ۔

۲۲۸۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خواب تین ہیں ایک سچا خواب ایک وہ کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دِل میں اور ایک غم دلانا ہے شیطان کا پھر جس نے دیکھا ایسا خواب کہ برا جانتا ہے اسے تو اٹھے اور نماز پڑھے اور فرماتے تھے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا خواب میں دیکھنا اور برا لگتا ہے مجھے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کی تعبیر ثبات فی الدین ہے اور فرماتے تھے جس نے مجھ کو دیکھا پس میں ہی ہوں وہ اس لیے کہ شیطان کی یہ مجال نہیں کہ میری صورت بنے اور فرماتے تھے مت بیان کر خواب کو مگر عالم سے یا ناصح سے۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابی بکرہ اور ام علاء اور ابن عمرؓ اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: تفصیل ان سب کی اوپر گزری۔

۱۴۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الَّذِيْ

باب: جھوٹا خواب بیان کرنے کی

يَكْذِبُ فِي حُلُمِهٖ مذمت میں

۲۲۸۱ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهٖ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيْرَةٍ۔

۲۲۸۱: روایت ہے علی سے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ روایت کی انہوں نے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ جس نے جھوٹ باندھا اپنی خواب کا مضمون حکم دیا جائے گا اسکو قیامت کے دن کہ دو جو میں گرہ لگا دے۔

ف: روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی شریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے پہلی حدیث ہے۔

۲۲۸۲ ۔ ۲۲۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا ۔

۲۲۸۲۔۲۲۸۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے جھوٹا خواب بیان کیا حکم کیا جائے گا قیامت کے دن کہ گرہ لگائے دو جو میں اور گرہ نہ لگا سکے گا کبھی وہ ان میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: چونکہ خواب محل ہے اخبار غیبیہ کا اور خصوصاً خوابِ صالح ایک شعبہ ہے نبوت کا پس جھوٹ باندھنا اس میں گویا شعبہ ہے دعویٰ کاذبہ نبوت کا یہی سبب ہے اس میں وعید وارد ہونے کا انتہیٰ اور بعضوں نے کہا سبب وعید شدید کا یہ ہے کہ رؤیا کاذبہ میں جھوٹ باندھنا ہے اللہ تعالیٰ پر اور تخصیص شعیر کے گرہ لگانے کے لیے اس واسطے کہ مادہ اس کا اور شعور کا قریب قریب ہے گویا اشارہ ہے کہ یہ تیری بے شعوری کی سزا ہے کہ عقد شعیر گلے پڑا۔

۱۴۵۰: بَابٌ ° باب: (دودھ خواب میں دیکھنے کے بیان میں)

۲۲۸۴ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ ۔

۲۲۸۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے اس حال میں کہ میں سوتا تھا کہ لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا سو پیا میں نے پھر دیا بچا ہوا اپنے عمر بن خطابؓ کو لوگوں نے پوچھا کہ کیا تعبیر فرمائی آپ ﷺ نے اس کی یا رسول اللہؐ! آپ ﷺ نے فرمایا تعبیر کی اس کی میں نے علم۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی بکرہ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سنجرہ اور سمرہ اور ابی امامہ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ کی صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دودھ کی تعبیر علم ہے اور اسی طرح داخل ہے اس میں ہر خیر و برکت و نیکی و صلاح اور خوبی دنیا و آخرت اور ترقی دین اور بہبودیٔ دارین اور اہل تعبیر نے کہا ہے کہ لبن بقر کی تعبیر مال و خصب و غنا ہے اگر اسے لیتے ہوئے دیکھے اور اگر دیکھے کہ دودھ دوہا اور پیا تو مرد فقیر امیر ہوگا اور مطلق لبن فطرہ اسلام ہے اور سنت ہے نبی ﷺ کی اور مال حلال اور رزق حسن اور دہی کا دیکھنا ہے ہم و غم ہے اور ضرر و حزن۔

۱۴۵۱: بَابٌ

باب: (قمیص کی تعبیر میں)

۲۲۸۵: عَنْ اَبِی اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ وِمِنْهَا مَایَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ یَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّیْنَ۔

۲۲۸۵: روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں بعض اصحاب سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس درمیان میں کہ میں سورہا تھا' دیکھا میں نے آدمیوں کو کہ پیش کیے جاتے ہیں مجھ پر ان پر کرتے ہیں سو بعضے ان میں سے پہنچتے ہیں چھاتی تک اور بعضے اس سے نیچے یعنی ناف یا گھٹنے تک فرمایا آپ نے پھر جب پیش کیے گئے مجھ پر حضرت عمرؓ تو ان پر ایک کرتہ تھا کہ کھینچتے تھے وہ اس کو یعنی زمین پر لٹکتا تھا لوگوں نے پوچھا کیا تعبیر سوچی آپ نے فرمایا تعبیر اس کی دین ہے۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انکھوں نے نبی ﷺ سے ہم معنی اس کے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے۔ **مترجم**: قمیص میں جیسا فرق تھا حضرت عمرؓ کے اور لوگوں کے وہی فرق تھا ان کے دین میں اور لوگوں کے دین میں یعنی تدین میں آپ اور لوگوں سے ایسے زیادہ تھے کہ جیسا لٹکتا ہوا قمیص اور قمیصوں سے زیادہ تھا اور اس سے لازم نہیں آتی فضیلت آپ کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس لیے کہ حدیث میں تصریح نہیں اس کی اور فضیلت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور حدیثوں سے معلوم ہو چکی تھی اس لیے یہاں سکوت فرمایا اس سے اور اگر کوئی کہے کہ کیا مناسبت ہے قمیص کو دین سے تو کہیں گے کہ جیسا قمیص ساتر عورت ہے ویسا ہی دین ساتر عیوب و ذنوب ہے اور دین اور تقویٰ قریب سے قریب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: و لباس التقوىٰ ذلك خير۔ پس تقویٰ لباس فرمایا دال ہے اس پر کہ قمیص اور دین میں مناسبت ہے۔

۱۴۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی رُؤْیَا النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمِیْزَانِ وَالدَّلْوَ

باب: میزان اور دلو کے بیان میں

۲۲۸۶: عَنْ اَبِی بَکْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَارَاَیْتُ کَاَنَّ مِیْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَ اَبُوْبَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَوُزِنَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَکْرٍ وَ وُزِنَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ فَرَاَیْنَا الْکَرَاهِیَةَ فِی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۲۸۶: روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک دن کسی نے دیکھا ہے تم میں سے کوئی خواب تو کہا ایک مرد نے میں نے دیکھا خواب کہ گویا ایک ترازو اترا ہے آسمان سے اور تولے گئے اس میں آپ ﷺ اور ابوبکرؓ سو بھاری نکلے آپ ﷺ اور پھر تولے گئے اس میں آپ ﷺ اور ابوبکرؓ سو بھاری نکلے ابوبکرؓ اور تولے گئے اس میں عمرؓ اور عثمانؓ پس بھاری نکلے عمرؓ پھر اٹھالی گئی میزان پھر دیکھی ہم نے کراہت چہرے میں رسول اللہ ﷺ کے یعنی اس خواب کے سننے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: شاید کراہیت کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ نے سمجھا خلافت حضرت عثمانؓ ہی تک ہوگی اور یہ سمجھنا بھی آپ کا موافق واقع کے ہوا یعنی وہ خلافت کہ جو باتفاق اصحاب ہو اور مؤمنوں میں اختلاف نہ ہو حضرت عثمانؓ ہی کے زمانہ تک ہوئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اختلاف اصحاب رہا اگرچہ شروط خلافت راشدہ باجمعہا ذاتِ مقدس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مجتمع تھے اور جس نے خلاف کیا آپ سے اس کی خطا اجتہادی تھی اور بھی دلالت کرتا ہے یہ خواب مراتب اصحاب اور فضیلت ان کی علی ترتیب الخلافت یعنی اوّل سب سے ابوبکر ہیں بعد ان کے عمرؓ بعد ان کے عثمان اور یہی ہے عقیدہ اہلسنّت کا۔

۲۲۸۷ ـ ۲۲۸۸ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ اَنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَاَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ۔

۲۲۸۷ـ۲۲۸۸: روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل کا سو عرض کی خدیجہؓ نے کہ انہوں نے تصدیق کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی اور انتقال کر چکے وہ قبل اس کے کہ ظاہر کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسالت اپنی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے گئے مجھے وہ خواب ہیں اور ان کے بدن پر کپڑے سفید تھے اور اگر ہوتے وہ اہل نار سے تو ہوتے ان پر اور طرح کے کپڑے سوا اس کے یعنی سیاہ وغیرہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبدالرحمٰن اہلحدیث کے نزدیک قوی نہیں۔ مترجم: ورقہ بن نفل چچیرے بھائی تھے ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اور تصدیق کی تھی انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سن کر اور کہا تھا کہ وہ فرشتہ جو تم پاس آتا ہے وہ قاموس اکبر ہے اور افسوس کیا تھا انہوں نے اپنے بڑھاپے پر اور آرزو کی تھی کہ میں اس وقت جوان ہوتا جبکہ قوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالے گی تو آپ کی مدد کرتا چنانچہ تفصیل اس کی ابتدائے بخاری میں مذکور ہے اور قبل اشتہار رسالت کے انتقال فرمایا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اہل نار سے نہیں اس لیے کہ ان کے بدن پر میں نے سفید کپڑے دیکھے خواب میں اس حدیث میں تصریح ہے کہ سفید کپڑوں میں کسی میت کو دیکھنا دلالت رکھتا ہے اس کے حسن خاتمہ پر اور ان کو کوئی عاقبت پر اور رنگوں میں پسندیدہ تر سفید رنگ ہے۔

۲۲۸۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ اَبُوْبَكْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فِيْهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ۔

۲۲۸۹: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا انہوں نے خواب نبیؐ سے جس میں دیکھا تھا آپؐ نے ابی بکر و عمر کو سو فرمایا حضرتؐ نے کہ دیکھا میں نے لوگوں کو کہ مجتمع ہوئے ہیں یعنی ایک کنوئیں پر پھر پانی کھینچا ابوبکر نے ایک یا دو ڈول اور انکے کھینچنے میں ضعف ہے اور اللہ تعالیٰ بخشے گا انکو پھر کھڑے ہوئے عمر اور کھینچا انہوں نے اور وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا پھر نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو کہ کام کرے مثل اسکے کام کرنے کو یہاں تک کہ جگہ پکڑی لوگوں نے اپنی آرامگاہوں میں یعنی بخوابی سیراب ہو گئے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے۔ مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے خلافت کی طرف خلفائے راشدین یعنی شیخین کے قولہ کھینچا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک یا دو ڈول یعنی خلافت ان کی ایک یا دو سال ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ خلافت ان کی دو سال اور تین ماہ تھی قولہ اور ان کے کھینچنے میں ضعف سے اشارہ ہے کہ ان کے ایام میں اضطراب اور ارتداد واقع ہو گا یا اشارہ ہے لین اور مدارات اور قلت سیاست کی طرف یا اجرا کرنا امورِ سلطنت کا تامل و تانی کے ساتھ قولہ اور اللہ تعالیٰ بخشے گا یعنی ارتداد امت وغیرہ ان کے منصب عالی میں کچھ نقصان نہ پہنچائے گی اور امر خلافت میں مخل نہ ہوں گے بلکہ عنایت الٰہی تائیدات غیبیہ سے

اس کی مکافات کردے گی اور غرب بڑا ڈول ہے اونٹوں کے پانی پلانے کا فاستحالت غربا یعنی مستحیل ہوگیا اور بدل گیا چھوٹا ڈول بڑے سے قولہ نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو الخ اس میں اشارہ ہے تعظیم دین کا اور اعلائے کلمۃ اللہ کا اور کثرتِ فتوحات اور فتح کنوز وخزائن اور جمع رجال اور نصب قتال کا جو حضرت عمرؓ کے زمان فیض توامان میں منصۂ شہود پر آیا کہ اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن سعی اور خوبی عزم اور صحت نیت اور جہد کثیر کا مشارق الارض سے مغارب تک پہنچا اور عبقری کا معنی رجل قوی شدید القوۃ قولہ ضرب الناس بعطن۔ عطن اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ مراد اس سے کلمہ سے یہ ہے کہ لوگ یہاں تک سیر ہوئے اوراپنے اونٹوں کو آسودہ کیا کہ کسی کو حاجت نہیں رہی پانی کی اور بٹھا دیا اونٹوں کو ان کے مقاموں میں اور کھول دیا اپنے رجال کو بسبب فراغت حال اور بشاشت بال کے اور مقصود اس سے کمال سیرابی ہے الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خواب میں پانی پلاتے دیکھے تو تعبیر اس کی فیضان علوم ہے اور ایصالِ منافع دینیہ اور انتشار سنن نبویہ اور ترویج حسنات اور تشییر واجبات اور اجرائے احکام اور اقامت حدود وغیر ذلک من الامور التی ظہرت فی زمان الخلافۃ علی ایدی الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم۔

۲۲۹۰ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ يُنْقَلُ اِلَى الْجُحْفَةِ ۔

۲۲۹۰ : روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ روایت کرنے لگے وہ خواب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے ایک عورت سیاہ فام کو بکھرے ہوئے بال سر کے نکلی مدینہ سے یہاں تک کہ ٹھہر گئی مہینہ میں اور نام ہے جحفہ کا کہ وہ بستی ہے سو تعبیر کی میں نے اس کی کہ وہ وباء ہے مدینہ کی کہ چلی جائے گی جحفہ میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت سیاہ فام کی تعبیر وباء ہے یا اور کوئی بلائے عام کہ جس سے اکثر خلائق متضرر ہو جیسے ظلم حکام کا جفا قضاۃ کی جور کسی قوم کا چنانچہ حدیث میں آیا ہے: الظلم ظلمات یوم القیمۃ۔ پس ظلم بصورت زن سیاہ فام ظاہر ہوتا ہے خواب میں یا وہ کثرت ہے ذنوب کی اور جفا ہے اپنے نفس پر غرض تاریکی اور سیاہی مشعر ہے ذنوب وعیوب سے اور معبر ہے جور وجفا سے جیسے کہ انوار و بیاض معبر بہ طاعت وسعادت سے ومعبر با قبال و دولت اور نور معبر ہے بعلم وفہم وصفائی ذہن وصفائی باطن اور ظلمت وسیاہی معبر ہے بکدورت طبع وقساوت قلب جہل وحمق وعقائد خبیثہ وارتکاب بدع وغیر ذالک۔

۲۲۹۱ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ قَالَ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۲۲۹۱ : روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں جھوٹ نہ ہوگا رؤیا مؤمن کا یعنی جو دیکھے گا وہی وقوع میں آئے گا اور سب سے سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے اور خواب تین ہیں ایک اچھا خواب کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ایک خواب وہ ہے کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں اور ایک خواب غم میں ڈالنا ہے شیطان کا پھر جب دیکھے کوئی تم میں سے ایسے خواب کو کہ مکروہ رکھے اس کو پس نہ بیان کرے اس کو کسی سے اور چاہیے کہ اٹھ کر نماز پڑھے کہا ابو ہریرہؓ نے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا دیکھنا اور برا لگتا ہے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کا دیکھنا تعبیر اس کی ثابت رہنا دین میں۔ کہا راوی نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ۔

اور فرمایا نبی ﷺ نے خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں کا نبوت کے۔

ف: اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی نے یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً اور روایت کی حماد بن زید نے ایوب سے موقوفاً۔ مترجم: تفصیل اس کی اوپر گزری۔

۲۲۹۲ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانَ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِيْ شَانُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَنْفُخُهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَ اَفَاَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ يُقَالُ لِاَ حَدِهِمَا مُسَيْلَمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ۔

۲۲۹۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا میں نے کہ میرے دونوں ہاتوں میں دو کنگن ہیں سونے کے پس فکر میں ڈال دیا مجھ کو ان کے حال نے سو وحی بھیجی گئی مجھ پر یعنی خواب ہی میں کہ پھونک دو ان دونوں کو سو پھونک دیا میں نے ان کو سو وہ دونوں اڑ گئے پھر تعبیر دی میں نے ان دونوں کی ساتھ دو جھوٹوں کے کہ نکلیں گے بعد میرے کہ ایک کو ان میں سے مسلمہ کہتے ہیں وہ نکلے گا یمامہ سے اور دوسرا عنسی کہ ہے خروج اس کا صنعاء میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ دیکھنا زیور کا جو ممنوع ہے۔ مرد کو اپنے بدن پر تعبیر اس کی کسی کا تہمت باندھنا اور جھوٹ لگانا اور طوفان باندھنا ہے اور دور ہونا اس کا یا اتارنا اس تہمت سے بچنا ہے۔

۲۲۹۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطُفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَ الْعَسَلُ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَبِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وَصَلَ لَهٗ فَعَلَابِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاللّٰهِ لَتَدَعُنِيْ اَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهٰذَا الْقُرْاٰنُ لِيْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ

۲۲۹۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ابو ہریرہؓ بیان کرتے تھے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نے دیکھا آج کی رات ایک چھتا کہ ٹپکتا ہے اس سے گھی اور شہد اور دیکھا میں نے لوگوں کو کہ وہ پیتے ہیں اپنے ہاتھوں میں لے کر پھر ان میں بہت پینے والے بھی ہیں اور تھوڑے پینے والے بھی اور دیکھی میں نے ایک رسّی لٹکتی ہوئی آسمان سے زمین تک سو دیکھا میں نے آپ ﷺ کو یا رسول اللہ! کہ پکڑا آپ ﷺ نے اس کو اور چڑھ گئے آپ ﷺ پھر پکڑا آپ ﷺ کے بعد ایک مرد نے پس ٹوٹ گئی وہ اور پھر جوڑی گئی اس کے لئے پھر وہ بھی چڑھ گیا سو عرض کی ابو بکرؓ نے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہیں آپ ﷺ پر قسم ہے اللہ کی آپ ﷺ مجھے رخصت دیں کہ میں تعبیر کہوں اس کی سو فرمایا آپ ﷺ نے اچھا تعبیر کہو اس کی سو کہا ابو بکرؓ نے وہ چھتا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے کہ نرمی اور شیرینی اس کی گھی اور شہد سے مناسبت رکھتی ہے اور بہت پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن کے بہت سیکھنے والے اور کم سیکھنے والے ہیں اور وہ رسّی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے پس وہ حق ہے کہ جس پر

الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِیْ اَنْتَ عَلَيْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَیُعْلِیْكَ اللّٰهِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ بَعْدَكَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْبِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بَعْدَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْبِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ فَيَعْلُوْبِهٖ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِیْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْبِرَ نِیْ مَا الَّذِیْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ ۔

آپ ہیں اور پکڑا اس حق کو آپ ﷺ نے اور چڑھا دے گا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ یعنی آپ ﷺ مقبوض ہوں گے حالانکہ ثابت ہوں گے اسی حق پر پھر لے گا اور تمسک کرے گا یعنی خلیفہ ہوگا آپ ﷺ کے بعد اسی حق پر ایک مرد دوسرا اور چڑھ جائے گا وہ پھرے گا اس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جائے گا وہ پھرے گا اس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جائے گا وہ یعنی اس کی خلافت میں کچھ رخنہ واقع ہوگا پھر جوڑ دیا جائے گا اس کے لئے یعنی مکافات اس رخنہ کی ہو جائے گی پھر چڑھ جائے گا وہ بھی اور تعبیر ہوئی پھر عرض کی ابوبکرؓ نے اے رسول اللہ کے خبر دیجئے مجھ کو ٹھیک کہی میں نے یہ تعبیر خواب کی یا خطا کی میں نے فرمایا نبی ﷺ ٹھیک کہا تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ عرض کی ابوبکرؓ نے قسم دیتا ہوں میں آپ کو فدا ہیں آپ ﷺ پر میرے ماں باپ اے رسول اللہ کے خبر دیجئے مجھے کہ کیا خطا کی میں نے فرمایا آپ ﷺ نے مت قسم دو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم:** قولہ ایک چھتا مشابہ بہ بدلی کے اور لغت میں ظلہ اس چیز کے تئیں کہتے ہیں کہ جو تجھے ڈھانپے اور جس کے سایہ میں آدمی ہو جائے بعضے اہل شروح نے اس کا ترجمہ بدلی کیا ہے یعنی ایک ٹکڑا بدلی کا دیکھا کہ اس میں سے شہد وغیرہ ٹپکتا ہے قولہ ٹھیک کہی تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ مراد اس خطا سے کیا ہے۔ سو ابن قتیبہ اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ٹھیک کہی تم نے تعبیر خواب کی مگر بغیر میری اجازت کے جو کہی یہ خطا ہوئی اور اس معنی کو بعضوں نے فاسد کہا ہے اس لیے کہ حضرت ﷺ نے ان کو اجازت دی تھی اور فرمایا تھا اعبر بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ ترک کی تم نے تعبیر بعض چیز کی چنانچہ خواب دیکھنے والے نے دیکھا تھا کہ ٹپکتا ہے اس میں سے گھی اور شہد اور تعبیر دی تم نے فقط قرآن سے حالانکہ ضرور تھا کہ قرآن و حدیث کہتے کہ تعبیر دونوں کی آ جاتی گھی اور شہد سے اور اسی طرف اشارہ کیا طحاویؒ نے اور بعضوں نے کہا کہ فرمائش کرنا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا یا قسم دینا آنحضرت ﷺ کو یہی خطا تھی۔ انتہیٰ مافی النووی۔

فقیر کہتا ہے غلطی اتنی تھی کہ آنحضرت ﷺ پر اس کی تعبیر تفویض نہ کی اور خود اس کے متکفل ہوئے حالانکہ اگر زبان فیض ترجمان سے اس کی تعبیر بیان ہوتی علم اس کا یقینی ہوتا نہ ظنی واجتہادی اور جو بشارت خلافت آپ کے بیان سے حاصل ہوتی وہ زیادہ موجب اثباتِ فضیلت اور سبب اطمینان امت ہوتی تو فقط اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابراء قسم کا جب ہی ضرور ہے کہ اس کے ابراء میں کچھ مفسدہ نہ ہو اور درصورتیکہ اس میں کچھ مفسدہ متصور ہو ابراء اس کا کچھ ضرور نہیں جیسے کہ ابراء نہ کیا آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قسم کا اور شاید کہ مفسدہ وہی تھا جو کہ جانا اس کو رسول اللہ ﷺ نے رسّی کے ٹوٹنے سے کہ ظہور اس کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا جواز تعبیر کا اور یہ جابر مصیب اور مخطی ہوتا ہے اور قاضی عیاض نے کہا جس نے اتنا کہا کہ قسم کھاتا ہوں میں اس پر کفارہ نہیں جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا مگر قاضی عیاض نے جو یہ کہا ہے عجب ہے اس لیے کہ صحیح مسلم کے جمیع نسخوں میں وارد ہوا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یارسول اللہ لتحدثنی اور یہ صریح یمین ہے انتہیٰ ۔

۲۲۹۴ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ۔

۲۲۹۴: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا تھے نبی ﷺ جب نماز پڑھ چکتے ہمارے ساتھ صبح کی متوجہ ہوتے آدمیوں پر اور فرماتے آیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے کوئی خواب آج کی رات۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سے انہوں نے روایت کی ابی رجاء سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ایک قصہ طویلہ کے ساتھ اور ایسی ہی روایت کی ہے بندار نے یہ حدیث وہب بن جریر سے مختصراً۔ **مترجم**: آپ کا پوچھنا خواب کو تعبیر دینے کے واسطے تھا پھر جب کوئی صحابی کوئی خواب بیان کرتا آپ ﷺ اس کی تعبیر ارشاد فرماتے اور قصہ اس حدیث کا مفصلاً بخاری میں مذکور ہے یہاں بخوف طویل ذکر نہ کیا معلوم کرنا چاہیے کہ تعبیر رؤیا کی کبھی قرآن سے ہوتی ہے کبھی حدیث سے اور کبھی ان امثلہ سے جو زبان زد خلائق ہیں قرآن سے مثلاً تعبیر بیض یعنی انڈے کی عورتوں سے بدلیل قولہ تعالیٰ: كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور تعبیر پتھر کی قسوتِ قلوب سے جیسے قول اللہ تعالیٰ: ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ ... اور جیسے قول اللہ تعالیٰ کا: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ...... ۔اور تعبیر مفاتیح کی خزانوں سے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا: وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ اور تعبیر سفینہ کی نجات سے جیسے قول اللہ تعالیٰ: وَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ اور فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ اور تعبیر دخولِ ملک کے دار یا بلدہ یا محلّہ میں ساتھ فساد اور خرابی اور بربادی اس دار و بلد کے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا: اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً۔ اور تعبیر لباس کی ساتھ عورتوں کے اگر نائم مرد ہو اور ساتھ مردوں کے اگر نائم عورت ہو جیسے قول اللہ تعالیٰ کا هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور مروی ہے ابن سیرینؒ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کوئی پکارتا ہے پس دیکھا اس کی طرف ابن سیرینؒ نے اور کہا کہ تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر آیا دوسرا شخص اور اس نے بھی یہی خواب کہا آپ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ تجھے حج نصیب ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ پھر پوچھی لوگوں نے علت اس کی فرمایا انہوں نے دیکھی میں نے پہلے شخص کے چہرے پر علامت فسق کی پس یاد کیا میں نے قرآن کی ندا اس کو فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ اور دیکھی میں نے دوسرے میں سیما صالحین کی پس یاد کی میں نے ندا قرآن کی وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ ۔پس ویسا ہی واقع ہوا جیسے تعبیر دی تھی اسی طرح تعبیر اکل نار کی ساتھ اکل مالِ یتیم کے بقولہ تعالیٰ: اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۔اور تعبیر رعد مع الریح کے ساتھ سلطان جابر قوی کے اور برق کی ساتھ خوف کے مسافر کے لیے اور ساتھ طمع کے مقیم کے لیے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَهُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اور تعبیر حدیث سے جیسے غراب کے رجل فاسق سے کہ حدیث میں اس کو حضرت نے فاسق فرمایا ہے اور فارہ کی زن فاسقہ ہے اور ضلع کی عورت سے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور آستانِ در کے ساتھ بیوی کی چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بدل دو آستان در اپنا اور مراد اس سے بیوی کا بدلنا تھا اور امثلہ متعارفہ سے جیسے لمبے ہاتھ والا مرد سخی ہے اور لمبے ہاتھ والی عورت منیجہ ہے اس لیے کہ عرب کہتا ہے: هذا اطول منك باعًا او يدًا پھر امثلہ میں جس ملک کا خواب دیکھنے والا ہو اس ملک کے امثلہ کا اعتبار ہے اور تعبیر عین جاریہ کی عمل صالح سے اور ذبح بقر کی کثرت مقتولین سے اور امرأۃ سوداء کی وباء سے اور انقطاع صدر سیف کی مؤمنوں کے مقتول ہونے سے احادیث صحیحہ سے بروایت بخاری ثابت ہے اور علم تعبیر رؤیا علوم انبیاءؑ سے ہے۔ و هذا اخر ما اردنا ايراده فى هذا المقام والله لملك العلام۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں شہادت کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

لغوی تشریح ❁ معرجم: شہادات جمع ہے شہادت کی اور شہادت اور شہود اور مشاہدات اصل میں بمعنی حضور اور ادراک بصر کے ہیں اور کبھی اطلاق ہوتا ہے اس کا اوپر علم یقینی کے جو حاصل ہو ساتھ بصیرت کے اور کبھی آتا ہے بمعنی خبر قاطع کے کہ صادر ہو ساتھ موافقت قلب کے اور شریعت میں خبر دینا ساتھ حق غیر کے جو ہو اوپر دوسرے کے جیسا کہ اقرار اخبار ہے ساتھ حق غیر کے اوپر اپنے اور دعویٰ اخبار ہے ساتھ حق اپنے کے اوپر غیر کے اور بعضوں نے شہادت کی تعریف میں کہا ہے: هي الاخبار عند الحاكم بما يعتقد الانسان اور گواہ کو شاہد کہتے ہیں اور شاہد ایک نام ہے رسول اللہ ﷺ کے نامہائے مبارک سے اور شہود اور شہداء اس کی جمع آتی ہے اور اشہاد بھی اور شاہد بمعنی زبان، اور فرشتہ اور روز جمعہ اور ثریا بھی وارد ہے اور شہود ناقہ آثار ولادت اس کے خون وغیرہ سے اور صلوٰۃ شاہد نماز مغرب شاہدہ زمین ہے اور احکام اس کے ضمن احادیث میں مذکور ہوں گے اور وجوب شہادت کا سبب درخواست ہی ہے صاحب حق کی یا خوف ہے صاحب حق کے حق فوت ہونے کا اور شرائط شہادت بالاستیعاب اکیس ہیں جن میں سے پانچ وجوب قبول کی ہیں یعنی (۱) بلوغ اور (۲) حریت اور (۳) بصارت اور (۴) نطق اور (۵) عدالت اور شاہد کا (۶) محدود فی القذف نہ ہونا اور (۷) اپنی ذات کے واسطے جز منفعت نہ کرنا اور (۸) دفع تاوان اپنی ذات سے نہ کرنا اور (۹) شاید کا خصم وعدو نہ ہونا پس شہادت وصی کی تیم کے واسطے اور وکیل کی مؤکل کے واسطے درست نہیں اور (۱۰) یاد ہونا مشہود بہ کا اور اگر شاہد متعدد ہوں تو دونوں کا اتفاق ہونا اور یہ (۱۱) شروط عام ہیں جمیع انواع شہادت میں اور جو بعض انواع سے مخصوص ہیں ان میں سے (۱۲) اسلام ہے اگر مشہود علیہ مسلم ہو اور (۱۳) ذکورت حدود وقصاص میں اور تقدیم دعویٰ حقوق عباد میں اور (۱۴، ۱۵) موافقت شہادت کا دعویٰ سے جس میں توافق شرط ہے اور قیام رائحہ شرب خمر کی شہادت میں مگر بعد مسافت سے اور (۱۷) اصالۃً ادائے شہادت کرنا حدود وقصاص کی شہادت میں اور حضور اصل کا متعذر رہونا شہادت علی الشہادت میں سو یہ ادائے شہادت کے مشروط شرطیں ہیں اور مکان شہادت یعنی مجلس قضا اور (۱۸، ۱۹) عقل و بصارت یہ دونوں تو تحمل اور ادا دونوں میں شرط ہے اور (۲۰) معائنہ مشہود بہ فقط تحمل کی شرط ہے نہ ادا کی تو یہ سب بیس شرطیں ہوئیں کذا فی الطحاوی اور امتیاز کرنا سماعت سے جو بہ تسامع ثابت ہوتی ہے (۲۱) اکیسویں شرط ہے۔

۲۲۹۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۲۲۹۵: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا

ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِیْ يَاْتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا ـ

خبر دوں میں تم کو بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دے قبل سوال کے۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے یہ حدیث اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اکثر آدمیوں نے کہا ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ اور اختلاف کیا مالک پر اس حدیث کے روایت کرنے میں۔ سو روایت کی بعضوں نے ابی عمرہ سے اور بعضوں نے ابن ابی عمرہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ راوی ہیں اور یہ صحیح ہے نزدیک ہمارے ١٢۔ واسطے کہ ایسا ہی مروی ہوا ہے مالک کی روایت کے سوا اور روایتوں میں بھی یعنی روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اس حدیث کے سوا اور وہ بھی صحیح ہے اور ابو عمرہ مولیٰ ہیں زید بن خالد جہنی کے اور ان کی ایک حدیث ہے کہ جس میں ذکر ہے غلول کا اور مروی ہے وہ ابی عمرہ سے۔ مترجم: قولہ بہترین گواہوں کے وہ ہیں کہ گواہی دے قبل سوال کے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صاحب حق نہ جانتا ہو کہ یہ میرے اثباتِ حق کا گواہ ہے پس اس صورت میں صاحب حق اس کو طلب نہ کر سکے گا تو اس کو بغیر طلب کے گواہی دینا موجب ثواب ہے کہ اس کا حق تلف نہ ہو پس کچھ منافات نہ رہی حدیث مذکور میں اور حدیث یاتی قوم یشھدون ولا یستشھدون میں اور بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے گواہانِ کاذب ہیں اور بعضوں نے کہا حدیث باب سے مراد ہے امانت اور ودیعت کی گواہی کہ اسے کوئی نہ جانتا ہو سوا اس گواہ کے اور بعضوں نے کہا حدیث باب خاص ہیں اور حدیث یاتی قوم عام ہے۔

۲۲۹۶ ـ ۲۲۹۷ : عَنْ زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ اَدّٰی شَهَادَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا۔

۲۲۹۶ ـ ۲۲۹۷: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دے قبل سوال کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۲۹۸ ـ ۲۲۹۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُوْدَةٍ وَلَا ذِیْ غِمْرٍ لِاَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِيْنٍ فِیْ وِلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ قَالَ الْفَزَارِیُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ۔

۲۲۹۸ ـ ۲۲۹۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جائز نہیں اور مقبول نہیں شہادت خائن مرد کی اور نہ عورت کی جو خیانت کرنے والی ہو اور نہ اس کی جس کو پڑ چکی ہو حد خواہ مرد ہو یا عورت اور نہ عداوت رکھنے والا اپنے بھائی سے یعنی دشمن کی گواہی دشمن پر اور نہ اس کی گواہی کہ جس کی ایک گواہی جھوٹی آزما چکے ہیں اور نہ گھر کے قانع کی اور نہ تہمت زدہ کی جو جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے۔ ولاء یا قرابت میں فزاری نے کہا قانع اہل بیت سے مراد ہے تابع کسی کے گھر کا۔ (1)

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے اور یزید ضعیف ہیں حدیث میں اور یہ حدیث معلوم نہیں ہوئی کسی کی روایت سے کہ اس نے زہری سے روایت کی ہو سوا ان کے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم مراد اس حدیث کی اور ہمارے نزدیک یہ قبیل اسناد سے بھی صحیح نہیں اور عمل اہل علم کے نزدیک یوں ہے کہ شہادت قریب کی جائز ہے قریب کے واسطے اور اختلاف ہے اہل علم کا شہادت میں والد کی ولد کے لیے اور شہادت میں ولد کی والد کے لیے۔ سو اکثر اہل علم نے کہا جائز نہیں شہادت اولاد کی والد کے لیے اور نہ شہادت والد کی اولاد کے لیے اور بعض اہل علم نے کہا کہ جائز ہے شہادت والد کی ولد کو اور اسی طرح شہادت ولد کی والد کو اگر عدل ہوں اور جائز ہے شہادت بھائی کی بھائی کے واسطے اس میں کچھ اختلاف نہیں اور اسی طرح اور قرابت والوں کی آپس میں اور شافعی نے کہا کسی کی شہادت کسی پر جائز نہیں جب ان دونوں میں عداوت ہو اگرچہ شاہد عادل بھی ہو اور گئے

(1) یعنی جس کا قریب نہ تھا اس سے قرابت ظاہر کی اور جس کا آزاد کیا ہوا نہ تھا اس کو اپنا معتق کہا اور اس جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے اس کی گواہی قبول نہیں اس لیے کہ وہ عدل نہیں۔ ١٢

ہیں وہ عبدالرحمٰن کی روایت کی طرف کہ نبیؐ سے مرسلاً مروی ہے کہ فرمایا آپؐ نے لَا یَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ حِنَةٍ یعنی جائز نہیں گواہی صاحب عداوت کی اور یہی مراد ہے اس حدیث کی جس کا متن اوپر مذکور ہوا کہ فرمایا اس میں نبیؐ نے کہ جائز نہیں شہادت ذی غمر یعنی صاحب عداوت کی۔

۲۳۰۰ : عَنْ اَبِی بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔

۲۳۰۰: روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ کی۔ بولے ہم ہاں! یا رسول اللہ کہا شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور ناراض کرنا والدین کا اور گواہی جھوٹی یا بات جھوٹی کہا راوی نے پھر فرماتے رہے حضرت یعنی شہادت زور کو بار بار یہاں تک کہ ہم نے کاش کہ آپ ﷺ چپ ہوتے۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۰۱ : عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ [الحج : ۳۰]

۲۳۰۱ : روایت ہے ایمن بن خریم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو سو کہا اے آدمیو! برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی اشراک باللہ کے ساتھ پھر پڑھی یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فَاجْتَنِبُوا ...... یعنی بچو تم پلیدی سے اوثان کی اور بچو تم جھوٹی بات سے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر سفیان بن زیاد کی روایت سے اور اختلاف کیا ہے اس حدیث کی روایت کرنے میں سفیان بن زیاد سے اور ایمن بن خریم کو ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ سے سماع ہو۔

۲۳۰۲ ۔ ۲۳۰۳ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجِیْئُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّحْنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوْهَا۔

۲۳۰۲۔۲۳۰۳: روایت ہے عمران سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے بہتر سب زمانوں کے لوگوں سے میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں۔ یہ فرمایا آپ نے تین بار پھر آئے گی ایک قوم ان کے بعد کہ موٹا ہونا چاہیں گے اور دوست رکھیں گے موٹا ہونے کو ادائے شہادت کو موجود ہوں گے قبل درخواست کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے بروایت اعمش عن علی بن مدرک اور اصحاب اعمش نے اس سند سے روایت کی ہے عن الاعمش عن ہلال بن یساف عن عمران بن حصین چنانچہ روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبیؐ سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک وہ شاہد مراد ہیں کہ بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دیں چنانچہ محدثین نے کہا ہے کہ یہ لفظ جو حضرتؐ سے مروی ہیں: شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُسْتَشْهَدَ وَا بیان اس کا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب زمانوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر ظاہر ہو جائے گا جھوٹ یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی اور گواہی طلب نہ کی جائے گی اس سے اور قسم کھانے لگے گا آدمی قبل اس کے کہ قسم لی جائے اس سے اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین شہداء وہ ہیں کہ قبل درخواست کے گواہی دیں مراد اس سے یہی ہے کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہوں اور حیلہ وحوالہ نہ کریں یہ نہیں کہ بغیر بلائے دوڑیں یہ تطبیق ہے ان حدیثوں میں نزدیک بعض اہل علم کے۔ مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے ایک وجہ تطبیق یہ بھی بیان فرمائی ان حدیثوں میں اور وجوہ تطبیق اس کی ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔

جامع ترمذی